

تَسْبِيحُ النَّبِيِّ

تَرْجَمَهُ وَتَفْسِيحَهُ

صَحِيحُ بَحَارِ شَرِيف

حُرِّفَ عَلَى مَرْحُومَةِ الْقَائِدِ



نُفُوسِ كُتُبِ عَالَمِ

حَقَّقَ وَتَوَصَّفَ
أَبُو دَوَّادٍ رَحِمَهُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تفسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از حضرت امام و خیر الزمان مولانا

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابلے میں خلاصہ اور معانی
ترجمہ میں مطالعہ کیا جائے اس میں سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب
نہایت مشکل ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی بہتر شرح و تفسیر بخاری، کرانی، عینی،
اور طحاوی وغیرہ سے شریف کہہ سکتے ہیں۔ اور مذکورہ تصانیف میں ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

بشر: ضعیف، احسن، احسن، احسن

نغماتی و محسنانہ

حق شریف / اردو زباندار / لاہور / پاکستان



نام کتاب	تبیین الباری شرح صحیح بخاری
مؤلف	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ
مترجم	علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ
تصحیح و تحقیق	مولانا عبدالصمد ریالومی
طابع	بشیر احمد نعمانی
ناشر	ضیاء احسان پبلشرز لاہور
جلد	پہلے
صفحات	(کاپی ۱/۸۷)
تعداد	ایک ہزار
ایڈیشن	اول
تاریخ اشاعت	جون ۱۹۹۰ء
قیمت مکمل	
مطبع	



منہج پیم

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
ایک سو اسی پارہ					
باب ۱	فاتحہ الکتاب کی فضیلت	۲۷	باب ۱۷	بچوں کو قرآن سکھانا۔	۴۴
باب ۲	سورۃ بقرہ کی فضیلت	۲۹	باب ۱۸	قرآن بھول جانے کا بیان۔	۴۵
باب ۳	سورۃ کہف کی فضیلت	۳۰	باب ۱۹	سورۃ بقرہ وغیرہ کہنے میں کوئی قباحت نہیں۔	۴۶
باب ۴	سورۃ انفجہ کی فضیلت	۳۰	باب ۲۰	قرآن کو صاف صاف ٹھیک کر پڑھنا۔	۴۷
باب ۵	سورۃ اخلاص کی فضیلت	۳۱	باب ۲۱	مذہب کے ساتھ قرأت کرنا۔	۴۹
باب ۶	سورۃ اخلاص، سورۃ فرق اور سورۃ ناس کی فضیلت۔	۳۳	باب ۲۲	حلق میں آواز پھرا کر خوش آوازی سے قرآن پڑھنا۔	۵۰
باب ۷	قرآن پڑھتے وقت سیکینہ اور فرشتوں کا اترنا۔	۳۴	باب ۲۳	قرآن خوش آوازی سے پڑھنا مستحب ہے	۵۱
باب ۸	جو قرآن اب معصوم میں ہے بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی چھوڑا تھا۔	۳۴	باب ۲۴	قرآن دوسرے شخص سے پڑھو کر سننا۔	۵۱
باب ۹	قرآن کی فضیلت اور گلاموں پر۔	۳۵	باب ۲۵	قرآن سننے والا پڑھنے والے سے کہے بس کر دے۔	۵۱
باب ۱۰	قرآن پر عمل کرنے کی وصیت کرنا۔	۳۷	باب ۲۶	قرآن کتنے دن میں ختم کرنا۔	۵۱
باب ۱۱	جو شخص قرآن کو دیکھ کر دوسری کتابوں سے بے پرواہ ہو۔	۳۷	باب ۲۷	قرآن پڑھتے وقت رونا	۵۵
باب ۱۲	قرآن پڑھنے والے پر رشک کرنا	۳۸	باب ۲۸	قرآن کو ریا کے لیے یا دنیا کا نفع کے لیے یا فخر کے لیے پڑھنا بڑا گناہ ہے	۵۶
باب ۱۳	جو شخص قرآن سیکھتا ہے یا سکھاتا ہے اس کا درجہ رب سے زیادہ ہے۔	۳۹	باب ۲۹	قرآن جب ہی تک پڑھنا چاہیے جب تک دل لگے۔	۵۸
باب ۱۴	قرآن کو یاد سے پڑھنے کی فضیلت۔	۴۱	کتاب النکاح نکاح کا بیان		
باب ۱۵	قرآن کو ہمیشہ پڑھتے رہنا اور یاد کرتے رہنا	۴۳			
باب ۱۶	سواری پر قرآن پڑھنا۔	۴۴	باب ۳	نکاح کی فضیلت	۴۰

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۱	آنحضرت مسلم کا یہ فرمانا جو شخص جماع پر قادر ہو وہ نکاح کرے۔	۴۲	باب ۳۱	مالدار کی کا لحاظ کفارت میں ہونا اور مفلس مرد کا مالدار عورت سے نکاح کرنا۔	۴۹
باب ۳۲	جو شخص خانہ داری کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے۔	۴۳	باب ۳۲	عورت کی خواہش سے پرہیز کرنا۔	۸۰
باب ۳۳	کئی جو روئیں کرنا جائز ہے	۴۴	باب ۳۳	آزاد عورت غلام کی جو رو ہو سکتی ہے۔	۸۲
باب ۳۴	جو شخص ہجرت یا اور کوئی نیک کام کسی عورت کو نکاح میں لانے کی نیت سے کرے تو اپنی نیت کے موافق بدلہ پائے گا۔	۴۵	باب ۳۴	چار جو روؤں سے زیادہ آدمی نہیں کر سکتا۔	۸۳
باب ۳۵	محتاج شخص کا نکاح کر دینا جس کے پاس بجز اس کے کہ وہ مسلمان ہے، قرآن جانتا ہے اور کچھ نہ ہو۔	۴۶	باب ۳۵	اس کی دلیل جو کہتا ہے دو برس کے بعد پھر رضاعت سے حرمت نہ ہوگی۔	۸۴
باب ۳۶	ایک آدمی کا اپنے مسلمان بھائی سے یوں کہنا تم دیکھو میری جس بی بی کو پسند کرو میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں۔	۴۷	باب ۳۶	جس مرد کا دودھ ہو وہ بھی دودھ پینے والی پر حرام ہو جاتا ہے۔	۸۵
باب ۳۷	مجرد رہنا اور اپنے تئیں نامرد بنا دینا منع ہے	۴۸	باب ۳۷	اگر صرف دودھ پلانے والی عورت رضاع کی گواہی دے۔	۸۶
باب ۳۸	کنواری عورتوں سے نکاح کرنا۔	۴۹	باب ۳۸	کونسی عورتیں حلال ہیں اور کونسی حرام ہیں۔	۸۸
باب ۳۹	شوہر دیدہ سے نکاح کرنا۔	۵۰	باب ۳۹	اس آیت کا بیان حرام میں تم پر تمہاری بیبیوں کی لڑکیاں جن کی تم پر وفی کرتے ہو جب تم ان بی بیوں سے دخول کر چکے ہو۔	۹۰
باب ۴۰	کم سن لڑکی کا نکاح بڑے بوڑھے سے	۵۱	باب ۴۰	دو بہنوں کا جمع کرنا حرام ہے	۹۲
باب ۴۱	کن عورتوں سے نکاح کرے اور کونسی عورتیں حرام ہیں۔	۵۲	باب ۴۱	اگر بھوپھی یا غلام نکاح میں ہو تو اس کی بیعتی یا بھانجی کو نکاح میں نہیں لاسکتا۔	۹۳
باب ۴۲	لوٹریوں کا رکھنا کیسا ہے؟ الخ	۵۳	باب ۴۲	نکاح شغار کا بیان	۹۴
باب ۴۳	لوٹری کی آزادی یہی اس کا مہر مقرر کرنا۔	۵۴	باب ۴۳	عورت اپنے تئیں کسی کو پیش دے تو کیا حکم ہے	۹۵
باب ۴۴	مفلس کا نکاح درست ہے۔	۵۵	باب ۴۴	احرام والا شخص نکاح کر سکتا ہے۔	۹۶
باب ۴۵	کفارت میں دینداری کا لحاظ ہونا۔	۵۶	باب ۴۵	اغیر میں متعد کا منع ہو جانا	۹۷
			باب ۴۶	اگر کوئی عورت اپنے تئیں کسی نیک شخص پر	۹۸

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۱	پیش کرے۔ اگر آدمی اپنی بیٹی یا بہن کسی نیک آدمی کے	۹۸	باب ۳۰	جب تک کہ وہ اس سے نکاح کرے یا پیام چھوڑ دے۔	
باب ۳۲	پیش کرے۔ تم پر کچھ گناہ نہیں عورتوں کو اشارے سے	۱۰۰	باب ۳۱	پیغام چھوڑ دینے کی وجہ بیان کرنا	۱۱۷
باب ۳۳	کنائے میں نکاح کا پیغام بھیجنا		باب ۳۲	نکاح میں اور ولیمہ کی دعوت میں بابا بھانا	۱۱۸
باب ۳۴	عورت کو نکاح سے پہلے دیکھ لینا	۱۰۱	باب ۳۳	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا تم عورتوں کا ہر خوشی خوشی سے مے ڈالو	۱۱۹
باب ۳۵	بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں ہوتا	۱۰۲	باب ۳۴	قرآن کی تعلیم ہر مہر ہو سکتی ہے اسی طرح اگر	۱۲۰
باب ۳۶	اگر عورت کا ولی خود اس سے نکاح کرنا چاہے	۱۰۸	باب ۳۵	مہر کا ذکر ہی نہ کرے تب بھی نکاح صحیح ہو جاوے گا۔	
باب ۳۷	آدمی اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کر دے سکتا ہے	۱۱۰	باب ۳۶	کوئی جنس یا لہجے کی انگوٹھی مہر ہو سکتی ہے	۱۲۱
باب ۳۸	باپ اپنی بیٹی کا نکاح مسلمانوں کے امام	۱۱۱	باب ۳۷	نکاح میں جو شرطیں کی جائیں	
باب ۳۹	یا بادشاہ سے کرے تو درست ہے	۱۱۲	باب ۳۸	ان شرطوں کا بیان جن کا نکاح میں شرط کرنا درست نہیں۔	۱۲۲
باب ۴۰	بادشاہ بھی ولی ہے۔		باب ۳۹	نوشاہ کو زردی لگانا درست ہے۔	۱۲۳
باب ۴۱	باپ یا دوسرا کوئی ولی نہ کنواری کا نکاح		باب ۴۰	پہلے باب سے متعلق۔	
باب ۴۲	بے اس کی رضا مندی کے کر سکتا ہے نہ		باب ۴۱	نوشاہ کو لوگ کیونکر دعا دیں۔	۱۲۴
باب ۴۳	یثیہ کا۔		باب ۴۲	جو عورتیں دلہن کو دو لہا کے گھر لے کر آئیں ان	
باب ۴۴	اگر کسی شخص نے اپنی بیٹی کا جبراً نکاح کر دیا	۱۱۳	باب ۴۳	کو کیونکر دعا دی جائے اور دلہن کو کیونکر۔	
باب ۴۵	اور وہ ناراض تھی تو نکاح باطل ہوگا۔		باب ۴۴	ہمد میں جانے سے پہلے نئی دلہن سے	۱۲۵
باب ۴۶	تیم لڑکی کا نکاح کر دینا	۱۱۴	باب ۴۵	صحبت کر لینا درست ہے۔	
باب ۴۷	اگر کسی مرد نے لڑکی کے ولی سے کہا میرا	۱۱۵	باب ۴۶	نوبس کی لڑکی سے صحبت کرنا	
باب ۴۸	نکاح اس لڑکی سے کر دے۔ اگر اس نے		باب ۴۷	سفر میں نئی دلہن سے صحبت کرنا۔	۱۲۶
باب ۴۹	کہا میں نے اتنے مہر پتیرا نکاح اس سے		باب ۴۸	دو لہا کا دلہن کے پاس یا دلہن کا دو لہا کے پاس	
باب ۵۰	کر دیا تو نکاح ہو گیا۔		باب ۴۹		
باب ۵۱	کسی مسلمان بھائی نے ایک عورت کو پیغام	۱۱۶	باب ۵۰		
باب ۵۲	بھیجا ہو تو دوسرا شخص اس کو پیام نہ بھیجے		باب ۵۱		

باب نمبر	مفہمین	صفحہ	باب نمبر	مفہمین	صفحہ
۹۱	دن کو آنا، سولاری یا روشنی کی کوئی ضرورت نہیں	۱۲۷	۱۳۹	اگر دعوت میں جا کر وہاں خلاف شرع کوئی کام دیکھے تو لوٹ آئے یا کیا کرے؟	۱۲۹
۹۲	عورتوں کے لیے سوزنیاں وغیرہ بچھانا جائز ہے۔	۱۲۷	۱۴۰	شادی میں عورت مرفوں کا کام کاج اپنی ذات سے کرے تو کیسا۔	۱۳۰
۹۳	جو عورتیں دلن کو لے جائیں وہ گاتی بجاتی جاسکتی ہیں۔	۱۲۸	۱۴۱	کچھ رکاشربت یا کوئی اور شربت جس میں نشہ نہ ہو شادی میں پلانا	۱۳۱
۹۴	دلن کو چڑھاوا بھیجا۔	۱۲۸	۱۴۲	عورتوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا۔	۱۳۲
۹۵	دلن کے پہنے کے لیے کپڑا وغیرہ مانگنا	۱۳۰	۱۴۳	عورتوں سے اچھا سلوک کرنے۔	۱۳۳
۹۶	مرد اپنی عورت سے صحبت کرتے وقت کیا کہے۔	۱۳۱	۱۴۴	اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔	۱۳۴
۹۷	ولیمہ کی دعوت کرنا لازم ہے۔	۱۳۱	۱۴۵	اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرنا	۱۳۵
۹۸	ولیمہ میں ایک بکری کافی ہے۔	۱۳۱	۱۴۶	آدمی اپنی بیٹی کو اس کے خاوند کے تقدیر میں نصیحت کرے تو کیسا	۱۳۶
۹۹	کسی بی بی کے ولیمہ میں زیادہ کھانا تیار کرنا کسی میں کم۔	۱۳۲	۱۴۷	عورت اپنے خاوند سے اجازت لے کر نفل روزہ رکھ سکتی ہے۔	۱۳۷
۱۰۰	ایک بکری سے کم ولیمہ کرنا	۱۳۲	۱۴۸	عورت اپنے خاوند کا بستر اچھوڑ کر الگ سوئے تو یہ جائز نہیں۔	۱۳۸
۱۰۱	ولیمہ کی دعوت اور ہر ایک دعوت قبول کرنا واجب ہے۔	۱۳۵	۱۴۹	عورت اپنے خاوند کے گھر میں بے اس کی اجازت کے کسی کو نہ آنے دے۔	۱۳۹
۱۰۲	جس نے دعوت قبول نہ کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نغز مانی کی۔	۱۳۷	۱۵۰	پہلے باب سے متعلق	۱۴۰
۱۰۳	اگر دعوت میں بکری کا کھڑبو جب بھی جانا چاہیے۔	۱۳۷	۱۵۱	عشیر یعنی خاوند کی ناشکری کی سزا۔	۱۴۱
۱۰۴	ہر ایک دعوت قبول کرنا شادی کی ہویا اور کسی بات کی۔	۱۳۸	۱۵۲	بی بی کا حق مرد پر ہونا	۱۴۲
۱۰۵	عورتوں بچوں کا بھی شادی میں جانا۔	۱۳۸	۱۵۳	عورت اپنے خاوند کے گھر کی محافظ ہے۔	۱۴۳
			۱۵۴	مرد عورتوں پر حکومت رکھتے ہیں	۱۴۴

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۱۲۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عورتوں کو اس طرح پر چھوڑنا کہ ان کے گھر والے ہی میں نہیں گئے۔	۱۴۰	باب ۱۳۶	جھوٹا مٹھ چوہیز نہیں ملی اس کو بیان کرنا کہ مل گئی اسی طرح عورت کو اپنی سوکن کے دل جلاسنے کے لیے ایسا کرنا۔	۱۴۹
باب ۱۲۳	عورتوں کو بارسیٹ کرنا مکروہ ہے۔	۱۴۱	باب ۱۳۷	غیرت کا بیان	۱۵۰
باب ۱۲۴	عورت گناہ کی بات میں غلامہ کا حکم نہ مانے۔	۱۴۲	باب ۱۳۸	عورتوں کی غیرت اور غصے کا بیان	۱۵۵
باب ۱۲۵	عورت جب اپنے غلامہ کی بدسلوکی سے ڈرے		باب ۱۳۹	آدمی اپنی بیٹی کو غیرت اور غصہ نہ آنے کے لیے اور اس کے حق میں انصاف کرنے کے لیے کوشش کر سکتا ہے۔	۱۶۴
باب ۱۲۶	عزل کا بیان	۱۴۳	باب ۱۴۰	عورتوں کا بہت ہو جانا اور مردوں کی کمی	۱۶۷
باب ۱۲۷	سفر میں جاتے وقت بی بیوں پر قہر ڈالنا۔	۱۴۴	باب ۱۴۱	کوئی مرد جو محرم نہ ہو عورت کے ساتھ تنہائی نہ کرے۔	۱۷۱
باب ۱۲۸	اگر کوئی عورت اپنی باری کا دن اپنی سوکن کو بخش دے تو مرد اس کی باری میں کیا کرے؟	۱۴۵	باب ۱۴۲	اگر لوگوں کے سامنے ایک مرد دوسری عورت سے تنہائی میں کچھ بات کرے تو یہ جائز ہے۔	۱۷۸
باب ۱۲۹	عورتوں میں انصاف کرنا واجب ہے۔	۱۴۶	باب ۱۴۳	زنانے اور سب سے عورتوں کے پاس نہ آئیں۔	۱۷۹
باب ۱۳۰	اگر کسی پاس ایک شیعہ عورت ہو پھر ایک کڑی سے نکاح کرے۔	۱۴۷	باب ۱۴۴	عورت جشیوں کو دیکھ سکتی ہے اگر کسی فتنہ کا ڈر نہ ہو۔	۱۸۰
باب ۱۳۱	اگر تنواری عورت کسی کے پاس ہو، پھر شیعہ سے نکاح کرے۔	۱۴۸	باب ۱۴۵	عورتوں کا کام کاج کے لیے باہر نکلنا درست ہے	۱۸۱
باب ۱۳۲	مرد اپنی سب بی بیوں سے صحبت کر کے ایک غسل کر سکتا ہے۔	۱۴۹	باب ۱۴۶	عورت اپنے غلامہ سے اجازت لے کر مسجد وغیرہ میں جاسکتی ہے۔	۱۸۲
باب ۱۳۳	دن کو آدمی اپنی بی بیوں کے پاس جاسکتا ہے۔	۱۵۰	باب ۱۴۷	دودھ کے رشتے سے بھی عورت محرم جاتی ہے، بے پردہ اسے دیکھ سکتے ہیں۔	۱۸۳
باب ۱۳۴	اگر مرد اپنی بیبائی کے دن ایک بی بی کے پاس کاٹنے کی اجازت دوسری بیبیوں سے لے	۱۵۱	باب ۱۴۸	ایک عورت دوسری عورت سے نہ چپے اس لیے کہ اس کا حال اپنے غلامہ سے بیان	۱۸۴
باب ۱۳۵	اگر کسی شخص کو اپنی ایک جورو سے زیادہ محبت ہو۔	۱۵۲			

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۱۵۸	کسے۔	۱۸۲	باب ۱۵۷	طلاق دینے کا بیان اور کیا طلاق دیتے وقت عورت کے منہ درمنہ طلاق دے۔	۱۹۲
باب ۱۵۹	مرد کا یوں کہنا آج رات میں اپنی سب بیویوں پاس برآمدوں گا۔	۱۸۲	باب ۱۵۸	اگر کسی خیمین طلاقیں مسیوس تو جس نے کیا تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی اس کی دلیل جو شخص اپنی جو رو کو اختیار دے	۱۹۴
باب ۱۶۰	آدمی سفر سے رات کو اپنے گھر نہ آئے یعنی بے سفر کے بعد ایسا نہ ہو کہ اپنے گھر والوں پر تہمت لگانے کا موقع پیدا ہو یا ان کی عیب تلاش کرنے کا۔	۱۸۳	باب ۱۵۷	طلاق بالکنا یہ کا بیان اگر مرد اپنی عورت سے کہے میں تجھ سے جدا ہو گیا یا تجھے زھمت ہے یا تو اب خالی ہے یا الگ ہے اور کوئی ایسا ہی لفظ کہے اور طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑ جائے گا۔	۱۹۸
بائیسواں پارہ					
باب ۱۶۱	جماع سے اولاد حاصل ہونے کی غرض رکھنا چاہیے۔	۱۸۵	باب ۱۵۶	اگر کوئی اپنی عورت سے یوں کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے۔	۱۹۹
باب ۱۶۲	جب خاوند سفر سے آوے تو عورت استرہ لے، بالوں میں لکھی کرے۔	۱۸۶	باب ۱۶۱	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اے پیغمبر جو چیز اللہ نے تیرے لیے حلال کی ہے اس کو تو کہیں حرام نہ کہتا ہے	۲۰۱
باب ۱۶۳	اللہ تعالیٰ کا فرمانا عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں کے لیے۔	۱۸۷	باب ۱۶۰	نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہو سکتی۔	۲۰۴
باب ۱۶۴	آیت والذین لم یبلغوا الحلم الخ کا بیان۔	۱۸۸	باب ۱۵۹	اگر کوئی ظالم کے طور سے جبراً جو رو کو اپنی بہن کہہ دے تو کچھ نقصان نہ ہو گا۔	۲۰۵
باب ۱۶۵	ایک مرد کا دوسرے سے یہ پوچھنا کیا تم نے رات کو اپنی عورت سے محبت کی۔	۱۸۹	باب ۱۵۸	زبردستی اور جبراً طلاق دینے کا حکم۔	۲۱۰
کتاب الطلاق					
طلاق کا بیان					
باب ۱۶۶	اگر کوئی اپنی جو رو کو حیض کی حالت میں طلاق دیدے تو اس طلاق کا شمار ہو گیا نہیں۔	۱۹۰	باب ۱۵۷	خلع کا بیان اور خلع میں طلاق کیونکر پڑے گا	۲۱۰
باب ۱۶۷	اگر کوئی اپنی جو رو کو حیض کی حالت میں طلاق دیدے تو اس طلاق کا شمار ہو گیا نہیں۔	۱۹۰	باب ۱۵۶	جو رو خاوند میں نا اتفاقی کا بیان اور ضرورت کے وقت خلع کا حکم دینا۔	۲۱۳
باب ۱۶۸	اگر کوئی کسی کے نکاح میں ہو، اس کے بعد بیچ دیا جائے تو بیع سے طلاق نہ پڑے گا۔	۱۹۱	باب ۱۵۵	اگر کوئی کسی کے نکاح میں ہو، اس کے بعد بیچ دیا جائے تو بیع سے طلاق نہ پڑے گا۔	۲۱۴
باب ۱۶۹	اگر کوئی کسی کے نکاح میں ہو، پھر وہ بیچ دیا جائے تو اس طلاق کا شمار ہو گیا نہیں۔	۱۹۱	باب ۱۵۴	اگر کوئی کسی کے نکاح میں ہو، پھر وہ بیچ دیا جائے تو اس طلاق کا شمار ہو گیا نہیں۔	۲۱۴

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۱۶۳	آزاد ہو جاوے تو اس کو اختیار ہوگا۔	۲۳۵	۱۸۴	مسجد میں لعان کرنے کا بیان	۲۳۵
۱۶۴	آنحضرتؐ کا بیڑہ کے خاوند کی سفارش کرنا۔	۲۳۶	۱۸۵	آنحضرتؐ کا فرما نا اگر میں بغیر گواہوں کے کسی کو سنگسار کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا۔	۲۳۶
۱۶۵	پہلے باب سے متعلق	۲۳۷	۱۸۶	جس عورت سے مرد لعان کرے اس کو مہر ملے گا۔	۲۳۷
۱۶۶	اللہ تعالیٰ کا فرما اگر تم میں جب تک مسلمان نہ ہوں ان سے نکاح نہ کرو۔	۲۳۸	۱۸۷	حاکم کا لعان کرنے والوں سے یہ کہنا کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو وہ توبہ کرے۔	۲۳۸
۱۶۷	اگر مشرک عورتیں مسلمان ہو جائیں تو ان کی نکاح اور عدت کا بیان	۲۳۹	۱۸۸	لعان کرنے والوں میں جدائی کر دینا	۲۳۹
۱۶۸	اگر مشرک یا نصرانی عورت جو ذمی یا حر لی کافر کے نکاح میں ہو مسلمان ہو جاوے۔	۲۴۰	۱۸۹	لعان کے بعد عورت کا پھر ماں سے ملا دیا جاوے گا۔	۲۴۰
۱۶۹	اللہ تعالیٰ کا فرما نا جو لوگ اپنی عورتوں سے ایلا کرتے ہیں ان کے لیے چار مہینے کی نیت مقرر ہے	۲۴۱	۱۹۰	امام و حاکم، لعان کے وقت یوں دعا کرے یا اللہ! براصل حقیقت ہے وہ کھول دے اگر تین طلاق ہونے پر عورت عدت کر کے دوسرے مرد سے نکاح کرے لیکن دوسرے مرد نے اس سے محبت نہ کی ہو۔	۲۴۱
۱۷۰	جو شخص گم ہو جاوے اس کے گھر والوں اور جائیداد میں کیا عمل ہوگا۔	۲۴۲	۱۹۱	واللّٰذی یبکّٰس من المہیض من نساءکم	۲۴۲
۱۷۱	ظہار کا بیان۔	۲۴۳	۱۹۲	کا بیان۔	۲۴۳
۱۷۲	اگر طلاق وغیرہ اشارے سے دے تو کیا حکم ہوگا۔	۲۴۴	۱۹۳	حاطہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ بچہ جنین۔	۲۴۴
۱۷۳	لعان کا بیان۔	۲۴۵	۱۹۴	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا جن عورتوں کو طلاق دی جانے اور وہ حیض والیاں ہوں تو وہ تین مہر یا تین حیض تک عدت کریں۔	۲۴۵
۱۷۴	اگر صاف یوں نہ کہے کہ یہ طر کا میرا نہیں ہے بلکہ اشارہ اور کنایہ کے طور پر کہے۔	۲۴۶	۱۹۵	فطرہ بنت قیس کے قصے کا بیان	۲۴۶
۱۷۵	لعان کرنے والوں کو قسم دینا۔	۲۴۷			
۱۷۶	پہلے مرد سے قسم لی جائے۔	۲۴۸			
۱۷۷	لعان کے بعد طلاق دینے کا بیان	۲۴۹			

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۱۹۶	جب طلاق والی عورت خاوند کے گھر میں رہنے سے ڈرے	۲۴۶	باب ۲۰۸	کتاب النفقات جو روپوں کو خرچ دینے کا حکم	
باب ۱۹۷	اللہ تعالیٰ کا فرمانا عورتوں کو یہ درست نہیں ہے کہ اپنے پیٹ کا حال چھپا رکھیں۔	۲۴۷	باب ۲۰۹	اپنی جو رو بال بچوں کا خرچ دنیا واجب ہے	۲۴۰
باب ۱۹۸	اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ عدت کے اندر عورتوں کے خاوندان کے زیادہ حق دار ہیں اور اس بات کا بیان کہ جب عورت کو ایک طلاق یا دو طلاق دیے ہوں تو کیونکر رجعت کرے۔	۲۴۸	باب ۲۱۰	اپنی جو رو دار بال بچوں کا خرچ دینا واجب	۲۴۱
باب ۱۹۹	حیض والی عورت سے رجعت کرنا۔	۲۴۹	باب ۲۱۱	آدمی اپنے جو رو و بچوں کا ایک سال کا خرچ رکھ سکتا ہے اور جو رو بچوں پر کیوں کو خرچ کرے؟	۲۴۲
باب ۲۰۰	جس عورت کا خاوند مر جائے وہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔	۲۵۰	باب ۲۱۲	اگر خاوند غائب ہو تو عورت کیوں کو خرچ کرے اور اولاد کے خرچ کا بیان۔	۲۴۳
باب ۲۰۱	سوگ والی عورت کو سرمہ لگانا منع ہے۔	۲۵۱	باب ۲۱۳	عورت کا اپنے گھر میں کام کاج کرنا۔	۲۴۴
باب ۲۰۲	سوگ والی عورت کو حیض سے پاک ہوتے وقت کوٹ کا استعمال درست ہے۔	۲۵۲	باب ۲۱۴	کیا خاوند پر گھر کے کاموں کے لیے کوئی ماما رکھنا ضروری ہے؟	۲۴۵
باب ۲۰۳	سوگ والی عورت یمن کے دھاریلہ کپڑے پہن سکتی ہے۔	۲۵۳	باب ۲۱۵	مرد اپنے گھر کے کام کاج کرے تو کیسا۔	۲۴۶
باب ۲۰۴	والدین یتوفون کا بیان	۲۵۴	باب ۲۱۶	اگر مرد اپنی عورت کا خرچ نزد سے تو عورت بے اس کے خبر کرے اپنا اور اپنی اولاد کا خرچ اس کے مال میں سے لے سکتی ہے	۲۴۷
باب ۲۰۵	زینبی کی خرچی اور نکاح فاسد کا بیان	۲۵۵	باب ۲۱۷	عورت اپنے خاوند کے مال کا اور جو وہ خرچ کے لیے دے اس کا اچھی طرح بندوبست کرے۔	۲۴۸
باب ۲۰۶	جس عورت سے صحبت کی اس کا پورا مہر واجب ہو جانا اور صحبت کے کیا معنی ہیں؟ اور دخول اور مساس سے پہلے طلاق دینے کا حکم۔	۲۵۶	باب ۲۱۸	عورتوں کو دستور کے موافق کپڑا دینا چاہیے	۲۴۹
باب ۲۰۷	عورت کو متعہ جب اس کا مہر نہ ٹھہرا ہو	۲۵۷	باب ۲۱۹	عورت اپنے خاوند کی مدد اس کی اولاد کی پرورش میں کر سکتی ہے۔	۲۵۰

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۲۳۸	مفلس آدمی کو بھی اپنی بی بی کو کھلانا واجب ہے	۲۷۴	باب ۲۳۲	آنحضرت کوئی کھانا نہ کھاتے جب تک	۲۸۷
باب ۲۳۱	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا بچوں کے طرث پر یہی لازم ہے۔	۲۷۶		لوگ بیان نہ کرتے کہ فلاں کھانا ہے اور آپ کو معلوم ہو جاتا۔	
باب ۲۳۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو شخص ہو جائے اور قرض کا بوجھ یا مال بچے چھوڑ جائے تو اس کا بندوبست مجھ پر ہے۔	۲۷۷	باب ۲۳۳	ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کو کفایت کر سکتا ہے۔	۲۸۹
باب ۲۳۳	آزاد اور نوکری دونوں انا ہو سکتی ہیں۔	۲۷۸	باب ۲۳۴	مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے۔	۲۸۹
کتاب الاطعمۃ کھانوں کا بیان					
باب ۲۳۴	کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا اور	۲۷۹	باب ۲۳۵	تیکھ لگا کر کھانا کیسا ہے؟	۲۹۱
	دائیں ہاتھ سے کھانا۔	۲۷۹	باب ۲۳۶	بھنا ہوا گوشت کھانا۔	۲۹۲
	اپنے نزدیک سے کھانا۔	۲۸۰	باب ۲۳۷	خزیرہ کا بیان	۲۹۲
	پیالے کے دوسری طرف بھی ہاتھ بیٹھانا	۲۸۱	باب ۲۳۸	پنیر کا بیان	۲۹۳
	جب یہ معلوم ہو کہ ساتھ کھانے والے کو اس سے کوئی بہت نہ ہوگی۔		باب ۲۳۹	چھندر اور جو کا بیان	۲۹۴
باب ۲۳۵	کھانے وغیرہ میں دابنہ ہاتھ کا استعمال کرنا	۲۸۲		گوشت پختے سے پہلے ہاڑی سے نکال کر اور منہ سے نوچ کر کھانا۔	۲۹۵
باب ۲۳۶	پیٹ بھر کر کھانا درست ہے۔	۲۸۲	باب ۲۴۰	بازو کا گوشت نوچ کر کھانا۔	۲۹۵
باب ۲۳۷	اللہ تعالیٰ کا فرمانا اندھے پر کوئی نگاہ نہیں ہے	۲۸۵	باب ۲۴۱	گوشت چھری سے کاٹ کر کھانا۔	۲۹۶
باب ۲۳۸	باریک چپتیاں اور خوان اور دسترخوان پر رکھ کر کھانا۔		باب ۲۴۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو برا نہیں کہا۔	۲۹۷
باب ۲۳۹	ستو کھانے کا بیان	۲۸۷	باب ۲۴۳	جو کو پیس کر منہ سے پھونک کر اس کا بھوسہ اڑا دینا۔	۲۹۸
			باب ۲۴۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی خوراک کا بیان	۲۹۹
			باب ۲۴۵	تکینہ کا بیان	۳۰۰
			باب ۲۴۶	شرید کا بیان	۳۰۱
			باب ۲۴۷	کھال سمیت بھنی ہوئی بھری اور دست	۳۰۲

باب نمبر	معنا میں	صفحہ	باب نمبر	معنا میں	صفحہ
باب ۲۴۹	اور پہلی کے گوشت کا بیان -	۳۰۳	باب ۲۴۹	لگے لوگ سفر میں یا اپنے گھروں میں جو کھانا	۳۰۳
باب ۲۵۰	گوشت وغیرہ جمع رکھتے ہیں اس کا بیان -	۳۰۴	باب ۲۵۰	حس کا بیان	۳۰۴
باب ۲۵۱	جس برتن پر چاندی چڑھی ہو اس میں کھانا	۳۰۵	باب ۲۵۱	کیا ہے؟	۳۰۵
باب ۲۵۲	کھانے کا بیان	۳۰۶	باب ۲۵۲	سالموں کا بیان	۳۰۶
باب ۲۵۳	میٹھے اور شہد کا بیان -	۳۰۸	باب ۲۵۳	کدو کا بیان	۳۰۸
باب ۲۵۴	مسلمان بھائیوں کی دعوت کے لیے کھانا	۳۰۹	باب ۲۵۴	تخف سے طیار کرنا -	۳۱۰
باب ۲۵۵	صاحب خانہ کو یہ ضرور نہیں ہے کہ مہمانوں	۳۱۰	باب ۲۵۵	کے ساتھ آپ بھی کھائے -	۳۱۰
باب ۲۵۶	شوربے کا بیان	۳۱۱	باب ۲۵۶	سکھانے ہوئے گوشت کا بیان	۳۱۱
باب ۲۵۷	اگر دسترخوان پر ایک شخص دوسرے شخص	۳۱۲	باب ۲۵۷	کو کوئی چیز اٹھا کر دے -	۳۱۲
باب ۲۵۸	کھجور اور کھوپڑیاں ملا کر کھانا -	۳۱۳	باب ۲۵۸	روی کھجور کھانے کا بیان -	۳۱۳
باب ۲۵۹	تر اور خشک کھجور کھانا	۳۱۴	باب ۲۵۹	کھجور کا لگا بھا کھانا	۳۱۴
باب ۲۶۰	عجوة کھجور کا بیان	۳۱۵	باب ۲۶۰	دودھ کھجوریں ملا کر ایک ساتھ ملا کر کھانا	۳۱۵
باب ۲۶۱	لکڑی کھانے کا بیان	۳۱۵	باب ۲۶۱	کھجور کا درخت بڑی برکت کا درخت ہے -	۳۱۵
باب ۲۶۲	کھجور کا میوہ یا دو طرح کا کھانا ملا کر کھانا درست	۳۱۶	باب ۲۶۲	دس دس مہمانوں کو ایک ایک بار بلانا کھانے پر	۳۱۶
باب ۲۶۳	لسن اور دوسری بدبودار ترکاریاں کھانے کی	۳۱۷	باب ۲۶۳	کر امت	۳۱۷
باب ۲۶۴	پیلو کا بیان	۳۱۸	باب ۲۶۴	کھانے کے بعد کلی کرنا -	۳۱۸
باب ۲۶۵	انگیوں کا چاٹنا چوسنا اس کے بعد رومال سے	۳۱۹	باب ۲۶۵	پونچھنا	۳۱۹
باب ۲۶۶	رومال کا بیان	۳۲۰	باب ۲۶۶	کھانے سے فارغ ہو کر آدمی کیا کہے؟	۳۲۰
باب ۲۶۷	اپنے غلام نوٹری یا خدمت گار کے ساتھ	۳۲۱	باب ۲۶۷	کھانا	۳۲۱
باب ۲۶۸	کھانا کھا کر شکر کرنے والا صابر روزہ دار	۳۲۲	باب ۲۶۸	کے برابر ہے -	۳۲۲
باب ۲۶۹	کوئی شخص دعوت میں اور دوسرے شخص کو	۳۲۳	باب ۲۶۹	کہے یہ بھی میرے ساتھ ہے -	۳۲۳
باب ۲۷۰	اگر رات کا کھانا سامنے آجاوے اور نماز	۳۲۴	باب ۲۷۰	تیار ہو تو پہلے کھانا کھائے -	۳۲۴
باب ۲۷۱	اللہ تعالیٰ کا فرمانا جب تم کھانا کھا چکو تو پس	۳۲۵	باب ۲۷۱	جاؤ -	۳۲۵

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
کتاب العقیقۃ عقیقہ کا بیان					
باب ۲۸۷	جو شخص عقیقہ کرنا چاہے وہ بچہ کا نام پیدا ہوتے ہی رکھ دے اور جب بچہ پیدا ہو تو کھجور یا اور کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں دینا۔	۳۲۲	باب ۲۹۲	اگر شکار کا جانور دو تین دن بعد ملے۔	۳۳۴
باب ۲۸۸	حقیقہ کے دن سپہ کے بال منڈانا یا ختنہ کرنا۔	۳۲۲	باب ۲۹۳	اگر شکاری شکار کے جانور کے پاس دوسرا کتا بھی پائے۔	۳۳۶
باب ۲۸۹	فرع کا بیان	۳۲۷	باب ۲۹۴	اگر شکار کرنا کیسا ہے؟	۳۳۷
باب ۲۹۰	غیرہ کا بیان	۳۲۸	باب ۲۹۵	پہاڑوں پر شکار کرنا۔	۳۳۸
تیسویں پارہ					
کتاب الذبائح والصید جانور کاٹنے اور شکار کا بیان					
باب ۲۹۱	بے پر کے تیر کے شکار کا بیان۔	۳۳۰	باب ۲۹۶	اگر عورت یا لونڈی ذبح کرے تو جائز ہے۔	۳۵۰
باب ۲۹۲	اگر بے پر کا تیر عرض سے جانور پر پڑے۔	۳۳۱	باب ۲۹۷	دانت اور ہڈی اور ناخن سے ذبح کرنا درست نہیں۔	۳۵۱
باب ۲۹۳	تیر کمان سے شکار کرنے کا بیان	۳۳۲	باب ۲۹۸	گنواروں اور ان کی مانند لوگوں کے ذبیحے کا حکم۔	۳۵۲
باب ۲۹۴	اگلی سے چھوٹے چھوٹے سنگریزے اور غلے مارنا۔	۳۳۳	باب ۲۹۹	اگر شکار کرنا کیسا ہے؟	۳۳۷
باب ۲۹۵	جو کوئی ایسا کتا رکھے جو شکاری نہ ہو نہ ریوڑ کی ٹھکانی کرتا ہو۔	۳۳۴	باب ۳۰۰	جانور کاٹنے اور جانوروں کے نام پر ذبح کیا جاوے۔	۳۳۷
باب ۲۹۶	جب کتا شکار کے جانور میں سے کچھ کھالے	۳۳۵	باب ۳۰۱	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اپنی قربانی اللہ کے نام پر ذبح کرے۔	۳۳۸
			باب ۳۰۲	جو چیز خون بہا دے جیسے کھیا پنخ سفید دھار دار چھتر یا لولا اس سے ذبح کرنا جائز ہے۔	۳۳۹

باب نمبر	مفہم	صفحہ	باب نمبر	مفہم	صفحہ
باب ۳۰۶	اہل کتاب کا ذبیحہ اور ان کی قربانی کھانا درست ہے گودہ عربی ہوں۔	۳۵۱	باب ۳۰۷	جو گھمڑیہ جانور بھاگ نکھے وہ مثل وحشی جانور کے ہو جاتا ہے۔	۳۵۲
باب ۳۰۸	نحر اور ذبح کا بیان	۳۵۳	باب ۳۰۹	مشکہ کا مکروہ ہونا اور جانور کو باندھ کر نشانہ بنانا۔	۳۵۵
باب ۳۱۰	مرغی کا گوشت کھانا۔	۳۵۷	باب ۳۱۱	گھوڑے کا گوشت کھانا کیسا ہے۔	۳۵۸
باب ۳۱۱	بستی کے گدھوں کا گوشت کھانا کیسا ہے۔	۳۵۹	باب ۳۱۲	ہر دانت والا دندہ حرام ہونا۔	۳۶۱
باب ۳۱۲	مردار کی کھال کا بیان۔	۳۶۲	باب ۳۱۳	مشک کے بیان میں۔	۳۶۲
باب ۳۱۳	خوکش کا بیان	۳۶۳	باب ۳۱۴	گودہ کا بیان	۳۶۴
باب ۳۱۴	اگر بچے ہوئے یا پتے لکھی میں چوہا گر جائے۔	۳۶۵	باب ۳۱۵	جانور کے منہ میں داغ دینا یا نشان کرنا کیسا ہے۔	۳۶۶
باب ۳۱۵	اگر بعضے لشکر والوں کو لوٹ میں بھریاں ڈٹ	۳۶۷	باب ۳۱۶	میں تو بغیر اپنے ساتھیوں کی اجازت کے ان کا کھانا درست نہیں۔	۳۶۸
باب ۳۱۶	اگر کسی قوم کا اونٹ بھاگ نکھے اور ان میں کوئی شخص تیرا کر اس کو مار ڈالے اس کی میت فائدہ پہنچانے کی ہو تو یہ جائز	۳۶۸	باب ۳۱۷	قربانی کرنا سنت ہے۔	۳۶۹
باب ۳۱۷	امام دہاد شاہ کا لوگوں کو قربانی کے جانور بائنا۔	۳۶۱	باب ۳۱۸	کیا مسافر یا عورت بھی قربانی کرے۔	۳۶۲
باب ۳۱۸	بقر عید کے دن گوشت کھانے کی خواہش	۳۶۲	باب ۳۱۹	اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے قربانی دسویں تاریخ کرنا چاہیے۔	۳۶۳
باب ۳۱۹	عید گاہ میں قربانی کرنا۔	۳۶۵	باب ۳۲۰	آنحضرت نے دو سینگ دار مینڈھوں کی قربانی کی۔	۳۶۶
باب ۳۲۰	آنحضرت کا ابو بکر سے فرماتا تو ایکہ رس کی پٹیا قربانی کر لے۔ تیرے سوا اور کسی کو درست نہ ہوگی۔	۳۶۷	باب ۳۲۱	قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا۔	۳۶۸
باب ۳۲۱	دوسرے شخص کی قربانی ذبح کرنا۔	۳۶۸	باب ۳۲۲	نماز کے بعد قربانی کا ٹٹا چاہیے۔	۳۶۹
باب ۳۲۲	اگر کسی نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو وہ جائز کرے۔	۳۶۹	باب ۳۲۳	اگر کسی نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو وہ جائز کرے۔	۳۶۹

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
۳۳۵	ذبح کرتے وقت بکری کی ایک جانب پر پاؤں رکھنا	۳۸۰	۳۳۵	بائیں	۳۳۵
۳۳۶	ذبح کرتے وقت اللہ اکبر کہنا۔	۳۸۱	۳۳۶	بائیں	۳۳۶
۳۳۷	اگر کسی شخص نے صرف قربانی کا جانور نہ کہ بھج دیا کہ وہاں ذبح کیا جاوے تو اس پر کوئی بات حرام نہ ہوگی۔	۳۸۲	۳۳۷	بائیں	۳۳۷
۳۳۸	قربانی کا گوشت کھانا، سفر کے لیے اس میں سے توشہ لے جانا۔	۳۸۲	۳۳۸	بائیں	۳۳۸
کتاب الاشریۃ					
شرابوں کا بیان					
۳۳۹	شراب انگور سے بھی بنتا ہے۔	۳۸۴	۳۳۹	بائیں	۳۳۹
۳۴۰	جس وقت شراب کی حرمت اتری اس وقت وہ گدراور سوکھی کھجور سے بنایا جاتا ہے۔	۳۸۷	۳۴۰	بائیں	۳۴۰
۳۴۱	شہد کا بھی شراب ہوتا ہے۔	۳۸۸	۳۴۱	بائیں	۳۴۱
۳۴۲	جس شراب سے عقل ڈھنچک جائے وہ خمر ہے۔	۳۹۰	۳۴۲	بائیں	۳۴۲
۳۴۳	ایسے لوگوں کا بیان جو شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو حلال کریں گے۔	۳۹۱	۳۴۳	بائیں	۳۴۳
۳۴۴	برتنوں یا پتھر کے کوٹڑے میں نبیذ جگونا کیسا ہے۔	۳۹۲	۳۴۴	بائیں	۳۴۴
۳۴۵	آنحضرت کا بعد کو ہر ایک برتن میں نبیذ جگونا کی اجازت دینا۔	۳۹۲	۳۴۵	بائیں	۳۴۵
۳۴۶	کھجور کا شربت یعنی نبیذ پینے میں کوئی قیامت	۳۹۳	۳۴۶	بائیں	۳۴۶
۳۴۷	بائیں	۳۴۷	۳۴۷	بائیں	۳۴۷
۳۴۸	بائیں	۳۴۸	۳۴۸	بائیں	۳۴۸
۳۴۹	بائیں	۳۴۹	۳۴۹	بائیں	۳۴۹
۳۵۰	بائیں	۳۵۰	۳۵۰	بائیں	۳۵۰
۳۵۱	بائیں	۳۵۱	۳۵۱	بائیں	۳۵۱
۳۵۲	بائیں	۳۵۲	۳۵۲	بائیں	۳۵۲
۳۵۳	بائیں	۳۵۳	۳۵۳	بائیں	۳۵۳
۳۵۴	بائیں	۳۵۴	۳۵۴	بائیں	۳۵۴
۳۵۵	بائیں	۳۵۵	۳۵۵	بائیں	۳۵۵
۳۵۶	بائیں	۳۵۶	۳۵۶	بائیں	۳۵۶
۳۵۷	بائیں	۳۵۷	۳۵۷	بائیں	۳۵۷
۳۵۸	بائیں	۳۵۸	۳۵۸	بائیں	۳۵۸
۳۵۹	بائیں	۳۵۹	۳۵۹	بائیں	۳۵۹
۳۶۰	بائیں	۳۶۰	۳۶۰	بائیں	۳۶۰
۳۶۱	بائیں	۳۶۱	۳۶۱	بائیں	۳۶۱
۳۶۲	بائیں	۳۶۲	۳۶۲	بائیں	۳۶۲
۳۶۳	بائیں	۳۶۳	۳۶۳	بائیں	۳۶۳
۳۶۴	بائیں	۳۶۴	۳۶۴	بائیں	۳۶۴
۳۶۵	بائیں	۳۶۵	۳۶۵	بائیں	۳۶۵
۳۶۶	بائیں	۳۶۶	۳۶۶	بائیں	۳۶۶
۳۶۷	بائیں	۳۶۷	۳۶۷	بائیں	۳۶۷
۳۶۸	بائیں	۳۶۸	۳۶۸	بائیں	۳۶۸
۳۶۹	بائیں	۳۶۹	۳۶۹	بائیں	۳۶۹
۳۷۰	بائیں	۳۷۰	۳۷۰	بائیں	۳۷۰
۳۷۱	بائیں	۳۷۱	۳۷۱	بائیں	۳۷۱
۳۷۲	بائیں	۳۷۲	۳۷۲	بائیں	۳۷۲
۳۷۳	بائیں	۳۷۳	۳۷۳	بائیں	۳۷۳
۳۷۴	بائیں	۳۷۴	۳۷۴	بائیں	۳۷۴
۳۷۵	بائیں	۳۷۵	۳۷۵	بائیں	۳۷۵
۳۷۶	بائیں	۳۷۶	۳۷۶	بائیں	۳۷۶
۳۷۷	بائیں	۳۷۷	۳۷۷	بائیں	۳۷۷
۳۷۸	بائیں	۳۷۸	۳۷۸	بائیں	۳۷۸
۳۷۹	بائیں	۳۷۹	۳۷۹	بائیں	۳۷۹
۳۸۰	بائیں	۳۸۰	۳۸۰	بائیں	۳۸۰
۳۸۱	بائیں	۳۸۱	۳۸۱	بائیں	۳۸۱
۳۸۲	بائیں	۳۸۲	۳۸۲	بائیں	۳۸۲
۳۸۳	بائیں	۳۸۳	۳۸۳	بائیں	۳۸۳
۳۸۴	بائیں	۳۸۴	۳۸۴	بائیں	۳۸۴
۳۸۵	بائیں	۳۸۵	۳۸۵	بائیں	۳۸۵
۳۸۶	بائیں	۳۸۶	۳۸۶	بائیں	۳۸۶
۳۸۷	بائیں	۳۸۷	۳۸۷	بائیں	۳۸۷
۳۸۸	بائیں	۳۸۸	۳۸۸	بائیں	۳۸۸
۳۸۹	بائیں	۳۸۹	۳۸۹	بائیں	۳۸۹
۳۹۰	بائیں	۳۹۰	۳۹۰	بائیں	۳۹۰

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۳۴۴	کٹوروں میں پینا۔	۴۱۰	باب ۳۸۱	آجائے بیمار نماز پڑھائے تو کیسا۔	۴۲۳
باب ۳۴۵	آنحضرت نے جس کٹورے میں پیاجے تبرک کے لیے اس میں پینا۔	"	باب ۳۸۲	بیمار پر ہاتھ رکھنا۔	۴۲۴
باب ۳۴۸	برکت دار اور تبرک پانی پینا۔	۴۱۲	باب ۳۸۳	بیمار سے باتیں کرنا اور بیمار کا جواب دینا۔	۴۲۴
کتاب المرضی بیماروں کا بیان					
باب ۳۴۹	بیماری کے کفار دہونے کا بیان	۴۱۳	باب ۳۸۴	بیماروں کو کھانا دینا اور کھانا کھانا۔	۴۲۵
باب ۳۵۰	بیماری کی سختی۔	۴۱۴	باب ۳۸۵	بیماروں کو کھانا دینا اور کھانا کھانا۔	۴۲۵
باب ۳۵۱	سب سے زیادہ آزمائش پیغمبروں کی ہوتی ہے پھر اسی طرح جتنا آدمی زیادہ مرتبہ والا ہوتا ہے اتنی ہی آزمائش زیادہ ہوتی ہے۔	۴۱۵	باب ۳۸۶	بیماروں کو کھانا دینا اور کھانا کھانا۔	۴۲۶
باب ۳۵۲	بیمار پر کسی کھانا واجب ہے۔	"	باب ۳۸۷	بیماروں کو کھانا دینا اور کھانا کھانا۔	۴۲۷
باب ۳۵۳	جو آدمی بیمار ہو جائے اس کے دیکھنے کو جانا۔	۴۱۸	باب ۳۸۸	بیماروں کو کھانا دینا اور کھانا کھانا۔	۴۲۸
باب ۳۵۴	ریاح رک جانے سے جس کو مرگی کا غرض ہو اس کی فضیلت۔	"	باب ۳۸۹	بیماروں کو کھانا دینا اور کھانا کھانا۔	۴۲۹
باب ۳۵۵	جس کی بیٹائی جاتی رہے اس کا ثواب	۴۱۹	باب ۳۹۰	بیماروں کو کھانا دینا اور کھانا کھانا۔	۴۳۰
باب ۳۵۶	عورتیں مردوں کو بیماری میں پوچھنے کے لیے جاسکتی ہیں۔	۴۲۰	باب ۳۹۱	بیماروں کو کھانا دینا اور کھانا کھانا۔	۴۳۱
باب ۳۵۷	بچوں کی بیماری پر کسی کو جانا۔	۴۲۱	باب ۳۹۲	بیماروں کو کھانا دینا اور کھانا کھانا۔	۴۳۲
باب ۳۵۸	گنہگاروں کی بیماری پر کسی کو جانا	"	باب ۳۹۳	بیماروں کو کھانا دینا اور کھانا کھانا۔	۴۳۳
باب ۳۵۹	مشرک کی بیماری پر کسی کرنا۔	۴۲۲	باب ۳۹۴	بیماروں کو کھانا دینا اور کھانا کھانا۔	۴۳۴
باب ۳۶۰	اگر کسی بیمار کو پوچھنے جائیں اور نماز کا وقت	"	باب ۳۹۵	بیماروں کو کھانا دینا اور کھانا کھانا۔	۴۳۵

صفحہ	مضامین	باب نمبر	صفحہ	مضامین	باب نمبر
	بوسیا جلا کر خون بند کرنا۔	با ۱۷۱	۳۳۸	اونٹ کے دودھ سے علاج کرنا۔	با ۳۹۵
	بخار و دوزخ کی پھاپ ہے۔	با ۱۸۱	۳۳۹	اونٹ کے پیشاب سے دوا کرنا۔	با ۳۹۶
	جہاں کی آب و ہوا نا موافق ہو وہاں سے نکل	با ۱۹۱	۳۴۰	گو نچی کا بیان	با ۳۹۷
	کر دوسرے مکان میں جانا درست ہے۔		"	بیمار کو تلبینہ پلانا۔	با ۳۹۸
	طاعون کا بیان۔	با ۲۰۱	۳۴۱	ناک میں دوا ڈالنا۔	با ۳۹۹
	جو شخص طاعون میں مبتلا کر کے وہیں رہے	با ۲۱۱	"	قسط ہندی کی ناس لینا۔	با ۴۰۰
	اس کی فضیلت۔		۳۴۲	پچھنی کس وقت لگانے۔	با ۴۰۱
	قرآن اور موزات پڑھ کر جبار پھونک کرنا۔	با ۲۲۱	"	سفر میں یا احرام کی حالت میں پچھنی لگانا۔	با ۴۰۲
	سورۃ فاتحہ پڑھ کر پھونکنا منتر کے طور پر۔	با ۲۳۱	"	بیماری کی وجہ سے پچھنی لگانا۔	با ۴۰۳
	اگر منتر پڑھنے والا کچھ بکریاں لینے کی شرط	با ۲۴۱	۳۴۳	سر پچھنی لگانا	با ۴۰۴
	کرے۔		"	آدھا سیسی اور سارے سر کے درمیں	با ۴۰۵
	بد نظر کا منتر۔	با ۲۵۱		پچھنی لگانا۔	
	نظر لگ جانا سچ ہے۔	با ۲۶۱	۳۴۴	تکلیف کی حالت میں سر منڈا ڈالنا۔	با ۴۰۶
	سانپ اور کچھڑ کا منتر۔	با ۲۷۱	۳۴۵	داغ لگوانا یا لگانا، اور جو شخص داغ نہ لگائے	با ۴۰۷
چوبیسواں پارہ				اس کی فضیلت۔	
			۳۴۶	امد اور سرمہ لگانا جب آنکھیں دکھتی ہوں	با ۴۰۸
۳۴۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کے	با ۲۸۱	۳۴۷	جذام کا بیان	با ۴۰۹
	لیے کیا منتر پڑھا ہے؟	با ۲۹۱	"	من آنکھ کی شفا ہے۔	با ۴۱۰
۳۴۶	منتر پڑھ کر پھونکنا۔	با ۳۰۱	۳۴۸	حلق میں دوا ڈالنا۔	با ۴۱۱
۳۴۸	درد کے مقام پر داہنا ہاتھ پھیرنا۔	با ۳۱۱		پہلے باب سے متعلق	با ۴۱۲
۳۴۹	عورت مرد پر منتر پڑھ سکتی ہے۔	با ۳۲۱		عذرہ کا بیان۔	با ۴۱۳
"	منتر نہ کرنے کی فضیلت	با ۳۳۱		پیٹ کے عارضے میں کیا دوا دی جائے	با ۴۱۴
۳۵۰	شگون لینے کا بیان	با ۳۴۱		صفر کو پیڑ نہیں۔	با ۴۱۵
۳۵۱	نیک فال لینا کچھ برا نہیں۔	با ۳۵۱		ذات الجنب کا بیان۔	با ۴۱۶

بابت نمبر	مضامین	صفحہ	بابت نمبر	مضامین	صفحہ
بابت ۳۳۵	مضامین سمجھنا لغو ہے۔	۴۷۲	بابت ۳۵۲	مضامین کے پیچھے جو کچھ ہوا وہ اپنے پہننے والے	۴۸۷
بابت ۳۳۶	کہانت کا بیان	"	بابت ۳۵۳	کو دوزخ میں لے جائے گا۔	"
بابت ۳۳۷	جادو کا بیان	۴۷۴	بابت ۳۵۴	جو شخص ہجر کی راہ سے کپڑا لٹکائے اس کی	"
بابت ۳۳۸	شرک اور جادو ان گناہوں میں سے ہیں جو آدمی	۴۷۵	بابت ۳۵۵	سزا۔	"
	کو تباہ کر دیتے ہیں۔		بابت ۳۵۶	حاشیہ دار تہ بند پہننا۔	۴۸۸
بابت ۳۳۹	جادو کا توڑ کرنا	۴۷۷	بابت ۳۵۷	چادر اور رھنا۔	۴۸۹
بابت ۳۴۰	جادو کا بیان	۴۷۸	بابت ۳۵۸	قیص پہننا۔	۴۹۰
بابت ۳۴۱	بعض تقریر جادو بھری ہوتی ہے۔	۴۷۹	بابت ۳۵۹	قیص کا گریبان سینہ پر یا اور کہیں لگاتا۔	۴۹۱
بابت ۳۴۲	بڑھ بکھور بڑی دوا ہوتی ہے۔	"	بابت ۳۶۰	سفر میں تنگ آستینوں کا جبہ پہننا۔	۴۹۲
بابت ۳۴۳	منغوس ہونا محض غلط ہے۔	۴۸۰	بابت ۳۶۱	اون کا بھر پڑائی میں پہننا۔	"
بابت ۳۴۴	چھوٹ لگنا کوئی چیز نہیں۔	۴۸۱	بابت ۳۶۲	قباء اور ریشمی فروج کے بیان میں۔	۴۹۳
بابت ۳۴۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو زہر دیا گیا اس	۴۸۲	بابت ۳۶۳	لمبی ٹوپوں کا بیان۔	"
	کا بیان۔		بابت ۳۶۴	پاجامہ پہننے کا بیان۔	۴۹۴
بابت ۳۴۶	زہر مینا یا زہر ملی چیز استعمال کرنا۔	۴۸۳	بابت ۳۶۵	عماموں کا بیان۔	"
بابت ۳۴۷	گرھی کا دودھ پینا کیسا ہے۔	۴۸۴	بابت ۳۶۶	سر پر کپڑا ڈال کر سر چھپانا	۴۹۵
بابت ۳۴۸	جب مکھی برتن ہیں گر جائے۔	"	بابت ۳۶۷	خود پہننا	۴۹۶
<p>کتاب اللباس</p> <p>لباس کا بیان</p>					
بابت ۳۴۹	اللہ تعالیٰ کا قول قل من حرم زینۃ اللہ	۴۸۵	بابت ۳۶۸	چادروں اور مینی چادروں اور کلیوں کا بیان	"
	التي اخرج لعبادہ کی تفسیر		بابت ۳۶۹	کلیوں اور ادنیٰ حاشیہ دار چادروں کے بیان	۴۹۹
بابت ۳۵۰	اگر کسی کا کپڑا یوں ہی تنگ جائے تب بیکری نیت	"	بابت ۳۷۰	میں۔	"
	نہ ہو (تو گنہ گار نہ ہوگا)۔		بابت ۳۷۱	ایک ہی کپڑا کو اس طرح پلٹ لینا کہ ہاتھ پاؤں	۵۰۰
بابت ۳۵۱	کپڑا اوپر اٹھانا۔	۴۸۶	بابت ۳۷۲	باہر نہ نکل سکیں۔	"
			بابت ۳۷۳	ایک کپڑے میں گوٹ مار کر میٹھنا۔	"
			بابت ۳۷۴	کالی کالی کا بیان	۵۰۱
			بابت ۳۷۵	سبز رنگ کے کپڑے پہننا۔	۵۰۲

باب نمبر	معنا میں	صفحہ	باب نمبر	معنا میں	صفحہ
باب ۲۷۲	سفید لباس کا بیان	۵۰۳	باب ۲۷۳	ریشمی کپڑا پہننا یا اس کا بچھانا اور مردوں کو	۵۰۴
باب ۲۷۳	ریشمی کپڑا کتنا درست ہے	۵۰۴	باب ۲۷۴	حریر چھونا درست ہے اگر اس کو پہنے نہیں	۵۰۵
باب ۲۷۴	حریر بچھا نا کیسا ہے	۵۰۵	باب ۲۷۵	قسی پہننا کیسا ہے	۵۰۶
باب ۲۷۵	خارش کی بیماری میں مرد ریشمی کپڑا پہن سکتا ہے	۵۰۸	باب ۲۷۶	عورتوں کو خالص ریشمی کپڑا پہننا درست ہے	۵۰۹
باب ۲۷۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی لباس یا فرش کے پابند نہ تھے	۵۱۱	باب ۲۷۷	جو شخص نیا کپڑا پہنتے اس کو کیا دعا دی جائے	۵۱۲
باب ۲۷۷	مردوں کو زعفران کا رنگ منع ہے	۵۱۳	باب ۲۷۸	زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے کا بیان	۵۱۴
باب ۲۷۸	سرخ رنگ کا بیان	۵۱۵	باب ۲۷۹	سرخ زین پوش کا کیا حکم ہے	۵۱۶
باب ۲۷۹	صاف چمڑے کی جوتی پہننا	۵۱۷	باب ۲۸۰	پہنتے وقت پہلے داہنا جوتا پہننے	۵۱۸
باب ۲۸۰	جوتا اتارتے وقت پہلے بائیں جوتا اتارے	۵۱۹	باب ۲۸۱	ایک پاؤں میں جوتا ایک پاؤں ننگا، اس طرح چلنا منع ہے	۵۲۰
باب ۲۸۱	ہر چل میں دو دو تہے اور ایک تہہ بھی کافی ہے	۵۲۱	باب ۲۸۲	لال چمڑے کا ڈیرا	۵۲۲
باب ۲۸۲	بورے وغیرہ فرش پر بیٹھ جانا	۵۲۳	باب ۲۸۳	اگر کسی کپڑے میں گھنڈی تکے نہ ہوں گے	۵۲۴
باب ۲۸۳	سونے کی انگوٹھیاں پہننا کیسا ہے	۵۲۵	باب ۲۸۴	چاندی کی انگوٹھی کا بیان	۵۲۶
باب ۲۸۴	باب پہلے باب سے متعلق	۵۲۷	باب ۲۸۵	انگوٹھی کا ٹکینہ	۵۲۸
باب ۲۸۵	لوہے کی انگوٹھی پہننا کیسا ہے	۵۲۹	باب ۲۸۶	انگوٹھی کے نقش کا بیان	۵۳۰
باب ۲۸۶	انگوٹھی چھنگلیاں پہننا چاہیے	۵۳۱	باب ۲۸۷	کسی ضرورت سے مثلاً مہر کرنے کے لیے یا اہل کتاب وغیرہ کو خطوط لکھنے کے لیے انگوٹھی بنانا	۵۳۲
باب ۲۸۷	انگوٹھی کا ٹکینہ اندر کی بتھیلی کی جانب رکھنا	۵۳۳	باب ۲۸۸	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میری انگوٹھی کا نقش کوئی نہ کرے	۵۳۴
باب ۲۸۸	انگوٹھی کا کاندہ تین سطروں میں کرنا	۵۳۵	باب ۲۸۹	عورتیں انگوٹھی پہن سکتی ہیں	۵۳۶
باب ۲۸۹	زیر کے ہار اور خوشبو کے ہار عورتیں پہن سکتی ہیں	۵۳۷	باب ۲۹۰	ایک عورت دوسری عورت سے ہار مانگ سکتی ہے	۵۳۸
باب ۲۹۰	بالی کا بیان	۵۳۹	باب ۲۹۱	بچوں کے گلے میں ہار پہنا سکتے ہیں	۵۴۰
باب ۲۹۱	جو مرد عورتوں کی مشابہت اور جو عورتیں مردوں کی مشابہت کریں	۵۴۱			

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۵۱	زبانوں پر چڑوں کو جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں گھر سے نکل دینا۔	۵۲۷	باب ۵۱	کرائیں۔	۵۲۰
باب ۵۱	موتوں کا کترنا۔	۵۲۸	باب ۵۱	چہرہ پر روئیں نکالنے والیوں کا بیان	۵۲۱
باب ۵۱	ناخن کترانے کا بیان	۵۲۸	باب ۵۱	جس عورت کے بالوں میں چوٹ لگایا جاوے	۵۲۲
باب ۵۱	ڈاڑھی کا چھوڑ دینا۔	۵۲۹	باب ۵۱	گودنے والی عورت کا بیان	۵۲۳
باب ۵۱	بڑھاپے کا بیان	۵۲۹	باب ۵۱	گدائے والی عورت کا بیان	۵۲۴
باب ۵۱	خضاب کا بیان	۵۳۱	باب ۵۱	تصویروں کا بیان۔	۵۲۵
باب ۵۱	گھونگر بالوں کا بیان	۵۳۱	باب ۵۱	مورت بنانے والوں کی سزا۔	۵۲۶
باب ۵۱	تکبید یعنی بالوں کا سر پر جالینا	۵۳۲	باب ۵۱	مورت کو توڑ ڈالنا چاہیے۔	۵۲۷
باب ۵۱	ہلکے مکان۔	۵۳۵	باب ۵۱	اگر مورتیں پاؤں سے روندی جاویں تو	۵۲۸
باب ۵۱	گیسوؤں کے بیان میں	۵۳۶	باب ۵۱	ان کے رہنے میں کوئی قباحت نہیں	۵۲۹
باب ۵۱	کچھ سر منڈانا کچھ بال رکھنے	۵۳۶	باب ۵۱	جو تصویروں والے فرش پر بیٹھنا مکروہ جاتا	۵۳۰
باب ۵۱	عورت اپنے ہاتھ سے خاوند کو خوشبو لگاتے۔	۵۳۷	باب ۵۱	بے اس کی دلیل۔	۵۳۱
باب ۵۱	سر اور ڈاڑھی میں خوشبو لگانا۔	۵۳۸	باب ۵۱	جہاں مورتیں ہوں وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے	۵۳۲
باب ۵۱	کنگھی کھنکھانے کا بیان۔	۵۳۸	باب ۵۱	فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو۔	۵۳۳
باب ۵۱	حائضہ عورت اپنے خاوند کی کنگھی کر سکتی ہے۔	۵۳۸	باب ۵۱	جس گھر میں مورتیں ہوں وہاں نہ جانا۔	۵۳۴
باب ۵۱	بالوں میں کنگھی کرنا مستحب ہے۔	۵۳۹	باب ۵۱	مورت بنانے والے پر لعنت کرنا۔	۵۳۵
باب ۵۱	مشک کا بیان	۵۳۹	باب ۵۱	جس نے مورت بنائی اس کو قیامت کے	۵۳۶
باب ۵۱	خوشبو لگانا مستحب ہے۔	۵۳۹	باب ۵۱	دن اس میں جان ڈالنے کا حکم ہوگا اور جان	۵۳۷
باب ۵۱	خوشبو کا پھیرنا منع ہے۔	۵۴۰	باب ۵۱	ڈال نہ سکے گا۔	۵۳۸
باب ۵۱	ذریعہ کا بیان	۵۴۰	باب ۵۱	جانور پر کسی کو اپنے ساتھ بٹھالینا	۵۳۹
باب ۵۱	حسن کے لیے جو عورتیں دانت کشادہ	۵۴۰	باب ۵۱	تین آدمی کو ایک سواری پر چڑھنا۔	۵۴۰
			باب ۵۱	اگر جانور مالک کسی کو اپنے سامنے بٹھائے	۵۴۱

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۵۴۹	ایک مرد دوسرے مرد کے پیچھے ایک سواری پر بیٹھ سکتا ہے۔	۵۵۳	باب ۵۴۳	ناظر والوں سے سلوک کرنا کثرتِ رزق کا باعث ہوتا ہے۔	۵۴۲
باب ۵۵۰	عورت مرد کے پیچھے ایک سواری پر بیٹھ سکتی ہے۔	۵۵۴	باب ۵۴۴	جو شخص ناظر جوڑے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاپ رکھے گا۔	۵۴۳
باب ۵۵۱	چت لیٹ کر ایک پر دوسرا پاؤں کھٹنا	۵۵۵	باب ۵۴۵	آنحضرتؐ کا یہ فرمان ناظر اگر تر رکھا جاوے تو دوسرا بھی تر رکھے گا۔	۵۴۴
کتاب الادب اخلاق کا بیان					
باب ۵۵۲	احسان اور ناظر پروری کی فضیلت	۵۵۵	باب ۵۴۶	ناظر کے یہ معنی نہیں ہیں کہ صرف بدلہ کر دے۔	۵۴۵
باب ۵۵۳	سب سے بڑھ کر کس کا حق ہے۔	۵۵۶	باب ۵۴۷	جس نے کفر کی حالت میں ناظر پروری کی پھر مسلمان ہو گیا تو اس کا ثواب قائم رہے گا۔	۵۴۶
باب ۵۵۴	ماں باپ کی اجازت بغیر جہاد کو بھی نہ جانا چاہیے	۵۵۷	باب ۵۴۸	دوسرے کے بچے کو چھوڑ دینا وہ کھیلے	۵۴۸
باب ۵۵۵	آدمی اپنے ماں باپ کو گالی نہ دے	۵۵۸	باب ۵۴۹	بچے پر شفقت کرنا، بوسہ دینا، گلے لگانا۔	۵۴۹
باب ۵۵۶	جس نے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کیا جو اس کی دعا بطل قبول ہوتی ہے	۵۵۹	باب ۵۵۰	رحمت کے سو حلقے ہیں۔	۵۵۰
باب ۵۵۷	ماں باپ کو ستانا، ان کی نافرمانی کرنا بڑا گناہ ہے۔	۵۶۰	باب ۵۵۱	اولاد کو اس طور سے مار ڈالنا کہ ان کو اپنے ساتھ کھلانا پلانا پڑے گا۔	۵۵۱
باب ۵۵۸	اگر باپ کافر ہو تب بھی اس سے سلوک کرنا۔	۵۶۱	باب ۵۵۲	لڑکے کو گود میں بٹھانا۔	۵۵۲
باب ۵۵۹	خاندنہ والی مسلمان عورت اپنی کافر ماں سے سلوک کرے۔	۵۶۲	باب ۵۵۳	بچے کو ران پر بٹھانا۔	۵۵۳
باب ۵۶۰	مشرک بھائی سے سلوک کرنا۔	۵۶۳	باب ۵۵۴	محبت کا حق یاد رکھنا ایمان کی نشانی ہے	۵۵۴
باب ۵۶۱	ناظر والوں سے سلوک کرنے کی فضیلت۔	۵۶۴	باب ۵۵۵	یتیم کے پالنے والے کی فضیلت	۵۵۵
باب ۵۶۲	رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے کا گناہ	۵۶۵	باب ۵۵۶	بیویوں کی پرورش کرنے والے کا ثواب	۵۵۶
			باب ۵۵۷	محتاجوں کی پرورش کرنے والے کا ثواب	۵۵۷
			باب ۵۵۸	آدمیوں اور جانوروں سب پر رحم کرنا۔	۵۵۸

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۵۷۹	ہمسایہ کے حقوق کے بیان میں۔	۵۷۴	باب ۵۸۱	کونی عورت اپنی ہمسائی کو ذلیل نہ سمجھے۔	۵۸۱
باب ۵۸۰	جس کے ہمسائے اس کے تکلیف دینے سے ڈرتے ہوں وہ کیسا گنہگار ہے۔	۵۷۵	باب ۵۸۲	جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ ہمسائے کو نہ ستائے۔	۵۸۲
باب ۵۸۱	پڑوسیوں میں کو کونسا پڑوسی مقدم ہے۔	۵۷۶	باب ۵۸۳	ہر ایک اچھی بات کہنے میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔	۵۸۳
باب ۵۸۲	خوش کلامی کا ثواب	۵۷۷	باب ۵۸۴	ہر کام میں نرمی اور اخلاق عمدہ چیز ہے۔	۵۸۴
باب ۵۸۳	ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی مدد کرنا ضرور ہے۔	۵۷۸	باب ۵۸۵	اللہ تعالیٰ کے قول مسلمان کوئی لوگ دوسروں سے ٹھٹھانہ کریں۔	۵۸۵
باب ۵۸۴	جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ ہمسائے کو نہ ستائے۔	۵۷۹	باب ۵۸۶	کالی دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت۔	۵۸۶
باب ۵۸۵	پڑوسیوں میں کو کونسا پڑوسی مقدم ہے۔	۵۸۰	باب ۵۸۷	کسی آدمی کا ذکر کرنا کہ لبا ہے یا ٹھٹھانا۔	۵۸۷
باب ۵۸۶	خوش کلامی کا ثواب	۵۸۱	باب ۵۸۸	غیبت کا بیان۔	۵۸۸
باب ۵۸۷	ہر کام میں نرمی اور اخلاق عمدہ چیز ہے۔	۵۸۲	باب ۵۸۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا انصار کے گھرانوں میں فلا نا گھرا نا بہتر ہے۔	۵۸۹
باب ۵۸۸	ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی مدد کرنا ضرور ہے۔	۵۸۳	باب ۵۹۰	مفسد اور شریر لوگوں کی غیبت درست ہے۔	۵۹۰
باب ۵۸۹	اللہ تعالیٰ کے قول مسلمان کوئی لوگ دوسروں سے ٹھٹھانہ کریں۔	۵۸۴	باب ۵۹۱	چغلی خوری بکیر و گناہ ہے۔	۵۹۱
باب ۵۹۰	جس کے ہمسائے اس کے تکلیف دینے سے ڈرتے ہوں وہ کیسا گنہگار ہے۔	۵۸۵	باب ۵۹۲	چغلی خوری کی برائی۔	۵۹۲
باب ۵۹۱	پڑوسیوں میں کو کونسا پڑوسی مقدم ہے۔	۵۸۶	باب ۵۹۳	اللہ تعالیٰ کا فرمانا جھوٹ بولنے سے بچے رہو۔	۵۹۳
باب ۵۹۲	خوش کلامی کا ثواب	۵۸۷	باب ۵۹۴	دور ویر کا بیان	۵۹۴
باب ۵۹۳	ہر کام میں نرمی اور اخلاق عمدہ چیز ہے۔	۵۸۸	باب ۵۹۵	کسی شخص کی نسبت جو گفتگو کی گئی ہو اس کو اس کی خبر دینا۔	۵۹۵
باب ۵۹۴	ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی مدد کرنا ضرور ہے۔	۵۸۹	باب ۵۹۶	کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا منع ہے۔	۵۹۶
باب ۵۹۵	اللہ تعالیٰ کے قول مسلمان کوئی لوگ دوسروں سے ٹھٹھانہ کریں۔	۵۹۰	باب ۵۹۷	جبنا حال مسلمان بھائی کا معلوم ہوا اتنی تعریف کرنا۔	۵۹۷
باب ۵۹۶	جس کے ہمسائے اس کے تکلیف دینے سے ڈرتے ہوں وہ کیسا گنہگار ہے۔	۵۹۱	باب ۵۹۸	اللہ تعالیٰ کا قول اللہ انصاف کرنے اور نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے۔	۵۹۸
باب ۵۹۷	پڑوسیوں میں کو کونسا پڑوسی مقدم ہے۔	۵۹۲	باب ۵۹۹	حد کرنا اور فحاکات ترک کرنا منع ہے۔	۵۹۹
باب ۵۹۸	خوش خلقی اور سخاوت کا بیان۔	۵۹۳	باب ۶۰۰	مسلمانوں بہت گمان کرنے سے بچے رہو۔	۶۰۰
باب ۵۹۹	آدمی گھر میں کیا کرنا ہے؟	۵۹۴	باب ۶۰۱	گمان سے کوئی بات نہ کہنا۔	۶۰۱
باب ۶۰۰	نیک آدمی کی محبت اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔	۵۹۵	باب ۶۰۲	گمان سے کوئی بات نہ کہنا۔	۶۰۲
باب ۶۰۱	اللہ کے لیے محبت رکھنے کی فضیلت	۵۹۶	باب ۶۰۳	گمان سے کوئی بات نہ کہنا۔	۶۰۳

باب نمبر	معنا میں	صفحہ	باب نمبر	معنا میں	صفحہ
باب ۶۱	مومن سے اگر کوئی گناہ ہو تو اسے چھپائے رکھے۔	۵۹۹	باب ۶۱۷	تو کا فر نہ ہو گا۔	
باب ۶۱۲	غزوہ کی برائی۔	۶۰۰	باب ۶۱۸	خلاف شرع کام پر غصہ یا سختی کرنا۔	۶۱۷
باب ۶۱۳	ترک ملاقات کا بیان	۶۰۰	باب ۶۱۹	غصے سے پرہیز کرنا۔	۶۱۹
باب ۶۱۴	اگر کوئی شخص گناہ کا مرتکب ہو تو اس کی ملاقات چھوڑ دینا جائز ہے۔	۶۰۳	باب ۶۲۰	حیا اور شرم کا بیان۔	۶۲۰
باب ۶۱۵	کیا آدمی اپنے دوست سے ہر روز یا دو بار	۶۰۴	باب ۶۲۱	جب آدمی بے حیائی اختیار کرے تو جو	۶۲۱
باب ۶۱۶	مصح اور شام مل سکتا ہے۔	۶۰۴	باب ۶۲۲	جی چاہے کرے۔	
باب ۶۱۷	کسی کی ملاقات کو جانا	۶۰۵	باب ۶۲۳	شریعت کی باتیں پوچھنے میں شرم نہ کرنا	۶۲۳
باب ۶۱۸	دوسرے ملک کے لوگ ملاقات کو آئیں تو ان کے لیے اپنے عین آراستہ کرنا۔	۶۰۵	باب ۶۲۴	لوگوں پر آسانی کرو ان کو مشکل میں نہ ڈالو۔	۶۲۴
باب ۶۱۹	کسی سے بھائی چارہ اور دوستی کا قتل قرار کرنا۔	۶۰۶	باب ۶۲۵	لوگوں سے کھل کر باتیں کرنا۔	۶۲۵
باب ۶۲۰	مسکراتا اور مہینا۔	۶۰۶	باب ۶۲۶	لوگوں کے ساتھ خاطر سے پیش آنا	۶۲۶
باب ۶۲۱	اللہ تعالیٰ کا فرمانا مسلمان! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔	۶۱۱	باب ۶۲۷	مسلمان ایک سوراخ سے دوسرے دنگ	۶۲۷
باب ۶۲۲	اتھیں چال چلنے کا بیان۔	۶۱۲	باب ۶۲۸	نہیں کھاتا۔	
باب ۶۲۳	محکم پر مبر کرنے کا بیان	۶۱۳	باب ۶۲۹	مہمان کا حق۔	۶۲۹
باب ۶۲۴	غصہ میں جن پر غصہ ہوا ان کو مخاطب نہ کرنا۔	۶۱۴	باب ۶۳۰	مہمان کی خاطر کرنا۔	۶۳۰
باب ۶۲۵	جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو جس میں کفر کی کوئی وجہ نہ ہو کافر کہے تو خود کافر ہو جاتا ہے۔	۶۱۴	باب ۶۳۱	مہمان کے سامنے غصہ کرنا رنج ظاہر کرنا	۶۳۱
باب ۶۲۶	کوئی وجہ رکھ کر کسی کو کافر کہا یا نادانستہ	۶۱۵	باب ۶۳۲	مکروہ ہے۔	
			باب ۶۳۳	مہمان کا اپنے ساتھی سے کہنا میں اس وقت	۶۳۳
			باب ۶۳۴	تک نہیں کھاؤں گا جب تک تم نہ کھاؤ گے	
			باب ۶۳۵	جو عمر میں بڑا ہو اس کی تعظیم کرنا۔	۶۳۵
			باب ۶۳۶	شعر، رجز، حمد کا بیان اور یہ بیان کہ کون	۶۳۶
				سے شعر مکروہ ہیں۔	

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۴۴۲	مشرکوں کی ہجو کہنا درست ہے۔	۴۳۸	باب ۴۴۲	اگر کسی کے نام سے کچھ حرف کم کر کے اس کو پکارے۔	۴۴۳
باب ۴۴۳	شعر میں زیادہ معروف رہنا منع ہے۔	۴۴۰	باب ۴۴۳	بچہ کی کیفیت رکھنا۔	۴۴۳
باب ۴۴۴	حضرت کافر مانا تیرے ہاتھ کو مٹی لگے۔	۴۴۱	باب ۴۴۴	ابو تراب کینیت رکھنا۔	۴۴۳
باب ۴۴۵	زعموا کہنے کا بیان۔	۴۴۲	باب ۴۴۵	اللہ تعالیٰ کو جو نام بہت ناپسند ہیں۔	۴۴۳
باب ۴۴۶	تجھ پر انفس کہنا درست ہے۔	۴۴۳	باب ۴۴۶	مشرک کی کینیت کا بیان	۴۴۴
باب ۴۴۷	اللہ کی محبت کس کو کہتے ہیں۔	۴۴۸	باب ۴۴۷	تغیر نفس کے طور پر بات کہنے میں جھوٹ سے بچنا ہے۔	۴۴۴
باب ۴۴۸	کسی کو یہ کہنا چل دور رہو	۴۵۰	باب ۴۴۸	کسی شے کو کہنا یہ کوئی چیز نہیں۔	۴۴۸
باب ۴۴۹	مرحبا کہنا۔	۴۵۲	باب ۴۴۹	آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا۔	۴۴۸
باب ۴۵۰	لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر بلایا جانا۔	۴۵۳	باب ۴۵۰	کیچڑ پانی میں لکڑی مارنا۔	۴۴۹
باب ۴۵۱	یوں نہ کہے میرا نفس پسید ہو گیا۔	۴۵۴	باب ۴۵۱	زمین پر کسی چیز کو مارنا۔	۴۵۰
باب ۴۵۲	زمانہ کو برا کہنا منع ہے۔	۴۵۴	باب ۴۵۲	تعب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہنا	۴۵۱
باب ۴۵۳	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافر مانا کر تو مسلمان کا دل ہے۔	۴۵۵	باب ۴۵۳	چھوٹے چھوٹے کنکر یا پتھر انگلیوں سے پھینکنے کی ممانعت۔	۴۵۲
باب ۴۵۴	یوں کہنا میرے ماں باپ تجھ پر قربان۔	۴۵۶	باب ۴۵۴	پھینکنے والا الحمد للہ کہے۔	۴۵۳
باب ۴۵۵	یوں کہنا اللہ تعالیٰ مجھ کو ایک پر سے تعقد کرے۔	۴۵۶	باب ۴۵۵	جب پھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کو جواب دینا۔	۴۵۳
باب ۴۵۶	اللہ تعالیٰ کو کون سے نام بہت پسند ہیں۔	۴۵۷	باب ۴۵۶	چھینک اچھی ہے اور جمائی بری ہے۔	۴۵۴
باب ۴۵۷	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کافر مانا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کینیت نہ رکھو۔	۴۵۸	باب ۴۵۷	چھینک کا جواب کیونکر دے۔	۴۵۴
باب ۴۵۸	جزن نام رکھنا۔	۴۵۸	باب ۴۵۸	اگر چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو جواب دینا ضرور نہیں۔	۴۵۴
باب ۴۵۹	برانا نام بدل کر اچھا نام رکھنا۔	۴۵۹	باب ۴۵۹	جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا۔	۴۵۵
باب ۴۶۰	سیغیروں کے نام رکھنا۔	۴۶۰			
باب ۴۶۱	بچہ کا نام ولید رکھنا۔	۴۶۱			

باب نمبر	معنا میں	صفحہ	باب نمبر	معنا میں	صفحہ
باب ۴۸۳	کتاب الاستئذان		باب ۴۸۳	کتاب الاستئذان	
باب ۴۸۴	اذن مانگنے کا بیان		باب ۴۸۴	اذن مانگنے کا بیان	
باب ۴۸۵	اسلام کے شروع ہونے کا بیان	۴۸۵	باب ۴۸۵	اسلام کے شروع ہونے کا بیان	۴۸۵
باب ۴۸۶	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا مسلمانوں کو اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں گھر والوں سے پوچھے اور ان سے السلام علیک کیسے بدوں نہ جایا کر دو۔	۴۸۶	باب ۴۸۶	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا مسلمانوں کو اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں گھر والوں سے پوچھے اور ان سے السلام علیک کیسے بدوں نہ جایا کر دو۔	۴۸۶
باب ۴۸۷	اسلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔	۴۸۷	باب ۴۸۷	اسلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔	۴۸۷
باب ۴۸۸	تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے۔	۴۸۸	باب ۴۸۸	تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے۔	۴۸۸
باب ۴۸۹	سوار پیدل کو سلام	۴۸۹	باب ۴۸۹	سوار پیدل کو سلام	۴۸۹
باب ۴۹۰	چلتے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام	۴۹۰	باب ۴۹۰	چلتے والا بیٹھے ہوئے شخص کو سلام	۴۹۰
باب ۴۹۱	کرے۔	۴۹۱	باب ۴۹۱	کرے۔	۴۹۱
باب ۴۹۲	کم عمر والا بڑی عمر والے کو سلام کرے۔	۴۹۲	باب ۴۹۲	کم عمر والا بڑی عمر والے کو سلام کرے۔	۴۹۲
باب ۴۹۳	سلام کا فاش کرنا۔	۴۹۳	باب ۴۹۳	سلام کا فاش کرنا۔	۴۹۳
باب ۴۹۴	پہچانت ہو یا نہ ہو ہر مسلمان کو سلام کرنا۔	۴۹۴	باب ۴۹۴	پہچانت ہو یا نہ ہو ہر مسلمان کو سلام کرنا۔	۴۹۴
باب ۴۹۵	پروردہ کی اہمیت کا بیان۔	۴۹۵	باب ۴۹۵	پروردہ کی اہمیت کا بیان۔	۴۹۵
باب ۴۹۶	اذن لینے کا اسی لیے حکم دیا گیا ہے کہ نظر نہ پڑے۔	۴۹۶	باب ۴۹۶	اذن لینے کا اسی لیے حکم دیا گیا ہے کہ نظر نہ پڑے۔	۴۹۶
باب ۴۹۷	اولاد کا بھی سوائے شرم گاہ کے دنا کرنا۔	۴۹۷	باب ۴۹۷	اولاد کا بھی سوائے شرم گاہ کے دنا کرنا۔	۴۹۷
باب ۴۹۸	تین بار سلام کرنا۔ تین بار اذن چاہنا۔	۴۹۸	باب ۴۹۸	تین بار سلام کرنا۔ تین بار اذن چاہنا۔	۴۹۸
باب ۴۸۴	اگر کوئی شخص بلایا جائے وہ بھی اذن سے یا نہیں۔	۴۸۴	باب ۴۸۴	اگر کوئی شخص بلایا جائے وہ بھی اذن سے یا نہیں۔	۴۸۴
باب ۴۸۵	بچوں کو سلام کرنا۔	۴۸۵	باب ۴۸۵	بچوں کو سلام کرنا۔	۴۸۵
باب ۴۸۶	مرد عورتوں کو عورتیں مردوں کو سلام کریں۔	۴۸۶	باب ۴۸۶	مرد عورتوں کو عورتیں مردوں کو سلام کریں۔	۴۸۶
باب ۴۸۷	جب گھر والا پوچھے کون ہے اس کے جواب میں کہے میں ہوں۔	۴۸۷	باب ۴۸۷	جب گھر والا پوچھے کون ہے اس کے جواب میں کہے میں ہوں۔	۴۸۷
باب ۴۸۸	جواب میں صرف علیک السلام ہی کہنا۔	۴۸۸	باب ۴۸۸	جواب میں صرف علیک السلام ہی کہنا۔	۴۸۸
باب ۴۸۹	اگر کوئی شخص کسی سے کہے فلاں شخص نے تم کو سلام کہا ہے تو وہ کیا کہے۔	۴۸۹	باب ۴۸۹	اگر کوئی شخص کسی سے کہے فلاں شخص نے تم کو سلام کہا ہے تو وہ کیا کہے۔	۴۸۹
باب ۴۹۰	اگر کسی مجلس میں مسلمان مشرک سب طرح کے لوگ ہوں جب بھی مجلس والوں کو سلام کر سکتے ہیں۔	۴۹۰	باب ۴۹۰	اگر کسی مجلس میں مسلمان مشرک سب طرح کے لوگ ہوں جب بھی مجلس والوں کو سلام کر سکتے ہیں۔	۴۹۰
باب ۴۹۱	عناہ کرنے والے کو سلام نہ کرنا، نہ اس کا جواب دینا۔	۴۹۱	باب ۴۹۱	عناہ کرنے والے کو سلام نہ کرنا، نہ اس کا جواب دینا۔	۴۹۱
باب ۴۹۲	اگر ذمی کافر سلام کریں تو ان کو کیوں کہ جواب دیں	۴۹۲	باب ۴۹۲	اگر ذمی کافر سلام کریں تو ان کو کیوں کہ جواب دیں	۴۹۲
باب ۴۹۳	جس خط سے مسلمانوں کو اندیشہ ہو اس کو منگوا کر دیکھنا تاکہ اس کی حقیقت ظاہر ہو۔	۴۹۳	باب ۴۹۳	جس خط سے مسلمانوں کو اندیشہ ہو اس کو منگوا کر دیکھنا تاکہ اس کی حقیقت ظاہر ہو۔	۴۹۳
باب ۴۹۴	اہل کتاب کو کیوں کہ خط لکھا جائے۔	۴۹۴	باب ۴۹۴	اہل کتاب کو کیوں کہ خط لکھا جائے۔	۴۹۴
باب ۴۹۵	خط میں پہلے کس کا نام لکھا جائے۔	۴۹۵	باب ۴۹۵	خط میں پہلے کس کا نام لکھا جائے۔	۴۹۵
باب ۴۹۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ سے یہ فرمانا	۴۹۶	باب ۴۹۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ سے یہ فرمانا	۴۹۶
باب ۴۹۷	اپنے سردار کے لینے کو اٹھو	۴۹۷	باب ۴۹۷	اپنے سردار کے لینے کو اٹھو	۴۹۷
باب ۴۹۸	مصافحہ کا بیان۔	۴۹۸	باب ۴۹۸	مصافحہ کا بیان۔	۴۹۸

باب نمبر	مضامین	صفحہ	باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب ۷۰	مصافیہ دوزوں و اطفال سے کرنا	۷۹۸	-	-

یہ کتاب

جلد (۵)

اکیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

باب سورۃ فاتحہ کی فضیلت کا بیان

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے شعبہ بن جراح نے کہا مجھ سے خبیب بن عبد الرحمن نے انہوں نے حص بن عامر سے انہوں نے ابو سعید بن معلیٰ سے انہوں نے کہا میں نماز پڑھ رہا تھا۔ استے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا میں نے جواب نہیں دیا و نماز پڑھ کر میں گیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (جو فوراً حاضر نہیں ہوا اس کی وجہ یہ تھی میں، نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں ارشاد فرمایا مسلما فوج رسول تم کو بلاوے تو اللہ اور رسول کے بلائے پر (فوراً) حاضر ہو مجھ پر فرمایا میں تجھ کو مسجد کے باہر جانے سے پیشتر وہ سورت تلاؤں جو قرآن کی ساری سورتوں میں (مرتبہ یا اجر میں، بڑی ہے اور میرا ہاتھ پکڑ لیا جب ہم مسجد کے باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا مسجد کے باہر نکلنے سے پیشتر ہی میں تجھ کو قرآن کی بڑی سورت تلاؤں گا آپ نے فرمایا وہ الحمد کی سورت ہے سبح شانی

بَابُ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمَعْلَى قَالَ كُنْتُ أَصَلِّيُ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أُجِبْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ أَصَلِّيْتُ قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمْ أَكْثَرَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ تَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَا أَعْلَمُكُمْ أَكْثَرَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَارِ فِي

وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ -

۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ وَإِنَّ نَفَرًا غَيْبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ سَرِيقٌ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَّا كُنَّا نَأْبَهُ بِرُقِيَّةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَأَ فَأَمَرَ لَهُ بِثَلَاثِينَ شَاةً وَسَقَانَا لَبَنًا فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقِيَّةً أَكُنْتَ تَرُقِي - قَالَ لَا - مَا رَقِيتُ إِلَّا بِأَمْرِ الْكِتَابِ فَلَمَّا لَا تُتَحَدَّثُوا شَيْئًا حَتَّى نَأْتِيَ أَوْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَاكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ أَقْسِمُوا وَاضْرِبُوا بِسَهْمٍ وَقَالَ أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ

اور قرآن عظیم سے (جس کا ذکر اسی آیت میں ہے) ولقد آتیناک سبعا من لثانی والقرآن العظیم یہی سورت مراد ہے۔

مجھ سے محمد بن شنف نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جرید نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین سے انہوں نے معبد بن سیرین (اپنے بھائی) سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا ہم ایک (فوج میں) سفر میں تھے (رات کو) اتر پڑے ایک لوٹری ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ کھایا ہے اور ہمارے قبیلے کے مرد کہیں گئے ہوئے ہیں (جو کچھ دوا دار و جھاڑ پھونک کرتے) کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو بچھو کا منتر جانتا ہو یہ سن کر ہم میں سے ایک شخص (خود ابو سعید خدری) کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا ہم نے کبھی نہیں سنا تھا کہ اس کو کوئی منتر آتا ہے اور جا کر اس سردار پر پھونکا دیا اچھا ہو گیا اس نے تیس بکریاں (انعام کے طور پر) اس کو دیوائیں اور ہم سب کو دودھ پلایا جب وہ شخص (یعنی ابو سعید) اس سردار کے پاس سے لوٹ کر آیا تو ہم نے اس سے کہا بھائی کیا تم کو خوب منتر کرنا آتا تھا (یا یوں کہا) کیا تم منتر کیا کرتے تھے، اس نے کہا نہیں (میں منتر و منتر کب جانتا) میں نے تو سورۃ فاتحہ پڑھ کر اُس پر پھونک مار دی تھی اس وقت ہماری رائے یہ قرار پائی کہ بکریوں کے باب میں اپنی طرف سے کچھ نہ کہو کہ ان کا لینا درست ہے یا نہیں، جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس نہ پہنچیں یا آپ سے نہ پوچھ لیں خیر جب ہم مدینہ میں آئے تو ہم نے اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اس کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ منتر بھی ہے اب ایسا کرو کہ مزدوری کی بکریوں کو تقسیم کر لو اور ان میں میرا بھی ایک حصہ لگاؤ ابو عمر نے کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے بیان کیا کہ

حَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ سَيَرٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِهَذَا
بَابُ فَضْلِ الْبَقَرَةِ

۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَرَى الْآيَتَيْنِ
وَحَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ
بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي
لَيْلَةٍ كَفَّتَ آهٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ
حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَرٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ
رَمَضَانَ فَاتَانِي آيَةٌ فَجَعَلَ يَخْشُو مِنْ
الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَّ
الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ

ہشام بن حسان نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے محمد سے معبد بن سیرین نے انہوں نے ابوسعید خدری سے پھر یہی حدیث بیان کی۔

باب سُورَةِ الْبَقَرَةِ کی فضیلت

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے سلیمان بن مہران سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید نخعی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص سورہ بقرہ کے آخر کی دو آیتیں پڑھے اور ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید نخعی سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ بقرہ کے آخر کی دو آیتیں رات کو پڑھے لے تو اس کو درہر آفت سے بچانے کے لیے، کافی ہوں گی لے اور عثمان بن بشیم نے کہا ہم سے عوف بن ابی جمیل نے بیان کیا انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد کو مدقہ فطر کی بگبانی پر مقرر کیا اتنے میں ایک شخص آیا وہ لب بھر بھر کر اس میں سے (کھجوریں) لینے لگا میں نے اس کو پکڑ لیا میں نے کہا میں تجھ کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا (چھوڑ دوں گا نہیں) پھر پورا قصہ بیان کیا اس نے کہا ابو ہریرہ جب تو دوسوے کے لیے، بچھونے پر مجھے تو

سے بعضوں نے کہا رات کے قیام کے بدل کافی ہو جائیں گی یعنی تھکاکا ثواب اس کو مل جائے گا ۱۲ منہ اس کو اسماعیل اور ابو نعیم نے وصل کیا ۱۲ منہ یہ تھکے کتاب الکالات میں گور چکے ہیں دن ابو ہریرہ نے اس کی عاجزی اور عتابی پر دم کر کے اس کو چھوڑ دیا کہنے لگا میں مال بچے والا بہت محتاج ہوں دوسرے دن پھر آیا اور کھجوریں چرانے لگا ابو ہریرہ نے پکڑا تو عاجزی کرنے لگا انہوں نے چھوڑ دیا تیسرے دن پھر آیا پھر چرانے لگا تب تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اب میں تجھ کو چھوڑنے والا نہیں اس نے بہت عاجزی کی اور ابو ہریرہ کو آیت الکرسی بتلائی عہ باقی حدیث آگے مذکور ہوتی ہے

فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ
حَاطِطٌ وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تَصْبِحَ
وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ
وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ.

بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ

۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ
كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ فَإِذَا جَانِبُهُ
حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَاطْنَيْنِ فَتَغَشَّيْنَهُ
سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَذْنُو وَجَعَلَ
فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَقْبَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ
تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ

بَابُ فَضْلِ سُورَةِ الْفَتْحِ

۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَسِيرُ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
يَسِيرُ مَعَهُ لَيْلًا فَسَأَلَهُ عُمَرُ عَنْ شَيْءٍ
فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ سَأَلَهُ فَجَبَّهَ ثُمَّ سَأَلَهُ فَجَبَّهَ
فَعَلَّ عُمَرُ تَلْكَ أُمَّكَ نَزَلَتْ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
كُلُّ ذَلِكَ لَا يُحِبُّكَ قَالَ عُمَرُ

آیتہ الکرسی پڑھ لے صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر ایک بھگوان
فرشتہ مقرر رہے گا اور تیرے پاس شیطان نہ پھٹکنے پائے گا۔ اور ابو ہریرہؓ
نے یہ بات آنحضرتؐ سے بیان کی، آپؐ نے فرمایا گو وہ بڑا بھڑا ہے
مگر یہ بات اس نے سچ کہی یہ شخص شیطان تھا۔

باب سورہ کہف کی فضیلت کا بیان

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہ ہم سے زہیر نے کہا ہم سے
ابو اسحاق نے انہوں نے براہ بن عازبؓ سے۔ انہوں نے کہا ایک
شخص (اسید بن حفیرؓ) سورہ کہف پڑھ رہے تھے ان کے پاس ایک
گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا ایک ابر اوپر سے آیا گھوڑے
کو ڈانک لیا وہ ابر برابر نزدیک آتا جا آتا تھا یہاں تک کہ گھوڑا اس کو دیکھ
کر بیٹھنے لگا۔ جب صبح ہوئی تو اس شخص نے آنحضرتؐ صلی اللہ
علیہ وسلم سے یہ حال بیان کیا آپؐ نے فرمایا یہ سکیںہ تھا جو قرآن کی تلاوت
کی وجہ سے اترتا تھا۔

باب سورہ الفتح کی فضیلت

ہم سے اسماعیل بن اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالکؓ
نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد اسلم سے انہوں
نے کہا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ایک سفر میں چل رہے تھے
حضرت عمرؓ بھی آپؐ کے ساتھ ساتھ چلے جا رہے تھے اتنے
میں حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپؐ
نے جواب نہ دیا (خاموش رہے) پھر انہوں نے پوچھا تب بھی جواب
نہ دیا پھر پوچھا تو بھی جواب نہ دیا۔ حضرت عمرؓ اپنے تئیں کو سننے
لگے، کہنے لگے کاش تیر کا ہاں تجھ پر روئے (تو مر جائے) تو نے
تین بار آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاجزی کے
ساتھ عرض کیا لیکن ایک بار بھی آپؐ نے جواب نہ دیا۔ حضرت عمرؓ

فَحَرَّكَتُ بَعِيرِي حَتَّى كُنْتُ أَمَامَ النَّاسِ
وَحَشِيتُ أَنْ يَنْزَلَ فِي قُرْآنٍ فَمَا
نَشِدْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَادِقًا يَصْرُخُ
قَالَ فَقُلْتُ لَقَدْ حَشِيتُ أَنْ يَكُونَ
نَزَلَ فِي قُرْآنٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتُ عَلَيْهِ
فَقَالَ لَقَدْ أُتِلَتْ عَلَى اللَّيْلَةِ سُورَةُ
لَيْلٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ
الشَّمْسُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ
فَتْحًا مُبِينًا۔

بَابُ فَضْلِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
فِيهِ عَمْرُو عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعَصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَهُ رَجُلًا
يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يُرِيدُ دُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ
جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ

کشتے تھے دھبے میں اُن کر میں نے اپنے اونٹ کو ایڑ لگائی اور آگے
بڑھ گیا اور آپ کے برابر چلنا چھوڑ دیا، مگر (دل میں) ڈر رہا تھا اس
حرکت پر میرے قریب قرآن میں کیا اثر تا ہے اتنے میں ایک (نام نامعلوم)
پکارنے والے نے پکارا (عمر کہاں ہیں، عمر کہاں ہیں) جب تو مجھ کو پورا
ڈر ہو گیا۔ میرے باب میں کچھ قرآن ضرور اترتا۔ خیر میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پاس حاضر ہوا میں نے آپ کو سلام کیا (آپ نے جواب دیا) فرمایا
اس رات میں مجھ پر ایک سورت اتری ہے وہ مجھ کو ان سب چیزوں سے زیادہ
پسند ہے جن پر سورج کی روشنی پہنچتی ہے (یعنی ساری دنیا کی چیزوں
سے مجھ کو زیادہ پسند ہے) بعد اس کے آپ نے یہ سورت پڑھی، اِنَّا
فَتَحْنَا لَكَ قُتُبًا مُبِينًا۔

باب قل هو الله احد کی تفصیلت کا بیان

اس باب میں عمرہ کی حدیث حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک
نے خبر دی انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالرحمن ابن ابی صعبہ
سے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ) سے انہوں نے ابوسعید
خدری سے ایک شخص (ابوسعید خدری) نے دوسرے شخص قتادہ
بن نعمان اپنے ماں جائے بھائی (کو دیکھا وہ (رات کو) قل هو الله احد
بار بار پڑھ رہا ہے وہ شخص صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ
سے بیان کیا کہ فلاں شخص کو میں نے بار بار قل هو الله پڑھتے دیکھا گویا

۱۔ یہ حدیث آگے موصولہ مذکور ہوگی اس میں یہ ہے کہ آنحضرت نے ایک شخص کو فوج کا سردار بنا کر بھیجا وہ اپنے ساتھیوں کو نازل پڑھاتا اور ہر رکعت میں قُرْآن
ہوا اللہ احد پڑھ کر تا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اس سے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے دوسری روایت میں ہے کہ قل هو الله احد کی محبت نے
تم کو بہشت میں داخل کر دیا میری حدیث میں ہے جو شخص سوتے وقت مولا قل هو الله احد پڑھ لیا کرے۔ قیامت کے دن پروردگار اس سے فرماتے لا میرے
بندے بہشت میں جاوے تیرے واسطے طرف ہے۔ ۱۲۰ھ

يَتَقَاتِلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ وَزَادَ أَبُو مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ مَعْصُومٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَخِي تَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ مِنَ السَّحَرِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا أَنَّى رَجُلٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَ الضَّحَّاكُ الْبُشَيْرِيُّ عَنْ ابْنِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَيْعِزُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا إِنَّا بَطِينُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ قَالَ الْفَرَبِيُّ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ ابْنِي حَاتِمٍ وَ سَأَلْتُ ابْنِي عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

اس نے سمجھا کہ اس میں کچھ بڑا ثواب نہ ہوگا۔ اُن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے اور ابو معمر (عبد اللہ بن عمرو منقری) نے اتنا زیادہ کیا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی مَعْصُوم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا مجھ کو میرے ماں جائے بھائی قتادہ بن نعمان نے خبر دی ایک شخص اُن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پچھلی رات سے اٹھا قل ہواللہ احد پڑھتا رہا (بس یہی سورت بار بار پڑھا کیا۔) جب صبح ہوئی تو وہ شخص اُن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر ویسی ہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا ہم سے والد نے ہم سے اعش نے کہا ہم سے ابراہیم نخعی اور ضحاک بن شراحیل مشرقی نے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا اُن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم میں کوئی یہ بھی نہیں کر سکتا کہ رات کو تہائی قرآن پڑھ دیا کرے لوگوں کو یہ مشکل ہوا کہنے لگے بھلا تہائی قرآن (سہ رات کو) کون پڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا اللہ الواحد الصمد (یعنی سورۃ قل ہواللہ احد) تہائی قرآن کے برابر ہے محمد بن یوسف فربری نے کہا میں نے ابو جعفر محمد بن ابی حاتم سے سنا جو امام بخاری کے کاتب (مشی) تھے وہ کہتے تھے امام بخاری نے کہا ابراہیم نخعی کی روایت ابو سعید خدری سے

سہ تو تین بار قل ہواللہ پڑھنے میں سارے قرآن شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوگا۔ سبحان اللہ یہ عجیب پادری سورت ہے اس میں ہمارے شاہ کی بہت عمدہ عمدہ معنیوں کے ہیں اور مشرکین اور غمناکوں کو دھوکہ دینے والا ہے۔ یہ خدا کی پیمانی اس سورت سے حاصل ہوتی ہے اور توحید جو امام ایمان اصل الاصول ہے اس سورت سے مضبوط ہوتی ہے ۱۲ منہ اس کو امام نسائی نے منہ کیا ۱۲ منہ جو امام بخاری کے شاگرد تھے ۱۲ منہ ۱۲ منہ

عَنْ اَبِي اَرْثَمٍ مُّرْسَلٌ وَعَنْ الصَّحَّاحِ
الْمَشْرِقِيِّ مُسْنَدٌ

بَابُ فَضْلِ الْمُعَوَّذَاتِ

۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ
بِالْمُعَوَّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ
كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِبِدْوَةٍ رِيحَاءٍ
بَرَكِيهَا۔

۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
الْفَضْلُ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا أَدَّى إِلَى فَرَأِشَةٍ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ
كَفِيَّةً ثُمَّ نَفَثَ فِيهَا فَقَرَأَ فِيهَا قُلْ هُوَ
اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ
بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهَا مَا اسْتَطَاعَ
مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِرَأْسِهِ وَوَجْهِهِ
وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
بَابُ تَرْوِي السَّكِينَةِ وَالْمَلِكَةِ
عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَقَالَ اللَّيْثُ:

۱۰۔ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي اَرْثَمٍ

منقطع ہے ابراہیم نے ابوسعید سے نہیں سنا لیکن منہاک مشرقی کی روایت
ابوسعید نے منقل ہے۔

باب معوذات یعنی سورۃ اخلاص اور سورۃ فلق اور سورۃ ناس کی فضیلت

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا۔ ہم سے
امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر
سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب
بیمار ہوتے تو معوذات سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے (اس طرح
کہ ہوا کے ساتھ کچھ تحریک بھی نکلتا) جب دسرت کی بیماری میں آپ کی
علامت سخت ہو گئی تو میں برکت کے خیال سے یہ سورتیں پڑھ کر آپ کا
ہاتھ آپ کے بدن پر پھیرتی۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے مفضل بن
فضالہ نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے
انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات کو جب (سونے کے لیے) اپنے بچہ پر
پر جاتے تو دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان میں پھونکتے اور یہ سورتیں پڑھتے
قل ہواللہ احد، قل اعوذ بربک الفلق، قل اعوذ برب الناس پھر اپنے
سارے بدن پر جہاں تک ہر سکتا ان کو پھراتے پہلے سر اور منہ
پر ہاتھ پھرتے اور سامنے کے بدن پر تین بار ایسا ہی
کرتے۔

باب قرآن پڑھتے وقت سکینہ اور فرشتوں کا اترنا۔
اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن ہاد نے بیان کیا انہوں نے
محمد بن ابراہیم سے انہوں نے اسید بن حفص سے وہ رات کو سورۃ بقرہ

۱۱۔ اسی لیے امام بخاری نے اس حدیث کو اپنے مع میں نکالا اگر یہ حدیث صرف ابراہیم غمی کے طریق سے مروی ہوتی تو امام بخاری اس کو نہ لاتے کیونکہ
وہ منقطع ہے امام بخاری اور اکثر اہل حدیث کو منقطع کو مرسل اور متصل کہتے ہیں ۱۲۔ اس کو ابوسعید نے فضائل القرآن میں وصل کیا ۱۱۔

عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتْ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَقَرَأَ أَجْمَلَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَتْ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتْ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يُحْيِي قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّاهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطَايَحِي وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا امْتَلَأَ الظُّلَّةُ فِيهَا امْتَلَأَ الْمَصَابِيحُ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَّتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَوَارِي مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ الْهَادِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ

بَابُ مَنْ قَالَ لَمْ يَتْرِكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّقَتَيْنِ

پڑھ رہے تھے ان کا گھوڑا پاس بندھا ہوا تھا اتنے میں گھوڑا بچھڑ گئے لگا دھچکا اسید خاموش ہو رہے (قرابت چھوڑ دی) تو گھوڑا بھی قلم گیا پھر انہوں نے پڑھنا شروع کیا تو پھر گھوڑا چپکا پھر چپ ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھیک گیا پھر پڑھنا شروع کیا تو پھر گھوڑا بچھا جب تو انہوں نے اپنے لڑکے کیجے کو نبی صلاؤ گھوڑے کے قریب تھا ڈرے کہ کہیں اس کو مدر نہ نیپنے اپنے پاس گھسیٹ لیا اور آسمان کی طرف نگاہ کی۔

ایک چیز سائبان کی طرح دکھلائی دی اسی کو دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ غائب ہو گئی (ادھر پڑھ گئی) صبح کو اسید نے یہ قصہ آنحضرت سے بیان کیا آپ نے فرمایا اسید قرآن پڑھتا رہا، قرآن پڑھتا رہا یہ جو تجھ پر گزرا بڑا عمدہ واقعہ ہے، اسید نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ڈر گیا کہیں گھوڑا ایسے کو کل نہ ڈالے وہ بالکل گھوڑے کے قریب پڑا تھا اور سر اٹھا کر ادھر خیال کیا پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا دیکھا تو سائبان کی طرح کچھ معلوم ہوا اس میں جیسے چراغ روشن ہیں پھر میں باہر آ گیا یہاں تک کہ وہ نظر سے غائب ہو گیا۔ آنحضرت نے فرمایا اسید تو جانتا ہے یہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا یہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز سن کر نزدیک آ گئے تھے اور اگر تو قرآن پڑھتا رہتا تو صبح کو ان فرشتوں کو دوسرے لوگ بھی دیکھ لیتے وہ ان کی نظر سے غائب نہ ہوتے ابن ہاد نے کہا مجھ سے یہ حدیث عبد اللہ بن خطاب نے بھی بیان کی انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے اسید بن حنظل سے۔

باب جو قرآن اب مصحف میں ہے بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی چھوڑا تھا۔

سہ یہ فرحت کا ترجمہ ہے جو امام بخاری کی روایت میں ہے اور صمیم وہ ہے جو امام سلم کی روایت میں ہے فرحت الی السمان یعنی پھر وہ انان آسمان کی طرف پڑھ گیا اور نظر سے غائب ہو گیا ۱۲ منہ اسید بہت خوش آواز تھے ۱۲ منہ اسے اس کو ابونعیم نے دہل کیا ۱۲ منہ اسے ۱۲ منہ اس کے سوا اور کچھ قرآن آپ نے نہیں سکھایا تھا اس ترجمہ الباب سے ان کا ترجمہ مقصود جو کہنے میں پورا قرآن نہیں ہے کئی سورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

۱۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ
دَخَلْتُ أَنَا وَشَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ عَلَى ابْنِ
عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ أَتَرَكَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ
مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّقَّتَيْنِ قَالَ وَدَخَلْنَا
عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَسَأَلْنَا كُ فَقَالَ
مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّقَّتَيْنِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ
نے ابن ابی اہنر نے عبد العزیز بن ریفیع سے انہوں نے کہا میں اور شداد بن
معقل دونوں عبد اللہ بن عباسؓ کے پاس گئے۔ شداد نے ان سے پوچھا کیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد اس قرآن کے
سوا اور بھی کچھ قرآن چھوڑا انہوں نے کہا نہیں بس یہی قرآن چھوڑا جو دو
دقتوں کے بیچ میں ہے ابن ریفیع نے کہا اور ہم محمد بن حنفیہؓ کے پاس گئے
جو حضرت علیؓ کے صاحبزادے تھے ان سے بھی یہی پوچھا انہوں نے
کہا سوا اس قرآن کے جو دو دقتوں کے بیچ میں ہے اور کچھ آنحضرتؐ
نے جس میں چھوڑا۔

باب قرآن کی فضیلت اور کلاموں پر

بَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ

۱۲۔ حَدَّثَنَا هُدَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو خَالِدٍ
حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ
عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَأَن لَّاهُ تَرْجَمَ
طَعْمَهَا طَيْبٌ وَرِيحُهَا طَيْبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ كَأَن لَّاهُ تَرْجَمَ طَعْمُهَا طَيْبٌ وَلاَ رِيحُ لَهَا
وَمَثَلُ الْفَاحِشِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ
الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيْبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَ

ہم سے ابو خالد بدیر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن
یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں
نے ابو موسیٰ اشعرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ نے فرمایا جو مومن قرآن کا قاری ہے۔ اس کی مثال ترنج
میٹھے میوے کی سی ہے بو بھی اچھی اور مزہ بھی اچھا اور جو مومن قرآن
کا قاری نہیں ہے اس کی مثال کھجور کی سی ہے جس کا مزہ عمدہ لیکن اس
میں خوشبو نہیں ہے اور جو شخص بدکار ہے لیکن قرآن کا قاری ہے اس
کی مثال ریحان خوشبودار سبزہ کی سی ہے بو تو اچھی مگر مزہ کڑوا

بقیہ معمر سابقہ اور اہل بیت کی فضیلت میں اتری تھیں وہ معاذ اللہ صحابہ نے نکال ڈالیں اور ایک اُلو مرتوف نے ایک سورت ان میں سے اپنی کتب
میں نقل کی ہے جس کا نام سرور علی رکھا ہے اس کا شروع یہ ہے یا ایہا الذی آمنوا امنوا بالنورین انزلنا ہما تنورا من نور عظیم غیر
نور عظیم اللہ ہی ساری حسرت بل اور ایک ہے جس کے دیکھنے سے بادی النظر میں معلوم ہو جاتا ہے کہ کسی جو قوف کی تراشی ہوئی ہے اور تعجب تو ان درویشوں
پر ہوتا ہے جنہوں نے اہل سنت والجماعت ہونے کا دعویٰ کر کے پھر اس سورت کو اپنی کتاب میں نقل کیا ہے اس کو حدیث قدسی قرار دیا ہے کیا خوب خدا ایسے جاہل
درویشوں سے پناہ میں رکھے ۱۲۱ حواشی معمر ہذا ص ۱۱۱ امام بخاری نے یہ دونوں اثر لاکر رافضیوں کا رد کیا ہوکتے ہیں قرآن شریف میں صاف صاف حضرت
علیؓ کی صلت کا حکم اتنا ظاہر ہے کہ آیتیں صحابہ نے نکال ڈالیں جب عبد اللہ بن عباسؓ کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے اور عمر بن حفصہؓ کو جو حضرت علیؓ کے
صاحبزادے تھے ان باتوں کی بغیر ہر تواتر اور لوگوں کو کیسے ہو سکتی ہے اور معلوم ہوا کہ رافضیوں کا گمان غلط ہے ۱۲۲ ص ۱۱۱ یہ ترجمہ باب خود لیکھ حدیث سے نکلتا
ہے جس کو ترجمہ تفسیری نے ابوسعید خدری سے محالا اس میں یوں ہے کہ اللہ کے کلام کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت دوسری مخلوق پر

مَثَلُ الْفَاحِشِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ
الْحُطَّالَةِ طَعَمَهَا مَرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى
عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا
أَجَلُكُمْ فِي أَجَلٍ مِنْ خَلَا مِنْ
الْأَمْرِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ
وَمَغْرِبِ الشَّمْسِ وَمَثَلُكُمْ وَ
مَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ
رَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَلًا فَقَالَ مَنْ
يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى
قِيَرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ مَنْ
يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى
الْعَصْرِ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى ثُمَّ
أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى
الْمَغْرِبِ بِقِيَرَاطَيْنِ قِيَرَاطَيْنِ
قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَ أَقَلُّ
عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ

اور جو شخص بدکار ہے اور قرآن کا قاری بھی نہیں ہے اس کی مثال تو
اندازن کے پھل کی سی ہے دکھت، امزہ بھی کڑوا اور خوشبو بھی نڈارد۔

ہم سے مسدد بن مسرہ نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید
انصاری سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے
عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر
ؓ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا
تم مسلمان کا دنیا میں رہنا اگل امتوں کے رہنے کی نسبت ایسا ہے
جیسے عصر کی نماز سے لے کر سورج ڈوبنے تک اور تمہاری مثال
اور یہود اور نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے چند
ادھوں کو مزدوری پر لگایا اور یہ کہا (صبح سے) دوپہر دن تک کون کام
کرتا ہے۔ اس کو ایک قیراط ملے گا۔ یہود نے دوپہر دن تک کام کیا اس
کے بعد کہنے لگا اب دوپہر دن سے عصر کے وقت تک کون کام کرتا
ہے اس کو ایک ایک قیراط ملے گا نصاریٰ نے عصر تک کام کیا اس
کے بعد کہنے لگا اب عصر سے مغرب تک کون کام کرتا ہے اس کو
دو دو قیراط ملیں گے، تو تم مسلمانوں نے عصر سے مغرب تک
کام کیا اور دو دو قیراط کھائے یہود اور نصاریٰ دیکھا کہ
دن کہیں گے کام تو ہم نے یعنی یہود اور نصاریٰ دو دنوں
نے مل کر زیادہ کیا (صبح سے لے کر عصر تک) اور مزدوری
کم ملی اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس میں تمہارا کیا اجارہ ہے میں نے
جو تمہاری مزدوری بٹھرائی تھی اس میں سے تو کچھ دیا نہیں رکھی دہری

۱۔ اس حدیث سے باب کا مطلب یہ نکال کر قاری کی فضیلت اس میں مذکور ہے اور یہ فضیلت قرآن ہی کی دہر سے ہے تو قرآن کی فضیلت ثابت
ہوئی ۱۲۔ مطلب یہ ہے کہ ان امتوں کی عمریں بہت تھیں اور تمہاری عمریں چھوٹی ہیں اگلی امتوں کی عمر گویا طوع آفتاب سے عصر تک بٹھری
اور تمہاری عصر سے لے کر مغرب تک جو اگلے وقت کی ایک چوتھائی ہے ۱۲۔ اس سے کام زیادہ کرنے سے یہود اور نصاریٰ کا مجموعی وقت
مراد ہے یعنی صبح سے لے کر عصر تک ہر اس وقت سے کہیں زیادہ ہے جو عصر سے لے کر مغرب تک ہوتا ہے۔ اب حنفیہ کا استدلال اس
حدیث سے کہ عصر کی نماز کا وقت دو مثل تک رہتا ہے پورا نہ ہو گا ۱۲۔ اس سے دو دنوں کی مزدوری ملا کر دو قیراط ہوئی ہر ایک کو ایک ایک قیراط اور
یہاں ہر مسلمان کو دو دو قیراط ملے ۱۲۔

حَقِّقْكُمْ، قَالُوا لَا قَالَ فَذَاكَ فَصَلَّى
أُوتِيَهُ مَنْ شِئْتُ

بَابُ الْوَصَاةِ بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
۱۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمُولٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ
سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْفَى ابْنِ أَبِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ
كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَمْ وَدَا
بِهَا وَلَمْ يُوصَ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ
اللَّهِ

بَابُ مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ
وَقَوْلُهُ تَعَالَى أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا
عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَى عَلَيْهِمْ

۱۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
الْلَيْثُ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْذِنْ اللَّهُ

دوسے دی، وہ کہیں گے بے شک (جو مزدوری ٹھہری تھی وہ تو مل
گئی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر یہ تو میرا افضل ہے میں جس پر چاہتا ہوں
کرتا ہوں۔

باب قرآن پر عمل کرنے کی وصیت کرنا۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا ہم سے مالک بن مغول
نے کہا ہم سے طہ بن معروف نے کہا میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ
سے پوچھا ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے
وقت، وصیت کی۔ انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا قرآن میں تو
وصیت کرنا لوگوں پر فرض ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
وصیت نہیں کی یہ کیسے ہو سکتا ہے انہوں نے کہا آپ نے اللہ
کی کتاب پر پختہ رہنے کی وصیت کی۔

باب جو شخص قرآن کو دیکھ کر دوسری کتابوں سے بے پروا نہ ہو
یا قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے اور اللہ نے فرمایا اذ لم یخفہم انا
انزلنا علیک الکتاب تلی علیہم اخیر تک۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن
سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا
مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ سے وہ
کہتے تھے اللہ تعالیٰ اتنا متورم ہو کر کسی چیز کو نہیں سننا جتنا قرآن
کی طرف متورم ہو کر سننا ہے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس کو

لے وصیت کی نئی سے یہ مراد ہے کہ مال یا دولت یا دنیا کے امور میں یا خلافت کے باب میں کوئی وصیت نہیں کی اور اثبات سے یہ مراد ہے
کہ قرآن پر عمل کرتے رہنے کی یا اس کی تعلیم اور تعلیم یا دشمن کے ملک میں نہ بے جانے کی وصیت کی تو دونوں فقرہوں میں تناقض نہ ہوگا کہ ان
سے یعنی قرآن پر قناعت نہ کرے اور خواہ خزاہ بے حیوت میرد نصار لے یا دوسرے مذہب والوں کی یا تاریخ کی کتابیں دیکھتا رہے بعضوں نے
کہا لم یمن سے یہ مراد ہے کہ قرآن کو نعمت ظنی سمجھ کر اس کی وجہ سے غنی اور بے پروا نہ رہے بلکہ دنیا و دلوں کی خوش آمد کرے ان سے اپنی
احتیاج بیان کرے بعضوں نے کہا قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے بلکہ طہری نے بن یحییٰ بن جعفر سے حکایت کیا کہ میں جو میرد
سے حاصل کی تھیں بے کر ائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ کیسے جو خوف ہیں ان کا پیغمبر جو کتاب لایا اس کو پھر دوسری کتابیں
حاصل کرنا چاہتے ہیں اس وقت یہ آیت ان کی ۱۲ منہ۔

لِشَيْءٍ مَّا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبُ كِتَابِ
يَجْهَرُ بِهِ

۱۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
أَبْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَّا
أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَّا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ
يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ قَالَ سُفْيَانُ لَفَسِيرُهُ
يَسْتَعْنِي بِهِ -

بَابُ اخْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْآنِ
۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ
اللَّهُ الْكِتَابَ وَقَامَ بِهِ أَنَاءَ اللَّيْلِ وَ
رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا فَهْوَ يَتَصَدَّقُ
بِهِ أَنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ -

۱۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ
ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

خوش آوازی سے پڑھتا ہے ابوسلمہ راوی کا ایک دوست عبدالحمید بن
عبدالرحمن کہتا تھا اس حدیث میں جتنی قرآن سے یہ مراد ہے کہ پکار
کر اس کو پڑھے (اچھی آواز سے)

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ
نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں
نے ابوبرزخہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اتنی
توبہ کے ساتھ کوئی بات نہیں سنتا جتنی توبہ سے قرآن پیغمبر کے
منہ سے سنتا ہے جب وہ تعنی کے ساتھ پڑھے سفیان بن عیینہ نے
کہا تعنی سے یہ مراد ہے کہ قرآن پر قناعت کرے (اب دوسری
کتابوں یا دنیا کے مال و دولت کی اس کو پروا نہ رہے۔
باب قرآن پڑھنے والے پر رشک کرنا

ہم سے ابوالیمان نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں
نے زہری سے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا عبداللہ بن
عمر نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے صرف دو شخصوں پر رشک ہو سکتا ہے ایک تو وہ شخص جس کو
اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہے وہ راتوں کو بھی اس کو پڑھا کرتا ہے۔
(دوسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے (حلال) مال دیا
ہے وہ رات اور دن محتاجوں پر نفقات کرتا رہتا ہے۔

ہم سے علی بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے روج بن عبدوہ
نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان بن جریر انعمش
سے کہا میں نے ذکوان سے سنا انہوں نے ابوبرزخہ سے آنحضرت

صلہ خوش آوازی سے قرآن کا پڑھنا مسنون ہے یعنی ٹھہر ٹھہر کر تیل کے ساتھ متوسط آواز سے خوش آوازی سے یہ مراد نہیں کہ گانے کی
طرح پڑھے بلکہ یہ اس کو حرام کہا ہے اور شافعیہ اور حنفیہ نے کدوہ رکھا ہے لیکن ابن بطال نے ایک جماعت صحابہ اور تابعین سے اس کا حجاز
نقل کیا ہے مانتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ کسی حرف کے گانے میں غل نہ آئے اگر وہ حرف میں تغیر ہو جائے تو بلا حرام علم ہے اس لئے کہ یہ کتب میں جو کچھ ہے لفظ معراج میں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ أَتَاءَ اللَّيْلِ وَاتَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُرْتَيْتُ مِثْلَ مَا أُرْتِي فَلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَيْتَنِي أُرْتَيْتُ مِثْلَ مَا أُرْتِي فَلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ.

بَابُ خَيْرِكُمْ مَن تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

۱۹۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ هَرَثٍ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَن تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں پر فقط رشک ہو سکتا ہے ایک تو اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھا دیا وہ رات میں اور دن میں اس کو پڑھتا رہتا ہے اس کا ہمسایہ یوں رشک کر سکتا ہے کاش مجھ کو بھی قرآن اس شخص کی طرح یاد ہو تا تو میں بھی اس کی طرح کرتا رہتا (پڑھتا رہتا، دوسرے اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے (حلال) مال عنایت فرمایا وہ اس کو اچھے کاموں میں خرچ کرتا رہتا ہے اس پر کوئی شخص یوں رشک کر سکتا ہے کاش مجھ کو بھی ایسی ہی دولت ملتی تو میں بھی اس کی طرح کرتا اللہ کی راہ میں نیک کاموں میں خرچ کرتا)

باب جو شخص قرآن سیکھتا ہے یا سکھاتا ہے اس کا درجہ سب سے زیادہ ہے۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ کو علقمہ بن مرثد حضرمی نے خبر دی کہا میں نے سعد بن عبیدہ سے سنا انہوں نے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے انہوں نے حضرت عثمان سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور سکھاتا، سعد بن عبیدہ

بقیہ صفحہ سابقہ رشک یعنی دوسرے کو برکت اللہ نے دی اس کی آزد کرنا یہ درست ہے حدود درست نہیں وہ یہ ہے کہ دوسرے کی نعمت کا زوال چاہیے ۱۲ منہ خواشی صفحہ ۱۸۔ اب اس بندے پر جس کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ باتیں عنایت فرمائی ہوں یعنی قرآن اور حدیث کا علم دیا ہوا سال بھی دیا ہو کتنا کچھ رشک ہو گا دنیا میں ملاریت لوگ ہوتے ہیں پر ایسے مالدار پر جو قاعدوں وقت ہر یا اپنی دولت نیک کاموں میں خرچ نہ کرتا بلکہ ہر دلعب میں اس پر رشک کرنے کا کوئی موقع نہیں خدا ایسی دولت نہ دے جو آخرت میں بوجھ ہو یا دنیا میں لوگ غمخس بھیجیں دولت وہی کام کی ہے جو نیک کاموں میں خرچ ہو رہی ہے ہمارے زمانہ میں جو مالدار مسلمان ہیں ان کو اپنا ایک پیسہ بھی فضول اور بیکار کاموں میں خرچ نہ کرنا چاہیے بلکہ غمہ اور مفید کاموں میں اپنی دولت لگا نا چاہیے اس زمانہ میں مسلمانوں کو جو سب سے زیادہ ضروری کام پیش ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) دینی مدارس قائم کرنا، صنعت اور حرفت اور تجارت اور زراعت کی تعلیم دلانا (۲) اسلام کی اشاعت کے لیے واعظوں کو مقرر کرنا۔

۳) قرآن اور حدیث کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کرنا کہ یہ کتاب میں مفت یا کم قیمت پر لوگوں کو تقسیم کرنا۔

۴) مسلمانوں کو اللہ کی خبر گیری اور ان کی پیروی اور دینی تعلیم کا جدوجہد کرنا۔

(۵) مسلمان بھائیوں اور معذوروں کی پرورش کا انتظام کرنا۔ یہ کام بہت ضروری ہیں پہلے ان کو پرانا کرنا چاہیے۔ زیادہ مسجدوں اور مدارس اور چلوں کے بنانے

کی اس وقت ضرورت نہیں یا اللہ مسلمانوں کو نیک توفیق دے ۱۲ منہ

وَعَلَّمَهُ قَالَ وَأَقْرَأُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
فِي امْرَأَةٍ عُثْمَانَ حَتَّى كَانَ انْجَتَابُهُ قَالَ
وَذَاكَ الَّذِي أَتَعَدَّنِي مَقْعَدِي
هَذَا -

۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو لَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَمْعِيِّ
السَّكَنِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَكُمْ
مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ -

۲۱ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ
نَفْسَهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي فِي النِّسَاءِ مِنْ
حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ زَوَّجْنِيهَا
فَالْأَعِطْهَا ثَوْبًا قَالَ لَا أَجِدُ -
قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ
حَدِيدٍ فَاغْتَلَّ لَهُ فَقَالَ مَا
مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ كَذَا

کہتے ہیں ابو عبد الرحمن سہلی نے حضرت عثمان کی خلافت میں لوگوں کو قرآن
پڑھایا۔ حماد بن حازم کی حکومت کے زمانہ تک ابو عبد الرحمن کہا کرتے تھے
میں جو اس جگہ بیٹھ رہا ہوں وہیں قرآن پڑھایا کرتا ہوں دوسرا کوئی دھندا
نہیں کرتا، تو صرف اس حدیث کی وجہ سے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں
نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے ابو عبد الرحمن بن سہلی سے انہوں نے
حضرت عثمان بن عفان سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا تم میں افضل (بزرگ والا) وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے
اور سکھائے (پڑھے اور پڑھائے)۔

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا ہم سے حماد بن عیوب نے
انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا
ایک عورت (نخلہ یا ام شریک یا میمونہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئی کہنے لگی میں نے اپنے تئیں اللہ اور رسول کو بخش دیا اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے جس طرح چاہیں فائدہ اٹھائیں (آپ نے
فرمایا اب مجھ کو تو زیادہ) عورتوں کی احتیاج نہیں ہے اس پر ایک
شخص (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول اللہ آپ میرا نکاح اس سے کر
دیجئے آپ نے فرمایا اچھا کچھ کپڑا (مہر کے طور پر) اس کو دینے اس
نے کہا کپڑا تو میرے پاس نہیں ہے آپ نے فرمایا کوئی چیز تو
مہر کے طور پر دے لو بے کی ایک انگوٹھی ہی سہی اس
نے اس میں بھی عذر کیا یہ بھی مجھ کو میسر نہیں ہے آپ نے

سلہ کہ آنحضرت نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے قرآن سیکھنے سے صرف یہ مراد نہیں ہے کہ اس کے الفاظ پڑھنا سیکھے
بلکہ الفاظ کو صحت کے ساتھ سیکھے پھر ان کے معنی سیکھے پھر مطلب اور شان نزول وغیرہ غرض حدیث اور قرآن ہی دو علم دین کے ہیں جو شخص ان کی تعلیم اور تعلم
میں معروف ہے اس کا درجہ سارے مسلمانوں پر چھڑکے مولانا فضل الرحمن صاحب فرماتے تھے اگر کوئی شخص ملت بھر عبادت کرتا رہے یعنی اذکار اور نوافل میں
معمروف رہے وہ اس کے برابر نہیں جو کتب و جہات کو ایک گھنٹہ بھی قرآن کے الفاظ اور مطالب اور معانی کی تحقیق میں اپنا وقت صرف کرے حقیقت میں علم الہی
نیکیوں کی بڑ ہے اور علم ہی پر ساری درویشی اور مذہب کا مدار ہے ایک بزرگ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کسی جاہل کو کسی پانڈا کی نہیں بنایا جاہل سے مراد وہی
شعور ہے جس کی ذہنی ضرورت بھی قرآن حدیث کا علم نہ ہو۔

وَكَذَٰلِكَ قَالَ فَقَدْ رَوَّجْتُهَا بِمَا مَعَكَ
مِنَ الْقُرْآنِ -

بَابُ الْقُرْآنِ عَنِ ظَهْرِ الْقَلْبِ

۲۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَمْرَأَةً جَاءَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهْبَ لَكَ
نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ
ثُمَّ طَاطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ أَنَّ
لَهَا يَفِضُ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ
رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ لَهَا يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوَّجْنِيهَا
فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا
وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى
أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا
فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا

فرمایا اچھا تجھے قرآن کچھ یاد ہے اس نے کہا جی ہاں فلاں فلاں تمہیں
مجھ کو یاد ہیں آپ نے فرمایا اچھا اپنی سورتوں کے بدل میں نے اس
عورت کا نکاح تجھ سے کر دیا۔

باب قرآن کو یاد سے (بن دیکھے) پڑھنے کی فضیلت

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب
بن عبد الرحمن نے انہوں نے ابو حازم (اسلم بن دینار) سے انہوں
نے سہل بن سعد سے ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں اس لیے آئی ہوں کہ میں اپنے
تئیں آپ کو بخش دوں (آپ جس طرح چاہیے مجھ میں تصرف کیجئے)
آپ نے اٹھ اٹھا کر اس کو دیکھا اور نیچے پھر سر جھکایا (آپ کے
مزاج مقدس میں شرم اور مردت بے حد متنی شرم سے کچھ فرمان
کے صاف انکار بھی عورت کی دل شکنی کے خیال سے نہیں
فرمایا) جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کے بارہ میں کوئی فیصلہ
نہیں کیا (اس کو قبول فرماتے ہیں یا نہیں تو وہ بیٹھ گئی استے میں
آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص کھڑا ہوا (نام نامعلوم) کہنے لگا
یا رسول اللہ اگر آپ کو اس عورت کی خواہش نہیں ہے تو مجھ سے
اس کا نکاح کر دیجئے آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ دینے
کو ہے اس نے کہا یا رسول اللہ پروردگار کی قسم میرے
پاس تو دینے کو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا اپنے عزیزوں کے
پاس جا تلاش کر کچھ تو بھی لیکر آ وہ کیا اور مالی ہاتھ لوٹ آیا کہنے لگا

سے تو یہ سورتیں اس عورت کو سکھادے یہی مہر ہے اس حدیث کی بحث اٹا اللہ آگے کتاب النکاح میں آئے گی اور باب کا مطلب اس سے
یوں نکلتا ہے کہ آپ نے قرآن کی عظمت اس طرح ظاہر کی کہ وہ دنیا میں بھی مال و دولت کے قائم مقام ہے اور آخرت کی علت و قاضی ہے۔ ۳۷۲
سے یہ آنحضرت کے لیے خاص حکم اللہ تعالیٰ نے دیا تھا کہ جو عورت اپنے تئیں آپ کو بیہ کر دے تو بیہ کر دینے سے نکاح منع ہو جاتا اور وہ
عورت آپ پر حلال ہو جاتی ۱۷۲ منہ۔

مُوسَىٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ تَقَاهُذَا الْقُرْآنَ قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَهْوَ أَشَدُّ تَفْصِيكًا مِنَ الْإِيلِ فِي
عُقُلِهِمَا -

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلَى الدَّائِمَةِ

۲۷ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُهْمَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَيَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
مُغْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَى رَاحِلَتِهِ سُورَةَ الْفَتْحِ
بَابُ تَعْلِيمِ الصَّبِيَّانِ الْقُرْآنَ
۲۸ - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْنِ إِسْهِارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ
إِنَّ الَّذِي تَدْعُوهُ الْمُفْضَلُ هُوَ الْمُحْكَمُ
قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ وَقَدْ
قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ -

۲۹ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
هَشِيمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ جَمَعْتُ الْمُحْكَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ وَمَا الْمُحْكَمُ قَالَ الْفَصْلُ

والد ابو موسی اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ نے فرمایا قرآن کو ہمیشہ پڑھتے رہو قسم اس پروردگار کی جس
کے ہاتھ میں میری جان ہے قرآن اس سے بھی جلد نکل بھاگتا ہے
جتنا جلد اونٹ رسی سٹا کر بھاگ جاتا ہے۔

باب سواری پر قرآن پڑھنا۔

ہم سے حجاج بن مہمال نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا
مجھ کو ابو ایاس نے خبر دی کہ میں نے عبد اللہ بن مغفل سے سنا وہ
کہتے تھے جس دن مکہ فتح ہوا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
آپ اپنی اونٹنی پر سوار سورۃ انا فتحنا پڑھ رہے تھے۔

باب بچوں کو قرآن سکھانا

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے
انہوں نے ابو بشرؓ سے انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے کہا
قرآن کے جس حصہ کو تم مفصل کہتے ہو یعنی سورۃ حجرات سے اخیر
قرآن تک، وہ محکم ہے سعید بن جبیرؓ نے کہا ابن عباسؓ کہتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی اس وقت میں دس
برس کا تھا اور محکم پڑھ چکا تھا۔

ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے اشیم نے کہا
ہم کو ابو بشرؓ نے خبر دی انہوں نے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ
سے انہوں نے کہا میں نے محکم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں یاد کر لیا تھا ابو بشرؓ نے کہا میں نے سعید بن جبیرؓ سے پوچھا محکم کیا ہے

سہ یہ باب لاکرام بخاری نے سعید بن جبیرؓ اور ابراہیمؓ سے لیا کہ انہوں نے کہا قرآن کی تفسیر مجھ سے پوچھو
میں نے چھپنے میں قرآن یاد کر لیا تھا نزدیکی نے کہا سفیان بن عیینہ نے چار برس کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا تھا ۱۲ سالہ علم سے مراد وہ ہے جو نسخہ
نہ ہو دوسری روایت یوں ہے میں وفات کے وقت پندرہ برس کا تھا اور تائید کرتی ہے اس کی وہ روایت کہ تجزۃ الوداع میں میں اقامت کے قریب تھا۔
فلاس نے کہا ابن عباسؓ کی عمر وفات کے وقت تیرہ برس کی تھی سبقت نے کہا مجددہ برس کی تھی شافعی نے کہا سولہ برس کی والیام تحقیق قتال الحال ۱۲ سالہ ترقی
ابو بشرؓ کا لام ہے اور قال کی خبر سعید بن جبیرؓ کی طرف پھرتی ہے اداس کی دلیل یہ ہے کہ انکی روایت میں یہ عبارت ہے کہ یہ کلام سعید بن جبیرؓ کا ہے حافظ نے ایسا ہی کہا
اور یعنی نے اپنی عادت کے موافق حافظ صاحب پر اعتراض جایا کہ یہ ظاہر کے خلاف ہے ظاہر یہی ہے کہ فقط سعید کا کلام ہے اور ظہر کی تفسیر داتی برصغور تائید

بَابُ نَسِيكِانِ الْقُرْآنِ

وَهَلْ يَقُولُ نَسِيتُ آيَةَ كَذَا وَكَذَا وَقِيلَ
اللَّهُ تَعَالَى سَنُقَرِّئُكَ فَلَا تَنسَى إِلَّا مَا
شَاءَ اللَّهُ -

۳۰ - حَدَّثَنَا رِيعُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا زَائِدَةُ
حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ
فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحُمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي
كَذَا وَكَذَا آيَةَ مِنْ سُورَةِ كَذَا -

۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مَيْمُونٍ
حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ هِشَامٍ وَقَالَ اسْقُطْهُنَّ
مِنْ سُورَةِ كَذَا تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدَةُ
عَنْ هِشَامٍ -

۳۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا أَبُو
أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا
يَقْرَأُ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ يَرْحُمُهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي
كَذَا وَكَذَا آيَةَ كُنْتُ أُنَسِّئُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا
۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدِهِمْ يَقُولُ
نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نَسِيَ -

بَابُ قُرْآنِ كَيْتَ بَلْ هُوَ نَسِيَ

اور یوں کہنا درست ہے یا نہیں میں فلاں آیت بھول گیا اور اللہ
تعالیٰ نے سورہ اعلیٰ میں فرمایا ہم تجھ کو پڑھاویں گے تو نہیں بھولے گا
مگر جو اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔

ہم سے ربیع بن یحییٰ نے بیان کیا ہم سے زائدہ بن قدامہ
نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر
سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے ایک
شخص (عبد اللہ بن یزید انصاری) کی آواز سنی جو مسجد میں قرأت کر رہا تھا
آپؐ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھ کو فلاں فلاں آیتیں یاد دلایا
ہم سے محمد بن عبید بن یسوف نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن
یونس نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے یہی حدیث اس میں اتنا زیادہ
ہے جس کو میں فلاں سورت میں بھول گیا تھا محمد بن عبید کے ساتھ اس حدیث
کو علی بن مسہر اور عبدہ نے بھی ہشام سے روایت کیا۔

ہم سے احمد بن ابی رجا نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے
ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ
سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص عبد اللہ بن یزید
کو رات کو ایک سورت پڑھتے سنا تو فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اس شخص نے
مجھ کو فلاں فلاں آیت فلاں فلاں سورت کی یاد دلادی جس کو میں بھلا دیا تھا۔

ہم سے ابو نعیم فضل بن وکیع نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان
بن عیینہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے
عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں
کہنا بری بات ہے کہ میں فلاں آیت بھول گیا فلاں آیت بھول گیا تو کہنا چاہیے وہ بھلا دیا گیا

اور بقیہ صغیرہ ان عجائز کی طرف پھرتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تو خود حافظ صاحب نے بھی کہا ہے کہ ظاہر متبادر یہی ہے لیکن انہوں نے بہم روایت
کو مفسر روایت کے موافق محمول کیا اور یہی مناسب ہے ۱۲۰ منہ (حواشی صغیرہ) لے اس آیت سے (ام بخاری نے یہ نکالا کہ نسیان کی نسبت آدمی کی
طرف ہر سکتی ہے ۷۸ منہ اس حدیث کی شرح اور پرکھ چکی ہے ۱۲۰ منہ۔

بَاب ۱۹ مَنِ لَمْ يَرِ بَأْسًا أَنْ يَقُولَ
سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَسُورَةُ كَذَاوَكُنَا۔

۳۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ
عَلْقَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي
مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَا لَهُ۔

۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو عَنْ حَدِيثِ
الْيُسُورِيِّ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ
الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ
سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ
سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْمَعْتُ لِقَاءَهُ قَادًا هُوَ
يَقْرَأُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهَا رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَذَبْتُ أَسْأَدُ فِي
الصَّلَاةِ فَاَنْتَظَرْتُهُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبِيتُهُ فَقُلْتُ
مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ
قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ فَوَاللَّهِ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

بَاب سُورَةِ بَقَرَةِ دِيَا سُورَةِ فِيلِ يَأْسُورَةِ عَمَلُوتِ اِيُولِ
کہنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے والد
نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے انہوں نے
علقمہ بن عیسیٰ اور عبد الرحمن بن یزید سے ان دونوں نے ابو مسعود
انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سورہ بقرہ کی دو آیتیں رَأْسِ الرُّسُولِ سے اخیر تک جو کوئی ان کو رات کو پڑھ
ے اس کو کافی بر جائیں گی۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب نے خبر دی انہوں
نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زہیر نے خبر دی انہوں نے مسور بن مخرمہ
اور عبد الرحمن بن عبد قاسم سے ان دونوں نے حضرت عمر بن خطاب سے سنا وہ
کہتے تھے میں نے ہشام بن حکیم حزام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں
سورہ فرقان پڑھتے سنا میں نے جب ان کو ان کی قرأت کرتا تو معلوم ہوا وہ
اس کو ایسی قراتوں سے پڑھتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھ کو نہیں پڑھائی تھیں قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر بیٹھوں مگر
میں خاموش رہا جب انہوں نے سلام پھیرا تو چادران کے گلے میں پیٹی ایسا
نہ ہر کہ وہ چل دیں اور میں نے پوچھا تم کو یہ سورت برا بھی میں نے تم
کو پڑھتے سنی کس نے پڑھائی، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے پڑھائی اور کس نے میں نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو
خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود مجھ کو
یہ سورت پڑھائی ہے اور تم اس کے خلاف پڑھتے ہو

۱۔ باب لا کر نام بخاشی نے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا جس کو ابن قانع نے فوائد میں اور الطبرانی نے معجم الاوسط میں انس سے مروی
نکالا یوں نہ کہ سورہ بقرہ سورہ آل عمران سورہ انفار جگہ یوں کہ وہ محدث جس میں بقرہ کا ذکر ہے اسی طرح سارے قرآن میں اس کی سند میں عیسیٰ بن یحییٰ
عطاء ضعیف ہے ابن جوزی نے اس کو روایات میں لکھا۔ ۱۲۔

۲۔ یعنی شب بیلاری اور تہجد گزاری کا ثواب اس کو مل جائے گا یا شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ ۱۳۔

۳۔ باب لا مطلب ہیں سے نکلتا ہے ۱۴۔ منکس یعنی شب بیلاری اور تہجد گزاری کا ثواب اس کو مل جائے گا یا شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ ۱۵۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْتِ فِي هَذِهِ السُّورَةِ
الَّتِي سَمِعْتُكَ فَإِنْ طَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُوْدَةً فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْقُرْآنِ عَلَى
حُرُوفٍ كَمَا تَقْرَأُ فِيهَا وَإِنَّكَ أَقْرَأُ إِنِّي سُوْرَةَ
الْقُرْآنِ فَقَالَ يَا هَاشِمُ اقْرَأْ مَا قَرَأَ هَاشِمُ الْقُرْآنُ
الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عَمْرُؤُ فَتَرَأَاهَا الْوَيْ
اقْرَأْ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ لَنَا الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ حُرُوفٍ فَأَقْرَأُوا مَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ

پھر یہ کہوں کہ جو کہتا ہے کہ تم کو اور طرح پڑھائی ہو مجھ کو اور طرح، ان کو کہیں پتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس لایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہشام کہ میں نے سنا وہ سورۃ فرقان کو ایسی قراتوں سے پڑھتا ہے جو آپ نے مجھ کو نہیں پڑھائیں اور یہ سورت تو خود آپ نے مجھ کو پڑھائی ہے آپ نے ہشام سے فرمایا اچھا پڑھ تو انہوں نے پھر اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے ان کو پڑھتے سنا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحیح ہے، یہ سورت اسی طرح اتنی ہے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا غراب تو پڑھ میں نے اس طرح پڑھی جس طرح آپ نے مجھ کو کھلائی تھی آپ نے فرمایا صحیح ہے، یہ سورت اسی طرح اتنی ہے پھر فرمایا دیکھو قرآن سات قراتوں پر اتنے بے جو تم آسانی سے پڑھ سکو پڑھو۔

ہم سے بشرا بن آدم نے بیان کیا کہا ہم کو علی بن مسہر نے خبری کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو مسجد میں ایک قرآن پڑھنے والے کی آواز سنی تو فرمانے لگے اللہ اس پر رحم کرے اس نے مجھ کو کئی آیتیں یاد دلادیں جو میں غلاتی سورت کی بھول گیا تھا۔

باب قرآن کو صاف صاف ٹھیک ٹھیک کر پڑھنا۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ منزل میں فرمایا قرآن کو ترتیل سے پڑھو دینے ہر ایک حرف جیسی طرح نکال کر اطمینان کے ساتھ اور سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا اور ہم نے قرآن کو تھوڑے تھوڑا کر کے اس سے بھیجا کہ تو ٹھیک ٹھیک کر کوئل کو پڑھ کر سنائے اور شعر سخن کی طرح اس کا جلدی جلدی پڑھنا کہ وہ بتائے ابن عباس

۳۶ - حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ إِدْمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِئًا يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرِجُّهُ اللَّهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةٍ كَذَا وَكَذَا.

بَابُ التَّرْتِيلِ فِي الْقِرَاءَةِ.

وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَتَرْتِيلًا وَقَوْلُهُ وَقَرَأْنَا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى مَكْنٍ وَمَا يُعْذِرُ أَنْ يُهَذَّ كَذَلِكَ هَذَا الشَّعْرُ يُفَرَّقُ يَفْصَلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

یہ حدیث اور پر گزر چکی ہے بیان امام بخاری نے باب کا مطلب یہ ہے اس طرح نکالا کہ اس میں سورہ فرقان کا لفظ ہے تو مسلم ہر ایک کوئل کہنا درست ہے سورہ فرقان سورہ بقرہ وغیرہ اس کو عربی میں ترتیل کہتے ہیں ۱۷ آیت سے یعنی ایسی جلدی پر جتنا کہ حرف برابر نہیں مگر شرا خدا مضاف ہوتا ہے اس کا کوئل ہر ایک کو کلام نہیں اور ترتیل کے ساتھ پڑھنا معقول ہے جو کہ یہ حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے قرآن ایسا آسانی کو کہا کہ وہ ساری کے گئے جانے لگے ہر ایک کو

نُورًا ۚ فَصَلُّنَا ۚ

۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الثُّغَمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَدَوْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَجُلٌ قَرَأْتَ الْمَفْصَلَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرُ إِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الْقِرَاءَةَ وَرَأَيْتُ لَأَحْفَظُ الْقُرْآنَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِي عَشْرَةَ سُورَةً مِنَ الْمَفْصَلِ وَسُورَتَيْنِ مِنَ آلِ حَمٍ

۳۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جُبَيْرٌ عَنْ ثُمُوسَى بْنِ أَبِي عَالِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تُخْرِجْهُ لِسَانُكَ لِتَجْعَلَ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے کہا اس سورت میں جو فرقنا کا لفظ ہے (دو قرآنا فرقنا) اس کے منے یہ ہے کہ ہم نے اس کو کئی حصے کر کے آمارا ہے

ہم سے ابو الثعمان نے بیان کیا کہ ہم سے مہدی بن میمون نے کہا ہم سے واصل احمد نے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے ابو وائل نے کہا ایک دن ہم جمعہ صریح سے عبد اللہ بن مسعود کے پاس گئے لوگوں میں سے ایک شخص (نہیک بن سنان) کہنے لگا میں نے تو گزشتہ رات کو سارا مفصل (نہیک) سے لے کر اخیر قرآن تک، پڑھ ڈالا عبد اللہ نے کہا ہاں ذفر بھی شعر پڑھتا ہے۔ دیکھو ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت راقیوں کی قرأت، سن چکے ہیں اور مجھے وہ جوڑ والی سورتیں بھی یاد ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راکر نماز میں پڑھا کرتے یہ مفصل کی اٹھارہ سورتیں تھیں اور دو سورتیں طم کی ۱۷

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عبد اللہ نے انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے اس آیت لا تحرک بہ لسانک لتجعل تفسیر میں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اترتے

بقیہ صفحہ سابقہ دیکھو اور اس کے تیار ہونے سے پہلے پڑھ لیتے یہ حدیث اور پر گھور چکی ہے ۱۲

پیشانی صفحہ ۱۷۱ یعنی تھوڑا سا اس کو ابن منذر اور ابن جریر نے وصل کیا دوسری روایت میں ابن عباس سے یوں ہے ایک شخص نے پوچھا اگر کسی نے صرف سورہ بقرہ پڑھی اور دوسرے نے بقرہ اور آل عمران دونوں پڑھیں اور دونوں کا قیام اور دُکوع اور بکدہ برابر ہے تو نفیست کس کو ہے انہوں نے کہا میں نے صرف سورہ بقرہ پڑھی اور جزہ نے ان سے کہا میں میں دن میں سارا قرآن ختم کر لیتا ہوں انہوں نے کہا میں تو صرف سورہ بقرہ کو تین کے ساتھ پڑھتا ہوں میرے ختم سے بہتر ہوتا ہوں ایک روایت میں ہے ابو حمزہ نے کہا میں ایک رات میں قرآن ختم کر لیتا ہوں انہوں نے کہا ایک سورت پڑھنا اس سے افضل ہے اس طرح پڑھ کر ان میں دل یاد رکھے یعنی پھر اس کے معانی میں غور کر کے حافظہ نے کہا جلدی پڑھنا اسی شرط کے ساتھ منع نہیں ہے کہ حرف اور حرکات سب اچھی طرح سے یاد ہوں وہ منع ہے مترجم کہتا ہے یہ جو بعض درویشوں سے منقول ہے کہ وہ ایک رات میں قرآن کا ختم کر لیا کرتے تھے اور اسی بار پر ہمارے زمانہ میں میت سے مانگیں نے یہ شیوہ اختیار کر لیا ہے کہ قرآن جلد پڑھو اسی میں کوئی بکشتہ میں تین یا چار سے کوئی چوبیس لیا کرتے ہیں یہ سب افعال خلاف سنت ہیں اور اہل حدیث نے تین دن سے جلد میں قرآن کا ختم کر دیا ہے اور ہم کو وہ شیوہ کی تعلیم خود نہیں ہم کو آنحضرت کی سنت پہنچنا چاہیے قرآن جلد پڑھتے پڑھتے اب بعضوں نے نماز میں جلدی جلدی پڑھ لینا اختیار کیا ہے مذکورہ بالا کرتے ہیں مذکورہ ذکر کے بعد بھی کھڑے نہیں ہوتے سمجھو کہ یہ بیچ میں سیدھی طرح بیٹھتے ہیں یہ اس نہایت مذکورہ اور قبیح ہے اور ایسی نماز پڑھنے میں بھائے ثواب کے غلاب (بقیہ صفحہ ۱۷۲)

بِسْمِ اللَّهِ وَيَبْدُ بِالرَّحْمَنِ وَيَبْدُ بِالرَّحِيمِ

بَابُ التَّرْجِيحِ

۴۱ - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَوْغَلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ عَلَى نَافِثَةٍ أَوْ جَمَلَةٍ وَهِيَ تَسِيرُ بِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ قِرَاعَةً لَيْسَتْ يَقْرَأُ وَهُوَ يَرْجِعُ -

بَابُ حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ

۴۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْيَمَنِيُّ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُوتِيتَ مِنْ مَا رَأَوْا مِنْ أُمِّيرِ آلِ دَاوُدَ -

بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتِمَّ الْقُرْآنَ مُعْتَبِرًا

۴۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَى الْقُرْآنِ قُلْتُ اقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ

کو پڑھا یا رحمن کو پڑھا یا رحیم کو پڑھا یا رحیم

بَابُ حَقِّ مِثْلِ آوازِ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو ایاس نے کہا میں نے عبد اللہ بن مغفل سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی اونٹنی یا اونٹ پر سوار سورۃ الفتح یا اس سورت میں سے کچھ پڑھ رہے تھے اونٹنی آپ کو مل رہی تھی آپ نرمی کے ساتھ قرأت کر رہے تھے اور آواز دہراتے تھے۔

بَابُ قِرْآنِ خُشْ آوازِ سے پڑھنا مستحب ہے۔

ہم سے ابو بکر عقیلی نے محمد بن خلف نے بیان کیا کہ ہم سے ابویحییٰ حمانی نے کہا ہم سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ابو موسیٰ سے فرمایا تم کو تو داؤد و یسیر والوں کی باتسریوں میں سے ایک باتسری ملے گی

بَابُ قِرْآنِ دوسرے شخص سے پڑھوا کر سنانا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے والد نے انہوں نے اعمش سے کہا مجھ سے ابابیم غنی نے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قرآن کو پڑھ کر سنا میں نے کہا بھلا آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن

بسم اللہ میں اس لام کو جملہ سے پہلے ہے رحمان میں اس میم کو جو زنون سے پہلے ہے رحیم میں حاکم ۱۲۷۸ نے کہا ترجیح سے یہ مراد نہیں ہے کہ گانے کے طور پر قرآن پڑھے جیسے ہمارے زمانہ کے قاریوں نے اختیار کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو ادرہم کو نیک توفیق دے ترجیح سے یہ مراد ہے کہ آواز کو ہر طریقہ میں اشباع کا شوق آ آئیے کتاب التوحید میں اس کی صراحت ہے ۱۲۷۸ اصل میں مزار باب ہے کہ کہتے ہیں حضرت داؤد و یسیر امدان کی است واسے لاجا کر لاشا بھی کہتے یہاں مراد سے قرآن دوزی مراد ہے ابو موسیٰ اشعریؓ نہایت خوش آواز شخص تھے ہیں حضرت داؤد و یسیر لاشا (باقی صفحہ ۵۱)

إِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَ مِنْ غَيْرِي۔

بَاب ۲۵ قَوْلِ الْمُفَرِّقِ لِلْقَارِئِ حَسْبُكَ

۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْرَأْ عَلَيَّ وَعَلَيْكَ وَأُنْزِلَ - قَالَ نَعَمْ فَقَرَأْتُ سُورَةَ الْيَسَاءِ حَتَّى آتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدٌ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ حَسْبُكَ الْآنَ فَانْتَفَتُ إِلَيْهِ فَاذًا عَيْنَاكَ تَذَرِكَانِ۔

بَاب ۲۶ فِي كَيْفَ يَقْرَأُ الْقُرْآنُ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَاقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۴۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ لِي ابْنُ شُبْرُمَةَ نَظَرْتُ كَيْفَ يَكْفِي الرَّجُلُ مِنَ الْقُرْآنِ فَلَمْ أَجِدْ سُورَةً أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ فَقُلْتُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقْرَأَ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ قَالَ سُفْيَانُ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ أَخْبَرَنَا

اترا ہے آپ نے فرمایا نہیں مجھ کو دوسرے سے سننا اچھا معلوم ہوتا ہے۔

بَاب ۲۵ قُرْآنِ سُنَنِ وَالْإِطْرَافِ وَالْإِسْرَافِ

ہم سے محمد بن یوسف یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم نعمی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا فلا قرآن تو مجھ کو سنائیں نے کہا یا رسول اللہ بھلا آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن اترا ہی ہے۔ (آپ سے بہتر کون چڑھ سکتا ہے) آپ نے فرمایا انہیں سنائیں نے سورۃ نساء شروع کی جب اس آیت پر پہنچا کیف اذا جئنا من کل امة بشہید وجئناک علی ہر لاء شہید۔ آپ نے فرمایا بس کر بس۔ میں نے دیکھا آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

بَاب ۲۶ قُرْآنِ کُتْنِ دُنِ مِیْنِ خَمْتِ کُرْنَا

اور اللہ تعالیٰ نے توبہ فرمایا جتنا آسانی سے ہو سکے انا قرآن پڑھو۔ ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے مجھ سے عبد اللہ بن شبرمہ نے کہا (جو کوئی کافری تھی) میں نے یہ سوچا کہ (منازمیں) آدمی کو کتنا قرآن پڑھنا کفایت کرتا ہے، یعنی کم سے کم ہر رکعت میں تو میں نے کوئی سورت تین آیتوں سے کم کی نہ پائی اس سے میں نے یہ نکالا کہ تین آیتوں سے کم نہ پڑھنا چاہیے علی بن مدینی نے کہا سفیان بن عیینہ نے کہا ہم کو منصور بن معتمر نے خبر دی انہوں نے خبر دی انہوں نے ابراہیم نعمی سے انہوں نے عبد الرحمن

بقیہ منہ سے پڑھا کرتے اور ایسے خوش آواز تھے کہ ان کی آواز سن کر ہاؤریج ہوجاتے اور خاموشی سے کھٹے رہتے ۱۲

حاشیہ صفحہ ۱۲۷ پر یہ نہیں کہ دل نہیں چاہتا مگر چڑھ رہے ہیں گویا بوجھ اٹھا رہے ہیں یا قرآن پڑھنا منع ہے جب تک خوب دل لگے نہ اٹھے اس وقت پڑھے بعد اس کے آرام کرنے اسحاق بن راہویہ نے کہا چالیس دن میں کم سے کم قرآن ختم کرے اور ایک حدیث بھی اس باب میں ابوداؤد نے روایت کی اس میں بھی ہے کہ چالیس دن میں قرآن پڑھا جائے پھر فرمایا ایک جہنمی میں امام بخاری نے اس باب سے یہ ثابت کیا کہ اس کے لیے کوئی خاص سید مقرر نہیں ہے بلکہ ہر آدمی کو

عَلَّقَهُ عَنْ آيٍ مَسْعُودٍ وَلَقِيْتُهُ وَهُوَ
يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ
مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ
كَفَّتَا لَهُ -

۴۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنْكَحَنِي
آيٌ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ
يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا
فَتَقُولُ نِعَمَ الرَّجُلِ مِنْ سَرَجِلٍ
لَمْ يَطَأْ لَنَا فَرِاشًا وَلَمْ يَفْتَشْ لَنَا
كَفْنًا مَذَا تَبِينَا هَ فَلَمَّا طَالَ
ذَلِكَ عَلَيْهِ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلْقِنِي بِهِ
فَلَقِيْتُهُ بَعْدُ فَقَالَ كَيْفَ
تَصُومُ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ
وَكَيْفَ تَخْتِمُ قَالَ كُلَّ شَهْرٍ
لَيْلَةٍ قَالَ صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ
ثَلَاثَةً وَآخِرَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ شَهْرٍ
قُلْتُ أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ

بن یزید سے ان سے ان کے چچا علقم بن تمیس نے انہوں نے
ابو مسعود عقبہ بن عامر سے عبد الرحمن نے کہا میں نے خود بھی ابو مسعود
سے علاوہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے انہوں نے آنحضرت
کا ذکر کیا اور کہا آپ نے فرمایا جو کوئی سورہ بقرہ کے اخیر کی دو آیتیں
رات کو پڑھ لے وہ اس کو کافی ہو جائیں گی ۱۷

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے
انہوں نے مغیرہ بن مقسم سے انہوں نے مجاہد بن جبر سے انہوں نے
عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا والد عمرو بن عاص نے ایک خاندان
والی قریش کی ایک عورت ام محمد بنت حمیرہ سے میرا نکاح کر دیا اور ہمیشہ
اس کی خبر گیری کرتے رہتے اس سے یعنی بہو سے خاوند کا یعنی
میرا حال پوچھتے رہتے کہو تمہاری خاوند سے کیسی گزرتی ہے وہ
کہتی میرا خاوند بہت اچھا نیک آدمی ہے گریب سے میں اس کے
نکاح میں آئی ہوں نہ تو اس نے میرے بستر پر قدم رکھا نہ میرے کپڑے
میں کبھی ہاتھ ڈالا جب ایک مدت اسی طرح گزری انکی بہو ہی شکایت
کرتی رہی آخر عمر نے مجھ کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا
ذکر کیا آپ نے فرمایا اچھا عبد اللہ کو میرے پاس بلا لاؤ عبد اللہ
کہتے ہیں میں ایک خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پوچھا تو روزے
کیسے رکھتا ہے میں نے کہا ہر روز روزہ رکھتا ہوں پھر پوچھا قرآن
کتنے دن میں ختم کرتا ہے میں نے کہا ہر رات میں ایک ختم کرتا
ہوں۔ آپ نے فرمایا اتنی محنت کرتا ہے ایسا کہ ہر مہینے میں
تین روزے رکھا کر اور ہر مہینے میں قرآن کا ایک

مترجم کہتا ہے ہمارے مشائخ اکثر دو ماہ میں ایک ختم کیا کرتے ہیں بعضے ایک ماہ میں ایک ختم ۱۲ ماہ۔

حاشی صغیرہ ۱۷۷۷ تو عبد الرحمن نے یہ حدیث منقولہ کے واسطے سے بھی پھر خود بھی ابو مسعود سے سنی صاحب تہذیب القاری نے
کیا عبد الرحمن نے کہا میں منقلہ سے لا انا لکنہ لفقیتہ میں منیر مفعول ابو مسعود کی طرف پھرتی ہے امام احمد کی روایت میں اس کی صلاحت ہے اس میں ہوں
ہے قال عبد الرحمن ولقیته ابامسعود فحدثنی۔ اس حدیث کی متابعت باب سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں اتنا قرآن
میں پڑھنا کافی سمجھا کہ سورہ بقرہ کی اخیر کی دو آیتیں پڑھ لے ۱۲ ماہ سے بیسے ختم سے اختلاط نہیں کیا تا یہ کہا جائے اس بات کا کہ عورت اور مرد باقی پڑھ لیں

قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ
قُلْتُ أَطِيقُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ
قَالَ أَفْطِرْ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا
قَالَ قُلْتُ أَطِيقُ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ
قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ
دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ
وَأَقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعٍ لَيْلًا مَرَّةً
فَلْيَتَنَبَّهْ قِيلَتْ رُخْصَةٌ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ
أَنِّي كَبُرْتُ وَضَعُفْتُ فَكَانَ
يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِ السَّبْعِ مِنَ
الْقُرَّانِ بِالنَّهَارِ وَاللَّيْلِ يَقْرَأُ
بِغَيْرِ صُهُ مِنَ النَّهَارِ لِيَكُونَ
أَخَفَ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ وَإِذَا أَسْرَادَ
أَن يَتَّقَوْا أَفْطَرَ أَيَّامًا وَ أَحْطَى
وَصَامَ مِثْلَهُنَّ كَرَاهِيَةً أَن

ختم کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو تو اس سے زیادہ طاقت ہے
آپ نے فرمایا اچھا ہر ہفتے میں، یعنی سات دن ہیں، تین دن روزہ رکھا کر
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو تو اس سے بھی زیادہ طاقت ہے
آپ نے فرمایا اچھا دو دن افطار کر ایک دن روزہ رکھ میں نے عرض
کیا مجھ کو اس سے بھی زیادہ (عبادت کی) طاقت ہے آپ نے
فرمایا اچھا سب روزوں سے افضل روزہ داؤد پیغمبر کا اختیار کر ایک
دن روزہ رکھ ایک دن افطار کر سب اور قرآن کا ختم سات راتوں
میں ایک بار کیا کرے عبد اللہ بن عمر وہ کہا کرتے تھے کاش میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا کیونکہ اب میں ضعیف
اور بوڑھا ہو گیا ہوں (اس وقت تو جوانی کا جوش تھا، مجاہد نے کہا
عبد اللہ بن عمرؓ دضعفی کے زمانہ میں، ایسا کیا کرتے قرآن کا ساتواں
صفحہ یعنی ایک منزل دن کو کسی کو سنا دیتے رات کو جو منزل پڑھنا
ہوتی اس کو دن کو سنا رکھتے تاکہ رات کو اس کا پڑھنا آسان ہو
جائے (اس میں بھولیں نہیں) اور قوت حاصل کرنے کیلئے یوں
کرتے کہ چند روز تک برابر افطار کرتے لیکن دن گنتے جاتے
پھر اتنے ہی دن برابر روزہ رکھتے اُن کو یہ برا معلوم ہوتا کہ آنحضرت

بقیہ صفحہ سابقہ میں جو مسالہ برتا ہے وہ نہیں کیا نہ صحبت نہ مساس۔ بعضوں نے یوں ترجیح کیا ہے اس نے ہمارے یہاں پانچواں کی تلاش نہیں
کی ہے کہ کیا یہاں پانچواں کہ ان کو پانچواں جانے کی ضرورت ہوتی مطلب یہ ہے کہ عبد اللہ رات بھر عبادت کرتے رہتے ہیں ان کو روزہ رکھتے ہیں ۱۲
حواشی صفحہ ۱۱۱ ہذا اس روایت میں ایک اشکال ہے وہ یہ کہ ہفتے میں تین روزے اس سے بڑھ کر ہوتے ہیں کہ دو دن افطار کرے اور ایک
روزہ رکھے کیونکہ اس میں ایک ہفتہ میں تین روزوں سے کم پڑتے ہیں حالانکہ یہاں شاید یہ راوی کی غلطی ہے اس نے مقدم مؤخر کر دیا ۱۲ ائمہ یہ سارے روزہ
رکھنے سے زیادہ مشکل ہے نفس پر بہت شاق ہوتا ہے نہ روزے کی عادت ہوتی ہے نہ افطار کی ۱۲ ائمہ اس حدیث کی رو سے اکثر حافظ فیہ بشرق کی
منزل پڑھا کرتے ہیں اور سات دن میں ایک ختم کیا کرتے ہیں اتنا پڑھنے والوں کو قرآن خوب یاد ہوتا ہے مگر ناقول لوگوں پر یہی ہے میں ہوں ایک ماہ میں بھی ایک ختم کر دیا
ہوتا ہے دوسری روایت میں یوں ہے کہ آپ نے پیسے ایک ماہ میں ختم کرنے کے لیے فرمایا پھر چوبیس دن میں پھر بیس دن میں پھر پندرہ دن میں پھر پانچ دن میں اور اس
سے کم میں اعجاز نہ ہی سعید بن مسعودؓ سے نکالا کہ قرآن تین دن سے کم میں ختم نہ کر دیکر روایت میں ہے جس نے تین دن سے کم میں ختم کیا وہ کچھ
بہنیں کھانڈی نے کہا مختار یہ ہے کہ اس میں کوئی خاص حد مقرر نہیں ہے بلکہ ہر شخص کی حالت اور قوت اور فرست پر منحصر ہے بہر حال وہاں تک پڑھ سکتا ہے جب
تک مشکل اور مانگ کی نہ پیدا ہوگی بت ہوں ترمذی کی روایت میں یوں ہے کہ سات دن سے کم میں نہ پڑھ اور بیست سے علاظہ یہ ہے کہ تین دن سے کم میں ختم کرنا حرام
ہے حالانکہ کہا ہے قول قریب ہے اور بہت سلف سے ثابت ہوا ہے کہ انہوں نے تین دن سے کم میں قرآن ختم کیا ۱۲ ائمہ بعد اس کے مقلد نے ان سے روایت کی ہے

يَتَزَكَّ شَيْئًا فَأَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي ثَلَاثٍ وَفِي خَمْسٍ وَكَثَرَهُمْ عَلَى سَبْعٍ

صلی اللہ علیہ وسلم سے جو ٹھہرا تھا ایک دن روزہ رکھنا ایک دن افطار کرنا اس میں کی ہو جائے امام بخاری نے کہا ہے بعضے راویوں نے اس حدیث میں یوں نقل کیا ہے اچھا تین راتوں میں ایک ختم کیا کر یا پانچ راتوں میں لیکن اکثر راوی یوں نقل کرتے ہیں سات راتوں میں ایک ختم کیا کر دیکھیں اور پر گزرا۔

۴۷ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَهْمٍ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ حَدَّثَنِي إِسْمَعِيلُ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ وَاحْسِبُنِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قُلْتُ رَاقٍ أَحَدُ قُوَّةٍ حَتَّى قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَ لَا تَزِدْ عَلَى ذَلِكَ

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہ ہم سے شیبان انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو کتنے دن میں قرآن ختم کیا کر کہے دوسری سند امام بخاری نے کہا۔

مجھ سے اسحق بن منصور نے بیان کیا کہ ہم کو عبید اللہ بن عوفی نے خبر دی انہوں نے شیبان سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد عبد الرحمن سے جو بنی زہرہ کے غلام تھے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے یحییٰ نے کہا اور میں خیال کرتا ہوں شاید میں نے یہ حدیث خود ابو سلمہ سے سنی ہے (ابو داؤد اسلمہ محمد بن عبد الرحمن کے) خیر ابو سلمہ نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ہر مہینے میں قرآن کا ایک ختم کیا کریں نے عرض کیا مجھ کو تو زیادہ قوت ہے آپ نے فرمایا اچھا سات راتوں میں ختم کیا کر اس سے زیادہ مدت پڑھ سکتے

(بقیہ صفحہ سابقہ) یہ حدیث مجھ سے نقل کی تھی ۱۲۷ (مواشی صغیر ہذا) سلمہ تو بچہ ہے میں کرمغف کی وجہ سے موسم داؤدی نہ رکھتا مگر اس کے بدلے یہ کرتے کہ مثلاً دس روزہ یا ہر روزہ رکھنا جب طاقت آگئی تو پھر دس روزہ برابر کہیے حسب وجہی پڑھی جو آنحضرت سے ٹھہرا تھا کہ (ایک دن روزہ رکھنا ایک دن افطار کرنا) محمد بن عمرو نے یہ حکم اچھے اور آپ مولیٰ بنی اس کو سادہ کر رہا تھا پڑا اگر آنحضرت کی رغبت اور آسانی کو قبول کر لیتے تو ہر مہینے میں تین روزہ کافی ہوتے یہاں سے کوئی نہ سمجھے کہ عبد اللہ کی عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ گئی تھی آنحضرت کی عبادت کے ساتھ عبد اللہ کی عبادت بہت کم تھی کیوں کہ عبد اللہ ایک جود و محبت سے اس کا بھی یہ حال کہ کبھی اس کے بستر پر جانا نصیب نہیں ہوتا تھا آنحضرت نوبی بیاں رکھتے تھے اور دوشیاں ان کے علاوہ اور ہر ایک کا حق اطاعت سے مسلمانوں کی تمام مکی اور مدنی اور دینی خدمتوں کا انعام اپنی ذات بابرکات سے کرتے و طائروں کے سامان کرتے اکثر جنگوں میں یہ نفس نفیس شریف سے جاتے ایک جان اور ہزاروں عمریں ان سب کے ساتھ پھر ہر شب کو عبادت میں کرتے ہر مہینے میں تین روزہ کرتے اور نہ ہر مہینے میں متواتر روزہ سے رکھتے غرض آنحضرت کی ایک دن کی عبادت ان لوگوں

بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
 ۳۸ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا
 يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
 يَحْيَى بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 مُرَّةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
 حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ
 سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
 عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
 الْأَعْمَشُ وَبَعْضُ الْحَدِيثِ حَدَّثَنِي
 عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الصُّحَيْ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأْ عَلَىَّ
 قَالَ قُلْتُ أَقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ

بَابُ قِرْآنِ پڑھتے یا سُنتے وقت رونا
 ہم سے صدق بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو یحییٰ بن سعید قطان
 نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے سلیمان سے
 انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے انہوں نے عبد اللہ
 بن مسعود سے یحییٰ بن قطان نے کہا اس حدیث کا کچھ ٹھٹھا ۱۱ اعش نے ابراہیم
 سے خود سنا ہے اور کچھ ٹھٹھا عمرو بن مرہ کے واسطے سے انہوں نے ابراہیم
 سے سنا ہے (دوسری سند) امام بخاری نے کہا ہم سے مسدد نے بیان
 کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے سفیان ثوری سے
 انہوں نے اعش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے عبیدہ سلمانی سے
 انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے اعش نے کہا میں نے اس حدیث کا ایک ٹھٹھا
 نو خود ابراہیم سے سنا (اور) ایک ٹھٹھا اس حدیث کا کچھ سے عمرو بن مرہ نے
 نقل کیا انہوں نے ابراہیم سے اور سفیان ثوری نے اس حدیث کو اپنے
 والد سعید بن مسروق ثوری سے بھی روایت کیا جیسے اعش سے روایت
 کیا انہوں نے ابی الصطی سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے
 انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اور قرآن پڑھ کر

(بقیہ صفحہ سابقہ) کی ساری عمر کی عبادت سے درج میں کہیں زیادہ حق صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم ۱۲ منہ ۱۵ ہوا یہ کلام کہ یہ گمان ہوا کہ انہوں نے یہ
 حدیث محمد بن عبد الرحمن کے واسطے سے ابو سلمہ سے سنی ہے تو اسی طرح اس حدیث کو نقل کیا پھر خیال آیا کہ نہیں میں نے خود ابو سلمہ سے سنی ہے یا پیٹے خیال
 تھا کہ میں نے ابو سلمہ سے خود سنی ہے پھر گمان ہوا کہ محمد بن عبد الرحمن کے واسطے سے سنی ہے والدہ اعلم ۱۲ منہ ۱۵ یعنی سات راتوں سے کم میں ختم نہ کر سکتا
 نے کہا یہ بھی قریم کے لیے نہیں ہے مگر بعضے ظاہر یہ کہ یہ قول ہے کہ میں دن سے کم میں قرآن ختم کرنا حرام ہے اور میں نے قدس شریف میں ۱۵ منہ ۱۵ ایک شعر ابوالقاسم
 کو دیکھا وہ سات دن میں قرآن کے پندرہ ختم کیا کرتا اور جن لوگوں نے قرآن کو ایک رکعت میں ختم کیا ہے وہ بہت سے لوگ ہیں ان میں سے ہیں حضرت عثمانؓ اور
 نیم دارقطنیؓ اور سعید بن جبیرؓ اور رضی بکری فقیہ وہ بھی سات قرآن ایک رکعت میں ختم کیا کرتے تھے منہ ۱۵ منہ ۱۵ ہے ابوالقاسم اور بکری دیکھو کے افعال کچھ عبادت نہیں ہیں
 ابیہ سلف جیسے صحابہ اصحاب میں ان سے ہر رات میں ایک ختم منقول ہے ایک رکعت میں ایک ختم یہ قابلِ غماز ہے مگر جب مرفوع حدیث میں یہ وارد ہو کر سات دن یا تین دن
 سے کم میں ختم نہ کر دے ابیہ سلف کا منقول اس کے خلاف میں محبت جو من ہے اور نہ تابعی کا اور من ہے کہ ان صاحبوں کو یہ حدیث پہنچی مراد میں اسی کو قریم احتیاج تھا
 ہوں کہ میں دن یا تین دن سے کم میں قرآن ختم نہ کیا جادے وہ بھی اس شخص کے لیے جودن لگا کر شوق سے سات سات پڑھے ورنہ یہ بھی نسخہ ۱۲ منہ ۱۵
 (حواشی صفحہ قبل) ۱۵ یہ نیک بختوں کی نشانی ہے۔ ۱۲ منہ۔

أُنزِلَ قَالَ لِي أَشْتَهِي أَنْ أَسْمَعَهُ
مِنْ غَيْرِي قَالَ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ
حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا
مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى
هَؤُلَاءِ شَهِيدًا. قَالَ لِي كُفَّ أَوْ أَمْسِكْ
فَرَأَيْتُ عَيْنِي تَذُرُ قَانِ.

۴۹۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ عِيْدَةَ السَّلْمَانِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ
عَلَيْ قُلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ
لِي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي

بَابُ مَنْ رَأَى يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
أَوْ تَأَكَّلَ بِهِ أَوْ فَخَّرَ بِهِ
۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

سنا میں نے کہا بھلا آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن اترا ہے آپ
سے بہتر کون پڑھ سکتا ہے، آپ نے فرمایا ہمیں مجھ کو دوسرے سے
سنا اچھا معلوم ہوتا ہے تب میں نے سورۃ نساء پڑھنا شروع کی
جب میں اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا
بک ہولاء شہیداً۔ قال لی کفّ او امسک۔ فرایت عینی تذری قان۔

ہم سے قیس بن حفص بصری نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد
بن زیاد نے کہا ہم سے العیش نے انہوں نے ابراہیم مخفی سے انہوں نے عبیدہ سلیمان
سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ان حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھ سے فرمایا قرآن پڑھ کر مجھ کو سنا میں نے کہا آپ کو
کیا سناؤں آپ پر تو قرآن اترا ہے آپ نے فرمایا ہمیں مجھ کو دوسرے
سے سنا اچھا لگتا ہے۔

باب قرآن کو یاد رکھنا (دے)، کے لیے یا دنیا کمانے
کے لیے یا فخر کے لیے پڑھنا بڑا گناہ ہے۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے

اس آیت کو سنا کہ آپ کریمات کے دن اپنی امت کے اعمال پر گواہی دینا ہوگی ان کے بسے کا سچی بیان کرنا ہوں گے مسلمان کو شش کر دو کہ ہمارے
پہلے صاحب قیامت کے دن ہمارے اچھے اعمال پر گواہی دیں مسلمان عبادت کے طریقی پر غلو مت لگا سنا اس سے کیا فائدہ سنت کے موافق یہ قاعده کیوں نہیں اختیار
کرتے کہ جب تم سے دلوں میں کچھ سختی یا غفلت معلوم ہو تو خوش آواز قاری کو پکارا اس سے قرآن سنو تمہارے دل نرم ہو جائیں گے یا سننے سمجھ کر خود قرآن کو پڑھو گو
جشتہ اور قادیہ میں بیٹھے صرفوں نے لانا ملے گراں کامل ان کے ساتھ ہمارا اہل ہمارے ساتھ ہم جتنی دیر لگا سکیں اپنی اوقات ایک غلو سنت کام میں ضائع کریں
اپنی دیر حدیث اور قرآن کا مطالعہ کیوں نہ کریں اور اگر واقعی ہمارے دلوں کا یہ حال ہو گیا ہے کہ کم کر قرآن سننے میں مزاج نہیں آتا تو پھر ہمیں سمجھ لینا چاہیے کہ شیطان کا ہم پر استیلا ہو
گیا ہے دعا اور استغفار کرنا چاہیے اور درود شریف کا زیادہ درود کرنا چاہیے حدیث شریف ہر روز پڑھنا چاہیے اللہ تعالیٰ شیطان کے شر کو تم سے دفع کر دے گا۔
اور قرآن میں تم کو مزہ آنے لگے گا تم کو لگانے جانتے سے خود بخود نفرت پیدا ہو جائے گی حضرت شیخ الشیوخ شیخ شباب الدین ہرودی جو نہایت متبع سنت تھے فرمایا
کرتے تھے مجھ کو سماعت میں مزہ نہیں آتا مجھ کو قرآن شریف کی تلاوت پر شہ نہ آتا ہے میں نے اس کا تو یہ کیا ہے جتنا ایمان میں کمال پیدا ہوتا جاتا ہے اسی قدر قرآن و حدیث
لا شوق زیادہ ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ دنیا کی کسی چیز میں پھر مطلق لذت باقی ہی نہیں رہتی قرآن یا حدیث کی جہاں آکاہی پہنچی دل شگفتہ ہو کر باغ و جہاں ہے کبھی ہی دریغ ہو جی
حدیث شریف پڑھی سارا رنج کا زور جاتا ہے سورۃ افضل الرحمن نزل اللہ مرقدہ فرماتے ہیں ہمارے پاس تو بہشت میں اگر ہو رہی بھی آئیں گی ہم ان سے کہیں گے ذرا قرآن سنو
سبحان اللہ! منہ سے بیٹے نسخوں میں فخریم سے ہے یعنی قرآن میں فسق و فجور کرنا مثلاً اس کو لگا کر مال سر کے ساتھ چٹھنا یا اتنا جلدی جلدی پڑھنا کہ حروف اپنے
خارج سے ادا نہ ہوں دنیا کا نایہ کہ قرآن کو مدح کے طمع سے پڑھنا جیسے ہمارے زمانہ میں حافظ کا حال ہے اللہ ان پر رحم کرے وہ رمضان میں قرآن (باقی بر مفعول)

سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ
سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ عَلِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا
النَّاسُ مَا مِنْ قَوْمٍ حَدَّثْنَا الْأَنْسَانِ سُفْهَاءُ
الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ
يَمُرُّونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمُرُّ
السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ أَيْمَانُهُمْ
حَنَاجِرَهُمْ فَإِنَّمَا أَقْبَمْتُهُمْ فَأَقْتَلُوهُمْ
فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ
الْقِيَمَةِ

۵۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَافِيلَ
بْنِ الْحَكَاكِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُخْرِجُ فِتْنَتَكُمْ قَوْمٌ
تُخْفِرُونَ صَلَاتَكُمْ قَعَّ صَلَاتِهِمْ وَصَبَّحَاكُمْ قَعَّ

خبر دی ہم سے اعش نے بیان کیا انہوں نے خیر بن عبد الرحمن کوئی سے
انہوں نے سدید بن غفلہ سے انہوں نے کہا حضرت علیؑ نے کہا میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اخیر زمانہ میں کچھ نوجوان
کم عمر کم عقل لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو ایسا کلام پڑھیں گے جو ساری
خلق کے کلاموں سے افضل ہے یعنی حدیث یا آیت پڑھیں گے اس
سے سند لائیں گے وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکار
کے جانور سے آواز نکل جاتا ہے اس میں کچھ لگا نہیں رہتا ایمان کا نور اس
کے گلے کے نیچے نہیں اترنے کا دہس زبان پر اللہ اللہ ہوگا اور دل میں کفر
تم ان لوگوں کو جہاں پاؤ قتل کرنا جو کوئی ان کو قتل کرے گا قیامت کے
دن بڑا ثواب پائے گا۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے
خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید الفاری سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن عمار
تیمی سے انہوں نے ابوسعید بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ
سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے کچھ لوگ تم میں سے ایسے پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نازوں
کے مقابل اور اپنے روزے ان کے روزوں کے اور اپنے دوسرے

ابقہ صفحہ سابقہ کی برکت سال بھر کی پیدائش ہے جس اور ہر قسم کا اجورہ ٹھہراتے ہیں اور جلدی جلدی کنی ختم اس لیے کرتے پھرتے ہیں کہ زیادہ دہریہ ۱۷۷ھ
(حواشی صفحہ ۵۱) ۱۷۷ھ یہ حدیث خارجیوں کے باب میں ہے جو ظاہر میں نبی دین داری کا دم بھرتے تھے اور تہجد گزار شب بیدار لیکن دل میں ذرا بھی نور ایمان نہ تھا غیظہ برحق سے
وٹنے اور سماؤں کو قتل کرنے میں معروف سب سے تھے بات بات میں مسلمانوں کو کافر بتانا ان کا شیوہ تھا شرح السنہ میں ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ خوارج کو تمام مصلحت سے بڑا
جانتے تھے کہتے تھے انہوں نے ان آیتوں کو کربلا فلول کے باب میں وارد نہیں مسلمانوں پر لانا لفظی نے کہا کہ خوارج گمراہ تھے گمراہ اس پر اجماع ہے کہ وہ کافر نہ
تھے اور ان سے من مکت و دیوہ جالو قس ان کا ذبیحہ حال تھا ان کی گواہی قبول تھی حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ یہ لوگ کافر ہیں انہوں نے کہا کفر سے تو بھاگے پھر کافروں
کو بروکتے ہیں کہ منافق ہیں کہ منافق تو نہ کہ یہ بدعتی کفر کرتے ہیں یہ لوگ تو مات دن اللہ کی یاد کرتے ہیں پوچھا پھر کون ہیں فرمایا یہ لوگ حق سے ہیں جو کفر اندھے سے ہوئے
ہو گئے (یعنی مسلمان ہیں) ۱۷۷ھ

صِيَا مَهُمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَهُمْ عَلَيْهِمْ وَيَقْرُونَ
الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَرْهَهُمْ يَمُوتُونَ مِنْ
الدَّيْنِ كَمَا يَمُوتُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ يَنْظُرُ
فِي التَّصْلِ فَلَا يَبْرِي شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقَدَحِ
فَلَا يَبْرِي شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا يَبْرِي
شَيْئًا وَيَتَمَادَى فِي الْفَوْقِ

۵۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ تَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
إِبْنِ مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ
بِهِ كَالْأُتْرَاجَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا
طَيِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
وَيَعْمَلُ بِهِ كَالثَّمَرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ
لَهَا وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
كَالرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ
وَمِثْلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
كَالْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَخَبِيثٌ وَ
رِيحُهَا مُرٌّ

بَابُ ۲۹ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَا
أَكَلْتُ عَلَيْهِ قَلْبِي كَمْ

۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ إِبْنِ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بِكِ أَعْمَالِ الْإِنْسَانِ كَمَا أَعْمَالُ الْبَشَرِ جَوَانِغُ الْقُرْآنِ يُطْعِمُونَ
زَبَابًا مِنَ الْقُرْآنِ كَمَا تَطْعَمُ الْبَشَرُ جَوَانِغُ الْقُرْآنِ يُطْعِمُونَ
كُرْسِيَّ كَامِدَةٍ مِنْ سَبْعِ طَرَفٍ بِهَرَبِ جَوَانِغُ الْقُرْآنِ يُطْعِمُونَ
جَوَانِغُ الْقُرْآنِ يُطْعِمُونَ (اس میں کچھ لکھنا نہیں رہتا) بکایا ہوا لکھی
کو دیکھے تو صاف لکھی کو دیکھے تو صاف پر کو دیکھے تو صاف سو فار کو
دیکھے تو شک ہو جاتی ہے کچھ لکھا یا نہیں ہے

ہم سے مسدود نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان
نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک
سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو مومن قرآن پڑھتا ہے اس پر عمل
بھی کرتا ہے اس کی مثال تربخ (بیٹھے لیوں) کی سی ہے مزہ بھی اچھا
بر بھی اچھی اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اس کو علم نہیں ہے مگر اس پر
عمل کرتا ہے نماز روزہ سب فرض ادا کرتا ہے اس کی مثال کھجور کی سی
ہے مزہ تو عمدہ لیکن خوشبو مطلق نہیں اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے
پر دل میں اس کے نور ایمان نہیں اس کی مثال ریمان کی سی ہے
جس میں خوشبو ہوتی ہے لیکن مزہ کڑوا اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا
(اتفاق کے ساتھ کہنت بے علم بھی ہے) اس کی مثال اندرائن کے
پھل کی سی ہے مزہ بھی برا بھی بری۔

بَابُ ۳۰ قُرْآنُ جَبِّ هِيَ تَمْكُ طَرَحًا بِهِيَ جَبِّ تَمْكُ
دَلَّ لَكِ

ہم سے ابو النعمان (محمد بن فضل سدوسی) نے بیان کیا کہ
ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ابو عمران عبد الملک بن حبیب سے
انہوں نے جندب ابن عبد اللہ سے انہوں نے آل حضرت

سے سو فار تیر کا وہ مقام جو چہ سے لکھا جاتا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے رلوی کو شک ہے کہ آپ نے سو فار کا ذکر کیا یا نہیں ۱۲ منہ۔

رَجُلًا يَقْرَأُ آيَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَأَخَذَتْ يَدَهُ فَأَنْطَلَقَتْ
بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
كَلَّا كَمَا فَحِصْنٌ فَأَقْرَأَا كَيْدَ عَلِيٍّ قَالَ
فَإِنْ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا
فَاهْلَكَهُمْ.

کِتَابُ النِّكَاحِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ التَّرْغِيبِ فِي النِّكَاحِ
يَقُولُهُ تَعَالَى فَأَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ
٥٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حُسَيْدُ بْنُ أَبِي حُسَيْدٍ
الطَّوِيلُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطًا إِلَى بَيْتِ أَزْوَاجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِمَادَةِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَخْبَرُوا كَانَتْهُمْ
تَفَالُوهَا فَقَالُوا وَآيِنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا
تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَا إِنَّا قَاتِلِي أَصْلَى اللَّيْلِ أَبَدًا
وَقَالَ آخَرَانَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أَفْطِرُ وَقَالَ
آخَرَانَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا

سنا جس طرح عبد اللہ بن مسعودؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے تھے اس کے خلاف تو انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے آپ نے فرمایا دو وزن ٹھیک پڑتے بڑھتی ہوئی نے کہا میرا گمان غالب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی کتاب میں جھگڑا نہ کرو کیونکہ تم سے پہلے اگلی امتوں کو ایسے ہی جھگڑوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تباہ کر دیا۔

کتاب نکاح کے بیان میں

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا
 باب نکاح کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے (سورۃ فاء میں) فرمایا تم کو جو عورتیں پسند آئیں ان سے نکاح کرلو
ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن جعفرؑ نے
خبر دی کہ ابوجہ کو حید بن ابی حمید نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے
سنا وہ کہتے تھے تین آدمی آنحضرتؐ کی بی بیوں کے گھر پر آئے حضرت
علیؑ اور عیسیٰ اللہ بن عمرؑ اور عثمان بن طلحہؓ اور آپؐ کی عبادت کا حال
پوچھا جب ان کو بتلایا گیا تو انہوں نے اس عبادت کو کم خیال
کیا کہنے لگے ہم کہاں پیغمبر صاحب کہاں ہم کو آپؐ سے کیا نسبت
آپؐ کو تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے سب قصور بخش دیے ہیں ہم لوگ
گنہگار ہیں ہم کو بہت عبادت کرنا چاہیے ان میں سے ایک کہنے
لگا میں تو ساری عمر رات بھر ناز پڑھتا رہوں گا اور دوسرا کہنے
لگا میں ہمیشہ روزہ دار رہوں گا کبھی دن کو افطار نہیں کرنے کا
تب اس نے لگا میں تو عمر بھر عورتوں سے الگ رہوں گا۔ نکاح

۱۷ یعنی بکار چھڑا دلوں کی وجہ سے جو نقصانیت سے کیے جاتے ہیں کہتے ہیں یہ اختلاف سورۃ احقاف میں ہوا تھا کہ اس میں ۲۵ آیتیں ہیں یا ۳۴ آیتیں ۱۲۔
۱۸ علاج کے معنی نعت میں جوڑنا اور شریعت میں کما حقہ مقدمہ دینی دوزخ کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا حدیث اس کا تحقیقی معنی ہے دلی مجازی بعضوں نے
کہا بالعکس ۱۲ اندر سے تو سر کا میضہ آواز استجاب پر عمل ہو گا خفیہ نے بھی یہی کہا ہے کہ نہ علاج جی دت ہے اور ہمارے گلہ میں بھی علاج کو کار طریقہ کہتے ہیں
شافیہ نے کہا وہ عبارت نہیں ہے حافظ نے کہا جب مستحب مجھ سے تو خداوت ہو گا ۱۷ مندر

جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا
أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتَقَاكُمْ لَهُ
لِكَيْ تَحُفَّظُوا صَوْمُ وَأُفْطِرُوا وَاصِلِي وَأَرْقُدُوا
أَنْتُمْ وَالنِّسَاءُ فَمَنْ شَرَّ غَبَّ عَنْ سُنَّتِي
فَلَيْسَ مِنِّي -

۵۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَمْعَانَ بْنِ إِبرَاهِيمَ
عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ
تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْضُوا فِي الْيَسَاءِ
فَاكْتُمُوا مَا خَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى
وَثَلَاثَ وَرَبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْدِرُوا
فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى
أَلَّا تَعْوُوا قَالَتْ يَا ابْنَ أُوْحَيٍّ الْيَمِينَةُ تَكُونُ
فِي حَجَرٍ وَلِيَّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَا لِبَاسٍ وَ
جَمَاهَا يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ
سُنَّةٍ صَدَاقُهَا فَتَهْوَأُ أَنْ يَمُكِّحُوهُنَّ إِلَّا
أَنْ يَقْضُوا لَهُنَّ فَيَكْمِلُوا الصَّدَاقَ
وَأَمْرُوا بِنِكَاحٍ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ
النِّسَاءِ

نہیں کرنے کا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپکا
نے فرمایا کیوں تم لوگوں نے ایسی ایسی باتیں کہیں سن لو میں تم سب
سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے بڑھ کر پرہیزگار
ہوں مگر میں روزہ بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں رات کو نماز بھی
پڑھتا ہوں سوتا بھی ہوں عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں جو کوئی میرے
طریق کو پسند نہ کرے وہ میرا نہیں ہے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا انہوں نے حسان
بن ابراہیم سے سنا انہوں نے یونس بن یزید ایلی سے انہوں نے زہری
سے کہا محمد کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے
پوچھا اس آیت کا کیا مطلب ہے وان خفتم ان لا تقضوا فی الیساء
فاکتموا ما خاب لکم من النسا مشنی و ثلاث و رباع فان خفتم ان لا تعدلوا
فواحدة او ما ملکت ايمانکم ذالک ادنی الا تعدلوا انہوں نے کہا میرے
بھانجے، آیت اس باب میں اتری ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے
ولی کی پرورش میں بربودہ اس کی مالدار کی اور حسن پر فریفتہ ہو
کر یہ چاہے کہ معمولی شہر سے کم ہر مقرر کر کے اس سے نکاح کرے
قر اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا یعنی ایسی یتیم لڑکیوں سے
نکاح نہ کرو جب تک ان کے حق میں انصاف نہ کرو یعنی
ان کا پورا مہر نہ ٹھہراؤ اور یہ حکم دیا کہ ان کے سوا دوسری اور
عورتیں جو تم کو بھی معلوم ہوں ان سے نکاح کرلو۔

لے بن سلمان نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ نکاح کو سنت دہانے بلکہ یا طریق میں دوسرے ارکان اسلام سب داخل ہیں ان کو پسند نہ کرنے والا تو کافر ہی ہوگا خفیہ کہتے
ہیں نکاح سنت مذکورہ ہے۔ شافعیہ کہتے ہیں باع ہے شرکان نے اہل حدیث کا مذہب یہ لکھا ہے کہ نکاح اس شخص کے لیے مشروع ہے جو عورت پر قادر ہو اور جس کو رام میں
چربانے کا ڈر ہو اس پر واجب ہے اور عورتوں سے لگ کر ہر نامحرمی نہیں لگ کر ہر نامحرمی شریعت میں جائز نہیں ہے ۱۲ منہ سے یعنی اس آیت میں جو فرمایا اگر تم یتیم لڑکیوں
میں انصاف نہ کر سکو تو عورتیں تم کو پسند نہیں ان سے نکاح کر لو تو مردہ نے اس کا مطلب پوچھا کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرنے کا کیا مطلب ہے اور فاشیحا اطاب
کم یعنی جزا کو شرط وان خفتم سے کیا تعلق ہے بیات مردہ میں ہے اور حدیث اس سمت کی تفسیر میں گزرجکی ہے ۱۲ منہ سے یعنی مہر مثل جو اس لڑکی کا ہوتا
ہے اس سے کم ۱۲ منہ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ لَا تَهْ أَخْضُ لِلْبَصْرِ وَاحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَا أَرْبَ لَهُ فِي النِّكَاحِ

۵۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِثْنٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي إِلَيْكَ حَاجَةٌ فَخَلِيَا فَقَالَ عُثْمَانُ هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْ تُزَوِّجَكَ بِكُمَا تَذَكِّرُكَ مَا كُنْتُ تَعْهَدُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا أَشَاسَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عَلْقَمَةُ فَأَنْتَ هَيْئَتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ أَمَا لَيْتُ قُلْتُ ذَلِكَ لَفَعْدٌ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو شخص جماع پر قادر ہو وہ نکاح کر لے نکاح کرنے سے اس کی آنکھ نیچی اور شرم گاہ (زنا سے) بچی رہے گی اور جس شخص کی عورت کی خواہش نہ ہو کیا وہ بھی نکاح کر سکتا ہے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم نے کہا میں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے کہا میں عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ تھا حضرت عثمانؓ میں ان سے ملے اور کہنے لگے ابو عبد الرحمنؓ مجھ کو تم سے کچھ کہنا ہے پھر دونوں میں تخلیہ ہوا حضرت عثمانؓ نے کہا ابو عبد الرحمنؓ تم کو خواہش ہے میں ایک کنواری چھو کر کی سے تمہارا نکاح کر دوں تم کو جوانی کا مزہ یاد آجائے جب عبد اللہؓ نے دیکھا کہ حضرت عثمانؓ کا یہی مطلب تھا اور کوئی باز کی بات نہیں کہنا تھی تو اشارے سے مجھ کو بلایا کہنے لگے علقمہ میں ان کے پاس گیا تو وہ حضرت عثمانؓ سے یہ کہہ رہے تھے اگر تم یہ کہتے ہو کہ میں خواہ مخواہ نکاح کر دوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا حکم نہیں دیا بلکہ یوں فرمایا جو انو تم میں جو کوئی جماع پر قادر ہو تو نکاح کر لے اور جو جماع پر قادر نہ ہو مگر شہرت ہو تو وہ روزے رکھے روزہ اس کو نفی بنادے گا اس کی شہرت توڑ دے گا

۱۲ منہ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ دلیل لی کہ جو شخص عورتوں پر قادر ہو کے اس کو نکاح نہ کرنا چاہیے۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں مردی خود بخود یا والدین کے لئے بعض نے ایسی حالت میں بھی نکاح جائز رکھا ہے اگر عورت راضی ہو حافظ نے کہا جس شخص کو غلبہ شہرت ہو اور وہ عورت کا فریب اٹھا سکے جو زنا میں پڑ جائے سے ڈرے تو اس کے لیے نکاح کر لینا بالاجماع مستحب ہے مگر خفیوں کے نزدیک ایک رعایت میں واجب ہے میں کہتے ہوں خفیوں کا بھی یہی قول ہے وعذر التوقان واجب امام داؤد غازی اور اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے بلکہ امام ابن حزمؒ کہتے ہیں جو شخص جماع پر قادر ہو اور عورت کا فریب اٹھا سکے تو اس پر نکاح کرنا یا تو کسی رکھنا فرض ہے اگر عاجز ہو تو روزے بہت رکھا کرے خطاب نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ شہرت قطع کرنے کے لیے دوا کا نام درست ہے حافظ نے کہا یعنی شہرت کم کرنے کے لیے دوا کی سکتا ہے نہ بالکل قطع کے لیے کوئی دوا ہے حضرت کے وقت اس کو نام ہوتا چڑھے گا اور جیسے (تقریباً)

بَاب ۳۲ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ

۵۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَنِّي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَا يَحْدُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فليَصُمْ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ -

بَاب ۳۳ كَثْرَةُ النِّسَاءِ

۶۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ حِنْدَةَ مَيْمُونَةَ رَسِيفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعَشَهَا فَلَا تَزْعِنْ عَوْهَا وَلَا تَزْلِزْ لَوْهَا وَارْفَعُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمُ كَانَ يَقْسِمُ لِنِسَائِهِ وَلَا يَقْسِمُ لَوَاحِدَةٍ

باب جو شخص خانہ داری کی طاقت نہ رکھتا ہو عورت پر قادر نہ ہو سکے یا محتاج ہو لیکن شہوت رکھتا ہو وہ روزے رکھے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا محمد سے عمارہ بن عمر نے ابنوں نے عبد الرحمان بن یزید سے ابنوں نے کہا میں علقمہ اور اسود کے ساتھ عبد اللہ بن مسعودؓ پاس گیا وہ کہنے لگے ہم حبلان حوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے مگر ہم کو کچھ مقدور نہ تھا رجوع شادی کر سکتے، آپ نے فرمایا جو الزوج کوئی تم میں عورت کا مقدور رکھتا ہو وصحت اور خانہ داری خرچ وغیرہ کا وہ تو نکاح کر لے نکاح سے نگاہ خوب نیچی اور شرم گاہ خوب بچی رہے گی اور جو شخص یہ مقدور نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھا کرے روزہ اس کو نامرد بنا دے گا۔

باب کئی جو روئیں رکھ سکتا ہے (اگر انصاف کر سکے)

ہم سے ابیہم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا محمد کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے کہا ہم سرف میں جو ایک مقام ہے مکہ صحابہ میل پر ام المومنین میمونہ کے جنازے میں ابن عباس کے ساتھ شریک تھے (وہ ابن عباسؓ کی خالہ تھیں ابن عباسؓ نے لوگوں سے) کہا دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں جب تم جنازہ اٹھاؤ تو ادب کرو اس کو بلاؤ جلاؤ نہیں اودھ آہستہ لے کر چلو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی وفات کے وقت نوبی بیاں تھیں ان میں آٹھ کی تو باری مقرر تھی ایک کی باری نہ تھی۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) نکاح کا ماننا جائز ہے اسی طرح بالکل شہوت کا قطع کرنا بھی ناجائز تھا اور بعضے مالک نے اس حدیث سے طلاق کے حرام ہونے پر دلیل لی مافتنے کہا ایک جماعت علماء نے اس کو جائز رکھا ہے تسکین شہوت کے لیے ۱۲ منہ۔

(حاشی صفحہ ۱۱) ایضے حضرت سہوہ کی انہوں نے اپنی باری خوشی سے حضرت عائشہؓ کو دے دی تھی نوبی بیاں یہ عیسٰی سہوہ بنت زید، عائشہؓ ہضرت ام سلمہؓ، زینبؓ، بنت جحشؓ، ام حبیبہؓ، جویریہؓ، میمونہؓ ۱۲ منہ۔

۶۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَهُ تِسْعُ نِسَوٍ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكِيمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زُقَيْبَةَ عَنْ طَلْحَةَ أَيْكَا حٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً -

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی حذوبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب بیویوں کے پاس ایک ہی رات میں ہوا کرتے اور آپ کی فوجی بایاں تھیں امام بخاری نے کہا مجھ سے عیاض بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہ ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے ان سے انس نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث بیان کی

ہم سے علی بن حکم انصاری نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے زقیبہ بن معقل سے انہوں نے طلحہ بن معروف یا ماری سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے کہا ابن عباس نے مجھ سے پوچھا تو نے نکاح کیا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہا تو نکاح کرے اس لیے کہ اس امت کے بہترین شخص جو حقے یعنی آنحضرت ان کی بہت سی بیویاں تھیں۔

۱۵ اس سنہ کے بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ قتادہ کے سماع کی اس روش سے اس میں حرمت ہے ۱۲ سنہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس امت میں اچھے وہی لوگ ہیں جن کی بہت عورتیں ہوں۔ ابن عباس کا مطلب یہ ہے کہ نکاح کرنا افضل ہے کیوں کہ آنحضرت نے اتنی بہت سی بیویاں کیں حالانکہ آپ تقریباً ۱۵ اور قدرتی اور فضیلت اور زندگی میں سب سے بڑھ کر حقے مزرعہ کہتے ہیں آنحضرت نے جو فوجی بیویاں اپنی آخری حصہ عمر میں کیں اس سے یہ کوئی شبہ کہ آپ کی نیت شہرت رانی یا عیاشی کی تھی کیونکہ عین جوانی میں آپ نے ایک بڑی عورت حضرت خدیجہ پر قیام کیا بلکہ اس میں بہت سی معشوقہ تھیں۔ زیادہ بیویوں کی وجہ سے آپ کے اندر فوجی حالات کھل جانا کہ آپ ساحر جادو گزرتے جیسے منظر خیال کرتے تھے عرب کے زوردار قبیلوں کو سحر اور شرف کرنا عرب کے قبائل کی مہمردی اور بہت حاصل کرنا۔ اتنی عورتیں رکھ کر پھر اللہ سے غافل نہ ہونے کا درجہ حاصل کرنا۔ اپنے غریبوں کی تعزیر بڑھانا۔ عورتوں کے مسائل خوب پھینکا۔ بعضی عورتوں کی دلجوئی جیسے ام حبیبہ اور صفیہ کی اور اپنے صن فتن کا اظہار کیونکہ ام حبیبہ کے باپ آنحضرت کے بڑے دشمن تھے اور صفیہ کے باپ بھائی خاندن سب مسلمانوں کے دشمن تھے قتل ہوئے اس پر بھی یہ دونوں بیویاں آپ کے صن خلق کی وجہ سے ساری دنیا سے زیادہ آپ کو چاہتی تھیں قوت اور طاقت کا استعمال باوجود کی فدا کے یہ خداوندی نفس پر کثرت ملانے کا بار ڈالنا محض کی عادت پیدا کرنا اور عرب میں کثرت ازدواج فضیلت اور شرافت کی نشانی سمجھی جاتی تھی اور تعجب ہے ان پادریوں سے جنہوں نے ان فائدوں اور مصلحتوں پر خیال نہ کر کے ہمارے پیغمبر صاحب پر طعن کیا ہے کہ آپ عیاش مزاج تھے اگر آپ کو عیاشی منظور ہوتی تو اس کا عمدہ وقت جوانی کا موسم تھا اور آخری عمر میں اتنی بہت سی عورتیں رکھنے اور سب کا حق ادا کرنے سے تو ہمارے پیغمبر کی جیہ فضیلت نکلتی ہے کیونکہ جب بڑھاپے میں باوجود کی فدا اور ازدواج کا کیف کے آپ میں یہ قوت تھی کہ ایک شب میں سب بیویوں کے پاس ہوا کرتے تو خیال کرنا چاہیے کہ جوانی میں آپ کو کسی قوت بڑی اور اس قوت پر آپ پندرہ برس تک اپنے تئیں ایسے رکھے کہ سوا حضرت خدیجہ کے جو ایک سن رسیدہ بیوی تھیں کسی عورت پر ان کو تنگ نہ ڈالی سب ان اللہ رجولیت اور قوت کے ساتھ عصمت قابل تعریف ہے نہ یہ کہ عصمت بی بی ازبہ چادری امت بعضے صاحبوں کی رجولیت میں فرق ہے ایک بی بی کے بھی حق بلا اعانتی غم سے ادا نہیں کر سکتے اس پر جی بندوں کو اللہ نے طاقت دی ہے ان کو اپنے نفس پر قیاس کرتے ہیں فرائض کے وزیر کی بیٹی (واقیہ رضوانیہ)

بَابُ ۳۳ مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا
لِتَرْوِجَ أَمْرًا قَلِيلًا مَا تَوَى

۶۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ
وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَدْلُ بِاللَّيْثَةِ
وَالْإِسْلَامُ بِمَا تَوَى فَمَنْ كَانَتْ هَجْرَتُهُ
إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَتْ هَجْرَتُهُ
إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى قَوْمٍ يَتَنَكَّهُمْ فَهَجْرَتُهُ
إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ -

بَابُ ۳۴ تَرْوِجُ الْمُعْسِرِ الَّذِي
مَعَهُ الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ -

فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ -

۶۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا
يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
فَيْسُ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا

بَابُ ۳۳ جو شخص ہجرت یا کوئی اور نیک کام کسی عورت کو نکاح میں
لانے کی نیت سے کرے تو اپنی نیت کے موافق بدلہ پائے گا۔

ہم سے یحییٰ بن قزعمہ نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے
انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن
حارث سے انہوں نے علقمہ ابن وقاص سے انہوں
نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہجرت عمل نیت سے صحیح ہوتا ہے اور ہر آدمی کو وہی ملے گا
جیسی نیت کرے پھر جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی
کے لیے ہجرت کرے اس کی ہجرت تو اسی مقصد کے لیے ہوگی۔
اور جو کوئی دنیا کا نام لے یا کسی عورت کو بیابنے کی نیت سے ہجرت
کرے اس کی ہجرت اپنی کاموں کے لیے ہوگی (ثواب کہاں سے
ملے گا)۔

بَابُ ۳۴ حاجت مند شخص کا نکاح کر دینا جس کے پاس ہجران کے کدوہ
مسلمان ہے قرآن جانتا ہے اور کچھ نہ ہو ایسے باب میں سہل بن ساعد
ساعدی کی حدیث آنحضرت سے (اوپر گزر چکی ہے) باب القراءة عن
ظہر القلوب میں۔

ہم سے محمد بن منشی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید
قطان نے کہا ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے کہا مجھ سے فیس
بن ابی حازم نے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں

البقیہ مضمون سابقہ پرچے سے رات کو ایک عرب قیدی پاس آئی اس نے ایک ہی رات میں نو بار اس سے صحبت کی وہ کہنے لگی اسی وجہ سے
فروحات حاصل کر رہے ہیں کہ عورتوں کو غرب آرام سے رکھتے ہیں ان کی خواہش پوری کرتے ہیں ۱۲ منہ۔

(حواشی مضمون ہذا) یہ حدیث ثروہ کتاب میں گزر چکی ہے اگر ہجرت سے محض دنیا کی غرض ہو تب تو بالکل ثواب نہیں ملے گا۔ اگر اللہ اور رسول
کی رضا مندی کے ساتھ دنیا کی بھی غرض ہو تو ثواب ملے گا مگر اتنا نہیں ملے گا جتنا خالص اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
ہجرت کرنے کا ثواب ہے ۱۳ منہ۔

فَغَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَلَا تَسْتَحْصِي فَمَهَا نَا عَنْ ذَلِكَ.

بَاب ۳۶ قَوْلُ الرَّجُلِ لِإِخِيهِ أَنْظِرْ
أَتَى زَوْجَتِي شَدَّتْ حَتَّى أَنْزَلَ لَكَ عَنْهَا
رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ.

۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ
سُقَيْنَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ قَالَ سَمِعْتُ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ عَوْفٍ فَأَخْبَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الزَّرِيْعِ
الْأَنْصَارِيِّ وَعِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ أَمْرَاتَانِ
فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاكِصَهُ أَهْلَهُ وَ
مَالَهُ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي
أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُونِي عَلَى السُّوقِ
فَأَتَى السُّوقَ قَرِيبَ شَيْئًا مِّنْ أَقْطِ
وَشَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ
وَعَلَيْهِ وَصْرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْلِكُ

نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا کرتے
تھے اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں دجن سے اپنی خواہش
پوری کرتے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خفقی کیوں نہ ہو جائیں
درات دن کا جھگڑا ہی مٹ جائے، آپ نے اس سے منع
کیا۔

باب ایک آدمی کا اپنے بھائی مسلمان سے یوں کہنا تم
دیکھو میری جس بی بی کو پسند کرو میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں (تم اس
سے نکاح کر لو) اس کو عبد الرحمان بن عوف نے روایت کیا ہے۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے
انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک
سے سنا انہوں نے کہا عبد الرحمان بن عوف ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سعد بن زریع کا بھائی بنا دیا ہر ایک
ہمارے ساتھ ایسا ہی کیا ایک ایک انصاری کو اس کا بھائی کر دیا سعد
بن زریع کی دو عورتیں تھیں انہوں نے عبد الرحمان سے کہا میرے
مال اور اسباب اور جو روڈوں کو آدمیوں آدھ بانٹ لو عبد الرحمان
نے کہا نہیں اس کی کیا ضرورت ہے اللہ تمہاری جو روڈوں اور
مال میں برکت دے اور زیادہ کرے تم ایسا کرو یہاں کوئی
بازار ہو تو مجھ کو بتلا دو پھر عبد الرحمان سعد کے بتلانے سے اس
بازار میں گئے وہاں خرید و فروخت کی اور نفع میں کچھ کھوٹا اور کچھ گہی
کمایا اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دنوں کے
بعد عبد الرحمن کو دیکھا ان پر (زرعستان کی) زردی لکھتی

۱۔ امام بخاری نے اس حدیث سے باب کا مطلب اس طرح سے نکالا کہ جب خفقی ہونے سے آپ نے منع فرمایا تو اب شہوت
نکالنے کے لیے نکاح باقی رہ گیا پس معلوم ہوا کہ نفس شخص کو بھی نکاح کرنا درست ہے سہل کی حدیث میں تو اس
کی ملاحمت مذکور ہو چکی ہے۔

۲۔ عبد الرحمن بن عوف کی وہ روایات جس میں ترجمہ باب کی ملاحمت ہے کتاب البیوع میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

۶۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ
الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ
يَقُولُ لَقَدْ سَرَدَ ذَلِكَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَثْمَانَ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ
التَّبَتُّلُ لَأَخْتَصِمْنَا.

۶۵ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ
فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِمُ؟ فَهَانَا عَنْ ذَلِكَ
ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرَآةَ بِالتَّوْبِ
ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَحْرِمُوا طَبَّاتٍ مَّا أَحَلَّ اللَّهُ
لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِينَ. وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي
ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَاجِدٌ شَابٌّ
وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَتَّةَ وَلَا
أَجِدُ مَّا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ
حَتَّى ثُمَّةٌ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي

ہم سے ابو ایمان نے کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں
نے زہری سے کیا کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے
سعید بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عورتوں سے الگ رہنے کی اجازت عثمان بن
مظون کو نہ دی اگر آپ ان کو اس کی اجازت دیتے تو ہم تو رضی
ہی ہو جاتے۔

ہم سے قتیبہ ابن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں
اسلم بن ابی خالد جلی سے انہوں نے قیس بن ابی عازم سے
انہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے ہم آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو جایا کرتے ہمارے پاس روپیہ
نہ تھا کہ عورتیں رکھتے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ختمی نہ ہو
جائیں آپ نے ہم کو اس بات سے منع کیا (نہی) ہونے سے پھر
اس کے بعد آپ نے (نکاح کو) اسان کر دیا متعہ کی اجازت دے دی
رضعت دی) فرمایا ایک پڑے کے بدل عورت سے متعہ کر سکتے ہیں
بعد اللہ نے یہ آیت پڑھی ایمان والو اللہ نے جو پاکیزہ چیزیں تمہارے
لیے حلال کیں ہیں ان کو حرام مت بناؤ اور حد سے مت بڑھو
اللہ حد سے بڑھ جانے والوں کو پسند نہیں کرتا اور امین بن
فرج نے کہا مجھ کو عبد اللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے
یرانس بن یزید ابی سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ
بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا
میں نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ میں جوان آدمی ہوں ورتا ہوں
کہیں نہ ٹامیں نہ چڑھاؤں اور مجھ کو اتنا مقدور نہیں ہے کہ عورتوں سے شادی
کروں (پھر کیا کروں) یہ سن کر آپ خاموش ہوئے میں نے پھر وہی عرض کیا پھر

۱۔ اس روایت کے ظاہر سے یہ ثابت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود متعہ کی اجازت کے قائل تھے انہوں نے قرآن میں یوں چھپا دیا کہ متعہ نہیں ہوتا اب اس کی روایت میں ملے (باقی صفحہ ۶۹)

ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ حَتَّى ثَمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَاهُمُ يَا جَعْفَ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَأَخْتَصِمَ عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذَرَّ

بَابُ نِكَاحِ الْإِبْكَارِ

وَقَالَ ابْنُ مَيْكَةَ قَالَ ابْنُ جَبَّارٍ لِعَائِشَةَ لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكْرًا غَيْرَكَ

۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هِشَامٍ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسَأَيْتَ لَوْ نَزَلَتْ وَادِيًا قَرَيْبُهُ شَجَرَةٌ قَدْ أَكَلَ مِنْهَا وَوَجَدَتْ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا فِي آيَهَا كُنْتَ تُرْتَعُ بِغَيْرِكَ قَالَ فِي الَّذِي لَمْ يُرْتَعُ مِنْهَا تَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا۔

آپ کا عہد ہر سب سے پھر عرض کیا پھر عہد ہر سب سے پھر عرض کیا تو آپ نے فرمایا ابو ہریرہؓ اور کچھ ہوتا ہے وہ قلم کہہ کر سو کہہ گیا یعنی تقریر کا قلم، اب تو چاہے کسی ہر چاہے نہ ہو۔

باب کنواری عورتوں سے نکاح کرنا اور ابن ابی ملیکہ نے نقل کیا کہ عبد اللہ بن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے ان کی وفات کے وقت کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا تمہارے اور کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے بھائی عبد الحمید نے انہوں نے سلیمان بن ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتلائیے اگر آپ ایک جنگل میں جائیں وہاں ایک درخت دیکھیں جس کو اونٹ چر گئے ہوں پھر ایک درخت دیکھیں جس میں سے کسی نے نہ چرا ہوا (ہر بھرا اس کے پتے صبح سالم) تو آپ اپنے اونٹ کو کس درخت میں سے چرائیں گے آپ نے فرمایا اس درخت میں سے جس کو کسی نے چرا نہ ہو حضرت عائشہؓ نے اس گفتگو سے یہ اشارہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ان کے اور کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا۔

(بقیہ صفحہ ۱۲) پھر اس کی موت آئی ۱۲ منہ ۱۵ اس کو جعفر فرمایا نے کتاب القدر میں وصل کیا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ۱۲) دوسری روایت میں یوں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اجازت ہو تو میں کسی جو جاؤں اس صورت میں جواب سوال کے مطابق ہو جائے گا۔ اس سے یہ مقصود نہیں ہے کہ آپ نے کسی کی اجازت دی کیوں کہ دوسری حدیثوں میں صراحت اس کی ممانعت وارد ہے بلکہ اس میں یہ اشارہ ہے کہ کسی ہونے میں کوئی فائدہ نہیں تیری تقریر میں جو کھا ہے وہ ضرور پورا ہو گا اگر حرام میں چڑھا لکھا ہے تو حرام میں مبتلا ہو گا اگر حرام سے بچا کھا ہے تو محفوظ رہے گا پھر اپنے تین نامزد ہونا کیا ضرور ہے اور جو کھا ابو ہریرہ روزے بہت رکھا کرتے تھے لیکن روزوں سے ان کی شہوت نہیں گئی تھی لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزوں کا حکم نہیں دیا ۱۲ منہ اس کو خدا امام بخاری نے تفسیر سنن میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَاءِ
مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكَ فِي سَرَقَةٍ
حَرِيرٍ يَقُولُ هَذَا أَمْرًا تَكُنْ فَانْشِفْهَا
فَإِذَا هِيَ أَنْتَ فَأَقُولُ إِنْ يَكُنْ هَذَا
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ

بَابُ الثِّبَاتِ ۳۹

وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَى
بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَنِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلَى
بَعِيرِي قَطُوفٌ فَلَحَقَنِي سَارِكٌ مِّنْ
خَلْفِي فَتَخَسَّ بَعِيرِي بِعَنْزَةٍ كَأَنَّكَ
مَعَهُ فَأَنْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدَ مَا أَنْتَ
رَأَوْهُ مِنَ الْإِبِلِ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَعْجَلُكَ قُلْتُ
كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ يَكْرَاهُ
أَمْرِيئًا قُلْتُ ثَبِّتْ قَالَ فَهَلَا

ہم سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ
نے انہوں نے ہشام بن عودہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں
نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھ سے فرمایا میں نے دیر سے ساتھ نکاح ہونے سے
پہلے، تجھ کو دوبار خواب میں دیکھا ایک شخص (جبرائیل) تجھ کو حیر
کے ایک مکھڑے میں اٹھانے ہوئے ہے اور کہتا
ہے یہ تمہاری بی بی ہے میں نے جو وہ کپڑا کھولا تو اندر تو رکلی
میں نے اپنے دل میں کہا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے (صحیح)
ہے تو اللہ ضرور پورا کرے گا۔

باب شوہر دیدہ سے دو خواوند پاس رہ چکی ہو نکاح
کرنا (اس کو ثبیبہ کہتے ہیں) ام حبیبہ نے کہا آنحضرت نے
اپنی بی بیوں سے (فرمایا) اپنی بہن بیٹیاں مجھ پر پیش نہ کرو
(ان سے نکاح کرنے کے لیے نہ کہو)

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا
ہم سے سیار بن ابی سیار نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں
نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا ہم ایک جہاد میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے غزوہ تبوک میں (دہاں
سے لوٹے تو میں ایک مٹھے اونٹ پر سوار تھا جو دیر میں
چلتا تھا میں نے دیکھا پیچھے سے ایک سوار نے آکر لکڑی
سے میرے اونٹ کو ٹھوسا دیا وہ اچھے تیز اونٹ کی طرح چلنے
لگا پھر جو میں نے خیال کیا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تھے آپ نے پوچھا تو جلدی کیوں کر رہا ہے دھڑک جلد کیوں جانا
پا بتا ہے، میں نے عرض کیا میں نے ابھی ایک نئی شادی
کی ہے آپ نے فرمایا کنواری سے یا ثیبہ سے

جَارِيَةً تُلَاحِظُهَا وَتَلَا عِبَكَ قَالَ
فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ أَمْهَلُوا حَتَّى
تَدْخُلُوا يَنْلَا أَمَى عِشَاءً لَكِي تَمْتَشِطَ
الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمَغِيبَةَ.

۷۱ - حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
حُكَّابٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
عَنْهُ يَقُولُ تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ
تَزَوَّجْتُ نَيْبًا فَقَالَ مَا لَكَ وَلِلْعَذَارَى
وَلِإِذَا بِهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمِّهِ وَبَيْنَ دِيْنَارٍ
فَقَالَ عُمٌّ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاحِظُهَا وَتَلَا عِبَكَ.

بَابُ تَزْوِجِ الصَّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ
۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِاءَ عَنْ
عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَطَبَ عَائِشَةَ إِلَى ابْنِ بَكْرٍ فَقَالَ
لَهُ أَبُوبَكْرٍ إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ فَقَالَ

آپ نے فرمایا کنواری چھو کر کی سے کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے
کھیلتا خیر جابر نے کہا جب ہم مدینے کے قریب پہنچے تو ہم شہر کے اندر
جانے لگے آپ نے فرمایا درادم لوراءت ہو جانے دو عورتوں کو تو ہمارے
آنے کی خبر ہو چکی ہے جس کے بال پریشان ہیں وہ نگہبی کرے ادب
کا خاندان (مدت سے) غائب تھا وہ پائی کرے (شرم گاہ کے بال دور کرے)

ہم سے آدم بن ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے
کہا ہم سے محارب بن دثار نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری
سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نکاح کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
پوچھا تو نے کسی عورت سے نکاح کیا میں نے کہا نہیں سے۔ آپ نے فرمایا
کیوں کنواری لڑکی کیوں نہ کی اس کے ساتھ کھیلتا رہتا۔ محارب نے کہا،
میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے بیان کی تو انہوں نے کہا میں نے
جابر بن عبد اللہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
تو نے کنواری چھو کر کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا رہتا

لطف رہتا،
باب کم سن لڑکی کا نکاح بڑے بوڑھے سے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تميمی نے بیان کیا ہم سے لیث بن
سعد نے انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے عمار بن مالک نے
عروہ بن زبیر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی
حضرت عائشہ کے لیے پیام دیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ میں تو آپ کا بھائی ہوں تو عائشہ آپ کی بھتیجی

لے حالانکہ دوسری حدیث میں اس کی فافلت ہے کہ رات کو آدمی سفر سے آن کر اپنے گھر میں جانے گروہ حمل ہے اس پر جب اس
کے گھر والوں کو دن سے اس کے آنے کی خبر ہو جائے اور وہاں لوگوں کے آنے کی خبر عورتوں کو دن سے ہو گئی ہوگی تو آپ نے
فرمایا درادم سے کہ جاؤ تاکہ عورتیں اپنا ہاؤ سنگھار کر لیں ۱۲ منہ سے این ماجہ کی روایت میں ہے کنواری عورتوں کو لازم کر
لو۔ ان کے موہنے خوب پیٹھے اور ان کے رحم خوب صاف ہوتے ہیں یا خوب حسد کرتے رہتے ہیں ۱۲ منہ۔

أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللَّهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ بِي
حَلَالٌ

بَابُ ۱۴ اِمْلِي مَنْ يَنْكِحُ وَ اِمْلِي
النِّسَاءَ خَيْرٌ وَمَا يَسْتَحَبُّ أَنْ يَتَخَيَّرَ
لِنُطْفَةٍ مِنْ غَيْرِ اِيْحَابٍ

۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو اَلْإِمَامِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ اَلْأَعْرَابِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ تَرْكِبَنَّ
اَلْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءٍ قُرَيْشٍ اَخْنَاهُ عَلَى
وَلَدٍ فِي صِغَرٍ وَارْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي
ذَاتِ بَيْدَةٍ -

بَابُ ۱۵ اِتِّخَاذُ السَّرَايِي وَمَنْ
اَعْتَقَ جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا -

۷۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَّاحِدِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ اَلْهَمْدَانِيُّ
حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ عَنْ اَيُّوبَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا
رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ فَعَلِمَهَا فَاحْسَنَ
تَأْدِيبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ
اَجْرَانِ وَ اَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

ہوئی آپ اس سے کیسے نکاح کریں گے (آپ نے فرمایا تو میرا
دینی بھائی ہے، اللہ کی کتاب کی رو سے (انما المؤمنون اخوة) اور
عائشہؓ میرے لیے حلال ہے۔

باب کن عورتوں سے نکاح کرے اور کون سی عورتیں مکروہ
ہیں اور اپنے لطفے کے لیے اچھی عورت چننا مستحب ہے گویہ
واجب نہیں ہے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی
کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جتنی
عورتیں اونٹ پر چڑھتی ہیں دینے عرب کی عورتوں میں ان میں قریش
کی نیک بخت عورتیں بہتر ہیں بچوں پر بچپنے میں بہت ہمریان ہوتی
ہیں اور خداوند کے مال اسباب کی خوب حفاظت کرتی
ہیں۔

باب لونڈیوں کا رکھنا کیسا ہے اور جو لونڈی آزاد کر کے
اس سے نکاح کرے اس کی فضیلت۔

ہم سے موسیٰ ابن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد
بن زیاد نے کہا ہم سے صالح بن صالح ہمدانی نے کہا ہم سے عائشہؓ
نے کہا مجھ سے ابو بردہؓ بن ابی موسیٰ نے انہوں نے اپنے طالب ابو
موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص کے پاس لونڈی ہو وہ اس کو تعلیم کرے اور اچھی طرح
ادب تیز سکھلائے پھر آزاد کرے اس سے نکاح کرے تو اس
کو دوسرا ثواب ملے گا اور اہل کتاب دیہود نصاریٰ میں سے

۱۔ ایک آزادی کا دوسرے نکاح کرنے کا ہماری شریعت میں لونڈی غلام کی ہے گویا فرزند ہی ہے لوگوں کی ہمدردی کا عمدہ ذریعہ ہے اقل تو رعوی غلاموں
سے جتنا زیادہ کام دیا گیا ہے کہ جو آپ کو بلائے جو آپ پیسے ان کو بنائے طاقت سے زیادہ ان کو تکلیف نہ دے ایسا کام آپ سے تو خود
بھی اس میں شریک ہو دوسرے یہ کہ مدعا میری ایسی رکھی گئی ہیں کہ لونڈی غلام آزاد ہو کر شریف بھلے آدمیوں کی طرح ہو جائیں قتل غدار و غیرہ
میں لونڈی غلام کا آزاد کرنا لازم کیا گیا ہے مطلق آزادی میں اسی طرح کتابت میں ہے حد ثواب بتایا گیا ہے جس ایسی (باقی برصغیر آئندہ)

أَمِنْ يَنْبَيْتِهِ وَأَمِنْ فِي فَلَةٍ أَجْرَانِ
وَأَيْتًا مَنَلُوكَ آدَى حَقَّ مَوَالِيهِ وَحَقَّ
رَبِّهِ فَلَهُ أَجْرَانِ قَالَ الشَّعْبِيُّ خُذْهَا
بِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرَحُلُ فِيهَا
دُونَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ
أَبِي حَصْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا
ثُمَّ أَصَدَقَهَا۔

جو شخص اپنے پیغمبر و حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لا کر پھر
مجھ پر بھی ایمان لائے اس کو دو ہزار ثواب ملے گا اور جو غلام لوٹدی
اپنے مالکوں کا حق ادا کر کے دان کی خدمت بجالا کے پھر اپنے
پروردگار کا بھی حق ادا کرے (غمان روزہ وغیرہ) تو اس کو دو ہزار ثواب
ملے گا۔ عامر شعبی نے صالح بن صالح سے کہا تو یہ حدیث مجھ سے مفت
سن لے (تیرا کچھ خرچ نہیں ہوا) ایک زمانہ وہ تھا جب اس سے
چھوٹی حدیث کے لیے آدمی مدینہ منورہ تک کا سفر کیا کرتا اور ابو
بکر بن عیاش نے اس حدیث کو ابو حصین سے انہوں نے ابو بردہ
سے انہوں نے ابو موسیٰ سے روایت کیا اس میں یوں ہے پھر
اس لوٹدی کو آزاد کر کے اس کا ہر ٹھہرا کر اس سے نکاح کر لے

۷۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلَيْدٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبْرِ
ابْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي
هَرِيرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حَبَّادِ
بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ

(بقیہ صفحہ ۷۴) لوٹدی غلام جیسے شریعت اسلامی میں رکھی گئی ہے اس کی تو غریب لوگ آرزو کریں گے بھلا نا کجا اس کو جسے پادریوں پر جو شریعت اسلامی
کو ناحق لوٹدی غلامی کے جو اسے بدنام کرتے ہیں ان کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیے وہ غریب رعایا سے جو ان کی قوم کے نہیں ہوتے لوٹدی
غلاموں سے بڑھ کر برتاؤ کرتے ہیں اپنے برابر بٹھلانے یا اپنے ساتھ کھلانے کے رد وادار نہیں ہوتے مگر غریب لوگ کتنی بھی لیاقت پیدا کریں ان کو اپنی
قوم والوں کے برابر حکومت یا عزت نہیں دیتے اور تو امدان نعمادئی کا غرور اس درجہ بڑھ گیا ہے کہ غیر قوم کے لوگوں کو اپنے چرچ میں جو خانہ بٹھلا ہے
نماز تک پڑھنے نہیں دیتے واہ رے انصاف اور خدا ترسی اور اوپر سے مسلمانوں پر ملنے مسلمانوں نے تو اپنے عہد حکومت میں رعایا کو اپنے برابر سمجھا اور
کئی عہدہ اعلیٰ سے اعلیٰ ایسا باقی نہ رکھا جو رعایا کو نہ دیا ہو اب تک دیکھو اسلامی ریاستوں میں ہندو پارسی نعرانی وزارت ادارت کے درجوں پر امتنا ز میں
مگر کوئی نعرانی حکومت تو ایسی دکھائی دیتی ہے جس میں ہندو پارسی مسلمان مذہب یا مسافرت یا جینیل پر مامور ہوں گے آفس و دسروں کا جب ٹھٹھل ٹھٹھل کر دیکھتے ہیں وہ
چھوٹے چھوٹے بیتان بھی لگاتے ہیں مگر اپنا کھلم کھلا اور ظلم نظر نہیں آتا اس پر تہذیب اور انانیت اور تمدن کا دعویٰ کیا لطف دیتا ہے تہذیب تو ہم
کو بھی نہیں ہے زنا تو شش اور تعصب اور نری نفسانیت ہے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ۷۴)

لے تو ہم صدقہ اس رعایت میں زیادہ ہے اس کو اور اوڑھ لیا سی نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

إِنِّي هَرِيرَةٌ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ
لَا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ بَيْنَنَا إِبْرَاهِيمُ
مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَادَةٌ فَذَكَرَ
الْحَدِيثَ فَأَعْطَاهَا هَاجِرًا قَالَتْ
كَفَّ اللَّهُ يَدَ الْكَافِرِ وَأَخَذَ مِنِّي
أَجَرَ قَالَ أَبُو هَرِيرَةَ فَوَلَّكَ أُمَّكُمْ
يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ.

۷۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنِي عَلَيْهِ
بَصْفِيَّةَ بِنْتِ حُبَيْبٍ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ
إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ عُخْبٍ
وَلَا لَحْمٍ أَوْ مِثْلِ الْأَنْطَاعِ فَأَلْقَى فِيهَا
مِنَ الثَّمَرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ
وَلِيمَتُهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِنْ هَذِهِ
أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ
يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَبَّهَا فَهِيَ مِنْ
أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحَبَّهَا
فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا

البرہرہ سے انہوں نے کہا ابراہیم بغیر ساری عمر میں صرف تین چوڑے
بسے ایک بار ایسا برا ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہونچے
ان کے ساتھ حضرت سارہ بھی تھیں پھر بیان کیا حدیث کو اخیراً
تک عرض اس ظالم بادشاہ نے ایک لونڈی ہاجرہ سارہ کو دی اور
ان کو ابراہیم پاس بھیج دیا سارہ نے ان کو حضرت ابراہیم سے کہا
اللہ نے کافر کو مجھ پر دست درازی نہ کرنے دی اور ایک لونڈی
ہاجرہ بھی خدمت کے لیے دلائی البرہرہ عرب لوگوں سے کہتے
آسمان کے پانی کی اولاد میں ہاجرہ تمہاری ماں تھیں۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر
نے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن
تک قیام کیا ام المؤمنین صفیہ بنت حبیب آپ کے پاس لائی گئیں دائم سلیم
نے ان کو دلہن بنا کر آنحضرت کی خدمت میں بھیجا، انس کہتے ہیں
آپ نے جو دلیر کی دعوت کی اس میں لوگوں کو بلانے والا میں تھا اس
دعوت میں نہ گوشت تھا نہ روٹی مٹی آپ نے ہلال کو چھڑے کے
دستر خوان بچھانے کا حکم دیا انہوں نے ان پر کھجور پیر گہی رکھا پس یہی
آنحضرت کے ولیمہ کے کھانے تھے اب مسلمان (آپس میں) کہنے لگے
صفیہ آپ کی بی بیوں میں سے جو مسلمانوں کی مائیں ایک بی بی میں یا آپ کی
لونڈی میں ہم کیا سمجھیں پھر انہوں نے خود ہی یہ کہا دیکھیں آنحضرت ص
ان کو پردے میں رکھتے ہیں تب تو ہم سمجھ لیں گے وہ مسلمانوں کی ماں
ہیں اور اگر پردے میں نہ رکھیں تو سمجھیں گے وہ لونڈی میں اس

سہ اس سند میں یہ حدیث موقوفہ مروی ہے اور اگلی سند میں مرفوعہ اور اسی وجہ سے امام بخاری اگلی سند کو لائے حالانکہ وہ اسے سند نہیں ہے
اس میں ابوبکر تک تین واسطے ہیں اور اس میں دو واسطے ۱۲ منہ ۱۳ عرب لوگوں کو آسمان کے پانی کی اولاد اس وجہ سے کہ ان کا گزشتہ اور
بارش پر ہے عرب کے ملک میں بہزی اور چٹے بائیں کم میں ۱۲ منہ ۱۳ کیونکہ حضرت اسلم بن ابی جرحہ کے پیٹ سے تولد ہونے اور عرب لوگ
سب حضرت اسماعیل کی اولاد ہیں اور تعجب ہے ان مسلمانوں سے جو لونڈیوں کی اولاد کو ذلیل سمجھتے ہیں حالانکہ وہ خود لونڈی کی اولاد ہیں عرب میں نسب
باپ سے ملنا جائز ہے نہ ان سے اور ہمارے امروں میں امام زین العابدین، امام موسیٰ کاظم، امام علی بن موسیٰ رضا، امام محمد تقی، امام علی بن محمد تقی، رقیہ صغیرہ

اُرْتَحَلَ وَطَى لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ
بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ النَّكَاسِ۔

باب ۴۳ من جعل عتق الاثم صداقها
۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبِ بْنِ الْجَعْفَرِ عَنْ
أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عَتَقَهَا صَدَاقَهَا۔

باب ۴۴ تزويج المعسر
لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ
مِنْ فَضْلِهِ۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ
بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَتْ أُمُّ آدَةَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ جِئْتُ أَهْبُ لَكَ نَفْسِي قَالَ
فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ
طَاطَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْبُضْ
فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ
أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

کے بعد جب آپ کو پرچ کرنے لگے تو آپ نے صفیہ کے لیے اپنے
پچھے اونٹ پر ایک گدہ بنایا اور لوگوں سے ان کو پرہ کر لیا۔

باب نوٹدہ کی آزادی میں اس کا ہر مقرر کرنا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن یزید نے
انہل سے ثابت بنانی اور شیب بن جہاب سے انہل سے انس بن مالک
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سہرت صفیہ کو آزاد کیا
اور ان کا آزاد کرنا یہی ان کا ہر مقرر کیا۔

باب مفلس شخص کا نکاح درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
(سورہ حوریں) فرمایا اگر وہ ناظر ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے ان کو
مالدار کر دے گا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم
نے انہل سے اپنے والد (سہیل بن دینار) سے انہل سے سہیل بن سعد
ساعدی سے انہل سے کہا ایک عورت (خولہ یا ام شریک) آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں اس لیے
آئی میں اپنے تئیں آپ کو بخش دیتی ہوں آپ بی بی کی طرح مجھ
میں تعزف کیجیے، سہل نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نے اوپر سے کینچے تک اس کو خوب دیکھا پھر اپنے
(شرم اور مروت سے) اپنا سر جھکا لیا جب اس عورت کو معلوم
ہوا کہ آپ نے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا کہ میں
مجھ کو رکھتا ہوں یا نہیں تو بیچا رہی ایک طرف بیٹھ گئی اتنے
میں آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا

(بقیہ صفحہ سابقہ) امام حسن عسکری زکی امام محمد بن حسن عسکری یہ سب جاریہ کے بطن سے تھے ان سے زیادہ شریف کون ہو گا ۱۲ اس نے
(حواشی صفحہ ۷۵) امام یوسف اور محمد بن اسماعیل اور احمد بن محمد بن اسماعیل کا یہی قول ہے کہ نوٹدہ کی آزادی میں اس کا ہر مقرر کرنا ہے تنفیہ
شافعیہ کہتے ہیں کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ تھا اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں ائمہ کی دلیل انس کی حدیث ہے اس میں صاف یہ ہے کہ
آزادی ہی مقرر پائی شافعیہ تنفیہ کہتے ہیں انس کو دوسرے مہر کا مہر نہیں ہوا تو انہل نے اپنے علم کی نفی کی نہ اصل مہر کی ائمہ کہتے ہیں کہ طہرانی
اور ابوالشیخ نے خود عورت صفیہ سے رعایت کی انہل نے کہا میرا زندگی ہی میرا مقرر پائی ۱۲ اس نے دباقی بہا صفحہ آئینہ ۱۴

إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَرَّوْجُذِبْهَا
فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا
وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَذْهَبَ إِلَى
أَهْلِكَ فَأَنْظُرْ هَلْ يَتَّخِذُ شَيْئًا فَذْهَبَ
ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ
شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ
فَذْهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ
لَكِنْ هَذَا إِذَا سَمِعْتِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ
سَرَادَاءُ فَلَمَّا نَصَفَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ يَا أَرْكَ
إِنْ لَيْسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ
وَإِنْ لَيْسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ
الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ فُجِلِسُهُ قَامَ فَرَأَاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا
فَأَمَرَ بِهِ فَقُدِّحِي فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَا ذَا مَعَكَ
مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ
كَذَا عَدَدَهَا فَقَالَ تَقْرُؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ
قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ مَلَكَتْكِهَا
بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ -

کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس عورت کی محتاج نہیں
تو میرا نکاح اس سے کر دیجئے آپ نے پوچھا تیرے پاس ہر
میں کچھ دینے کو ہے اس نے کہا نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ
میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا اچھا اپنے لوگوں کو پاس
جا دیکھ کوئی چیز بھی تجھ کو مل سکتی ہے وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے
لگا خدا کی قسم مجھ کو تو کچھ نہیں ملا آپ نے فرمایا دیکھ کچھ بھی لے
کر آ لو ہے کی ایک انگوٹھی سہی پھر گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا
یا رسول اللہ خدا کی قسم مجھ کو تو کچھ نہیں ملا لوہے کی انگوٹھی بھی
نہ مل سکی البتہ میرا تہ بند تود جو میں پہنے ہوں حاضر ہے سب
نے کہا اس کے پاس چادر بھی نہ تھی (فقط ازار باندھے تھا) کہنے لگا
اسی تہ بند میں سے آدھا اس عورت کو دیتا ہوں آپ نے فرمایا دلاؤ ایک
تہ بند اس کو عورت نے کر کیا کرے گی اگر تو اس کو پہنے تو عورت اس
کو نہ پہن سکے گی وہ پہنے تو تر نہ ہوں سکے گا عرض وہ شخص اس انگور
کے بعد بیٹھ گیا بڑی دیر تک بیٹھے بیٹھے آخر کھڑا ہو گیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا پیٹھ مڑ کر چلا جا رہا ہے دیوار پر تھکا ہوا
ہو گیا، تب آپ نے اس کو بلا بھیجا وہ آیا تو آپ نے فرمایا تجھ کو کچھ
قرآن بھی یاد ہے اس نے کہا مل غلامی غلامی سورت یاد ہے کئی
سورتیں اس نے فرمایا تو بن دیکھے یاد سے ان کو پڑھ سکتا
ہے اس نے کہا جی ہاں اس وقت آپ نے فرمایا
اچھا جا میں نے ان سورتوں کے بدل یہ عورت تیرے نکاح
میں دے دی ہے

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۱۷ ابن عباسؓ اور ابو بکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ تم اللہ کے حکم کے موافق کرنا اللہ بھی اپنا وعدہ پورا
کرے گا تم کو مالدار کر دے اس آیت سے امام بخاری نے یہ حکایت روایت کی ہے لیکن اگر آئندہ نان و نفقہ نہ
دے سکے گا تو قاضی تفریق کر سکتا ہے ۱۲۰۰ ازہو حاشی صفحہ ۱۷۸ نسائی اور ابوداؤد کی روایت میں سورۃ بقرہ اور اس کے پاس خالی سورت یعنی سورۃ
آل عمران مذکور ہے وارتقی کی روایت میں سورۃ بقرہ اور مفضل کی چند سورتیں مذکور ہیں ایک روایت میں یوں ہے الحمد للہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری
کا نکاح سات سو قنطار پر کر دیا ایک روایت میں یوں ہے اس کو بیس آئین سکوا دے وہ بڑی جود ہے اس حدیث سے یہ نکاح ہے کہ نسیم قرآن پر (باقی بر صفحہ آئندہ)

بَابُ الْأَكْفَاءِ فِي الدِّينِ

وَقَوْلُهُ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا، وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا حُدَيْفَةَ بْنَ عُثْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ بْنَ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَّتْ سَالِمًا وَأُنْكِحَهُ بِنْتُ أَخِيهِ هِنْدُ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ رَكَمًا تَبَّتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مِمَّنْ تَبَّتْ رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاكَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ قَبِيلِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ وَمَوَالِيكُمْ فَرُدُّوْا إِلَى آبَائِهِمْ فَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ لَهُ

بَابُ كَفَالَةِ مَن دِينَهُ كَالْمَاظِ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى نَعْمَ

فرقان میں فرمایا اسی خدا نے پانی (نطفے) سے آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو کسی کا بیٹا بیٹی کسی کا داماد بہر بنایا یعنی خاندانی اور سسرالی دونوں رشتے رکھے اور اسے پیغمبر پر مالک بڑی قدرت والا ہے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس (مہشم) نے جو سوا دین کے مومن تھے اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے سالم بن معقل کو اپنا بیٹا بنایا تھا اور اپنی بیٹی کی ہندہ کو جو ولید بن عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی تھی ان کے نکاح میں دیا تھا پہلے سالم ایک انصاری عورت رشیدہ بنت یعلیٰ کے آزاد کردہ غلام تھے لیکن ابو حذیفہ نے ان کو اپنا بیٹا کر لیا تھا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر بن عارضہ کو بیٹا بنایا تھا اور جاہلیت کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنا بیٹا کر لیتا تو پھر اس کو اسی کا بیٹا کہہ کر پکارتے مثلاً سالم بن ابی حذیفہ یا زبیر بن عمار وہ اس کا وارث بھی ہوتا صلیبی بیٹے کی طرح (یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب میں یہ آیت اتاری پروردہ بیٹوں کو ان کے اصلی باپ کا بیٹا کہہ کے پکارو اس روز سے ان نے پاکوں کو انکھٹا ہلی

(بقیہ صفحہ سابقہ) اجرت لینا جائز ہے اور تعلیم قرآن ہر ہر کسی ہے اور حنفیہ نے برخلاف ان احادیث صحیحہ کے یہ حکم دیا ہے کہ تعلیم قرآن ہر مہربن ہر کسی اور کہتے ہیں قرآن شریف میں طرد ہے ان بتبعوا باؤامام کہ ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم قرآن کو بھی مال قرار دیا اور آنحضرت سے زیادہ تم قرآن کو نہیں جانتے ۱۲ استدحوا شیخ صفیہ ہذا سلمہ یعنی لافرمسلمان کا کفر نہیں ہو سکتا بعضوں نے کفالت میں صرف دین کا اتحاد کافی سمجھا ہے اور کسی بات کی ضرورت نہیں مثلاً شیخ مغل چنان جو سلطان ہوں ایک دوسرے کے کفر میں دوسرے عرب ان کے کفر میں ہیں لیکن جہر طراد کے نزدیک کفالت میں نسب اور خاندان کا بھی لحاظ ہونا چاہیے امام ابو حنیفہ نے کہا قریش ایک دوسرے کے کفر میں دوسرے عرب ان کے کفر میں ہیں سفیان ثوری نے کہا غیر کفر میں جو نکاح ہمدہ توڑ دیا جائے یہی امام احمد کا قول ہے اور شافعیہ اور حنفیہ کے نزدیک اگر ولی راضی ہوں تو غیر کفر میں بھی نکاح صحیح ہے مگر ایک ولی بھی اگر ناراض ہو تو نکاح نسخ کر سکتا ہے۔ ۱۲ منہ۔

أَبْ كَانَ مَوْلًى وَآخَا فِي الدِّينِ فَجَاءَتْ
سَهْلَةً يَنْتُ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرِو الْقُرَشِيِّ
ثُمَّ الْعَامِرِيُّ وَهِيَ امْرَأَةٌ ابْنَى حَدِيقَةَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا أَوْ قَدْ أَنْزَلَ
اللَّهُ فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ -
۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ سُمَيْلٍ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى صِبَاةٍ يَنْتُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ
لَهَا لَعَلَّكَ أَرَدْتَ الْحَبْخَبَ قَالَتْ وَاللَّهِ
لَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجَعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي
وَأَشْرِطِي قَوْلِي اللَّهُمَّ هَبْ لِي حَيْثُ
حَسَبْتُغِي وَكَأَنْتَ تَحْتَ الْمَقْدَادِ
بْنِ الْأَسْوَدِ -

۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ
أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَأَى
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تُكْرَهُ الْمَرْأَةُ إِلَّا لِمَا بَعِ - لِمَا لَهَا

باپوں کا بیٹا کہہ کر پکارنے لگے اگر کسی کا اصلی باپ معلوم نہ ہوتا
تو اس کو مولیٰ اور دینی بھائی کے لقب سے پکارتے خیر جب یہ
آیت اتری تو سہلہ بنت ہسیل بن عمرو قریشی عامری جو ابو حذیفہ
کی جو روحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپاس آئی کہنے لگی یا
رسول اللہ ہم تو آج تک سالم کو اپنے (صلبی) بیٹے کی طرح سمجھتے
تھے اب اللہ نے جو حکم اتارا وہ آپ کو معلوم ہے پھر اخیر تک حدیث بیان کیا
ہم سے عبید بن اسلمیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوسامہ
نے انہوں نے شام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے
انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ضباعہ بنت زبیرؓ کا پس گئے دیہ زبیر عبدالمطلب کے بیٹے اور آنحضرت
کے چچا تھے آپ نے فرمایا شاید تو حج کرنا چاہتی ہے اس نے
کہا میں تو اپنے تئیں ہمیاں پاتی ہوں آپ نے فرمایا حج کا
احرام باندھ لے اور احرام باندھتے وقت یہ شرط لگا دے
الہی تو مجھ کو جہاں پر روک دے گا تو میں احرام کھول ڈالوں گی
ضباعہ نے ایسا ہی کیا وہ مقداد بن اسود کے نکاح میں تھیں جو قریشی نہ تھے

م سے مسدود بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید
قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے کہا مجھ سے
سعید بن ابی سعید نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں
نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ نے فرمایا عورت سے لوگ چار غرضوں سے نکاح کرتے ہیں

۱۔ برواؤ نے یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے سہلہ نے کہا اب آپ کیا حکم دیتے ہیں کیا ہم سالم سے پردہ کریں آپ نے فرمایا تو ایسا کہ سالم
کو درودھ پلا دے اس نے پانچ بار اس کو اپنا درودھ پلا دیا اب وہ اس کے رضاعی بیٹے کی طرح ہو گیا حضرت عائشہؓ بھی اسی حدیث کے موافق ہیں
سے پردہ نہ کرنا چاہتیں تو اپنی بھینسوں یا جانوروں سے کہتیں وہ اس کو درودھ پلا دیتیں پھر اس کے سامنے نکلا کرتیں گو وہ عمریں بڑا جوان ہوتا لیکن
یہی ام سلمہؓ اور آنحضرتؐ کی دوسری بیویوں نے ایسی رضاعت کی وجہ سے پردہ موانع مانا جب تک چھپنے میں رضاعت نہ ہو وہ کہتی تھیں شاید آنحضرتؐ
نے یہ اجازت خاص سالم کے لیے دی ہوگی اور اس کے لیے ایسا حکم نہیں ہے قطلان نے کہا یہ حکم سہلہ اور سالم سے خاص تھا یا منسوخ ہے اولیٰ
اللہ اللہ تعالیٰ آگے آئے گی۔ باب کی مطابقت اس طرح ہے کہ حلالہ کو سالم غلام تھے مگر ابو ہریرہؓ نے اپنی بھینس کی وجہ سے اس کو حلالہ قرار دیا

وَلِحَسْبِهَا وَجَمًا لَهَا وَلِدَيْنَهَا فَكَظَفَرُ
يَذَاتِ الدِّينِ تَرَبَّتْ يَدَاكَ -

یا اللہاری کی وجہ سے یا حسب نسب کی وجہ سے یا غلبہ رتی کی وجہ سے
یا دیندارگی کی وجہ سے تو ایسا کر دیندار عورت کو اختیار کر د جس کے
اوضاع و احوال اچھے ہوں اگر ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھوں کو ٹٹی لگے
گی (اخیر چل کر تجھ کو ندامت ہوگی)

۸۲ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَزَةَ حَدَّثَنَا
اِبْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ قَالَ مَرَّ
رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا حَرِيٌّ اِنْ
خَطَبَ اَنْ يُّنْكَبَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَعَ وَاِنْ
قَالَ اَنْ يُّسْتَمَعَ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ
رَجُلٌ مِّنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ مَا
تَقُولُونَ فِي هَذَا قَالُوا حَرِيٌّ اِنْ
اَنْ لَا يُّنْكَبَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَا يُّشَفَعَ وَاِنْ
قَالَ اَنْ لَا يُّسْتَمَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلٍّ
الْاَرْضِ مِثْلَ هَذَا -

ہم سے ابلاہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن
ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد (سہل بن دینار سے) انہوں نے
سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا ایک (مالدار) شخص (نام نا
معلوم) آنحضرت کے سامنے سے گزرا آپ نے (جو لوگ حاضر تھے
ان سے پوچھا یہ کیسا شخص ہے انہوں نے کہا یہ ایسا شخص ہے کہ اگر کسی
پیغام بھیجے (یعنی نکاح کا) تو لوگ قبول کریں اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ مان لیں
اگر کوئی بات کرے تو لوگ (متوجہ ہو کر) نہیں سہل کہتے ہیں یہ پوچھ کر آپ خاموش
ہو رہے اس کے بعد ایک اور شخص گزرا جسے بن مرقہ جو مسلمانوں میں ایک غریب اور
محتاج آدمی تھا آپ نے (لوگوں سے) پوچھا یہ کیسا شخص ہے انہوں نے کہا یہ تو ایسا
شخص ہے کہ اگر کسی (شادی کا) پیغام بھیجے تو کوئی قبول نہ کرے اگر کسی کی سفارش
کرے تو کوئی نہ مانے اگر بات کرے تو کوئی دل لگا کر نہ سنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یہ شخص کیا اپنے شخص کی طرح دینا بھر سے بہتر ہے۔

بَابُ الْاِكْفَاءِ فِي الْهَالِ وَتَزْوِيجِ
الْمُقِلِّ الْمُثْرِيَّةِ -

باب مالدار کی کا لحاظ کفایت میں ہونا اور مفلس مرد کا مالدار
عورت سے شادی کرنا ہے

۸۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكِيْمٍ حَدَّثَنَا

ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے

(تقیب صفحہ سابقہ) ہمیں ان سے نکاح کر دیا تو معلوم ہوا کہ کفایت میں صرف دین کا لحاظ کافی ہے ۱۲ منہ سٹہ یعنی حج کیوں کر پورا ہوگا
اس فکر میں ہوں ۱۲ منہ سٹہ یعنی بیاری کی وجہ سے آگے نہ جا سوں گی ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ۱۲) لے یعنی عالی خانہ کی شرافت
دیگر کہ ۱۲ منہ سٹہ یعنی عہدہ اطلاق عہدہ رقبہ ۱۲ منہ سٹہ یعنی اس مالدار کی طرح اگر دنیا بھر کے لوگ مالدار فرض کیے جائیں تو ان سب سے
یہ ایک غریب شخص مدد میں پڑھ کر ہے دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمانوں میں غریب لوگ ملازوں سے پانچ سو برس پہلے بہشت میں جائیں گے ۱۲ منہ
سٹہ اس میں اختلاف ہے کہ کفایت میں مالدار کی کا بھی اعتبار ہے یا نہیں اکثر لوگوں نے یہی کہا کہ مالدار کی کوئی چیز نہیں مال کا اعتبار کیا ہے آج ہے کل
نہیں بعضوں نے کہا مالدار کی کا بھی کفایت میں لحاظ ضرور ہے ادا اگر وہی نے کسی مفلس مرد سے بے عورت کی رہنا مندی کے اس کا نکاح کر
دیا تو یہ نکاح صحیح نہ ہوگا ۱۲ منہ۔

الَّتِي عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ
 أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَتَةَ قَالَ عَائِشَةُ وَانْ
 خَفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى قَالَتْ
 يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي
 حَجَرٍ وَلَيْتَهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَ
 مَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ صَدَاقَهَا
 فَهَذَا عَنْ نِكَاحِهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا
 فِي الْأَمْوَالِ الصَّدَاقِ وَأَمْوَالِ الْيَتَامَى مَنْ
 سِوَاهُمْ قَالَتْ وَاسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ
 فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ
 إِلَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ فَأَنْزَلَ
 اللَّهُ لَهُمْ أَنْ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ
 ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ تَرْغَبُوا فِي نِكَاحِهَا
 وَنَسَبِهَا فِي اكْتِمَالِ الصَّدَاقِ وَإِذَا
 كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ
 وَالْجَمَالِ تَرْكُوهَا وَآخِذُوا بِغَيْرِهَا
 مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرَكُونَهَا
 حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ
 يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ
 يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطَوْهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى
 فِي الصَّدَاقِ -

بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ شُرُومِ الْمَرْأَةِ

انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ
 بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا دوسرے
 نساء کی اس آیت کا وہ ان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی
 کا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا میرے بھائی نے یہ آیت اس
 یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں جو بھر
 ولی اس کی خوبصورتی اور مالدار کی پر ریکھ کر یہ چاہے کہ اس سے
 نکاح کرے پر مہر پورا (جو اس کو دوسری جگہ ملتا) نہ دینا چاہے
 ایسی صورت میں اس کو اس یتیم لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے
 سے ممانعت ہوئی البتہ جب نکاح کر سکتا ہے جب انصاف
 کے ساتھ اس کا مہر پورا مقرر کرے نہیں تو یہ حکم ہے کہ اس کے
 سوا دوسری جن عورتوں سے چاہے نکاح کر لے حضرت عائشہ
 نے کہا پھر جن لوگوں نے اس باب میں آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری و
 یستفتونک جو سورہ نساء میں ہے اخیر وترغوبون ان تنکحونہن
 تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم اتارا کہ یتیم لڑکی اگر خوبصورت اور
 مالدار ہوتی ہے تب تو اس سے نکاح کر لینا چاہتے ہیں اس کا
 خاندان پسند کرتے ہیں پورا مہر بھی دینے کو تیار ہوتے ہیں
 اور جب وہ نادار ہوتی ہے خوبصورت بھی نہیں ہوتی تب
 اس کو چھوڑ کر دوسری عورتوں سے نکاح کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ
 کا مطلب یہ ہے کہ جیسے اس وقت یتیم لڑکی کو چھوڑ دیتے ہیں جب
 وہ نادار ہو اور خوبصورت نہ ہو ایسے ہی اس وقت بھی چھوڑ دینا
 چاہیے جب وہ مالدار اور خوبصورت ہو البتہ اگر اس کے حق میں انصاف
 کریں اور اس کا پورا مہر ادا کریں تب اس سے نکاح کر سکتے ہیں۔

باب عورت کی نخواست سے پرہیز کرنا

اس کا بیان اوپر کر چکا ہے ایک حدیث میں ہے کہ انسان کی نیک بختی یہ ہے کہ اس کی عورت اچھی ہو گھرا چھا ہو اور بختی یہ ہے کہ اپنی عورت اچھی نہ ہو

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ تغابن میں) فرمایا تمہاری بعض بیبیاں اور بعض بچے خود تمہارے دشمن ہیں ان سے بچو۔

ہم سے اسطیل بن اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمزہ اور سالم سے جو عبد اللہ بن عمرؓ کے بیٹے تھے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نوحہ اور بے برکتی (اگر ہو) تو عورت اور گھر ٹھوڑے میں ہوگی

ہم سے محمد بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریعہ نے کہا ہم سے عرب بن محمد عقیلی نے انہوں نے اپنے باپ محمد بن یزید بن عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے (اپنے دادا) عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نومست کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر نومست کسی چیز میں ہو تو گھرا اور عورت اور گھوڑے میں ہوگی۔

ہم سے عبداللہ ابن یوسف تینسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالکؒ نے خبر دیا، انہوں نے ابو حازم اسلمہ بن دینار سے انہوں نے مہمل بن سعد ساعدیؒ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت کسی چیز میں ہر تو گھوڑے اور گھڑ اور عورت میں ہوگی۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعب بن حجاج نے انہوں نے سلیمان بن طرخان سے انہوں نے کہا میں نے ابو عثمان ہمدانی سے سنا انہوں نے کہا میں نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّمَا زَوْجَانِكَ وَالْوَلَدُ لَكَ
عَدُوٌّ لَكَ

٨٢- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْرَةَ وَسَالِمِ ابْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا
فِي الْمَرْأَةِ وَالذَّيْرَ وَالشَّرْسَ -

٨٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
ذَكَرُوا الشُّومَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
كَارَ الشُّومِ فِي شَيْءٍ فِي الدَّارِ الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ

۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ
فِي شَيْءٍ نَفْسُ الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْأَسْكَنِ

٨٤- حَدَّثَنَا إِدْرَسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ
الثَّبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ الثَّوْرِيَّ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَيْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(بقیہ صفحہ ۱۱) مگر جو بڑی ہو گھر باہر ساری بری ہو۔ علوانے کہا ہے عورت کی نخوست یہ ہے کہ باغ و بہار اخلاق و زبان و راز و گھر و سرائے کی نخوست یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں اس پر جہاد نہ کیا جائے شر پر بد ذات ہو گھر کی نخوست یہ ہے کہ آٹھ تنگ ہو سہلے بڑے ہو لیکن نخوست کے سنے بد خالی کے پیش میں جس کو عوام نخوست سمجھتے ہیں تو دوسری صحیح حدیث میں اچھا ہے کہ بد خالی لینا شرک ہے مثلاً باہر جاتے وقت کا ناسانے سے آیا یا عورت یا بانی گزری یا چھینک آئی تو یہ سمجھنا کہ اب کلام نام نہ ہوگا۔ اگر یہ بات کا خیال ہے جس کی دلیل عقل یا شرع سے بالکل نہیں ہے اسی طرح تاریخ یا دن یا وقت کی نخوست یہ سب باتیں محض مغویں اور جولوگ اس پر اعتقاد رکھتے ہیں وہ بکے جاں اور ناترست یافتہ ہیں ۱۲ منہ۔

وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَهْتَزَّ عَلَى
الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ -

بَابُ الْحُرَّةِ تَحْتَ الْعَيْدِ -

۸۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ سَرِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنِ الْقَسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سِنِينَ مَقَّتَتْ
فَخُيِّرَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةً
عَلَى النَّارِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَادَمَ
مِنْ أَدَمِ الْبَيْتِ فَقَالَ لَمْ أَسْأَلِ الْبُرْمَةَ
فَقِيلَ لَحْمٌ تَصِدَّقَ عَلَى بَرِيرَةَ وَ أَنْتِ
لَا تَأْكُلِ الصَّدَاقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا
صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ -

وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے اپنے بعد کوئی بلا جو مردوں کو غلام کرے
عورتوں سے زیادہ نہیں چھوڑی۔

باب آزاد عورت غلام کی جو رو ہو سکتی ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ
نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمنؒ سے انہوں نے
قاسم بن محمدؒ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا بریرہ
کی وجہ سے شرع کی تین باتیں معلوم ہوئیں جب وہ آزاد ہوئی تو اس
کو اختیار دیا گیا کہ وہ بریرہ ہی کے مقدمہ میں آنحضرتؐ نے یہ فرمایا
کہ غلام لڑکی کا ترکہ اس کو ملے گا جو ان کو آزاد کرے اور ایک بار ایسا ہوا
کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم گھریں تشریف لائے چوبیس پر گوشت کی
ہانڈی چڑھی ہوئی تھی آپ کے سامنے روٹی اور گھریں کوئی سالن
رکھا گیا آپ نے فرمایا رکھ دو تازہ سالن نہیں لاتے میں نے تو خود
دیکھا گوشت کی ہانڈی چوبیس پر پیک رہی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا یا
رسول اللہؐ گوشت مدتے کا ہے جو بریرہ کو مل گیا تھا (اور آپ صدقہ
نہیں کھاتے) آپ نے فرمایا وہ گوشت بریرہ پر صدقہ ہے اور ہمارے
واسطے تو بریرہ کی طرف سے ہدیہ ہے ہم اس کو کھا سکتے
ہیں۔

باب چار جو روں سے زیادہ آدمی نہیں کر سکتا۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا منشی و ثلاث و رباع بکۃ وادۃ او کے
معنی میں ہے دینے دو بی بی یا چار تین یا چار امام زین العابدینؑ

بَابُ لَا يَزِدُّ مِنَ الْتَرْتَمِ ارْتَبِجَ

لَعَوْلِهِمُ تَعَالَى مَثْنَى وَثُلْتُ وَرُبُعٌ وَقَالَ
عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

۱۔ آدمی عورتوں اور عیال کی جستجو میں ایسا عرق ہرجاتا ہے کہ ان کی خاطر سیلوں گناہ کر جھٹتا ہے پھر نیست میں گرفتار ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اپنے اگلے غاوند معیت کے پاس رہے جو غلام تھا
یا نکاح فتح کر ڈالے ۱۲ منہ ۱۵ اکثر اچھے ریت اور علی مصفیٰ کہل ہے کہ بریرہ جب آزاد ہوئی تھی اس وقت اس کا شرع غلام تھا اور باب کا مطلب اس صورت میں نکلتا ہے کہ بریرہ جب
بریرہ اس کے پاس رہے کو راضی ہو جاتی ہے تو آزاد عورت غلام کے نکاح میں رہتی سفید کہتے ہیں بریرہ کا شرع آزاد تھا اور اس بنا پر اس بات کے قائل ہیں کہ لڑکی جب آزاد
ہو جائے تو اس کو ہر حال میں اختیار رہتا ہے نکاح قائم رکھے یا فسخ کر ڈالے خواہ اس کا غاوند غلام ہو یا آزاد ۱۲ منہ ۱۵ یعنی دو دو تین تین چار چار عورتیں کر سکتے ہو چار
سے زیادہ عورتیں ایک وقت میں آدمی اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا اگر چار عورتیں ہوتے ہوتے پانچویں سے نکاح کرے گا تو وہ نکاح باطل ہوگا واقفینوں نے
فرمایاں اور غرض میں نے الحاقاً تک درست رکھیں ہیں بعضوں نے بلا قید جہاں تک چاہے اور صحیح حدیث ان کا رد کرتی ہے اس میں یہ ہے کہ جب عینہ لڑکی ان کے نکاح میں ہو تو عینہ

لِعَنِي مَثْنَىٰ أَوْ ثَلَاثَ أَوْ رُبَاعَ وَقَوْلُهُ جَلَّ جُزْءُهُ
أَوْ لِي أَجْنَحِيَّةٌ مَثْنَىٰ وَثَلَاثَ وَرُبَاعَ يَعْنِي
مَثْنَىٰ أَوْ ثَلَاثَ أَوْ رُبَاعَ.

۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
وَأَنَّ خِفْمَهُ أَنَّ لَهَا تَقْطِطُ فِي الْيَتِي
قَالَ الْيَتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ
وَلَيْهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى مَا لَهَا وَيَتِي
مُحِبَّتُهَا وَلَا يَعْدِلُ فِي مَا لَهَا تَزَوَّجُ
مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهَا مَثْنَىٰ
وَثَلَاثَ وَرُبَاعَ.

بَابُ وَأَمَّا تَكْمُ التِّي ارْضَعُكُمْ بِمَنْ
وَيَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ
النَّسَبِ -

۹۰- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرٍو
بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوَّجَتْ

ابن امام حسین علیہما السلام فرماتے ہیں یعنی دو یا تین یا چار جیسے سورہ فاطر
میں اس کی نظیر موجود ہے اولیٰ اجنحة مثنیٰ وثلاث ورباع یعنی دو پنکھ والے
فرشتے یا تین پنکھ والے یا چار پنکھ والے

ہم سے محمد بن سلام بکندی نے بیان کیا کہ ہم کو عہدہ نے خبر دی
انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ
سے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی اس سے مراد
یہ ہے کہ ایک یتیم لڑکی کسی شخص کے پاس ہو جو اس کا ولی ہو پھر وہ
اس کی مالاری کی وجہ سے اس سے نکاح کرے اور اچھی طرح
اس سے سلوک نہ کرے نہ اس کے مال میں انصاف
کرے تو ایسے شخصوں کو یہ حکم ہوا کہ یتیم لڑکی سے
نکاح نہ کریں بلکہ اس کے سوا جو عورتیں بھلی لگیں ان سے نکاح
کر لیں۔

باب واما تكم التی ارضعکم یعنی رضاعت کا بیان اور آنحضرتؐ
کے اس قول کا جو رشتہ خون سے طم ہوتا ہے وہ دودھ سے بھی حرام
ہوتا ہے۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ ہم سے امام
مالکؒ نے انہوں نے عبد اللہ بن ابی بکرؓ سے انہوں نے عمرو بنت
عبد الرحمن سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ

(بقیہ صفحہ سابقہ) آپ نے فرمایا چار رکھ لے باقی چھڑے ۱۲ منہ۔
۱۱- یہ بیان داؤد حج کے لیے نہیں ہے جیسے رافضیوں نے سمجھا ہے اور نبیؐ بیاں جائز رکھی ہیں ۱۲ منہ۔
(حواشی صفحہ ہذا)

۱۱- امام بخاریؒ نے امام زین العابدین علیہ السلام کا قول لا کر رافضیوں کا رد کیا کیونکہ وہ امام صاحب کو بہت استے ہیں پھر ان کے قول کے خلاف قرآن شریف
کی تفسیر کریں کہ جائز رکھتے ہیں رافضی کہیں گے یہ امام صاحب نے تقیہ کے طور پر فرمایا ہو گا مجھ کو یہ بھی معلوم مدعا کہ امام صاحب کے اس قول کو اس
نے وصل کیا نہ حافظ نے لکھا نہ سلطان نے ۱۲ منہ۔

۱۲- رضاعت یعنی دودھ پینے سے ایسا رشتہ ہو جاتا ہے کہ دودھ پلانے والی عورت اس کا خاندان جس سے دودھ ہے اس کی بیٹی ماں بہن پوتی بیعتی
بھانجی باپ دادا نانا بھائی پوتا نواسہ چچا بھتیجا بھانجیا یہ سب شریعت کے حرم ہو جاتے ہیں بشرطیکہ پانچ بار دودھ چوسا ہو اور مدت رضاعت یعنی دوس برس کے اندر
پایا ہو لیکن جس بچہ نے یا بچی نے دودھ پیا اس کے باپ بھائی یا بہن یا ماں نانی خالہ یا بہن وغیرہ دودھ دینے والی یا اس کے شوہر پر حرام نہیں ہوتے (باقی صفحہ)

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَإِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَاكُمْ فَلَا تَأْتِعَهُ حَفْصَةَ مِنَ الرِّمَاحَةِ قَالَتْ عَالِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لَعَمِيهَا مِنَ الرِّمَاحَةِ وَخَلَّ عَلَى فَقَالَ لَعَمِي الرِّمَاحَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ۔

۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَشْزَوْجُ ابْنَةُ حَمْزَةَ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّمَاحَةِ وَقَالَ يَشْرُبُ عُمَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَوْلَهُ۔

۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْدَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سَفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ

صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تھے اتنے میں انہوں نے ایک مرد کی آواز سنی جو ام المؤمنین حفصہ کے گھر میں جانے کی اجازت مانگتا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا ایک مرد آپ کے گھر میں جانے کی اجازت مانگ رہا ہے آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں یہ نواں شخص ہے حفصہ کے دودھ چھانکا نام لیا اس وقت حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دودھ چھانکا نام لیا اگر وہ دزدہ ہوتا تو میں اس کے سامنے نکلتی آپ نے فرمایا بے شک جیسے خون منے سے حرمت ہوتی ہے ویسے ہی دودھ پینے سے بھی۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے حضرت علیؓ نے عرض کیا آپ محرو کی طرحی سے نکاح کیوں نہیں کر لیتے آپ نے فرمایا وہ تو میرے دودھ بھائی (حمزہ) کی بیٹی ہے بشر بن عمر نے بھی اس حدیث کو شعبہ سے روایت کیا اس میں یوں ہے میں نے قتادہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جابر بن زید سے سنا ایسی ہی حدیث شیخان کی ہے۔

ہم سے حکم بن نافع نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان سے زینب بنت ابی سلمہ نے کہا ان سے ام المؤمنین ام حبیبہ نے بیان کیا جو ابوسفیان کی بیٹی تھیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ میری بہن (دورہ یا غرہ یا حمزہ) سے آپ

(بقیہ صفحہ سابقہ) تو قاعدہ کو یہ پتہ ہوا کہ دودھ پلانے والی کی طرف سے تو سب لوگ دودھ پینے والے کے غرض ہو جاتے ہیں لیکن دودھ پینے والے کی طرف سے وہ خود یا اس کی اولاد صرف غرض ہوتی ہے اس کے باپ بھائی چچا بھائی خالہ وغیرہ غرض نہیں ہوتے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ۸۴)

۱۔ اس کا نام مسلم نہیں ہوا اور جس نے ان کو سمجھا اس نے غلطی کی وہ حضرت عائشہؓ کے رضاعی چچا تھے ۱۲ منہ۔

۲۔ اس کا نام مسلم نہیں ہوا اور جس نے ان کو سمجھا اس نے غلطی کی وہ حضرت عائشہؓ کے رضاعی چچا تھے ۱۲ منہ۔

بَابُ مَنْ قَالَ لَارْضَاعَ بَعْدَ
حَوْلَيْنِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى حَوْلَيْنِ كَمَا مَلَيْنِ
لِمَنْ أَلَادَ أَنْ يَتِمَّ الرِّضَاعُ وَمَا يَحْرِمُ
مِنْ قَلِيلِ الرِّضَاعِ وَكَثِيرِهِ -

٩٣- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الْأَسْعَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا سَرَجٌ فَكَانَتْ تَغَيِّرُ
وَجْهَهُ كَأَنَّهُ كِرَّةٌ ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخِي
فَقَالَ أَنْظِرِي مَنْ إِخْوَانُكُمْ فَإِنَّمَا الرِّضَاءُ
مِنَ الْمَجَاعَةِ

بَابُ لَبِّنِ الْفَحْلِ

٩٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي
الْقَعِيسِ جَاءَ يَسْتَاذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَجْزٌ

باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے دو برس کے بعد پھر رخصت
سے حرمت نہ ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حوا لین کا لین لمن اراد ان
یتیم الرضاۃ اور رخصت قلیل ہو یا کثیر اس سے حرمت ہو جائے گی
دیہ ضرور نہیں کہ یا پنج بار دو دو چوسے

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے
اشعث سے انہوں نے اپنے باپ (سلیم بن اسود) سے انہوں نے
مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ان کے پاس تشریف لے گئے دیکھا تو وہاں ایک مرد بیٹھا ہے یہ
دیکھ کر آپ کا چہرہ بدل گیا ناگوار گذر حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول
اللہ وہ میرا دوست ہے آپ نے فرمایا دیکھو سوچ سمجھ کر کہو کن
تمہارا بھائی ہے رضاعت وہی معتبر ہے جو (جیٹنے میں) بھوک بند کرے

باب جس مرز کا دودھ ہموہ بھی دودھ پینے والے پر حرام ہو جاتا ہے وہ شیر خوار کا باپ ہو جاتا ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک سے
نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے
انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا فلق جبراب القمیس کا بھائی
اور حضرت عائشہؓ کا دو بیٹا تھا ان سے اندر آنے کی اجازت مانگنے لگا

(القیہ) صفحہ ۱۱۱ میں وارد ہے حضرت جگر دغا فراتے ہیں کہ میں تو کسی جہت میں سرائے ظلت اور تدلیک کے مطلق زور نہیں پاتا واللہ اعلم ۱۲ منہ عہ یہاں تو نہاد اللہ ایک دو نہیں کہتی موجود ہیں ۱۲ منہ عہ عذاب میں گرفتار ہوں ۱۲ منہ عہ آنحضرت کی ولادت کی خوشی میں ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ۵۸) ۱۔ یہ آیت لا کر امام بخاریؒ نے حنفیوں کو رد کیا جو کہتے ہیں رفاعت کی مدت اڑھائی برس تک ہے حنفی کہتے ہیں دوسری آیت میں ہے ودعوا لثمن ثمناً اور جواب ہے کہ اس آیت میں عمل کی اقل مدت چھ مہینے اور فصال کے چوبیس مہینے دونوں کی میعاد چھ مہینے مذکور ہے یہ نہیں کہ جس کی مدت تین مہینے اور فصال کی چوبیس مہینے جیسے تم نے سمجھا ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ دوسری آیت میں لمن الادوان جرم الزنا ہے تو رفاعت کی اکثر سے اکثر مدت دو برس ہوگی اور کم مدت پانچ برس کی مدت نویس مہینے ۱۲ مہینے ۱۵ مہینے اور نام المکث اور اکثر علما کا یہ قول ہے بلکہ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور اسحاقؒ اور ابن حزمؒ اور اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ کم سے کم پانچ بار بدودھ چرنا حوست کے لیے مضر ہے ان کی دلیل حضرت عائشہؓ کی صحیح حدیث ہے جس کو امام مسلمؒ نے روایت کیا کہ قرآن میں اگر عمل پانچ بار بدودھ چرنے کا نکتہ دوسری حدیث میں ہے کہ ایک بار بدودھ چرنے سے حرمت نہیں ہوتی ۱۲ مہینہ۔

سے حافظ نے کہا پھر کو اس کا نام معلوم نہیں ہوا میں سمجھتا ہوں شاید وہ اربعہ عیسائی لاکھڑی بیٹا جو جو حضرت عائشہؓ کا رضاعی باپ تھا اور جس نے کہا کہ یہ مرید عبد اللہ ہیں نیز یہ اس کا نے غلطی کی کہ وہ بالاتفاق تابعین میں سے تھا لہے جب دودھ کے سوا اور کوئی چیز نہیں ہوتی امامنہ۔

مِنَ الرِّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ
أَنْ أَذْنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِأَلْزَامِي صَنَعْتُ نَأْمِي
أَنْ أَذْنَ لَهُ.

بَابُ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

۹۵. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ
عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ
عُقْبَةَ لِكُنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ
تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْ امْرَأَةً سَوْدَاءُ
فَقَالَتْ أَرْضَعُكُمْ مَا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
تَزَوَّجْتُ فَلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ
فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي
إِنِّي قَدْ أَسْرَضْتُكُمْ مَا وَهَى كَاذِبَةٌ
فَأَعْرَضَ فَاتَيْتُهُ مِنْ قَبْلِ وَجْهِهِ
قُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ كَيْفَ
يُهَاوِقْدُ زَعَمْتَ أَنَّهَا قَدْ أَسْرَضْتُكُمْ مَا دَعَهَا
عَنْكَ وَأَشَارَ إِسْمَاعِيلُ بِإِصْبَعِيهِ

یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حجاب (پردے) کا حکم اتر چکا تھا حضرت
عائشہؓ کہتی ہیں میں نے اس کو اجازت نہ دی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا میں
اس کو آنے دے (وہ تیرا رضاعی چچا ہے)

باب اگر صرف دودھ پلانے والی عورت رضاع کی گواہی دے
داور کوئی گواہ نہ ہو

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن
ابراہیم نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے انہوں نے عبد اللہ بن ابی ملیکہ
سے انہوں نے کہا مجھ سے عبید بن ابی مریم نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن
حارث سے عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے کہا میں نے یہ حدیث خود عقبہ سے بھی
سنی تھی (بے واسطہ عبید کے گھر والوں سے جو حدیث میں نے سنی ہے وہ
مجھ کو خوب یاد ہے خیر عقبہ نے کہا میں نے ایک عورت (اصحیحی بنت ابی
دہاب) اسٹن میں ایک کالی عورت نامہا مسلم آئی کہنے لگی (واہ اچھا نکاح ہوا) میں
نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے (تم بھائی ہیں) عقبہ نے کہا میں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پاس حاضر ہوا آپ سے بیان کیا کہ میں نے ایک عورت سے نکاح
کیا اب فلاں کالی عورت رجب نکاح ہو چکا تو کہتی ہے میں نے تم دونوں
کو دودھ پلایا ہے وہ جھوٹی ہے آپ نے میری طرف سے منہ پھیر لیا
آپ کو عقبہ کا یہ کہنا کہ وہ جھوٹی ہے ناگوار گزرا خیر میں اس طرف گیا
جدہ پر آپ کا منہ تھا اور یہی عرض کیا کہ وہ عورت جھوٹی ہے آپ نے
فرمایا بھلا تو اس عورت کے ساتھ کیسے رہ سکتا ہے جب ایک عورت
یوں کہتی ہے میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اس عورت کو چھوڑ دیجئے

۱۔ اکثر علما اور ائمہ اربعہ کا یہی قول ہے کہ جیسے دودھ پلانے سے مرض حرام ہر جاتی ہے ویسے ہی اس کا وہ خلاف بھی اور اس کے عزیز بھی مگر ہر جاتے ہیں جس
کے جماع کی وجہ سے عورت کے دودھ ہوا ہے اور ربیعہ اور ابن عبید اور داؤد وغیرہ نے کہا ہے کہ رضاعت کی وجہ سے عورت کا خاندان حرام نہیں ہوتا نہ اس کے عزیز
اور نہ نہ سب غلط و خلاف اصولی صحیح کے ہے ۱۲ منہ۔

۲۔ اس صورت میں ہمارے امام احمد بن حنبل اور اسحاق اور داؤد صحیح اور اسحاق حدیث کے نزدیک وضاحت ثابت ہر جادے کا لیکن شافعی و ابو حنیفہ کے
نزدیک ثابت نہ ہوگا ۱۲ منہ ۳۔ اور کوئی عورت کرے کیا عورتوں کا مال ہے ۱۲ منہ۔

السَّبَابَةُ وَالْوَسْطَى يَحْكِي أَيْوَبَ.

اسمعیل بن علیہ راوی نے اپنے کلمے کی انگلی اور چچ کی انگلی سے اس طرح اشارہ کیا جیسے ایب عقیقانی نے اس حدیث کو روایت کرتے وقت اشارہ کیا تھا

بَابُ مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ
وَمَا يَحْرُمُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ
أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ
وَصَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ
إِلَىٰ إِخْرَ الْأَيَّتَيْنِ إِلَىٰ قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ
عَلِيمًا حَكِيمًا وَقَالَ أَنَسٌ وَالْمُحْصَنَاتُ
مِنَ النِّسَاءِ ذَوَاتُ الْأَرْوَاحِ الْحَرَامِ
الْأَمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ لَا يَبَىٰ بَأْسًا أَنْ يَنْبَغَ
الرَّجُلُ جَارَ بَيْتِهِ مِنْ عَبْدٍ وَقَالَ وَلَا تُكْرَهُ
الْمُشْرِكَاتُ حَتَّىٰ يُؤْمِنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
مَا ذَاكَ عَلَىٰ أَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ كَأَمِّهِ وَابْنَتِهِ
وَأُخْتِهِ وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا

باب کونسی عورتیں حلال ہیں اور کون سی حرام ہیں اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں ان کو بیان کیا) فرمایا حرام ہیں تم پر مائیں تمہاری بیٹیاں تمہاری بہنیں تمہاری بھوپھیاں تمہاری خالائیں تمہاری بھتیجیاں تمہاری بھانجیاں تمہاری آخرائیں ان اللہ کا ان علیما حکیمما تک اور انس بن مالک نے کہا وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ سے خاوند والی عورتیں مراد ہیں جو آزاد ہوں وہ بھی حرام ہیں الا ما ملکت ایمانکم کا یہ مطلب ہے کہ اگر کسی کی لونڈی اس کے غلام کے نکاح میں ہو اس کو غلام سے چھین کر (طلاق دلو اگر) اس سے خود صحبت کرے اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ مشرک عورتوں سے جب تک وہ ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرنا اور ابن عباسؓ نے کہا چار عورتیں ہوتے ہوئے پانچویں سے بھی نکاح کرنا حرام ہے جیسے اپنی ماں بیٹی بہن سے نکاح کرنا اور امام احمد بن حنبل نے مجھ سے کہا ہم سے بھی ابن مسعودؓ

لے انہوں نے آنحضرتؐ کا اشارہ نقل کیا تھا آپ نے انھیں سے بھی اشارہ کیا اور زبان سے بھی فرمایا اس حدیث کو پھر دے جو لوگ کہتے ہیں کہ رعایت مرفوعہ کی طرف شادت سے ثابت نہیں ہوتی وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم دو جہاں آپ نے نہیں دیا تھا بلکہ احتیاطاً شبہ سے بچنے کی کے لیے ۱۲ منہ ۱۲ اس کو اسماعیل قاضی نے کتاب احکام القرآن واصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ لیکن اکثر لوگوں نے الا ما ملکت ایمانکم کا یہ مطلب لکھا ہے کہ جو خاوند والی عورتیں لڑائی میں قید ہو کر آئیں لونڈیاں ہیں ان سے جماع کرنا درست ہے اگر ان کے خاوند کا فرار الحرام میں موجود ہیں ۱۲ منہ ۱۲ مگر اہل کتاب یعنی یہودی اور نصرانی عورت سے مسلمان نکاح کر سکتا ہے اس طرح مجوسی یعنی ہندی عورتوں سے نکاح جائز نہیں رکھی اور کہا ہے کہ وہ اہل کتاب نہیں ہیں قسطلانی نے کہا اور پیغمبروں کے پیرو جیسے آدم اور ادریس اور شیث اور داؤد کے ان کا بھی یہی حکم ہے اسی طرح سورج اور تاروں اور چاند کو پرچنے والوں کا اور مسلمان اور ذائقہ اور غنیمہ والی عورتوں سے بھی نکاح درست نہیں ۱۲ منہ ۱۲ اس کو دربی اور عبد بن عبد نے باسناد صحیح واصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ امام احمد بن حنبل سے امام بخاری نے اس کتاب میں دو روایتیں کیں ہیں ایک یہ اہد ایک مغازی میں اور مجھ کو ان کی وہ معلوم نہیں ہوئی کہ امام بخاری نے ایسے بڑے امام سے زیادہ روایتیں اس کتاب میں کیوں نہیں کیں ملاحظہ کیا کہ اس کی وہ یہ معلوم ہوئی ہے کہ امام بخاریؒ اپنے سفر میں امام احمد کے اکثر مشائخ سے مل چکے تو امام سے روایت کرنے کی ضرورت نہ رہی اور جب امام بخاری نے دوسرا سفر کیا ہے اس زمانہ میں امام احمد بن حنبل نے حدیث سننا نام کر دی تھی شاذ و نادر حدیث سناتے تھے اور یہی سبب ہوا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے اقربان یعنی علی بن مدینی وغیرہ سے بہت سی روایتیں کیں ۱۲ منہ۔

يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُهَيْبَانَ حَدَّثَنِي
حَبِيبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعُ دُمُومٍ مِنَ الْقَهْرِ
سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرْمَتَ عَلَيْكُمْ أَقْهَتَكُمْ
الْأَيَّةَ وَجَمَعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ
بَيْنَ ابْنَتِهِ عَلِيٍّ وَامْرَأَةٍ عَلَيْهِ وَقَالَ
بُنْ سَيْرِينَ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَرِهَهُ
الْحَسَنُ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ
وَجَمَعَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمِّهِ فِي لَيْلَةٍ وَكَرِهَهُ جَابِرُ
بْنُ زَيْدٍ لِانْقِطَاعِهِ وَلَيْسَ فِيهِ
تَحْرِيمٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَاحِلٌ لَكُمْ مَا
وَرَأَوْا ذُرِّيَّتَهُمْ وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِأَخْتِ امْرَأَتِهِ
لَمْ تَحْرُمَ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ وَيُرْوَى عَنْ
يَحْيَى الْكِنْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَابْنِ
جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ إِنْ أَدْخَلَهُ
فِيهِ فَلَا يَتَزَوَّجُ أُمَةً وَيَحْبِلُ

نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے کہا محمد سے حبیب بن ابی
ثابت نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس
سے انہوں نے کہا خون کی رو سے تم پر سات رشتے حرام ہوئے
اور شادی کی وجہ سے یعنی (سرالی) سات رشتے پھر انہوں نے
یہ آیت پڑھی حرمت علیکم اہتاکم اخیر تک اور عبد اللہ ابن جعفر بن
ابی طالب نے حضرت علیؑ کی صاحبزادی (حضرت زینب) اور حضرت علیؑ
کی بی بی (میل بنت مسعود) دونوں سے نکاح کیا ان کو جمع کیا اور
ابن سیرین نے کہا امام حسن بصری نے ایک بار تو اس کو مکروہ کہا
پھر کہنے لگے اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور امام حسن بن حسن
بن علی بن ابی طالب نے اپنے دونوں چچا کی بیٹیوں کو ایک
رات میں بیاہ لیا اور جابر بن زید تابعی نے اس کو مکروہ جانا اس
خیال سے کہ بہنوں میں جلا پانہ پیدا ہو سچہ یہ کچھ حرام نہیں ہے کیوں
کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کے سوا اور سب عورتیں تم کو حلال ہیں
اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا اگر کسی نے اپنی سالی
سے زنا کی تو اس کی جو دو سال کی بہن اس پر حرام نہ ہوگی اور
یہی بن قیس کندسی سے روایت ہے انہوں نے شعبی اور
ابو جعفر سے انہوں نے کہا اگر کوئی شخص روم سے بازی
سے لواطت کرے اور روم سے کے دخول کر دے تو اب اس کی

لے اس کو بغوی نے جدیدات میں وصل کیا مسموم ہا کہ ایک عورت اور اس کے خاوند کی بیٹی میں جو دوسری عورت کے پیٹ سے ہو جمع کرنا جاوے حضرت زینب
حضرت فاطمہؓ کے بطن سے حضرت علیؑ کی صاحبزادی عقیق اور میل بنت مسعود حضرت علیؑ کی بی بی عقیق عبد اللہ بن جعفر کی چچی جو بی بی معلوم ہوا چچی یا ممانی یا مہر چچی
کی جو دو ہونے لپ کی بہن یعنی پھر بھی نہ ہو اس سے آدمی نکاح کر سکتا ہے اور یہ حد میں محرم نہیں ہے اسی طرح خاوند کے خاوند کے چچا کی بہن نہ ہو حلال ہے اسی طرح
مسمومہ کی جو دو ہو چچی کی بہن کی ان نہ ہو کہ ہندوستان میں ایسی عورتوں سے نکاح کرنے کی رسم نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو سعید بن مسعود نے وصل کیا یہ ابن
سیرین نے اس وقت کہا جب کسی نے ان سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن صفوان نے ایک عورت سے اور اس کے خاوند کی ایک بیٹی سے جو دوسری
عورت کے پیٹ سے تعلق دونوں سے نکاح کر لیا ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کو داؤد قطنی نے وصل کیا ۱۴ منہ ۱۵ منہ یعنی محمد بن علیؑ اور عرو بن علیؑ ۱۲ منہ
۱۳ منہ اس کو عبد الرزاق اور ابو حمیدہ بن سلام نے وصل کیا معلوم ہوا چچی کی بہن کو جمع کر سکتے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ یعنی چچی کی بہنوں کے جمع کرنے کو ۱۲ منہ
۱۳ منہ یعنی ایک دوسری کی کوئی نہ ہو جانے سے ۱۴ منہ ۱۵ منہ یہ مضمون ایک دفعہ حدیث میں بھی وارد ہے جس کو ابن ابی شیبہ اور ابو داؤد نے روایت کیا کہ انہوں نے اس شخص سے روایت کیا کہ وہ اس کو مکروہ جانتے تھے ۱۲ منہ باقی بر صلاۃ
عورتوں کو جمع کرنے سے منع کیا اس لیے کہ ان میں دشمنی نہ پیدا ہو اور خلال نے ابو ہریرہؓ اور عثمانؓ سے روایت کیا کہ وہ اس کو مکروہ جانتے تھے ۱۲ منہ باقی بر صلاۃ

هَذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ لَمْ يَتَابَعْ عَلَيْهِ وَ
قَالَ عِكْرِمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى
بِهَالِكٍ تَحَرَّمَ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ دِيْدُ كَرَّ
عَنْ ابْنِ نَصْرِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَرَّمَ
وَأَبُو نَصْرِ هَذَا لَمْ يَعْرِفْ بِسَالِحٍ
مِنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ يَرَوِي عَنْ جَمْرَانَ
ابْنِ حُمَيْدٍ وَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَ الْحَسَنَ
وَبَعْضَ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَحَرُّمَهُ عَلَيْهِ وَ
قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَحَرُّمُ حَتَّى يُلْزَقَ
بِالْأَسَافِ كَيْفَى يُجَامِعُ وَ جَوَزَهُ
ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عُرْدَةُ وَ الزُّهْرِيُّ وَ
قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا تَحَرُّمُ وَ
هَذَا مُرْسَلٌ

بَابُهُ دَسَابُكُمْ الْبَقِي فِي
جُؤْسِكُمْ مَنِ لَسَّكُمْ الْبَقِي دَخَلْتُمْ
بِهِنَّ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الدُّخُولُ وَ
الْمَسِيسُ وَ الْمَسَّاسُ هُوَ الْجَمَاعُ
وَمَنْ قَالَ بَنَاتٌ وَلَدَهَا مِنْ بَنَاتِهِ فِي
التَّحْدِيمِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

سے نکاح نہ کرے اور بھلی راوی مشہور شخص نہیں ہے اور نہ کسی
اور نے اس کے ساتھ ہو کر یہ روایت کی اور عکرمہ نے ابن عباس
سے روایت کی اگر کسی نے اپنی ساس (خوش دامن) سے زنا کی تو اس
کی جوہر اس پر حرام نہ ہوگی اور ابو نصر نے ابن عباس سے یہ روایت کی،
حرام ہو جائے گی اور اس راوی ابو نصر کا حال معلوم نہیں اس نے ابن
عباس سے سنا ہے یا نہیں (لیکن ابو زرہ نے اس کو ثقہ کہا ہے
اور عمران بن حصین اور جابر بن زید اور حسن بصری اور بعض عراق
والوں (ثوری اور ابو حنیفہ) کا یہی قول ہے کہ حرام ہو جائے گی اور
ابو ہریرہ نے کہا حرام نہ ہوگی جب تک اس کی ماں (اپنی خوشنماں)
کو زمین سے نہ لگا دے (اس سے جماع نہ کرے) اور سعید بن
مسیب اور عروہ اور زہری نے اس کو جائز رکھا ہے اور زہری نے کہا ستر
علی نے فرمایا اس کی جوہر اس پر حرام نہ ہوگی اور یہ روایت منقطع ہے۔

باب اللہ کے اس قول کا بیان اور حرام میں تم پر تمہاری
بی بیوں کی لڑکیاں جن کو تم پرورش کرتے ہو جب تم ان بی بیوں سے
دخول کر چکے ہو ابن عباس نے کہا دخول اور مسیس اور لمس ان سب
سے جماع مراد ہے اور اس قول کا بیان کہ جوہر کی اولاد کی اولاد دشنا
ہوتی یا نواسی ابھی حرام ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ
سے فرمایا اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو مجھ پر پیش نہ کرو تو بیٹیوں میں

(تقریباً بقدر) کہ کمال جمع بین الاختین یہ عقد نکاح حرام ہے اور یہاں یہ عقد نکاح جمع نہیں ہوا بلکہ ایک سے نکاح کیا ایک سے زنا کی اس کو عہد الزناق نے
دلیل کیا ۱۲ منہ (جو اشیاء مغلطہ) سفیان ثوری اور داؤدی اور امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے کہ اگر کوئلے سے دخول کیا غلام تو اب اس کی ماں سے نکاح
کرنا حرام ہو گیا اسی طرح اگر سرے سے نواخت کی یا سارے سے تو پھر اس کی بیٹی یا بہن حرام ہو جائے گی۔ یہ قول شاذ ہے اور مجاہد و عطاء و اہل حدیث نے اس کی
عاقبت کی ہے وہ کہتے ہیں جمع بین الاختین صرف یہ عقد نکاح حرام ہے اسی طرح اپنی جوہر کی ماں حرام ہے نہ مغلطہ لڑکے کی ماں اب اگر کوئی اپنی جوہر سے نکاح
کے بعد نواخت کرے تو اس کی بیٹی اس پر حرام ہوگی یا نہیں اس میں دو قول ہیں ۱۲ منہ ۱۳ کیوں کہ حرام سے حلال حرام نہیں ہوتا یہ مضمون ایک مرفوع حدیث میں ہے
جس کو داؤد قنی اور طبرانی نے حضرت عائشہ سے نکالا اگر کسی حدیث سے زنا کرے اس کی بیٹی یا ماں سے نکاح کر سکتا ہے اس کی سند ضعیف ہے ابن عمر سے موقوف ابھی
ایسا ہی مروی ہے ۱۲ منہ ۱۳ اس کو بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ حنفیہ کا یہی قول ہے اس کو سفیان ثوری نے اپنی جامع میں وصل کیا اباقی یہ صفحہ ۹۱

حَبِيبَةٌ لَا تَعْرِضُ عَلَى بَنَاتِكَ وَكَذَلِكَ
حَلَالٌ وَلَدُ الْبَنَاتِ هُنَّ حَلَالُ الْبَنَاتِ
وَهَلْ تَسْمَى الرَّبِيبَةُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ
فِي حَجْرِهِ وَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيْبَةً لَهَا إِلَى مَنْ يَكْفُلُهَا
وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابْنَ ابْنَتِهِ ابْنًا۔

بیٹے کی بیٹی (پوتی) اور بیٹی کی بیٹی (داسی) سب انگلیں اور اسی طرح
بہروں میں پوت بہرہ پرستے کی بیٹی اور بیٹیوں میں بیٹیوں کی بیٹیاں
پوتیاں، اور داسیاں سب داخل ہیں اور جہرہ کی بیٹی ہر حال میں ریبہ
ہے خواہ خاوند کی پرورش میں ہو یا اور کسی پاس پرورش شرفی
ہر ہر طرح حرام ہے اور آنحضرت نے اپنی ربیبہ زینب
کو جو ابوسلمہ کی بیٹی تھیں، ایک اور شخص (ذو نفل) نے بھی، کو پالنے کے
لیے دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے
امام حسنؑ کو اپنا بیٹا فرمایا۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي
سُفْيَانَ قَالَ فَاَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ نِكَحُكُمْ
قَالَ اتَّحِيتَيْنِ ؟ قُلْتُ كَسْتُ لَكَ
بِمُخْلِيَةٍ ذَا حَبٍّ مِنْ شَرِكَيْنِي فَيَكُ
أُخْتِي قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ
بَلَخْتِي أَنْتَكَ تَخْطُبُ قَالَ
أُبْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ ؟ قُلْتُ نَعَمْ۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے
سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے
اپنے والد عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے
انہوں نے کہا میں نے آنحضرت سے عرض کیا کیا آپ ابو سفیان
کی بیٹی (غزوہ یادرہ یا حنہ) کو چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کیوں میں
کیا کروں میں نے کہا نکاح کر لیجیے اور کہا آپ نے فرمایا تو اس
کو پسند کرے گی میں عرض کیا کیا میں ایک اکیل تھوڑی آپ کے پاس
ہوں زکوٰۃ کی سرکن نہیں) پھر اگر میری بہن آپ کی زوجیت میں شریک ہو تو غیروں
سے اچھا ہے آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں میں نے
کہا میں نے سنا ہے آپ (زینب بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں

(بقیہ صفحہ سابقہ) اسے عمران کی رعایت کو عبدالرزاق نے اور جہیز اور حسن بصری کی روایات کو ابن ابی شیبہ نے اصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس سے حنفیہ کا رد منظور ہے
دیکھتے ہیں اگر اس کی فوج شہرت سے دیکھی یاس سے ماس کیا تب بھی اس کی بیٹی یعنی اس کی جہرہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ اہل حدیث کے نزدیک کسی
حال میں حرام نہ ہوگی تو ماس سے جہرہ بھی کرے جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ ۱۵ کیونکہ زہری نے حضرت علیؑ سے نہیں سنا اس کو امام بیہقی نے اصل
کیا ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث آگے موصولہ مذکور ہوگی اور اوپر بھی گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی اگر کوئی ماس سے زنا کرے تب بھی اس کی بیٹی یعنی زنا کرنے
والے کی جہرہ اس پر حرام نہ ہوگی اس کو رکھ سکتا ہے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ۹۱) ۱۵ قول محمدؐ کی قید اتفاق ہے نہ مستحکم اور بعضوں کے نزدیک اگر ربیبہ خاوند کی گود میں پرورش میں نہ ہو تو اس سے نکاح درست ہے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ
سے ایسا ہی منقول ہے مگر جہرہ رملہ اور آنسہ ازولہ اس کے خلاف ہیں ۱۲ منہ ۱۵ اس کو جہرہ اور حاکم نے اصل کیا: جہرہ اس کے آپ نے زینب کو فرمایا اگر وہ میری ربیبہ
نہ ہوتی جب بھی مجھ پر حرام ہوتی جیسے اوپر گزر چکا ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث اوپر موصولہ کتاب النکاح میں گزر چکی ہے اس سے بھی ہم نکلتا ہے کہ بی بی کی پوتی شریک کی بیٹی کے
حرام ہے ۱۵ یعنی وہ نہیں کیسے جمع ہو سکتی ہیں۔

قَالَ كَوْلِمَ تَكُنْ سَرِيكِي مَا حَلَّتْ
لِي أَرْضَعَتِي وَأَبَاهَا ثَوِيَّةٌ فَلَا
تَعْرِضَنَّ عَلَيَّ بَنَاتُكَ وَلَا أَخَوَاتُكَ
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ دُرَّةُ
بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ -

بَابُ ۵ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأَخْتَيْنِ
إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ -

۹۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ
حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْنَبَ
ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمِّ حَلِيَةَ
قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنِكَمُ اخْتِي
بِنْتُ أَبِي سَفِينٍ قَالَ وَتَجِبِينَ قُلْتُ
نَعَمْ لَسْتُ بِمُحَلِّيةٍ ذَا حَبٍّ مِنْ
شَاكَكِي فِي خَيْرٍ اخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ لَا
يَعْمَلُ فِي قُلْتِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ إِنَّا
لَنَتَحَدَّثُ أَنْكَ تَوِيدُ أَنْ تَنِكَمَ
دُرَّةُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ بِنْتُ
أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لَعَمْ قَالَتْ فَوَاللَّهِ
كَوْلِمَ تَكُنْ فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي
إِنَّمَا لَابَنَةُ اخْتِي مِنَ الزَّوْجَاتِ أَرْضَعَتِي
وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوِيَّةٌ فَلَا تَعْرِضَنَّ
عَلَيَّ بَنَاتُكَ وَلَا أَخَوَاتُكَ -

آپ نے فرمایا واہ واہ وہ تو اگر میری ربیبہ نہ ہوتی جب بھی میرے لیے حلال
نہ ہوتی مجھ کو اور ابو سلمہ اس کے باپ کو دونوں کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے
وہ میری بھتیجی ہوتی، دیکھو دائرہ سے اپنی بیٹیاں اور اپنی بہنیں مجھ پرش
نہ کرنا۔ لیث بن سعد نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا اس میں
ابو سلمہ کی بیٹی کا نام درہ مذکور ہے (اور اگلی روایت میں زینب)

باب وان تجمعوا بين الاختين الا ما قد سلف کا بیان

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث
بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو
عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو زینب بنت ابی سلمہ نے ان کو ام الزینب
ام حبیبہ نے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا یا رسول اللہ آپ میری بہن ابوسفیان کی بیٹی سے نکاح کر
لیجیے آپ نے فرمایا کیا تو اس کو پسند کرے گی میں نے کہا جے
شک میں کچھ اکیلی تھوڑی آپ کے پاس ہوں رہیوں تو ماشاء اللہ
آٹھ سو کنیں موجود ہیں پھر اگر میری بہن کا بھلا ہو تو غیروں سے
تو اس کی بھلائی مجھ کو اچھی معلوم ہوتی ہے آپ نے فرمایا وہ تو
میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ ایک بہن میرے نکاح میں
ہے میں نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم ہم تو یہ مذکور کر رہے
تھے کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں
آپ نے فرمایا سچ ایم سلمہ کی بیٹی سے وہ تو خدا کی قسم اگر میری پرورش
میں نہ ہوتی (میری ربیبہ نہ ہوتی) جب بھی میرے لیے حلال نہ
ہوتی وہ تو رذاعت کے رشتے سے میری بھتیجی ہے مجھ کو اور
ابو سلمہ (اس کے باپ) کو دونوں کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے تو
ایسا مست کیا کرو اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کر لینے

سہ جواہر لب کی نوٹری مرقی ۱۲ منہ ۱۷ سے ان سے نکاح کرنے کے لیے نہ کہنا ۱۲ منہ ۱۷ اس کو خود امام بخاری نے آگے وصل کیا ۱۲ منہ -

بَابُ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَاتِهَا وَقَالَ دَاوُدُ وَابْنُ عَدْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَاتِهَا۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي قَلْبِصَةُ بْنُ ذُوَيْبٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةُ

کے لیے نہ کہا کرو۔

باب اگر بھوپہ یا خالہ نکاح میں ہو تو اس کی بھتیجی یا بھانجی کو نکاح میں نہیں لاسکتا۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو عاصم نے خبر دی شعبی سے انہوں نے جابر سے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی عورت اپنی بھوپہ یا اپنی خالہ کے اوپر نکاح کی جاوے اور داؤد بن ابی بند اور ابن عدن نے اس حدیث کو شعبی سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کیا۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی ایک عورت اور اس کی بھوپہ یا ایک عورت اور اس کی خالہ کو اپنے نکاح میں جمع نہ کرے۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے قلیصہ بن ذویب نے بیان کیا انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا کہ کوئی اپنی جود پر اس کی بھوپہ یا خالہ کو بیاہ کر لائے زہری نے کہا باپ

لے حافظ نے کہا دو بہنوں کا نکاح میں جمع کرنا باجماع حرام ہے خواہ یہ علی بہنیں ہوں یا علاتی یا اخانی یا دو بھوپہ ہیں ہوں اگر دو لڑکیاں ملگ بھنیں ہوں تو بھینوں نے دوا کا نہ کیا جائز رکھا ہے اور مجہورہ سے اس کو بھی منع کیا ہے ۱۲۷۱ھ میں سند نے کہا اس پر عمل کا اجماع ہے لیکن خابجوں اور شیعوں نے اس کو جائز رکھا ہے ان کے خلاف کا اعتبار نہیں ابن عباس سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ دو بھوپہ ہیں اور خالوں میں بھی جمع کرنا مکروہ ہے قسطلانی نے کہا بھوپہ میں طوا کی بہن ناکی بہن ان کے باپ کی بہن اسی طرح خالہ میں ناکی کی بہن ناکی کی ماں سب راض ہیں اور اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ان دونوں کا نکاح میں جمع کرنا درست نہیں ہے کہ اگر ان میں سے ایک کو رد فرما کر دوسری اس کی عرس ہوا البتہ اپنی جود کے ہاں کی بیٹی یا خالہ کی بیٹی یا چچا کی بیٹی یا چچا کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے ۱۲۷۲ھ۔

لَوْ خَالَتُهَا فَنَزَلِي خَالَهَ اَيُّهَا يَتْلِكَ الْمَثَلَةُ
لَاَنْ عُرُوَّةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
حَرَمُوا مِنَ التَّمَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ
النَّسَبِ -

بابہ الشغارہ

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ تَارِخٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنِ الشَّغَارِ وَالشَّغَارِ أَنْ يُتَزَوَّجَ الرَّجُلُ
أُبْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوَّجَهُ الْأَخُو أُبْنَتَهُ
لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ -

بابہ هل للزوجة ان تهب نفسها لاحد

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَاوٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
كَانَتْ حَوْلَهُ بِنْتُ حَكِيمٍ مِنَ اللَّاتِي وَهَبَتْ
أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَمَا تَسْتَحْيِي الْمَرْأَةَ
أَنْ تَهَبَ أَنْفُسَهَا لِلرَّجُلِ فَلَمَّا نَزَلَتْ
تَرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا أَرَاكَ إِلَّا يُكَارِعُ فِي هَوَاكَ
سَادَاكَ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدَّبُ وَ مُحَمَّدٌ

کہا باپ کی خالہ کا بھی حکم ہے اس طرح باپ کی پھر بھی کا بھی کیوں
کہ عروہ نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں
نے کہا رمانعت سے بھی وہی رشتے حرام سمجھو جو خون کی وجہ سے
حرام ہوتے ہیں۔

باب شغار کے بیان میں (اس کی تفسیر آگے آتی ہے)

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالکؒ
نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا شغار کیا ہے کہ
ایک شخص اپنی بیٹی (یا بہن) دوسرے کو بیاہ دے۔ اس
شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی (یا بہن) اس کو بیاہ دے۔ پس
اور کچھ جہر نہ ٹھہرے۔

باب عورت اپنے تئیں کسی کو بخش دے تو کیا مکمل

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم سے محمد
بن فضیل نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے
اپنے والد سے انہوں نے کہا خولہ بنت حکیم ان عورتوں
میں تھی جنہوں نے اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو بخش دیا تھا حضرت عائشہؓ کہنے لگیں اسے عورت اس
کو شرم نہیں آتی کہ اپنی جان مرد کو بخشتی ہے پھر جب یہ آیت
اُتری اسے پیغمبر تو اپنی جس بی بی کو چاہے پیچھے چھوڑ دے۔
تو کہنے لگیں یا رسول اللہ اب میں سمجھی اللہ تعالیٰ جلد جلد آپ کی خوشی
پوری کرتا ہے اس حدیث کو ابوسعید (محمد بن مسلم) مؤدب اور محمد بن بشیر

سے زہری کا مطلب یہ ہے کہ جیسے باپ کی خالہ یا باپ کی پھر بھی سے نکاح درست نہیں اسی طرح باپ کی خالہ اور اس کے بھائی کی بیٹی اور باپ کی
پھر بھی اور اس کے بھتیجے کی بیٹی میں جو جائز نہ ہوگا ۱۲ منہ سے جہور علماء اور اہل حدیث کے نزدیک یہ نکاح باطل ہے اور حنفیہ کہتے ہیں نکاح درست ہو
جائے گا اور ہر ایک کو ہر شے دین ہوگا شغار کی یہ تفسیر بھٹے کہتے ہیں حدیث میں داخل ہے بھٹے کہتے ہیں ابن عمرؓ یا امام مالکؒ کا قول ہے ۱۲ منہ سے یعنی میرے
نفس سے نکاح صحیح ہوگا یا نہیں جہر۔ اس کے نزدیک اگر ہر دفعہ کا ذکر نہ کرے صرف یہ کہے کہ میں نے اپنے تئیں تجھ کو بخش دیا تو نکاح صحیح نہ ہوگا اور حنفیہ
کے نزدیک صحیح ہو جائے گا اور ہر شے دین ہوگا جہور کی دلیل یہ ہے کہ میرے نکاح ہرنا بغیر ذکر میرے فائدہ بقا رسول کریمؐ کا (باقی بر صفحہ آئندہ)

ابْنُ بَشِيرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى
بَعْضٍ -

باب ۴: نِكَاحُ الْمَحْرُومِ -

۱۰۳- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا
ابْنُ عِيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ حَدَّادٍ
ابْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَزَوَّجَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ -

باب ۵: نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتَعَةِ إِخْوَانِ -
۱۰۴- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
ابْنُ عِيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ
أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بَنِي عَمِّي
وَأَخُوهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا
قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُتَعَةِ وَعَنْ لُحُومِ
الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ -

۱۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا

اور عبدہ بن سلیمان نے بھی ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے
روایت کیا ہے ایک نے دوسرے سے کچھ زیادہ مضمون نقل کیا
ہے۔

باب احرام ولا شخص نکاح (یعنی عقد کر سکتا ہے) (نہ جماع)

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان بن عیینہ نے
خبر دی کہ ہم کو عمرو بن دینار نے کہا ہم سے جابر بن زید نے بیان کیا کہ
ہم کو عبد اللہ بن عباس نے خبر دی انہوں نے کہا آنحضرتؐ نے (حضرت یونسؑ
سے) اس وقت نکاح کیا جب کہ آپ احرام باندھے تھے۔

باب اخیر میں متعہ کا منع ہو جانا (جس کو شیعہ جائز رکھتے ہیں)

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان
بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے امام
حسن بن محمد بن علیؑ اور ان کے بھائی عبد اللہ بن محمد بن علیؑ ابو ہاشم
نے بیان کیا ان دونوں نے اپنے والد امام محمد بن حنفیہ سے
کہ ان کے والد جناب علیؑ مرتضیٰ نے ابن عباس سے کہا جو متعہ کہ حلال
کہتے تھے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی جنگ میں متعہ سے
اور پر لیر و گدہوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے غندر محمد بن جعفر

(لحقہ، صفحہ سابقہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا خالعتہ تک من دول المرمین شافعیہ کا بھی یہی قول ہے کہ بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے نکاح صحیح نہیں
ہوتا ۱۲ منہ سکہ اور جس کو چاہے اپنے پاس جگہ دے ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ۱۱۸) اسے مؤدب کی روایت کہا ابن مردویہ نے اور محمد بن بشر کی روایت کو امام احمد نے اور عبدہ کی روایت کو امام مسلم اور ابن ماجہ
نے من کیا ۱۳ منہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ ہم نہ اپنا نکاح کر سکتے ہیں نہ دوسرے کا نہ نکاح کا بیٹا ہم بھیج سکتے ہیں

اور ابو یوسف کے نزدیک نکاح کر سکتا ہے کیونکہ وہ صوفیایہ انبیاء اور ان کے تابعین و تلامذہ کے قول سے متاثر ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جب احادیث متعارضہ ہی تو اہل

حدیث کا مذہب ہونا کس لئے کہ نہایت کی حدیث قرآنی ہے اور ان کی عقل اور فہم ہے کہ یہ ہرگز خاص ہو آنحضرتؐ کا دوسرے جب ہزار اور علم ہوا اور شیعہ ہوا تو قیاد ہم ہزار

میں ہے ۱۴ منہ ۱۵ منہ میں سب نے کہا ابن عباسؓ نے علیؑ کی ام المومنینؓ سے خود روکی ہے کہ آنحضرتؐ نے ان سے جس وقت نکاح کیا آپ احرام نہیں
باندھے تھے اور ابو ہاشم اس نکاح میں دیس تھے ان سے ابن زبیر اور ابن جابر اور زبیری نے نکاح کر آنحضرتؐ نے میرٹھ سے جب نکاح کیا اس وقت (باقی صفحہ آئندہ)

وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ عَبَّاسٍ سَأَلَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ فَقَالَ لَهُ مَوْلَى لَهُ إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ وَفِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ أَوْ نَحْوَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ -

۱۰۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْزَنٍ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ عَمَرُو عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُرِينَا نَكْهًا أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا أَوْ قَالَ ابْنُ أَبِي ذَرٍّ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ سَرَجٌ زَامِرٌ لَوْ أَفْقَا فَعَشْرَةٌ مَا بَيْنَهُمَا ثَلَاثٌ كَيْلٌ فَإِنْ أَحْبَبَانِ بَيَّزَا يَدَا أَوْ يَتَا كَمَا تَسَاهَا كَرَفًا أَوْ رِيًّا أَوْ شَيْئًا كَانَ

کہنے لگا ہم سے شعب بن جراح نے انہوں نے ابو جمرہ سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس سے سنا ان سے کسی نے پوچھا عورتوں سے متعہ کرنا کیسا ہے انہوں نے کہا جائز ہے اس پر ان کا ایک غلام (مکرمہ) کہنے لگا متعہ اس حالت میں جائز ہو گا جب مردوں کو سخت ضرورت ہوگی اور عورتوں کی کمی ہوگی یا کچھ ایسا ہی کہا ابن عباس نے کہا ہاں

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب سے روایت کی انہوں نے جابر بن عبداللہ الفارسی اور سلمہ بن اکوع سے ان دونوں نے کہا ہم ایک لشکر میں تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایچی بلالؓ یا کوئی اور ہمارے پاس آیا کہنے لگا تم کو متعہ کرنے کی اجازت ہے تو متعہ کر لو اور ابن ابی ذر نے کہا مجھ سے ایسا بن سلمہ بن اکوع نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر مرد اور عورت متعہ کریں اور مدت معین نہ کریں تو (کم سے کم) تین دن تین رات مل کر رہیں اس کے بعد اگر چاہیں تو جلد ہو جائیں چاہیں تو اور مدت بڑھا دیں سلمہ نے کہا اب میں یہ نہیں جانتا کہ آنحضرت نے یہ متعہ

(یقیناً صفحہ سا لقمہ) آپ حلال تھے اب حنفیہ کا یہ کہنا کہ میرے ابن عباسؓ کی خالہ تھیں وہ ان کا حال زیادہ جانتے تھے کچھ مفید نہیں کیوں کہ یہ یمن امم کی بھی وہ خالہ تھیں اور انہوں نے خود حضرت میمونؓ کی زبان نقل کیا کہ جب آنحضرت نے ان سے نکاح کیا اس وقت آپ حلال تھے اور ممکن ہے کہ ابن عباسؓ کے نزدیک تقلید ہی سے آدمی عزم برجاتا ہو انہوں نے آنحضرت کو یہ دیکھا کہ آپ نے ہر کسی کی تقلید کی قیاس کر لیا کہ آپ عزم تھے ملائے آپ نے جہاں میں ہاں دیا تھا اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے ایک مرد کو عورت سے جدا کر دیا جس نے احرام کی حالت میں عقد کیا تھا ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ۱۱) ۱۱ یعنی شہرت کے لئے جو ہر رہ گئے ۱۲ منہ یعنی ایسی ہی سخت ضرورت کی حالت اور سفر میں آنحضرت نے متعہ جائز کر دیا تھا اگلی حدیث امام بخاری نے دونوں امور میں حنفیہ کے صاحبزادوں اور حضرت علیؓ سے نقل کی تاکہ شیعوں پر محبت پوری ہو جائے مگر امام بیہقی نے کہا کہ اس حدیث میں متعہ کا ذکر غلطی ہے کیونکہ متعہ ناس کے بعد یعنی فسخ مکہ میں ہی مباح ہوا پھر نزعہ او طاس میں منع ہوا لیکن اسحاق بن راہویہ اور ابن حبان نے ایک ضعیف طریق سے نکالا کہ پھر جنگ تبوک میں مباح ہوا ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ پھر حج و عاک میں منع ہوا غرض اس بارہ کی علت اور حرمت سے متعہ کو مشتبہ رہ گیا اور وہ اس کی علت کا غرض دیتے رہے جیسے ابن عباسؓ وغیرہ لیکن ابن عباسؓ سے یہ بھی منقول ہے کہ انہوں نے اس سے منع کیا ابن منذر نے کہا اب اس کی حرمت پر علماء کا اجماع ہو گیا صرف رافضی اس کے خلاف ہیں حوازی کے قائل ہیں ابن حبان (باقی صفحہ آئندہ)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَوَّجِيْهَا فَقَالَ مَا عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَذْهَبَ قَالَ لِمَ وَكَوْ خَالِئًا مِّنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتِمًا مِّنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِذَا رَأَى وَلَهَا يَمْنُهَا قَالَ سَهْلٌ وَمَالٌ رِّدَاؤُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَيْسَتْ لَكَ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَيْسَتْ لَكَ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ جَلِيسُهُ قَامَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَٰلِكَ أَوْسُورَةُ كَذَٰلِكَ يُعَذِّدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَكْنَا كَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

بَابُ عَرْضِ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ عَلَى أَهْلِ الْحَيْرِ.

۱۰۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ

سائنے اپنے تئیں پیش کیا استنہیں ایک شخص بلایا رسول اللہ اگر آپ کو اس کی خواہش نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے آپ نے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے بھی وہ کہنے لگا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا اپنے لوگوں پاس جا کچھ تو لے لے کچھ نہ ہو تو لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی وہ گیا پھر لٹ کر آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم مجھ کو کچھ نہیں ملا رہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی البتہ یہ تہ بند میرے پاس ہے اس میں سے آدھا ٹکڑا میں اس کو دیتا ہوں سہل کہتے ہیں اس شخص کے پاس چادر بھی (راوڑھنے کو) نہ تھی (صرف ازار ہی تھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ازار کیا کام آسکتی ہے تو پہنے تو عورت اس میں سے کچھ پہننے سے رہی وہ پہنے تو کچھ نہیں پہن سکے گا۔ آخر وہ شخص دمالوس ہو کر بیٹھ گیا بڑی دیر تک بیٹھ کر اٹھا دپھٹنے کے لیے تیار ہوا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (جاتا ہوا) دیکھ کر خود بلایا یا کسی اور بلوایا اور پوچھا بھلا تجھ کو قرآن میں سے کیا یاد ہے وہ کہنے لگا غلانی غلانی سورت کئی سورتیں اس نے گئیں آپ نے فرمایا جا ہم نے ان سورتوں کے بدل یہ عورت تیری ملک (نکاح) میں دے دی۔

باب اگر آدمی اپنی بیٹی یا بہن کسی نیک آدمی کے سامنے پیش کرے (اس سے نکاح کر لینے کو کہے)

ہم سے عبدالعزیز ابن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے ابنوں نے صالح بن کیسان سے

(بقیہ صفحہ سابقہ) انس نے اپنی بیٹی کو خوب تنبیہ کی تو اس عورت کو بے شرم بتا رہی تھی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی رغبت کی سہماں اللہ نے اسے قسمت اس عورت کی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ بتائیں قسطلانی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ نیک بخت اور دیندار مرد کے سامنے اگر عورت اپنے تئیں پیش کرے تو اس میں کوئی عار کی بات نہیں ہے البتہ دنیاوی عرض سے ایسا کرنا برا ہے

كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ اخْبَرَنِي سَلَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأْتَتْ حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حَذَافَةَ السَّحْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَقَّى بِالْمَكِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ آتَيْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرَ فِي أَمْرِي فَلَيْتَ لِي أَيْ لَيْتَ لِي فَقَالَ قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَقَمَتِ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا وَكُنْتُ أَرْجُو عَلَيْهِ مَعِيَ عَلَى عُثْمَانَ فَلَيْتَ لِي أَيْ لَيْتَ لِي ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحَتْهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَى حَيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّ لَمْ يَعْصِنِي أَنْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ فَمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِيْتُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأَفْضَى سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سالم بن عبد اللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ جب ام المومنین حفصہؓ بیوہ ہو گئیں ان کے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے مدینہ میں گزر گئے (جنگ احد میں زخمی ہوئے تھے) تو حضرت عمرؓ نے کہا میں عثمان بن عفانؓ پاس گیا اور ان سے کہا تم حفصہؓ سے نکاح کر لو انہوں نے کہا میں سوچ کر کہوں گا کئی راتوں تک میں ٹھہرا رہا پھر جو عثمانؓ مجھ سے ملے تو کہنے لگے میری رائے یہ ہے کہ ابوبکرؓ کا یہی نکاح نہ کروں آخر میں ابوبکرؓ پاس گیا ان سے کہا اگر تم منظور کرو تو میں حفصہؓ سے تمہارا نکاح کر دیتا ہوں یہ سن کر ابوبکرؓ خاموش ہو رہے انہوں نے کچھ جواب ہی نہیں دیا (نہ لانا نعم) اور مجھ کو عثمانؓ سے بھی زیادہ ابوبکرؓ پر غصہ آیا یہ خیر میں چند راتیں اور ٹھہرے رہا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیام بھیجا میں نے حفصہؓ کا نکاح آپ سے کر دیا پھر جو ابوبکرؓ مجھ سے ملے تو کہنے لگے میں سمجھتا ہوں جب تم نے حفصہؓ سے نکاح کر لینے کے لیے مجھ سے کہا تھا اور میں نے کچھ جواب نہیں دیا تھا تو تم کو ناگوار گزرا ہو گا میں نے کہا بیشک مجھ کو ناگوار تو گزرا تھا ابوبکرؓ نے کہا دیکھو میں نے تم کو اس وجہ سے جواب نہیں دیا تھا کہ مجھ کو معلوم ہو گیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا ذکر کیا تھا آپ کی خواہش ان سے نکاح کر لینے کی معلوم ہوتی تھی اور مجھ سے یہ بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ میں آنحضرت کا ماز فاش کر دیتا اور تم سے یہ کہہ دیتا کہ آنحضرت کا خیال حفصہؓ سے

سہم کر ل کر ابوبکرؓ اور عمرؓ میں بہت دوسری اور محبت تھی اور یہی وجہ تھی کہ ابوبکرؓ نے اس سے زیادہ دوسری نہ ہو دے بہت تنہائی کر دے دوسرے یہ کہ عثمانؓ نے جو چند باتیں پھر کر ہی ہو جواب تو دیا مثل مشہور ہے سنی سے شروع ہو جو جلدی دے حضرت ابوبکرؓ نے جواب ہی نہ دیا اس وجہ سے حضرت عمرؓ کو بہت ناگوار گزرا اور ناگوار کرنے کی بات ہی تھی کہ منہ پھر کر اپنی بیٹی دینے کو کہا اس پر جواب ملاحظہ ۱۲ منہ۔

وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَتْهَا -

۱۱۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِدَاكَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ

حَبِيبَةَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَخَذْتُنَا إِنْكَ نَاكِحُ

دُرَّةَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَى أُمِّ سَلَمَةَ لَوْ

لَمْ أَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ مَا حَلَلْتُ لِي أَنْ أَبَاهَا أَخْضَعُ الرِّضَاعَةَ

بَابُ ۴۴ قَوْلُ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ وَلَا

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَضَتْكُمْ بِهِمْ مِنْ عِطْبَةِ

النِّسَاءِ وَأَوَ كُنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّ

إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ حَلِيمٌ أَكُنْتُمْ أَضْمَرْتُمْ

وَكُلُّ شَيْءٍ مُسْتَهْذَبٌ وَأَضْمَرْتُمْ فَهُوَ مَكْنُونٌ

وَقَالَ لِي طَلْقُ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ مَتَى

عَرَضْتُمْ يَقُولُ إِنِّي أُرِيدُ التَّزْوِيجَ وَ

كَوَدِدْتُ أَنَّهُ تَيَسَّرَ لِي أَمْرًا صَالِحًا

وَقَالَ الْقَاسِمُ يَقُولُ إِنْكَ عَلَى

كَرِيمَةٍ وَإِنِّي فِيكَ لَمُرَاغِبٌ وَإِنْ

نکاح کرنے کا معلوم ہو جاتا ہے البتہ اگر آنحضرتؐ حنفہؓ نکاح کرنے کا ارادہ چھوڑ دیتے تو بے شک میں حنفہؓ کو اپنے نکاح میں لے آتا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد

نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عداک بن مالک

سے ان کو زینب ابی سلمہ نے خبر دی ام حبیبہؓ نے آنحضرتؐ صلی

اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم لوگ تو یہ باتیں کر رہے تھے کہ آپ

درہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کرنے والے ہیں آپ نے فرمایا اُمّ

سلمہ! اس کی مال پر اگر میں نے ام سلمہ سے نکاح نہ کیا ہوتا (اور درہ

میری ربیبہ نہ ہوتی) تب بھی وہ میرے لیے حلال نہ ہوتی نیز مکہ درہ کا

باپ (ابو سلمہ) میرا دو دوسرا بھائی تھا

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرماتا تم پہ کچھ گناہیں

عورتوں کو اشارے کنا بیے میں نکاح کا پیغام بھیجنا یا اپنے دل میں

چھپائے رکھنا آخر آیت غور حلیم تک اکنتم کا معنی چھپائے رکھے

اور جس چیز کو تو حفاظت سے چھپا کر رکھے اس کو کمزور، کیس گے

امام بخاریؒ نے کہا مجھ سے طلق بن غنم نے ذکر کیا کہ ہم سے زائدہ

بن قدامہ نے بیان کیا انہوں نے منصور بن سحتر سے انہوں نے مجاہد

سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے عمارؓ سے انہوں نے عمارؓ سے انہوں نے عمارؓ سے

کی تفسیر میں کہا تعرض یہ ہے مرد عورت سے کہے (جو عدت میں نہ)

میرا بھی ارادہ نکاح کرنے کا ہے یا میری آرزو یہ ہے کوئی اچھی

عورت مل جائے تو میں نکاح کر لوں یہ قاسم بن محمد نے کہا

(یہ تعرض ہے) یوں کہے تم تو اچھی عورت ہو یا میں تم کو بہت

لے ابو بکرؓ نے اپنا عذر بیان کر کے حضرت عمرؓ سے معافی کر لی ان کا بے رفع کر دیا سہمان اللہ حضرت ابو بکرؓ آنحضرتؐ کے کیسے عمرؓ راز تھے آپ اپنی

کوئی بات ابو بکرؓ سے نہیں چھپاتے تھے حالانکہ ان کی صحبتی بیٹی حضرت عائشہؓ آپ کے نکاح میں تھیں تب بھی آپ نے حنفہؓ کو بیاہ لینے کا قصد ان بظاہر

کی ہر گاہ آپ کو پوچھتے تھے کہ ابو بکرؓ آپ کے بچے برا خواہ اور جان نثار اور عاشق صادق میں بیٹی باپ سب سے زیادہ وہ آپ کو چاہتے ہیں رضی اللہ

عنہم ۱۲ منہ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور اصل یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے مطابق اس روایت کو لا کر اس

نے دوسری طرح کی طرف اشارہ کیا جو اب پر گزرتا ہے اس میں باب کا مطلب موجود ہے کہ ام المؤمنین ام حبیبہؓ نے اپنی بہن کو رباقی برصغہؓ آئندہ

اللّٰهُ لَسَأَلْتُكَ خَيْرًا أَوْ نَحْوَ
هَذَا وَقَالَ عَطَاءٌ يُعَرِّضُ وَلَا
يَبُوحُ يَقُولُ إِنَّ لِي حَاجَةً وَ
أَكْشَرِي وَأَنْتَ بِحَمْدِ اللّٰهِ تَانِفَةٌ
وَقَالَ تَقُولُ هِيَ قَدْ أَسْمَعُ مَا
تَقُولُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا يُؤَاعِدُ
وَلَيْسَ بِغَيْرِ عِلْمِهَا وَإِنْ وَاعَدَتْ
سَجَلًا فِي عِدَّتَيْهَا ثُمَّ نَصَحَهَا
بَعْدَ لَمْ يَقْرَقْ بَيْنَهُمَا وَقَالَ
الْحَسَنُ لَا تُؤَاعِدُوهِنَّ سِوَا الزَّوْجِ
وَيَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَلَيْكَتَابُ
أَجَلَهُ تَنْقُضِي الْعِدَّةَ -

بَابُ النَّظَرِ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِجِ

بہت پسند کرتا ہوں یا یوں کہے اللہ تمہارے لیے اچھا کرنے والا
ہے یا اور کوئی کلمہ اسی طرح کا اور عطار بن ابی رباح نے کہا اشارے
کنایہ میں پیغام دے دے یہ تعریف ہے صاف صاف نہ کہے مجھ سے
نکاح کر لینا مثلاً یوں کہے مجھ کو بھی عورتوں کی حاجت ہے یتیم خوش
ہو جاؤ اللہ کے فضل سے تمہارے میں چاہنے والے میں عورت
یوں جواب دے اچھا میں سنتی ہوں جو تم کہہ رہے ہو اور صاف
صاف نکاح کا وعدہ نہ کرے اسی طرح عورت کا والی بھی بے عورت
کے خبر کیے کسی سے نکاح کا وعدہ نہ کرے اس پر بھی اگر عورت نے عدت
کے اندر کسی سے نکاح کا وعدہ کر لیا اور عدت کے بعد اسی سے نکاح
پڑھایا تو نہ نکاح صحیح ہوگا اس کا توڑنا ضرور نہیں اور امام حسن بصری
نے کہا لا تواعدوا بن ستر اسے یہ مراد ہے کہ عدت کے اندر عدت
سے چھپ کر بدکاری نہ کرو اور ابن عباسؓ سے منقول ہے حتیٰ یسلخ
الكتاب اجله سے یہ مراد ہے کہ عدت گزر جائے۔

باب عورت کو نکاح سے پہلے دیکھ لینا اسی طرح مرد کو

(یقیناً صفحہ ۱۰۱ کے آخر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا تھا کہ آپ ان سے نکاح کر لیں ۱۲ منہ ۱۵ یعنی صاف یوں نہ کہے تم مجھ سے نکاح کر لیا
میں تم سے نکاح کر لوں گا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو امام مالک اور ابن ابی شیبہ نے منکر کیا ۱۲ منہ
(حواشی صفحہ ۱۰۱) ۱۵ یعنی یوں کہے میں تم سے نکاح کر لینا پس نہ کرتا ہوں ۱۲ منہ ۱۵ مثلاً تم ماشاء اللہ جو ان ہر یا تم قبول صورت جو تم حسینؓ تو عورت تم بھاری ایک
ایک امامیہ کو پسند ہے تمہاری عدت گزر جائے تو مجھ کو ضرور خبر کرنا مسلم کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس سے یہ فرمایا جب تیری عدت
گزر جائے تو مجھ کو ضرور خبر کرنا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی تمہاری آئندہ زندگی میں سگر سے گی ۱۲ منہ ۱۵ کہ میں تم سے نکاح کروں گی ۱۲ منہ ۱۵ یعنی عدت کے اندر صاف صاف نکاح
کا ذکر کرنا نکاح کا وعدہ کرنا منع ہے جو کوئی ایسا کرے گا وہ گنہگار ہو گا مگر عدت کے بعد جو نکاح کیا جائے گا وہ نکاح صحیح ہو گا نکاح میں لاپ کرنے سے کوئی نقصان نہ
ہو گا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو محمد بن حمید نے منکر کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو طبرانی نے منکر کیا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی میں عورت سے نکاح کرنا منظور ہوا اس کو کسی بیانے سے یک بدل
دیکھ سکتا ہے گو یہ دیکھنا بھرت کی گناہ ہے جو اسی طرح عورت میں جس مرد سے نکاح کرنا چاہتی ہے اس کو ایک بار کسی نہیر سے دیکھ سکتی ہے اس باب میں
جو جو صاف حدیثیں آئیں ہیں ان کو امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے نہ لائے ترمذی اور حاکم نے منقول سے نکالا ابن ابی شیبہ نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دیکھ لے اس سے امید ہے کہ تم دونوں میں خوب الفت رہے گی امام مسلم نے ابو ہریرہ سے نکالا ایک مرد نے
انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اس کو دیکھا ہے وہ بولا نہیں آپ نے فرمایا جا اس کو دیکھ لے کیوں کہ انصار
کی آنکھوں میں اکثر عیب ہوتا ہے قسطلانی نے کہا مرد عورت کے اسی طرح عورت مرد کے وہ اعضا دیکھے جو ستر نہیں ہیں جیسے آناد عورت کا کلمہ اور دونوں
کھانہ اور لہڈی کی ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک کو چھو کر باقی اعضا دیکھ سکتا ہے گرفتے کا ڈر ہو کیوں کہ یہاں ضرورت ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ يَجِيئُ بِكَ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هَذِهِ أُمْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكَ الثَّوْبَ فَأَذَا أَنْتَ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَلِكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمِضُهُ -

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أُمْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِدْتُ لِأَهْبَابِكَ لَفْظِي فَظَنَرْتُ أَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَاطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتْ الْمَرْأَةَ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زید سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں نے نکاح سے پہلے تجھ کو خواب میں دیکھا یا تھا ایک فرشتہ ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر تجھ کو لایا اور کہنے لگا یہ آپ کی بی بی ہے میں نے کپڑا تیرے مونہ پر سے اٹھایا دیہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیا دیکھتا ہوں کہ تو جسے میں نے اپنے دل میں کہا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو ضرور پورا کرے گا (میرا تیرا نکاح ہوگا)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے انہوں نے ابو حازم (مسلم بن دینار) سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں اس لیے آئی ہوں کہ اپنے تینوں آپ کو بخش دوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر تلے دوسرے پیر تک اس کو خوب دیکھا دیہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے پھر آپ نے اپنا سر جھکایا لمحہ جب عورت نے دیکھا کہ آپ نے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا تو وہ بیٹھ گئی اتنے میں آپ کے

بقیہ صفحہ ۱۱۱ بقیہ ترجمہ کہتے ہیں اگر عورت کو دیکھنا نہ ہو کہ یا مرد کو دیکھنا نہ ہو کہ کسی معتبر کو بھیج کر ان کی عورت شکل دریافت کر لیں اور ہمارے زمانہ میں تو توڑا ایک عہدہ ہے کہ ہماری شریعت میں تحریر بنانا یا نہ کرنا جائز نہیں مگر عکس تصویر میں ایک قول ہوا کہ بھی ہے ادا اگر ناجائز بھی بہت ہی ضرورت سے جائز ہو جائے گا جیسے شہادت سے اجنبی عورت یا مرد کو دیکھنا حرام ہے مگر نکاح کرتے وقت یا لوثی خریدتے وقت یہ درست ہے اور یہاں سے پادریوں کا وہ اعتراض باطل نفع ہو جاتا ہے جو وہ اسلامی شریعت پر کہتے ہیں کہ اسلامی شریعت میں شادی کا قاعدہ بہت بدلتا اور خلاف طبع ہے ایک ہے ایسا ایک شریعتیں کو اس کی کو کبھی پر دے کے باہر نہیں نکلی ایک غیر مرد کی گود میں بٹھا دیتے ہیں کیونکہ شریعت اسلامی نے ایسا حکم نہیں دیا اگر مسلمان اپنی شریعت کو بدل کر دوسری رسم اختیار کر لیں تو اس کا انظام ان مسلمانوں پر ہوگا نہ شریعت اسلامی ایسے تو اچھی طرح ٹھیک کہا کر نکاح کرنے کا حکم دیا ہے۔ مرد عورت کو دیکھ لے عورت مرد کو دونوں اچھی طرح اپنا اطمینان کر لیں اس پر بھی اگر خدا عز و جل مستانہ مراحت ہو تو طاقی ہماری شریعت میں جائز رکھا گیا ہے یہ طرفہ نفاذ کی کے طریق سے کہیں بہتر ہے کہ جو ان مرد و عورت کو اپنے ساتھ لیے پھرے اس سے تہائی کرے۔ ایسی حالت میں وہی بتائیں کہ فسق و فجور اور بدکاری کی روک کیوں کر ہو سکتی ہے۔

سبحان اللہ کیا کہنا شریعت اسلامی کا ایک ایک حکم تو رب بے باب اور حکمت اور دانائی سے بھرا ہوا ہے (بقیہ بر صفحہ ۱۱۲)

جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ
 أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّ لَمْ تَكُنْ لَكَ رِبْهَا
 حَاجَةٌ فَنَزَّجْنِيهَا فَقَالَ حَلْ عِنْدَكَ
 مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 قَالَ أَذْهَبُ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ
 شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ
 انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ
 ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ وَلَكِنَّ هَذَا
 إِذَا رَأَيْتُ قَالَ سَهْلٌ مَا لَكَ سَدَاءُ فَلَهَا
 لِيَصْفَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ يَا نَارِكَ رَأَيْتُ
 لَيْسَتْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَوَدَّ
 أَنْ لَيْسَتْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَنَظَرَ
 الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَأَاهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا
 فَأَمَرَهُ فَنَدَّيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ
 مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِيَ سُورَةٌ كَذًا وَسُورَةٌ
 كَذًا وَسُورَةٌ كَذًا عَدَدَهَا قَالَ الْقُرْآنُ
 عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ
 فَقَدْ مَلَكَتْهَا مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ

اصحاب میں سے ایک شخص کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو یہ عورت پسند نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کر
 دیکھے آپ نے فرمایا تیرے پاس دہر میں دینے کو کچھ ہے بھی
 وہ کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ
 نے فرمایا تو اپنے عزیزوں کو پاس جا دیکھ تو سہی شاید کچھ مل جائے
 وہ گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ مجھ کو تو کوئی
 چیز نہیں ملی آپ نے فرمایا پھر دیکھ کچھ تو لے کر آ لو بے کی ایک انگوٹھی
 ہی سہی وہ پھر گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا یا رسول اللہ خدا کی قسم مجھ کو
 تو لو بے کی انگوٹھی بھی نہیں مل سکی البتہ میری یہ تہ بند حاضر ہے سہل
 کہتے ہیں اس دے چارے غریب کے پاس چادر بھی (ادر بنے کو)
 نہ بقی خیر وہ کہنے لگا اسی تہ بند کا آدھا کھڑا یہ عورت (بطور رہن مالے
 سکتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا اس تہ بند سے
 کیا ہو سکتا ہے اگر تو اس کو پہنے تو عورت اس کو پہن نہیں سکتی تھوٹ
 پہنے تو پھر تیرے پاس کچھ نہیں رہتا ذنگا پھرنے سے رمل یہ سن کر
 وہ شخص دبیچارہ مالوس ہو کر بیٹھ گیا بڑی دیت تک بیٹھا رہا اس
 کے بعد اٹھ کر چلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا وہ بیٹھ
 موڑ کر چلتا ہوا آپ نے حکم دیا لوگ اس کو بلا لائے جب وہ حاضر
 ہوا تو آپ نے فرمایا اچھا یہ تو کہہ تجھ کو قرآن شریف کی کون کون سی
 سورتیں یاد ہیں وہ کہنے لگا فلاں فلاں سورتیں مجھ کو یاد ہیں کہی
 پڑھ سکتا ہے اس نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تو ان کو یاد سے
 میں نے یہ عورت ان سورتوں کے بدل تیرے نکاح میں لے لی

(بقیہ صفحہ سا یقدم) لیکن حق کے دشمن اگر نہ مائیں اور بٹ دھری کریں تو اس کا کیا علاج ہے ۱۲ منہ ۱۰ کہہ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 لو کہیں کی حالت میں دیکھ چکے تھے پہناتے تھے ۱۲ منہ ۱۰ یعنی آپ نے اس عورت کو پسند نہ کیا لیکن مروت کے واسطے زبان سے انکار بھی نہیں
 فرمایا ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ۱۰۱) ۱۰ اس حدیث کی شرح اور پرکریجی ہے ۱۲ منہ ۔

بَابٌ مِّنْ قَالَ لَا
نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيِّ لِّقَوْلِ اللَّهِ
تَعَالَى فَلَا تَعْمَلُوا مِنْ دُونِ
فِيهِ الثَّيِّبُ وَكَذَلِكَ أَلْيَكُمُ
وَقَالَ لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ
حَتَّى يُؤْمِنُوا وَقَالَ فَأَنكَحُوا
الْأَيَّامِ مِنْكُمْ

باب بغیر ولی کے نکاح صحیح نہیں ہوتا بلکہ کہ اللہ تعالیٰ
دوسرہ بقروہ میں ارشاد فرماتا ہے جب تم عورتوں کو طلاق دو پھر وہ
اپنی عدت پوری کر لیں تو عورتوں کے اولیات تم کو ان کا رد رکھنا
درست نہیں دینی نکاح نہ کرنے دینا اگر اس میں شبہ اور بارگاہ سب
قسم کی عورتیں آگئیں اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا
عورتوں کے اولیات تم عورتوں کا نکاح مشرک مردوں سے نہ کرو
اور (سورہ نور میں) فرمایا جو عورتیں خاوند نہیں رکھتیں ان کا نکاح
کر دو۔

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا
أَبْنُ دَهَبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ
بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ
أَبْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ
أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ رَفِي الْجَاهِلِيَّةِ
كَانَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ فَنِكَاحٌ مِنْهَا نِكَاحُ
النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ
وَكَيْفَتَهُ أَوْ ابْنَتَهُ فَيُضِدُّهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا وَ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن
وسب نے انہوں نے یونس سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور
ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبید بن خالد نے کہا
ہم سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن
زبیر نے خبر دی ان کو حضرت عائشہ عظام المؤمنین نے کہ جاہلیت کے زمانہ
میں عرب لوگ چار طرح پر نکاح کیا کرتے تھے ایک تو اس طرح جیسے
آج کل لوگ کیا کرتے ہیں ایک مرد دوسرے مرد کو نکاح کا
پیغام بھیجتا وہ اپنی رشتہ دار عورت (مثلاً بہن بھتیجی بھانجی وغیرہ)
یا بیٹی کا مہر ٹھہرا کر نکاح کر دیتا دوسرے یہ کہ شوہر اپنی بی بی سے

۱۔ اہل حدیث اور شافعی اور احمدی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ عورت کا نکاح بغیر ولی کے صحیح نہیں ہوتا اور جس عورت کا کوئی ولی رشتہ دار زندہ نہ ہو تو ملک یا بادشاہ اس
کا ولی ہے اور اس باب میں صحیح حدیثیں وارد ہیں جن کو امام بخاری معتبر اللہ علیہ اپنی شرط پر نہ ہونے سے ملا کے ایک ابو ہریرہ کی حدیث ہے کہ نکاح بغیر ولی کے نہیں ہوتا
اس کو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے محالاً اور حاکم اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ابن ماجہ کی ایک روایت میں یوں ہے کہ عورت دوسری عورت کا نکاح نہ
کرے اور نہ کوئی عورت اپنے نکاح کرے اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے محالاً جو عورت بغیر اجازت ولی کے اپنا نکاح کر لے اس کا نکاح باطل ہے باطل باطل اور
امام ابو حنیفہ نے بر خلاف ان احادیث کے یہ کہا ہے کہ بالغہ زاد عورت اپنا نکاح آپ کر سکتی ہے قسطلانی نے کہا اب اگر کوئی عورت بغیر ولی کے اپنا نکاح آپ
کرے اور شوہر اس سے محبت کرے تو اس پر حد نہ قرینہ چڑھے گی لیکن ہر شل لازم ہو گا اور سزا دی جائے گی اگر وہ جانتا ہو کہ ایسا کرنا حرام
ہے ۱۲ منہ

۲۔ اس آیت سے امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے یہ نکاح کرنا نکاح ولی کے اختیار میں ہے ورنہ رد کرنے کا کوئی مطلب نہیں ہر سکتا ۱۲ منہ ۱۲ بغیر ولی کے کسی کا
نکاح صحیح نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ۔

۳۔ ان دو دلائل میں اللہ تعالیٰ نے اولیائی کی طرف خطاب کیا کہ نکاح مذکور یا نکاح مذکور تو معلوم ہو کہ نکاح کرنا ولی کے اختیار میں ہے ۱۲ منہ۔

فَاِذَا احْمَلْتُ لِهُدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جَبَعُوا
وَدَعَا لَهُمُ الْقَافَةُ ثُمَّ اَلْفَقُوْا وَلَكَ هَآءِ الَّذِي
يَرَوْنَ قَالَتْ لِيْهِ وَدَعَى اِنَّهُ لَا يَجْتَنِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ
فَلَمَّا بَعَثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ
نِكَاحَ الْحَاوِلَةِ كُلَّهُ الْاِنِكَاحَ النَّاسِ اِلَيْكُمْ -

۱۱۴- حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ
ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَا يَتَّبِعُ عَلَيْكُمْ
فِي الْكِتَابِ فِي يَتْلُو الْاِنْسَاءُ اِلَّا فِي لَا تَكُوْنَنَّ
مَا كَيْتَبَ لَهِنَّ وَتَرْعَبْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ قَالَتْ
هٰذَا فِي الْيَتِيْمَةِ الَّتِي تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا
اَنْ تَكُوْنُ شَرِيْكَةً فِيْ مَالِهِ وَهُوَ اَوَّلٰى بِهَا
فَيَرْعَبُ اَنْ يَنْكِحَهَا فَيُفْضَلُ لِمَا لَهَا وَلَا يَنْكِحَهَا
غَيْرُكَ كَرَاهِيَةً اَنْ يَشْرَكَهٗ اَحَدٌ فِيْ
مَالِهَا -

۱۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هِشَامٌ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ
اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَكَ اَنَّ
عُمَرَ حِينَ تَلَايْتَ حَقَّقْتُمْ بَيْتُ عُمَرَ مِنْ ابْنِ
حَدَافَةَ السَّعْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ
عُمَرُ لَقِيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ

جس مرد کو اس بچہ کا باپ بتا دو یہ سچہ اسی کا بیٹا ہو جاتا اس کا باپ وہی
کہلاتا اس کو نکاح کی مجال نہ ہوتی جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو آپ نے جاہلیت کے سب
نکاح موقوف کر دیے ایک یہی نکاح باقی رکھا جس کا آج کل
سواج ہے۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ یحسینی نے بیان کیا کہ ہم سے
وکیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد
سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا یہ آیت جو
دوسرہ النساء میں ہے وما یَتَّبِعُ عَلَیْکُمْ فِی الْکِتَابِ فِی تَامِ الْاِنْسَاءِ اِلَّا فِی
لَا تَرْعَبْنَ اَنْ تَنْکِحُوْهُنَّ اس تکوین میں اس یتیم لڑکی کے باب
میں ہے جو ایک مرد کی پرورش میں ہو وہ خود بھی اس سے نکاح
نہ کرے اور دوسرے مرد سے بھی نکاح نہ کرنے دے اس خیال سے
کہ اس کا خاندان مال و دولت میں اس کا سا بھٹے بنے گا (اپنی جڑ و کے
بھٹے کا دعویدار ہو گا۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد حسینی نے بیان کیا کہ ہم سے
ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو عمرؓ نے خبر دی کہ ہم سے زہری نے بیان
کیا کہ ابوجہ کو سالم نے خبر دی ان کو ان کے والد عبد اللہ بن عمرؓ نے
کہ ان کے والد حضرت عمرؓ کہتے تھے جب ام المؤمنین حضرت میرہ جو
گئیں اور ان کے خاوند خنیس بن حذافہ سہمی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابہ میں اور جنگ بدر میں شریک تھے مدینہ میں گزر گئے
تو میں عثمان بن عفانؓ سے لا اور حضرت کو ان پر پیش کیا میں نے کہا

لے اس حدیث سے امام بخاری نے ثابت کیا کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے کیوں کہ حضرت عائشہؓ نے پہلے قسم نکاح کی جو اسلام کے زمانہ میں بھی باقی رہی
یہ بیان کیا کہ ایک مرد عورت کے ولی کو پیغام بھیجتا وہ ہر طور پر اس کا نکاح کر دیتا ۱۲ منہ۔

لے یہیں سے باب لا یمسک بہ کیوں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا دوسرے سے بھی نکاح نہ کرنے دے تو معلوم ہوا کہ ولی کو نکاح کا اختیار ہے اگر
عورت اپنا نکاح آپ کر سکتی تو ولی اس کو نہیں کر روک سکتا ۱۲ منہ۔

إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ
سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِي ثُمَّ لَقِيتُ
فَقَالَ بَدَأَ لِي أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا
فَقَالَ عُمَرُو رَضِيَ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ
فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ
حَفْصَةَ.

۱۱۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ
عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فَلَا تَعْمَلُوهُنَّ
قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ رَضِيَ أَنَّهَا
مَزَلَتْ فِيهِ قَالَ زَوَّجْتُ أَخْتَارِي مِنْ
رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتَّى إِذَا
انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا
فَقُلْتُ لَهُ زَوَّجْتُكَ وَفَرَّشْتُكَ
وَأَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتُ
تَخْطُبُهَا لَا دَالِي لَكَ لَا تَعُودُ إِلَيْكَ
أَمَدًا وَكَانَ رَجُلًا لَا بَأْسَ بِهِ وَ
كَانَتْ الْمَرْأَةُ تَزِيدُ أَنْ تَرْجِعَ
إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ آيَةً
فَلَا تَعْمَلُوهُنَّ فَقُلْتُ أَلَا نَأْمَلُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَرَّجَهَا آيَاهُ

اگر تم چاہو تو میں حفصہ کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں وہ کہنے لگے
میں سوچ کر جواب دوں گا اس پر میں کئی راتوں تک ٹھہرا کر پھر
جو مجھ سے ملے تو کہنے لگے میری رائے یہ ٹھہری کہ میں ان دنوں
نکاح نہ کروں اس کے بعد میں ابو بکر صدیق سے ملا ان سے کہا
اگر تم چاہتے ہو تو میں حفصہ کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں (آخر حدیث
تک جو اوپر گزر چکی ہے)

ہم سے احمد ابن ابی عمرؓ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد
(حفص بن عبد اللہؓ) نے کہا مجھ سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں
نے یونس سے انہوں نے حسن بصریؒ سے انہوں نے کہا اس آیت
فَلَا تَعْمَلُوهُنَّ اِنْ لَيْكُنْ اَزْوَاجُہُنَّ كِی تَفْسِرُہُنَّ لَمْ یَكُنْ لَمْ یَكُنْ
بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے یہ آیت میرے باب میں اتنی ہے ہر ایہ
کہ میری ایک بہن تھی (جلیل یا سلیل یا فاطمہ) میں نے اس کی شادی ایک شخص
سے کر دی تھی اس نے اس کو طلاق دے دیا جب اس کی عدت گزر
گئی تو اب پھر آیا اس کو نکاح کا پیغام دینے لگا میں نے اس سے یعنی
ابو البدار سے کہا ابے میں نے اپنی بہن سے تیری شادی کی اس کو
تیرا بچہ بنا دیا تھا تو عزت دی اس کا بدلہ تو نے یہ کیا کہ اس کو
طلاق دے دیا اب پھر کا ہے کو اس کو پیغام دینے کو آیا خدا کی
قسم اب تو وہ تیرے پاس کبھی لوٹ کر آنے والی نہیں ابو البدار
کچھ برا آدمی نہ تھا اور میری بہن چاہتی تھی کہ پھر اس کی بی بی
بن جائے (مگر میں نے منظور نہیں کیا) اس وقت اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت اتاری فلا تعملوہن میں نے کہا اب تو جب
خدا کا حکم اترا آیا رسول اللہؐ تو میں ضرور بجا لاؤں گا پھر معقل
نے اپنی بہن کا دوبارہ نکاح اس سے کر دیا۔

یہ بیان سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ حضرت حفصہؓ کا دوبارہ نکاح میری بہن تھی کیونکہ حضرت عمرؓ کی ولایت ان پر سے ساقط نہیں ہوئی حضرت
عمرؓ نے یہ کہا میں ان کا نکاح کر دیتا ہوں ۱۲ھ میں یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جواب کا منتظر رہا ۱۲ھ میں یعنی ابو البدار بن عامر بن عدی ۱۲ھ
۱۲ھ اس حدیث سے بھی باب کا مطلب ثابت ہوا کیونکہ معقل نے اپنی بہن کا دوبارہ نکاح ابو البدار سے نہ ہونے دیا لہذا کہ بہن چاہتی تھی (باقی مرقوم)

بَابُ إِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَالِدُ
وَخَطَبَ الْمُخَيَّرَةُ بِنْتُ شُعْبَةَ أُمِّ
هُوَ أَوْ لِي النَّاسِ بِهَا فَأَمَرَ سَرَجَلًا
فَزَوَّجَهُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
عَوْفٍ لَأَوْ حَكِيمٍ بِنْتُ قَارِظٍ
أَتَجْعَلِينَ أَمْرَكِ إِلَيَّ؟ قَالَتْ
نَعَمْ فَقَالَ قَدْ تَزَوَّجْتُكَ وَقَالَ
عَطَاءٌ يَشْهَدُ أَنِّي قَدْ تَكْتُمُ
أُولِيَّ أَمْرٍ سَرَجَلًا قَبْلَ عَشِيرَتِهَا أَوْ قَالَ
سَهْلٌ قَالَتْ أُمِّ أَمْرًا لَتَلْتَمِي صَلَى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَبْ لَكَ نَفْسِي فَقَالَ
تَجْعَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ لَكَ
بِهَا حَاجَةً فَزَوَّجْنَاهَا.

۱۱۷- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو
مَعَاذٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
فِي قَوْلِهِ وَاسْتَقْتَوْكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ
اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ إِلَى اخْتِلَافٍ قَالَتْ هِيَ

باب اگر عورت کا ولی خود اس سے نکاح کرنا چاہے
(تو کیا اپنا نکاح آپ کرے یا دوسرے ولی سے نکاح کر لے) لے
اور مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا اور سب سے
قریب کے رشتہ دار اس عورت کے وہی تھے آخر انہوں نے
ایک اور شخص (عثمان بن ابی العاص) سے کہا اس نے ان کا نکاح
پڑھا دیا اور عبدالرحمن بن عوف نے ام حکیم بنت قارظ سے کہا تو نے
اپنے نکاح کے باب میں مجھ کو مختار کیا ہے میں جس سے چاہوں
تیرا نکاح کر دوں اس نے کہا میں عبدالرحمن نے کہا تو میں نے
خود تجھ سے نکاح کیا اور عطار بن ابی رباح نے کہا تم کو گواہوں
کے سامنے اس عورت سے کہہ دے میں نے تجھ سے نکاح کیا یا
عورت کے کہنے والوں میں سے (گو دور کے رشتہ دار ہوں) کسی
کو مقرر کر دے (وہ اس کا نکاح پڑھا دے) اور سہل بن سعدی
نے روایت کی ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
میں اپنے تئیں آپ کو بخش دیتی ہوں اس میں ایک شخص کہنے لگایا
رسول اللہ اگر آپ کو اس کی خواہش نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجیے

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر
دی کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد عروہ بن
زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا یہ آیت
وَلَا يَسْتَقْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ إِلَى اخْتِلَافٍ

(بقیہ صفحہ سابقہ) تو معلوم ہوا کہ نکاح ولی کے اختیار میں ہے ۱۱۷ منہ۔

حواشی صفحہ ۱۱۷) اس مسئلہ میں اختلاف ہے شافعیہ کہتے ہیں اس صورت میں اس ولی کو لازم ہے کہ عورت کا نکاح اس کے دوسرے ولی
کے مدبر سے اپنے ساتھ کرے اگر دوسرا کوئی ولی نہ ہو تو قاضی اس عورت کا ولی بن جائے گا اگر خود قاضی صاحب اس عورت سے نکاح
کرنا چاہتے ہوں تو دوسرے قاضی صاحب اس کے ولی پر جائیں ۱۲ منہ سہ یعنی اپنی چچا زاد بہن عروہ بن مسعود کی بیٹی ۱۲ منہ سہ اس کو دو کیس نے اپنی
منصف میں ادا ہوئی لے اور سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ سہ اور عبدالرحمن کا نکاح جائز ہو گیا اس کو ابن سعد نے وصل کیا یہاں سے یہ
نکاح کہ ولی خود اپنا نکاح آپ بھی کر سکتا ہے علامہ فقہ یعنی ان سے ابن جریر نے پوچھا اگر عورت کا چچا بھائی جو اس کا ولی ہو وہی اس سے نکاح کرنا
چاہے ۱۲ منہ سہ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ سہ یہ حدیث اوپر گورہ چکی ہے اس حدیث کی مناسبت باب سے اس طرح پہلے دی ہوئی ہے

الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ الرَّجُلِ قَدْ
شَوَّكَتُهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا
أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ
يَتَزَوَّجَهَا غَيْرَهُ فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ
فِي مَالِهِ فَيَحْسِبُهَا فَتَهَا هُمُ اللَّهُ
عَنْ ذَلِكَ -

۱۱۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّامِ
حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو
حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كُنَّا
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جُلُوسًا فَجَاءَتْهُ أُمْدَاةٌ تَعْرِضُ
نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَخَفَضَ فِيهَا النَّظَرَ
وَرَفَعَهُ فَلَمْ يُجِرِدْهَا فَقَالَ سَاجِدٌ
مِنْ أَصْحَابِهِ زَوِّجْنِيهَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ أَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ
مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا
مِنْ حَدِيدٍ قَالَ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ
وَلَكِنْ أَشَقُّ بُرْدَتِي هَذِهِ فَأَعْطِيهَا النَّفَقَ
وَاخْذِ النِّصْفَ قَالَ لَا أَهْلَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ
شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ فَقَدْ زَوَّجْتَهَا
بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ -

کے باب میں اتاری ہے جو ایک مرد کی پرورش میں ہو اور مال دولت
میں اس کی حصہ دار ہو وہ خود کسی وجہ سے اس سے نکاح نہ کرنا چاہیے
اور دوسرے مرد سے بھی نکاح نہ کرنے دے اس ڈر سے کہ وہ اس کے
مال کا دعویدار بنے گا اور اسی طرح اس کو پڑا رہنے دے (مشادی نہ
کرنے دے) تو اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع
فرمایا۔

ہم سے احمد بن مقدم نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن
سلمان نے کہا ہم سے ابو حازم دسلم بن دینار نے کہا ہم
سے سہل بن سعدی نے انہوں نے کہا ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک عورت آئی جو اپنے
تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارتی تھی آپ نے
اوپر سے اس کو سب دیکھا آپ کردہ عورت پسند نہ آئی تب آپ
کے اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے آپ نے فرمایا تیرے پاس
(دھرم دینے کو) کچھ ہے وہ بولا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے
پرچھا کیا لہجے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں دے سکتا اس نے کہا نہیں
یہ بھی نہیں ہو سکتی البتہ میری یہ چادر جس کو میں باندھے ہوں
فرمائیے تو آدمی اس کو (دھرم میں) دے دیتا ہوں آدمی میں رکھتا
ہوں آپ نے فرمایا نہیں (چادر میں سے بھلا کیا دے گا)
تجھ کو قرآن یاد ہے وہ بولا جی ہاں یاد ہے آپ نے فرمایا جا
میں نے اس عورت کو اس قرآن کے بدل تیرے نکاح میں دیدیا۔

(یقیناً صفحہ ساقیہم) کہ اگر آنحضرت اس کو پسند کرتے تو اپنا نکاح آپ کے لیے آدھا آپ اس عورت کے اور سب مسلمانوں کے دل تھے بعضوں نے
کہا مناسبت یہ ہے کہ جب اس مرد نے پیغام دیا تو آنحضرت جو سب مسلمانوں کے دل تھے آپ نے اس سے اس کا نکاح کر دیا بلکہ انیسویں قاری ہر
غیر صحیح قیاس ۱۱۸ -

(روحانی صفحہ ۱۱۸) اس حدیث سے جو کوئی بااثر ہو چکا ہے امام بخاری نے باب کا مطلب دیں نکالا کہ اس میں یوں ہے وہ اس سے نکاح نہ کرنا چاہیے اور یہ شامل
ہے اس کو کہ وہ خود دانا آپ نکاح اس سے کر لے کسی دوسرے سے کچھ وہ نکاح چاہا تو اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے اوپر بیان ہو چکا ہے ۱۱۸ -

بَابُ ۴۸۸ - اِنْكَاحِ الرَّجُلِ وَلَدَكَ
الصَّغَاءِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَاللَّائِي لَمْ
يَحْمِضَنَّ فَبَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ
قَبْلَ الْبُلُوغِ -

۱۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا
وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَأَدْخَلَهَا عَلَيْهِ
وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَامْكُنْتُ عِنْدَكَ
تِسْعًا -

باب آدمی اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کر دے سکتا ہے اس کی
دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (دوسرے طلاق میں) افرمایا واللّٰئیں لم یحمضن
یعنی جن عورتوں کو ابھی حیض نہ آیا ہو ان کی بھی عدت تین مہینے
ہے۔

ہم سے محمد ابن یوسف بکندی نے بیان کیا کہ ہم سے
سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے
والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ برس
کی تھی اور جب ان سے صحبت کی اس وقت ان کی عمر نو برس کی تھی
اور وہ نو برس آپ کے پاس رہیں۔

۱۔ یہ امام بخاری کا مدعا ہے کہ تین مہینے کی عدت بغير طلاق کے نہیں ہوتی اور طلاق بغير نکاح کے نہیں ہو سکتا پس معلوم ہوا کہ کم سن اور نابالغ
جو کہ یوں کا نکاح کر دینا درست ہے مگر اس آیت میں یہ تخصیص نہیں کہ باپ ہی کو ایسا کرنا جائز ہے اور نہ کنواہی کی تخصیص ہے ابن حزم نے ابن شبرمہ سے
نقل کیا ہے کہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح نہیں کر سکتا جب تک وہ بالغ نہ ہو اور حضرت عائشہ کا نکاح جو چھ برس کی عمر میں ہوا یہ خاص تھا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے مگر ہم کہتے ہیں کہ اس پر دلیل کیا ہے اور حسن لعمری اور نفی کہتے ہیں کہ باپ کو اپنی بیٹی کا بڑا بھی نکاح کر دینا درست ہے خواہ وہ چھٹا
بر یا بیٹی کنواہی ہو یا شہرہ دیدہ اور اہل حدیث نے اس کو اختیار کیا ہے کہ جب لڑکی بالغ ہو تو کنواہی ہر یا شہرہ دیدہ اس کا اذن لینا منظور ہے اور
کنواہی کا خواہش رہنا ہی اس کا اذن ہے اور شبیرہ دشہرہ دیدہ کہ زبان سے اذن دینا چاہیے ایک حدیث میں ہے کہ ایک کنواہی لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئی اس کے باپ نے اس کا نکاح جبراً کر دیا تھا وہ پسند نہ کرتی تھی قرآن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی کو اختیار دیا خواہ نکاح باقی
رکھے خواہ فسخ کر ڈالے ۱۲ منہ۔

۲۔ یعنی جب ان کی اطوارہ سال کی عمر تھی قرآن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی عرب گرم ملک ہے دلوں کی ٹوکیاں جلدی جو ان ہر جاتی میں ترو برس
کی عمر میں حضرت عائشہؓ جو ان ہر گئی ہوں گی جانتا چاہیے کہ کسٹی میں نکاح کر دینا گو جائز ہے مگر بہتر ہے کہ جب لڑکی اچھی طرح جوان ہو جائے اس وقت
اس کا نکاح کرے اور یہ عمر ہر ملک کی آب و ہوا اور وقت اور صحت کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے سرد ملکوں میں اطوارہ برس سے کم عمر میں لڑکی جوان نہیں ہوتی
بعض ملکوں میں دس بعض ملکوں میں بارہ برس میں جوان ہو جاتی ہیں ہندوستان کے اکثر شہروں میں یعنی شمالی حصہ میں چھ وہ چندہ برس کی عمر میں لڑکی
جوان ہو جاتی ہے اور جنوبی حصہ میں یا تیرہ برس میں کم سن میں شادی کرنے سے اولاد ضعیف ہو جاتی ہے ان کے جسمانی اور عقلی قوی نہ درکار نہیں ہوتے
مسلمانوں کو وہاں کے امور خیال رکھنا چاہیے ورنہ ان کی نسل روز بروز ضعیف اور نالارہ ہو کر پھر دشمنوں کے مقابلہ کی طاقت نہ رکھے گی ایک توبہ کہ پڑکی
جوان ہونے کے بعد لڑکیوں کی شادی کریں دوسرے عورتوں کو اس دسی پردے کا پابند نہ رکھیں کہ مادی عمر ایک چار دیاہری میں قید رہیں بلکہ ساتر لباس
پہن کر ان کو سیر و مسیاحت اختیار نہ رکھنے کی اجازت دیں بازاؤں میں اور مسجدوں میں اور عید گاہ میں جانے سے اور رات کو بادیان کو ہوا خور کی گھرنے
سے ان کو نہ روکیں البتہ اس کا خیال رکھیں کہ شرع کے موافق وہ ساتر لباس پہنیں اور غیر حرم کے ساتھ خلوت نہ کریں پس ہمارے شرعیت
کا یہی پردہ ہے ۱۲ منہ۔

بَابُ تَزْوِيجِ الْأَبِ ابْنَتَهُ
مِنَ الْإِمَامِ وَقَالَ عُمَرُ خَطَبَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَفْصَةَ
فَانكِحْتَهُ -

۱۲۰- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا
وَهِيبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِلْتُ سِتِّ سِنِينَ
وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِلْتُ تِسْعِ سِنِينَ
قَالَ هِشَامٌ وَأُنْثِيَتْ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ
عِنْدَهُ تِسْعَ سِنِينَ -

بَابُ السُّلْطَانِ وَنِيَّ لِقَوْلِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْنَاكَهَا
بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ -

۱۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ أُمُّ رَأْسٍ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي
وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا
فَقَالَ رَجُلٌ زَوَّجْنِيهَا إِنْ لَمْ
تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ
هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تَصْدُقُهَا
قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِذَا رُمِيَ فَقَالَ

باب باپ اپنی بیٹی کا نکاح مسلمانوں کے امام یا بادشاہ سے
کروے تو یہ درست ہے علم و حضرت عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیغام دیا میں نے حفصہؓ کا نکاح آپ سے کر دیا
یہ حدیث موجود لا ادھر گزر چکی ہے۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے
انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد انہوں نے
حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے
نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ برس کی تھی اور جب ان سے محبت
کی اس وقت ان کی عمر نو برس کی تھی ہشام نے کہا مجھ کو یہ خبر دی
گئی کہ حضرت عائشہؓ آپ کے پاس صرف نو برس تک رہیں۔

باب بادشاہ بھی ولی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہم نے اس عورت کا نکاح تم سے کر دیا اس قرآن کے
بدل جو تمہ کو یاد ہے۔

ہم سے عبد اللہ ابن یوسف تینسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام
مالک نے خبر دی انہوں نے ابو حازم (مسلم بن دینار) سے انہوں نے
سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی کہنے لگی میں نے
اپنی جان آپ کو بخش دی اور بڑی دیر تک کھڑی رہی دآپ نے
کچھ جواب نہ دیا، اتنے میں ایک مرد کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول
اللہ! اگر آپ کو اس عورت کی ضرورت نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح
کر دیجئے آپ نے فرمایا تیرے پاس مہر میں بھی دینے کو
کچھ ہے اس نے کہا میری پاس تو اس تہ بند کے سوا جو

لے اس باب کے لانے سے امام بخاری رحمہ اللہ کی بیطرفی ہے کہ گو بادشاہ یا امام سب کا ولی ہے مگر باپ کی قاص ہے اور وہ ولی عام لینے
امام اور بادشاہ پر مقدم ہے ۱۱۱۱

إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاكَ جَلَسَتْ لَا زَادَ
لَكَ فَالْتِمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَحَدٌ
شَيْئًا فَقَالَ الْتِمِسْ وَلَوْ نَعَاتَمَا مِنْكَ
فَلَمْ يَجِدْ فَقَالَ آمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ
شَيْءٌ فَقَالَ نَعَمْ سَوْسَةً كَذَا وَسَوْسَةً
كَذَا لِيُورِسَتَهَا فَقَالَ زَوَّجْنَاكَهَا
بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ -

بابك لَا يَنْبَغُ الْآبُ وَغَيْرُهُ
الْبُكَرُ وَالْثَبَاتُ إِلَّا بِرِضَاهَا -

۱۲۲- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَصَالَةَ حَدَّثَنَا
هشام عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْكَحُوا الْأَيْمُحَشَى تَسَامَوْ
وَلَا تَنْكَحُوا الْبُكَرَ حَتَّى تُسَازِنَ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ

میں باندھے ہوں، اور کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا رواہ، تہ بنیماں
کو دے گا تو کیا تو شکا بیٹھ رہے گا اسے کوئی چیز تو دھوٹ کر لا۔
اس نے کہا مجھے تو کوئی چیز نہیں ملتی آپ نے فرمایا اسے کچھ
نہیں ملتا تو لوہے کی ایک انگوٹھی ہی لے کر آئیے بھی اس کو نہ مل سکی
آخر آپ نے پوچھا تبھ کو قرآن کچھ یاد ہے وہ بولا جی ہاں فلاں فلاں
سورتیں ان کا نام لیا آپ نے فرمایا جا ہم نے اس عورت کا نکاح تجھ
سے اس قرآن کے بدل کر دیا جو تجھ کو یاد ہے۔

باب باپ یا دوسرا کوئی ولی نہ کنواری کا نکاح ہے اس کی
رضا مندی کے کر سکتا ہے نہ شیعہ کا یہ

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دسترائی
نے انہوں نے یحییٰ ابن کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے ان سے ابوہریرہ
نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت
کا اس وقت تک نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے صاف صاف
زبان سے اجازت نہ لی جائے اسی طرح باکو کا بھی نکاح نہ کیا جائے جب
تک وہ اذن نہ دے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ اذن کیوں کر دے گی کہ

لہ مثلاً بھائی دارا چچا وغیرہ ۱۲۱-

۱۲۱- خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی امام بخاری اور بعض اہل حدیث کا یہی قول معلوم ہوتا ہے لیکن اکثر علماء نے یہ کہا ہے بلکہ اس پر اجماع ہو گیا ہے کہ کنواری
چھوٹی یعنی نابالغ لڑکی اس کا باپ کر سکتا ہے اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں اور شیعہ بالغہ کا نکاح بے اس کے پوچھے جائز نہیں اتفاقاً نہ باپ کو اور
نہ کسی ولی کو اب وہ کہیں کنواری بالغہ اور شیعہ نابالغہ۔ ان میں اختلاف ہے کنواری بالغہ سے بھی حنفیہ کے نزدیک اذن لینا چاہیے اور امام مالک اور شافعی
اور ہما سے احمد بن حنبل کے نزدیک باپ کو اس سے اذن لینے کی ضرورت نہیں اسی طرح دادا کو بھی اگر باپ حاضر نہ ہو اور حدیث حنفیہ کے مذہب
کی تائید کرتی ہے اور شافعی نے اہل حدیث کا مذہب وہی قرار دیا لیکن شیعہ نابالغہ تو امام مالک اور امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں کہ باپ اس کا نکاح کر سکتا
ہے اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں اور شافعی اور ابو یوسف اور محمد یہ کہتے ہیں کہ اس سے اجازت لینا ضرور ہے کیونکہ شیعہ ہونے کی وجہ سے زیادہ
شرم نہیں رہتی۔ امام احمد رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ باپ اپنی بیٹی کا نکاح جو کر سکتا ہے اگر وہ کنواری ہو اور اگر شیعہ ہو تو جب کہ عمر
اس کی نو برس سے کم ہو اگر نو برس یا زیادہ کی عمر ہو تو اس سے پوچھ کر کرنا چاہیے ۱۲۱-

۱۲۱- یعنی کنواری لڑکی تو شرم کے مار سے لول بھی نہیں سکتی ۱۲۱-

تَشَكُّتٌ -

۱۳۳- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنُ طَارِقٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ قَوْلِي عَاكِشَةَ عَنْ عَاكِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْبُكَرَ تَسْتَعِينُ قَالَ رِضَاهَا مَمْتَهَا -

بَابُكَ إِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ دَهِيَّ كَاهَةً فَيُكَاحُ مَرْدُودٌ -

۱۳۴- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمَّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ خَنَسَاءَ بِنْتِ خَدَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا دَهِيَّ نَيْبٌ تَكْرَهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَزَّيْكَاهُ -

۱۳۵- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ

آپ نے فرمایا اس کا اذن یہی ہے کہ وہ سن کر چپ ہو جائے۔

ہم سے عمرو بن ربیع بن طارق نے بیان کیا کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابو عمرو (ذکر ان) سے ابو حضرت عائشہ کے غلام تھے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ کنواری لڑکی تو شرم کرتی ہے آپ نے فرمایا اس کی رضامندی یہی ہے کہ کھانسا مش ہو جائے سو

باب اگر کسی شخص نے اپنی بیٹی کا کنواری ہو یا ثیمہ جبر النکاح کر دیا اور وہ اس نکاح سے ناراض تھی تو نکاح باطل ہو گا کہ ہم سے اسماعیل بن ابی ایس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد الرحمن اور مجمع سے جو دونوں یزید بن جاریہ کے بیٹے تھے انہوں نے خنساء بنت خدام سے ان کے باپ نے ان کا نکاح کر دیا وہ ثیمہ تھیں خاوند کر چکی تھیں اس دوسرے نکاح سے ناراض تھیں آخر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں آپ نے ان کا نکاح جو باپ نے کر دیا تھا فسخ کر ڈالا۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن

۱۴۰ وہ نکاح کی اجازت کیوں کر دے گی ۱۳۸ منہ۔

۱۴۱ جب اس سے پوچھیں تو ۱۳۸ منہ۔

۱۴۲ اگر پوچھتے وقت خاموش نہ رہے بلکہ طلاق نکاح کرے تب نکاح جائز نہ ہوگا ابن منذر نے کہا کنواری کو یہ بتلا دینا مستحب ہے کہ اس کی خاموشی ہی اس کا اذن ہے اگر وہ نکاح کے بعد کہے کہ مجھ کو یہ معلوم نہ تھا کہ خاموشی اذن ہے تو جبر کے نزدیک نکاح باطل نہ ہوگا بیٹھے مالک نے کہا کہ باطل ہو جائے گا ۱۳۸ منہ۔

۱۴۳ امام بخاری کا مذہب عام معلوم ہوتا ہے لیکن باب کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ثیمہ کے نکاح میں ہے یہ کہتا ہوں امام مالک نے جابر سے روایت کی کہ ایک مرد نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا جو کنواری تھی وہ اس نکاح سے ناراض تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے خاوند سے جلا کر دیا اسی طرح ابن عباس سے بھی مروی ہے۔ حافظ نے کہا اس حدیث میں منصف ہے یہ کہتے ہوں کہ ابن عباس کی حدیث کو امام احمد اور ابو داؤد ابن ماجہ اور دارقطنی نے غلط انداز میں نقل کر دیا ہے اسی طرح ابن عباس نے حضرت عائشہ سے ایسا ہی نقل کیا اسی حدیث میں امام بخاری کا مذہب تو یہ ہو گا کہ لڑکی خوارہ کنواری یا ثیمہ ہر حال میں جو نکاح اس کی مرضی کے خلاف ہو وہ ناجائز ہو گا اگر ثیمہ کے نکاح ناجائز ہونے پر سب کا اتفاق ہے امام بیہقی نے کہا اگر کنواری کی روایت ثابت ہو تو وہ محمول ہے اس پر کہ یہ نکاح غیر کفر میں ہوا ہو گا حافظ نے کہا یہی جواب

عمرہ ہے ۱۳۸ منہ۔

۱۴۴ اور آپ سے شکایت کی کہ میرے باپ نے جبراً نکاح ایک شخص سے کر دیا ہے میں اپنے چچا کے (شکے سے نکاح کرنا چاہتی ہوں ۱۳۸ منہ۔

أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْقَيِّمِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ وَ مُجْتَمِعَ
ابْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا أَنَّ سَاجِدًا يُدْعَى
خَدَامًا أُنْكَحَ ابْنَتَهُ لَهُ نَحْوًا -

بَابُ تَزْوِيجِ الْيَتِيمَةِ -

يَقُولُ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسِطُوا فِي
الْيَتَامَى فَانْكِحُوا وَإِذَا قَالَ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي
فَلَانَةً فَمَكَكَ سَاعَةً أَوْ قَالَ
مَا مَعَكَ فَقَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا
أَوْ لَبِثْنَا ثُمَّ قَالَ زَوِّجْتُهَا فَهُوَ جَائِزٌ
فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ -

۱۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ اللَّيْثُ
حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي
عُذُوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ سَالَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ
عَنْهَا كُنَّ يَأْتِيهَا أُمَّتُهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا
تَقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى إِلَى مَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ
أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تُكُونُ فِي حَبِيرٍ
وَلَهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ

ہارون نے خبر دی کہا ہم کو یحییٰ بن سعید الفاری نے ان سے
قاسم بن محمد نے بیان کیا ان سے عبدالرحمن بن یزید اور ان کے
بھائی مجع بن یزید نے کہ ایک شخص تھا اس کو خدام غلام کہہ کے
پکارتے تھے اس نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا پھر وہی حدیث بیان
کی (جو اوپر گزری)۔

باب یتیم لڑکی کا نکاح کر دینا کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے
سورہ نسا میں فرمایا اگر تم ڈرو کہ یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف
نہ کر سکو گے تو دوسری عورتوں سے جو تم کو بھل لگیں نکاح کر لو
اگر کسی شخص نے یتیم لڑکی کے دل سے کہا میرا نکاح اس لڑکی سے
کر دو ولی ایک گھڑی تک خاموش رہا یا ولی نے یہ پوچھا تیرے
پاس کیا کیا جائداد ہے وہ کہنے لگا فلاں فلاں جائداد یا دونوں خاموش
ہو رہے اس کے بعد ولی نے کہا میں نے اس کا نکاح تجھ سے
کر دیا تو نکاح جائز ہو جائے گا اور اس باب میں سہل کی حدیث ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (جو اوپر گزری) بارگزر چکی ہے

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی
انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقل
نے بیان کیا انہوں نے زہری سے دیر روایت موصولہ اوپر گزر چکی ہے
کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا
اماں جان اس آیت کا کیا مطلب ہے وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی
اخیر الی ما ملکت ایمانکم تک انہوں نے کہا میرے بھائی نے یہ آیت
اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو وہ
اس کی خوبصورتی اور مال دار کی پر فریفتہ ہو کر اس سے نکاح
کرنا چاہے لیکن مہر کم مقرر کرنا چاہے۔ یعنی ہر مثل

۱۱۴ یعنی ان کا ہر ہر مردے سکر ۱۱۴ منہ ۱۱۴ گرا یا اب وقول میں فاملہ ہوا کیوں کہ مجلس وہی رہی ۱۱۴ منہ ۱۱۴ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کے ایجاب کے بعد دوسری یا تیسری نکاح کرنا جائز ہے یا نہ ہونا اس میں اختلاف ہے۔

أَنْ يَتَّقِيَ مِنْ مَدَاقِهَا فَتَهُوَا عَنْ
تِكَاهُيْنِ إِلَّا أَنْ يُقْسِطَا لَهُنَّ فِي الْكَمَالِ
الْقَدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحٍ مِنْ سِوَاهُنَّ
مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَالِشَةُ اسْتَفْتَى النَّاسُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَاسْتَفْتَوْكَ فِي النِّسَاءِ
إِلَى وَتَرْغَبُونَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ حَذْرًا
لَهُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ
ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا
وَنَسَبِهَا وَالْقَدَاقِ إِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا
عَمَّا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تُرَكُّوْهَا
وَأَخَذُوا خَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ كَالَّتِ فَلَكَمَا
يُتْرَكُونَهَا حِينَ تَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَكُمُ
أَنْ تَنْتَكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا
لَهَا وَيُعْطُوا حَقَّهَا الْأَدَقُّ مِنَ الْقَدَاقِ -

باب ۳۴ إِذَا قَالَ الْخَاطِبُ
لَاؤِي زَوْجِي فَلَانَةَ فَقَالَ قَدْ
زَوَّجْتِكَ بِكَذَا وَكَذَا جَارِ النِّكَاحِ وَ
إِنْ لَمْ يَقُلْ لِزَوْجٍ أَسْرَضِيَتْ أَوْ
قِيلَتْ -

۱۲۷- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ

سے کم، تو ایسے نکاح سے ممانعت کی گئی البتہ اگر پورا پورا مہر مقرر کرے تو نکاح کی اجازت ہے غیر جب ایسا نکاح دینے
مہر میں کمی کر کے، منع ہوا تو یہ حکم دیا گیا کہ اس یتیم لڑکی کو چھوڑ کر
دوسری جن عورتوں سے چاہے نکاح کر لے حضرت عائشہؓ نے
کہا اس آیت کے اترنے کے بعد بھی پھر لوگوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مسئلہ پوچھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
اتاری لیستفتیک فی النساء اخیر آیت ترغیون تک اس کا مطلب
یہ ہے کہ جب یتیم لڑکی خوب صورت دولت مند ہوتی ہے تب تو
مہر میں کمی کر کے اس سے نکاح کرنا رشتہ لگانا پسند کرتے ہیں اور
جب دولت مندی یا خوبصورتی نہیں رکھتی اس وقت اس کو چھوڑ
کر دوسری عورتوں سے نکاح کر لیتے ہیں یہ کیا بات ان کو چاہیے کہ
جیسے مال دولت اور حسن و جمال نہ ہونے کی صورت میں اس کو چھوڑ
دیتے ہیں ایسے ہی اس وقت بھی چھوڑ دیں جب وہ مال دار اور خوب
صورت ہوا البتہ اگر العاف سے چلیں اور اس کا پورا مہر مقرر کریں
تو غیر نکاح کریں۔

باب اگر کسی مرد نے لڑکی کے ولی سے کہا میرا نکاح اس
لڑکی سے کر دے اس نے کہا میں نے اتنے مہر پر تیرا نکاح اس سے
کر دیا تو نکاح ہو گیا اگر پھر مرد سے یہ نہ پوچھے کہ تو راضی ہوا یا تو
نے قبول کیا یا نہیں اس باب میں سہل کی روایت ہے آنحضرتؐ
سے یہ

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے

اس باب سے مطلب یہ ہے کہ مرد کا درخواست کرنا قبول کے قائم مقام ہے اب اس کے بعد دوسرے قبول کی حاجت نہیں بیچ میں بھی یہ حکم ہے
مثلاً کسی نے دوسرے سے کہا چار روپیہ کہہ میرے ہاتھ پہنچ ڈال اس نے کہا میں نے بیچ دی تریح تمام ہو گئی اب اس کی ضرورت نہیں کہ پھر
مشتری کہے میں نے قبول کیا ۱۵۰ روپہ پہنچا دے گا اگر وہ چل کر لے کر اس میں یہ ہے کہ ایک مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میرا نکاح اس
عورت سے کر دیجیے آپ نے غور کی دیر نظر کر کے پھر یہ فرمایا جا میں نے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا اس قرآن کے بدل جو تجھ کو یاد ہے اس حدیث میں
یہ منقول نہیں ہے کہ پھر اس مرد نے کہا میں نے قبول کیا ۱۵۰ روپہ۔

بْنُ زَيْدٍ مِّنْ أَبِي حَادِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ
أُمْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ لِنَفْسِهَا فَقَالَ مَا لِي
الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوَّجْنِيهَا قَالَ مَا
عِنْدَكَ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَعْطَهَا
وَلَوْ خَافَتُنَا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا عِنْدِي
شَيْءٌ قَالَ نَمَّا عِنْدَكَ مِنَ الْقُرْآنِ
قَالَ كَذًا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ
مَلَكَتُكَهَا يَمًا مَعَكَ مِنَ
الْقُرْآنِ -

بَابُ لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةٍ
أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدْعَ

۱۲۸ - حَدَّثَنَا مَتَّى بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُعَدِّثُ
أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ
عَلَى بَيْعٍ لِبَعْضٍ وَلَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى
خِطْبَةٍ أَخِيهِ حَتَّى يَتَرَكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ
أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ -

۱۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْثَّيْبِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَيْبَعَةَ عَنِ الْأَعْدَدِيِّ

انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے ایک
عورت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس نے اپنے تئیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا آپ نے فرمایا آج کل تو مجھ کو
عورتوں کی ضرورت نہیں ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرا نکاح
اس سے کر دیجئے آپ نے پوچھا تیرے پاس مہر میں دینے کو کچھ
ہے وہ کہنے لگا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا کچھ تو
دے ایک لوہے کی انگوٹھی سہی کہنے لگا میرے پاس تو یہ بھی نہیں
ہے آپ نے پوچھا اچھا قرآن میں سے تجھ کو کچھ یاد ہے اس نے
کہا جی ہاں فلائی فلائی سورتیں یاد ہیں فرمایا جا ہم نے یہ عورت
اس مسکن کے عوض جو تجھ کو یاد ہے تیری ملک (نکاح) میں
دے دی -

باب کسی مسلمان بھائی نے ایک عورت کو پیام بھیجا ہو تو دوسرا
شخص اس کو پیام نہ بھیجے جب تک وہ اس سے نکاح کرے یا پیام چھوڑ
دے منگنی توڑ دے -

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ابن جریر
نے کہا میں نے نافع سے سنا وہ ابن عمر سے روایت کرتے
تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع
فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی مسلمان کے مول تول پر مول تول
کرے یا اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر پیغام بھیجے البتہ اگر وہ
اس پیغام کو چھوڑ دے یا دوسرے پیغام کرنے والے کو اجازت
دے تو جائز ہے -

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد
نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے

لے حافظ نے کہا یہاں یہ اشکال ہوتا ہے کہ جب آپ کو ضرورت نہ تھی تو دوسری روایت میں یہ کیسے ہے کہ آپ نے اس کو سر سے پاؤں تک دیکھا میں لکھا ہوں
کوئی اشکال نہیں ہے ضرورت ہونا ادبیات ہے اور خوشی سے ایک کام کا کرنا ادبیات ہے اور کسی ایک چیز کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن پسند آنے پر آدمی کو یہ لکھنا

قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا نُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ
فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا
تَحْتَسِبُوا وَلَا تَحَسَسُوا وَلَا تَبَاغَمُوا
وَكُونُوا إِخْوَانًا وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ
عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ
يَتَرَكَ -

بَابُ تَفْسِيرِ تَرْكِ الْخُطْبَةِ

۱۳۸- حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ
يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ
تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرَ لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ
فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا أَتَكَحَّتْكَ حَفْصَةُ بِتِ
عُمَرَ فَلَيْتُ لِيَالِي ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ
إِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ عَنِّي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا
حَرَمْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ

کہا ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے
آپ نے فرمایا دیکھو مسلمان بھائی کے ساتھ بدگمانی سے بچے
مہربان گمانی بڑا جھوٹ ہے اور خواہ مخواہ چھپی ہوئی باتوں کی ٹوہ نہ لگاؤ
نہ کوئی اہم بات کرے تو اس کے سننے کے لیے کان ٹکاؤ اور ایک
دوسرے سے بیر نہ رکھو بلکہ بھائی بھائی بنے رہو اس کی بھلائی
چاہو اور کوئی مسلمان دوسرے بھائی مسلمان کے پیغام پر پیغام
نہ بھیجے جب تک اس کا فیصلہ نہ ہو جائے یا تو نکاح کرے یا پیغام
توڑ دے۔

باب پیغام چھوڑ دینے کی وجہ بیان کرنا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب نے خبر
دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبد اللہ نے خبر دی
انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے جب ہم مشیر
یعنی حفصہؓ بیوہ ہو گئیں تو حضرت عمرؓ کہتے تھے میں ابوبکرؓ سے
ملا ان سے کہا اگر تم منظور کرو تو میں حفصہؓ کا نکاح تم سے کر دیتا
ہوں۔ لیکن ابوبکرؓ نے کچھ جواب نہ دیا میں کئی راتوں تک منتظر رہا
آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا پیغام بھیجا اس کے بعد
ابوبکرؓ مجھ سے ملے کہنے لگے میں نے جو تمہاری بات کا جواب
نہ دیا اس کی وجہ اور کچھ نہیں ہی تھی کہ مجھ کو یہ بات معلوم ہو
گئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہؓ کا ذکر کرتے تھے
آپ کا ارادہ حفصہؓ کو پیغام بھیجنے کا معلوم ہوتا تھا

۱۔ اس کے بعد اگر پیغام دوڑا تو منقہ نہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ تفسیر ترک الخطبہ کے ہم نے یہی معنی سمجھے ہیں کیونکہ ابوبکرؓ نے جو حضرت عمرؓ کا پیغام چھوڑ دیا اس
کا کچھ جواب نہ دیا تو اس کی وجہ یہ ہیں بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا ذکر کیا تھا ابن بطال نے یہ معنی کہے ہیں کہ پیغام پیغام نہ کرنا ایک تودہ ہے
جواب کے باب میں گند ایک یہ ہے کہ پیغام بھیجنے والے کو اگر یہ معلوم ہو کہ دوسرے ایک ایسے شخص کا پیغام آنے والا ہے جس سے رٹ کی دالاسکے کے
ساتھ شادی کر دے گا تو پھر خود پیغام نہ دے جیسے ابوبکرؓ نے کیا ان کو معلوم تھا کہ عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام کبھی رو نہیں کرنے کے بلکہ خلاف
کے کمال خوشی سے اس کو منظور کریں گے اس لیے ابوبکرؓ نے پیغام نہ دیا ابن میسر نے کہا امام بخاری کا مطلب اس باب کے لائن سے یہ ہے کہ اگرچہ بھی پیغام
چلتا نہ ہوا ہو مگر ایک شخص کا ارادہ ایک صورت کہ پیغام بھیجنے والا ہو تو دوسرے شخص کو جس کی خبر ہر اپنا پیغام نہیں بھیجنا چاہیے ۱۲ منہ ۱۳ منہ۔

لَا فِئْتِي سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقِيلَتْهَا تَابِعُهُ
يُونُسُ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي
حَتِيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ -

بَابُ الْخُطْبَةِ -

١٣١- حَدَّثَنَا قَيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الشَّرْقِ
فَخَطَبَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ سَحَابًا-

بَابُ قُتُوبِ الدَّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيمَةِ

١٣٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ
الدُّفَظْلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دُرَّوَانَ قَالَ
قَالَتِ الرَّبِيعَةُ بِنْتُ مُعَوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ
جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور یہ تو میں نہیں کر سکتا تھا آنحضرتؐ کا لازم یہ کہ کل دینا البتہ اگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کو چھوڑ دیتے تو بے شک میں غصہ کو قبول کر
لیتا شعیب کے ساتھ اس حدیث کو یونس بن یزید اور موسیٰ بن عقبہ
اور محمد بن عبد اللہ بن ابی عتیق نے بھی زہری سے روایت کیا
ہے

باب (عقد سے پہلے) نکاح کا خطبہ پڑھنا۔

ہم سے قبیسہ بن علقمہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری،
یا سفیان بن عیینہ، نے انہوں نے زید بن اسلم سے کہا میں نے
ابن عمر سے سنا وہ کہتے تھے کہ پر رب کی طرف سے دو مرد آئے وہ
مسلمان ہو گئے انہوں نے ایک فصیح بلیغ خطبہ سنایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بعضی تقریر جادو کی طرح اثر کرتی
ہے

باب نکاح میں اور ولیمہ کی دعوت میں یا جا بجا آنا

ہم سے مسد نے بیان کیا انہوں نے بشر بن مفصل سے کہا ہم سے خالد بن ذکوان نے انہوں نے کہا ربيع بن معوذ بن عذراء کی بیٹی تھی وہ کہتی تھی جب میرا جلوہ ہوا رفاوند کے سامنے کی گئی اس نے مجھ سے محبت کی اس کے دوسرے

۱۵۔ اے میں نے اس وقت کچھ جواب نہیں دیا تم مجھ کو اپنا ۱۲ منہ سے پہلے ان سے نکاح کو لینا ۱۲ منہ سے ۱۵ یونس کی سعادت کو مداخلتی نے حل میں موسیٰ اور ابن ابی قحیف کی روایتوں کو ذہنی نے نہریات میں دس کیا ۱۴ منہ سے اکثر علماء کے نزدیک یہ مستحب ہے اگر خطبہ نہ پڑھے جب بھی نکاح صحیح ہو جاوے ۱۵ ادب یعنی اہل ظاہر کے نزدیک نکاح کی شرط یہ گمراہی قول شافعی ہے اب اختلاف ہے اس میں کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھے کیونکہ یہ خطبہ کھڑے ہی رہ کر پڑھنا آنحضرت سے منقول ہے مگر نکاح کے خطبے میں کوئی صریح طہیت ایسی نہیں ملی جس سے یہ ثابت ہو کر آپ نے اس کو کھڑے رہ کر پڑھا عدم میں نے اکثر شایع کو بیٹھے ہی بیٹھے خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا نکاح کا خطبہ ہے الحمد للہ نعمہ نستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور الفتناء من سنایات الامام حسن عہد اللہ فلا مضل ومن یضللہ فلا مدی لہ دأشدن لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد عبده ورسوله یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقوا ولا ترقون الا واثم مسلمون یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة (غیر آیت یقیناً یا ایہا المؤمنین آمنوا اتقوا اللہ کو قرآن لاسیدہ) آخر آیت عظیمہ ۱۶ منہ سے زبیر بن عوف بن عبد بن ابی لہیم ۱۲ منہ سے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا یہ حدیث لا کلام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا کہ نکاح کا خطبہ صاف صاف اور تقریر میں ہونا چاہیے نہ یہ کہ طے سے تکلف اور خوش تقریر کے ساتھ جس سے سامعین پر جا دو کا اثر ہو اور خطبہ نکاح کے باب میں صریح حدیث ابن مسعود کی ہے جس کا صواب سنن نے نکالا لیکن امام بخاری شاید اپنی شرط پر نہ ہونے سے اس کو نہ لائے ۱۲ منہ سے دوسری حدیث میں ہے نکاح کا اعلان کر دو اور اس میں دف بجا ذاتی (مرفوعاً)

فَدَخَلَ حَيْثُ بَنِي عَلَى فَجَلَسَ عَلَى فِئَاثِهِ
كَمَجْلِسِكَ مَتَى فَجَعَلْتُ جُؤَيَاكَ
لَنَا يَغْتَرِبْنَ بِاللَّحْفِ وَيَتَدُّ بَيْنَ مَنْ تَلَّ
مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ
وَبَيْنَا نَتَى يَعْلَمُ مَا فِي عِدِّ فَقَالَ دَعِي
هَذِهِ وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتَ تَقُولِينَ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالنِّسَاءُ
صَدَقَاتِهِنَّ نِحْلَةً وَكَثْرَةُ
النَّهْرِ وَادْنَى مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ وَ
قَوْلِهِ تَعَالَى وَاتَّيَهُنَّ إِحْدَاهُنَّ قَطْأُ الْفَلَاحِ
تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا وَقَوْلُ جَلَّ ذِكْرُهُ
أَوْ لَفِرْضُوا لَهُنَّ وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ

روز جمع کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے بچھرنے
پر بیٹھ گئے جیسے تیرے خالدار اس وقت بیٹھا ہے اور ہماری
چند چھوکیاں اس وقت دف بجا رہی تھیں ہمارے بزرگوں
کا ذکر کر رہی تھیں جو بدر کی لڑائی میں مارے گئے تھے اتنے
میں ایک چھوکی یہ مہرہ لگانے لگی ایک پمیر ہم میں ہیں جو جانتے
ہیں کل کی بات یعنی کل کی ہرنے والی بات آپ نے فرمایا یہ مت
کا جو تو پہلے گارہی تھی وہ لگا ہے

باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا تم عورتوں کا مہر خوشی خوشی دے
ڈالو اور مہر بہت باندھنے کا بیان اور کہ سے کم کتنا مہر ہو سکتا ہے
اور اللہ تعالیٰ کا سورۃ نسا میں یہ فرمانا اگر تم نے عورت کو طہیر کا طہیر
مال دے دیا ہو جب بھی اس سے واپس نہ لو اور اللہ تعالیٰ نے سورہ
بقرہ میں فرمایا ایتام ان کے لیے کچھ مہر مقرر کر چکے
ہو اور سہل بن سعد ساعدی نے کہا آنحضرت صلی

القبیلہ صفحہ سابقہ قطلانی نے کہا اس حدیث سے نکاح شادی میں دف بجانا جائز ہونا نکلتا ہے اور شافعیہ نے رواج کا بجانا بھی جائز کہا
ہے جس میں جلاجل برتے ہیں اور شادی پر ہتھ اندر عید کا قیاس کیا ہے قطلانی نے کہا ستار اور طبرہ اور دودہ باب سے بجانا جو شراب پیئے والے بجاتے
ہیں حرام ہے اور قصداً ان کا سنا بھی حرام ہے لیکن بلا قصد اگر سن لے تو کچھ گناہ نہ ہوگا اور طہلہ بھی دف کی طرح جائز ہے مگر جس کو بیخبر سے
بجایا کرتے ہیں وہ ناجائز ہے اور تالی بجانا جائز ہے اسی طرح ناچا اگر وہ ناچ جائز نہیں جس میں عورتوں کی مشابہت یا اعضا کا مرطوب اور تانا بوجہ ترجم
کہتا ہے ان تخفیمات پر دلیل شرعی چاہیے صرف شافعیہ یا حنفیہ کا قول کافی نہیں ہے امداد پر ہم بیان کر چکے ہیں کہ گانے بجانے میں دو قول ہیں
ایک جو از لا امداد امام حرم اور بہت سے اہل ظاہر جواز کی طرف گئے ہیں نعم شادی اور عقد اور ایام عید میں کسی قسم کا باجا ہوا مدین قیم امداد ابن تیمیہ اور اکثر
اصحاب حدیث مدد جواز کی طرف مائل ہوتے ہیں مگر عید اور شادی اور عقد وغیرہ میں دف بجانا انہوں نے بھی جائز رکھا ہے لیکن ثواب یا عبادت کے طور پر لگانا
بجانا جس کو بعض موفیہ نے اختیار کیا ہے اس کی اصل شریعت سے کچھ معلوم نہیں لہذا ایشیادہ بدعت ہوگا اور اس سے باز رہنا بہتر ہے اور موفیوں میں جو بزرگ
متبع سنت گزرے ہیں انہوں نے اس سے پرہیز کیا ہے جیسے حضرت بخاری وغیرہ ۱۲۸۲ (حواشی صفحہ ۱۵۸) لے لیکن ہے کہ آپ کے امداد بیع کے درمیان
پر دو پڑا ہوا یہ واقعہ اس وقت کا ہر جب پر دے کا حکم نہیں اترا تھا قطلانی نے کہا آنحضرت کا یہ غاصہ تھا کہ آپ کو چھ عورتوں کی طرف دیکھا اس سے عورت کنادہ دست تھا
کیوں کہ آپ شیطان کے غلبے سے غفلت تھے یہ کہتا ہوں کہ ان صحفات کی کیا ضرورت ہے بیع ساتھ اس سپنے ہو گی اور وہاں دوسرے لوگ بھی موجود تھے پھر آنحضرت کا بیٹھا عوب کی
عدت کے لائق تھا عرب میں صرف ثمری پر وہ مرد ہے یعنی عورت اپنے سر کو ڈانکے سے باقی وہ ہر مرد کے سامنے نکل سکتی ہے اور آنحضرت تو اپنی امت کی عورتوں کے بچانے باب
کے تھے آپ کے سامنے کھٹے میں کوئی قیامت تھی ۱۲۸۳ غرضی کا لگا لگا رہی تھیں ۱۲۸۴ بیع کے باپ محمد بن غزادہ دران کے مدد پر بجا سادہ مدد عرف بدر کے دن شہید ہوئے تھے
تھیں کہ وہ کل پر نیال بات جبکہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اسمان اللہ ہمارے پیغمبر مسیح کی پیروی کے شہرت کے لیے اس سے بڑھ کر کیا دلیل کی کہ چنانچہ اسی تہذیب میں جو شرع کے خلاف ہوئی اور لڑنے والے ہند

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ خَاتَمًا
مِنْ حَدِيدٍ۔

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَهْبِيبٍ عَنْ
أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ
أَمْرَأَةً عَلَى ذَرْنِ نَوَافَةٍ فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَاتِ الشَّامَةِ الْعُرْسَ فَسَالَ
فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ أَمْرَأَةً عَلَى ذَرْنِ نَوَافَةٍ
وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ أَمْرَأَةً عَلَى ذَرْنِ نَوَافَةٍ
مِنْ ذَهَبٍ۔

بَابُ التَّزْوِيجِ عَلَى الْقُرْآنِ وَ
بِغَيْرِ صَدَاقٍ۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ إِنِّي لَفِي
الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذْ قَامَتِ أَمْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا
قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَزَوِّجْهَا مِنِّي
فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا

اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا کچھ توڑ دھونڈھ کر لا لو جسکی
ایک انگوٹھی ہی سہی۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ہم سے شعبہ
نے انہوں نے عبد العزیز بن مہیب سے انہوں نے انس سے
کہ عبد الرحمن بن عوفؓ نے ایک عورت سے نکاح کیا اس کا ہر کھیر
کی گٹھلی برابر مقرر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو
عبد الرحمن پر شادی کی سی خوشی معلوم ہوئی آپ نے حال پوچھا
عبد الرحمن نے عرض کیا میں نے ایک عورت سے گٹھلی برابر پر
نکاح کیا ہے اور شعبہ نے اسی سند سے قتادہ سے روایت
کی انہوں نے انس سے کہ عبد الرحمن بن عوفؓ نے ایک عورت سے گٹھلی
برابر سونے پر نکاح کیا۔

باب قرآن کی تعلیم مہر پر ہوسکتی ہے اسی طرح اگر مہر کا ذکر
ہی نہ کرے تب بھی نکاح صحیح ہو جائے گا اور مہر مثل لازم ہوگا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان
بن عیینہ نے کہا میں نے البر حازم سے سنا

کہا میں نے سہل بن سعد سعدی سے سنا وہ کہتے تھے میں اور
لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں
ایک عورت کھڑی ہوئی دخول یا ام شریک، اور کہنے لگی یا رسول اللہ
میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی اب آپ جیسا مناسب
سمجھیں کریں آنحضرت نے اس کو کچھ جواب نہیں دیا پھر وہ کھڑی
ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کو

۱۳۵۔ جس کا قصہ گزر چکا ۱۲۷ منہ ۱۳۵ معلوم ہوا کہ کسی کی کوئی حد نہیں ایک ہیرہ بھی ہو سکتا ہے اہل حدیث کا یہی قول ہے خفیہ کے نزدیک کم سے کم
دس درم ہونا چاہیے اندھا لکھ کے نزدیک ربع دینار اور بہتر یہ ہے کہ ہر دس درم سے کم اور پانچ سو درم سے زیادہ نہ ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی بی بیوں اور صاحبزادیوں کا یہی ہر تھا ۱۲۷ منہ۔

۱۳۶۔ وہ عورت غیر انس بن مالک بن اسرار القیس کی بیٹی تھی ۱۲۷ منہ۔
۱۳۷۔ اس روایت میں یہ ملاحظہ ہے کہ گٹھلی برابر سونا تھا ۱۲۷ منہ۔

لَكَ قَرِيْبَهَا رَأَيْكَ فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا ثُمَّ
قَامَتِ الثَّالِثَةُ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ
نَفْسَهَا لَكَ قَرِيْبَهَا رَأَيْكَ فَقَامَ رَجُلٌ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكِحْ بِهَا قَالَ
هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا قَالَ

اذْهَبْ فَاطْلُبْ رُلُوْحًا تَمَّا مِنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ
فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ مَا رَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا
مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ
قَالَ مَعِيَ سُورَةُ كَذَٰلِكَ أَدْسُوْهُ كَذَٰلِكَ قَالَ اذْهَبْ
فَقَدْ أَنْكِحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ
الْقُرْآنِ -

بَابُ الْمَهْرِ بِالْعَرُوضِ وَ
خَاتَمٍ مِنْ حَدِيْدٍ -

۱۳۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ
بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجْ وَ لَوْ
بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيْدٍ -

بَابُ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ -
وَقَالَ عُمَرُ مَقَاطِعُ الْحَقُوْقِ عِنْدَ

بخش دی آپ جو جی چاہے وہ کیجئے آپ نے پھر کچھ جواب نہ دیا
پھر تیسری بار کھڑی ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی آپ جو مناسب سمجھیں وہ
کریں اتنے میں انصاریں سے ایک مرد اس کا نام معلوم نہیں ہوا
کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ اس سے میرا نکاح کر دیجئے آپ

نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے بھی وہ کہنے لگا کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا جا کر
ڈھونڈھلا رو ہے کی ایک انگوٹھی ہی سہی وہ گیا اور تلاش کی پھر آیا تو کہنے لگا
مجھ کو تو کچھ نہیں ملا وہ ہے کی انگوٹھی بھی نہ مل سکی آپ نے فرمایا اچھا تجھ کو کچھ
یاد ہے اس نے کہا جی ہاں فلاں فلاں سورتیں مجھ کو یاد ہیں آپ نے فرمایا جا
میں نے ان سورتوں کے بدل تیرا نکاح اس عورت سے کر
دیا۔

باب کوئی جنس یا رو ہے کی انگوٹھی مہر ہو سکتی ہے گرفتہ
روپیہ پیسہ اشرفی نہ ہو

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے
دکیع بن جراح نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے
ابو حازم دسلم بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی
سے انہوں نے کہا آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک شخص
سے فرمایا مہر دے کر نکاح کر لے ایک روپے کی انگوٹھی ہی
سہی -

باب نکاح میں جو شرطیں کی جائیں ان کا پورا کرنا ضرور
ہے اور حضرت عمرؓ نے کہا ستم حق کا پورا کرنا اسی وقت

لے اہل مسجد روایت میں اس کی مراد ہے قریب عورت کو بہر میں چاہے سکھلا دے اور جب اللہ کرے کہ مہر پیسہ سے تو نکاح کا عوض یعنی ہر ادا کر اور ہر پانچ کی عداوت میں
ہے اس نے کہا ہاں سہل بن سعد بن قریب سے ایک روایت میں ہے اس نے کہا سہل بن سعد بن قریب سے فرمایا میں سہل بن سعد سے ام ہند سے اباب کا مطلب اس حدیث
سے ہوں نکاح کر جب تعلیم قرآن بہر مال کی قسم میں سے نہیں ہے نکاح کرنا جائز ہر ادا کر کے نیز بھی نکاح جائز ہر ادا کر کے اس کو سعید بن مسعود نے نکاح ہر ادا کر
بن غنم سے کہ ایک شخص حضرت عمرؓ سے پاس آیا کہنے لگا امیر المؤمنین میں نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا اس شرط پر کہ اس کو اس کے گھر میں رہانی ہر ادا کر

الشُّرُوطَ وَقَالَ الْمَسُورُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مَهْرِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي خَصَدَقِي وَوَعَدَنِي فَوْقِي ۱۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو تَوَلِيدٍ هَاشِمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ تَيْيَدِ بْنِ أَبِي جَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُمَيْقَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِنَ الشُّرُوطِ أَنْ تَوَفُّوْا بِهِ مَا اسْتَحَلَّتُمْ بِهِ الْمَرْجُوعَ -

بَابُ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ -

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا تَشْطُرُ الْمَرْأَةُ كَلَانَ أُخْتِهَا

۱۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكْوَيَاءَ هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہو گا جب شرط پوری کی جائے اور مسور بن مخرمہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اپنے شایک داماد (ابو العاص) کا ذکر کیا ان کی تعریف کی کہ دامادی کا حق انہوں نے ادا کیا جو بات کہی وہ سچ اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا

ہم سے ابو الولید ہشام ابن عبد الملک طرابلسی نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے زید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر جہنی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سب شرطوں میں جن کو تم پورا کرو ان شرطوں کا پورا کرنا زیادہ ضرور ہے جن کی وجہ سے تم نے عورتوں کی شرم گاہ اپنے اوپر حلال کی جن شرطوں پر نکاح باندھا

باب ان شرطوں کا بیان جن کا نکاح میں شرط کرنا درست نہیں ہے

عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ کوئی عورت یہ شرط نہ لگا دے کہ مرد اس کی بہن (یعنی اپنی اگل بی بی) کو طلاق دے دے

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی عورت

(حقیقہ، صفعہ، سابعہ) رکھ کر اب میں دوسرے ملک کو جانا چاہتا ہوں حضرت عمرؓ نے کہا عورت اپنی شرط کو پورا کر سکتی ہے وہ کہنے لگاتے تو مرد تھوڑا ہرے عورتیں جب چاہیں گی طلاق لیں گی اس وقت حضرت عمرؓ نے یہ فرمایا ۱۲ منہ -

(مرواشی صفعہ، ہڈی) سے نکاح کے وقت جو شرطیں کی جائیں ان کا پورا کرنا شرط لازم ہے امام احمد و ابی حریث کا یہی قول ہے انا ایک شرط کو مرد اپنی سہیلی کی طلاق دے دے اس کا پورا کرنا ضروری نہیں اب یہیں یہ شرطیں کہ مرد دوسری شادی نہ کرے یا زیدی نہ رکھے یا بی بی کو اس کے ملک کے باہر نہ جائے یا ان دفعہ یا بار چھ ماہ دے گا ان شرطوں کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے اور نہ عورت کا حق پاس ناس کر کے مرد سے جدا ہو سکتی ہے اور خفیہ احادیث فقہیہ نے شرطوں کی تفسیر کی ہے کہ جو شرط ضروری ہے جو عورت کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے کہ مثلاً یہ شرط کہ عورت دوسرے ملک میں دینے یا خریدنے کے لیے جائے یا دوسری شادی نہ کرے گا یا زیدی نہیں رکھے گا یا اس سے پہلے ہی شرط داخل ہے ۱۲ منہ اب اس صورت میں کہ اگر عورت نے یہ شرط لگائی کہ اگر مرد دوسرے ملک میں دینے یا خریدنے کے لیے جائے یا دوسری شادی نہ کرے گا یا زیدی نہیں رکھے گا یا اس سے پہلے ہی شرط

لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَسْأَلُ طَلَّاقَ امْتِنَافِهَا
لِتَسْتَفْرِغَ مَصْحَفَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا
قُدِّرَ لَهَا.

بَابُ الْمُصْفَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ

وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيَا أَوْصَفَةَ فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ
الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سَقَتِ إِلَيْهَا قَالَ زَيْنَةَ نَوَافَةَ
مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ وَلَوْ شَاءَ

بَابُ

۱۳۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَدْلَمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ رَضِيَ

کو اپنے خاوند سے یہ درخواست کرنا درست نہیں کہ وہ اس کی بہن
دوسرے کو طلاق دے دے اس لیے کہ اس کے حصے کا پیالہ بھی خود
اٹیل لے لے یہ نہیں سکتا جتنا اس کی قسمت میں ہے اتنا ہی ملے گا۔

باب نواہ کو زردی لگانا درست ہے۔

اس کو عبد الرحمن بن عوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام
مالک نے خبر دی انہوں نے حمید الطویل سے انہوں نے انس بن
مالک سے کہ عبد الرحمن بن عوف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئے ان پر زردی کا نشان تھا آپ نے اس کی دہر پر بھی
انہوں نے کہا میں نے انصاری عورت زینت حسیہ
سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا مہر کیا دیا انہوں نے
کہا گنھسل برابر سونا آپ نے فرمایا اچھا ولیمہ کی دعوت تو کر لیا
نہیں تو ایک بکرہ ہی کا۔

باب

ہم سے مسدد بن مسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ
بن سعید قطان نے انہوں نے حمید سے انہوں نے
انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۴۰ یعنی جو اس کی قسمت کا ہے وہ بھی اس کو مل جائے ۱۲۷ اور مالکیہ نے کپڑے میں لگانا درست ہے
درست رکھا ہے بدن میں یہ لوگ ابو موسیٰ کی حدیث سے دلیل دیتے ہیں کہ اللہ اس شخص کی نافرمانی نہیں کرنے کا جس کے بدن میں زرد خوشبو لگی ہو مگر کہتے ہیں کہ
دشہ اس میں سے مستحق ہے اور اس طرح سے دونوں حدیثوں میں تطبیق ہوتی ہے حنفیہ اور شافعیہ کہتے ہیں کہ عبد الرحمن کی حدیث سے زردی
لگانے کا جو آدمی کے لیے نہیں لگنا کہ جو جلد ارحل نے ڈھکی نہیں لگائی تھی بلکہ ان کے دہن کی زردی ان کے بدن یا کپڑے سے لگ گئی ہوگی ۱۲۸
ولیمہ کی دعوت صحبت کے بعد دو لہجہ کرنا سنت ہے یہ ظہور نہیں کہ ولیمہ کی دعوت میں گوشت ہی پکائے بلکہ جو میسر ہو وہ کھلا دے آنحضرت نے ولیمہ کی دعوت
میں کھجور اور گھی اور پیاز کھلایا افسر ہے کہ ہمارے نواسے میں جو کھا سنت کا حکم تھا اس کو تو لوگوں نے چھوڑ دیا اور انا لڑا کی دلی لوگوں کو کھلانے لگے
اور لوگے والے کیا کرتے ہیں کہ شادی سے پہلے جا لوگوں کو کھلا دیتے ہیں لم نے ان پر بیڑی لگا دی شادی اور موت دونوں بری ہیں ۱۲۹ اس باب میں مکرئی
ترجمہ مذکور نہیں اور بعض نسخوں میں باب کا لفظ ناقص ہے ۱۳۰

فَاَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَخَرَجَ
كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ فَآتَى
حُجْرَ امَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو
وَيَدْعُونَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَأَى
سَاجِدِينَ فَرَجَعَ لَا اَدْرَى اَخْبَرْتُ
اَوْ اُخْبِرَ بِخُرُوجِهِمَا۔

نے ام المؤمنین زینب کا ولیہ کیا تو مسلمانوں کو غرب فائدہ پہنچایا
پھر جیسے آپ کی عادت تھی نکاح کرنے کے بعد باہر نکلے دوسری
بی بیوں کے حجروں پر آنے ان کو دعا دینے لگے وہ آپ کو دعا دینے
لگیں پھر لوٹ کر حضرت زینب کے حجرے پر گئے دیکھا تو وہاں دو آدمی
تھے حال دیکھ کر آپ پھر لوٹ گئے انش کہتے ہیں مجھے یاد نہیں میں نے
یا اور کسی نے آپ کو خبر دی کہ اب وہ دونوں آدمی چلے گئے اس
وقت آپ پھر آئے تھے

باب نواشاہ کو لوگ کیونکر دعا دیں؟

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن
زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف پر زردی کا نشان دیکھا تو پوچھا
یہ زردی کیسی انہوں نے کہا میں نے ایک عورت سے شادی
کی ہے ایک گھٹلی برابر سونے پر آپ نے فرمایا بارک
اللہ لک واللہ تجھ کو برکت دے، ولیہ تو کر ایک ہی بکری کا
سہی

باب جو عورتیں دلہن کو دولہا کے گھر لے کر آئیں ان
کو کیوں کر دعا دی جائے اور دلہن کو کیونکر؟
ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے
علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے

بَابُ كَيْفَ يُدْعَى لِلْمُتَزَوِّجِ۔
۱۲۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادُ هَدَّابُنْ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اِتِّصَافًا قَالَ مَا هَذَا
قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى دَرْنٍ نَوَافَةٍ
مَنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلَيْ
وَلَوْ لِي شَاةٌ۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِي
يَهْدِيْنَ الْعُرُوسَ وَلِلْعَدْوَسِ۔
۱۲۱۔ حَدَّثَنَا قُرُوبٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
مُسَهَّرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ

سہ یا ان کر بیٹ بھر کر روٹی گشت کھلا ۱۲۱ھ میں ابھی تک بیٹھے باتیں کر رہے ہیں ۱۲۲ھ میں پردہ ڈال لیا حضرت زینب سے غلوٹ کی یہ حدیث
اوپر گزر چکی ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کو باب الولیہ میں لکھنا چاہا ہوگا مگر کتاب نے غلطی سے
اس باب میں لکھ دی بعضوں نے کہا اگر بخاری اس حدیث کو اس باب میں لائے تو کراس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زرد خوشبو
لگائی تو مسلم جو کہ رشاہ کو زرد خوشبو لگانا صحیحہ بخاری و صحیح ابن ماجہ و غیرہ کو لازم نہیں ہے بلکہ جائز ہے لگائے یا نہ لگائے ۱۲۳ھ میں عقد کے بعد سب براتی لوگ نواشاہ کو
یوں دعا دیں بارک اللہ لک یا بارک علیک اللہ دجیع یشک فی غیر زندگی کی روایت میں یوں ہے بارک اللہ لک و علیک و جع یشک فی غیرا جلیت کے زمانہ میں یوں دعا
میا کرتے تھے بالفارہ البین یحق بن محمد نے نبی تم کے ایک شخص سے نکالا کہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں یہی کہا کرتے تھے پھر جب اسلام کا زمانہ ہوا تو ہمارے پیغمبر
نے ہم کو یوں سکھایا کہ بارک اللہ لک و بارک علیک و بارک علیک و بارک

عَاشَةُ رَضِيَ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَنِي أُمِّي فَأَذْخَلَتْنِي الدَّارَ فَأَذْخَلَنِي مِنَ الدَّارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَاتِ وَعَلَى الْخَيْرِ طَائِرٍ.

والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھ سے نکاح کیا تو میری والدہ ام رومان بنت عامر مجھ کو آنحضرت کے گھر میں لے کر آئیں وہاں انصار کی کئی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں انہوں نے مجھ کو اور میری ماں کو یوں دعا کی مبارک مبارک اللہ کرے تم اچھی ہو تمہارا نصیب اچھا ہو۔

بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْبَنَاءَ بِلِ الْعَزْوِ.

باب بھاد میں جانے سے پہلے نئی دلہن سے صحبت کر لینا بہتر ہے (تاکہ دل اس میں لگا نہ رہے)

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک سید (حضرت ابو شیح یا حضرت داؤد) نے جہاد کیا تو اپنے لوگوں سے کہا دیکھو میرے ساتھ جہاد میں وہ شخص نہ جائے جس نے نئی دلہن کی ہوا اس سے صحبت کرنا چاہتا ہو لیکن ابھی صحبت نہ کی ہو۔

۱۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَذَانِي مِنَ الْبَنَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتَّبِعُنِي سَرَجُلٌ مَلَكَ لُبْعَةً أَمْرًا وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَتَّبِعَنِي بِهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا.

باب نو برس کی لڑکی سے صحبت کرنا جب وہ جوان ہو گئی تو ہم سے قبیسہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

بَابُ ۸۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لہ یعنی ہر امت پر یہ ہیں مگر دیو ۱۲۲- امام احمد کی روایت میں ہے ام رومان نے حضرت عائشہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں بٹھا دیا کہنے لگیں یا رسول اللہ یہ آپ کی بی بی ہے اللہ جانک کہے یہ ہم اب تک چار کی ہے عقد کے بعد عروہ ہوتا ہے میں دلہن دوہا کو دکھلائی جاتی ہے اگر دلہن چوٹی کی گود میں بٹھا لی جاتی تو دلہن کو گود میں بٹھا کر سارے کو کہہ جاتے ہیں کہ اس لڑکی کی اصل حدیث سے ثابت ہے لیکن اسی معنی آئینہ و ظہر و کھانا یا ٹٹنے کا نایہ سب دایمات میں ہیں ان کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے اسی طرح دلہن کے بعد ہر ایک کو سلام کرنا ہر ایک سے لگے لگا کر ایک سے معاف کرنا اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے شریعت اسلامی میں ملاقات کے وقت سلام اور دعا اور سفر سے آنے پر معافہ یعنی لگے لگا سنت ہے باقی سب وقول میں بہت ہے جیسے یدین و غیرہ میں اسی طرح عہد باقر کی نماز کے بعد معافہ کرنا اسی طرح رخصت کے وقت اسی طرح جمعہ کی نماز کے بعد امام سے معافہ کرنا یہ سب جاہلوں کی رسمیں ہیں ۲- منہ۔

عَلَّشَتْ دَهِیَ ابْنَةُ سَيْتٍ وَبَنَى بِهَا
دَهِیَ ابْنَةُ قُسَیْعٍ وَ مَكَكْتُ عِنْدَكَ دَعَا

بَابُ الْبَيْتِ فِي السَّفَرِ

۱۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يَتْبَنَى عَلَيْهِ
بِمَفِيقَةٍ يَنْتَ حَيًّا قَدَ عَوْتُ الْمُسْلِمِينَ
إِلَى وَلِيْمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خَيْرٍ وَلَا
لَحْمٍ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ النَّعْرِ
وَالْإِطِ وَالسَّمَنِ فَكَانَتْ وَلِيْمَةً فَقَالَ
الْمُسْلِمُونَ إِنْ هَذَا أُمَمَاتُ الْمُؤْمِنِينَ
أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ
حَجَّهَا فَيَمِي مِنْ أُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِينَ
وَأِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَيَمِي مِمَّا مَلَكَتْ
يَمِينُهُ فَلَمَّا أَسْرَ تَحَلَّ وَطَى لَهَا
خَلْفَهُ وَ مَدَّ الْوَحْبَابَ بَيْنَهَا
وَبَيْنَ النَّاسِ -

بَابُ الْبَيْتِ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ
مَرْكَبٍ وَلَا نِيرَانٍ -

عائشہؓ سے اس وقت نکاح کیا جب ان کی عمر چھ برس کی تھی اور نو
برس کی عمر میں ان سے محبت کی نو برس تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس رہیں۔

باب سفر میں نئی دامن سے صحبت کرنا۔

ہم سے محمد بن بکندہ نے بیان کیا کہ ہم کو اسماعیل بن جعفر
نے خبر دی انہوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے
کہا اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر سے لوٹے وقت خیر اور مدینہ
کے بیچ میں ٹھہر گئے تین دن تک ٹھہرے رہے صفیہ بن جی
سے آپ صحبت کرتے رہے میں نے ولیمہ کی دعوت میں
مسلمانوں کو بلایا اس میں نہ روٹی تھی نہ گوشت تھا آپ نے
حکم دیا چڑے کے دستروان بچھائے گئے اس پر کھجور گھی پنیر
ڈال دیا گیا یہی ولیمہ کا کھانا تھا اب مسلمان کہنے لگے صفیہؓ
مسلمانوں کی ماؤں میں سے ہیں یا آپ کی ایک لونڈی خواص
ہیں پھر آپ ہی کہنے لگے دیکھیں اگر آپ صفیہؓ کو پردے میں
رکھیں تب تو ہم سمجھ لیں گے وہ مسلمانوں کی ماں (بی بی) ہیں
اور اگر پردے میں نہ رکھیں تو سمجھیں گے لونڈی (دبانہ) ہیں
جب آپ نے وہاں سے کوچ کیا تو اپنے پیچھے (اونٹ
پر) صفیہؓ کے لیے گدہ بنایا اور لوگوں سے ان کو پردہ
کرایا پردہ چھوڑ دیا۔

باب دولہا کا دامن یا دامن کا دولہا پاس دن
کو آنا۔ سواری یا روشنی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

۱۲۵- اظہارہ برس کی عمر میں نبیؐ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دامن ہوا ۱۲ھ۔ تب لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ صفیہؓ آپ کی اور بی بیوں کی طرح ایک بی بی ہیں آپ
تین دن بلبر صفیہؓ کے پاس رہے کیونکہ وہ شہید تھیں اگر نئی دامن میسر ہو تو تین دن تک اگر بارہ ہر دو سات دن تک دولہا اس کے پاس رہ سکتا ہے جیسے
دوسری حدیث میں وارد ہے ۱۲ھ۔ تب عرب کے لوگوں میں بھی ہندوستان کی طرح یہ رواج تھا کہ دولہا رات کو سوار ہو کر سامنے مشعلیں جلیقی
جوڑیں دامن کے گھر پر آئے جس کو برات یا شب گشت کہتے ہیں یہ بدعت ہے ہمارے شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے مسجد بنی منصور نے نکاح لا
کہ عبد اللہ بن قریظ کے ساتھ جب وہ محرمین حضرت عمرؓ کی طرف سے حاکم تھے ایک برات منجلی دولہا دامن کے آگے مشعلیں جلیقی جاتی تھیں رات کو آئے

١٣٥- حَدَّثَنِي فَرْدَوْ بْنُ أَبِي الْمَخْدَاءِ
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي
فَادْخَلَتْنِي الدَّارَ فَلَمْ يَرَعْهَنِي
إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَضَحَى -

بَابُ ٩٢ الْأَنْمَاطِ وَنَحْوِهَا
لِلنِّسَاءِ -

١٣٤- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ اتَّخَذْتُمْ
أَنْمَا طَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنِّي لَنَا

مُجھ سے فرودہ بن ابی الغراء نے بیان کیا کہما ہم سے
علی بن مسہر نے بشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے
انہوں نے حضرت عائشہ ام المومنین سے انہوں نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا تو ام رومان میری ماں
میرے پاس آئیں اور مجھ کو دن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
گھر میں لے گئیں میں اس وقت ڈر گئی جب ایک ایک آنحضرت
چاشت کے وقت میرے پاس آگئے مجھ سے صحبت کی یہ
باب محروم کے لیے سوزنیاں وغیرہ بچھانا جائز
ہے دیا باریک پردہ لٹکانا۔

ہم سے قتیبا بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان
ثوری نے کہا ہم سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ
سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے
سوزنیاں بنائیں انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کو سوزنیاں
کہاں میسر ہیں آپ نے فرمایا وہ زمانہ نزدیک ہے جب تم کو سوزنیاں

(دقیقہ صفحہ سلاطین) عبد اللہ شہ سب براتیں کو دیکھتے دیکھتے وہ برات چھوڑ کر چھاپے محمد انڈر نے غلیب بنایا اسے تم لوگ دو ہاواہن کے سامنے آگ جلاتے ہو کافر ملک کی نشانی کرتے ہو خدا کا لوں کی روشنی بھانے والا ہے سلطان نے کہا اس سے یہ ٹھکرا کہ برات نکالنا مکروہ ہے ۱۲ منہ۔

(سوحاشی صحنہ، ص ۱۱۸) اے سہمان اللہ شری شادی کتنی سہل ہے نہ رات کی ضرورت ہے نہ سناجھ کی نہ مہندی کی نہ تور دن کی نہ حصول کی جو کچھ دہا سے جس کے کپڑے زبرد و فیرو یا ہر کچھ صحت وہ دہن کے ملنے پاس پہنچ دے پھر دن کو پاؤں پیدل یا سوار ہو کر دہن کے گھر پر چلا آئے نہ روشنی کی ضرورت ہے نہ ساری کی نہ دس کی نہ بیس کے گاہے ڈیوہر نہ گھر میں اور ان کی چنداں ضرورت ہے عقد کے دو بول پڑھا کر اپنی دہن کرے جائے دہن پاؤں پیدل یا ساری دروں طرح دن کو کر سکتی ہے چلو چلی ہوئی شادی اگر کسی شخص کی سر دیا کیوں ہوں تو اس کو ان کے نکاح کر دینے میں کوئی دقت نہیں ہوتی ہر دوپہر سامان و فیرو دہا کے پاس سے بطور چٹھاوے کے باہر کے آتا ہے اس میں دہن کے پارچہ زبرد سامان و فیرو سب ہیں جلتے ہیں اب دہن والوں کو کسی اور خرچہ کی ضرورت نہیں دہا صحبت کے بعد اپنے دوستوں کو کھانے کی دعوت دیتا ہے جس کو دلچسپ کہتے ہیں سہمان اللہ کیا مبارک شادی ہے ہم اس طرح سے کی جائے ایک شادی وہ ہے جو سماں نے اپنی شریعت کو چھوڑ کر کافروں اور مشرکوں کی پیروی سے اعتقاد کی ہے یہ شادی کیا ہے عین حق اور خانہ برباد کا ہے ایک ہی لڑکی لا اس طرح پر بیاہنا ایک بلائے عظیم ہے جو پڑنے کہ بہت سی لڑکیاں ہوں تب تر لڑکیوں کے باپ کو زندہ دگر رکھنا چاہیے بیاہ سو کی قرضے لیتا ہے جائیداد دگر کرتا ہے لوگوں سے بھیک مانگتا ہے جب بھی شادی لا سامان تیار نہیں کر سکتا بعد شادی کے بعد ساری عمر تک معیبت میں مبتلا قرض ادا کرتے کرتے آخری روگ اس پر سے دو لہا والوں کے طعن و تشنیع پر مہم رہ گئی فلاں عزیز نہیں نصیب ہی نہیں ہوئی اے نعمت خواہ شریعت سے مرہنہ مر ڈنے کی یہی سزا ہے کہ دنیا اور آخرت دونوں میں مرہنہ لا نہ لگائی دال جان مانہ سلاہ میں لڑ کر بچانے کو تھا جس میں ۱۲ احسنہ یا ہر ایک مہر پر دسے چھارہ وار ۱۲ احسنہ۔

أَمَّا ط قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ -

بَابُ التَّسْوِيعِ الَّذِي يَهْدِيَنِ
الْمَدَامَةَ إِلَى زَوْجِهَا -

۱۳۷- حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِسْرَاءُ بِنْتُ عَنْ
هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّهَا زَفَّتْ أَمَامًا إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهَوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ
يُحِبُّهُمْ اللَّهُ -

بَابُ الْهَدْيِ لِلْعُرُوسِ

۱۳۸- وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُمَانَ وَاسْمُهُ
الْجَعْدُ عَنْ النَّسِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَرْنَا
فِي مَسْجِدِ بَنِي سَافَاةَ فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَجْنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا
فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ

سب میسر ہوں گے

باب جو عورتیں دلہن کو (دولہا پاس) لے جائیں
وہ گاتی بجاتی جاسکتی ہیں۔

ہم سے فضل بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد
بن سابق نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ہشام بن
عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ
سے وہ ایک دلہن کو ایک انصاری مرد پاس لے گئیں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ تمہارے ساتھ کچھ گانا بجانا تو تھا
ہی نہیں (خالی غولی چپ چپاتی دلہن کو لے گئیں) دیکھو انصاری
لوگ گانے بجانے سے خوش ہوتے ہیں۔

باب دلہن کو چڑھاوا بھیجنا۔

اور ابراہیم بن طحمان نے ابو عثمان جعد بن دینار سے روایت
کی انہوں نے انس بن مالک سے ابو عثمان کہتے ہیں کہ انس ہمارے
سامنے سے بنی رفاعہ کی مسجد میں (جو بصرے میں ہے) گزرے
میں نے ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا قاعدہ تھا آپ جب ام سلیم کے گھر کی طرف سے گزرتے
ان کے پاس جاتے ان کو سلام کرتے (وہ آپ کی رضاعی خالہ تھیں)

لے اس سے ام بخاری لے پر دے یا سرنی کا براز نکالا لیکن سلم کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر سے یہ پردہ نکال کر چھیک دیا
فرمایا ہم کو حکم نہیں ملا کہ مٹی پتھر کو کھڑا پہنائیں اکثر شافعیہ نے اسی حدیث کی دوسرے دو راویوں کو کھڑا لگانا مکروہ بلکہ حرام رکھا ہے البراءہ کی روایت میں یوں ہے
دولہہ کو کھڑے سے مت چھوڑو یہ مرید بھی ہے اس وجہ مٹی پتھر کو کھڑا اڑانا منع ہوا تو قبر پر چادر ڈالنا بھی منع ہوا اب تو جاہلوں نے یہ اختیار کیا ہے کہ
قبروں کے لیے عمدہ عمدہ پوششیں دریافت اور کھواب کی بنائے ہیں کیا خوب یہ پتھر ان غریب مسلمانوں کو کیوں نہیں دیتے جو ننگے اور بھوکے ہیں ان میں
کتنا ثواب ملے گا قبر کو کھڑا پہنانے میں ثواب کما غلاب تیار ہے ۱۲۸۔

۱۲۸۔ اور اگر گزرجاکر شادی وغیرہ میں گانا یا نادمہ ہے ابراہیم نے حضرت عائشہ سے علا انصاری کی ایک یتیم لڑکی کی شادی میں دلہن کے ساتھ گئی جب لوٹ
کر آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے دولہا والوں کو پاس جاکر کیا کہا تم نے کہا سلام کیا مبارک باد دی آپ نے فرمایا ایک لڑکے نے ہمارے والی کو ٹڈی کیوں
سلطہ نہ لیتے گئے جو حرف بجاتی گاتی جاتی میں نے عرض کیا وہ کیا لاتی آپ نے فرمایا یوں لاتی ہم آئے تمہارے گھر میں ہم آئے تمہارے گھر میں مبارک ہو ہم کو
مبارک ہو ہم کو بہت برکت ہو دوسرے غیر کچھ بچوں کا کھلے مٹی پتھر تھامی دلہن خدائی قدرت نہائی نے مار بنی سور سے علا کہ آنحضرت نے ہم کو شادی کے وقت کھیل دکھانے کا نئے کھیل
دی ایک روایت میں ہے کہ یہ علاج اس کو بچاؤ یعنی گانا یا خوشی کر دیکر روایت میں ہے کہ حال اس طرح میں فرماتا ہوں لا باجہ بچاؤ جتنے حافظ نے کہا محمد کو (باقی برمودہ آئندہ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا يَزْنِيكَ
فَقَالَتْ لِيْ اَمْ سُلَيْمٌ لَوْ اَهْدَيْتَا لِرَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ
لَهَا اَنْعَلِيْ فَعَمِدَتْ اِلَى ثَمَرٍ وَاسْمَنْ وَاَقِطٍ
فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِيْ بُرْمَةٍ قَارٍ سَلَتْ
بِهَا مَعِيَ اَيْتَرُ فَاَنْطَلَقْتُ بِهَا
اَيْتَرُ فَقَالَ لِيْ مَبْعَهَا ثُمَّ اَمَرَنِيْ
فَقَالَ اُدْعُ لِيْ رَجَالًا سَمَاءَهُمْ وَاَدْعُ
لِيْ مَنْ تَوَقَّيْتُ قَالَ فَفَعَلْتُ الَّذِي
اَمَرَنِيْ فَوَجَعْتُ فَاِذَا الْبَيْتُ عَاقِبُ بِالْهَلَامِ
فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيَّ تِلْكَ الْحَيْسَةَ
وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ حَمَلَ
يَدْعُوًا عَشْرَةَ عَشْرَةَ يَوْمًا كَلُونَ
مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمْ اذْكُرُوا اسْمَ
اللّٰهِ دَلِيًّا كُلُّ كُلٍّ سَاجِدٍ
مَّتَّيْلِيْهِ قَالَ حَتَّى تَصَدَّعُوا
كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ
مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَنَحَلُّونَ
قَالَ وَجَعَلْتُ اَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَحْوًا لِحُجْرَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيْ اَثَرِهِ
فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ قَدْ ذَهَبُوا فَجَعَمْ فَدَخَلَ
الْبَيْتَ وَارْتَحَى السَّتْرَ وَارْتَحَى الْحُجْرَةَ

تھیں، پھر انسؓ نے بیان کیا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو ہلاتے آپ نے حضرت زینبؓ سے نکاح کیا تھا تو ام سلیم (میری ماں) مجھ سے کہنے لگیں اس وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچھ حصّہ بھیجیں تو اچھا ہے میں نے کہا مناسب انہوں نے کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر ایک لٹری میں حلہ بنایا اور میرے ہاتھ میں دے کر آنحضرتؐ پاس بھیجوا یا میں آپ کے پاس لے کر چلا جب پہنچا تو آپ نے فرمایا رکھ دے اور جا کر فلاں فلاں لوگوں کو بلا لا آپ نے ان کا نام لیا اور بھی جو کوئی تجھ کو (دستے میں) لے اس کو بلا لے (انسؓ نے کہا میں آپ کے حکم کے موافق لوگوں کو دعوت دینے گیا لوٹ کر آیا تو کیا دیکھتا ہوں سارا گھر لوگوں سے بھرا ہوا ہے (بہت لوگ جمع ہیں) میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں (مبارک) ہاتھ اس حلہ پر رکھے اور جو اللہ کو منظور تھا وہ زبان سے کہا برکت کی دعا کی، پھر دس دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلانا شروع کیا آپ ان سے فرماتے جاتے تھے اللہ کا نام لو اور ہر ایک آدمی اپنے آگے سے کھائے در کابی کے بیچ میں ہاتھ نہ ڈالے، یہاں تک کہ سب لوگ کھا کر گھر کے باہر چل دیے تین آدمی گھر میں بیٹھے بائیں کرتے رہے اور مجھ کو ان کے نہ جانے سے رنج پیدا ہوا اس خیال سے کہ آنحضرتؐ کو تکلیف ہوگی، آخر آنحضرتؐ اپنی دوسری بیویوں کے حجرہ پر گئے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے گیا پھر (دستے میں) میں نے آپ سے کہا اب وہ تین آدمی بھی چلے گئے اس وقت آپ لوٹے اور حضرت زینبؓ کے حجرے میں آئے میں بھی حجرے ہی میں تھا لیکن آپ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا آپ

وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ
النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ
إِيَّاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا
طَعِمْتُمْ فَانْصَرُّوا وَلَا مُسَاسِنِينَ لِحَدِيثٍ
إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذَى النَّبِيَّ فَيَسْتَجِيبُ
مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَجِيبُ مِنَ الْغَيِّ
قَالَ أَبُو عُمَانَ قَالَ أَنَسُ إِنَّهُ خَدَمَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَ
سِنِينَ -

بَابُ اسْتِعَارَةِ الثِّيَابِ لِلْعُرُوسِ وَغَيْرِهَا -

۱۴۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ
فَارْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكْتَهُمْ
الصلوة فصلوا بخير وضوء فلَمَّا
أَلُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكُّوا
ذَٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيْمِمِ
فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكَ

یہ آیت (سورہ احزاب کی) پڑھ سب تھے مسلمانو پیغمبر کے گھروں
میں نہ جایا کرو مگر جب کھانے کے لیے تم کو اندر آنے کی اجازت دی
جائے اس وقت جاؤ وہ بھی ایسا ٹھیک وقت تاک کر کہ کھانا پکنے
کا انتظار نہ کرنا پڑے البتہ جب تم بلائے جاؤ تو اندر آ جاؤ پھر کھانے
سے فارغ ہوتے ہی چل دو باتوں میں لگ کر وہاں بیٹھے نہ رہو
ایسا کرنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی تھی اس کو تم سے شرم آتی
تھی دکہ تم سے کہے باہر جاؤ اور اللہ حق بات میں نہیں شرماتا ابو
عثمان (جعد بن دینار) کہتے تھے انس کہتے تھے میں نے دس
برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے۔

باب دس کے پہننے کے لیے کپڑا (ذر لیور) وغیرہ
مانگنا (عاریت لینا)

مجھ سے عبید بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ
نے انہوں نے ہشام بن عوہ سے انہوں نے اپنے والد سے
انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے اپنی بہن اسماء بنت ابی
بکرؓ سے ایک ہار مانگا تھا وہ درستے میں سفر میں آگیا آپ
نے اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو اس کے ڈھونڈنے
کے لیے بھیجا (اسید بن حضیر کو) ان لوگوں پر نماز کا وقت آن پہنچا
ربانی نہ تھا، بن وضو انہوں نے نماز پڑھ لی جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے تو آپ سے اس کا شکوہ کیا اس وقت تیمم کی
آیت انامی اسید بن حضیر (حضرت عائشہؓ سے کہنے لگے اللہ تم کو

لے تاملی عیاض نے کہا یاں یا اشکال بڑا ہے کہ زینبؓ کے دہر میں تو آپ نے لوگوں کو بیٹ بکر روٹی گوشت کھلایا تھا جیسا دوسری روایت میں ہے پھر وہ لوگوں
نے کیا کھلایا اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ کھا یا پڑھ گیا تھا تو یہ روایت روٹی کی غلطی ہے اس نے ایک تھک کہ دوسرے قصہ پر چھپا کر دیا اور کہیں
ہے کہ سوا اس وقت آیا مگر جب لوگ مدنی گوشت کھا رہے ہی تو سب نے یہ جواب بھی کھایا قرطبی نے کہا شاید ایسا ہوا ہوگا کہ روٹی گوشت کھا کچھ لوگ
چل دیئے ہوں گے صرف تین آدمی ان میں سے بیٹھے رہے ہوں گے جو باتوں میں لگ گئے تھے۔ اتنے ہی ان میں سے حوالے کر آئے ہوں گے تو آپ نے ان
کے ذریعے سے دوسرے لوگوں کو بلایا وہ بھی کھا کر پھر ہر جہاں رہے لیکن یہ تین آدمی بیٹھے رہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ۔
عہ یعنی غواہ مزاحم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بیٹھے رہنے سے ۱۲ منہ۔

اللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا اللَّهُ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ قَطُّ
الْأَجَلَ اللَّهُ لَكَ مِنْهُ مُحِبًّا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ
فِيهِ بَرَكَةً -

باب ۱۵۰ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ
۱۵۰- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ مَنصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ
كَرِيمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ
يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ
حَبِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَحَبِّبِ الشَّيْطَانَ مَا
رَزَقْتَنَا ثُمَّ تَدَارَبْنَاهُمَا فِي ذَلِكَ أَدْفَعِي وَلَدًا
لَمْ يَمُتْهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا -

باب ۱۵۱ الْوَلِيمَةُ حَقٌّ -

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَاهُ وَلَوْ
بِشَاةٍ -

۱۵۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ
حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

جزائے خیر دے خدا کی قسم تمہارے اوپر جب کوئی آفت آئی تو اللہ
نے اس کو تم پر سے دور کر دیا اور مزید برآں یہ کہ مسلمانوں کے واسطے
اور برکت بھلائی ہوئی

باب مرد اپنی عورت سے محبت کرتے وقت کیا کہے
ہم سے سعد بن حفص طلحی نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان
بن عبد الرحمن نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سالم بن
ابی الجعد سے انہوں نے کریم سے انہوں نے ابن عباس سے
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو اگر کوئی تم
میں سے اپنی عورت سے جب محبت کرنے لگے اس وقت یہ دعا کرے
یا اللہ مجھ کو شیطان کے شر سے بچائے رکھ اور جو بیٹا بیٹی توہم کو عیادت
فرمائے اس سے شیطان کو الگ رکھ پھر ان دونوں کو کوئی اولاد نصیب ہو تو
شیطان اس کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

باب ولیمہ کی دعوت دولہا کو کرنا لازم ہے

اور عبد الرحمن بن عوف نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ
سے فرمایا ولیمہ کرگو ایک بکری ہی کا سہی یہ حدیث اوپر موصلاً گور چکی ہے
اور آگے بھی آئے گی

ہم سے یحییٰ بن کبیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد
نے انہوں نے عقیل سے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انس بن مالک
نے خبر دی وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں

لے کر حدیث میں پڑا مانگنے کا ذکر نہیں ہے مگر ترجمہ باب میں پڑے وغیرہ کا ذکر تھا وغیرہ میں زیر ملاحظہ سب آگئے تو حدیث باب کے مطابق ہو گئی اب یہ
اشکال رہا کہ حضرت عائشہؓ اس وقت دہن نہ تھیں تو حدیث باب کے مطابق نہ ہوئی اس کا جواب یوں دیا ہے کہ گو حضرت عائشہؓ اس وقت دہن نہ تھیں
مگر جب عورت کو اپنے غادر کے لیے زینت کرنے کے واسطے اشیاء کا مانگنا درست ہوا تو دہن کو ہلکی ادنیٰ درست ہو گا حافظ نے کہا اس باب کے
زیادہ مناسب وہ حدیث ہے جو کتاب البیہ میں گزری اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا میرے پاس ایک چادر تھی جس کو ہر ایک عورت زینت کے
لیے مجھ سے منگوا بیعتی ۱۲۸- لے بیعتی شافعیہ نے اس کو واجب کیا ہے اور اکثر علماء نے سنت کہا ہے اسی طرح ولیمہ کی دعوت قبول کرنا بھی سنت
ہے طبرانی نے روایت کیا جو کہ ولیمہ کی دعوت میں بلا باطنے اور نہ جانے تو اس نے ماثرانی کی معذرت نے کہا ولیمہ کی دعوت فرض کفایہ ہے اور اہل ظاہر
نے بھی اس کو واجب کہا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوفؓ کو حکم دیا کہ گو ایک بکری ہی کا سہی ۱۲۸- اللہم اھضروا لکاتبہا -

ابْنِ عَشِيرَ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ امْتَهَانِي
 يَوْمَ ظَنَنْتَنِي عَلَى خُدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُدْمَتُهُ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَقَّى
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ
 عَشْرِينَ سَنَةً فَكُنْتُ أَعْلَمُ النَّاسَ بِشَأْنِ
 الْحِجَابِ حِينَ أُتِرِلَ وَكَانَ أَوَّلَ مَا أُتِرِلَ فِي
 مُبَلَّغِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبَغُ
 ابْنًا تَجَحُّشِ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِهَا عَرُوسًا قَدَ عَا الْقَوْمَ فَا مَلَأُوا مِنَ الطَّامِ
 ثُمَّ خَرَجُوا دَبَقِي رَهْطٌ مِنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطْلُؤُوا الْمَكْنَةَ
 فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ
 خَرَجْتُ يَكُنِي يَخْرُجُوا فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتَّى جَاءَ
 عَتَبَةُ حَجْرَةَ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنُّوا أَنَّهُمْ خَرَجُوا
 فَرَجَعُوا وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ
 عَلَى زَيْلَبٍ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا
 فَرَجَعُوا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ
 مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةُ حَجْرَةَ عَائِشَةَ وَ
 ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعُوا وَرَجَعْتُ مَعَهُ
 فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَصَنَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

میں تشریف لائے اس وقت ان کی عمر دس سال کی تھی میری ماں
 بہنیں مجھ سے تاکید کرتی رہتی تھیں کہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی خدمت میں رہا کرتا تو میں نے دس برس تک آپ کی خدمت کی
 جب آپ کی وفات ہوئی اس وقت میری عمر بیس سال کی تھی میں
 جیسے پردے کے حال سے واقف ہوں ویسا کوئی واقف نہیں
 ہے کہ پردے کا حکم کب اترا اور کہاں اترا پہلے پہل پردے کا حکم
 اس وقت اترا جب آپ حضرت زینبؓ سے صحبت کر رہے تھے
 رات کو آپ نے حضرت زینبؓ سے صحبت کی صبح کو آپ دولہا
 (نوشاہ) تھے آپ نے لوگوں کو ولیمہ کا کھانا کھانے کے لیے
 بلا بھیجا انہوں نے کھایا اور چل دیے چند آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس باتیں کرتے ہوئے بیٹھے رہے اور بڑی دیر تک بیٹھے
 رہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجبور ہو کر اس خیال سے کہ اب تو
 یہ لوگ جائیں گے خود اٹھ کھڑے ہوئے باہر تشریف لے گئے میں
 بھی آپ کے ساتھ ہی نکلا آپ تھوڑی دور چلے میں بھی چلا آپ حضرت
 عائشہؓ کے حجرے تک تشریف لے گئے اس وقت آپ نے یہ خیال
 کیا کہ اب وہ لوگ چلے گئے ہوں گے اور یہ خیال کر کے لوٹے میں بھی آپ
 کے ساتھ لوٹا جب اندر آئے حضرت زینبؓ کے پاس دیکھا تو وہ ابھی
 تک بیٹھے ہوئے ہیں اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے یا اللہ خیر یہ نقشہ
 دیکھ کر پھر آپ لوٹ گئے میں بھی آپ کے ساتھ ہی لوٹا یہاں تک کہ جب
 آپ حضرت عائشہؓ کے حجرے کی دہلیز پر پہنچے اور خیال کیا کہ وہ لوگ
 چلے گئے ہوں گے تو آپ لوٹے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا پھر چودھکھا تو
 وہ لوگ چل دیے تھے اس وقت آپ آئے اور میرے اور اپنے پیچ میں پردہ

لے سہماں اللہ آپ کی موت اور شرم آپ نے ان سے یہ نہیں فرمایا کہ اب برخاست کرو دوسری روایت میں ہے کہ آپ جب کسی سے مصافحہ کرتے
 تو جب تک وہ ہاتھ آپ کا نہ چھوڑ دیتا آپ نہ چھوڑتے کرتی اور شخص ہوتا تو مصافحہ کرتا اسی حضرت کیا گھر کے قبائے لے کر جانیے گا اور تعجب ہے
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے جب بھی وہ نہ سمجھے کہ یہ اشارہ ہے برخاست کرنے کا اسلئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ يَا نَبِيَّ وَانْزِلَ إِلَيْجَابَ.

يَا نَبِيَّ ۙ اُولَئِكَ مَتَّ وَكُوَيْشَاةٌ -

۱۵۲- حَدَّثَنَا عَلَى حَدَّثَنَا سُغَيْنُ قَالَ

حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ سَمِيعٍ النَّسَائِيُّ قَالَ قَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ

بْنُ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ

كَمْ أَمَدَتْهَا قَالَ دُونَ نَوَافَةٍ مِّنْ

ذَهَبٍ وَعَنْ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَّنَا قَالَ

لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ نَزَلَ إِلَهُمَا جَرُونِ

عَلَى الْأَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَنُ

عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ أَقَامَكَ

مَلِكِي وَانْزِلْ لَكَ عَنْ أَحَدِيْ امْرَأَتِيْ

قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ

فَخَرَجَ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَ وَاشْتَرَى فَنَاصَبَ

شَيْئًا مِّنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ لِمَ وَكُوَيْشَاةٌ -

۱۵۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ

ذُلَّ لِيَا اُدْرُقَانِ فِيْ مِثْلِهِ كَمَا كُنَّا اَتَمَّا -

باب ولیمہ میں ایک بکری بھی کافی ہے۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان

بن عیینہ نے کہا مجھ سے حمید طویل نے انہوں نے انس سے

سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن

عوف سے یہ پوچھا جب انہوں نے ایک انصاری عورت سے نکاح

کیا تھا تو ہم میں کیا دیا تھا انہوں نے کہا کھٹلی برابر سونا اور حمید

نے اسی سند سے کہا میں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے جب

ہماجرین مدینہ میں آئے تو انصاری کے گھروں میں اترے عبدالرحمن

بن عوف سعد بن ربیع انصاری پاس اترے آنحضرت نے عبدالرحمن

کو سود کا بھائی بنا دیا تھا سعد ان سے کہنے لگا بھائی میں اپنا

آدھوں آدھ مال تم کو دے دیتا ہوں اور میری دو جوڑیں ہیں

ایک کو میں چھوڑ دیتا ہوں عبدالرحمن نے کہا اللہ تمہارے مال اور

تمہاری جوڑوں میں اور زیادہ برکت دے پھر عبدالرحمن بازار میں

گئے وہاں بیچ کھریج کی اور کچھ پنیر کچھ گھی فائسے میں کیا داسی طرح

سوداگری کرتے رہے یہاں تک کہ ایک انصاری عورت سے نکاح کیا اس

وقت آنحضرت نے ان سے فرمایا ولیمہ تو کر ایک ہی بکری کا بھی

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن

زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا

لہ یعنی تم اس سے نکاح کر لو ۱۴ منہ۔

لہ نہیں بھائی اس کی کیا ضرورت ہے ۱۴ منہ۔

لہ یعنی میں لاٹھ پائوں رکھتا ہوں محنت کر کے کھاؤں گا۔ ذرا بازار قریب تھا دوا ۱۴ منہ

لہ سبحان اللہ سعد بن ربیع کی اہلیت اور لیاقت اور عبدالرحمن بن عوف کی مہمت اور جراتوری دونوں قابلِ آخر ہیں حافظ نے کہا دوسری روایت میں یوں ہے

کہ عبدالرحمن بن عوف پر آنحضرت نے ذریعہ کا نشان دیکھا ان سے پوچھا تب انہوں نے کہا میں نے شادی کی ہے اور اس حدیث سے دو لہا کر زری لگے

جوڑے باہر نکلنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ زعفران کیسے زہندی وغیرہ دو لہا دہلی لٹا سکے ہیں اور اس سے وہ عرم خاں کیا گیا ہے

کہ مردوں کو زعفران لگانا منع ہے ۱۴ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ
مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبٍ أَوْلَمَ بِشَاةٍ -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بی بی کا ولیمہ ایسا نہیں کیا
جیسا ام المومنین زینبؓ کا کیا ایک بکری کا ٹی لوگوں کو گزشتہ روٹی
کھلایا۔

۱۵۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ
عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَرَجَّهَا
وَجَعَلَ عَنْقَهَا صَدَاقَهَا وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا
بِحَيْسٍ -

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے عبد الوارث سے
انہوں نے شعب سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ام المومنین صفیہؓ کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر
لیا اور ان کی آزادی ہی ان کا ہر مقرر کیا اور کھجور پنیر یا آٹے یا
سترو کا ولیمہ بنا کر ان کا ولیمہ کیا۔

۱۵۵- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْلَمٍ حَدَّثَنَا
زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ بَنَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرٍ آتٍ نَارَ سَلْيٍ
فَدَعَا عَوْتَ رَاجِلًا إِلَى الطَّعَامِ -

ہم سے مالک بن اسلم نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر نے
انہوں نے بیان بن بستر سے کہا میں نے انس سے سنا وہ کہتے
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بی بی سے جو نئی دہن
تھیں یعنی حضرت زینبؓ سے صحبت کی مجھ کو لوگوں کو دعوت دینے
کے لیے بھیجا میں نے کھانے کے لیے کئی آدمیوں کو بلایا۔

بَابُ ۹۹ مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ
أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ -

باب کسی بی بی کے ولیمہ میں زیادہ کھانا تیار کرنا
کسی میں کم۔

۱۵۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذَكَرَ تَزْوِيجَ زَيْنَبَ
أَبْنَةِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ مَا لَكِيتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ
نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا أَوْلَمَ بِشَاةٍ -

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے
انہوں نے ثابت سے انس کے سنا نے حضرت زینب بنت جحش
کے نکاح کا ذکر آیا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو اتنا بڑا ولیمہ کسی بی بی کا کرتے نہیں دیکھا جتنا آپ نے حضرت
زینب کا نکاح کیا (پوری، ایک بکری کا ولیمہ کیا۔

بَابُ ۱۰۰ مَنْ أَوْلَمَ بِأَقْلٍ مِنْ شَاةٍ
۱۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ

باب ایک بکری سے کم ولیمہ کرتا۔
ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے
سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن صفیہؓ سے انہوں نے اپنی والدہ

لہ بعضے لوگوں نے اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ ولیمہ کی حد اکثر سے اکثر ایک بکری ہے اور صبح یہ ہے کہ ولیمہ کے اکثر کی کوئی حد نہیں جتنا کھانا
چاہے اتنا بکرا لے قاضی عیاض نے اس پر اجماع نقل کیا ہے ۱۷۲-

صَفِيَّةَ بِنْتُ شَيْبَةَ قَالَتْ أَوَّلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ مِنْ شَعِيرٍ -

بَابُ حَقِّ إِجَابَةِ الْوَلِيْمَةِ وَالِدَعْوَةِ وَمَنْ أَوَّلَمَ سَبْعَةَ إِكْرَامٍ وَتَحَوَّلَ وَلَمْ يُؤْقِرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا وَلَا يَوْمَيْنِ -

۱۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُدْعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَأْتِهَا -

۱۵۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْعُودٌ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي مُؤَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُكُتُوا لِحَاظِي وَاجْتُمِعُوا لِدَاخِي وَ

صفیہ بنت شیبہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کا ولیمہ دو مہر سے کیا ہے

باب ولیمہ کی دعوت اور ہر ایک دعوت قبول کرنا واجب ہے اور سات دن تک دشادی کے بعد ولیمہ کی دعوت کرتے رہنا جائز ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کی دعوت کے لیے ایک یا دو دن کچھ معین نہیں کیا ہے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ولیمہ کی دعوت میں بلایا جائے تو ضرور شریک ہو۔

ہم سے مسدود بن مسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطائنی نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے مسدود بن مختمر نے بیان کیا انہوں ابو داؤد سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ظلم سے کہیں قید ہو

۱۵۸ یعنی ساری یاد دیر ہو گا یا طبرانی نے نکالا کہ حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کا ولیمہ کیا اپنی زرہ ایک مہر کی پاس گو کر کے اس سے دو مہر کے لیے سجان اللہ ہمارے سرور ملنے دیا میں اس طرح سے نکلی بسری کہ شادی میں دو مہر ہو بھی ان کو شکل سے لے اپنی زرہ گو کر کے لیے مہر میں کیوں تخفیف اور تنگی سے گنجائش خرچ کی تنگی اور تخفیف پہنچے دل اور اولیاء کی میلش ہے مبارک ہیں وہ لوگ جن کو یہ نعمت حاصل ہو اور وہ مہر اور شکر کریں ۱۲ مہر ۱۵ ولیمہ وہ دعوت جو شادی یاہ میں کی جاتی ہے شافعی نے کہا ولیمہ ہر ایک دعوت کو کہیں گے جو کسی غرض کی تقریب میں کی جائے جیسے نکاح عقدہ حقیقہ وغیرہ ابن عبد البر اور نوذری نے کہا کہ ولیمہ کی دعوت قبول کرنا واجب ہے اور اس پر اتفاق نقل کیا حافظ نے کہا کہ اس پر اترام میں ہے کیوں کہ وجوب پر اتفاق نہیں ہے البتہ جمہور شافعیہ اور حنابلہ اس کا وجوب بلکہ فرض میں جو متقول ہے بیان تک کہ غازی کی جماعت اس کی وجہ سے ترک کر سکتے ہیں علامہ نے کہا ہے یہ وجوب اس وقت ہے جب خاص دعوت ہو تو اس کا قبول کرنا فرض کھایہ ہوگا اور یہ بھی فرض ہے کہ ولیمہ کی دعوت میں کوئی خلاف شرع کام نہ ہو جیسے فراخی منظریوں کا رقص و سرود وغیرہ درج قبول کرنا لازم نہ ہو گا ۱۲ مہر ۱۵ ابن ابی شیبہ نے صفحہ بنت مسروق سے نکالا کہ میرے باپ نے جب نکاح کیا تو سات دن تک آنحضرت کے اصحاب کو دعوت دی ایک صداقت میں ہے کہ طبرانی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سند ضعیف ہے لیکن شافعیہ اور حنابلہ نے اسی حدیث کے مطابق یہ کہلے کہ اگر تین دن تک کوئی دعوت کرے تو تیسرے دن کی دعوت قبول کرنا مکروہ ہے اور دوسرے دن کی بھی قبول کرنا واجب نہیں کیسے سنت ہے بعضوں نے دوسرے دن کی بھی قبول کرنا واجب کہا ہے بعضوں نے کہا کہ اہمیت اس دعوت میں ہے جب دوسرے دن تیسرے دن اپنی اگر گوں کہ جاتے ہیں کو پہلے دن بلایا تھا اگر ہر روز نئے نئے آدمیوں کو بلاتے تو جتنے دن تک چاہے دعوت کر سکتا ہے ۱۲ مہر ۱۵ ترجمہ دن تک چاہے کرے امام بخاری اور دیگر کا بھی یہی قول ہے ۱۲ مہر ۱۵ اس میں کوئی قید نہیں لیکن یہ یا دون یا تین دن تک ہوتا ہے۔

عَوْدًا الْمَرِئُضَ -

۱۶۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا
أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ مَعْوِيَةَ بْنِ
سُوَيْدٍ قَالَ أَلْبَرَاءُ بْنُ عَارِبٍ أَمْرًا لِنَبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْبِعُ وَنَهَانَا عَنْ
سَبْعِ أَمْرٍ بَعِيدَةٍ الْمَرِئُضِ وَاتِّبَاعِ
الْبُجَانِزَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَالِيسِ وَابْتِرَاقِ
وَقَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِنْشَاءِ السَّلَامِ وَاجَابَةِ
الدَّاعِي وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ
وَعَنْ أَنْبِيَةِ الْفِقَةِ وَعَنِ الْيَاثِرِ وَالْقَسْبِيَّةِ
وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالِدِيَّاجِ تَابَعَهُ الْوَعْلَاءُ
وَالْخَيْبَاءُ عَنِ الْأَشْعَثِ فِي إِنْشَاءِ
السَّلَامِ -

۱۶۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ
السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ وَكَانَتْ أُمْرَاتُ يَوْمَئِذٍ
خَاوِمَهُمْ وَهِيَ الْعُرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَذَرُونَنَا
سَقَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعَتْ
لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَّتْهُ لِيَاةٌ -

اس کو چھڑاؤ اور دعوت قبول کرو اور بیمار کو پوچھنے کے لیے جاؤ۔

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الاحوص سلام
بن سلیم نے انہوں نے اشعث بن ابی شعث سے انہوں نے کہا معاویہ
بن سويد سے انہوں نے کہا برلوب بن عازب (معمالی) کہتے تھے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع
فرمایا آپ نے ہم کو حکم دیا بیمار پر سی کرنے کا اور جنازے کے ساتھ
کا اور چھینک کا جواب دینے کا اور قسم پوری کرنے کا اور عام طور سے
سب کو جو مسلمان ملے اس کو سلام کرنے کا دعوت قبول کرنے کا اور آپ
نے ہم کو منع کیا سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے اور چاندی سونے
کے برتن استعمال کرنے سے اور ریشمی زین پوشوں سے اور قسی
اور استبرق اور دیبلج کے پہننے سے یہ سب ریشمی کپڑے ہیں
ابو عوانہ اور شعبانی نے ابو الاحوص کی متابعت کی افشاء سلام
میں۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن
ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل ابن سعد
سے انہوں نے کہا ابواسید ساعدی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو اپنی شادی میں دعوت دی ان کی جو ردام اسید سلامہ بنت وہب
جو دلہن تھی وہی خود کام کاج کرتی تھی سہل نے کہا تم جانتے ہو اس
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعوت میں کیا پلایا تھا اس نے
رات کو تھوڑی کھجوریں پانی میں بھگو رکھی تھیں صبح کو جب آپ کھانے
سے فارغ ہوئے تو وہی آپ کو پلایا۔

لے یعنی اگر اپنا بھائی مسلمان تھے سے کسی امر کی درخواست کرے اور اس پر قسم کھائے کہ تو اس کو فرد کو لے گا تو اس کی قسم بچ کرنا یہ اسی حال میں ہے جب
وہ کام خلاف شرع اور معصیت نہ ہو ۱۱ منہ سے ۱۲ منہ سے یہ سب چھ باتیں جو میں ساتویں بت اس روایت میں مذکور ہیں یہ حدیث
میں جو انشاء اللہ کتاب البیاس میں آئے گی ساتویں بت یعنی خالص ریشمی کپڑا پہننے سے مذکور ہے ۱۲ منہ۔ ۱۳ یعنی کھجوروں کا شربت ۱۴ منہ شادی میں
اب تک لوگوں کو شربت پیتے ہیں اس کی اصل یہی حدیث ہے ۱۵ منہ و اللہ اعلم۔

دُعِيْتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أَهْدَىٰ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبَلْتُ۔

بَابُ إِجَابَةِ الدَّاعِي فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهَا۔

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ يَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوا هَذَا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ۔

بَابُ ذَهَابِ النِّسَاءِ وَالْقَبَائِلِ إِلَى الْعُرْسِ ۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَهْبِيبٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ

دوسے جب بھی جافل اور اگر کوئی بکری کا کھر مجھ کو تحفہ بھیجے تو مجھے میری قبول کر لیں

باب ہر ایک دعوت قبول کرنا شادی کی ہو یا کسی اور بات کی

ہم سے علی بن عبد اللہ بن ابراہیم بغدادی نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج ابن محمد اعر نے کہ ابن جریر نے کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے فردی انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ ابن عمر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ولیمہ کی دعوت میں جب تم بلائے جاؤ تو اس کو قبول کرو نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر کا یہ قاعدہ عقائد دعوت میں جاتے شادی کی ہوتی یا اور کسی بات کی گوروزہ دار ہوتے تھے

باب عورتوں بچوں کا بھی شادی میں جانا۔

ہم سے عبد الرحمن ابن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن سعید نے کہا ہم سے عبد العزیز بن مہیب نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کے)

۱۴۵ کیا ہی کہ جسے حملے اور کسی مسلمان کی دل شکنی ذکر میں ہی پیڑی کے اخلاق میں مغز بول کی دعوت میں نہ جانا یا مغز بول کا حصہ قبول نہ کرنا ضرورت ہے غرضیت اور عزت سے بچانے رکھے یہ ضرورت کرنے والے اللہ کے نزدیک ایک گھر سے بھی زیادہ ذلیل ہیں ۱۴۵۔

۱۴۵ ذکر کرنے کا ولیمہ کی دعوت آٹھ دہریں ہیں انصار یعنی منہ کی عقیقہ خرس یعنی سامتی کے ساتھ رچل کی عقیقہ مسافر کی غیر منہ کے ساتھ آنے پر دیکھو ہے مسلمان کی تیار یا کثرت پر دھیر غرضی کا کھانا ماویہ یعنی دعوت اصحاب بر بلا سبب ہر مذاق پیچے کے پوشا رہنے یا قرآن کے خم کرنے پر تیسرے قرآن کی دعوت کا اخیر جب کی دعوت ۱۴۵ یہی قول ہے بعض شافعیہ اور من بلد اور اصحاب حدیث کا اور شافعیہ اور اکیہ کہتے ہیں کہ ولیمہ کے سوا اور دعوت کا قبول کرنا واجب نہیں شافعی نے کہا اگر دوسری دعوت میں نہ جلتے تو گنہگار نہ ہوگا لیکن ولیمہ کی دعوت میں نہ جانے سے گنہگار ہوگا اگر روزہ دار ہو لیکن نفلی روزہ ہمارا دعوت کرنے والے کو اس کا نہ کھانا نا اگر اگر گنہگار نہ ہوگا لیکن دعوت میں جاتے شریک ہر معجز نے کہا ہر حال میں کھول ڈالت افضل ہے ۱۴۵۔

۱۴۵ سلم کی روایت میں یوں ہے جب کوئی تم سکھانے کے لیے بلایا جائے تو جائے اگر روزہ نہ ہو تو کھائے ورنہ برکت کی دعا دعا بامام بھیجے روایت کیا کہ ایک دعوت میں ایک شخص بولا میں روزہ دار ہوں آنحضرت نے فرمایا وہ تیرا بھائی تو تیرے لیے تکلیف اٹھائے اور کھانا تیار کرے اور تو روزہ کا بھانہ کرے روزہ کھول ڈالت پھر فضا رکھے اس کا اسنا و ضعیف ہے ۱۴۵۔

مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً قَوْمِيًّا مَقْبَلِينَ
وَمِنْ عَدُوِّ نِقَامٍ مَمْتَنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْمُ وَنِ
أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ -

بَابُ دَعْوَةِ مَنْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا
فِي الدَّعْوَةِ - وَدَامَى ابْنُ مَسْعُودٍ مَوْسَاةَ فِي
الْبَيْتِ فَرَجَعَهُ دَعَا بَنَ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ
فَرَأَى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْعِدَارِ فَقَالَ
ابْنُ عُمَرَ غَلَبْنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ فَقَالَ مَنْ
كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَكَ أَكُنْ
أَخْشَى عَلَيْكَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا
فَرَجَعَهُ -

عورتوں اور بچوں کو دیکھا وہ ایک شادی میں سے لوٹے آ رہے
تھے آپ غرضی کے بارے جلدی سے کھڑے ہو گئے فرمایا اللہ تو
گواہ رہے تم لوگ سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہیں

باب اگر دعوت میں جا کر وہاں خلاف شرع کوئی کام دیکھے
تو لوٹ آئے یا کیسے اور عبداللہ بن مسعود نے دعوت کے گھر میں تصویر
دیکھی تو لوٹ آئے کھانا نہ کھایا اور عبداللہ بن عمر نے ابو الیوب انصاری
کو دعوت دی تو ابو الیوب ان کے گھر پر گئے انہوں نے دیکھا حیلوار
پر پردہ ڈالے ابے ابن عمر کہنے لگے عورتوں نے ہم کو مجبور کر دیا ابو الیوب نے
کہا مجھے تو ڈر تھا کہ کوئی ایسا کام کرے گا مگر تم سے یہ ڈر نہ تھا میں تو قسم
خدا کی تمہارا کھانا نہیں کھانے کا یہ کہہ کر ابو الیوب لوٹ گئے کھانا تک
نہیں کھایا۔

۱۰۰ کیونکہ انصار لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شہر میں مجبوری آپ کے ساتھ ہو کر کافروں سے لڑے انصار کا احسن مسلمانوں پر قیامت تک باقی رہے گا۔
اس حدیث سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ دعوت میں باقی جانیں تو ان کو بھی ہانا واجب یا مستحب ہے قسطلانی نے کہا بشرطیکہ مقتدہ کا یا غیر عرصے سے خلوت ہونے کا
نہ ہو اور دعوت کو دعوت میں جانے کے لیے فائدہ یا اپنے دلی سے اجازت لینا ضرور ہے ۱۱۰۔

۱۰۱ ابن بلال نے کہا جس حدت میں حرام ہو رہا ہو اگر اس کے گھر پر تاقیر ہو تو اس کو دور کر دے ورنہ رٹ کر چلا آئے کھانا نہ کھائے اگر کردہ کام ہو جیسے دیوانہ
پر کپڑے کے خلاف پٹے ہوں تو پتہ ہی ہے کہ روٹ آئے اگر بیٹھ جاتے اور اگر کھانا کھالے تو بھی جائز ہے کیونکہ آنحضرت کے کئی صحابہ ایسے گھر میں گئے اندھ
کھائی لیکن ابو الیوب نہ بیٹھے اور چلے آئے خفیہ کہتے ہیں کہ اگر وہ شخص لوگوں کا مقتدیہ پیشا ہو تو نہ بیٹھے جلا آئے ورنہ مجبور کرے اور کھانا کھالے اور بلطانی نے فرمایا
علاوہ آنحضرت نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا شادیاں ہو کر خراب پیتے ہوں یا خاشعہ عورتوں کا پانچ رنگ ہر تب تو نہ جانا چاہیے اب جس
مکان میں تصویریں لگی ہوئی ہوں اس میں جانا حرام ہے یا مکروہ اس میں دخول میں یہ اپنی تصویریں میں سے ہر حرام ہیں لیکن اگر فرش پر یا کھنہ پر تصویریں ہوں
یا پیالہ یا رکابی پر تو وہاں جانا جائز ہے ۱۱۰۔

۱۰۲ حافظ نے کہا جیسے نسروں میں ابوسعد ہے یعنی عقیدہ میں مرد انصاری ان کے اثر کو امام بیہقی نے اصل کیا لیکن ابن مسعود کا اثر مجبور کو نہیں ملا ۱۰۳ اپنے بیٹے سلمہ کی شادی
میں ۱۱۰ اس کو امام احمد نے کتاب الرزق میں ابوسعد نے اپنی مسند میں اور بلطانی نے مسند کے طریق سے اصل کیا ۱۱۰ اس نے ابو الیوب نے اس پر اعتراض
کیا کہ یہ فعل خلاف شرع ہے یعنی دیوار اینٹ مٹی کو کھڑا کرنا ۱۱۰ اس نے انہوں نے کسی طرح نہ مانا دیوار کو کھڑے سے ۱۱۰ اس نے ۱۱۰ کیونکہ تم
ہدیت متبع سنت تھے اور بیٹے کسی کے عورت عورت کے تو تم کو عورتیں کیسے مجبور کر سکتی تھیں ان کو ڈانٹنا اور اس کام سے باز رکھنا لازم تھا ۱۱۰۔

۱۰۳ سہمان بن مسعود کا دورے اور نقوی دیوار پر کھڑا نشان حد و جہ ہے کہ کردہ ہو گا یا حرام لگا کر اینٹوں نے ایسے مکان میں بیٹھنا اور کھانا کھانا ہی گناہ نہ کیا جہاں ایک فعل
مکروہ یا حرام کیا گیا تھا قسطلانی نے کہا مجبور شافعی اس کی کراہت کے قائل ہیں کیونکہ اگر حرام ہو تو وہ دوسرے صحابہ بھی وہاں نہ بیٹھتے نہ کھانا کھاتے اور ممکن ہے کہ ابو الیوب
اس کو حرام سمجھتے ہوں اور دوسرے صحابہ صحابہ جانتے ہوں مگر کتب ہے اگر ابو الیوب انصاری اس زمانے کے بدعات کو دیکھتے تو تعیناً نہ ایسے ہی بدقول سے ملے نہ ان کا کھانا کھاتے
اب تو سارے مکان کو چھت سے کر دیاروں تک کپڑے سے مٹھتے ہیں اس پر نقش نگاہ کرتے ہیں قدموں پر چادریں وہ بھی کار چوری عمدہ عمدہ ڈالتے ہیں (باقی صفحہ ۱۱۰)

۱۴۴- حَدَّثَنَا سَمْعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَا لَكَ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَيْمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ
ذَوِجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا اخْبَرَتْ
أَنَّهَا اشْتَرَتْ نَمْرُقَةً فِيهَا نَسَاوُ يَوْفَلَتَا رَاهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ
فَلَمْ يَدْخُلْ فَصَرَفَتْ فِي رَجْعِهِمُ الْكُرَاهِيَةَ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْخُلْ إِلَيَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَاذَا

أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا بَالُ هَذِهِ النَّمْرُقَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا
لَكَ تَقَعُدُ عَلَيْهَا وَتُوسِدُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ
يَعْلَمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا
خَلَقْتُمْ وَقَالَ ابْنُ الْكَيْسِ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ
بَابُ الْقِيَامِ الْمُرَادُ عَلَى الرَّجَالِ فِي
الْعُرْسِ وَخَيْدٍ مِنْهُمْ بِالْفُسْ

۱۴۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ
قَالَ لَمَّا خَرَسَ أَبُو أُسَيْدٍ إِسَاعِدِي دَعَا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ فَمَا
صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قَدْرَبَةً إِلَيْهِمْ إِلَّا أَمْرًا
أَمْرًا أُسَيْدٍ بَلَّتْ كَمَوَاتٍ فِي تَوْرِقٍ حِجَارَةٍ
(بقية من سماعه) اور پھر اسے زخمہ مسلمان

جو تھے ہم خواب کی نئی چادر چڑھائی جاتی ہے اس پر مٹھائی کی ٹوکری اور منسل سے ان کی قبر لمبی جاتی ہے ابوالاشاہ کو تو ایک بزرگ کھڑکایا کرتے ہیں
گھر مڑنا یہ رواج کر لیا ہے کہ سر کو ہر ایک کی قبر پر چادر چڑھاتے ہیں بھول ڈالتے ہیں مولود نرائی کی جانتیہ آتی ہیں جو چلا چلا کر مردے کا ہاگ میں دم کرتی ہیں رات کو
وہاں چراغ جلائے جاتے ہیں جب کوئی مرنا ہے تو اس کے جنازے پر شایانہ تانتے ہیں قبر میں دفنانے کے بعد پیر صاحب کا شجرہ میں اسی میں رکھ دیتے ہیں کہ
شاہد فرشتے پیر صاحب کی خاطر سے عذاب نہ کریں معاذ اللہ اگر ابو الہرب الغداری رضی اللہ عنہ ان باتوں کو دیکھتے تو کس قدر نالاہ من ہوتے مجھے یقین ہے کہ
وہ ایسے لوگوں کو مسلمان ہی نہ سمجھتے ۱۲ منہ۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک
نے انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر سے انہوں
نے اپنی پھر بھی حضرت عائشہ سے انہوں نے ایک گدہ خریدی جو حرمین
میں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس گدے کو گھر کے اندر دیکھا
تو آپ دروازے ہی پر کھڑے رہ گئے اندر تشریف نہیں لائے میاں آپ
کے چہرے پر ناراضگی پہچان گئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں
نے کوئی تقصیر کی ہے تو میں اس سے اللہ اور اس کے رسول کے

آگے تو بیکرتی ہوں خطا معاف کیجیے آپ نے فرمایا یہ گدہ کیسا میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ میں نے اس کو آپ ہی کے لیے خریدا ہے آپ اس پر مٹھیں اس پر بیکری لگائیں
آپ نے فرمایا میں لوگوں نے اس پر میری مٹھیں بنائی ہیں ان کو قیامت کے دن اللہ
برگاہ ان سے کہا جائے گا جو مٹھیں تم نے بنائیں تھیں ان میں جان بھی ڈالو اور اپنے
مٹھوں پر فرمایا بس گھر میں مٹھیں ہوتی ہیں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔
باب شادی میں عورت مردوں کا کام کا حج اپنی ذات سے کرے
تو کیسا۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عثمان
محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابو حازم سلمہ بن دینار نے سہل بن سعد
ساعدی سے انہوں نے کہا جب ابواسید ساعدی نے اپنی شادی
کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو دعوت دی
کھانا بھی ام اسیدان کی دلہن نے پکایا اور مردوں کے سامنے
بھی انہی نے چنا اور رات کو انہوں نے کیا کیا تھا تھوڑی سی کھجوریں

مردی کھاتے پھرتے ہیں ان کو کوئی ایک در تہکاری کا کھڑا بھی نہیں دیتا مگر اھلا شاہ کے قبر پر مس کا اھلا
جو تھے ہم خواب کی نئی چادر چڑھائی جاتی ہے اس پر مٹھائی کی ٹوکری اور منسل سے ان کی قبر لمبی جاتی ہے ابوالاشاہ کو تو ایک بزرگ کھڑکایا کرتے ہیں
گھر مڑنا یہ رواج کر لیا ہے کہ سر کو ہر ایک کی قبر پر چادر چڑھاتے ہیں بھول ڈالتے ہیں مولود نرائی کی جانتیہ آتی ہیں جو چلا چلا کر مردے کا ہاگ میں دم کرتی ہیں رات کو
وہاں چراغ جلائے جاتے ہیں جب کوئی مرنا ہے تو اس کے جنازے پر شایانہ تانتے ہیں قبر میں دفنانے کے بعد پیر صاحب کا شجرہ میں اسی میں رکھ دیتے ہیں کہ
شاہد فرشتے پیر صاحب کی خاطر سے عذاب نہ کریں معاذ اللہ اگر ابو الہرب الغداری رضی اللہ عنہ ان باتوں کو دیکھتے تو کس قدر نالاہ من ہوتے مجھے یقین ہے کہ
وہ ایسے لوگوں کو مسلمان ہی نہ سمجھتے ۱۲ منہ۔

مَنْ اللَّيْلِ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَّا تِلْكَ تَسْقَتُ تَحْتَهُ بِلَالُكَ -

بَابُ التَّقْيِيرِ وَالشَّرَابِ الَّذِي لَا يَسْكُرُ فِي الْعَرَسِ -

۱۶۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِجٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِي عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِي دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُعْرِسَ كَمَا نَتَّ أَمْرًا نَخَادَ مَعَهُ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ أَوْ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَفْعَمْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَمْتُ لَكُمْ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ -

بَابُ الْمَدَارَاةِ مَعَ النِّسَاءِ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالْقَضِيحِ -

۱۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالْقَضِيحِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرَتْهَا وَإِنْ اسْتَمْتَتْ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ

ایک کٹورے میں بھجودی تھیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو وہی شربت تحفہ کے طور پر یا خاں آپ کو پلایا باب بھجور کا شربت یا اور کوئی شربت جس میں نشہ نہ ہو شادی میں پلانا۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے انہوں نے ابو حازم سلمہ بن دینار سے انہوں نے کہا میں نے سہل بن سعد ساعدی سے سنا وہ کہتے تھے ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی ان کی جو دوام اسید جو دہن تھیں اس دن سارے کام لاج اپنے ہاتھ سے کھدی تھیں یہ دہن کھدی تھیں یا سہل کہتے تھے تم جانتے ہو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کیا شربت تیار کیا تھا میں نے رات کو تھوڑی سی بھجوریں آپ کے لیے ایک کٹورے میں بھجور کھدی تھیں۔

باب عورتوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا اور آنحضرت کا یہ فرمانا کہ عورت پسلی کی طرح ہے اس کے مزاج میں پیدائش سے کبھی اور ٹیڑھ پھلن ہے یہ حدیث آگے آتی ہے

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تو پسلی کی طرح ٹیڑھی پیدا ہوتی ہے اگر تو اس کو ایک دم زور سے سیدھا کرنا چاہے تو ٹوٹ جلائے گی اور جو اس سے کام لے تو

۱۷۰- سماء بنہ عرب کہ نہیں ایسی ہوتی ہیں کہ سارے دھوڑے مالوں کا کھانا بھی خود کھا یا اور خود ہی سب کو کھلایا بھی ۱۷۱-

۱۷۱- دوسری حدیث میں ہے تم میں ہر مرد و گ ہیں ہر اپنی عورتوں کے لیے جیسے ہیں یعنی ان سے نرمی اور محبت کے ساتھ بسر کرتے ہیں عورتوں سے سختی کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے برخلاف ہے آپ اپنی بیویوں سے بہت خوش اخلاقی سے گذر کرتے تھے حتیٰ کہ جھگڑے وقت پر بھی بیباک آپ سے زبان درازی بھی کرتیں جیسے اوپر گذر چکا برخلاف اس کے حضرت عمرؓ سے عورتیں بہت ڈرتی رہتیں کیوں کہ ان کے مزاج میں سختی اور جرات تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت مسموم اور ہمیں کھ اور نرم دل تھے سبحان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۷۲-

بَيْنَا وَبَيْنَا عَوَجٌ

بَابُ الْوَصَاةِ بِالنِّسَاءِ

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ تَمِيمٍ حَدَّثَنَا
حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُوَدِّعُ جَارَهُ وَ
اسْتَرْمَوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خَلِيقٌ
مِنْ صَلَاحٍ وَإِنْ أَعْوَجَ شَيْءٌ فِي الصِّلَاحِ
أَعْلَاكَ فَإِنَّ ذَهَبَتْ تَقِيْمُهُ كَسَرَتْ
وَأِنْ تَوَكَّهْ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا
بِالنِّسَاءِ خَيْرًا

فَانْهَاطُهَا رُبَّمَا يَكُونُ مَيْسَرَةُ

بَابُ عَوْرَتِهَا سَلَاكُهَا كَرْنِهَا كِيَا نَخْفَرَتْ
نَعْمَتِهَا كِيَا

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہ ہم سے حسین بن علی
جعفی نے انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے انہوں نے میسرہ بن عمار
شجعی سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ سے
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی
اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمساہ کو
نہ ستائے اور میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ عورتوں سے بھلائی کرتے
رہنا کیوں کہ عورتوں کی پیدائش پسلی سے ہوئی تھی اور پسلی اوپر ہی کی
طرف سے زیادہ ٹیڑھی ہوتی تھی اگر تو اس کو ایک دم سے سیدھا
کرنا چاہے تو اس کو توڑ ڈالے یہی ہوگا وہ سیدھی نہ ہوگی اور اگر پہنچے
دے تو ٹیڑھی رہ کر رہے گی تو یہی تم کو وصیت کرتا ہوں عورتوں
سے بھلائی کرتے رہنا۔

۱۰۱۔ اس کے ٹیڑھے پہنچے رہے کہ اپنی عورت کے ساتھ نرمی اور آسانی سے گزارہ کرے اگر کسی وقت نادانی سے وہ ٹیڑھا
ہو یا زبان دراڑی کو تھپ تھپ دھکی کرے آہستہ آہستہ سمجھانے سے ممکن ہے کہ وہ سیدھی ہو جائے لیکن ایک دم اس کو سیدھا کرنا یا نہ کیسے ہاں توڑ ڈار یعنی
حلاق دے دو دھتا جاؤ یہ اور بات ہے ۱۰۱۔

۱۰۲۔ حضرت آدم کی پسلی سے حضرت نوح علیہ السلام کی پسلی سے ۱۰۳۔ اسی طرح عورت بھی اوپر کی طرف سے یعنی ذہن سے ٹیڑھی ہوتی ہے ۱۰۴۔
۱۰۵۔ قسطلانی نے کہا میں ان کی زبان دراڑی اور سخت گوئی پر مبر کرتے رہنا اسی میں آنحضرت کی پیروی ہے عورتیں اس سے بہت خوش ہوتی ہیں کہ خاندان سے
اختلاف اور ہنس کھیل کہتا ہے آنحضرت اپنی بیویوں سے مزاح کرتے حضرت عائشہ سے فرمایا یہ کڑاؤں کے پر کیسے انہوں نے کہا حضرت سلیمان کے گھوڑوں کے
پر بستے آپ ہنس دیے اس طرح حضرت عائشہ سے ساتھ شہر کو کے مدینہ کے ایک بار حضرت عائشہ آگے نکل گئیں پھر ایک بار وہ پیچھے رہ گئیں آپ نے فرمایا یا سہیل
ہر گیارہ سہاں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ طبیعت کا جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو دیا تھا کسی کے لیے حاصل نہیں ہوا دین اور دنیا دونوں کو آپ نے نبھا لایا ایک ہاتھ میں آخرت ایک ہاتھ میں دنیا
زہی بیاں بال بچے کہتے تھے اسے ان سب کی خبر گیری ہر ایک کی دلجوئی تشفی پھر رازوں کو عبادت کو روزے عبادت کی تیار فرج اور سامان کی تیار مسلمانوں کی اور اسلام کی ترقی کی نگہداشت
تیرا تے بہت سے کام وہ بھی اس طرح حسن تدبیر اور انتظام کے ساتھ بتلائیے کسی فقیر یا بدویش یا حکیم نے کیے ہیں اگر آپ کا کوئی معجزہ نہ آئے انھوں نے نہیں دیکھا
تو آپ کی زندگی کے حالات تو ہم تک پہنچ گئے ہیں ان میں غور کرنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ آپ اللہ کے تمام بندوں میں ایک بڑے ممتاز بندے تھے جن کے ہر ایک کا کوئی
ہنس مٹا اور آپ کی قربت اور عاقبہ الابد ہونے کی پوری تصدیق ہر جاتی ہے فقیروں اور مددگاروں میں جو کمال سے کمال گزرے ہیں انہوں نے اس کے عشرت و شہدائے
ہنس کیے برا آنحضرت نے کئے ہیں ایک گزشتے میں لکھا تھا ہر گز نہ جانا نہ دینا نہ بیت سہل ہے مگر نہ بیاں بال و باقی بر معتمد ایشیہ

۱۱- حَدَّثَنَا أَبُو يُعْيُمُ حَدَّثَنَا سُبَيَّانُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كُنَّا
نَتَّبِعُ الْكَلَامَ وَالْإِنْسَاطَ إِلَى نِسَائِنَا عَلَى
عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً
أَنْ يُنْزَلَ فِينَا شَيْءٌ فَلَمَّا تَوَفَّى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا

بَابُ الْقَوْمِ الْفُسْكَمُ وَأَهْلِيكُمُ

تاکثر ۲-

۱۲- أَحَدُ ثَنَاءِ أَبُو التَّمِيمِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي يُوَيْبٍ عَنْ تَارِفٍ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّكُمْ سَارِعٌ وَكُلُّكُمْ
مَسْئُولٌ فَإِلَّا مَا سَارِعٌ وَهُوَ مَسْئُولٌ
وَالرَّجُلُ رَاغٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ
وَالْمَرْأَةُ رَاغِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا
وَهِيَ مَسْئُولَةٌ وَالْعَبْدُ سَارِعٌ عَلَى مَالِ
سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ إِلَّا فُكِّلَكُمْ
رَاغٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ-

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں
نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے
کہا ہم آنحضرت کی زندگی میں عورتوں سے زیادہ باتیں اور ان سے
بے تکلفی کرنے میں فراڈ کرتے رہتے اس خیال سے کہ کہیں کوئی
بے اعتدالی ہو جائے اور ہمارے باب میں قرآن اتارے جو ہمارا
عیب کھول دے جب آنحضرت کی وفات ہو گئی تو ہم دل کھول کر باتیں
کرنے لگے غریب بے تکلفی کرنے لگے۔

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ تحریم میں یہ فرمانا اپنی جالوز
اور اپنے گھروالوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہ ہم
سے محمد بن زید نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں
نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک شخص کچھ نہ کچھ حکومت
رکھتا ہے اور قیامت کے دن اس کی رعیت کی اس سے پوچھ ہوگی
ہے بادشاہ تو حاکم ہی ہے اس سے اس کی رعایا کی پوچھ ہوگی اور ہر
ایک آدمی اپنے گھروالوں کا حاکم ہے اس سے ان کی پوچھ ہوگی عورت
اپنے خاوند کے مال کی حاکمہ ہے اس سے اس کی پوچھ ہوگی اسی
طرح غلام اپنے صاحب کے مال کا نگہبان ہے اس سے اس کی پوچھ ہوگی
غرض تم میں ہر ایک شخص حاکم ہے اس سے اس کی رعایا کی باز پرس ہونا ہے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) بچے کھنے والے سکھ کر سب کی ہر گزری رکھنا بلکہ عام تمام دنیا کے لوگوں کی اصلاح اور سد ستم کی فکر اور توبہ کرنا غافلیوں کی نیکوئیوں
پر مبرک راہوں میں اپنی حالت سے جانا زحمت ہر ہمیشہ اٹھانا ہمارے پیڑھے علم کا دال اور مگر وہ دوسرے فقیر اور مدد بخش آپ کے پسند کی کچھ نہیں سمجھتے ہند
(حواشی صفحہ ۱۱) ۱۱- کہانی رعیت سے کیا سلوک کیا جائے کہ خاوند کا مال بیجا تو نہیں اٹایا ۱۲- منہ سے اس حدیث کی مطابقت تو جمہاب سے یوں
ہے کہ جب ہر ایک سے اس کی رعیت کی باز پرس ہوگی تو آدمی کو اپنے گھروالوں کا خیال رکھنا ان کو برے کاموں سے باز رکھنا ضرور
ہے ورنہ وہ بھی قیامت کے دن اپنے کرتوت کی وجہ سے دوزخ میں پڑیں گے اور اس کو بھی عذاب ہوگا کہ تو نے اپنے
گھروالوں پر جن پہ تیرا زور چلتا تھا کیوں نہیں نصیحت کی کہ آج وہ دوزخ کے عذاب سے بچے رہتے ۱۲- منہ

بَابُ الْحُسْنِ الْمَعَارُفَةِ مَعَ الْأَهْلِ
۱۷۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ
عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ
يُوْنُسَ حَدَّثَنَا إِسْحَامُ بْنُ عَمْرِوَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِوَةَ عَنْ عَمْرِوَةَ عَنْ
عَاكُوشَةَ تَأَلَّتْ جَلَسَ أَحَدَى عَشْرَةَ
أَمْرَأَةً فَتَعَاهَدَنَ وَتَعَاهَدَنَ أَنْ لَا
يَكُنَّ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ
شَيْئًا قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَعَنَهُ جَمَلٌ
غَيْثٌ عَلَى سَائِسٍ جَبَلٌ لَا سَهْلَ فَيُرْتَقَى
وَلَا سَهْلٌ نِيَنْتَقِلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ
زَوْجِي لَا أَبْتُ خَبْرَهُ إِنِّي أَخَافُ
أَنْ لَا أَذْهَبَ إِلَّا وَكَرَهُ أَذْكَرُ
عُجْرَةٍ وَبُجْدَةٍ قَالَتِ الثَّالِثَةُ
زَوْجِي لَعَنْتُكَ إِنْ أَنْطَقَ أَطْلُقُ

باب اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرنا
ہم سے سلیمان بن عبد الرحمن اور علی بن حجر نے بیان کیا
دوئوں نے کہا ہم کو عیسیٰ بن یونس نے خبر دی کہ ہم سے ہشام بن
عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عروہ سے
انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا گیارہ
عورتیں ایک جگہ بیٹھیں انہوں نے آپس میں یہ قول قرار کیا کہ اپنے
اپنے خاوندوں کا سہا سہا حال بیان کریں کوئی بت نہ چھپا دیں پہلی
عورت نام نامعلوم بولی میرے خاوند کی مثال ایسی ہے جیسے دبے
ونٹ کا گوشت یاد بلا گوشت اونٹ کا وہ بھی ایک پہاڑ کی چوٹی پر رکھا
ہوا نہ تو رستہ صاف کہ آسانی سے چڑھ کر اس کو لے آئیں اور نہ وہ
نرشت ہی ایسا موٹا تازہ جس کے لانے کے لیے کوئی چڑھنے کی تکلیف
گوارا کرے دوسری عورت عروہ بنت تمیم کہنے لگی میں اپنے خاوند کا
حال بیان کروں تو کہاں تک کرکوں میں ڈرتی ہوں کہ سب بیان نہ کر
سکوں گی افس پر بھی اگر بیان کروں تو اس کے کھلے اور چھپے گن عیب
سب بیان کر سکتی ہوں تیسری عورت کہنے لگی میرا خاوند کیا ہے ایک

۱۷۳ اس باب میں امام بخاری نے نام ذریعہ کی حدیث بیان کی جو تمام حدیثوں میں مشکل ہے لگوں کا امتحان جو حدیث جلتے کا دعویٰ کریں اس حدیث سے جلتے ہیں اور گروہ
اس سند میں جہاں بخاری نے بیان کی مرفوعہ نہیں ہے مگر اس کے اخیر میں یہ فقرہ کہ عائشہ میں تیرے لیے ایسا جیسا ابو ذر ع تھا ام ذر ع کے لیے مرفوعہ ہے
اور اس سے باب کا مطلب نکل آتا ہے کہ ہر رو کے ساتھ عروہ سوک کر اس کو کھانے پھرے تمام مزدوریات سے آسودہ رکھنا سنت ہے طبرانی نے اس حدیث
کو دواحدوی الحدیث کے طریق سے مرفوعاً روایت کیا ہے اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت نے مجھ سے فرمایا میں تیرے لیے ایسا جیسا ابو ذر
ع تھا ام ذر ع کے لیے اس پر حضرت عائشہ نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر صدقہ الودیعہ کون مقاب آحضرت نے یہ گیارہ عورتوں کی نقل بیان کی ۱۷۴ منہ
۱۷۵ ایک روایت میں ہے کہ یہ عورتیں یمن کے ملک میں ایک خاندان کی تھیں دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت فاطمہ سے کچھ گفتگو ہوئی اتنے
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے فرمایا حیل تویری بیٹی کا چھپا نہیں چھوڑی اور میں اور تو ابو ذر ع اور ام ذر ع کی طرح میں یتیم کی روایت میں ہے کہ
یہ عورتیں کہیں تھیں ابن حزم نے روایت کیا کہ وہ جہنم قید کی تھیں لسانی نے نکالا کہ حضرت عائشہ نے کہا میں نے اپنے باپ کے مال و دولت پر
غز کیا کہ ان کے جاہلیت کے زمانہ میں دس لاکھ اذقیہ تھے آج نے فرمایا عائشہ چھپ رہی ہیں تیرے لیے ایسا جیسا ابوسعہ اور ابو ذر ع تھا ام ذر ع کے لیے ۱۷۶ منہ

۱۷۷ مطلب یہ ہے کہ اس کا خاوند ایک تو خیل ہے جس سے کہہ نامہ کے کی توقع نہیں دوسرے طرہ یہ ہے کہ بخل اور بد خوئی ہے ۱۷۸ منہ

۱۷۹ اس میں اتنے عیب ہیں ۱۷۹ منہ ۱۸۰ میں ڈرتی ہوں کہیں میرے خاوند کو خبر نہ ہو جائے وہ طلاق دے لے اور میں اس کو چھڑ نہیں سکتی ۱۸۱ منہ

۱۸۲ میں بنت کعب بن ابی ۱۸۲

وَاِنْ اَسْكَنْتَ اَعْلَقًا قَالَتْ اِلَّا بِعَةِ
 زَوْجِي كَلِيلَ تِهَامَةٍ لَّا حَرَّ وَلَا
 قُرٍّ وَلَا عَنَاقَةَ وَلَا سَامَةَ قَالَتْ
 الْعَامِسَةُ زَوْجِي اِنْ دَخَلَ فَبِهِدْ
 وَاِنْ خَرَجَ اَسَدٌ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا
 عِهْدٌ - قَالَتْ السَّادِسَةُ زَوْجِي
 اِنْ اَكَلَ لَفًا وَاِنْ شَرِبَ اشْتَقَّ
 وَاِنْ اَصْطَبَعَ اَلْتَمَّ وَلَا يُؤْلَجُ
 اَلْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَيْتُ قَالَتْ اِلَّا بِعَةِ
 زَوْجِي غَيَايَاً اَوْ غَيَايَاً طَبَاكًا
 كُلُّ دَاوٍ لَهٗ دَاوٍ شَجَبِكِ اَوْ
 فَلَاكِ اَوْ جَمْعَهُ كَلَّا لَكَ قَالَتْ
 الثَّامِنَةُ زَوْجِي اَلنَّسُّ مَسُّ
 اَسْرَنِيبٍ وَالزَّيْعُ رِيْعٌ زَيْبٌ
 قَالَتْ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ
 اَلْعِمَادِ كَلِيلُ اَلنَّجَادِ عَظِيمُ اَلزَّمَادِ

تاڑ کا ٹاڑ لبا اگر کچھ کھتی ہوئی تو طلاق رکھا ہوا ہے اگر خاموش رہوں
 تو اور ہر ٹکی رہوں چوتھی عورت کہنے لگی خدا کے فضل سے میرا خاوند
 تو ایسا بے شرم ہے جیسے ملک تہامہ حجاز کی رات معتدل نہ لگی نہ سردی
 نہ ڈر نہ غم یا نجوس کہشہ کہنے لگی میرا خاوند تو گھر میں آتا ہے ہی ایک بیت
 بھٹے گھر کے باہر شہر بہادر گھر میں جو چیز چھوڑ گیا اس کو پھٹتا ہی نہیں چٹتی
 عورت دہندہ کہنے لگی میرا خاوند (کھنت) تو ایسا پیٹو ہو کہ دم بے کھانے
 بیٹھے تو سا رکھا ناسیٹ جائے پینے لگے تو ایک قطرہ گلاس میں نہ چھوڑے
 سب اڑا جائے سوتا ہے تو جو انا مرگ الگ پڑ کر سو جاتا ہے میرے کپڑے
 میں ہاتھ بھی نہیں ڈالتا کبھی میرا دکھ درد چھوڑوں بھی نہیں پوچھتا سائیں
 عورت کہنے لگی میرا خاوند تو کھنت جاہل کندہ ناتراش یا ست ہے نامردا
 صحبت کے وقت اپنا سینہ میرے سینے سے لگا کر اوپر لڑ جاتا ہے
 دنیا میں جتنے عیب ایک ایک کر کے لوگوں میں ہیں وہ سب اس کی ذات
 نورست آیات میں جمع ہیں شہر سو پڑ ڈالے یا لٹھ توڑ ڈالے یا دھنوں کٹے
 آٹھویں عورت یا سرنبت اوس کہنے لگی میرا خاوند تو جیسے خرگوش
 کو چھوڑا خوشبو نہ گھر تو جیسے زعفران کی خوشبو نہ لویں عورت نام نامعلوم کہنے لگی میرے
 خاوند کا گھر اونچا اور بلند پر بلند بھی بلند رکھ اس کے پاس ڈھیر کے ڈھیر لوگ جہاں

۱۵ اس کے عیب بیان کر دیں ۱۵ نہ طلاق لے کر مدد سرا خاوند کر دیں نہ اس خاوند سے کوئی شک تھا ہے ۱۲ ہدینت اب ہر دوسرا ہند ۱۵ آیا کہ سرور اس
 کر گھر گرتی سے مطلب ہی نہیں یا آتے ہی پھر پر چڑھ بیٹھا ہے نہ کہ نہ کلام نہ بوس و کنار ۱۲ سنہ ۵۰ کہ وہ کہاں گئی ایسا ہے پر واہ ہے ایک روایت میں ہے اتنا
 زیادہ ہے دلا یرفع ابرم لہ یعنی ہر مال آج کا یا اس کو کس کے لیے نہیں اٹھا رکھا لینے بہت سختی داتا ہے ۱۲ سنہ ۵۵ لینے کھانے کو تو کھا جائے میرا دس بارہ
 اور عورت کا مطلب پورا کرنے میں تنہا بیچارہ مطلب یہ ہے کہ پر غرور اس پر ہے شہرت عرب کے ملک میں یہ شرا عیب لگنا جاتا ہے کہ مر کھائے تو بہت پر
 اپنی عورت سے صحبت کرنے میں مست ہو حقیقت میں عورتیں ایسے مرد کو بالکل ناپسند کرتی ہیں عورتوں کو تو جہرہ سے عظیم ہوا ہے کہ خاندان کی صورت
 شکل سے پندلایا عرض نہیں ہوتی ان کو یہ بہت پسند آتا ہے کہ خاندانیت چالاک بہادر جری بہت شہرت والا ہوا اور اپنی عورت سے رات دن منہسی کھیل
 اختلاط بوس و کنار نہ سے نہ سے کی باتیں اس کے بعد جماع کرتا ہے ۱۲ سنہ ۵۵ جی ہنبت علقہ ۱۲ سنہ ۵۵ جب جماع کے وقت مرد اس طرح عورت
 پر اندکھا جرجائے تو عورت کو مزہ نہیں آتا مرد کا عضو مخصوص اس کے بچہ دان سے نہیں ڈالتا ۱۲ امراء اھیس نے ایک مرد کی یوں جو کہ ہے نفیس العبد خفیف
 العجز سلیق الا راقہ بل الا فاقہ یعنی جماع کے وقت اپنا سینہ عورت کے سینے سے جوڑ دیتا ہے اس کے سر نہ ہلے دخول کرتے ہی چہل چہل پانی بہا دیتا
 ہے اس کے بعد بڑی دیر میں کہیں اس کو ہر ش آتا ہے یعنی انزال ہوتی ہے غش آجاتا ہے ایسا ضعیف ناتواں ہے ۱۲ سنہ ۵۵ کھنت سے بات کر دہ ۱۲ سنہ ۵۵ یعنی
 اول تو کم شہرت عورت کا مطلب پورا نہیں کیا اس پر سے بڑھتی بات کر دھاتے کھانے کو کر دھاتے پڑھتا ۱۲ سنہ ۵۵ ایسا نازک بدن مہر ہے ۱۲ سنہ ۵۵ ہم نے (نارک و غلیظہ)

قَرِيبَ الْبَيْتِ مِنَ التَّنَادِ قَالَتْ الْعَاشِقَةُ
 زَوْجِي مَا لَكَ دَمًا مَا لَكَ مَا لَكَ
 خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ لِي اِبِلٌ كَثِيرًا
 الْمَسَارِكُ قَلِيلًا تَتَمَسَّكُ وَادًا
 سَمِعْتُ صَوْتَ الْمَرْهَوِّ يَقْنُ الْهَوْنُ هَوَاكَ
 قَالَتْ الْحَادِيَةُ عَشْدَةً زَوْجِي ابُو ذَرٍّ
 فَسَمَا ابُو ذَرٍّ اَنَاسَ مِنْ حِلْيَةِ اُذُنِي وَمَلَأَ
 مِنْ شَحْمِ عَصْدَتِي وَبَجَحَتِي ذَبِيحَةً
 اِلَى نَفْسِي وَجَدَتِي فِي اَهْلِ غُلَامَتِي
 فَجَعَلَنِي فِي اَهْلِ صَهِيلٍ دَا طَيْطٍ وَ
 دَائِسٍ وَ مُنْتِي فَعُدَّكَ اَقُولُ فَلَا اُقْبَحُ
 وَارْقُدْ نَا نَقْبُجُ وَ اَشْرَبْ نَا تَفْتَحُ مَرُّ
 اَبِي ذَرٍّ فَمَا اَمَرُ اَبِي ذَرٍّ عَكُومَهَا
 مَرْدَا حُ وَبَيْنَتْهَا نَسَا حُ اِبْنُ اَبِي زُرَّاجٍ
 فَمَا اِبْنُ اَبِي زُرَّاجٍ مَضِجَةٌ كَسَلِ
 شَطْبَةٍ وَ يَشْبَعُهُ ذِي سَاخِ الْجَعْفَرَةِ
 يَنْتُ اَبِي زُرَّاجٍ فَمَا يَنْتُ اَبِي زُرَّاجٍ

صلح مشورہ کرتے ہیں وہاں چاندی سے اس کا گھر نہایت دھون مورت
 کہنے لگی میرے خاوند کا کیا پوچھنا جائیداد والا ہے جائیداد بھی کیسی بڑی جائیداد
 ویسی کسی پاس ہو سکتی ہے بہت سارے اونٹ ہو جائیں اس کے گھر کے
 اس پاس بیٹھے رہتے ہیں اور چرنے کو کم جاتے ہیں جہاں انہوں نے
 باجے کی آواز سنی بس ان کو اپنی جان جانے کا یقین ہو گیا کہ اب کھٹے
 جائیں گے کیا صحران عورت ام زرع بنت اکمل بن معاہدہ کہنے لگی میرا خاوند
 ابو زرع ہے ابو زرع کا کیا پوچھنا دونوں کان میرے زیور بالیوں موتیوں
 جھکوں سے جھلادیے اور دونوں بازو چربی سے بھلادیے خوب کھلا
 کر مرٹا کیا میں بھی اپنے تئیں بڑی خوب موٹی سمجھنے لگی شادی سے پہلے
 ذری سی بیٹھ کر یوں میں تنگی سے گزر کرتی تھی ابو زرع نے مجھ کو گھوڑوں
 اونٹوں کھیت کھریاں سب کا مالک بنا دیا اتنی جائیداد ملنے پر ابو زرع کا
 مزاج کیسا عمدہ بات کہوں تو برا نہیں مانتا مجھ کو کبھی برا نہیں کہتا سوئی بڑی
 رہوں تو صبح تک کوئی نہیں جگاتا پیوں تو اچھی طرح چپک کر رہی ابو زرع
 کی ماں یعنی میری ساس تو اس کا کہنا اس کی گٹھڑیاں بھاری بھاری
 گھر چھانٹا وہ ابو زرع کا بیٹا وہ بھی کیسا اچھا نازک بدن دہلا پستلا
 ہری چھال یا ننگی تلوار بار بگدہ اس کے سونے کی طوان شے ایک دست
 سے اس کا سیٹھ بھر جائے ایسا کم خوراک ابو زرع کی بیٹی وہ بھی سچا انسان

(بقیہ صفحہ سابقہ) زرب کا ترجمہ زعفران کیا ہے لیکن طب کی کتابوں سے معلوم ہوتا کہ زرب طایفر کہتے ہیں جو ایک درخت کا پھل ہے اس کا رنگ بوزعفران کا سا ہوتا
 ہے ۱۲۸۷ھ اس نے اپنے خاوند کی تعریف کی کہ اس کے ظاہری اور باطنی خلاق دونوں اچھے ہیں مسعود نے معاویہ بن ابی سفیان سے کہا ہم کو کہہ کر عقل مند کہیں تم تریک
 عورت پر ہلانے جو گئے ہرمان کی بی بی کا فتنہ بنت فرط کے طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا ہاں جو لوگ شریف ادنیٰ کہتے ہیں تو وہاں ان پر غالب ہوتی ہیں اور جو
 کجنت پاچی بدخلق کہتے ہیں وہ بی جوں پر غالب رہتے ہیں ۱۲۸۸ھ مطلب یہ ہے کہ وہ سنی ہے عرب میں ظاہر تھا سنی اور دنا دگ اچا مکان مذہبی پر پڑتے
 تاکہ مزہب اور مسافر لوگ دہریہ ہی سے اس کو دیکھ کر ان کے پاس آئیں کھائیں نہیں پین انٹھائیں ۱۲۸۹ھ معاویہ بہادر ۱۲۸۹ھ بیت کھانا تاکہ سنی مزہبوں
 کو خوب کھلاتا ہے ۱۲۸۹ھ۔

(حواشی صفحہ ۱۲۸۷) ۱۲۸۷ھ ہرام میں اس کی مائے لینے میں اور اس پر عمل کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ سخاوت کے ساتھ مائل اور صاحب الارے بھی پہلے خاوند
 کی تعریف کی ۱۲۸۷ھ کہشہ بنت ارقم ۱۲۸۷ھ یعنی وہ اکثر ان اونٹوں کو اپنے گھریاں پر بکھتا ہے جنگل میں چرنے کو کم کہتا ہے اس سے یہ عرض ہے کہ ہرمان لوگ
 انہی تہان لا گوشت اور مدھر لٹائیں انکو تکلیف نہ ہو ۱۲۸۷ھ جو ہر مائل کے آنے پر بھایا جاتا ہے فرضی کے لیے ۱۲۸۷ھ یا اچھی طرح خوش رکھا میدی اتنے لگی گن بگیا
 شے کھاؤں تو بیٹھ کر لگی تم ہی نہیں ۱۲۸۷ھ کہ نقد عین سے بھر کر جوتی ۱۲۸۷ھ سب لوگ مردوں میں ڈھل پڑتے نانک بدن کو پسند کرتے ہیں اور عورتوں میں مٹی فریاد کرتے ہیں

طَوَّعَ ابْنَاهَا وَطَوَّعَ امَّهَا وَمِلَّ كِسَابَهَا
وَغِيَطَ جَارَتَهَا جَارِيَةً ابْنِي زُرَّعٍ فَمَلَّجَانِيَّةٌ
ابْنِي زُرَّعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْلُثُشَا
وَلَا تَنْقُثُ مِيرَتَنَا تَنْقُثُشَا وَلَا تَمْلَأُ
بَيْتَنَا تَعْشِيشَا قَالَتْ خَدَجَ الْبُوزَرِجِ
وَالْأَوْطَابُ تُنْخَضُ فَلَقِيْ امْرَأَةً مَّعَهَا
وَلَدَانِ لَهَا كَانَفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ
تَحْتِ خَصِرِ مَا بَرُمَا نَتَيْنِ فَطَلَقْنِي
وَنَلَّحَهَا فَتَلَحَّتْ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ
شَرِيًّا وَآخَذَ خَطِيئًا وَارَاحَ عَلَى نَعْمًا
شَرِيًّا وَآعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَاحِيَةٍ نَوَجَاءَ الْكَلْبِ أَمَّ
نَدِيمِي وَمِيْرَتِي أَهْلِكَ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ آعْطَانِي
مَا بَلَغَ أَصْعَدَ انْبِيَاءِ ابْنِي زُرَّعٍ قَالَتْ
عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكَ كَأَبْنِي زُرَّعٍ
لَا مَزَرَءَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَعِيدُ
بْنِ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامٍ وَلَا تَعْشِشُ
بَيْتَنَا تَعْشِيشَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ

کیا کہنا اپنے باپ کی پیاری اور ماں کی پیاری تا بعد از اطاعت گزار
پکڑا بھرنے والی موٹی تازی سوکن کی جلعن البوزرغ کی لڑکی اس کو بھی
کیا پوچھتے ہو کہ کسی کوئی بات ہماری مشہور نہیں کرتی گھر کا بھید ہمیشہ پرشیدہ
رکھتی ہے کھانا تک نہیں چراتی گھر میں کوٹا پکڑا نہیں چھوڑتی ہمیشہ جھاڑ
پونچھ کر صاف ستھرا رکھتی ہے ایک دن ایسا ہوا لوگ دودھ منگ رہے
تھے مکھن نکالنے کو اس وقت صبح ہی صبح البوزرغ باہر گیا رستے میں
ایک عورت دیکھی جس کے دو بچے دو چیتوں کی طرح اس کی کمر کے
تئے دو اناروں سے کھیل رہے تھے البوزرغ نے مجھ کو طلاق دیکر
اس عورت سے نکاح کر لیا اس کے بعد میں نے ایک اور مردار سے
نکاح کیا نام نامعلوم جو گھوڑے کا اچھا سوار اور برچہ بردار نیزہ باز ہے
اس نے بھی مجھ کو بہت سے جانور دیے ہیں اور ہر قسم کے اسباب
میں سے ایک ایک جوڑ دیا ہے اور کہتا ہے ام زرع کھانی اپنے شیخ
خویشوں کو بھی کھلا لیکن یہ سب بھی اگر میں کھٹا کر دوں تو البوزرغ نے جو
دیا تھا اس میں کا ایک چھوٹا برتن بھی نہ بھرتے حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ میں تیرے لیے ایسا خاوند ہوں جیسے
البوزرغ تھا ام زرع کے شیخ ام بخاریؓ نے کہا سعد بن سلمہ نے
بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ہے اس میں بدلنے دلا تھلا
بیتنا تعشیشا کے یوں ہے ولا تعشش بیتنا تعشیشا امام بخاریؒ نے کہا بخیر

سوکھ اس کی خوب صورتی اور ادب اور یا وقت پر رشک کرتی ہے ۱۲۸۷ھ میں ملاکر ذرا کل لڑ رہے البوزرغ ہے لیکن ان بچی بیٹا لڑکی باندی سب ایک
لیک فرمادہ ہیں ۱۲۸۷ھ مطلب یہ ہے کہ اس کے سر پر خوب بڑے بڑے موٹے اور فربہ تھے سر پہ ہیں یہ من میں داخل ہے کہ عورت کے سر پر خوب موٹے
اور بڑے ہنر مند جب سر پر خوب موٹے ہوں تو نیچے بیٹھے میں مکر کے تنے جانے والی رہتی ہے یہ بچے کھیل کے طور پر اس میں اندر لڑکا رہے تھے
بھولوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کے دو بچے کمر کے تئے سے اس کی درازں چاقوں سے کھیل رہے تھے جو انار کی طرح ہیں ۱۲۸۷ھ یہ ہاتھ کے طور پر
کہا جہان لڑکا لگے جانور نیزہ برق میں کہاں ساکتے ہیں مطلب یہ ہے کہ یہ لڑکا سرفراز و فخر گاہی اور شہسوار نیزہ باز کا میں استاد ہے اور لڑکا کمال داسباب
بھی اس نے دیا ہے مگر البوزرغ نے دیا تھا اس کے ملنے یہ مالی داسباب ہے حقیقت ہے ۱۲۸۷ھ یعنی تجھ کو کھلانے چاہئے اور میں دینے میں دوسرا
دعایت میں اتنا زیادہ ہے کہ البوزرغ نے انعام زرع کو طلاق دے دیا اور میں تجھ کو طلاق دے دے والا نہیں ہوں البوزرغ کی کیا حقیقت تھی ایسے
لاکھوں البوزرغ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جڑوں پر سے نعدق میں حضرت عائشہؓ کو رامت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھلنے سے حاصل ہوئی
وہ آج تک عرب کی کسی عورت کو حاصل نہیں ہوئی قیامت تک ان کا تذکرہ قرآن شریف اور حدیث میں قائم رہے گا رضی اللہ عنہا (۱۲۸۷ھ) (۱۲۸۷ھ)

قَالَ بَعْضُهُمْ فَأَتَقَمَّ بِالْمِيمِ وَهَذَا أَصَحُّ
۱۷۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْحَبَشُ يَلْعَبُونَ بِحَوَائِجِهِمْ
فَسَرَفَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ
فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرُ فَنَاقَدُوا
قَدَسًا الْجَارِيَةَ الْحَيْثُ شَرَّ النَّسَاءِ تَسْمَعُ اللَّهَ
بَابُ مَوْعِظَةِ الرَّجُلِ ابْنَتُهُ لِحَالِ
زَوْجِهَا-

۱۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي ثَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ لَمْ أَذَلْ حَرِيمًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ
الْخَطَابَ عَنِ الْمَرَأَتَيْنِ مِنْ أَنْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
إِنْ تَوَبَّا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا حَتَّى
حَجَرَ وَحَجَّجْتُ مَعَهُ وَعَدَلْتُ وَعَدَلْتُ
مَعَهُ يَأْدَاؤُهُ فَتَبَرَّزْتُ لَمْ جَاءَتْكَ بَتُّ
عَلَى يَدَيْهِ وَهِيَ فَتَوَضَّأَ

نے اتقح کی جگہ اتقم ميم سے پڑھا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔
ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہ ہم سے شام
بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے نبوی انہوں نے زہری سے انہوں نے
عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ایسا برتا کر حبشی
لوگ اپنے ہتھیاروں سے مسجد میں کھلتے رہتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھ پر
اٹھ کیے ہوئے رہتے ہیں ان کا تماشا دیکھتی رہتی یہاں تک کہ میں خود ہی
اکٹا کر لوٹ آتی اب ہم سمجھ لو ایک کم عمر صحیحہ کی کھیل کو کتنی دیر دیکھتی رہے۔
باب آدمی اپنی بیوی کو اس کے خاوند کے مقدمہ میں نصیحت
کرے تو کیسا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب بن ابی حمزہ
نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن
عبداللہ بن ابی ثور نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عباس سے
انہوں نے کہا مجھ کو برابر یہ خواہش رہی کہ میں حضرت عمر سے
پوچھوں وہ دو عورتیں کون ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ تحریم میں
یہ فرمایا ان توبا الی اللہ فقد صغت قلوبكما پھر ایسا ہوا کہ حضرت
عمر شرج کو تشریف لے گئے میں نے بھی ان کے ساتھ چل گیا
لوٹتے وقت وہ حاجت کے لیے رستہ چھوڑ کر ایک طرف مڑے
میں بھی پانی کی چھاگل لے کر اسی طرف گیا جب وہ حاجت سے فارغ ہو
کر آئے تو میں نے اسی چھاگل سے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا انہوں نے وضو کیا

(بقیہ صفحہ سابقہ) ۱۷۵ معنی وہی ہیں کہ مہارے گھر میں کوڑا کرا رکھ کر اس کو سیلا نہیں کرتی بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دعا اور فریب نہیں کرتی انہوں
نے لائشش نفسی شاغین مجھ سے جو صاحبے کڑوا شامی صفر ہوا ہے ان دونوں حضرت عائشہ کی عمر پندرہ برس کی ہوگی اس عمر میں بچیاں پل پل اور مکمل
کوڑ کی عاشق ہوتی ہیں حضرت عائشہ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو زمانہ ایسے تھے اپنے بیویوں کے ساتھ اس طرح
شفقت اور رحمت سے پیش آتے تھے کہ ان کو تماشہ دکھلاتے آپ گھنٹوں ان پر آڑ کئے گھر سے رہنے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عورت کو غیر مردوں
کی طرف دیکھنا جائز ہے بشرطیکہ یہ دیکھنا بدینہی اور شہوت کی راہ سے نہ ہو اور جن لوگوں نے یہ تویل کی کہ حضرت عائشہ اس وقت جوان نہ تھیں نابالغ تھیں ان کی
تویل مردود ہے حضرت عائشہ کی عمر ان دنوں پندرہ برس یا زیادہ تھی یہ تو میں جانی کا زانہ تھا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد میں کوئی دنیا کی بات کرنا بشرطیکہ
چلائے نہیں منع نہیں جیسے کہ جاہل نے سمجھ رکھا ہے اسی طرح مہاجر مکمل کو دیکھتے تھیادوں کی کسرت و فزقہ تھے لیکن موقع ہی نہیں ملتا تھا ۱۷۴-۱۷۵-

ذَلِكَ مِنْهُمْ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَى شَيْءٍ فَنَزَلْتُ
فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ حَفْصَةُ
أَتَاكَ فِئْبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ
فَقُلْتُ قَدْ خَبَيْتُ وَخَسِرْتُ أَقْتًا مَنِينًا
أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ لِي غَضَبَ رَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكَ لِي لَا تَسْتَكْثِرِي
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَا جَعِيرَ
فِي شَيْءٍ تَكَلَّاهُ تَهْجِيرِي وَ سَلْبِي مِمَّا
بَدَا لَكَ وَلَا يَغْدُرْكَ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكَ
أَوْضًا مِنْكَ وَاحْتَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ عُمَرُ
وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تَنْعَلُ
الْخَيْلَ لِيُغْزَوْنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي (الْأَنْصَارِيُّ)
يَوْمَ تَوْبَتِهِ فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً وَغَضِبَ
بِإِنِّي ضَرْبًا شَدِيدًا وَقَالَ أَتَمَّ هُوَ
فَقَرَعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَّثَ
الْيَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَ عَمَّا
قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَ أَهْوَى
طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ
فَقُلْتُ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرْتُ قَدْ كُنْتُ

اس کی خرابی کے لہجہ اگلے میں خیر میں نے کپڑے پہنے اور اپنے
گاؤں سے اتر کر پہلے غصہ پاس گیا میں نے کہا حَفْصَةُ میں نے سنا ہے
تم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دن دن بھرات تک غصے میں
رکھتی ہو آپ سے سوال جواب کرتی ہو کیا یہ صحیح ہے اس نے کہا
ہاں میں نے کہا کیوں اپنی خرابی کے پیچھے پڑی ہے دیکھ تباہ ہو
جائے گی کیا تجھ کو ڈر نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے
سے اللہ تعالیٰ کا غضب اترتا ہے اللہ کا غضب اترتا تو پھر گئی گزری
دیکھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت چیزیں مت مانگا کر نہ
آپ سے کسی بات میں سوال جواب کر آپ سے مخفا ہو کر بات کرنا
چھوڑ تجھے جو درکار ہو مجھ سے مانگ کہیں تو اپنی جوڑ والی یعنی حضرت
عائشہؓ کو دیکھ کر دھوکا مت کھا بات یہ ہے کہ وہ رہی خوبصورت
دوسرے یہ کہ آنحضرتؐ کو اس سے محبت بہت ہے اتنی محبت تجھ سے
تھوڑی ہے تو اس کی ریحہ مت کر حضرت عمرؓ نے کہا ان دنوں یہ بھی
خبر تھی کہ غسان کا قبیلہ اپنے گھوڑوں کی نعل بندی کر رہا ہے ہم سے
جنگ کرنا چاہتا ہے خیر میرا الفارسی پڑوسی اپنی باری کے دن گیارہ
کو عشاء کے وقت جو لوٹ کر آیا تو ایک بارگی زور سے اس نے
میرا دروازہ کھڑکا یا اور میں نے جواب دینے میں جو ذرا
دیر کی تو کہنے لگا عمرؓ میں عمرؓ میں گھبرا کر باہر نکلا وہ کہنے لگا
خیر کیا آج تو بڑا حادثہ ہوا میں نے کہا خیر تو ہے کیا غسان کا قبیلہ کن پہونچا
اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑھ کر ایک حادثہ ہوا جو بہت ہرناک (میں نے کہا
ار سے یاد کر کہ تو کیا ہوا) کہنے لگا پیغمبر صاحب نے اپنی بی بیوں کو طلاق دیا

لہ کیوں کہ اللہ کے رسول سے بے ادبی کرنا اس کا انجام بہت برا ہے اور اللہ سے بھڑک کر یہ چاہیے وہ چاہیے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مدت
کہا کہ آپؐ کے پاس یہ بیہ اثر لڑکی نہیں ہے اگر تجھ کو کسی چیز کا قبیلہ ہو تو اس سے بھی درکار ہو تو مجھ سے مانگ میں لا دولہا آنحضرتؐ سے مت کہیں سے بابا کا مطلب تھا حضرت
عمرؓ اپنی بیوی رضیہؓ پر غصہ تھا اور آنحضرتؐ کی ذرا بھی خلیفہ گزرا نہ کی یاں سے (غیوروں کو سبقت لینا چاہیے دنیا میں بیڑا بیڑی سب سے زیادہ حوزہ ہوتے ہیں جب حضرت عمرؓ کو اللہ
اور رسولؐ کی رضا منہ کے سامنے پیشا رہی کہ میں کچھ پر واہ نہ تھی تو یہ کہیں کوئی ہو سکتا ہے کہ وہ (برکات کو طیفہ بنانے کے لیے ان کی موت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا
خلاف کرتے اگر آنحضرتؐ حضرت علیؓ کو طیفہ بنا گئے ہوتے تو سب سے پہلے حضرت عمرؓ اپنی سے بیت کرتے اور آنحضرتؐ کے ارشاد کے خلاف دابر کوڑکی ستے نہ اور کسی کی (اور اللہ کو وہ (حق پرستوں کو)

أَخْبَنُ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَعَلْتُ
عَلَى رِجَائِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرِبَةً
لَهُ فَأَعْتَزَلَ فِيهَا وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ
فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يَمْلِكُكِ أَلَمْ أَكُنْ حَتِّكَ
هَذَا أَطْلَعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
لَا أَدْرِي هَا هُوَ مُعْتَزِلٌ فِي الْمَشْرِبَةِ فَجَعَلْتُ
يَحْتَمِلُ أَلَيْسَ بِكَ إِذَا حَوَلَ رَهْطُ بَنِي بَعْمَهُ
فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ نَحْسَ
الْمَشْرِبَةِ النَّبِيُّ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ لِيُخْلَاوَهُ لَوْ أَنَّ سَوْدًا اسْتَأْذَنَ لِعَمْرٍو دَخَلَ
الْغُلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَهُ
فَقَالَ كَلِمَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُ لَهَا
فَصَمْتُ فَأَنْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ
عِنْدَ النَّبِيِّ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فِجَعْتُ فَقُلْتُ لِيُخْلَاوَهُ
اسْتَأْذَنَ لِعَمْرٍو دَخَلَ ثُمَّ رَجَعَهُ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ
لَكَ فَصَمْتُ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ
عِنْدَ النَّبِيِّ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فِجَعْتُ الْغُلَامُ فَقُلْتُ
اسْتَأْذَنَ لِعَمْرٍو دَخَلَ ثُمَّ رَجَعَهُ إِلَى فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ
لَكَ فَصَمْتُ فَلَوْ كُنْتُ مُنْصَرِفًا قَالَتْ إِذَا الْغُلَامُ يَذْهَبُ

اس وقت میری زبان سے بے ساختہ نکلا کہ میں نے غصہ تو تباہ ہوئی
گئی گزری اور میں تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ نتیجہ ہونے والا ہے مگر میں
نے کپڑے پہنے اور صبح کی نماز مسجد نبوی میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ایک بالاخانہ میں اکیلے
جا کر بیٹھ رہے پہلے میں غصہ پاس گیا دیکھا تو وہ رو رہی ہیں میں نے کہا
اب روتی کیوں ہے کہ میرا کہنا مانا میں تجھ کو اس دن سے پہلے
ہی ڈرا چکا تھا اب تو یہ کہہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو
طلاق دے دیا ہے وہ کہنے لگی میں نہیں جانتی بچا تو یہی ہے آپ اس
بالاخانہ میں اکیلے جا کر بیٹھ رہے ہیں میں غصہ کے پاس سے نکلا اور
مسجد میں منبر پر گیا دیکھا تو منبر کے گرد کئی آدمی بیٹھے تھے ان
میں سے رو بھی رہے ہیں میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا پھر برج
نے مجھ پر حملہ کیا تو میں اٹھا اس بالاخانہ کے پاس گیا اور میں نے
جوشی غلام رباح سے کہا جو پہرے پر بیٹھا تھا جا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے اجازت مانگ کہ عمر حاضر ہوا چاہتا ہے وہ اندر گیا اور لوٹ
کر آیا نہ کہنے لگا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا لیکن
آپ سن کر خاموش ہو رہے کچھ جواب ہی نہیں دیا یہ سن کر میں لوٹ آیا اور
بورگ منبر کے گرد بیٹھے تھے ان کے پاس بیٹھ گیا پھر مجھ پر برج غالب
ہوا تو دوبارہ بالاخانہ کے پاس گیا اور اس غلام سے کہا عمر کے
یہ اجازت مانگ وہ اندر گیا اور لوٹ کر آیا کہنے لگا میں نے آنحضرت
سے عرض کیا لیکن آپ خاموش رہے کچھ جواب نہیں دیا اس وقت
تو میں لوٹ کر چلا اتنے میں میں نے اس غلام کی آواز سنی وہ مجھ کو پکار

(تقریباً صفحہ ۱۵۱) سوال جواب کرتی ہیں میں بھی کر دے گا میں نے اس کی بار بار غصہ کرتی نہیں ہے ۱۲ سنہ ۵ پرچا کہو کیا خبر ہے ۱۲ سنہ -

حوالہ (صفحہ ۱۵۱) ۱۲ سنہ اب ایسا شہر کہاں سے لائے گا ۱۲ سنہ وہاں جاؤ آپ سے پوچھو ۱۲ سنہ ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ سنہ ۱۲ سنہ معلوم ہوا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی زبانیں داندی اور ملاحات سے سخت رنج میں تھے اور اس وجہ سے لوگوں سے عیب و تمکیر بیٹھ رہے تھے جب آدمی
رنج میں ہوتا ہے تو کسی کی ملاقات بھی اچھی نہیں لگتی اسی لیے آپ نے تین بار سہرت مٹا کر اجازت نہ دی پھر اجازت دی ۱۲ سنہ

قَالَ قَدْ أَذِنَ لَكَ الْبَيْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِذَا هُوَ مُسْطَبِعٌ عَلَى رِمَالِ حَمِيرٍ لَيْسَ
بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَرَا لِرِمَالِ حَمِيرٍ
مُتَكِّئًا عَلَى وَسَادَةٍ قَدْ أَثَرَا حَشْوَهَا لَيْفٌ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَآنَا قَائِمٌ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَطَلَقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَهُ إِلَى بَصَرِهِ
فَقَالَ لَا قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قُلْتُ وَآنَا قَائِمٌ
أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا
مَعَشَرَ قُرَيْشٍ تَغْلِبُ النِّسَاءَ فَكُنَّا
قُلُوبَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاءُهُمْ
فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ
عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا لَا يَعْرِفُكَ إِنْ كَانَتْ
جَارَتُكَ أَوْ ضَا مَنَّا وَاحْتَبَ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَاتِيَةً فَتَبَسَّمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمَهُ أُخْرَى فَجَلَسْتُ
حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ فَرَفَعْتُ لَهْرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللَّهِ مَا
رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ عِزًّا هَبَةً فَلَمَّا

رہا ہے اور کہہ رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تم
اؤ یہ سن کر میں آیا اور اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا دیکھا
تو آپ خالی چٹائی پر بیٹھے ہوئے ہیں چٹائی پر کچھ تا تک نہیں اور آپ
کے مبارک پہلو پر چٹائی کے نشان پڑ گئے ہیں سر ہانے ایک چمڑے
لاکھ ہے جس میں خرے کی چھال بھری ہوئی تھی غیر میں نے آپ کو
سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے یہ پوچھا کیا آپ نے اپنی عورتوں کو طلاق
دے دیا آپ نے اپنی نگاہ میری طرف اٹھائی اور فرمایا میں نے کہا
اللہ اکبر پھر میں نے کھڑے ہی کھڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل
بھلانے کو آپ کا رنج کم کرنے کو یہ کہا یا رسول اللہ آپ دیکھئے ہم قریشی
لوگوں کا تو یہ قاعدہ تھا کہ عورتیں اپنے دباؤ میں رکھتے تھے لیکن جب سے مدینہ
میں آئے تو یہاں کے لوگوں کا عجب حال دیکھا وہ بالکل زن مرید ہیں اپنی عورتوں
سے دبے ہوئے ہیں میں نے آپ کو اس پر مسکرایا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ
دیکھیں میں پہلے ہی غصہ پاس گیا تھا اور میں نے اس کو جھلایا تھا دیکھ تو
اپنی سو کن عائشہ سے دھوکا مت کھا اس کی چال مت چل وہ کہیں خوب
صورت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ نسبت تیرے اس سے
کہیں زیادہ محبت ہے اس پر آپ پھر مسکرائے جب میں نے دیکھا
آپ دوبار مسکرائے آپ کا غم ذرا غلط ہوا تو میں بیٹھ گیا اور میں نے
آنکھ اٹھا کر آپ کے گھر کا سامان دیکھا تو خدا کی قسم آپ کے گھر میں کچھ
سامان دکھائی ہی نہیں دیا جس پر نظر پڑے تین کچی کھالیں تو البتہ پڑی تھیں اس

سے حضرت عمرؓ کو انصاری کی خبر پہنچ کر کہ اس نے سنی ستانی بات پر یہ کیسے کہہ دیا آنحضرت نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا اس کو یہ ہے تھا کہ اس خبر کو تحقیق
کنا مانہ سے کیا حال کہ وہ خاندان سے سوال جواب کریں مانہ سے سہا سہا حضرت عمرؓ کا ادب اور علم جس سے ابراہامؓ کی باتیں کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل خوش
کیا اور ذرا آپ کا سراج بھلایا اس وقت اندر زیادہ گھڑکی یہ لیاقت خلوا دل بھٹے آدمیوں میں ہوتی ہے آخر آنحضرت کو کس طرح جوڑا دھری رلاہت میں لقا زیادہ ہے کھڑت
عمرؓ نے اپنی جود کا نام لے کر کہا اگر وہ مجھ سے ایسے سوال جواب کرے تو میں تو گردن دبا کر ماری ڈالوں اس پر آپ جس دے دیے اندر لے لگے میری بی بیوں نے بھی کچھ کھنگ
کر رکھا ہے ۱۲۷ سے سہا سہا حضرت عمرؓ نے دنیا میں اس بے مردانہ کے ساتھ میری باوجود کہ آپ اگر چاہتے تھے تو صدمہ طرح کے سامان سے گھر بھر دیتے کیوں کہ
اس وقت تک کئی لڑکیاں ہر جگہ تھیں اور بہت سادہ کمال آپ کو مل جیسا تھا کہ آپ پاس جاتا آپ سب مسلمانوں کو تقسیم کر دیتے اپنے لیے کچھ نہ رکھتے
سہا سہا کیا ان اخلاق کو دیکھنے کے بعد بھی کسی کو آپ کی نبوت میں شک ہو سکتی ہے ہم موزان ہیں کہ ہر لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام (موسیٰ بن مضر) سے

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ فَلْيُوسِعْ عَلَيَّ
أَمَّتِكَ فَإِنْ فَارَسَا فِي الرُّومِ قَدْ وَسِعَ عَلَيْهِمْ
وَأَعْطَاهُمُ الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ
فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
مَتَكِّمًا فَقَالَ أَوْفِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ
إِنَّ أَوَّلِيكَ قَوْمٌ يُعْطَوْنَ طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرُ لِي
فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ
مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ
حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ سِتْعًا وَعِشْرِينَ كَيْلَةً
وَكَانَ قَالٍ مَا أَتَانِي إِذْ أُخِلَّ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا
مِنْ بَقْدَةٍ مُوجِدَةٍ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَلِيَّةُ
اللَّهُ فَلَمَّا مَضَتْ سِتْعٌ وَعِشْرُونَ كَيْلَةً تَحَلَّ
عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَّ إِلَيْهَا فَقَالَتْ كَلَّ عَائِشَةُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ أَفْسَمْتَ أَنْ
لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّمَا أَهْبَحْتُ

وقت میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے وہ
آپ کی امت کو فراغت دے دولت عطا فرمائیے دیکھیے ایران اور روم
کے کافر کیسے اللہ میں ان کو دنیا غریب ملی ہے باوجودیکہ وہ خالص
عزاکر عبادت نہیں کرتے یہ سنتے ہی آپ ہنسی چھوڑ کر سیدھے ہر بیٹھے اور
فرمایا خطاب کے بیٹے ابھی تک تو اسی خیال میں گرفتار ہے کہ دنیا کی دولت
اور فراغت بہت عمدہ چیز ہے ایران اور روم کے کافروں کو تو اللہ نے
جلدی سے دنیا ہی کے مزے دے دیے ہیں کیوں کہ آخرت میں تو
ان کو سخت عذاب ہرنا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ گستاخی معاف
میرے لیے دعا فرمائیے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتیس راتوں
راک (ہینے) تک اپنی عورتوں سے الگ رہے اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت
نے آپ کے راز کی بات حضرت عائشہؓ سے کہہ دی تھی آپ نے
سخت غصے ہو کر فرمایا میں ایک ہینے تک ان عورتوں کے پاس نہیں جانے
کا اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا لم تحرم ما احل اللہ لک جب
انتیس راتیں گزر گئیں تو بالا خانہ سے اتر کر آپ پہلے حضرت عائشہؓ
کے پاس گئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو یہ قسم کھائی تھی
میں ایک ہینے تک ان عورتوں کے پاس نہیں جانے کا ابھی تو انتیس

(بقیہ فی البقیہ) یا حضرت صلی کی نوبت کو تسلیم کرتے ہیں وہ آنحضرت کی نوبت سے کیوں انکار کرتے ہیں آنحضرت کے عادات اور اخلاق ان پر بھی فائق تھے
اس پر سخاوت اور شجاعت اور شرم اور حیا اور رحم و کرم میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے انصاف پسند اور طالب حق کو آپ کی نوبت پر یقین کرنے کے لیے کسی
خلاف عادت معجزے دیکھنے کی ضرورت نہیں آپ کی سراج عمری پڑھنے سے خود بخود دل میں تصدیق پیدا ہو جاتی ہے کہ پیچھے کے سوا اور کسی میں ایسے اخلاق جمع نہیں ہو
سکتے اور وہ بھی ایسی قوم میں جو میل اور ترمش اور بڑی اور بخل اور طمع اور بے رحمی میں بشیرہ آفاق تھی نہ اس میں تعلیم تھی نہ تربیت ایسی قوم میں ایسے کامل الاخلاق جامع
الخصائل شخص کا پیدا ہونا بغیر تربیت اور انانہ فلونہ کی ممکن نہیں ان سب خصل پر عمل دلیاقت کا یہ حال تھا کہ بڑے بڑے ترائین معاشرت اور دلیر لٹ اور بیع و نکاح
اور طلاق اور شفعہ وغیرہ کو اپنے لیے جامع الفاظ میں بیان فرمایا کہ آج نگہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ عالم ان میں غور کرتے جاتے ہیں اور نئے نئے محلات اور قوافل اور
مائل ان میں سے نکالتے جاتے ہیں ایک بے تربیت یا تہ شخص ایسے جاہل اور دشمنی قوم میں جیسے اس وقت عرب کی قوم تھی ان قوانین کا عذر میرے پیش نہیں بنا
سکتا یہ صاف دلیل ہے اس امر کی کہ آپ خداوند کریم کی طرف سے تعلیم یافتہ ہونے میں جیسے قرآن شریف میں ہے وعلک ما لم یکن قلم وکان فضل الطریق
عظیما (اور روحانی صفہ بڑا) اس پر آپ کو غصہ آیا آپ نے قسم کھائی کہ میں ایک ہینے تک اپنی عورتوں کے پاس نہ جاؤں گا۔ راز کی بات یہ تھی کہ آنحضرتؐ نے
حضرت حفصہؓ کے گھر میں اپنی رڈی ماریہ سے قربت کی انہوں نے دیکھ پایا تو آپ نے ان سے فرمایا یہ راز کسی سے مت کیوں آج سے میں نے ماریہ کو اپنے اوپر
حرام کر لیا مگر انہوں نے خوشی میں انی کہ حضرت عائشہؓ کو خبر کر دی بعضوں نے کہا وہ بات یہ تھی کہ آپ نے شہد اپنے اوپر حرام کر لیا تھا ۱۲ اسناد باریہ علیہ السلام

مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعْدَهَا حَدَّثَنَا
الشَّهْرُ تِسْعَ وَعِشْرُونَ فَكَانَ ذَلِكَ الشَّهْرُ
تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ
أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخْيِيرِ قَبْلَ آيَةِ أَذَلِ
أَمْرًا مِمَّنْ نَسِئَهُ فَأَخْخَرْتُهُ ثُمَّ خَيْرَ نِسَاءٍ
كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ فَمِلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ.

بَابُ صَوْمِ الْمَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا
تَطَوُّعًا.

۱۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا
عَدُوَّ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَمَّامٍ بْنُ مِلْثَيْدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَكَلَّهَا شَاهِدًا إِلَّا
بِإِذْنِهِ.

بَابُهَا إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مَهْلِكَةً
فَرَأَتْ زَوْجَهَا.

۱۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
إِبْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ

راتیں گزری ہیں میں اس دن سے برابر ایام شمار کی کر رہی ہوں آپ
نے فرمایا جیسے انیس راتوں کا بھی ہوتا ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر
اللہ تعالیٰ نے سورۃ احزاب کی تفسیر کی آیت اتاری تو آپ نے سب
سے پہلے مجھ سے پوچھا میں نے کہا میں آپ کو چاہتی ہوں پھر آپ
نے دوسری بی بیوں سے بھی یہی پوچھا انہوں نے یہی جواب دیا جو
حضرت عائشہ نے دیا۔

باب عورت اپنے خاوند سے اجازت لے کر نفل
روزہ رکھ سکتی ہے

ہم سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ
بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے
انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ نے فرمایا جب عورت کا خاوند اس کے پاس موجود ہو تو وہ
اس کے بے اجازت نفل روزہ نہ رکھے۔

باب عورت (میوہ) اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر الگ
سووے (یعنی خفا ہو کر) تو یہ جائز نہیں۔

ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی
نے انہوں نے شعبہ بن جماج سے انہوں نے سلیمان بن اعش سے
انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی مرد اپنی عورت

(بقیہ صفحہ سابقہ) سے سب بی بیوں میں وہی تانتیں اور اتفاق سے اپنی بی بی کا وہ دن تھا ۱۲ عہد بکت شریک میں گذر (حواشی معجزہ) لے یا یا اللہ تعالیٰ سبحانک
ان کتنے دن الحلوۃ الدنیا وغیرہ ۱۳ عہد عائشہؓ فرمایا دنیا چاہتی ہے بلکہ کو چاہتی ہے ۱۴ عہد ساری دنیا میں آپ پر تصدیق ۱۵ عہد ان کا اختیار دیا گویا چاہتی ہے تو
طاقت لے لوگ ہر ماہ ۱۶ عہد کہ ہم اللہ اور رسول کو چاہتی ہیں دنیا بکت کو لے کر کیا کریں گے کل مر گئے تو کیا مر گئے دنیا قبر میں ساتھ جانے لے گا اللہ اور رسول رضی سے تو یہ شکایت
اور میں نے آپ کی ایک بی بی میں دنیا لینے پر اور آپ کو چھوڑ دینے پر رضی نہیں ہوئی باوجودیکہ جیسے بی بیوں کو بیت کم نہ ناپ کی محبت میں گزرا تھا مگر آپ کی چند دودھ موت
کا میں اثر دلوں پر ایسا ہوا کہ ساری دنیا ایک پریشہ سے بھی زیادہ نہ دکھائی دیتی انہوں نے آپ کو چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے آثار صالحہ اور انوار
باہرہ کے شکر میں ادا کرتے ہیں کہ صاحبزادہ سال آپ کی محبت سے مستفیض ہو کر آپ کی وفات ہوئے ہی دنیا یا ان سے خالی ہو گئے انہوں نے انہوں نے
کر باہر ہی ۱۷ عہد

إِنِّي فَرَأَيْتُهَا تَابَتْ أَنْ يَحْيَى لَعْنَتُهَا أَلَيْسَ أَهْوَا
تُعْبِيحَ -

۱۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرُورَةَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نُسْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاتَتْ
الْمَرْأَةُ مَهَاجِرَةً فَرَأَتْ نَعِيجَهَا لَعْنَتُهَا أَلَيْسَ أَهْوَا
حَتَّى تَرْجِعَ -

بَابُ ۱۱ لَا تَأْذَنُ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ
زَوْجِهَا لِأَعْمَالِ الْإِبَادَةِ -

۱۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَنَعِيجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا
بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا
أَلْفَقْتُ مِنْ لَفْعَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمِيرٍ فَإِنَّهُ
يُرَدُّنِي إِلَيْهِ شَطْرَهُ وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ
أَيْضًا عَنْ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
فِي الصَّوْمِ -

کو بستر پر بلائے (یعنی جماع کے لیے بلائے) وہ نہ آئے (انکار کرے) تو صبح
تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔

ہم سے محمد بن عروہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں
نے قتادہ سے انہوں نے نضرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت رات کو
اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر الگ ہو رہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے
رہتے ہیں جب تک اپنے خاوند کے بستر پر نہ آ جائے۔

باب عورت اپنے خاوند کے گھر میں بے اس کی اجازت
کے کسی کو نہ آنے دے۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم
سے ابو الزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے
کہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کو جب اس کا خاوند موجود
ہو بے اس کی اجازت کے رنفل، روزہ رکھنا درست نہیں اور کسی
عورت کو بے اپنے خاوند کی اجازت کے کسی کو اس کے گھر میں آنے
کی پروا لگی دینا درست نہیں اور جو عورت اپنے خاوند کے بے حکم اللہ کی
راہ میں، کچھ خرچ کرے گی تو خاوند کو بھی آدھا ملے گا اس حدیث کو ابو الزناد
نے موسیٰ بن ابی عثمان سے بھی انہوں نے اپنے والد (سعید بنان) سے انہوں
نے ابو ہریرہ سے روایت کیا اس میں صرف روزے کا ذکر ہے۔

لے معلوم ہوا شریک بے اجازت عورت کو نفل روزہ رکھنا حرام ہے جہرہ علامہ کا قول ہے بعضوں نے کہا کہ وہ ہے ۱۷۸ سنہ ۱۵ اس روایت میں سے نکلتا ہے کہ یہ حدیث
اس وقت ہے جب رات کو بستر پر نہ آئے ہمارے ایک دن میں بھی یہ حکم ہے کہ عورت کو انکار درست نہیں کیوں کہ مسلم کی روایت میں یوں ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ
میں میرا جان ہے جو مرد اپنی عورت کو بستر پر بلائے وہ انکار کرے تو جو مرد انکار کرے آسمان پر ہے وہ اس عورت پر غصے سے کہ جب تک اس کا خاوند اس سے طلاق
نہ ہو یہ مطلق ہے مات اور دن دونوں کو شامل ہے اور ابن خزیمرہ اور ابن حبان نے جابر سے مروی تھا ملائین آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی خدا کے نیک
اعمال آسمان تک جا پہنچتے ہیں ایک بھاگے ہوئے غلام کی جب تک وہ صاحب کے پاس لوٹ نہ آئے دوسرے مترانے کی جب ہوش میں نہ آئے تیسرے اس عورت کی
جس کا خاوند اس سے طلاق نہ ہو صاحب نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ حسین گنہگار بھی لعنت کر سکتے ہیں اور حافظ نے اس پر اعتراض کیا ہے اور عورت کا نکاح
اسی وقت قابل اسن ہوگا جب باہر ہو اگر چھٹی یا اور کسی بیاد میں چلا جائے اور کوئی عندیہ ہو تو انکار ہوا سنہ ۱۵۸ میں نے کہا یہ مراد ہے کہ عورت اپنے خاوند کے
بے حکم اس مال میں سے خرچ کرے جو خاوند نے اس کو دے ڈالا ہے یعنی اہل براء میں سے جیسے ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ عورت اپنے خاوند کا مال مقہور بنی ہو کر اگر اہل براء
نویک میں سے اور ثوبہ دونوں کو بارے گا بغیر لے لے گا وہ خرچ مراد ہے جو عورت کے موافق ہو جس کو اس کو خاوند نافرمان نہ ہو شریک فقیر کو روزہ رکھنے سے ایک روٹی دینا یا ایک روٹی دینا

باب ۱۱

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ أَخْبَرَنَا
التَّبَّيُّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أَسَمَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمُتُّ
عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَمَنْ عَامَتَهُ مِنْ دَخَلَهَا
السَّائِكِينَ وَاصْحَابِ الْجِدِّ مَجْرُسُونَ
غَيْرَ أَنَّ اصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ
إِلَى النَّارِ وَتَمُتُّ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا
عَامَتَهُ مِنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

باب ۱۲ کُفْرَانِ الْعَشِيرِ۔

وَهُوَ النِّزَاجُ وَهُوَ الْخِلَافُ مِنَ الْمَعَاشِرِ
فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ
بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ
قَالَ خَفَّتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

باب

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن علی نے کہا
ہم کو سلیمان بن ابی نے خبر دی انہوں نے ابو عثمان ہندی سے انہوں نے
اسامہ بن زید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا
میں بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوا کیا دیکھتا ہوں بہشت والوں میں
زیادہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں محتاج، نادار تھے اور مالدار لوگوں کو
میں نے دیکھا وہ حساب کتاب کے لیے بہشت کے دروازے پر
روک دیے گئے ہیں لیکن دوزخی مالداران کو تو پہلے ہی دوزخ میں
بھیج دینے کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا
ہوا کیا دیکھتا ہوں وہاں عورتیں بہت ہیں۔

باب عشر کی ناشکری کی سزا۔

عشر خاندہ کہتے ہیں عشر شریک یعنی ساجھی کو بھی کہتے ہیں یہ معاشرت
سے نکلا ہے جس کے معنی غلطی یعنی لادینے کے ہیں اس باب
میں ابو سعید خدری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تلمیسی نے روایت کی کہ ہم کو امام
مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار
سے انہوں نے عبد اللہ ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گھن ہوا تو آپ نے لگن کی نماز
پڑھی لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی آپ بڑی دیر تک کھڑے

رہے مگر باقی طرح قبل خیرات سے دیر دیر طری و دیر حضرت عائشہ کی روایت میں ہے کہ عورت کو فرج کرنے کا اور خاندہ کو گناہ نے کا ثواب ملے گا دوزخ کے ثواب میں کچھ کمی نہ
ہوگا۔ اس کے بعد اس کو امام احمد اور سانی اور دارمی نے روایت کیا جہنم دوزخ میں صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ مالدار تھے جو بہشت میں جہنم کے سزاوار ہیں۔ اس حدیث کو روایت
ترجمہ باب سے یہ ہے کہ عورتیں چونکہ اکثر خاندہ کے لیے اجازت غیر لوگوں کو گھر میں بلا لیتی ہیں اس وجہ سے دوزخ کی سزا اور میں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا یا تو عالم
معیاری ثواب میں تھا یا جیسا کہ ابی معنی روح محفوظ میں ہے وہ اشراف نے آپ کو مشاہدہ کیا کہ اللہ کے علم میں تمام واقعات اور تمام حالات جہانوں سے ابھر
تک ہونے والے ہیں سب ایک جگہ جمع ہیں اور ہر چیز کو اپنا ہر وقت حاضر ہے ہاں کی طرح وہاں اپنی اور مستقبل نہیں ہے اور یہی سبب ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مرثیہ کو دیکھا کہ اپنے اونٹ کی نکیل منہ سے ہونے لگی ہے بیک کہتے جا رہے ہیں حالانکہ یہ واقعہ گزشتہ زمانہ میں ہی ہوا تھا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا
 نَحْوًا مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ سَكَتَ رُكُوعًا
 طَوِيلًا ثُمَّ سَمِعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ
 دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَكَتَ رُكُوعًا طَوِيلًا
 وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ
 قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ
 الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ سَاكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ
 الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا
 طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ
 رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ
 الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْفَرَقَ
 وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ
 وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا
 يَخْفَايَهُ يَمُوتُ أَحَدٌ وَلَا يَحْيَا تَم
 فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ قَالُوا يَا
 رَسُولَ اللَّهِ سَأَلْنَاكَ تَتَذَكَّرُ شَيْئًا
 فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَلَكَّمْتَ
 فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أَسْأَلْتُ الْجَنَّةَ
 فَتَنَادَتْ مِنْهَا عُنْفُودًا وَكُؤُؤًا أَخَذْتُهُ
 لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا
 وَسَأَلْتُ النَّاسَ فَلَمْ أَسَأَلْ يَوْمَ مَنَظَرٍ
 قَطُّ وَسَأَلْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا

سب سے جتنی دیر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے پھر رکوع کیا وہ بھی لمبا
 (جتنی دیر میں سو آیتیں پڑھی جاتی ہیں) پھر رکوع سے سر اٹھایا اور دینک
 کھڑے رہے مگر یہ قیام پہلے قیام سے کہ تھا پھر رکوع کیا وہ بھی لمبا
 (جتنی دیر میں اسی آیتیں پڑھی جاتی ہیں) مگر پہلے رکوع سے کہ پھر سر
 اٹھایا اور سجدے میں گئے (دو سجدے کئے) پھر کھڑے ہوئے دینک
 کھڑے رہے (جتنی دیر میں سورہ نسا پڑھی جاتی ہے) مگر اگلے قیام سے
 کم پھر ایک لمبا رکوع کیا (جتنی دیر میں نثر تین سو پڑھی جاتی ہیں) مگر پہلے
 رکوع سے کہ پھر سر اٹھایا اور دینک کھڑے رہے (خبرأت کرتے
 وہ ہے جتنی دیر میں سورہ مائدہ پڑھی جاتی ہے) مگر اگلے قیام سے کم پھر
 رکوع کیا وہ بھی لمبا (پچاس آیتوں کے موافق) مگر اگلے رکوع سے
 کم پھر سر اٹھایا اور سجدے میں گئے (دو سجدے کیے) پھر نماز سے فارغ
 ہوئے اس وقت سورج روشن ہو چکا تھا گھن گھل گیا تھا پھر فرمایا (دیکھو)
 سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں کسی کے مرنے جینے
 سے ان میں گھن گھن نہیں لگتا جیسے عرب کے جاہل سمجھتے تھے
 جب تم یہ گھن دیکھو تو اللہ کی یاد کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے دیکھا آپ اسی جگہ جیسے کسی چیز کو تھلنے
 لگے پھر کیا دیکھتے ہیں کہ آپ پیچھے سرک رہے ہیں یہ کیا بات تھی آپ
 نے فرمایا میں نے بہشت دیکھی یا مجھ کو بہشت دکھلائی گئی (یعنی اس
 کا ایک ٹکڑا) تو میں اس کا ایک خوشہ لینے لگا اگر میں اس کو لے لیتا تو
 جب تک دنیا قائم ہے تم اس میں سے کھاتے رہتے اور میں پیچھے
 جو رہتا تو میں نے دوزخ دیکھی میں آج (دوزخ) کی طرح کوئی ڈھڑوئی
 چیز نہیں دیکھی میں نے دیکھا اس میں عورتیں بہت ہیں لوگوں نے عرض

(مفید صفحہ سابقہ) زمانہ کا تھا ۱۲۷ھ سے یہ حدیث کتاب الایمان میں گزر چکی ہے ۱۲۸ھ (حواشی صفحہ ۱۵۷) قرات کرتے رہے جتنی دیر میں سورہ آل عمران پڑھی
 ۱۲۸ھ میں نمازیں ۱۲۷ھ سے آگے بڑھ کر ۱۲۸ھ سے دوسری رکعت کے جب دوسرے قیام میں تھا اس کے بعد ۱۲۷ھ سے بہشت کی سب نعمتیں
 ہمیشہ قائم رہیں گی ۱۲۸ھ۔

لَمَّا يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ يَكْفُرُونَ قِيلَ يَكْفُرُونَ يَا لِلَّهِ قَتَالَ يَكْفُرُونَ الْعَشِيرَةُ يَكْفُرُونَ الْإِحْصَانُ كُوْ احْسَدَتْ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرُ تَمَرَاتُ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا سَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ -

۱۸۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي سَرَجَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ - تَابَعَهُ أَبُو بَرٍّ وَسَلَّمُ بْنُ زَيْرٍ -

بَابُ ۱۱۹ لِرُفُوحِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ قَالَ أَبُو جَحِيْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أُخْبِرَاكَ لَصُومِ النَّهَارِ

کیا یا رسول اللہ اس کی وجہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہی کفر لوگوں نے عرض کیا کیا اللہ کا کفر (انکار) آپ نے فرمایا نہیں خاوند کا کفر اس کی ناشکری، احسان نہ ماننا عورت کا حال یہ ہے اگر تو عمر بھر اس کے ساتھ احسان کرتا رہے پھر ایک بات (اپنی مرضی کے خلاف دیکھے) تو کیا کہنے لگتی ہے (دوئی نوج) کبھی مجھ کو تم سے چین نہیں پہنچا دیکھے سارے احسان فراموش کر جاتی ہے

ہم سے عثمان بن سیشم نے بیان کیا کہا ہم سے عوف اعرابی نے انہوں نے ابو رجاء، عمران بن عثمان سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بہشت کو جھانک کر دیکھا کیا دیکھتا ہوں وہی لوگ زیادہ ہیں جو دنیا میں، فقیر اور محتاج تھے اور میں نے دوزخ کو جھانک کر دیکھا تو وہاں عورتیں بہت دیکھیں عوف کے ساتھ اس حدیث کو ایوب سختیانی اور مسلم بن زریئر نے بھی روایت کیا ہے۔

باب بی بی کا سہی مرد پر ہونا۔

اس کو ابو جحیفہ (دوبہ بن عبد اللہ سوانی) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

ہم سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو امام اوزاعی نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہا کہا مجھ سے عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ مجھ کو یہ خبر ملی ہے تو ہر روز دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت میں کھڑا رہتا ہے کیا یہ

لے اس حدیث کی شرح اور اگر مذہبی ہے اور بہشت و دوزخ کا آپ کو دکھلایا جاتا حقیقتاً تھا اسی آئندہ سے یعنی اس کا ایک ٹکڑا کیونکہ ساری بہشت اور دوزخ تین ہی دامن کے اندر ہیں نہیں ساسکتی مسجد کے کونے میں کیونکر رہا کرتے گئے ۱۲۷ سنہ شب مزاج میں یا خواب میں ۱۲۷ سنہ ارب کی حدیث کو امام نسائی نے اور مسلم کی حدیث کو خود امام بخاری نے بدلنا حق میں دیکھا کیا ۱۲۷ سنہ اس کو امام بخاری نے کتاب الصوم میں دیکھا ۱۲۷ سنہ اس کو امام بخاری نے دیکھا ۱۲۷ سنہ۔

وَتَقَوْمُ الْيَلِيلِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
فَلَا تَقْعَلُ مَعَهُ وَأَقْبِرُوهُ وَمَا تَقْعَلُكُمْ لِحَبْرَتِكِ
عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ لَعَيْنُكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ
لَزَيْجُكَ عَلَيْكَ حَقًّا۔

باب ۱۸۴۔ الْمَرْأَةُ رَايَتْ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا
أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
كَلِمَةٌ سَأَلَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ عَنْ رَجُلَيْهِمَا
سَأَلَ عَنْ الرَّجُلِ رَأَى عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْأَةَ
رَايَتْ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَكَلِدَاةٌ فَكَلِمَةٌ
رَأَى دُكْلَهُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَجُلَيْهِ۔

باب ۱۸۵۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى الْجَعَلَ تَوَامُلًا
عَلَى النَّسَاءِ يَمَّا فَعَّلَ اللَّهُ بِفَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ
إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا كَبِيرًا۔

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ

مصحح ہے میں نے کہا جی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایسا مت کر رات میں محنت مت اٹھا، روزہ بھی رکھ افطار بھی کر رات کو
عبادت بھی کر سو بھی کیوں کہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے تیری آنکھوں
کا تجھ پر حق ہے دیکھی ہو نا بھی چاہیے تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے۔

باب عورت اپنے خاوند کے گھر کی محافظ ہے۔
ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے
نبردی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے
ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اپنی رعیت کا جوابدار ہے بادشاہ
اپنی رعیت کا حاکم ہے آدمی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے عورت اپنے
خاوند کے گھر اور اولاد پر حاکم ہے غرض تم میں ہر شخص دیکھ نہ کچھ حکومت
رکھتا ہے اور اپنی رعیت کا جوابدار ہے۔

باب اللہ تعالیٰ کا سورۃ نساء میں افرمانا مرد و عورتوں
پر حکومت رکھتے ہیں۔
کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو مرد کی ایک پر عورت پر فضیلت دی
ہے اخیر آیت ان اللہ کان علیا کبیرا

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہ ہم سے سلیمان بن بلال
نے کہا مجمع سے حمید طویل نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھالی کہ ایک مہینہ تک اپنی بی بیوں کے پاس نہ

۱۔ اس سے محبت کرنا اور دنیا کا مزہ بھی اٹھانا چاہیے اگر کوئی شخص شب و روز عبادت میں مصروف رہے اور اپنی جود سے غافل نہ ہو تو اسے مالک کے
نزدیک اس کو رکھ دیں گے کہ جود سے غافل ہو روز قاضی عورت کو اس مرد سے جدا کر دے گا شافعی نے کہا چار باتوں میں ایک رات اپنی عورت سے اعتدال کو استہ
ہے اس لیے کہ ہر شخص کی چار بیویاں تک ہو سکتی ہیں تو ہر بی بی کی لمبی چوتھے دن آتی ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اسلام میں قدری بی بی مدیوشی نہیں ہے کہ وہ
بالکل دنیا کے مزے ترک کر دے نہ ورثہ نہ جان نہ نانا اور ابا کہ نہ سنت نبوی کے برخلاف ہے دوسری حدیث میں صاف فرمادے کہ یہ بڑا طریقہ
ہے اسے بڑا طریقہ پر نہ پڑے وہ میرا نہیں ہے اس سے اس زمانہ میں جو مل کی کسی گرم بازار سے ہو گئی ہے جو بات حرج و مرج اور نوافل کی ہے اس کو دگ افضل اور اعلیٰ سمجھتے
ہیں اور یہ حدیث صحیحہ اور درست اور دلائل کی ہے اس کو دانی جانتے ہیں وہ بیوقوف و حق پرست نہ بنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح پر ہماری فطرت کی ہے اور اپنی تدبیر کا تازی
بنایا ہے انہی پر پناہ میں دانی اور باعث رضائے الہی ہے اللہ تعالیٰ نے ہم میں جو اس لیے پیدا کی ہے کہ ہم کھانا کھا لیں اولاد کا لنگر بولائیں یہاں اس دانی پر غور کریں

۱۸۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
مَرْوَانُ بْنُ مُعْوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفَرٍ قَالَ
تَذَاكُرْنَا عِنْدَ أَبِي الثَّغْبَانِيِّ فَقَالَ حَدَّثَنَا
أَبْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ
مِنْهُنَّ أَهْلُهَا فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَمَّا
هُوَ مَلَأٌ مِنَ النَّاسِ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَمَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي عُرْفَةٍ
لَهُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ
أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَنَادَاهُ
فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَطْلَقْتُ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا
وَلَكِنَّ الْبَيْتَ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَتْ
تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى
نِسَائِهِ -

باب ۱۳۳ مَا يَكُونُ مِنَ ضَرْبِ النِّسَاءِ
دَقُولُهُ دَا ضَرْبُهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدنی نے بیان کیا کہ ہم سے مروان بن معاویہ فزاری نے کہا ہم سے ابو یعفر (عبد الرحمن بن عبید کوفی) نے انہوں نے کہا ہم نے ابو العفی (مسلم بن صبیح) کے پاس مہینہ کا ذکر کیا تو ابو العفی کہنے لگے ہم سے ابن عباسؓ نے بیان کیا ایک روز ایسا ہوا صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں اور وہی بھیس اور بی بی کے پاس اس کے عزیز واقربا جمع تھے میں جو مسجد میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں ساری مسجد لوگوں سے بھر گئی ہے اتنے میں حضرت عمرؓ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالا خانہ میں تھے حضرت عمرؓ ادھر گئے باہر سے سلام کیا اندر آنے کی اجازت چاہی لیکن چل ہی نہیں ملا پھر سلام کیا تو بھی جواب نہ ملا پھر سلام کیا تو بھی جواب نہ ملا در آخر حضرت عمرؓ لوٹ آئے پھر در بلالؓ نے ان کو پکارا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا کہا آپ نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا آپ نے فرمایا نہیں رکون کہتا ہے میں نے صرف قسم کھائی ہے کہ ایک مہینہ تک ان کے پاس نہیں جانے کا پھر آنحضرتؐ انیس دن ٹھہرے رہے اس کے بعد اپنی بی بیوں کو شریف لے گئے۔

باب عورتوں کو مار پیٹ کر ناکروہ ہے۔
اور قرآن شریف میں جو ہے واضر لہن تو اس سے وہ مارا ہے

دقیقہ صفحہ سابقہ) اور انسؓ کی حدیث سے جو اوپر گزری یہ نکلا کہ خاندانہ کو دونوں طرح کرنا جائز ہے خواہ گھر ہی میں رہ کر اپنا ہتھکڑی کرے خواہ دوسرے گھر میں جا کر رہے ۱۲ منہ ۱۳ جس سے یہ ملتا ہے کہ دوسرے گھر میں جا کر رہنا بھی درست ہے ۱۲ منہ ۱۳ شاید یہ دوسرے کوئی واقعہ ہوگا جس میں آپؐ نے ایک خاص بی بی کو پس نہ جانے کی قسم کھائی ہوگی کہ جس بی بیوں نے آپؐ سے خرچ طلب کیا تھا اس وقت تو آپؐ نے سب بی بیوں سے عہدہ رہنے کی قسم کھائی تھی شاید یہ وہ واقعہ ہوگا جب امیر کا راز حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہؓ سے گھول دیا تھا یا شہد آپؐ نے کیا تھا اور بعض بی بیوں نے یہ صلاح کی تھی کہ ہم آپؐ سے کہیں گی آپ کے منہ سے منافق کی بر آتی ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ۱۸۱) اس نے کہا مہینہ تیر دن کا ہوتا ہے کسی نے کہا انیس دن کا ۱۲ منہ ۱۳ مسلم کی روایت میں ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے کہ باج غلام نے حضرت عمرؓ کے لیے اجازت چاہی لیکن ابو نعیم کی روایت میں یہ مرحلت ہے کہ بلالؓ نے حضرت عمرؓ کو آواز دی اور دونوں میں تعلیق یوں ہو سکتی ہے کہ باج غلام خانہ کے نزدیک باہر بیٹھے ہوں گے اور بلالؓ اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوں گے بلالؓ نے حضرت عمرؓ کو آواز دی ہوگی اور باج نے جا کر حضرت عمرؓ کو خبر کی ہوگی ۱۲ منہ ۱۳ اس بالا خانہ میں ۱۲ منہ ۱۳ یعنی حضرت عمرؓ ۲ منہ

مستخرج۔

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ زَمْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمْ أَمْرًا تَجَلَّدَ
الْعَبْدُ ثُمَّ يَجَامِعُهَا فِي الْخَيْرِ الْيَوْمِ۔

جو سخت نہ ہو۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان
ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے والد سے انہوں
نے عبد اللہ بن زمعہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنی جوڑ کو غلام لونڈی کی طرح نہ
مارے (افسوس ہے کہ صبح کو تو اس طرح مارے) اور پھر شام کو اس سے
صحبت کرے۔

بَابُ لَا يُطِيعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْصِيَةٍ
۱۸۹۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبِي هِشَامٌ
بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ
صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ
زَوَّجَتْ ابْنَتَهَا فَنَمَطَ شَعْرُهَا سَهْمًا
فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا
أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعْرِهَا فَقَالَ لَرَأَيْتُكَ قَدْ
لَيْسَ الْمُرُصِلَاتُ۔

باب عورت گناہ کی بات میں خاوند کا حکم نہ ماننے سے
ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن نافع
نے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے صفیہ بنت شیبہ سے
انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک انصاری عورت
نے اپنی بیٹی کی شادی کی اس کے سر کے بال گر گئے وہ عورت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تک پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ! طر کی کا خاوند کہتا
ہے کہ میں اس کے بالوں میں دوسرے بالوں کا چوڑا ٹکڑا (جوڑ) لگا دوں
آپ نے فرمایا ہرگز ایسا مت کر بال جوڑنے والیوں پر تو لعنت
کی گئی ہے۔

بَابُ ۱۹۰۔ وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ
بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نسا) میں یہ فرمانا۔

وان امرأة خافت من بعلها نشوزا أو إعراضا خیر آیت تک۔

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْنُورٍ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ (محمد
بن حازم) نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہؓ سے

لہ ترست مار اسی طرح منہ پر مان حدیث شریف کی رو سے منہ سے ایک حدیث میں ہے جس کو ابن حبان اور حاکم نے ابیاس بن عبد اللہ سے نکالا کہ اللہ
کی بندوں کو ست مار دیا نے کہا ہے اگر عورت شرارت کرے اور سمجھائے سے بھی نہ مانے نہ بہتہ الگ کرنے سے شوق جماع کرانے سے اصرار کرے یا خاوند کے
بے اذن گھر سے نکل جایا کرے تو اس کا پتا درست ہے گروہی مار جو لگی ہو یعنی اس سے کسی شخص کو صدمہ نہ پہنچے مثلاً ہلکے سے گھونسا یا بھڑکا یا باغیوں نے کہا جہاد
یا سراک یا تو اس سے مارنا اس سے اس کو چمکائے گلے لگائے پیار کرے یہ امر فضیلتی اور تہذیب کے خلاف ہے کہ صبح کو تو ایسی ملازمت شام کو پیار دے گھ یعنی خاوند کی اطاعت
و پیہنک واجب ہے جب تک وہ خلاف شروع کام کا حکم نہ دے شرط کے خلاف کسی کی اطاعت نہ کرنا چاہیے خاوند ہر جا حکم یا بادشاہ کا قانونہ مخلوق فی حیثیتہ الخاق مثلاً خاوند
کے کہے کر روزہ نماز نہ کرے یا شرک کی رسمیں کر دیا ہے حیاتی یا فاش کاموں کو کر دے ہرگز اس کی بات نہ سننا چاہیے ۱۲۸ھ اس حدیث کی بحث خدا (باقی صفحہ ۱۶۳)

وَإِنْ أَمْرًا خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ
إِعْرَاضًا قَالَتْ هِيَ الْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ
لَا يَسْتَكْبِرُ مِنْهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ
غَيْرَهَا تَقُولُ لَهُ أَمْسِكْنِي وَلَا تُطَلِّقْنِي
ثُمَّ تَزَوَّجَ غَيْرِي فَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنَ التَّفَقُّعِ
عَلَى وَالْقِسْمَةِ فِي ذَلِكَ كَقَوْلِهِ تَعَالَى
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَمَآلِحَا بَيْنَهُمَا
مُلْحًا وَالْقُلُوبُ خَيْرٌ

باب العزل

۱۹۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ خَبَبٍ عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرًا
قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ
وَعَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ

سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے کہا ورنہ امرأۃ خافت من بعلها نشوزا او اعراضا کا یہ مطلب ہے ایک عورت ایسی جو جس سے مرد اچھی طرح صحبت نہیں رکھتا اور مرد اس کو طلاق دینا اور دوسری عورت سے شادی کرنا چاہے پھر عورت یہ کہے تو مجھ کو اپنی زوجیت میں رہنے دے طلاق نہ دے اور جس سے چاہے شادی کر لے میں تجھ کو نان نفقہ روٹی کپڑا معاف کر دیتی ہوں باری بھی چھوڑ دیتی ہوں اور خاوند اس پر راضی ہو جائے اس کو رہنے دے تو یہ درست ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول فلا جناح علیہما ان یمالحا بینہما ملحا کا یہی مطلب ہے۔

باب عزل کا بیان

ہم سے مسدد بن مسرور نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا ہم لوگ آنحضرتؐ کے زمانہ میں عزل کرتے رہتے تھے (آپ نے منع نہیں فرمایا)

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمر بن دینار نے کہا مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا انہوں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے قرآن (جس زمانہ میں) اترتا رہتا ہم (اس وقت) عزل کیا کرتے تھے اور عمر بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابرؓ سے یوں بھی روایت ہے کہ جابر کہتے تھے ہم آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب قرآن اترتا رہتا عزل کیا کرتے تھے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) چاہے تو کتاب اللباس میں آئے گی قسطا نے نے کہا بالوں میں دوسری عورت کے بال جوڑنا منع ہے مطلقاً گو کپڑے سے جڑے یا بالوں سے بعضوں نے کپڑے سے جوڑا جاو رکھا ہے بعضوں نے غاوند کی اجازت اور اذن سے مطلقاً جائز رکھا ہے میں کہتا ہوں جواز کا قول مردود ہے اور صحیح حدیث کے برخلاف ہے ۱۲۸- (رواحی صفحہ ۱۲۸) ۱۲۸- عزل یہ ہے کہ انزال کے وقت ذکر کا باہر نکال لینا تاکہ نطفہ باہر گرے یہ اس کو طہری سے مطلقاً جائز ہے اور آزاد عورت سے بھی اس کی اجازت ہے چنانچہ بعضوں نے بلا اجازت بھی جائز کہا ہے اہم بخاری کا میلان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے بعضوں نے مطلقاً مکروہ رکھا ہے ۱۲۹- لیکن قرآن میں اس کی مخالفت نہیں اتری ۱۲۹-

۱۹۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ قَالِ بْنِ أَبِي عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبِيًّا فَكُنَّا نَعِزُّهُ فَسَأَلَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَدْرَأْنَكُمْ تَفْعَلُونَ قَالُوا ثَلَاثًا مَا مِنْ تَسْمِيَةٍ كَاتِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَاتِنَةٌ

بَاب ۱۲۷ الْقُرْعَةُ بَيْنَ النِّسَاءِ

إِذَا أَرَادَ سَفَرًا -

۱۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ الْقَسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ قَطَارَتِ الْقُرْعَةَ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَاسِرًا مَعَ عَائِشَةَ وَرَفَعَتْ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ رُفِعَ الْأَتْرَكِيَيْنِ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَاسْرَكَبُ بَعِيرِيكَ تَنْظُرِينَ وَالنَّظَرَ فَقَالَتْ بَلَى فَوَكَّبَتْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى

ہم سے عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا کہ ہم سے جویریہ بن اسماء نے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبد اللہ بن محریز سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا ہم نے (غزوہ بنی معطلق میں) عورتوں کو قید کیا اور لڑکیاں بنیں ہم ان سے عزل کرتے تھے تم فرم نے آنحضرت سے پوچھا عزل کرنا کیسا ہے آپ نے فرمایا کیا تم ایسا کرتے ہو تین بار یہی فرمایا (ایسا کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے کیوں کہ جو جان قیامت تک کہیں) دنیا میں آنے والی ہے وہ ضرور آئے گی۔

باب سفر میں جاتے وقت بی بیوں پر قرعہ ڈالنا۔

(جس کے نام نکلے اس کو ساتھ لے جانا)

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد بن ایمن مخزومی نے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو تشریف لے جاتے تو اپنی بی بیوں پر قرعہ ڈالتے ایک بار ایسا ہوا کہ قرعہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ دونوں کے نام پر نکلا (آپ دونوں کو ساتھ لے گئے) آپ کا معمول تھا رات کو سفر میں چلتے چلتے حضرت عائشہ سے باتیں کیا کرتے حضرت حفصہ سے (کو اس پر رشک آیا انہوں نے) حضرت عائشہ سے کہا ایسا کرو آج رات کو تم میرے اونٹ پر سوار ہو لو میں تمہارے اونٹ پر سوار ہوتی ہوں دیکھو بڑا تماشا ہوگا جو تم نے نہیں دیکھا وہ تم دیکھو گی اور جو میں نے نہیں دیکھا وہ میں دیکھوں گی (حضرت عائشہ نے) قبول کر لیا وہ ان کے اونٹ پر اور یہ ان کے اونٹ پر سوار ہو گئیں رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لے اس وقت کہ اولاد ہو جائے شاید یہ اس وقت تک آپ کو معلوم نہ ہو گا کہ یہ لوگ عزل کرتے ہیں یا نہ ہے ہمارے عزال کرنے سے اس کا دنیا میں آنا کیسے ممکن ہے انہوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تم دیکھو یہ اونٹ کیسا چلتا ہے ادریں دیکھو یہاں اونٹ کیسا چلتا ہے ۱۲ منہ ۵۰ حضرت حفصہ کے شوق ڈالنے سے ۱۲ منہ۔

جَمَلَ عَالِشَةَ وَعَلَيْهِ حَقْمَةٌ فَسَلَّمَ
عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَحَتِي نَزَلُوا وَاقْتَدَتْهُ
عَالِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رَجُلَيْهَا
بَيْنَ الْأَذْخِرِ وَتَقُولُ يَا سَرِبَ سَلْطَ عَلَى
عَقْرَبَا أَوْحِيَةً تَلْدُ غَنِيٍّ وَلَا أَسْتَطِيعُ
أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا۔

باب ۱۲۸ المَرَاقَةُ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ
زَوْجِهَا لِمَنْ تَرْتَبُهَا وَكَيْفَ يُقْسِمُ ذَلِكَ۔

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَالِشَةَ
أَنَّ سَوْدَةَ بِلْتَ زُمْعَةَ وَهَبَتْ
يَوْمَهَا لِعَالِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَالِشَةَ يَوْمَهَا
وَيَوْمَ سَوْدَةَ۔

باب ۱۲۹ الدَّعَالُ بَيْنَ النِّسَاءِ۔
وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ
إِلَى قَوْلِهِ وَإِسْعَاحُ حَكِيمًا

حضرت عائشہؓ کے اونٹ کے پاس آئے مگر اس پر حضرت حفصہؓ
سوار تھیں آپ نے ان کو سلام کیا پھر چلنے لگے حضرت عائشہؓ پاس
نہیں گئے جب (صبح کو منزل میں) اتر گئے تو حضرت عائشہؓ نے اپنے
دونوں پاؤں اذخر گھاس میں ڈالے (جس میں اکثر سانپ اور بچھڑ
رہا کرتے ہیں اور اپنے تئیں کو سننے لگیں) کہنے لگیں یا اللہ بچھڑ یا
سانپ مجھ کو کاٹ کھائے تو اچھا ہے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے حضرت
سے تو کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔

باب اگر کوئی عورت اپنی باری کا دن اپنی سوکن کو بخشے
تو مرد اس کی باری میں کیا کرے۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زبیر بن عیاد
نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے
انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ نے کب
اپنی باری کا دن حضرت عائشہؓ کو بخش دیا تھا دیدہ سمجھ کر کہ آنحضرتؐ سب
بی بیوں سے زیادہ ان کو چاہتے ہیں، تو آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کے پاس دو
دن ان کی اور حضرت سودہؓ کی باری میں رہتے۔

باب عورتوں میں انصاف کرنا واجب ہے
اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نسا میں) فرمایا تم سے پورا پورا انصاف تو عورتوں میں
نہیں ہو سکنے کا آخر آیت واسعا حکیمانک۔

۱۔ آپ ﷺ کہ حضرت عائشہؓ اس پر سوار ہیں ۱۲ منہ سے اور مرد ہیں ۱۲ منہ سے کہ رات کو آپ میرے پاس کیوں نہیں تشریف
لے آتے کیوں کہ آپ تو تشریف لائے مگر حضرت عائشہؓ اپنے مقصود سے آپ عروہ میں نہ دوسرے کے اونٹ پر سوار نہیں نہ آنحضرتؐ کی ہم کلامی سے عروہ میں نہیں اور حضرت حفصہؓ
کو بھی کچھ نہیں کہہ سکتی تھیں کیوں کہ وہ خروانی و مرضی سے ان کے اونٹ پر سوار ہوئی تھیں کچھ انہوں نے جبر نہیں کیا تھا غرض حضرت عائشہؓ اپنے فضل پر آپ نام نہ نہیں اور کچھ
بن نہ پڑا تو رخ کے لئے اپنے تئیں آپ کو سے لگیں ۱۲ منہ سے جب وہ بوزی ہو گئی تھیں اور آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طلاق دینا چاہا ۱۱ منہ
۵۔ حضرت سودہؓ بوزی ہو گئی تھیں ان کو ڈر ہوا کہیں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو طلاق نہ دے دیں تو انہوں نے اپنی خوشی سے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو
دے دی اگر عورت کسی خاص سوکن کو اپنی باری عید نہ کرے تو عائدہ کو جائز ہوگا کہ جس عورت کے پاس چاہے اس کی باری میں رہے ۱۲ منہ یعنی کھدے بچھڑے
باری باری رہتے ہیں سب عورتوں کو برابر رکھے اب دل کی محبت اگر ایک عورت سے زیادہ ہو تو اس پر عائدہ نہ ہوگا اصحاب مسنن اور ابن حبان نے نکالا کہ
آنحضرتؐ فرماتے تھے یا اللہ جہاں تک میرا اختیار ہے میں تمہیں تمہاری باتوں میں میرا اختیار نہیں ہے اس پر مرا عذہ مت فرما دینی ہر روز

بَابُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ .

۱۹۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَشْرُءُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ وَكَوْثِرُ بْنُ أَهْوَلٍ قَالَ لَبِئْسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ قَالَ السُّنَدُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا

بَابُ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ .
۱۹۷- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَرَّاجٍ حَدَّثَنَا الْيُؤُبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَنِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أُنْثَى رَفَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ

بَابُ اَلْاگر کسی پاسب ایک ثیبہ عورت ہو پھر ایک کنواری سے نکاح کرے۔

ہم سے مسدد بن مسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے خالد بن خالد نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس سے خالد بن ابوقلابہ کہتے ہیں اگر میں چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر تم انسؓ نے کہا سنت یہ ہے کہ جب کوئی شخص ثیبہ عورت رکھ کر کنواری سے نیا نکاح کرے تو سات دن رات (برابر) اس کنواری کے پاس رہے اور اگر کنواری عورت رکھ کر ثیبہ سے نیا نکاح کرے تو تین دن رات (برابر) اس کے پاس رہے۔

بَابُ اَلْاگر کنواری عورت کسی کے پاس ہو اور پھر ثیبہ سے نکاح کرے ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہؓ نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا ہم سے ایوب بن نعیمانی اور خالد بن خالد دونوں نے بیان کیا انہوں نے ابو قلابہؓ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا سنت یہ ہے کہ جب مرد ثیبہ عورت رکھ کر کنواری سے نئی شادی کرے تو سات دن رات (برابر) کنواری کے پاس رہے اس کے بعد باری باری رہا کرے اور جب کنواری عورت رکھ کر ثیبہ سے نئی شادی کرے تو تین رات برابر اس کے پاس رہے اس کے بعد باری باری دونوں کے پاس رہا کرے ابو قلابہؓ نے کہا اگر میں چاہوں تو یوں کہہ سکتا ہوں کہ انسؓ نے یہ حدیث مرفوعاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور عبدالرزاق نے کہا ہم کر سفیان ثوریؓ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ترمذی نے کہا یوں دل کی محبت زیادہ اور کم ہونے پر ۱۲۷۱- حواشی صفحہ ۱۶۱- ۱۶۲- کیوں کہ صحابی کا من السنۃ کتبنا حدیث کو مرفوع کرنا ہے ۱۲۷۲- ۱۲۷۳- میں نے جیسا سنا ہے ویسا ہی حدیث کو نقل کرتا ہوں ۱۲۷۴- اس کے بعد پھر باری باری ہر ایک کے پاس رہا کرے ۱۲۷۵- اس کے بعد دونوں میں باری باری رہا کرے نئی بیوی کو غار سے در آمدت ملتی ہے خصوصاً کنواری کے لیے سات دن تک اور ثیبہ کے لیے تین دن تک برابر اس کے پاس رہنا واجب کر دیا تاکہ اس کا دل مل جائے اس کے بعد پھر باری باری رہے ۱۲۷۶- اس کو امام مسلمؒ نے اصل کیا ۱۲۷۷- یعنی ثیبہ کے ۱۲۷۸-

الْيُؤَبَّ وَخَالِدٍ قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ
قُلْتُ سَأَفْعَلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

بَابٌ ۱۳۲ مَن طَافَ عَلَى نِسَائِهِ

فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

۱۹۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ
الْحَسَنَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ
الْوَحِيدَةِ وَلَهُ يَوْمٌ يَمِيزُ تِسْعَ نِسْوَةٍ.

بَابٌ ۱۳۳ دُخُولُ الرَّجُلِ عَلَى نِسَائِهِ

فِي الْيَوْمِ.

۱۹۹ - حَدَّثَنَا فَرْدُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاكِشَةَ رَضِيَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ
دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدُ بُؤْمِينَ إِحْدَاهُمَا
فَنَدَخَلَ عَلَى حُصَّةٍ فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ

نے غمزدی انہوں نے ایوب اور خالدؓ سے خالدؓ نے کہا اگر میں چاہوں تو حدیث
کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک رفع کر سکتا ہوں (یوں کہہ سکتا ہوں) آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

باب مرد اپنی سب بیویوں سے محبت کر کے ایک غسل
کر سکتا ہے۔

ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا ہم سے یزید بن زریع
نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے ان سے
انس بن مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ساری
بیویوں کے پاس ایک رات میں ہوا کرتے ان دنوں آپ کی نوبت بیان میں آپ
کو حق تعالیٰ نے تین مردوں کی طاقت دی تھی

باب دن کو آدمی اپنی بیویوں کے پاس گولان کی باری
نہ ہر جا سکتا ہے۔

ہم سے فروہ بن ابی الغرار نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر
نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے
حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جب عصر کی نماز پڑھ چکے تو اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جایا
کرتے اور کسی کے نزدیک بھی جاتے (مگر محبت نہ کرتے) ایک
بار حضرت حفصہؓ کے پاس گئے اور ان کے پاس بہت ٹھہرے اتنا کبھی

۱۹۸ پھر یہ حدیث نفی کی اس کے اخیر میں یوں ہے ۱۲۷ منہ سے بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ فریت بہ فریت ہر ایک بیوی کے پاس رہنا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب تھا بعضوں نے کہا دن کو عصر کے بعد آپ اپنی سب بیویوں کے پاس جو کھاتے اور رات کو بلدی باری ہر ایک کے پاس رہتے اور باری کا جو رات
سے ٹھہری ہے دن کو دوسری بیوی کے پاس بھی ہر آنا درست ہے مگر یہ قول اس روایت سے رد ہوتا ہے جس میں یہ ملاحظہ ہے کہ رات کو آپ اپنی سب بیویوں کے پاس جو
کھاتے اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال قوت و جلال کا ثبوت ہوتا ہے اور یہ مرد کے لیے بڑی عمدہ صفت ہے آپ کی نوبت بیان اور دولہاں دلیہ
اور رہمان، عین گیارہ عورتوں سے ایک دم محبت کرنے کی بڑی طاقت و اس وقت چاہیے اور جن میز ناز و دل نے ہمارے پیغمبر صاحب ہدایاں معاملہ کی وجہ سے
ظہن کیا ہے ان کو خود شراپا چاہیے ۱۲۷ منہ سے اور جس بندے کو حق تعالیٰ ایسی قوت دے اس کو نوبت بیان بھی بہت کم ہیں اور پھر اس بندے کے جوار و ثبات
کو دیکھ کر جو ان کی عمر میں پیچیس برس تک ایک بڑھیا عورت پر قناعت کی دوسری کسی عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا کیا ایسے عیافت ادب کا دامن اور توئی
دار بندے کو کوئی محبت کہہ سکتا ہے جیسے پادری ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت (باقی بر صفحہ ۱۶۸)

حَنِينٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمْرٍو دَخَلَ
عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بَنِيَّةُ لَا يَغْرَنَكَ
هَذِهِ النَّبِيُّ أَحَبَّهَا حُسْنُهَا حَبَّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيَاهَا يَرِيدُ عَائِشَةَ فَقَصَصَتْ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ -
بَابُ الْمُتَشَبِّهِ بِمَا لَمْ يَنْلُ
وَمَا يَنْهَى مِنْ اخْتِارِ الصَّرَافَةِ -

۲۴۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ
عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ
ابْنُ أُمِّ الْيَمَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ
حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ أُمَّكَاءَ
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي حَتْرَةً فَهَلْ
عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ رَوْحِي
غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهُ
بِمَا لَمْ يُعْطِ كَلَابِيسٍ، ثَوْبِي زُورٌ

عبد بن حنین سے انہوں نے ابن عباس سے سنا انہوں نے حضرت
عمر سے وہ حضرت حفصہؓ پاس گئے اور کہنے لگے بیٹا تجھ کو یہ عورت
دھوکا دے جو اپنے حسن و جمال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت پر بھولی ہوئی ہے (یعنی حضرت عائشہؓ) آنحضرت عمرؓ کہتے
ہیں جب میں ربالا خانہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپاس گیا (ادریں)
نے یہ گفتگو بیان کی تو آپ مسکرا دیے۔

باب جھوٹ موٹھ جو چیزیں نہیں ملیں اس کو سیاں
کرنا کہ گئی اسی طرح عورت کو اپنی سوکن کا دل جھلانے کے
لیے ایسا کرنا منع ہے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید
نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے
انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے دوسری سند امام بخاریؒ نے کہا مجھ سے محمد بن مثنی نے بیان
کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے
کہا مجھ سے فاطمہ بنت منذر بن زبیر نے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ
سے ایک عورت (خود اسماءؓ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا
یا رسول اللہ! میری ایک سوکن ہے اگر میں اس کا دل جھلانے کو جھوٹ
موٹھ، یوں کہوں میرے خاوند نے یہ چیزیں مجھ کو دی ہیں جو اس نے
(حقیقت میں) نہیں دیں تو کیا میں گنہگار ہوں گی آپ نے فرمایا جو
شخص اپنے تئیں وہ چیزیں ملنا بیان کرنے پر اس کو نہیں ملیں تو اس کی
مثال اس شخص کی ہے جو غریب کا جوڑا زیب بدن کرے۔

ملے نہیں سے ترجمہ بلیغ مکتبہ ہے کہ روایت شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہؓ سے بہ نسبت دوسری بیویوں کے زیادہ
محبت تھی اور اس باب میں ایک صریح حدیث وارد ہے جو اصحاب سنن نے نکالی اللہ تعالیٰ فی ما ملک فلا قرآن فی تمنا ۱۱۱ ایک لیکن شاید امام بخاریؒ نے اپنی شرط
پر نہ پرنے کی وجہ سے اس کو نہیں نکالا ۱۱۱ اس سے جھوٹ موٹھ کہنا کہ میرے خاوند نے مجھ کو یہ چیزیں دی ہیں

آمین یا رب العالمین ۱۱۱ اس سے ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیطہ ۱۱۱ اس سے شاذلیہ کے یہاں بیٹ ناکر ناک ہوا ہوا ہے اور حقیقت میں بھوکا ہوا ۱۲ منہ -
۱۵ دوسروں کے کپڑے ہانگ ہانگ کر پہنے اور لوگوں میں یہ ظاہر کرے کہ یہ میرے کپڑے ہیں ایسا بھی کرنا لا افری میں دلیل اور غرور ہوتا ہے ۱۱۱

بَابُ الْغَيْرَةِ

وَقَالَ دَسَّادٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَعْدُ
بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ سَرَجَلًا مَعَ
أَمْرًا لِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ
مُصَفِّحٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَلَتَعْجَبُونَ مِنِّي غَيْرِي سَعْدُ
لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ دَالِلُهُ أَغْيَرُ مِنِّي-

۲۰۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجَلٍ
ذَلِكَ حَرَمَ الْفَوَاحِشِ وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ
إِلَيْهِ الْمَدْحَ مِنَ اللَّهِ -

۲۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ إِنَّ
يَبْرَأَ عَبْدُكَ أَوْ أُمَّتُكَ يَبْرَأُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ

بَابُ غَيْرَتِ كَابِيَانِ

وراد (مغیرہ کے نشی) نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی انہوں
نے کہا سعد بن عبادہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی میں
تو اگر اپنی بی بی کی پاس کسی غیر مرد دے دے تو دیکھوں گا تو اسی وقت تلوار سے
ماروں اس کو دھار سے نہ پڑی طرف سے صرف ڈرانے کے لیے تو
آنحضرت نے (الفارس سے) فرمایا تم لوگ سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو
گے خدا کی قسم مجھ کو اس سے بڑھ کر غیرت ہے اور اللہ کو مجھ سے بھی
زیادہ غیرت ہے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے
کہا ہم سے امش نے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن
مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ
نے فرمایا اللہ سے بڑھ کر کسی کو غیرت نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس نے
بے حیائی کے کاموں کو حرام کر دیا اور اللہ سے بڑھ کر اور کسی کو تعریف
کو ناپسند نہیں آتی۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ شعبی نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالک
سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے
حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محمد کی امت
کے لوگو! اللہ سے بڑھ کر کسی میں غیرت نہیں ہے اس کو بڑی غیرت آتی ہے
جب وہ اپنے غلام یا لونڈی کو سواام کاری کرتے دیکھتا ہے محمد کی امت کے لوگو!

غیرت غزوہ

میں غزوہ کا ہوش مانا ہے مثلاً کوئی کسی کی عزت یا ناموس پر دست درازی کرے تو آدمی کو غیرت آتی ہے یعنی سخت فتنہ پیدا ہوتا ہے اور دست درازی کرنے والے سے
بدلتا ہے سخت تر غیرت اس وقت آتی ہے جب کوئی اس کی بی بی پر نظر ڈالے اس سے ظلم کاری کرے یاں تک کہ اگر بڑوں نے بھی غیرت کو یعنی سخت انتقام
طبع کو ایک قانونی عذر رکھا ہے اگر اس حال میں کوئی جرم کا ارتکاب کرے تو اس کی سزائیں تنقیف ہوتی ہے اگر قتل کر ڈالے تو اس کو سزائے قصاص ہیں دیتے ایک
غیرت اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جو حدیث میں وارد ہے اہل حدیث اس کو بھی اور صفات الہی کی طرح اپنے ظاہر پر عمل رکھتے ہیں اور اس کی تائید نہیں کرتے اور
کہتے ہیں کہ اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور متکلمین اس کی تائید کرتے ہیں کہتے ہیں غیرت سے اس کا لازمی نتیجہ مراد ہے یہی سزا دینا اور عذاب کرنا نہ
۵۷ اس کو خود امام ہناری نے کتاب المعصومین میں کیا ۷۸ ۵۷ جو خروج کے سرور تھے ۱۲ منہ ۵۷ اس سے ظلم کاری کرنا اور ہناری پر غلبہ پانا

وَاٰخِرُ زَوْجَرِيْهِ وَاَعَجَنَ وَلَمْ اَكُنْ اَحْسِنُ
اَخْبِرْ وَكَانَ يَخْبِرُ جَارًا اَنَا لِيْ مِنَ الْاَنْفَكِ
وَكُنْ زَوْجًا صِدْقٍ وَكُنْتُ اَنْفَلُ النَّوْصَى
مِنْ اَسْرَافِ الزَّبِيْرِ اِلَى اَنْ اَقْطَعَهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
رَأْسِيْ دَهِيٍّ مَّتًى عَلَى ثُلَاثِيْ فَوْسِمٍ فَبَحِثْتُ
يَوْمًا زَا النَّذِيْ عَلَى رَأْسِيْ فَلَقِيْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِّنَ
الْاَنْصَارِ فَدَعَانِيْ ثُمَّ قَالَ اِخْءِ اِخْءِ
لِيَحْمِلْنِيْ خَلْفَهُ فَاَسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسِيْرَ
مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الزَّبِيْرَ وَغَيْرَتَهُ
وَكَانَ اَشْيَرُ النَّاسِ فَعَزَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ قَدْ اَسْتَحْيَيْتُ فَمَتًى
بَحِثْتُ الزَّبِيْرَ فَقُلْتُ لَوِيْنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِيْ النَّوْصَى وَمَعَهُ
نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ فَاَنَا اَخْءِ لَلْاَرْكَبِ فَاَسْتَحْيَيْتُ

کیا کرتی پانی بھی لاتی پانی کا ڈول بھی میں خود سی لیتی آٹا بھی آپ ہی گوتھی
مجھ کو روٹی پکانا بھی طرح نہیں آتا تھا میری ہمسائی انصاری عورتیں
میری روٹی پکا دیا کرتی تھیں انصاری عورتیں بھی کیا دایا انداز آپ ہی عورتیں
تھیں میں کیا کرتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوزین مقطع کے طور پر
زیر بٹ کو دی تھی ان میں گٹھیاں پہننے جایا کرتی گٹھیاں وہاں سے اپنے
سر پر لا کر لایا کرتی وہ زمین میرے مکان سے دو میل پر تھی (ایک کوس پر) ایک
روز ایسا ہوا میں وہاں سے گٹھیاں سر پر لا دے آ رہی تھی اتنے میں آنحضرت
در راستے میں مجھ کو ملے آپ کے ساتھ اور بھی کئی انصاری لوگ تھے آپ نے
مجھ کو ملایا اور اونٹ جس پر سوار تھے اِخْ اِخْ کرنے لگے آپ کا مطلب یہ
تھا کہ مجھ کو اپنے پیچھے سوار لیں مجھ کو شرم آئی میں مردوں کے ساتھ کیوں
کر چلوں اور زبیرؓ کی غیرت کا خیال آیا وہ بڑے غیرت والے آدمی تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پہچان گئے کہ مجھ کو شرم آئی اور آپ آگے بڑھ گئے مجھ
کو چھوڑ دیا سوار نہیں کیا، جب میں دگر میں آئی میں نے اپنے خاوند زبیرؓ
سے یہ قصہ بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راستے میں مجھ کو ملے تھے میں
سر پر گٹھیاں لا دے تھی آپ کے ساتھ اور کئی اصحاب بھی تھے آپ نے
اونٹ بٹھلایا کہ میں سوار ہو جاؤں لیکن مجھ کو شرم آئی تمہاری غیرت کا خیال آیا

(بقیہ صفحہ سابقہ) سے نکاح کرے ۱۲ منہ کے زجر حکم اس نے آتا رہے وہ غیرت کے خلاف نہیں بلکہ میں حکمت اور مصلحت ہے ۱۲ منہ وہ تعریف کر لیا
سے بہت خوش یا راضی ہوتا ہے اور اس کو طرح طرح کی نعمتیں عطا فرماتا ہے گناہ کو کسی کی تعریف کی ذرا برابر ہی احتیاج یا پورا وہ نہیں ہے لاکھوں فرشتے اس کے آسمان
اور زمین میں رات دن اس کی تعریف کر رہے ہیں گناہ اس کی عافیت و نوازش ہے کہ ہم ضعیف ناتوان بندوں سے کسی سی تعریف کرنے پر بھی خوش ہو جاتا ہے ہم کمر فرزند
کنا ہے جانی ہم کیا اور ہماری تعریف کیا اگر ہماری سہولت اور دن اس کو سہارا کہیں تب بھی اس کی ایک نعمت یا شکر ہم سے نہ ہر کے خیر و ناز ہم تیری ایسی تعریف کرتے ہیں
ہر نام تعریفوں سے بڑھ کر ہے تمام کمالات کا مجموعہ ہے آپؐ ہر خواہش و طلب و حاجت کو پورا فرماتے ہیں خواہشی صغیر و کبیرہ خواہشی عظیم و خفایہ خواہشی بزرگ سے منتقل ہے وہ
ہمیشہ روبرو رہتے کسی نے ان کو ہشت نہیں دیکھا وہ پوچھی تو کہنے لگے ہنسوں کیسے یہ معلوم ہو جائے کہ میرا فائدہ وہ ہو گا یا نہ ہو حال دلہنے ہاتھ میں ملے گا بلکہ ہر
سے پار ہو جائے گا تو ہنسوں اتنی میت سی ٹکریں درپیش ہونے پر ہنسی کیسے آئے رہا بیخبر صاحب کا سر کنا ہشتا تو وہ اس وجہ سے تھا کہ آپؐ کو اپنی نجات کا یقین
ہو گیا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے سب اگلے پچھلے قصور معاف کر دیے تھے ۱۲ منہ (خواہشی صغیرہ) ۱۵ جب مدینہ میں آئی تو ۱۲ منہ تاکہ وہ بیٹھ جائے ۱۲ منہ
۱۵ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کے وقت عورت غیر محرم کے ساتھ سہرا ہو سکتی ہے بشرطیکہ تنہا نہ ہو یہاں بھی تنہا نہ تھی اور مصابہ بھی آنحضرتؐ کے
ساتھ ہو رہے تھے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تنہا بھی ہوتے تو آپ کی اور بات تھی آپ شیطاں کے شر سے محفوظ تھے بعضوں نے کہا کہ یہ غیر محرم عورت سے غلط
جائز تھی اس حدیث سے غیر شرعی پر دوسرے کی بڑا کھڑ جاتی ہے ۱۲ منہ۔

مِنْهُ وَحَدَّثْتُ عَنْكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَحَمْلُكَ
النَّوْلَى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ كُوبِكَ مَعَهُ
قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَى الْوَبَّكَرِ لَعَدَدَ
ذَلِكَ يَخَادِمُ يَكْفِيْنِي سَيَا سَةَ الْفَرَسِ
فَكَانَ مَا أَعْتَقْنِي -

۲۰۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُكَيْتَةَ
عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّسِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ
إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِمَحْفَةٍ فِيهَا
طَعَامٌ فَفَرَبَتْ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي بَيْتِهَا يَدُ الْخَادِمِ فَقَطَّطَ الصَّحْفَةَ
فَانْفَلَقَتْ تَجْمَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ
الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ عَالَتْ أُمَّكُمْ
ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أَتَى بِمَحْفَةٍ مَوْعِدِ
الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا فَنَقَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ
إِلَى النَّبِيِّ كَرِهَتْ مَحْفَتَهَا وَأَمْسَكَ الْمُسَوِّدُ
فِي بَلِيَّتِ النَّبِيِّ كَثِيرَتْ فِيهِ

زیر کتبہ لگے مگر کو تو اس سے بڑا رنج ہوا کہ تو لٹکھٹیاں لا دے یا ہٹکی
اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہو جاتی تو اتنی حریت کی بات
نہ تھی دیکھو کہ اسما آپ کی سالی اور بھانجی دونوں ہوتی تھیں اسما کہتی
ہیں اس کے بعد ابوبکرؓ نے ایک غلام میرے پاس بھیج دیا وہ گھوڑے کے
سب کام کرنے لگا اور میں بے فکر ہوئی گویا ابوبکرؓ نے غلام بھیج کر مجھ کو آزاد کر دیا
ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن علیہ

نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انش سے انہوں نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی (حضرت عائشہؓ) کے پاس تھے اتنے میں
ایک دوسری بی بی (حضرت زینبؓ یا حضرت صفیہؓ) نے کھانے کا ایک کٹورہ
آپ کو بھیجا ان بی بی نے جن کے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے یعنی
حضرت عائشہؓ نے غصے ہو کر خدمتگار کے ہاتھ پر جوہ کٹورہ لایا تھا ایک
مار لگائی اس کے ہاتھ سے کٹورہ گر پڑا کٹورے ٹکڑے ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اس کٹورے کے ٹکڑوں کو بوڑنے اور کھانا جو اس میں تھا وہ اٹھا کرنے
لگے آپ دان لوگوں سے جو اس وقت موجود تھے فرمانے لگے تباری
ماں کو غیرت آگئی تھیں پھر آپ نے اس خدمت گار کو رکھا اور جس بی بی نے
کٹورا توڑا تھا اس کے گھر میں سے ثابت کٹورہ لا کر اس خدمت گار کے
حوالے کیا اور ٹوٹا کٹورہ اس بی بی کے گھر میں رہنے دیا جس نے یہ کٹورہ
ٹوڑا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے صحابہ کے سامنے ۱۲ منہ ۱۵ درہم کے درہم کے روگ کہیں گے زینبؓ یا بھانجی اور خگ دل آدمی ہے کہ جو رو سے ایسے ذلیل کام
لاج لیتا ہے اس کو کوئی خدمت گار بھی نصیب نہیں حافظ نے کہا اکثر علماء کا مذہب یہی ہے کہ جو رو پان خدمت گار کا بھلا نا کچھ لازم نہیں اگر وہ اپنی خوش سے یہ
کام کرے تو وہ اور بات ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی ابوبکرؓ نے غلام کیا بھیجا پھر کو اتنی خوش ہوئی جیسے میں کسی کی لڑکی ہوئی انہوں نے مجھ کو آزاد کر دیا تھا حافظ
نے کہا اس حدیث سے یہ نکتہ ہے کہ جناب کا حکم آنحضرتؐ کی بی بیوں سے خاص تھا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ قصہ جناب کا حکم اتارنے سے پہلے کا ہے اور عورتوں
کی ہمیشہ یہ عادت رہی ہے کہ وہ اپنے منکر بچانے مردوں سے ڈھانکتی تھیں ۱۲ منہ ۱۵ غیرت میں یہ کام کر بیٹھیں غیرت اور رشک عورتوں
کا خاصہ ہے شاذ نادہ کوئی عورت اس سے پاک ہوتی ہے اس لیے آنحضرتؐ نے سناغذہ نہیں فرمایا ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں کی غیرت پہ جو کوئی مہر
کرے اس کو شہید کا ثواب ملے ۱۲ منہ ۱۵ ہمایہ تھا کہ حضرت عائشہؓ کی اس دن ہادی تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا تیار کر رہی تھیں ابھی ان
کا کھانا تیار نہیں ہوا تھا کہ آپ کی دوسری بی بی نے یہ کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھیج دیا حضرت عائشہؓ کو ناگوار ہوا (باقی برصغیر آئندہ)

۲۰۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدِّسِيُّ حَدَّثَنَا مُعَيْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِلَتْ الْجَنَّةُ أَوْ آتَتْ الْجَنَّةُ فَأَبْعَثْتُ قَصُورًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَخْلَعَهُ فَلَمْ يَسْمَعْني إِلَّا جُلُوسِي يَغْدِرُ لَكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ إِنَّتَ دَائِمِي يَا بَنِي اللَّهِ وَإِ عَلَيْكَ أَقَارُ.

۲۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا تَاكُمُ تَأْتِيَنِي فِي الْجَنَّةِ قَادِمًا أَمْ لَا تَتَخَضَّرُ إِلَيَّ جَانِبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالَ هَذَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَوَتْ غَيْرَتُهُ فَوَلِيَتْ مُدْبِرًا بَلَى عَمْرُوهُ فِي الْجُلُوسِ ثُمَّ قَالَ أَوْ عَلَيْكَ

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدسی نے بیان کیا کہ ہم سے معمر بن یسکان نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مجھ کو (یہ خواب آیا) میں بہشت میں (دیا بہشت پر گیا وہاں میں نے ایک (عالیشان) محل دیکھا میں نے (جو بیل سے) پوچھا یہ محل کس کا ہے انہوں نے کہا عمر بن خطابؓ کا میں نے پوچھا اس محل کے اندر عابد پھر تمہاری غیرت کا خیال کر کے عمرؓ میں وہاں نہیں گیا یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ آپ پر مدد فرمائیے کیا میں آپ سے غیرت کروں گا۔

ہم سے عبد اللہ بن یسکان نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہریؒ سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابوسریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا میں نے روتے میں خواب دیکھا جیسے میں بہشت میں گیا ہوں وہاں ایک عورت ایک محل کے کنارے وضو کر رہی تھیں میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے انہوں نے کہا عمرؓ کا عمرؓ کا نام سنتے ہی مجھ کو ان کی غیرت (اور حمیت) کا خیال آیا میں پیٹھ کوڑ کر چلتا ہوا جب حضرت عمرؓ نے یہ سنا جو اسی مجلس میں موجود تھے تو رو دیئے۔ پھر کہنے لگے بھلا میں آپ پر

(بقیہ معمر بن یسکان) اور غصے میں ایک ہاتھ قدرت لار کے ہاتھ پر بٹھکانا لایا عقاب مارا یا اور کھانا اس کے ہاتھ سے گر پڑا برقی بھی بھوٹ گیا حضرت عائشہؓ نے جو خاص عین جناب رسول اللہ علیہ وسلم کی اور آپ ان کی بہت نا برداری کیا کرتے اور اکثر ناز کے طور پر ایسے کلمے بھی فرمادیں جو دوسرے آدمی کو نہ سنے نہ کھانے کی مجال نہ ہوتی اللہم مل وکم بینا دمل آل محمد بینا دمل حبیب اللہ البلاء من فوق بیعتہ سموات ۱۲۸ (حواشی معتمد بنی) ۱۵۸ اس حدیث کی شرح ادھر گزری چکی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام امت والوں کے پدربند گزار کی طرح میں اندر حضرت عمرؓ کے قراب و ماد بھی تھے والد ابی طے کی طرح ہوتا ہے ۱۲۸ منہ ۱۵۸ جریس یا کسی اور فرشتے سے ۱۲۸ منہ ۱۵۸ یہ مدنا غرضی کا روٹا تھا اللہ کے فضل اور کرم اور قناریش کا خیال کر کے کہ حق تعالیٰ نے مجھ کو ناچیز پر یہ سرفرازی فرمائی بہشت میں میں میرے لیے ایسا عال خان مل تیار کر رکھا ہے سبحان اللہ ایسے مقبول بند سے سب جناب میں حرکت غی کرے وہ اپنا ٹھکانا آپ دوزخ میں نہانے کا پانڈ پر خاک ڈالنے سے روشنی کم نہیں ہوتی بلکہ ڈالنے والے ہی کا منہ کالا ہو جائے حضرت عمرؓ کے کارنامے قیامت تک صفحہ تباریخ سے مٹ نہیں سکے مسلمانوں کے دلوں پر ان کے اوصاف کدہ میں ہی تعالیٰ حضرت عمرؓ کے گھلنے سے بہشت کا ایک کونا ہی رحمت فرمائیے تو ہمارا شیر بابہ ۱۲۸ منہ۔

یا رسول اللہ اغار

باب غيرة النساء زوجة هن

۱۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
 أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
 قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِنِّي لَا أَعْلَمُ إِذْ أَكُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذْ أَكُنْتُ
 غَضْبِيًّا قَالَتْ فَقُلْتُ مَنْ إِنَّ تَعْرِفُ ذَلِكَ
 فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتُ حَقِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكَ
 تَقُولِينَ لَا دَرَسَ مُحَمَّدٌ وَإِذَا كُنْتُ غَضْبِيًّا
 قُلْتُ لَا دَرَسَ إِبْرَاهِيمُ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلَ وَاللَّهِ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُو إِلَّا أَسَدَكَ

۱۱۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
 الشَّعْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
 أَنَّهَا قَالَتْ مَا خِدْتُ عَلَى أَمْرٍ إِلَّا لِرَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا خِدْتُ عَلَى خِدْمَتِهِ
 لِكُرَّةٍ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

غیرت کروں گا

باب عورتوں کی غیرت اور غصے کا بیان

ہم سے عید بن اسماعیل نے بیان کیا کہ مجھ سے ابواسامہ نے
 انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت
 عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں بیان
 لیتا ہوں تو اس وقت مجھ سے خوش ہے اور اس وقت مجھ پر غصہ ہے میں نے
 پوچھا آپ کیسے بیان لیتے ہیں آپ نے فرمایا جب تو مجھ پر خوش ہوتی
 ہے تو بات چیت میں یوں قسم کھاتی ہے محمد کے رب کی قسم اور جب تو
 مجھ پر غصے ہوتی ہے تو (میرا نام نہیں لیتی) یوں قسم کھاتی ہے ابراہیم کے
 رب کی قسم میں نے کہا بیشک آپ سچ کہتے ہیں یا رسول اللہ میں نے غصے
 میں صرف آپ کا نام زبان سے نہیں لیتی

مجھ سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا ہم سے نفیر بن شہل نے
 انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے
 حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی
 پر اتنی رشک نہیں آئی جتنی ام المومنین خدیجہ پر آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 ان کا بہت تذکرہ اور ان کی بہت تعریف کیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱- آپ کا تو میں غلام ہوں اور میری بی بیال جو میں سب آپ کی لڑکیاں بانڈیاں ہیں ۱۲۷ھ میں اسے بات اگلے باب کی بہ نسبت خاص ہے اور یہ غیرت کسی قدر عورتوں میں
 ظہور ہوتی ہے جس پر مواخذہ نہیں لیکن جب حد سے بڑھ جائے تو ملامت کے قابل ہوگی اس کا قاعدہ جابر بن عقیق کی حدیث میں موجود ہے کہ ایک غیرت اللہ کو پسند ہے یعنی
 گناہ کے کام پر غیرت آنا اور ایک ناپسند ہے کہ جو کام گناہ نہ ہو اس پر غیرت کرنا حافظ نے کہا اگر عورت خاندان کی بدکاری یا حق تعالیٰ کی وجہ سے اس پر غیرت کرے
 تو یہ غیرت جائز اور مشرور ہے ۱۲۷ھ میں نام لیتی ہے ۱۲۷ھ میں تو آپ ہی کی محبت میں عرق رہتی ہوں ظاہر میں غصے کی وجہ سے آپ کا نام نہیں لیتی غیرت
 عائشہ کا بطریق ناز مجربیت کے ہوا کرتا محبوب اپنے محبوب پر ہی ناز کرتا ہے نوافیہ پر اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف محبوب ہی بلکہ محبوب بھی تھے حضرت
 عائشہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک دوسرے کے عاشق اور مشوق تھے قحطانی نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلا ہے کہ ام اور ہے اور
 کسی وجہ سے میں کہتا ہوں اس حدیث سے یہ بھی نکلا ہے کہ عورت اپنے خاندان کا نام لے سکتی ہے تمام ملک حتیٰ کہ یورپ میں بھی عورتیں اپنے خاندان کا نام
 بلا تکلف لیتی ہیں مگر مسلم نہیں کہ ہندوستان میں یہ بری رسم کہاں سے پھیل گئی کہ جو مرد اپنے خاندان کا نام نہیں لیتی اگر خاندان کے ذکر کی ضرورت پڑتی ہے
 تو بیٹا کا باب کہتی ہے کیا خوب اس رسم کے اثر نے یہاں تک زور کیا کہ ایک عورت کے خاندان کا نام رحمت اللہ تھا وہ جب غلامیں سلام
 پھیرتی تو کیا بستی سلام علیکم بیٹ کے باپ السلام علیکم بیٹ کے باپ خاک پڑے ایسی شرم پر ۱۲۷ھ

إِنَّمَا هَدَيْنَاهُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلَهُمْ وَأَوْسَىٰ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْرَاهُمَ بِبَيْتٍ لَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ
بَاب ۱۳۹ ذَبَّ الرَّجُلُ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الْغَيَةِ
وَالْإِنصَافِ -

۱۳۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ
إِبْنِ مَلِيكَةَ عَنِ الْمُسَوَّرِيِّ مَعْرُومَةَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَ
هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ابْنُ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْغَيْثِ
اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلَى
بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَا أَذْنَ ثُمَّ لَا أَذْنَ ثُمَّ
لَا أَذْنَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ
يُطْلَقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا هِيَ
بَضْعَةٌ مَتْنِي يُرِيدُنِي مَا أَرَاهَا وَيُؤْذِنُنِي
مَا أَذَاهَا هَكَذَا قَالَ -

پروسی آئی کہ خدیجہؓ کو بہشت کے ایک گھر کی خوشخبری دیں جو بخیر لار موتی
کا ہے۔

باب آدمی اپنی بیٹی کو غیرت اور غصہ نہ آنے کے لیے
اولاس کے حق میں انصاف کرنے کیلئے کوشش کر سکتا ہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے یث بن سعید نے انہوں
نے ابن علیہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا میں نے
منبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا آپؐ فرماتے تھے
کہ ہشام بن مغیرہ (جو ابو جہل کا باپ تھا) اس کی اولاد نے (جو مسلمان ہو
گئے تھے، مجھ سے یہ اجازت مانگی کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح علی بن ابی
طالب سے کر دیں تو میں تو اجازت نہیں دیتا ہرگز اجازت نہیں دیتا
کبھی اجازت نہیں دوں گا میں یہ ہر سکتا ہے کہ ابو طالب کا بیٹا میری بیٹی
کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے بات یہ ہے کہ
فاطمہ میرا (میرے جگلا) ایک ٹکڑا ہے جو اس کو برا لگے مجھ کو بھی برا لگتا ہے
اور جس چیز سے اس کو تکلیف ہو مجھ کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے

۱۷۸- یا مرقی اور یا قوت سے بنا ہوا دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ ایک عورت کی کیا تعریف کرتے ہیں وہ مرقی تو اللہ نے اس
سے بہتر عورت آپ کو دی آپ نے فرمایا اس سے بہتر عورت مجھ کو نہیں دی اور جو کہ آپ نے حضرت عائشہؓ پر کچھ موقوفہ نہیں کیا تو معلوم ہوا ایسی غیرت
معاف ہے جو آپس میں سرتوں میں سوکنوں میں ہوا کرتی ہے ۱۷۸- ۱۷۹- ۱۸۰- ۱۸۱- ۱۸۲- ۱۸۳- ۱۸۴- ۱۸۵- ۱۸۶- ۱۸۷- ۱۸۸- ۱۸۹- ۱۹۰- ۱۹۱- ۱۹۲- ۱۹۳- ۱۹۴- ۱۹۵- ۱۹۶- ۱۹۷- ۱۹۸- ۱۹۹- ۲۰۰- ۲۰۱- ۲۰۲- ۲۰۳- ۲۰۴- ۲۰۵- ۲۰۶- ۲۰۷- ۲۰۸- ۲۰۹- ۲۱۰- ۲۱۱- ۲۱۲- ۲۱۳- ۲۱۴- ۲۱۵- ۲۱۶- ۲۱۷- ۲۱۸- ۲۱۹- ۲۲۰- ۲۲۱- ۲۲۲- ۲۲۳- ۲۲۴- ۲۲۵- ۲۲۶- ۲۲۷- ۲۲۸- ۲۲۹- ۲۳۰- ۲۳۱- ۲۳۲- ۲۳۳- ۲۳۴- ۲۳۵- ۲۳۶- ۲۳۷- ۲۳۸- ۲۳۹- ۲۴۰- ۲۴۱- ۲۴۲- ۲۴۳- ۲۴۴- ۲۴۵- ۲۴۶- ۲۴۷- ۲۴۸- ۲۴۹- ۲۵۰- ۲۵۱- ۲۵۲- ۲۵۳- ۲۵۴- ۲۵۵- ۲۵۶- ۲۵۷- ۲۵۸- ۲۵۹- ۲۶۰- ۲۶۱- ۲۶۲- ۲۶۳- ۲۶۴- ۲۶۵- ۲۶۶- ۲۶۷- ۲۶۸- ۲۶۹- ۲۷۰- ۲۷۱- ۲۷۲- ۲۷۳- ۲۷۴- ۲۷۵- ۲۷۶- ۲۷۷- ۲۷۸- ۲۷۹- ۲۸۰- ۲۸۱- ۲۸۲- ۲۸۳- ۲۸۴- ۲۸۵- ۲۸۶- ۲۸۷- ۲۸۸- ۲۸۹- ۲۹۰- ۲۹۱- ۲۹۲- ۲۹۳- ۲۹۴- ۲۹۵- ۲۹۶- ۲۹۷- ۲۹۸- ۲۹۹- ۳۰۰- ۳۰۱- ۳۰۲- ۳۰۳- ۳۰۴- ۳۰۵- ۳۰۶- ۳۰۷- ۳۰۸- ۳۰۹- ۳۱۰- ۳۱۱- ۳۱۲- ۳۱۳- ۳۱۴- ۳۱۵- ۳۱۶- ۳۱۷- ۳۱۸- ۳۱۹- ۳۲۰- ۳۲۱- ۳۲۲- ۳۲۳- ۳۲۴- ۳۲۵- ۳۲۶- ۳۲۷- ۳۲۸- ۳۲۹- ۳۳۰- ۳۳۱- ۳۳۲- ۳۳۳- ۳۳۴- ۳۳۵- ۳۳۶- ۳۳۷- ۳۳۸- ۳۳۹- ۳۴۰- ۳۴۱- ۳۴۲- ۳۴۳- ۳۴۴- ۳۴۵- ۳۴۶- ۳۴۷- ۳۴۸- ۳۴۹- ۳۵۰- ۳۵۱- ۳۵۲- ۳۵۳- ۳۵۴- ۳۵۵- ۳۵۶- ۳۵۷- ۳۵۸- ۳۵۹- ۳۶۰- ۳۶۱- ۳۶۲- ۳۶۳- ۳۶۴- ۳۶۵- ۳۶۶- ۳۶۷- ۳۶۸- ۳۶۹- ۳۷۰- ۳۷۱- ۳۷۲- ۳۷۳- ۳۷۴- ۳۷۵- ۳۷۶- ۳۷۷- ۳۷۸- ۳۷۹- ۳۸۰- ۳۸۱- ۳۸۲- ۳۸۳- ۳۸۴- ۳۸۵- ۳۸۶- ۳۸۷- ۳۸۸- ۳۸۹- ۳۹۰- ۳۹۱- ۳۹۲- ۳۹۳- ۳۹۴- ۳۹۵- ۳۹۶- ۳۹۷- ۳۹۸- ۳۹۹- ۴۰۰- ۴۰۱- ۴۰۲- ۴۰۳- ۴۰۴- ۴۰۵- ۴۰۶- ۴۰۷- ۴۰۸- ۴۰۹- ۴۱۰- ۴۱۱- ۴۱۲- ۴۱۳- ۴۱۴- ۴۱۵- ۴۱۶- ۴۱۷- ۴۱۸- ۴۱۹- ۴۲۰- ۴۲۱- ۴۲۲- ۴۲۳- ۴۲۴- ۴۲۵- ۴۲۶- ۴۲۷- ۴۲۸- ۴۲۹- ۴۳۰- ۴۳۱- ۴۳۲- ۴۳۳- ۴۳۴- ۴۳۵- ۴۳۶- ۴۳۷- ۴۳۸- ۴۳۹- ۴۴۰- ۴۴۱- ۴۴۲- ۴۴۳- ۴۴۴- ۴۴۵- ۴۴۶- ۴۴۷- ۴۴۸- ۴۴۹- ۴۵۰- ۴۵۱- ۴۵۲- ۴۵۳- ۴۵۴- ۴۵۵- ۴۵۶- ۴۵۷- ۴۵۸- ۴۵۹- ۴۶۰- ۴۶۱- ۴۶۲- ۴۶۳- ۴۶۴- ۴۶۵- ۴۶۶- ۴۶۷- ۴۶۸- ۴۶۹- ۴۷۰- ۴۷۱- ۴۷۲- ۴۷۳- ۴۷۴- ۴۷۵- ۴۷۶- ۴۷۷- ۴۷۸- ۴۷۹- ۴۸۰- ۴۸۱- ۴۸۲- ۴۸۳- ۴۸۴- ۴۸۵- ۴۸۶- ۴۸۷- ۴۸۸- ۴۸۹- ۴۹۰- ۴۹۱- ۴۹۲- ۴۹۳- ۴۹۴- ۴۹۵- ۴۹۶- ۴۹۷- ۴۹۸- ۴۹۹- ۵۰۰- ۵۰۱- ۵۰۲- ۵۰۳- ۵۰۴- ۵۰۵- ۵۰۶- ۵۰۷- ۵۰۸- ۵۰۹- ۵۱۰- ۵۱۱- ۵۱۲- ۵۱۳- ۵۱۴- ۵۱۵- ۵۱۶- ۵۱۷- ۵۱۸- ۵۱۹- ۵۲۰- ۵۲۱- ۵۲۲- ۵۲۳- ۵۲۴- ۵۲۵- ۵۲۶- ۵۲۷- ۵۲۸- ۵۲۹- ۵۳۰- ۵۳۱- ۵۳۲- ۵۳۳- ۵۳۴- ۵۳۵- ۵۳۶- ۵۳۷- ۵۳۸- ۵۳۹- ۵۴۰- ۵۴۱- ۵۴۲- ۵۴۳- ۵۴۴- ۵۴۵- ۵۴۶- ۵۴۷- ۵۴۸- ۵۴۹- ۵۵۰- ۵۵۱- ۵۵۲- ۵۵۳- ۵۵۴- ۵۵۵- ۵۵۶- ۵۵۷- ۵۵۸- ۵۵۹- ۵۶۰- ۵۶۱- ۵۶۲- ۵۶۳- ۵۶۴- ۵۶۵- ۵۶۶- ۵۶۷- ۵۶۸- ۵۶۹- ۵۷۰- ۵۷۱- ۵۷۲- ۵۷۳- ۵۷۴- ۵۷۵- ۵۷۶- ۵۷۷- ۵۷۸- ۵۷۹- ۵۸۰- ۵۸۱- ۵۸۲- ۵۸۳- ۵۸۴- ۵۸۵- ۵۸۶- ۵۸۷- ۵۸۸- ۵۸۹- ۵۹۰- ۵۹۱- ۵۹۲- ۵۹۳- ۵۹۴- ۵۹۵- ۵۹۶- ۵۹۷- ۵۹۸- ۵۹۹- ۶۰۰- ۶۰۱- ۶۰۲- ۶۰۳- ۶۰۴- ۶۰۵- ۶۰۶- ۶۰۷- ۶۰۸- ۶۰۹- ۶۱۰- ۶۱۱- ۶۱۲- ۶۱۳- ۶۱۴- ۶۱۵- ۶۱۶- ۶۱۷- ۶۱۸- ۶۱۹- ۶۲۰- ۶۲۱- ۶۲۲- ۶۲۳- ۶۲۴- ۶۲۵- ۶۲۶- ۶۲۷- ۶۲۸- ۶۲۹- ۶۳۰- ۶۳۱- ۶۳۲- ۶۳۳- ۶۳۴- ۶۳۵- ۶۳۶- ۶۳۷- ۶۳۸- ۶۳۹- ۶۴۰- ۶۴۱- ۶۴۲- ۶۴۳- ۶۴۴- ۶۴۵- ۶۴۶- ۶۴۷- ۶۴۸- ۶۴۹- ۶۵۰- ۶۵۱- ۶۵۲- ۶۵۳- ۶۵۴- ۶۵۵- ۶۵۶- ۶۵۷- ۶۵۸- ۶۵۹- ۶۶۰- ۶۶۱- ۶۶۲- ۶۶۳- ۶۶۴- ۶۶۵- ۶۶۶- ۶۶۷- ۶۶۸- ۶۶۹- ۶۷۰- ۶۷۱- ۶۷۲- ۶۷۳- ۶۷۴- ۶۷۵- ۶۷۶- ۶۷۷- ۶۷۸- ۶۷۹- ۶۸۰- ۶۸۱- ۶۸۲- ۶۸۳- ۶۸۴- ۶۸۵- ۶۸۶- ۶۸۷- ۶۸۸- ۶۸۹- ۶۹۰- ۶۹۱- ۶۹۲- ۶۹۳- ۶۹۴- ۶۹۵- ۶۹۶- ۶۹۷- ۶۹۸- ۶۹۹- ۷۰۰- ۷۰۱- ۷۰۲- ۷۰۳- ۷۰۴- ۷۰۵- ۷۰۶- ۷۰۷- ۷۰۸- ۷۰۹- ۷۱۰- ۷۱۱- ۷۱۲- ۷۱۳- ۷۱۴- ۷۱۵- ۷۱۶- ۷۱۷- ۷۱۸- ۷۱۹- ۷۲۰- ۷۲۱- ۷۲۲- ۷۲۳- ۷۲۴- ۷۲۵- ۷۲۶- ۷۲۷- ۷۲۸- ۷۲۹- ۷۳۰- ۷۳۱- ۷۳۲- ۷۳۳- ۷۳۴- ۷۳۵- ۷۳۶- ۷۳۷- ۷۳۸- ۷۳۹- ۷۴۰- ۷۴۱- ۷۴۲- ۷۴۳- ۷۴۴- ۷۴۵- ۷۴۶- ۷۴۷- ۷۴۸- ۷۴۹- ۷۵۰- ۷۵۱- ۷۵۲- ۷۵۳- ۷۵۴- ۷۵۵- ۷۵۶- ۷۵۷- ۷۵۸- ۷۵۹- ۷۶۰- ۷۶۱- ۷۶۲- ۷۶۳- ۷۶۴- ۷۶۵- ۷۶۶- ۷۶۷- ۷۶۸- ۷۶۹- ۷۷۰- ۷۷۱- ۷۷۲- ۷۷۳- ۷۷۴- ۷۷۵- ۷۷۶- ۷۷۷- ۷۷۸- ۷۷۹- ۷۸۰- ۷۸۱- ۷۸۲- ۷۸۳- ۷۸۴- ۷۸۵- ۷۸۶- ۷۸۷- ۷۸۸- ۷۸۹- ۷۹۰- ۷۹۱- ۷۹۲- ۷۹۳- ۷۹۴- ۷۹۵- ۷۹۶- ۷۹۷- ۷۹۸- ۷۹۹- ۸۰۰- ۸۰۱- ۸۰۲- ۸۰۳- ۸۰۴- ۸۰۵- ۸۰۶- ۸۰۷- ۸۰۸- ۸۰۹- ۸۱۰- ۸۱۱- ۸۱۲- ۸۱۳- ۸۱۴- ۸۱۵- ۸۱۶- ۸۱۷- ۸۱۸- ۸۱۹- ۸۲۰- ۸۲۱- ۸۲۲- ۸۲۳- ۸۲۴- ۸۲۵- ۸۲۶- ۸۲۷- ۸۲۸- ۸۲۹- ۸۳۰- ۸۳۱- ۸۳۲- ۸۳۳- ۸۳۴- ۸۳۵- ۸۳۶- ۸۳۷- ۸۳۸- ۸۳۹- ۸۴۰- ۸۴۱- ۸۴۲- ۸۴۳- ۸۴۴- ۸۴۵- ۸۴۶- ۸۴۷- ۸۴۸- ۸۴۹- ۸۵۰- ۸۵۱- ۸۵۲- ۸۵۳- ۸۵۴- ۸۵۵- ۸۵۶- ۸۵۷- ۸۵۸- ۸۵۹- ۸۶۰- ۸۶۱- ۸۶۲- ۸۶۳- ۸۶۴- ۸۶۵- ۸۶۶- ۸۶۷- ۸۶۸- ۸۶۹- ۸۷۰- ۸۷۱- ۸۷۲- ۸۷۳- ۸۷۴- ۸۷۵- ۸۷۶- ۸۷۷- ۸۷۸- ۸۷۹- ۸۸۰- ۸۸۱- ۸۸۲- ۸۸۳- ۸۸۴- ۸۸۵- ۸۸۶- ۸۸۷- ۸۸۸- ۸۸۹- ۸۹۰- ۸۹۱- ۸۹۲- ۸۹۳- ۸۹۴- ۸۹۵- ۸۹۶- ۸۹۷- ۸۹۸- ۸۹۹- ۹۰۰- ۹۰۱- ۹۰۲- ۹۰۳- ۹۰۴- ۹۰۵- ۹۰۶- ۹۰۷- ۹۰۸- ۹۰۹- ۹۱۰- ۹۱۱- ۹۱۲- ۹۱۳- ۹۱۴- ۹۱۵- ۹۱۶- ۹۱۷- ۹۱۸- ۹۱۹- ۹۲۰- ۹۲۱- ۹۲۲- ۹۲۳- ۹۲۴- ۹۲۵- ۹۲۶- ۹۲۷- ۹۲۸- ۹۲۹- ۹۳۰- ۹۳۱- ۹۳۲- ۹۳۳- ۹۳۴- ۹۳۵- ۹۳۶- ۹۳۷- ۹۳۸- ۹۳۹- ۹۴۰- ۹۴۱- ۹۴۲- ۹۴۳- ۹۴۴- ۹۴۵- ۹۴۶- ۹۴۷- ۹۴۸- ۹۴۹- ۹۵۰- ۹۵۱- ۹۵۲- ۹۵۳- ۹۵۴- ۹۵۵- ۹۵۶- ۹۵۷- ۹۵۸- ۹۵۹- ۹۶۰- ۹۶۱- ۹۶۲- ۹۶۳- ۹۶۴- ۹۶۵- ۹۶۶- ۹۶۷- ۹۶۸- ۹۶۹- ۹۷۰- ۹۷۱- ۹۷۲- ۹۷۳- ۹۷۴- ۹۷۵- ۹۷۶- ۹۷۷- ۹۷۸- ۹۷۹- ۹۸۰- ۹۸۱- ۹۸۲- ۹۸۳- ۹۸۴- ۹۸۵- ۹۸۶- ۹۸۷- ۹۸۸- ۹۸۹- ۹۹۰- ۹۹۱- ۹۹۲- ۹۹۳- ۹۹۴- ۹۹۵- ۹۹۶- ۹۹۷- ۹۹۸- ۹۹۹- ۱۰۰۰- ۱۰۰۱- ۱۰۰۲- ۱۰۰۳- ۱۰۰۴- ۱۰۰۵- ۱۰۰۶- ۱۰۰۷- ۱۰۰۸- ۱۰۰۹- ۱۰۱۰- ۱۰۱۱- ۱۰۱۲- ۱۰۱۳- ۱۰۱۴- ۱۰۱۵- ۱۰۱۶- ۱۰۱۷- ۱۰۱۸- ۱۰۱۹- ۱۰۲۰- ۱۰۲۱- ۱۰۲۲- ۱۰۲۳- ۱۰۲۴- ۱۰۲۵- ۱۰۲۶- ۱۰۲۷- ۱۰۲۸- ۱۰۲۹- ۱۰۳۰- ۱۰۳۱- ۱۰۳۲- ۱۰۳۳- ۱۰۳۴- ۱۰۳۵- ۱۰۳۶- ۱۰۳۷- ۱۰۳۸- ۱۰۳۹- ۱۰۴۰- ۱۰۴۱- ۱۰۴۲- ۱۰۴۳- ۱۰۴۴- ۱۰۴۵- ۱۰۴۶- ۱۰۴۷- ۱۰۴۸- ۱۰۴۹- ۱۰۵۰- ۱۰۵۱- ۱۰۵۲- ۱۰۵۳- ۱۰۵۴- ۱۰۵۵- ۱۰۵۶- ۱۰۵۷- ۱۰۵۸- ۱۰۵۹- ۱۰۶۰- ۱۰۶۱- ۱۰۶۲- ۱۰۶۳- ۱۰۶۴- ۱۰۶۵- ۱۰۶۶- ۱۰۶۷- ۱۰۶۸- ۱۰۶۹- ۱۰۷۰- ۱۰۷۱- ۱۰۷۲- ۱۰۷۳- ۱۰۷۴- ۱۰۷۵- ۱۰۷۶- ۱۰۷۷- ۱۰۷۸- ۱۰۷۹- ۱۰۸۰- ۱۰۸۱- ۱۰۸۲- ۱۰۸۳- ۱۰۸۴- ۱۰۸۵- ۱۰۸۶- ۱۰۸۷- ۱۰۸۸- ۱۰۸۹- ۱۰۹۰- ۱۰۹۱- ۱۰۹۲- ۱۰۹۳- ۱۰۹۴- ۱۰۹۵- ۱۰۹۶- ۱۰۹۷- ۱۰۹۸- ۱۰۹۹- ۱۱۰۰- ۱۱۰۱- ۱۱۰۲- ۱۱۰۳- ۱۱۰۴- ۱۱۰۵- ۱۱۰۶- ۱۱۰۷- ۱۱۰۸- ۱۱۰۹- ۱۱۱۰- ۱۱۱۱- ۱۱۱۲- ۱۱۱۳- ۱۱۱۴- ۱۱۱۵- ۱۱۱۶- ۱۱۱۷- ۱۱۱۸- ۱۱۱۹- ۱۱۲۰- ۱۱۲۱- ۱۱۲۲- ۱۱۲۳- ۱۱۲۴- ۱۱۲۵- ۱۱۲۶- ۱۱۲۷- ۱۱۲۸- ۱۱۲۹- ۱۱۳۰- ۱۱۳۱- ۱۱۳۲- ۱۱۳۳- ۱۱۳۴- ۱۱۳۵- ۱۱۳۶- ۱۱۳۷- ۱۱۳۸- ۱۱۳۹- ۱۱۴۰- ۱۱۴۱- ۱۱۴۲- ۱۱۴۳- ۱۱۴۴- ۱۱۴۵- ۱۱۴۶- ۱۱۴۷- ۱۱۴۸- ۱۱۴۹- ۱۱۵۰- ۱۱۵۱- ۱۱۵۲- ۱۱۵۳- ۱۱۵۴- ۱۱۵۵- ۱۱۵۶- ۱۱۵۷- ۱۱۵۸- ۱۱۵۹- ۱۱۶۰- ۱۱۶۱- ۱۱۶۲- ۱۱۶۳- ۱۱۶۴- ۱۱۶۵- ۱۱۶۶- ۱۱۶۷- ۱۱۶۸- ۱۱۶۹- ۱۱۷۰- ۱۱۷۱- ۱۱۷۲- ۱۱۷۳- ۱۱۷۴- ۱۱۷۵- ۱۱۷۶- ۱۱۷۷- ۱۱۷۸- ۱۱۷۹- ۱۱۸۰- ۱۱۸۱- ۱۱۸۲- ۱۱۸۳- ۱۱۸۴- ۱۱۸۵- ۱۱۸۶- ۱۱۸۷- ۱۱۸۸- ۱۱۸۹- ۱۱۹۰- ۱۱۹۱- ۱۱۹۲- ۱۱۹۳- ۱۱۹۴- ۱۱۹۵- ۱۱۹۶- ۱۱۹۷- ۱۱۹۸- ۱۱۹۹- ۱۲۰۰- ۱۲۰۱- ۱۲۰۲- ۱۲۰۳- ۱۲۰۴- ۱۲۰۵- ۱۲۰۶- ۱۲۰۷- ۱۲۰۸- ۱۲۰۹- ۱۲۱۰- ۱۲۱۱- ۱۲۱۲- ۱۲۱۳- ۱۲۱۴- ۱۲۱۵- ۱۲۱۶- ۱۲۱۷- ۱۲۱۸- ۱۲۱۹- ۱۲۲۰- ۱۲۲۱- ۱۲۲۲- ۱۲۲۳- ۱۲۲۴- ۱۲۲۵- ۱۲۲۶- ۱۲۲۷- ۱۲۲۸- ۱۲۲۹- ۱۲۳۰- ۱۲۳۱- ۱۲۳۲- ۱۲۳۳- ۱۲۳۴- ۱۲۳۵- ۱۲۳۶- ۱۲۳۷- ۱۲۳۸- ۱۲۳۹- ۱۲۴۰- ۱۲۴۱- ۱۲۴۲- ۱۲۴۳- ۱۲۴۴- ۱۲۴۵- ۱۲۴۶- ۱۲۴۷- ۱۲۴۸- ۱۲۴۹- ۱۲۵۰- ۱۲۵۱- ۱۲۵۲- ۱۲۵۳- ۱۲۵۴- ۱۲۵۵- ۱۲۵۶- ۱۲۵۷- ۱۲۵۸- ۱۲۵۹- ۱۲۶۰- ۱۲۶۱- ۱۲۶۲- ۱۲۶۳- ۱۲۶۴- ۱۲۶۵- ۱۲۶۶- ۱۲۶۷- ۱۲۶۸- ۱۲۶۹- ۱۲۷۰- ۱۲۷۱- ۱۲۷۲- ۱۲۷۳- ۱۲۷۴- ۱۲۷۵- ۱۲۷۶- ۱۲۷۷- ۱۲۷۸- ۱۲۷۹- ۱۲۸۰- ۱۲۸۱- ۱۲۸۲- ۱۲۸۳- ۱۲۸۴- ۱۲۸۵- ۱۲۸۶- ۱۲۸۷- ۱۲۸۸- ۱۲۸۹- ۱۲۹۰- ۱۲۹۱- ۱۲۹۲- ۱۲۹۳- ۱۲۹۴- ۱۲۹۵- ۱۲۹۶- ۱۲۹۷- ۱۲۹۸- ۱۲۹۹- ۱۳۰۰- ۱۳۰۱- ۱۳۰۲- ۱۳۰۳- ۱۳۰۴- ۱۳۰۵- ۱۳۰۶- ۱۳۰۷- ۱۳۰۸- ۱۳۰۹- ۱۳۱۰- ۱۳۱۱- ۱۳۱۲- ۱۳۱۳- ۱۳۱۴- ۱۳۱۵- ۱۳۱۶- ۱۳۱۷- ۱۳۱۸- ۱۳۱۹- ۱۳۲۰- ۱۳۲۱- ۱۳۲۲- ۱۳۲۳- ۱۳۲۴- ۱۳۲۵- ۱۳۲۶- ۱۳۲۷- ۱۳۲۸- ۱۳۲۹- ۱۳۳۰- ۱۳۳۱- ۱۳۳۲- ۱۳۳۳- ۱۳۳۴- ۱۳۳۵- ۱۳۳۶- ۱۳۳۷- ۱۳۳۸- ۱۳۳۹- ۱۳۴۰- ۱۳۴۱- ۱۳۴۲- ۱۳۴۳- ۱۳۴۴- ۱۳۴۵- ۱۳۴۶- ۱۳۴۷- ۱۳۴۸- ۱۳۴۹- ۱۳۵۰- ۱۳۵۱- ۱۳۵۲- ۱۳۵۳- ۱۳۵۴- ۱۳۵۵- ۱۳۵۶- ۱۳۵۷- ۱۳۵۸- ۱۳۵۹- ۱۳۶۰- ۱۳۶۱- ۱۳۶۲- ۱۳۶۳- ۱۳۶۴- ۱۳۶۵- ۱۳۶۶- ۱۳۶۷- ۱۳۶۸- ۱۳۶۹- ۱۳۷۰- ۱۳۷۱- ۱۳۷۲- ۱۳۷۳- ۱۳۷۴- ۱۳۷۵- ۱۳۷۶- ۱۳۷۷- ۱۳۷۸- ۱۳۷۹- ۱۳۸۰- ۱۳۸۱- ۱۳۸۲- ۱۳۸۳- ۱۳۸۴- ۱۳۸۵- ۱۳۸۶- ۱۳۸۷- ۱۳۸۸- ۱۳۸۹- ۱۳۹۰- ۱۳۹۱- ۱۳۹۲- ۱۳۹۳- ۱۳۹۴- ۱۳۹۵- ۱۳۹۶- ۱۳۹۷- ۱۳۹۸- ۱۳۹۹- ۱۴۰۰- ۱۴۰۱- ۱۴۰۲- ۱۴۰۳- ۱۴۰۴- ۱۴۰۵- ۱۴۰۶- ۱۴۰۷- ۱۴۰۸- ۱۴۰۹- ۱۴۱۰- ۱۴۱۱- ۱۴۱۲- ۱۴۱۳- ۱۴۱۴- ۱۴۱۵- ۱۴۱۶- ۱۴۱۷- ۱۴۱۸- ۱۴۱۹- ۱۴۲۰- ۱۴۲۱- ۱۴۲۲- ۱۴۲۳- ۱۴۲۴- ۱۴۲۵- ۱۴۲۶- ۱۴۲۷- ۱۴۲۸- ۱۴۲۹- ۱۴۳۰- ۱۴۳۱- ۱۴۳۲- ۱۴۳۳- ۱۴۳۴- ۱۴۳۵- ۱۴۳۶- ۱۴۳۷- ۱۴۳۸- ۱۴۳۹- ۱۴۴۰- ۱۴۴۱- ۱۴۴۲- ۱۴۴۳- ۱۴۴۴- ۱۴۴۵- ۱۴۴۶- ۱۴۴۷- ۱۴۴۸- ۱۴۴۹- ۱۴۵۰- ۱۴۵۱- ۱۴۵۲- ۱۴۵۳- ۱۴۵۴- ۱۴۵۵- ۱۴۵۶- ۱۴۵۷- ۱۴۵۸- ۱۴

عَفِيَّةُ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كُودَ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَوَّيْتُ الْحِمَى قَالَ الْحِمَى الْمَوْتُ.

٢١٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِينُ
حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلُوكَ
رَجُلٌ بِأَمْرٍ إِلَّا إِذَا مَعَ ذِي الْحِصَمِ فَقَامَ سَاهِلٌ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْرًا فَيُخْرِجُ حَاجَةً
لَمْ تَكُنْ فِي حَزْوَةٍ كَذَا كَذَا قَالَ أَتَرْجِمُ نَجْمًا مَعَ
أَمْرَاتِكَ -

باب ما يعمد أن يعمد الرجل بالمال
عند الناس -

٢٤٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُذْرَةُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَثَّاقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ جَاءَتِ أُمُّ أَرْطَاكِ الْأَنْصَارِيَّةُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا

سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو
(غیر عزتوں کے پاس مت جایا کرو۔ ایک انصاری مرد (نام نامعلوم) کہنے لگا
یا رسول اللہ خاندان کا رشتہ دار (دیور یا جیٹ) اگر بھادج کے پاس جائے اپنے
فرمایا یہ تو ہلاکت ہے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عثینہ
 نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انہوں نے ابو (نافع) سے انہوں
 نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرمایا
 دیکھو کوئی مرد نامحرم عورت کے ساتھ تنہا نہ کرے اتنے میں ایک شخص
 (نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ میری عورت حج کے لیے نکلی ہے اور
 میرا نام غلامی فلاں فلاں میں لکھا گیا ہے آپؐ نے فرمایا تو لوٹ جا اپنی عورت
 کو حج کرا لے

باب اگر لوگوں کے سامنے ایک مرد دوسری (غیر محرم) عورت سے تنہائی میں کچھ بات کرے تو یہ جائز ہے۔

ہم سے محمد بن بشیر نے بیان کیا کہ ہم سے خذر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعب بن حجاج نے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے کہا ایک انصاری عورت (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپ نے اس سے تنہائی کی۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) اب بیک حررت کی خواہش بھی پوری نہیں کر سکتے، لیکن جس کما دے حررتوں کے لئے بحرے جاتے ہی آخر میر بر کر یہ بیاباں چھپ چھپ کر فراق و اقام کی بدکلیاں اور فحش کرتی ہیں لیکن بادشاہ سلامت کے کان پر جوں نہیں رہتی وہ اپنے تئیں کندھری بکھتے ہیں اور گرد پیش کے خزانہ کی اور اس ان کو چلا دیتے ہیں جن کو کھری دیکھتے کا کیا کیا نذر حررتوں کو صغیر پیٹ کھراکتے ہیں ہی لعنت خدا اس کو! اب دیکھنا کہ ۱۲۰ھ (حراشی مغرباً) ۱۰۰ھ جب ان کے پاس جا مانع ہو تو تنہائی بطریق اولیٰ منع ہو گیا ۱۰۰ھ حر سے خاندان کے وہ رشتہ دار مراد ہیں جن کا نواح اس حررت سے جا نہ ہے، جیسے خاندان کا بھائی، بیعتی بھائی، چچا زاد بھائی، ماموں وغیرہ لیکن وہ رشتہ دار مراد ہیں جو رحم میں جیسے خاندان لا بیٹا، ان سے ہمارے ملک ہندوستان میں مسلمانوں نے شریعت کو منہی مٹھنا نہ کھا ہے حر تیں اپنے دیور جیٹھ سے بے تکلف غلط کرتی ہیں عمر کی طرح ان کے سامنے سرحد میں نہ کھڑے رہتی ہیں مراد چچی مٹنی کے ساتھ تنہائی کرتے ہیں اور آنحضرتؐ کے صریح ارشاد کے برخلاف چلتے ہیں اور جو امر شرع کے موافق ہے جس میں یہ حررت اپنے اعتقاد کو چھپا کر کام کاج کے لیے یا نانا کے لیے یا بیٹے اس کو میر بھانٹتے ہیں کہیے ایسے پردے سے غافلہ بلکہ پردہ الزاح فراموش کا سبب پڑتا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نیک توفیق دے کہ وہ اپنی بھی شریعت پر عمل اور احادیات رسولوں سے پرہیز کریں ۱۲۰ھ میں کیا کہل لڑائی میں جاؤں یا اپنی جھوڑ کو کھڑاؤں ۱۰۰ھ امام احمد نے ظاہر حدیث پر عمل کر کے فرمایا کہ یہ حکم جو ہے اور ایسی ہی بھی ہے اس لیے کہ جہاد اس کے بدل دوسرے مسلمان ہیں کہ کتے ہیں لگاس کی جھوڑ کے ساتھ اور کوئی نہیں جاسکتا ۱۰۰ھ طلب یہ کہ حررت کو تنہائی میں کسی مرد سے کچھ کہنا یا کہن کا کوئی بات نہ بولنا ہے تو یہ منع نہیں ہے کہ دونوں ایک طرف جا کر باتیں کریں ۱۲۰ھ نہ

فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَمَكْحُوبٌ (الناس: ۱۱)۔

بَابُ مَا يَنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ
بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ۔

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا فِي الْبَيْتِ فَخَفَّتْ فَقَالَ الْخَنُزِيرِيُّ إِنَّ أُمَّ سَلَمَةَ عِنْدَ اللَّهِ بِنِ الْإِمَامَةِ إِنْ خَفَّتْ اللَّهُ لَكُمْ الطَّائِفُ غَدًا أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ عَلِيٍّ فَإِنَّهَا أَقْبَلُ بِأَمْرٍ وَدُوْرٍ بَيَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هَذَا عَلَيْكَ۔

بَابُ نَهْيِ الْمَرْأَةِ وَالْخَيْرِ وَغَيْرِهِمْ مِمَّنْ غَرِبَ
۲۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي هَرِيمٍ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عِيْسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ مَنِ عَالَشَهُ نَفْسًا قَالَتْ لَأَكُونَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسْتُ فِي بَرْدِ آيَةٍ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَيَّةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْحَدِ حَتَّى

اس کی باتیں سنیں پھر فرمایا انصار میں جو تو تم سب لوگوں میں مجھ کو زیادہ محبوب ہو۔
باب زنا نے اور مجھ سے سفر میں عورتوں کو پاس نہ آئیں۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد بن سلمان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ام سلمہ سے انہوں نے ام المؤمنین ام سلمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں ان کے پاس تھے ایک زنا نہ (بہیت نامی) بھی وہاں تھا وہ ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابی اُمیہ سے یہ کہنے لگا اگر اللہ نے کل کے روز طائف فتح کر دیا تو میں تجھ کو خیال ان کی بیٹی (دادیہ) بتلاؤں گا سننے آتی ہے تو چار بیٹیں لے کر پیٹھ ٹوڑ کر جاتی ہے تو اٹھ بیٹیں لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اب یہ زنا نہ تم عورتوں کو پاس نہ آیا کرتے

باب عورت جھشٹیوں کو دیکھ سکتی ہے اگر فتنے کا دردمند ہو
ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا کہ انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہ میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر سے مجھ کو چھپانے ہوئے تھے اور میں جھشٹیوں کو دیکھ رہی تھی جو مسجد میں آئے ہتھیاروں سے مکمل

لے ملے کہ تباہی سے یہ مطلب ہے کہ ایسے مقام پر گئے جہاں دوسرے لوگ اس کی بات نہ سن سکیں دیکھ کر لوگوں کی نظر سے غائب ہو گئے کیوں کہ خود انہوں نے آپ کی آخری گفتگو سنی حافظ نے کہا اگر فتنہ سے اس پر عورت بیگانے دوسرے بات چیت کر سکتی ہے ۱۲ منہ

لے آنحضرت کی بی بیوں کو پاس جایا کرتا ۱۲ منہ کیا عورت عورت ہے گیدی ۱۲ منہ۔

لے کیوں کہ جب یہ عورتوں کے حسن و قبح کو پہچانتا ہے تو ہر حالت میں جا کر اور مردوں سے بیان کرنے کا یہ حکم خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انطباع کے لیے کیوں کہ ان کو حجاب کا حکم دیا گیا تھا جو عام عورتوں کو نہیں دیا گیا حافظ نے کہا اس حدیث سے پردے کا ثبوت ہوتا ہے ان لوگوں سے جو عورتوں کا حسن و قبح پہچانیں نہ ۱۵ حافظ نے کہا امام بخاری کا مذہب یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت بیگانے مردوں کو دیکھ سکتی ہے بعضوں نے اس سے منع کیا ہے ام سلمہ کی حدیث سے دلیل یہ ہے کہ تم تو انہیں نہیں مروت اس کو دیکھتے ہو اور میری عورتیں مسجدوں اور بازاروں میں جاتی ہیں سفر کرتی ہیں وہ اپنے منہ پر نقاب ڈالے رہتی تھیں لیکن مرد اپنے منہ پر نقاب نہیں رکھتے پھر لامحالہ وہ غیر مردوں کو دیکھیں گی ۱۲ منہ۔

أَكُونُ إِنَّا الَّذِي اسْمُهُ قَدْ دُرُوْا قَدْ رَأَى لَهَا رِبَاةً وَخَلَّةً
السَّيِّئَةِ الْحَرِيصَةِ عَلَى الْفَهْرِ-

بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ لِعَوَائِيهِنَّ
۱۳۷۰- حَدَّثَنَا زُفَرٌ بْنُ أَبِي الْمَعْرُوفِ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ مَسِيرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ خَرَجْتُ سَوْدَةَ بِلْتِ ذَمْعًا لَيْلًا فَرَأَاهَا
صَرَفَ رُفْهًا فَقَالَ إِنَّكَ وَاللَّهِ يَا سَوْدَةُ مَا
تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَذَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ
وَهُوَ فِي جِجَرَتِي يَتَعَشَّى وَإِنِّي يَدٌ كَمَرْغَا
فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ
قَدْ آذَنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِعَوَائِيكُمْ

بَابُ ۱۳۷۱- اسْتِثْنَاءِ الْمَرْأَةِ ذَمْعَهَا
فِي الْغُرُوحِ إِلَى الْمَسْجِدِ قَعِيرًا-

رہے تھے دیکھتے دیکھتے میں خود ہی اتنا جاتی اب تم سمجھ لو ایک کم عمر عورت کی جس
کو کھیل تماشے کا بڑا شوق ہوتا ہے کتنی دیر تک دیکھتی رہے گی

باب عورتوں کو کام کاج کے لیے باہر نکلنا درست ہے۔
ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہ ہم سے علی بن مسیر
نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے
نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ام المؤمنین
سودہ بنت زمعہ ایک رات کو باہر نکلیں حضرت عمرؓ ان کو دیکھ کر تعجب لگے
سودہ! ہم نے تم کو پہچان لیا تم اپنے تئیں چھپانہ سکیں وہ یہ سن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئیں اور آپؐ سے بیان کیا جو عرض نے کہا تھا اس وقت
آنحضرت میری کوٹھڑی میں بیٹھے رات کا کھانا کھا رہے تھے آپؐ کے ہاتھ
میں گوشت کی ٹہنی تھی اسی وقت آپؐ پر وحی اترنے لگی پھر یہ حالت
جاتی رہی آپؐ فرماتے تھے دعوتوں اللہ تعالیٰ نے تم کو کام کاج کے لیے
باہر نکلنے کی اجازت دی۔

باب عورت اپنے خاوند سے اجازت لے کر مسجد وغیرہ
جاسکتی ہے۔

۱۔ امام غزالی نے کہا اسی حدیث سے ہم یہ کہتے ہیں کہ مردوں کا
توغیر مرد کو دیکھنا اسی وقت حرام ہوگا جب فتنہ کا ڈر ہو اگر یہ ڈر نہ ہو تو حرام نہیں اور ہمیشہ اور ہر زمانہ میں مرد دیکھنے منہ اور عورتیں نقاب ڈالے پھرتی رہی ہیں اگر
عورتوں کو مردوں کا دیکھنا حرام ہوتا تو مردوں کو بھی نقاب ڈال کر نکلنے کا حکم دیا جاتا یا باہر نکلنے سے ہی ان کو منع کر دیا جاتا تو کسی نے کہا منہ اور دونوں ہتھیلیاں
نہ مرد کی سر میں نہ عورت کی اور یہ اعضاء ہر ایک دوسرے کے دیکھ سکتا ہے گو کہ وہ ہے قسطلانی نے کہا ہنابج میں حرمت کر جمع رکھا ہے اور اسی پر تخری
ہے وہ حضرت عائشہؓ کی حدیث کی تائید کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ اس وقت نابالغ عیسیٰ لیکن روکتا ہے اس تاویل کو وہ جو دوسرے طریق میں ہے کہ یہ واقعہ سچ ہے
عجبر کا ہے جب جوش کے قاعدہ میں آئے تھے اور اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۱۴ برس کی تھی اور ان لوگوں نے ام سلمہؓ کی حدیث سے دلیل لی ہے کہ تم دونوں تو
انص نہیں ہو لیکن اس حدیث میں گفتگو ہے اس کو صرف نہ ہر نے بہانہ سے روایت کیا ہے حافظ نے کہا یہ کوئی علت نہیں اور اس کی سند قوی ہے کہ ہر کہتا
ہو اس حدیث پر عمل شکل ہے اور مدہ ہزار ہا احادیث سے عورتوں کا کام کاج وغیرہ میں اور جب آدمی نکلے ثابت ہوتا ہے اور عورتوں کی مرہم ٹپی
کر تا جب بدن کا لکھنا وغیرہ پکانا اور یہ امر ممکن نہیں ہیں جب تک عورتوں کی نظر مردوں کی طرف نہ پڑے اور اگر یہ حدیث ثابت
ہو تو مقصود ہوگی اہمات المؤمنین سے ایک حالت خاص سے اور خود حضرت عائشہؓ سے عورتوں میں نکلا کرتی تھیں اور جب تک جس
میں تشریف لے گئیں تھیں اور یہ ممکن نہیں کہ ان کی نظر کسی مرد پر نہ پڑی ہو اور ہلیہ وغیرہ کتب احصاف میں اس کی
صراحت ہے کہ مرد عورت کے منہ اور دونوں ہتھیلیاں دیکھ سکتا ہے اسی طرح عورت اجنبی مرد کو دیکھ سکتی ہے (باقی بر صفحہ آئندہ)

۲۲۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَقِينُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ حَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتَ امْرَأَةً أَحَدَكُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا -

بَابُ مَا يَجْعَلُ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرِّضَاعِ -

۲۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ عُمَيُّ مِنَ الرِّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلِيٌّ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ عَنْكَ فَأَذِنَ لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرْضَعُهُ الرِّضَاعَةَ وَلَمْ يَرْضَعْنِي الْجِلَّ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَنْكَ فَلْيَكُ عَلَيْكَ قَالَتْ حَالِيشَةً وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ حُزِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے سلم سے انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی بی بی مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اس کو منع نہ کرے۔

باب دودھ کے رشتہ سے بھی عورت محرم ہو جاتی ہے بے پردہ اس کو دیکھ سکتے ہیں۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میرا دودھ چچا (غلیح) آیا اس نے مجھ سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی میں نے اس کو اجازت نہ دی میں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں پھر آپ تشریف لائے تو میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے اس کو آنے دے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (گو وہ چچا ہوا) مگر مجھ کو عورت نے دودھ پلایا تھا مرد نے تھوڑے پلایا تھا آپ نے فرمایا نہیں وہ تیرا چچا ہے تیرے پاس آ سکتا ہے حضرت عائشہ نے کہا یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حجاب (پردہ) کا حکم اتر چکا تھا حضرت عائشہ

(بقیہ صفحہ ۱۸۰) اس سے بات کر سکتی ہے لیکن یہ سب اس صورت میں ہے جب فتنہ کا ڈر نہ ہو اگر فتنے کا ڈر ہو تب تو سب کے نزدیک ناجائز ہو گا مانند ۱۲۷۷ سے اور وضع سے ۱۲۷۸ سے دوسری حدیث میں ہے اللہ کی لڑکیوں کو لڑکیوں کی مسجدوں میں جانے سے نہ روکو پھر جس کام کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی اس کو تم کو تم ہر روکنے والے حافظ نے قاضی حیا من کے اس قول کو رد کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کے لیے خاص ایسے حجاب کا حکم تھا کہ ان کے منہ اور ہتھیلیاں بھی نہ دکھائی دیں اور نہ ان کا ہنر دکھائی دے اور اسی لیے حضرت خنساء حبیبہ حضرت عمرؓ کے جنازے پر آئیں تو عورتوں نے پردہ کر لیا کہ ان کا ہنر بھی دکھائی نہ دے اور حضرت زینبؓ کی نقشب پر ایک قبہ بنایا حافظ نے کہا بہت سی حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کو اور اطراف کیا کرتیں مسجد میں ۱۲۷۹ اور صحابہ و صحابہ کے گھر میں سے ان کی بات سننے ان کے بدن چھپے رہتے جتنے چھپے ہوئے نہ رہتے میں کہتا ہوں اگر قاضی حیا من کا قول صحیح بھی ہو تو ایسا پردہ کہ عورت کا ہنر بھی معلوم نہ ہو اور انداز طہارت سے خاص تھا عام عورتوں کے لیے یہ فردوسی نہیں کہ خواہ فزاہ ڈولی یا یامنا نہ ہی میں باہر نکلیں ہتھ اور سر کا پردہ لگے نکل سکتی ہیں اور حافظ کی تحقیق پر تو انداز طہارت کو جس ایسا پردہ لازم نہ تھا پھر جس شخص نے عام عورت کے لیے ایسا پردہ لازم رکھا کہ وہ بندھ کر بیٹھ جائے یا نہ نکلیں یا نہ نکلیں اس کے ان کا ہنر بھی کوئی نہ دیکھ سکے اس کے قول کی کوئی سند قرآن یا حدیث سے نہیں پہنچے ۱۲

دعاشی صفحہ ۱۸۱

۱۲۷۸ امام بناری رحمہ اللہ نے غیر مسجد کو بھی مسجد پر قیاس کیا لیکن سب میں یہ شرط ہے کہ فتنے کا ڈر نہ ہو ۱۲۷۸

۲۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَبِي طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَنُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَا طُوفَانَ الْكَلْبَةِ يَمَانَةَ أَمْرًا تَلِدُ كُلَّ أَمْرٍ خَلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَذِي فَاكَانَ يَهْتَنُ دَلَمَ تَلِدُ مِنْهُنَّ إِلَّا أَمْرًا تَصِفُ الْإِنْسَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَخْنُثْ وَكَانَ أَسْرَجِي لِحَاجَتِهِ

بَابُ هَذَا لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةُ خَافَهُ أَنْ يَخُونَهُمْ مَا دُورَ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ-

۲۲۶- حَدَّثَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طَرِيقًا-

۲۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَائِضُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر بن جردی انھوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے سلیمان بن داؤدؓ سے علیہما السلام لاطوفان الکلبۃ یمانۃ امرًا تلد کل امر خلاما یقاتل فی سبیل اللہ فقال لہ الملک قل ان شاء اللہ فلم یقل و ذی فاکان یتہن دلم تلد منہن الا امرًا تصف الإنسان قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو قال ان شاء اللہ لم یخنث و کان اسرجی لحاجتہ زیادہ ہوتی۔

باب آدمی سفر سے رات کو اپنے گھر میں نہ آئے یعنی بے سفر کے بعد ایسا نہ ہو کہ اپنے گھر والوں پر تہمت لگانے کا موقع پیدا ہو یا ان کے عیب تلاش کرنے کا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاسؓ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہؓ نے کہا ہم سے عمار بن وثارؓ نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ کوئی (سفر سے) رات کو اپنے گھر میں آئے۔

ہم سے محمد بن مقاتل مروزیؓ نے بیان کیا کہ ہم کو عامر بن سلیمانؓ نے انہوں نے عامر شعبیؓ سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی بہت دنوں سے اپنے گھر سے غائب ہو (سفر وغیرہ میں گیا ہو) تو (ایک ہی ایک)

فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا۔

رات کو اپنے گھر پر نہ آن پڑے۔

اے کیوں کہ ایسی حالت میں عورت کو مغالٰی اور پائلنگ ہوئی کی خدمت نہ ملے گی ممکن ہے کہ عورت کو اس حال میں دیکھ کر خاوند کو اس سے نفرت پیدا ہو جائے دوسرے یہ کہ بعض عورتیں بدکار ہوتی ہیں ممکن ہے کہ خاوند اپنا آنکھوں سے کوئی بات دیکھ لے اور خونِ خرابہ کی زہبتا ہو چکے ہوں چنانچہ ابنِ خزیمہ نے ابنِ عمرؓ سے نکالا کہ وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف رات کو اپنے گھر میں دیکھا تو ان کی بی بیوں کے پاس غیر مرد موجود تھے ابوہریرہؓ نے نکالا کہ عبد اللہ بن رواحہ رات کو اپنے گھر میں آئے ان کے پاس ایک عورت تھی جو ان کی بی بی کی کنگھی پٹی کیا کرتی وہ اس کو مرد سمجھ کر اور تھوڑے سے اس پر حملہ کیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے سفر سے رات کو اپنے گھر میں آنے سے منع فرما دیا۔

تَمَّ الْجُزْءُ الْحَادِي وَالْعِشْرُونَ وَيَتَلَوُّكَ الْجُزْءُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ إِنِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

اللہ کا شکر ہے کہ اکیسواں پارہ تمام ہوا اب بائیسواں پارہ اس کے فضل و کرم اور بھروسے پر شروع ہوتا ہے

بائیسواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان والا ہے مہربان۔

باب جماع سے اولاد حاصل ہونے کی غرض رکھنے
چاہیے (نہ صرف پانی بہانے اور شہوت نکالنے کی)

ہم سے مسدود بن مسرید نے بیان کیا انہوں نے ہشیم بن بشیر
سے انہوں نے سیار بن روان سے انہوں نے عامر شیبی سے انہوں
نے جابر سے انہوں نے کہا میں ایک لڑائی (غزوہ تبوک) میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب وہاں سے لوٹے تو میرا ایک اونٹ
تھا کھنت (مٹھا دست) میں چاہتا تھا مدینہ میں جلد پہنچوں اتنے میں
ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی سوار میرے پیچھے آئے ہیں میں نے جو دیکھا
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ نے پوچھا کیوں جلدی کیوں کر دھا
ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نئی شادی کی ہے اللہ اس وجہ
سے چاہتا ہوں مدینہ میں جلدی پہنچوں آپ نے فرمایا کنواری جیسے یا ثیبہ
میں نے عرض کیا ثیبہ ہے آپ نے فرمایا ارے کنواری سے کیوں
شادی نہیں کی وہ تجھ سے کھلتی تو اس سے کھلتا خیر جابر

بَابُ طَلَبِ الْوَلَدِ

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيَّارٍ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا
قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ قَعُوفٍ فَلَمْ أَحْقِفْ
رَأْسِي مِنْ خَلْفِي فَانْتَفَتُ فَإِذَا
أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا يُعْجَلُ قُلْتُ إِنِّي
حَدِيثٌ عَهْدٍ بَعْرُنِي قَالَ فَبَكَرًا
تَزَوَّجْتَ أَمْ شَيْئًا قُلْتُ بَلْ شَيْئًا
قَالَ فَهَلَا جَارِيَةً تَلَاعِبُهَا
وَتَلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا

۱۔ اس کا واسطہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جابر عورت سے بکرہ دوسری حدیث میں ہے کہ خاندان سے محبت رکھنے والی بہت جتنے والی عورت سے نکاح کرو میں تمہاری
وجہ سے اپنی امت کی کثرت دکھلاؤں گا یعنی قیامت کے دن عورت کرنے سے آدمی کو اصل غرض میں رکھنا چاہیے کہ اولاد حاصل پیدا ہو جرنے کے بعد دنیا میں اس کی نشانی
ہے اس کے لیے دعا کرے اسی ہے شریف خاندان کی نیک بخت عذیر عورت کہ باہتر ہے سب سے زیادہ شرافت اور رحمت اور اہل عالم کو دیکھنا چاہیے اس کے ساتھ اگر من و حال
اور دولت بھی ہو تو ذرا دل و رنگین رہنی اور ہدائی کے ساتھ اگر من و حال و مال و دولت ہو تو آدمی کبھی اس پر فریفتہ نہ ہو یہی شادی لا انجام فی ہے اگر عورت کہنے سے اولاد مقدر
نہ ہو صرف پانی بہانا سکور ہو تو اتنا جہاں اپنے پیچھے لا ہے کہ کٹائے پانی قرا حلام سے بھی بر جاتا ہے ۱۲۔

۲۔ میں اس کو آگے بڑھا رہا تھا ۱۴۔

ذَهَبًا لِيَدْخُلَ فَقَالَ امْهَلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا
لَيْلًا أَوْ عِشَاءً يَكُنِي تَمْسُطُ الشَّعْبَةَ وَتَسْتَحِدُّ
الْمُعِيبَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي الزَّيْفَةُ أَنَّهُ قَالَ
فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْكَيْسُ الْكَيْسُ
يَا جَابِرُ لَعَنِي الْوَلَدَ۔

کہتے ہیں جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے جاما شہر میں گھس جائیں آپ نے فرمایا
زرادم لڑ عشاء کے وقت رات کو اپنے گھروں میں جاؤ تاکہ جس عورت
کے بال پریشان ہوں وہ کنگھی پوٹی کرے اور جس عورت کا خاوند غائب
تھا وہ پاکی کرے شہیم کہتے ہیں مجھ سے ایک معتبر شخص نے بیان کیا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اسے جابر بن عبد اللہ نے فرمایا تو
خوب خوب کیس کیمیر (امام نجاری نے کہا) کیس سے یہی مطلب ہے کہ
اولاد ہونے کی خواہش کیمیر۔

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى
تَسْتَحِدَّ الْمُعِيبَةَ وَتَمْسُطَ الشَّعْبَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ الْكَيْسُ
الْكَيْسُ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ذَهَبٍ عَنْ
جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْكَيْسِ۔

بَابُ تَسْتَحِدِّ الْمُعِيبَةِ وَ
تَمْسُطِ۔

ہم سے محمد بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے
کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سیار سے انہوں نے شعبی سے انہوں
نے جابر بن عبد اللہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ وسلم نے فرمایا جب تورات
کو اپنے گھر پہنچو تو اندر نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ عورت جس کا خاوند
غائب تھا استرہ سے پاکی کرے، اور جس کے بال پریشان
(بکھرے ہوئے) ہیں کنگھی پٹی کرے جابر نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ بھی فرمایا جب تو گھر پہنچے تو خوب خوب کیس کیمیر شعبی کے ساتھ
اس حدیث کو عبید اللہ نے بھی وہب بن کیشان سے انہوں نے جابر
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں بھی
کیس کا ذکر ہے۔

باب جب خاوند سفر سے آئے تو عورت
استرہ سے بالوں میں کنگھی کرے

۱۔ شام تک باہر ہی بیٹھے رہے ۱۲ منہ ۱۵ حالانکہ رات کو آپ نے سفر سے آنا منع کیا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے گریاں اس واسطے اجازت
دی کہ شہر والوں کو ان کے آنے کی خبر پہنچے مگر کسی تو ممانعت کی حدیث غریب ہے اس حالت پر جب گھر والوں کو خبر نہ ہو اور دفعۃً مسافر آئے پہنچے تورات کو اپنے
گھر میں نہ جائے ۱۲ منہ ۱۵ زبیر بن ابی حنیفہ کے بال نعل ڈالے ۱۲ منہ ۱۵ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۱۵ لیکن دوسرے لوگوں نے کہا اکیس اکیس سے یہ رول
ہے کہ خوب خوب جانا کیمیر جابری کہتے ہیں جب میں اپنے گھر پہنچا تو میں نے اپنی جود سے کہا کہ آنحضرت نے یہ حکم دیا ہے اس نے کہا یہ سرد چشم بھلاؤ میں نے صبح تک
اس کو نہ چھوڑا اس سے محبت کرتا رہا ۱۲ منہ ۱۵ روایت کتاب البیہود میں مرسلاً گذر چکی ہے ابو عمرو تو قانی نے کتاب معاشرۃ الامیین میں نکالا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد کو صوملہ و اولاد شمرہ قلب اور زہر چشم ہے اور زہر چشم سے پرہیز کرو ۱۲ منہ ۱۵ اپنے یتیم صاف پاک آراستہ کرے
تاکہ خدند اس کی طرف مائل ہو یہ مین تیز اور ادب کی بات ہے جو عورتیں تمیز دار ہوتی ہیں وہ ہر وقت کنگھی چوٹی خوشبو سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْرَاهِيلَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنْ السَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ تَجَعَلْتُ عَلَى بَعِيرِي قَطُوفٌ فَلِحَقَقِي رَاكِبٌ مِّنْ خَلْقِي فَتَخَسَّرَ بَعِيرِي بَعَثَنِي كَانَتْ مَعَهُ فَارَ بَعِيرِي كَلَحَنَ مَا أَنْتَ رَأَوْ مِنْ الْإِيلِ قَالَتْ نَتَّيْتُ يَا ذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ عَهْدٌ بِعَدِيْسٍ قَالَ أَتَزَوَّجْتُ قُلْتُ لَعَمْرُكَ قَالَ أَمْ تَيْبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ تَيْبًا قَالَ فَهَلَّا يَكُونُ تَلَا عِيَهَا وَتَلَا عِيَكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهَلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَمْيَ عَشَاءَ لَكُمْ تَسْتَهْجِ السَّحَابَةَ وَتَسْتَحِدُّ الْمُغِيبَةَ۔

باب ۳۵۔ وَلَا يَبْدِيَنَّ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ لَمْ يَطْهَرُوا عَلَى عِدَاكِ النِّسَاءِ۔

محمد سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے شمیم نے کہا ہم کو سیار نے خبر دی انہوں نے شمیم سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا ہم ایک جہاد غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب وہاں سے لوٹے مدینہ کے قریب پہنچے تو میں نے اپنے مٹھے دست، اونٹ کو آگے بڑھایا اتنے میں پیچھے سے ایک ہمارے محمد سے آگیا اور میرے اونٹ کو چھری سے ٹھونس دیا، میرا اونٹ بہت ہی عمدہ (تیز چالاک) اونٹ کی طرح چلنے لگا میں جو مڑ کر دیکھتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جو آگے بڑھ کر چلا اس کی وجہ یہ تھی کہ میری نئی شادی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا یہی شادی ہو گئی میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کنواری سے یا ثمرہ سے میں نے عرض کیا ثمرہ سے آپ نے فرمایا ارے! کنواری (چھوڑ کر) کیوں نہ کی وہ تجھ سے کھیتی تو اس سے کھیت جائز کہتے ہیں خیر جب ہم مدینہ پر پہنچے تو ہم شہر کے اندر گھسنے کو تھے کہ آپ نے فرمایا درودم اور اب رات کو عشاء کے وقت گھر میں پہنچو ایسا کرنے سے جس عورت کا سر پریشان ہو وہ لکھی کرے گی جس عورت کا خاوند غائب تھا وہ استرہ لے لے گی۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نور میں) یہ فرمانا ولایبدین زینتہن الا لبوعولتہن اخیر آیت لم یطہروا علی عورات النساء تک

(بقیہ صفحہ سابقہ) اپنے تئیں آراستہ رکھتی ہیں خصوصاً جب سفر سے خاوند آئے اس وقت تو خوب بناؤ سنگار کرتی ہیں لیکن بدترین فعلی عورتیں ہمیشہ میلی کھلی سر پریشان رہتی ہیں اور خاوند کران سے نفرت پیدا ہوتی جاتی ہے ۱۱۔ منہ (دراشتی منہ بنا) ۱۲۔ میں ابی کی خرق میں جلدی پہننا چاہتا ہوں ۱۳۔ منہ ۱۴۔ ہمارے آنے کی خبر تو ہو گئی ہے ۱۵۔ اس آیت میں پہلے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ولایبدین زینتہن الا لظہر منہا یعنی جس زینت کے کھینے کی ضرورت ہے مثلاً منہ انکھیں ہتھیلیاں وہ تو سب پر کھول سکتی ہیں مگر باقی زینت جیسے گلا سر پٹلی سینہ دھڑو یہ غیر مردوں کے سامنے دکھائیں مگر اپنے خاوندوں کے سامنے یا باپ یا سرور کے سامنے اخیر آیت تک امام ہمارے حضرت فاطمہؓ کی حدیث اس باب میں لائے اس کی مطابقت باب سے ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے اپنے والد یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم دھویا تو اس میں زینت کھولنے کی ضرورت ہوئی ہر گز محرم ہوا کہ باپ کے سامنے عورت اپنی زینت کھول سکتی ہے بعضوں نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حجاب کا حکم نہیں اترنا تھا ۱۶۔

۴۳۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ
شَيْءٍ دُوِيَ جَدُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَكْرَاهَهُ بَنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ
وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَدِينِ فَقَالَ وَمَا بَقِيَ مِنَ
النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمَ بِهِ مَعِيَ كَأَنَّهُ نَاطِلُهُ عَلَيْهَا
السَّلَامُ لَغُصْلِ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَعَلَى يَدَيْهِ بِالسَّاءِ
عَلَى تَرْسِهِ نَأْخُذُ حِمِيْرَ فَحَرَقَ نَفْسِي بِهِ
جُرحاً.

باب ۱۵۲- الَّذِينَ لَمْ يَلْقُوا الْحَمْلَ-

۴۳۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا
صَدُّ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ
شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْيَوْمَ أَهْمِي أَوْ فِطْرًا قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَافِي مِنْهُ
مَا شَهِدْتُهُ لِيَعْنِي مِنْ صَغِيرَةٍ قَالَ خَرَجَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى
ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا نَا وَلَا إِقَامَةً
ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ
وَأَمَرَهُنَّ بِصَلَاتِهِنَّ فَرَأَيْنَهُنَّ يَهْوِينَ
إِلَى إِذَا زِيَهُنَّ وَحُلُوْقَهُنَّ يَدْفَعْنَ إِلَى
يَلَالٍ ثُمَّ أَهْرَفْنَ هُوَ وَيَلَالٍ إِلَى

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے
انہوں نے ابو حازم سلم بن دینار سے انہوں نے کہا احد کے دن جو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زخم لگا اس کی کیا دوا کی گئی اس میں لوگ اختلاف
کرنے لگے آخر انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے پوچھا وہ اخیر صحابی
تھے جو مدینہ میں زندہ رہ گئے تھے انہوں نے کہا اب اس بات کا مجھ
سے زیادہ جاننے والا (دنیا میں) کوئی باقی نہیں رہا (کیوں کہ سب صحابہ
گزر گئے) ہوا یہ تھا کہ حضرت فاطمہ آپ کے مبارک چہرے سے خون دھوئی
جب انی تھیں اور حضرت علیؓ وصال میں پانی لاتے جاتے تھے
(جب خون بند نہ ہوا) تو ایک بوریا جلا کر آپ کے زخم میں
بھر دیا گیا۔

باب اسی آیت میں جو والذین لم یلقوا الحلم ہے اس کا بیان
ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے
خبر دی کہ کو سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالرحمن بن عباس نے کہا میں
نے ابن عباسؓ سے سنا اُن سے ایک شخص نے پوچھا کیا تم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبداللہ بن عباسؓ میں شریک تھے انہوں نے
کہا ہاں اور اگر میں آنحضرت کا رشتہ دار نہ ہوتا تو اپنی کم سنی کی وجہ سے
آنحضرت کے ساتھ شریک نہ ہو سکتا ابن عباس کہتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز کے لیے نکلے آپ نے نماز پڑھائی پھر
خطبہ سنایا لیکن ابن عباس نے (عید کی نماز میں) اذان اور اقامت
کا ذکر نہیں کیا نماز پڑھا چکنے کے بعد آنحضرت عورتوں پاس تشریف
لائے ان کو وعظ سنائی نصیحت کی اور خیرات دینے کا حکم کیا ابن عباس
کہتے ہیں میں دیکھ رہا تھا عورتیں اپنے کانوں اور حلق کی طرف ہاتھ
بڑھا رہی تھیں (زیر کمال نکال کس بلال کو خیرات کے طور پر دیتی جاتی

۱۔ یعنی جو بچے جوان نہیں ہوئے ان کے سامنے بھی اللہ نے عورتوں کو اپنی زینت کھولنے کی اجازت دی حدیث کی مطابقت باب سے ظاہر ہے کہ ابن عباسؓ
نے عورتوں کے کان و فرو دیکھے کہ ان میں عورتیں اس وقت بچے تھے بالغ نہیں ہوئے تھے ۱۲۔

وَأَحْصَيْنَاكَ حِفْظَنَا كَدَّ
عَدَدُنَا وَطَلَّاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطْلِقَهَا
طَاهِدًا مِّنْ غَيْرِ جَمَاعٍ وَشَهِدُ
شَاهِدَيْنِ -

۲۳۴ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرَّةً فَلْيَرَا جُعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى
تَطْهَرُ ثُمَّ يَحِضْ ثُمَّ تَطْهَرُ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ
بَعْدَ ذَلِكَ شَوْكًا قِيلَ لَنْ يَمْسُ فِتْلَكَ الْوَيْدَةَ
الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تَطْلُقَ بِهَا النِّسَاءُ -

بَابُ ۱۵۶ - إِذَا طَلَّقْتَ الْحَائِضَ تَعْتَدُ بِشَيْءٍ
الطَّلَاقِ -

اسی وقت شروع ہو جائے اور عدت کا شمار کرتے رہو پورے تین مہر
یا تین حیض، اور سنت کا طلاق یہی ہے کہ عورت کو اس مہر میں طلاق دے
جس میں جماع نہ کیا ہو اور طلاق کے وقت دو مردوں کو گواہ کر دے۔

ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک
نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی جو رو دامنہ بنت غفار کو حالت حیض میں
طلاق دے دی۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ
نے فرمایا عبد اللہ سے کہہ دیجت کہ اے اور اس عورت کو حیض سے پاک
ہونے تک اپنے پاس رہنے دے پھر اس کو حیض آنے دے پھر جب
حیض سے پاک ہو تو اب اس کا اختیار ہے چاہے اس کو رکھے چاہے
طلاق دے دے اور یہی مطلب ہے اللہ کے اس قول کا کہ عورتوں کو
ان کی عدت پر طلاق دو۔

باب اگر کوئی اپنی جو رو کو حیض کی حالت میں طلاق دے
دے تو اس طلاق کا شمار ہو گا یا نہیں۔

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور جب نکاح میں عورت کی رضا مندی شرط رکھی گئی ہے تو بیع نکاح یعنی طلاق میں بھی عورت کو دخل ہونا چاہیے ورنہ بیع بلا مرجع اور
ظلم مرجع لازم آئے گا میں کہتا ہوں غافلین کا یہ اجتہاد من میچ نہیں ہے ہماری شریعت میں جو قاعدہ رکھا گیا ہے وہی عقل سلیم اور مصلحت کے مناسب
عورت نہایت متلون المزاج اور بات بات پر بھگت جانے والی ہے اگر طلاق اس کے اختیار میں دیا جاتا تو ہر ایک عورت ہر روز تین چار مرتبہ اپنے خاوند
سے جدا ہر جاتی اور معاشرت میں ایک مرجع شکل پیدا ہوتی ہذا عورت کے اختیار میں طلاق نہیں رکھا گیا اس کا حق مفوض رکھنے کے لیے یہ حکم، بالکل کہ اگر
مرد بد مزاج ہو اور عورت کو اس کے پاس بسر کرنا دشوار ہو تو وہ بیعت میں اپنا مقدمہ پیش کر دے اگر بیع طلاق مناسب سمجھیں گے تو خاوند پر دینا واجب
ہو گا اسی طرح اگر خاوند کو طبعی یا تشکیلی یا سرزاکید یا جنونی یا لہو نکلے تب بھی عورت کو اختیار ہے کہ قاضی پاس مقدمہ پیش کرے کہ اس مرد سے جدا ہو جائے
اب مرد کو طلاق کا اختیار دیا گیا ہے وہ شرط ہے یعنی بلا وجہ طلاق کدو ہے جیسے ایک حدیث میں ہے کہ طلاق البض الباعث ہے اور جو مرد میں
طلاق دنیا مستحب یا واجب ہے وہ ایسی ہی صورتیں ہیں جن میں طلاق ہو جائے زوج اور زوجہ دونوں کے لیے عمدہ ہے ورنہ غافلین کی طرح مسلمانوں
کو بھی یہ عیب بننا چاہیے کہ ان کی عورتیں خرافت سے حرام کاری کرتیں اور چونکہ خاوند کو گواہ کے طور پر رکھتیں۔ اب غافلین بھی اتنی مدت دراز اندر ہزاروں
تجربوں سے کچھ سمجھتا ہے کہ عورتیں طلاق سے قائل ہوتی ہیں کہ عورت اور قریب مصلحت سے قائل آدمی ان امور میں غور کر کے سمجھتا ہے کہ نہایت اسلامی و اسلامی پیغمبر کی ہدایت میں
بیعت طلاق بانی ہوئی نہیں ہے بلکہ الہامی اور من جانب اللہ و منزل علی اللہ و از افرا سن نور ۱۱۲ (روحانی منہج) ۱۵۷ یعنی اس مہر میں صیبت نہ کی ہو ۱۲۰ (مفسر فقہیہ جعفریہ)

باب طلاق دینے کا بیان

اور کیا طلاق دیتے وقت عورت کے منہ درمیان طلاق دے

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا میں نے ابن شہاب ذہری سے سنا کہ پڑھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس بی بی نے آپ کے ساتھ سے اللہ کی پناہ مانگی تھی انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ یوں کی بیٹی (امیر یا اسماء) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی (آپ اس سے نکاح کر چکے تھے) اور آپ اس کے نزدیک گئے تو کیا کہنے لگی میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں (بڑی کم قسمت تھی) آپ نے فرمایا تر نے بڑے شخص (یعنی پردردگار کی) پناہ لی ہے اب اپنے میکے میں چلی جا امام بخاری نے کہا اس حدیث کو حجاج بن یوسف بن ابی مینع نے بھی اپنے دوا ابو مینع (حمید اللہ بن ابی زیاد) سے انہوں نے ذہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن بن سلیمان بن عبد اللہ بن غفلہ انصاری نے انہوں نے حمزہ بن ابی اسیدؓ

باب ۱۵۱ من طلق وھل یوجع الرجل

أمراته بالطلاق

۲۳۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ أَيْ أَدْرَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَعَاذَتْ مِنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا قَدْ عَذَّبَ بِعَظِيمِ الْحَقِّ بِأَهْلِكَ قَالَ أَبُو حَبِيدٍ اللَّهُ سَادَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ -

۲۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَسِيلٍ عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ أَبِي أُسَيْدٍ

(بقیہ صفحہ سابقہ) معایت منکر ہے قابل قبول نہ ہوگا اور شافعی کا یہ کہنا کہ نافع ابو الزبیر سے زیادہ ثقہ ہے اور نافع کی روایت ہے کہ اس طلاق کا شمار بگڑا تو اسکا قبول کرنا بہتر ہے میں نہیں ہے کیوں کہ ابن حزم نے خود نافع کے طریق سے بھی ابوالزبیر کے موافقا ۱۲۱۱ھ (حواشی صفحہ ۱۵۱) لے یعنی عورت کو غائب کر کے بعضوں نے کردہ سمجھا ہے کیوں کہ یہ مرد کے خلاف ہے ۱۲۱۱ھ اپنے میکے میں چلی جائے طلاق کا کہنا یہ ہے ایسے کہ یہ کے الفاظ میں اگر طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑ جاتا ہے کہتے ہیں پھر ساری عمر عورت جنگلیاں پھرتی جاتی تھی اور کہتی جاتی تھی بد نصیب ہوں ایک روایت میں یوں ہے کہ یہ عورت بڑی خوبصورت تھی آنحضرتؐ کی بی بیان ڈیریں کہیں ہم پر غالب نہ ہو جائے انہوں نے اس کو فریب دیا کہ آنحضرتؐ جب ترے پاس آئیں تو یوں کہنا میں اللہ کی پناہ تم سے چاہتی ہوں آپ کو الیا کہنا بہت پسند آتا ہے وہ عورت تھی بھولی بھالی اس پکڑ میں آگئی جب آنحضرتؐ نے اس سے محبت کرنا چاہی تو وہ یہ کہہ بیٹھی آپ نے اس کو طلاق دے دیا امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ عورت کے منہ درمیان طلاق دینے میں کوئی قباحت نہیں میں کہتا ہوں بلیک خاص واقعہ ہے اول تو اس عورت کا کہنی من محبت آپ پر نہ تھا دوسرے خود اس نے شرارت کی بھلا یہ کیا بات تھی کہ خاندان جو سب سے زیادہ دنیا میں لاپرواہ ہے اس سے اللہ کی پناہ مانگنے لگی اس لیے آپ نے اس کے منہ درمیان طلاق دیدیا یہ کچھ مردت کے خلاف نہ تھا ۱۲۱۱ھ اس کو لعنت بن میمان نے تاریخ میں اور ذہبی نے نہایت میں اور بیہقی نے من کیا ہے ۱۲۱۱ھ حنظلہ اس کا دادا تھا جو بنگالہ میں خلیفہ کی حالت میں شہید ہوا تھا آنحضرتؐ نے فرمایا فرشتے اس کو غسل دے رہے ہیں اسی وجہ سے اس کو عبد الرحمن بن غنیل کہتے ہیں ۱۲۱۱ھ -

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهَا الشَّرْطُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ فَجَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْبِسُوا ههنا وَدَخَلَ وَقَدْ أَقْبَى بِالْجَوْنِيَّةِ فَأَنْزَلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتٍ أُمَيْمَةَ بِنْتَ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاهِيلَ وَمَعَهَا دَأْيَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هِيَ نَفْسُكِ لِي قَالَتْ وَهَلْ تَهَبُ لِمَلَكَةٍ نَفْسَهَا لِلسُّوْقَةِ قَالَ فَاهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِيَسْكُنَ فَقَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ عَذِيتُ بِمَعَاذِ اللَّهِ خَرَجَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسَهَا رِزْقَيْنِ وَالْإِخْفَا يَا هَلِيهَا وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّيْسَابُورِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَايَسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاهِيلَ فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَكَانَتْهَا كَرِهَتْ ذَلِكَ فَاهْوَى

سے انہوں نے اپنے والد ابوسعید سے انہوں نے کہا ہم (ایک بار مدینہ سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک معاملہ والے باغ پر پہنچے جس کا نام شرط تھا وہاں جا کر دو اور باغوں کے بیچ میں بیٹھ گئے ہم لوگوں سے فرمایا تم لوگ ہمیں بیٹھو اور آپ باغ کے اندر تشریف لے گئے وہاں جون قبیلے کی عورت آنحضرت پاس لائی گئی اس کو کھجور کے باغ میں ایک گھر میں اتارنا اس عورت کا نام امیمہ بنت نعمان بن ثمرامیل تھا اس کے ساتھ اس کی انا کلائی بھی تھی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا اپنی جان مجھ کو بخش دے اس (کہنت) نے زبان سے کیا نکالا کہیں بادشاہزادیاں بھی اپنی جان بازاروں (یعنی رعیت) کو بخشا کرتی ہیں۔ آپ نے اس سمجھنے پر بھی پلیر سے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کے دل کو نشی ہوئی۔ وہ کیا کہنے لگی میں تم سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں اس وقت آپ نے فرمایا تو نے ایسے کی پناہ لی جو پناہ لینے کے قابل نہیں اور آپ باہر آ گئے آپ نے فرمایا ابوسعید اس کو ایک بڑا کپڑے کا احسان کے طور پر ادا کرے اور اس کے گھر والوں میں پہنچا دے اور حسین بن ولید نیشاپوری نے (جن سے امام بخاری نہیں ملتے) اسی حدیث کو عبد الرحمن بن غنیمت نے روایت کیا انہوں نے عباس بن سہل سے انہوں نے اپنے والد سہل بن سعد اور ابوسعید نے دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیمہ بنت ثمرامیل سے نکاح کیا جب وہ آپ کے پاس لائی گئی آپ نے اس پر ہاتھ رکھا تو اس (کہنت بد نصیب) کو برا لگا آپ نے ابوسعید سے فرمایا! اچھا

۱۱۱ھ میں امیر انصار ۱۲۱ھ میں آپ نے اس سے نکاح کیا تھا ۱۲۱ھ میں آپ نے اس کا دل خوش کرنے کے لیے فرمایا ورنہ آپ اس سے بیزاری محبت کر سکتے تھے ۱۲۱ھ میں کہنت عورت تھی حالانکہ شہرہ دیدہ تھی اور ایک ذرا سے زمیندار کی بیٹی مگر داغ تو دیکھو اپنے نہیں ملکہ مضطرب تھے اور آنحضرت کو جو دنیا اور دین دونوں کے بادشاہ تھے بازار میں اور رعیت کہنے لگی وہ دے عقل کہتے ہیں پھر تمام عورتیں ترقی رہی اور کہنت رہی مانے کو فریب دیا گیا ۱۱۱ھ میں سمانہ نے آپ ہی کاظم اور کرم تھا اگر دوسرا کوئی ہوتا تو دھڑ سے جوتا لٹاتا اور زبردستی اس کو لگا کر اس سے جماع کرتا کہنت ہماری جو روح کرم ہی سے لگی زبان دلائی کرنے لیکن اس پر تو سلطان سمانہ سے بد رو دکھا اس سے بڑھ کر کون ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہاں بفرستادہ

أَبَا سَيْدٍ أَنْ يَجْعَلَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ
رَازِقَتَيْنِ-

۲۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو هَيْمٍ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ
حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ
عَنْ أَبِيهِ بِلَدَا-

۲۳۹- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا
هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عَلَّابٍ
يُوسُفُ بْنُ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِأَبْنِ عُمَرَ جُلُّ
طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ تَعْرِفُ
أَبْنَ عُمَرَ ابْنَ ابْنِ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ
حَائِضٌ فَأَيُّ عُمَرَ لَبَّيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا فَأَمَرَهُ أَنْ يَرِاجِعَهَا
فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيَطْلُقْهَا
قُلْتُ فَهَلْ عَدَّ ذَلِكَ طَلَاقًا قَالَ أَسْرَأَيْتَ أَنْ
عَجَزُوا أَسْتَحَقُّ-

بَابُ مَنْ أَجَازَ طَلَاقَ
الثَّلَاثِ-

لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَاِمَّا لَكُمْ
بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْمِعُكُمْ بِمَا حَسَنًا-

اسس کو روانہ کر دو اور ایک جڑا سفید کپڑوں کا اس کو احسان کے طور پر
دیو۔

ہم سے عبداللہ بن محمد سند بنی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم
بن ابی الزیر نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن غیل نے انہوں نے حمزہ
بن ابی السید سے اور عباس بن سہل سعد سے ان دونوں نے اپنے اپنے
والد سے یہی حدیث۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ
نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو غلاب سے انہوں نے یونس
بن جبر سے انہوں نے کہا میں نے ابن عمر سے کہا اگر کوئی شخص
اپنی جورو کو حیض کی حالت میں طلاق دے دے تو کیا انہوں نے
کہا تم عبداللہ بن عمر کو پہچانتے ہو انہوں نے اپنی عورت کو حیض کی حالت
میں طلاق دے دیا تھا اس پر حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے تذکرہ کیا آپ نے فرمایا ابن عمرؓ کہہ رہے تھے کہ جب
وہ حیض سے پاک ہو جائے اب اگر اس کو طلاق دینا چاہیے تو،
طلاق دیے پر رخصت ہوتے ہیں میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا طلاق،
جو حیض میں دیا تھا محسوب ہوگا یا نہیں انہوں نے کہا فرض کرو کہ رخصت
نہ کرے یا حاققت سے کوئی فرض بجا نہ لائے۔

باب اگر کسی نے تین طلاق دے دیئے تو جس نے
کہا کہ تینوں طلاق پڑ جائیں گے اس کی دلیل ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا طلاق دو بار ہے اس کے
بعد یا دوسرے کے موافق عورت کو رکھ لینا چاہیے یا اچھی طرح رخصت

(بقیہ صفحہ سابقہ) نواح میں پکلی تھے ۱۲ منہ سے اس کو ابوالنعم نے متخرج میں دمل کیا۔

(حواشی صفحہ ۱۱) ۱ منہ محسوب کیوں نہیں ہوگا ۱۲ منہ سے کیا ہو سکتا ہے وہ فرض اس کے ذمہ مطلق نہ ہوگا ۱۲ منہ
۱۲ منہ ایک ہی مرتبہ یا ایک کے بعد ایک کر کے ۱۲ منہ سنت یہ ہے کہ اگر عورت کو تین طلاق دینا منظور ہو تو پہلے طلاق دے پھر
تیسرے طلاق دے اب رخصت نہیں ہو سکتی اور عورت بائیس ہو گئی اور یہ خاندن پھر اس عورت سے نواح نہیں کر سکتا جب تک وہ
دوسرے خاندن سے نہ اٹھ لے اور وہ طلاق دے عورت کو رکھ جائے اور بہتر یہ ہے کہ ایک طلاق پر اکتفا کرے عورت کو رکھ جانے (بابی موقوفہ)

وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَرْئِيٍّ طَلَّقَ لَا أَسْمَى
أَنْ تَبْرُثَ مَبْنُوتَتُهُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ
تَبْرُثُهُ وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ تَزْوِجُ
إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ قَالَ نَعَمْ
قَالَ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ إِنَّ مَاتَ الزَّوْجُ
الْأَخَرُ فَرَجَعَ عَنْ ذَلِكَ -

کردینا۔ اور عبداللہ بن زبیر نے کہا۔ اگر کسی بیمار شخص نے اپنی عورت کو طلاق بائن دے دیا۔ تو وہ اپنے خاوند کی وارث نہ ہوگی اور عاصم بن شیبہ نے کہا وارث ہوگی اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا اور ابن شبرمہ (کوفہ کے قاضی) نے شعبی سے کہا۔ کیا وہ عورت عدت کے بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے انہوں نے کہا ہاں ابن شبرمہ نے کہا پھر اگر اس کا دوسرا خاوند بھی مر جائے تو وہ کیا دو لڑکی کی وارث ہوگی اس پر شعبی نے اپنے فرائض سے رجوع کیا۔

۲۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیس نے بیان کیا کہ ہم کلام اکیچہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) کے بعد وہ عورت بائن ہو جائے گی اب اگر کسی نے اپنی عورت کو ایک ہی مرتبہ میں تین طلاق دے دیے مثلاً یوں کہا تجھ کو میں نے تین طلاق دیے یا ایک ہی طہر میں بد نعات ایک ایک کر کے تین طلاق دے دیے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے جہر طلاء اور ائمہ اربعہ کا تو یہ قول ہے کہ تمیز طلاق پڑ جائیں گے لیکن ایسا کرنے والا ایک بدعت اور حرام کام تک ہوگا اور امام ابن حزم اور ایک جماعت اہل حدیث اور امامہ اور اہل بیت کا یہ قول ہے کہ ایک طلاق بھی نہیں پڑنے کا اور اسحاق بن راہویہ کا یہ قول ہے کہ اگر عورت مدفوعہ ہے تو تمیز طلاق پڑ جائیں گے ورنہ ایک پڑے گا اور اکثر اہل حدیث اور ابن عباس اور محمد بن اسحاق اور عطاء اور مکرمر کا یہ قول ہے کہ ایک طلاق بھی پڑے گا خواہ عورت مدفوعہ ہو یا غیر مدفوعہ اور اس کا اختیار کیا ہے ہمارے مشائخ اور اماموں نے جیسے شیخ الاسلام ابن قیم اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور علامہ شرنوبلی اور محمد بن ابراہیم وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تین طلاق سب سے زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں ایک صریح حدیث ہے ابن عباس کی کہ انہوں نے اپنی عورت کو ایک مجلس میں تین طلاق دے دیے آنحضرت نے فرمایا ایک طلاق چاہا اس سے رجعت کرے اور حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں گواس کے خلاف فتویٰ دیا اور تمیز طلاق قائم رکھے مگر حدیث کے خلاف ہم کو حضرت عمرؓ کا اتباع ضرور ہے نہ اور کسی کا خواہ امام مسلم ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ تین طلاق ایک بار دینا ایک ہی طلاق غنا آنحضرتؐ اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کی خلافت میں بھی دو برس تک پھر حضرت عمرؓ نے لوگوں کو ان کی جد بادی کی سزا دینے کے لیے یہ حکم دیا کہ تمیز طلاق پڑ جائیں گے اور یہ ایک اجتہاد ہے حضرت عمرؓ کا جو ایک حدیث کے خلاف قابل عمل نہیں ہو سکتا میں کہتا ہوں مسلمانو! اب تم کو اختیار ہے خواہ حضرت عمرؓ کے فتویٰ پر عمل کرو گے یا آنحضرتؐ کی حدیث کو چھوڑ دو خواہ حدیث پر عمل کرو حضرت عمرؓ کے فتویٰ کا کچھ عمل نہ کرو ہم تو شیعہ تھے کو اختیار کرتے ہیں پھر ابوہریرہؓ نے تو غلاب کا خلافت فرمودہ مذہب کا فتویٰ کر دیا۔

(حواشی صفحہ ۱۷۱) لے تیسرا طلاق دے کر امام حجازی نے اسی آیت سے اس پر دلیل لی ہے کہ تین طلاق اپنی عورت کو دینا جائز ہے یعنی سنت کے موافق ہر ایک طہر میں ایک ایک طلاق کر کے اور ترجیح باب کا یہی مطلب ہے تب نوایت سے استدلال صحیح ہوگا شرنوبلی نے کہا امام بخاری نے آیت کے عموم سے اس پر دلیل لی کہ تین طلاق ایک طلاق شمار ہوگا۔ لیکن نے کہا کہ تین طلاق کے لفظ سے دلیل لی کہ جب دو طلاق ایک بارگی جائز ہوتے ہیں تو تیسری طلاق کے بھی ہونا چاہیے سب استدلالات نامزد ہیں قرآن شریف کو آنحضرتؐ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا تھا جب آپؐ نے خود یہ حکم دیا کہ ایک بارگی تین طلاق دے دے تو ایک ہی طلاق پڑے گا قرآنیت کا صریح مطلب یہ ہوگا کہ طلاق کے بعد رجعت کرنے کا اختیار دو طلاقوں تک ہے تیسرے طلاق کے بعد پھر رجعت نہیں ہو سکتی اگر کسی نے دوسرا طلاق بھی دے دیا تو اب اس کو اختیار ہے چاہے تو رجعت کرے چاہے تیسرا طلاق اور دے کر عورت کو رجعت کر دے تو آیت ان لوگوں کے خلاف جہت ہے جو کہتے ہیں تین طلاق ایک بارگی پڑ گئے ہیں ۱۱۲ھ اس کو شافعی اور حنفی اور حنفی نے دہل کیا ۱۲۱ھ منسوخ جس کے بعد رجعت نہیں ہوتی ۱۲۱ھ جب ابن عمرؓ نے یہ فتویٰ دیا ۱۲۱ھ ۱۲۱ھ اور کہنے لگے عدت کے اندر اگر خاوند مر جائے تو وارث ہوگی ورنہ نہیں ۱۲۱ھ۔

أَخْبَرَنَا مَا لِكُ عَنْ أَبِي شَهَابٍ أَنَّهُ سَمِعَ
 بَنَ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ عَوِيْرُ الْعِلَاقِ
 جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عِدِّي الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ
 يَا عَاصِمُ إِنَّ آيَةَ رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ
 رَجُلًا يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلِّ
 لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذَلِكَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ
 وَعَابَهَا حَتَّى كَبَّرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَ عَوِيْرُ فَقَالَ
 يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ عَاصِمٌ لَمَتَانِي بِخَيْرٍ نَذَرْتُكَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتَهُ عَنْهَا
 قَالَ عَوِيْرُ فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَجَبَ عَوِيْرُ حَتَّى
 أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ النَّاسَ يَقُولُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِرَائِي رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا
 يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّكَ وَفِي صَلَاحِيَّتِكَ نَادَهُبُ
 فَأْتِ بِهَا فَالْ سَهْلُ فَتَلَاغَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَرَعَا نَالَ عَوِيْرُ كَذِبٌ
 إِلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَكْتُمَا فَطَلَعْتُمَا ثَلَاثًا
 قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے ان کو سہل بن سعد ساعدی نے
 خبر دی کہ عویر عولانی عاصم بن عدی انصاری کے (مصلی) پاس آیا اور
 کہنے لگا عاصم بھلا بتاؤ تو اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد
 کو (فعل) شنیع کرتے ہوئے، پائے تو کیا کرے اگر اس کو مار ڈالے تو ہم لوگ
 اس کے قصاص میں اس کو بھی مار ڈالو گے پھر کیا کرے عاصم
 تم یہ مسئلہ میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو
 عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو اس قسم کے
 سوالات کرنا برا معلوم ہوا۔ برا کہا یہاں تک کہ عاصم پہا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کر لیں گے۔ جب عاصم اپنے
 گھر میں آئے تو عویر ان کے پاس آیا کہنے لگا کہو آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا (واہ رے اچھے رہے) تم نے مجھ کو
 آفت میں ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ ناگوار گزار عویر
 نے کہا خدایا کی قسم میں تو باز نہیں آنے کا ضرور یہ مسئلہ آپ سے پوچھوں
 گا عرض عویر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ لوگوں میں علانیہ
 بیٹھے ہوئے تھے عویر نے کہا یا رسول اللہ بتلائیے اگر کوئی شخص
 اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو پائے (وہ اس پر سوار ہو) تو کیا
 کرے اس کو مار ڈالے تو آپ لوگ اس کو بھی مار ڈالیں گے پھر کیا
 کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اللہ تعالیٰ نے تیرے
 اور تیری جورو کے باب میں اپنا حکم اتارا ہے جا اپنی جورو کو بلا لا
 سہل کہتے ہیں پھر جورو مرد دوڑوں نے لعان کیا میں بھی اور لوگوں کے
 ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا برا تھا جب دوڑوں نے لعان
 سے فارغ ہوئے تو عویر کہنے لگا یا رسول اللہ اگر میں اس عورت
 کو رکھوں تو جیسے میں نے اس پر بھڑٹا بندھا اس نے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے حکم دینے سے پہلے ہی اپنی جورو کو تین طلاق دے دیے اور

لے وہ شرمندہ ہونے کو میں نے ناحق ایسی بات پوچھی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے ۱۲ منہ

عَسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاكَ الْأَدْلُ

باب ۱۵۱۱ مِّنْ حَدِيثِ نِسَائٍ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ لَا ذَوَائِكَ إِن كُنْتُمْ تُؤَدُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكَنَّ وَأُزَوِّجْكَنَّ سَرَلًا جَمِيلًا

۲۴۳۳- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَيْرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَلِمَ يَعْدُ ذَلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا

۲۴۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عَنْ مَسْرُودٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ خَيْرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاكَ تَلَ مَسْرُودٍ لَا أَبَايَ أَخِي وَكُلُّهَا وَاحِدَةٌ أَوْ مِائَةٌ بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي

بَاب ۱۵۱۲ إِذَا قُلَّ فَارْقُودُ أَوْ سَرَحْتُكَ أَوْ الْخَلِيَّةُ أَوْ الْبَرِيَّةُ

عورت پہلے خاوند کے لیے درست ہو گئی آپ نے فرمایا نہیں جب تک دوسرا مرد اس سے مزہ نہ اٹھالے جیسے پہلے مرد نے اٹھایا تھا۔

باب جو شخص اپنی جوڑوں کو اختیار کر دے

اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ احزاب میں) یہ فرمانا اے پیغمبر اپنی بیویوں سے کہہ دے اگر تم دنیا کی زندگی کا مزہ چاہتی ہو اور اس کلامان تو آؤ میں تم کو کچھ دے کر اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے کہا ہم سے اعش نے کہا ہم سے سلم بن صبح (ابو الضحیٰ) نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار دیا آپ کے پاس ہیں یا چھوڑ دیں ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا پھر ایسا کرنے سے کوئی طلاق ہم پر نہ پڑے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے عامر شعبی نے بیان کیا انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے عورت کو اختیار دینے کا مسئلہ پوچھا (اس میں طلاق پڑتا ہے یا نہیں) انہوں نے کہا آنحضرت نے ہم کو اختیار دیا تو کیا یہ طلاق تھا مسروق نے کہا اگر میں اپنی عورت کو ایک بار کیا سو بار اختیار دوں پھر وہ مجھ کو اختیار کرے تو کچھ پرواہ نہیں (یعنی طلاق نہ پڑے گا)

باب (طلاق بالکناہ یا کابیان)

اگر مرد اپنی عورت سے کہے میں تجھ سے جدا ہو گیا جاتے تھے رخصت

۱۔ خواہ خاوند کے پاس رہیں یا اپنے تین طلاق دے لیں ۱۲ منہ ۱۳ دن یا کنت پر لات مارے ۱۲ منہ ۱۳ دن جہر عطا دلائی قول ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو اختیار کرے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی طلاق نہیں پڑے گا لیکن اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے یعنی الگ ہو جانا تو اس میں اختلاف ہے کہ ایک طلاق پڑتا ہے یا تین یا تین طلاق پڑ جاتے ہیں اور راجح یہ ہے کہ ایک طلاق پڑ جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۳ دن یعنی طلاق نہ تھا ۱۲ منہ۔

أَوْ مَا عَنِّي بِالطَّلَاقِ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ
وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَرْحَوْهُنَّ مِثْلًا
جَمِيلًا وَقَالَ وَاسْتَرْحُكُنَّ مِثْلًا
جَمِيلًا وَقَالَ فَلَمَّا سَأَلَ بِمَعْرُوفٍ
أَوْ تَسْرِيعِهِمْ بِإِحْسَانٍ وَقَالَ أَوْ
فَإِذَا قُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَقَالَتْ
عَالِشَةُ قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي
بِفِرَاقِهِ -

باب ۱۲۱ مَنْ قَالَ لِمَرْأَةٍ أَنْتَ عَلَى حَرَامٍ
وَقَالَ الْحَسَنُ نِيَّتُهُ وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ
إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ
مَسَمُوكًا حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ وَلَيْسَ
هَذَا كَالَّذِي يَحْرِمُ الطَّعَامَ لَمَرَاتِهِ لَا يَقَالُ

بے یا تو اب غلط ہے یا الگ ہے یا اور کوئی ایسا ہی لفظ کہے اور طلاق
کی نیت ہو تو طلاق پڑ جانے کا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ احزاب میں) فرمایا
ان کو اچھی طرح رخصت کر دو اور (اسی سورہ میں) فرمایا اؤ میں تم کو
اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔ اسی طرح (سورہ بقرہ میں) فرمایا
یا تو دستبر کے موافق رکھ لینا چاہیے یا اچھی طرح رخصت کر دینا
اور اسی مضمون کو (سورہ طلاق میں) لیں فرمایا اور فاروقین بمعروف
اور حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے کہ
میرے ماں باپ کبھی یہ نہیں کہنے کے کہ میں آنحضرتؐ سے فراق کروں
لوں (یہاں فراق سے طلاق مراد ہے)

باب اگر کوئی مرد اپنی عورت سے یوں کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے
امام حسن عسکریؒ نے کہا اس کی نیت کے موافق ہوگا اور عالموں نے
لین کہا ہے جب کوئی مرد اپنی عورت کو تین طلاق دے تو وہ اس
پر حرام ہو جائے گی تو صرف طلاق اور فراق سے ثابت کی اور عورت
کو حرام کرنا کھانے کو حرام کرنے کی طرح نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے

۱۔ تو رخصت کے لفظ سے طلاق مراد نہیں رکھا مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ مریح طلاق وہی ہے جس میں طلاق کا لفظ ہو یا اس کا مشتق مثلاً انت مطلقۃ یا الطلاق
یا انت طالق یا ملک الطلاق یا انت طالق جیسے فراق تفسیر غیر بریہ وغیرہ سے طلاق مجب ہی پڑے گا کہ خاوند کی نیت طلاق کی ہو کیوں کہ ان الفاظ کے معنی سوا
طلاق کے اور میں آئے ہیں جیسے سورہ احزاب کی اس آیت میں یا ایہا الذین آمنوا لا تلغوا فیہن المومنات ثم طلقتن من قبل ان تمسرن من فاکم علیہن من عدۃ
تعدو نہا فتمت من دسہ ہرین سرا جیلا یہاں تسریح سے رخصت کرنا مراد ہے نہ طلاق دینا کیوں کہ طلاق کا ذکر تو پہلے ہو چکا ہے اور غیر مذکورہ عورت
ایک ہی طلاق سے بائن ہو جاتی ہے دوسرے طلاق کا عمل کہاں ہے ۱۲ منہ ۱۵ یہاں رخصت سے طلاق مراد ہو سکتا ہے اور دوسرے معنی بھی
مراد ہو سکتے ہیں پھر جو لفظ دو معنوں کا متحمل ہو اس میں ایک معنی کی تعیین بغیر نیت کے نہ ہوگی ۱۲ منہ ۱۵ یہاں تسریح اور فاروقین سے طلاق مراد
نہیں ہے کیونکہ طلاق کا ذکر ادا ہو چکا ہے ۱۲ منہ ۱۵ تو فراق اور تسریح دونوں کے دو دو معنی ہوئے اس حدیث کو خود امام بخاریؒ نے
کتاب النکاح میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ ایسا کہنے والی کی نیت اگر طلاق کی ہوگی تو طلاق
پڑے گا اگر طہار کی نیت ہوگی تو طہار ہو جائے گا خفیہ کہتے ہیں اگر ایک طلاق یا دو طلاق کی نیت کرے تو ایک طلاق بائن پڑے گا اگر طلاق کی نیت
نہ کرے تو وہ ایلا ہوگا امام ابو ثور اور انداعی نے کہا ایسا کہنے سے قسم کا کفادہ دے بعضی نے کہا لہار کا کفادہ دے مالکیہ کہتے ہیں ایسا کہنے
سے تین طلاق پڑ جائیں گے لیکن کہتے ہیں ایسا کہنا لغو ہے اور اس میں کھ لازم نہ آئے کاغرض اس مسئلے میں قرطبی نے سلف سے اشعار
قول نقل کیے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ صرف حرام کہنے سے حرمت نہیں ہو سکتی جب تک طلاق کا لفظ نہ پڑے یا طلاق کی نیت
نہ کرے ۱۲ منہ ۱۵ کیوں کہ کھانے کو اپنے اہل حرام کرنا محض لغو ہے و حرام نہ ہوگا ۱۲ منہ ۱۵

لِطَعَامٍ الْحِلِّ حَرَامٌ وَيَقَالُ لِلْمُطَلَّغَةِ
حَرَامٌ وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ
لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَقَالَ
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ تَائِبٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا
سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقَتْ
مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ الذَّيْبَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا فَإِنْ
طَلَّقَتْهَا ثَلَاثًا حَرَمَتْ حَتَّى تَنْكِحَ
زَوْجًا غَيْرَكَ.

۲۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاذٍ
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ
فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَكَ فَطَلَّقَهَا
كَانَتْ مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ
تَصِلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ تَرِيدُكَ فَلَمْ
يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتْ ابْنَ عَبَّاسٍ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ
زَوْجًا غَيْرَكَ فَدَخَلَ بِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ
إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرُبْنِي إِلَّا هَنَةً
وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ وَبَقِيَ إِلَيَّ شَيْءٌ أَفْكَحِلُّ
لِزَوْجِي الْآخِلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حلال کھانے کو حرام نہیں کہہ سکتے اور طلاق والی عورت کو حرام کہتے ہیں
اور اللہ تعالیٰ نے تین طلاق والی عورت کے لیے یہ فرمایا کہ وہ
اگلے خاوند کے لیے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند سے
نکاح نہ کرے۔ اور لیث بن سعد نے نافع سے نقل کیا عبد اللہ
بن عمر سے جب پوچھتے اگر کسی مرد نے اپنی عورت کو طلاق دیدیے
تو وہ کہتے اگر تو ایک بار یا دوبار طلاق دیتا تو رجعت کر سکتا تھا کیونکہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایسا ہی حکم دیا لیکن جب تو نے
تین طلاق دے دیئے تو اب وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی یہاں تک
کہ تیرے سوا اور کسی شخص سے نکاح کرے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معاویہ نے
کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے والد سے انہوں نے حضرت
عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (رفاعہ) نے اپنی بی بی (تمیم بنت
دیبہ) کو (تین) طلاق دے دیئے اس نے دوسرے خاوند سے
نکاح کر لیا اس کا ذکر (عصفرتاس) کپڑے کے سرے کی طرح تھا عورت
کو اس سے پرانہ جیسا وہ چاہتی تھی نہ ملا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پکس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرے خاوند نے مجھ کو طلاق
دے دیا (یعنی رفاعہ) نے تو میں نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا
اس نے مجھ سے صحبت کی اس کا ذکر کیا ہے گویا موت کا پھنسنے
(زرم ناکارہ) کل ایک ہی بار اس نے مجھ سے صحبت کی وہ بھی
بیکار (دخول ہی نہیں ہوا) اوپر ہی اوپر چھو کر رہ گیا) کیسا اب
میں اپنے پہلے خاوند کے لیے (رفاعہ) حلال ہو گئی آپؐ نے فرمایا

اے امام شافعی کا یہی مذہب ہے کہ اگر کوئی کھانا یا مینا اپنے اہل حرام کے سترہ دفعہ لغو ہے اور ہمارے امام احمد بن حنبل نے کہا اس میں قسم کا کفارہ لازم ہو
گا اور امام بخاری کا اس مسئلہ میں میلان شافعی کی طرف معلوم ہوتا ہے ۱۱ منہ ۵ پھل سے صحبت کرنا طلاق پانے اور عدت گذر جانے سے وقت تیرے
لیے حلال ہوگا اس کو ابوالجهم طبرن مرسلی ہابی نے اپنی خبر میں دہل کیا ۱۱ منہ ۵ عبد الرحمن بن زبیر ۱۱ منہ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِلْنَ لِرَوْحِكَ الْأَدْلَ حَتَّى
يَذُوقَ الْأَخْرَ عَسَيْتَ لَكَ وَتَكُونُ
عَسَيْتَ لَكَ -

بَاب ۱۶۲ لَمْ تَحْرَمَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ
لَكَ -

۲۴۶- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ
الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مَعُوبَةُ عَنْ يَحْيَى
بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ
عَبَّاسٍ يَقُولُ إِذَا خَرَّمُوا امْرَأَةً لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ
لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ أَصْلًا حَسَنَةً -

۲۴۷- حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَبَّاحٍ
حَدَّثَنَا حَجَّابٌ عَنْ أَبِي جَرِيٍّ قَالَ ذَعَمَ عَطَاءٌ
أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ عَمِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ
هَذَا زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ وَلَشَرَبَ عِنْدَهَا
عَسَلًا فَتَوَصَّيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ آيَتَنَا
دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِلُّ
إِنِّي أَحَدُ مَنْكَ رِيحٌ مَغْفِيرٌ أَكَلْتُ مَغْفِيرٌ

تو پہلے خاوند کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک
دوسرا خاوند تیری شیرینی نہ چکے اور تو اس کی شیرینی نہ چکے (اچھا طرح
دخول نہ ہو)

باب اللہ تعالیٰ کا سورہ تحریم میں ایہ فرمانا ایسی نئی چیز جو
جزیر اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے حلال کی ہے اس کو تو کیوں حرام کرتا ہے
مجھ جسے بن صباح نے بیان کیا انہوں نے ربیع بن نافع سے
سنا کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر رضی
سے انہوں نے یحییٰ بن حکیم سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں
نے ابن عباس سے وہ کہتے تھے اگر کوئی اپنی عورت کو کہے تو مجھ پر حرام
ہے تو یہ لغو ہے ایسا کہنے سے کچھ نہیں ہوتا عورت حلال رہتی ہے تم کو
اللہ کے رسول کی پیروی اچھی پیروی ہے۔

مجھ سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد
اور نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا عطاء بن ابی رباح کہتے
تھے میں نے سعید بن مزین سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہ
سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش کے پاس
ٹھہر جایا کرتے وہاں شہد پایا کرتے میں نے اور حضرت نے دونوں نے
مل کر یہ صلاح کی کہ ہم دونوں میں جس کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائیں وہ یوں کہے آپ میں سے مغفیر (دوبارہ گزند) کی برآتی
ہے شاید آپ نے مغفیر کھایا ہے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لہ تو صرف مشفقہ کافرج میں غائب ہو رہا تحلیل کے لیے کافی ہے ام حسن ابوریحی نے انحال کی بھی شرط رکھی ہے یہ حدیث لا کر امام بخاری نے یہ ثابت
کیا کہ عورت کا حکم کھانے پینے کا طرح نہیں ہے بلکہ وہ حقیقتاً حلال یا حرام ہوتی ہے جیسے اس حدیث میں ہے کہ پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہو سکتی اس لئے جب
آپ نے اپنے اوپر بایک کو حکم کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت آماری لم تحرّم ما حلّ اللہ لنا نے سعید بن جبیر سے یوں نکالا کہ لکھتے تھے نے ابن عباس سے پوچھا
میں نے اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کر لیا انہوں نے کہا تو نے جھوٹا برادرادہ جھوٹا حرام نہیں ہے پھر یہ آیت چڑھی یا ایہا البنی لم تحرّم ما حلّ اللہ لک لمانہ صلّی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم کراس سے جی نفرت تھی کہ آپ کے بدن یا کپڑے میں سے کوئی برائی برائے جو نہ آپ نہایت نفیست الزناج اور نفاست پسند تھے اور
مہیشہ غرض میں مسطر رہتے تھے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ نے صلاح اس لیے کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغفیر ہر کہ شہد پنا اور حضرت زینب
کے پاس ٹھہرنا چھوڑ دیں ۱۰۸۵ - - - -

فَنَدَخَلَ عَلَى أَحَدِهِمَا فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ
لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ
جَحْشٍ وَلَنْ أَعُوذَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
لِمَ تَحْزَنُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنْ تَتُوبَا
إِلَى اللَّهِ لِعَاقِبَةٍ وَحَفْصَةَ وَإِذَا اسْتَرَأْتَنِي
إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ
عَسَلًا۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ
حَدَّثَنَا حَلِيٌّ بْنُ مُسَيْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ
الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ وَكَانَ إِذَا انْفَرَفَ مِنَ
الْعَمْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَذُفُّنَ مِنْ أَحَدُهُنَّ
فَيَدْخُلُ عَلَى حَفْصَةَ يَذُفُّ عَنْهَا حَتَّى يَسْتَبَسَّ
أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ فَيَعْرِتُ نِسَاءَهُ
عَنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لَهَا أَمْرًا
مِنْ تَوَمَّيْهَا عَمَّا مَنِ حَسَلَتْ فَسَقَتْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرِبَهُ
فَقُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْتَالَكَ لَهُ فَقُلْتُ

ان میں سے ایک کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے یہی کہا
آپ نے فرمایا انہیں میں نے معاف نہیں کیا یا بلکہ زینب بنت جحش رضی
پاس شہد پایا ہے اور اب میں کبھی شہد نہیں بیروں گا اس وقت یہ
آیت اتری یا ایہا النبی لم تحزنا ما احل الله لك الخیر ان توبا الی اللہ
تک یہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کی طرف خطاب ہے اور اذ اسر
النبی الی بعض ازواجہ حدیث میں حدیث سے یہی آپ کا فرمانا مراد ہے
کہ میں نے معاف نہیں کیا یا شہد پایا ہے۔

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہ ہم سے علی بن مسہر
نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں
نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور
حلو سے کہ بہت پسند کرتے تھے۔ آپ کا معمول تھا جب عصر کی نماز
پڑھ چکے تو اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے کسی بی بی سے بوس
وکنر بھی کرتے ایک دن اسی طرح آپ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے
جو حضرت عائشہ کی صاحبزادی تھیں اور معمول سے زیادہ ان
کے پاس ٹھہرے رہے حضرت عائشہ کہتی ہیں اس پر مجھ کو ملا یا تھا
اور میں نے وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا حفصہ کی قوم والوں میں کسی
عورت (نام نامعلوم) نے ان کو شہد کا ایک کپہ بطور تحفہ کے بھیجا تھا
انہوں نے آنحضرت کو وہ شہد پلایا اسی کے پینے میں آپ معمول سے
زیادہ وہاں ٹھہرے رہے میں نے کہا خدا کی قسم میں تو ایک چلتر کروں

۱۔ یہ حدیث اگر گرا امام بخاری نے اس جاس کے قول کا رد کیا ہو کہتے ہیں عورت کے حرام کرنے میں کچھ لازم نہیں آتا کیوں کہ انہوں نے اسی آیت سے دلیل ل
امام بخاری نے بیان کر دیا کہ یہ آیت شہد کے حرام کر لینے میں اتنی ہے نہ عورت کے حرام کر لینے میں ۱۱ منہ ۱۲ یہ حلا، کھجور اور دودھ سے بنایا جاتا دوسری
روایت میں ہے کہ سلمان شریعی ہے اور شریعی کو پسند کرتا ہے ہمارے آقا جناب ام حسن علیہ السلام بھی شریعی کو بہت پسند فرماتے تھے اور کھجور شریعی ہے اہل پسند
ہے ۱۳ جیسے سوت کو سوت سے ہر کرتا ہے ۱۴ منہ ۱۵ اپنی لڑکی کو بیچ کر کہا جادیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس کیا کر رہے ہیں ۱۶ منہ ۱۷ اگل
طابت میں ہے کہ آپ نے حضرت زینب کے پاس شہد پایا تھا اب جاس کی روایت میں ہے کہ حضرت مودہ کے پاس مودی نے نقل کیا کہ حضرت ام سلمہ
پاس اور راجع ہے کہ حضرت زینب کے پاس آپ نے شہد پایا تھا اور صلاح حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ نے کہ ان کی حق اور اگلے ذکر ہو گا کہ آنحضرت کی بیویوں
میں دو محظوظ تھیں ایک محمدی میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ، ہر دو اور صفیہ دوسری محظوظ میں حضرت زینب اور ام سلمہ اسحاق بن ابی یوسف ۱۸ منہ۔

لِسُودَةٍ يَدَّتْ زَمْعَةً إِنَّهُ سَيِّدُ نَوْمِكَ
فَإِذَا دَنَا مِنْكَ فَقُولِي أَكَلْتُ مَغْفِرَةً
فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هَذِهِ
الرَّيْحُ الْيَتِي أَجِدُ مِنْكَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ
لَكَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرِبَةَ عَسَلٍ فَقُولِي
لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعَرْفُطُ وَسَاوُلُ ذَلِكَ
وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَلِكَ قَالَتْ تَقُولُ
سُودَةُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ عَلَى الْكَلْبِ
فَأَسْرَدَتْ أَنْ أَبَادِيْدَ بِنَا أَمْرِيْنِي بِمَنْ نَرَوْا
مِنْكَ فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سُودَةُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْتُ مَغْفِرَةً قَالَ لَا
قَالَتْ فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ الْيَتِي أَجِدُ مِنْكَ
قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرِبَةَ عَسَلٍ
فَقَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعَرْفُطُ فَلَمَّا
دَنَا إِلَى قُلَّتْ لَهُ نَحْوُ ذَلِكَ فَلَمَّا دَنَا
إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَلَمَّا
دَنَا إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِلَّا أَسْفِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي
فِيهِ قَالَتْ تَقُولُ سُودَةُ وَاللَّهِ لَقَدْ حَرَمْنَا
قُلْتُ لَهَا اسْكُتِيْ-

گی تو میں نے ام المومنین سودہ سے کہا اب آنحضرت تمہارے پاس آئیں گے تم کہنا آپ نے شاید مغفیر کھایا ہے آپ کہیں گے نہیں میں نے تو مغفیر نہیں کھایا تم کہنا تو پھر یہ برا آپ میں سے کیسی آرہی ہے آپ فرمائیں گے صفیہ نے مجھ کو شہد پلایا تھا تو تم کہنا شاید اس شہد کی کھمی نے عرفط کا درخت چوسا ہوگا جس میں سے مغفیر بدبو دار گوند نکلتا ہے اور میں بھی آپ سے یہی کہوں گی مہینہ تم بھی یہی کہنا (دیکھو تو کیا سہجہ مرقی ہے) حضرت عائشہ کہتی ہیں سودہ نے مجھے کہا یہ باتیں ہو رہی تھیں اتنے میں آنحضرت میرے دروازے پر اکٹھے ہوئے عائشہ میں نے تمہارے ڈپر سے یہ چاہا کہ بچا کر آپ سے وہ کہہ دوں جو تم نے کہا تھا مگر غریب آپ میرے نزدیک آئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے مغفیر کھایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں تو میں نے کہا پھر یہ بدبو آپ میں سے کیسی چلی آرہی ہے آپ نے فرمایا حَفْصَةُ نے شہد کا تو ایک گھونٹ مجھ کو البتہ پلایا تھا میں نے کہا اے شہد کی اس کھمی نے عرفط کا درخت چوسا ہوگا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر آنحضرت میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسا ہی کہا حضرت صفیہؓ پاس گئے تو انہوں نے بھی ایسا ہی کہا پھر جو آپ (دوسرے دن) حضرت حَفْصَةُؓ پاس گئے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کو شہد اور پلاؤں آپ نے فرمایا انہیں کچھ عزت نہیں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں سودہ (چپکے سے) مجھ سے کہنے لگیں بہن واللہ یہ تو ہم نے (چل کر کیا کیا) آپ کو شہد پینے سے روک دیا میں نے کہا (اری بہن چپ کر)۔

۱۔ تو اس کی برہند میں آگئی ۱۲ منہ ۱۵ اب اتنے آدمی مل کر ایک ہی بات کہیں تو آدمی کو خواہ مخواہ دہم آ ہی جلتے گا ۱۳ منہ ۱۴ حضرت عائشہؓ کا بیڑہ مل گیا ۱۵ منہ ۱۶ کہیں یہ بات کھل نہ جائے اور حضرتؓ تک پہنچ نہ جائے حضرتؓ سردہ ۱۷ منہ ۱۸ عمر بن حضرت عائشہؓ سے کہیں بڑی عین بلکہ وطمی تھیں مگر حضرت عائشہؓ سے مرقی رہتی تھیں کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عنایت اور محبت حضرت عائشہؓ پر بہت تھی ہر ایک نبیؐ کی حضرت عائشہؓ کا خلاف کرنے سے ڈرتی کہیں آنحضرتؐ کو ہم سے غنا نہ کر دیں اس قسم کے چلن کو کرکوں میں ایک معمول اور فطری ہوتے ہیں یہ کچھ گناہ کی قسم میں نہیں دیتی حضورؐ حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہ کی حالت پر غور کرتے وہ بالکل کم سن اور نوجوان عین اور جوان کے چھل کس میں نہیں ہوتے ۱۲ منہ۔

باب ۱۴ لَا طَلَاقَ قَبْلَ الْإِنِّكَاحِ -

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَاةٍ تَعْتَدُوْنَ لَهُنَّ فَمَتَّعُوهُنَّ وَسَرَّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَعَلَ اللَّهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ الْإِنِّكَاحِ وَيُرْوَى فِي ذَلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَدُوَّةِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَآبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَآبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَدَعْلَجُ بْنُ حُسَيْنٍ وَصُهَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ وَبُيَيْرُ بْنُ الْقَاسِمِ وَسَالِمُ بْنُ

باب نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہو سکتا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ احزاب میں) فرمایا مسلمان! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر محبت کرنے سے پہلے ان کو طلاق دیدو تو اب ان پر کوئی عداوت کرنا ضرور نہیں بلکہ ان کے ساتھ سلوک کر کے (اچھے طرح) ان کو رخصت کر دو۔ اور ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے طلاق کو نکاح کے بعد رکھا ہے اس کو امام احمد اور بیہقیؒ اور ابن خزیمہؒ نے نکالا اور ایسی ہی روایتیں آئی ہیں۔ حضرت علیؓ سے اور سعید بن مسیبؒ سے (اس کو عبد الرزاق نے نکالا) اور عروہ بن زبیرؒ سے (اس کو سعید بن منصور نے نکالا) اور ابو یوسفؒ بن عبد الرحمنؒ اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہؒ سے (اس کو یعقوب بن سفیانؒ اور بیہقیؒ نے نکالا) اور ابان بن عثمانؒ سے اور امام نیحہ العابدینؒ سے اور شریح قاضیؒ سے اور سعید بن یزیدؒ سے اور قاسم بن محمدؒ اور سالم بن عبد اللہ بن یزیدؒ سے

۱۔ اس باب کے لائن سے امام بخاری کی مؤلف مالک اور سفیہ کا مذہب حدیث کے ذریعہ سے ہے اگر کوئی کسی عیسوی عورت کی نسبت کہے میں اس سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے پھر اس سے نکاح کرے تو طلاق چل جائے اہل حدیث اور امام بخاریؒ اور امام شافعیؒ اور احمد بن حنبلؒ کا یہ مذہب ہے کہ طلاق نہیں پڑے گا خواہ عیسوی عورت کی نسبت کہے یا مطلق یوں کہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے سفیہ کہتے ہیں دونوں صورتوں میں نکاح کرتے ہی طلاق پڑ جائے گا اور اس باب میں مرفوع حدیثیں بھی وارد ہیں جن سے اہل حدیث کے مذہب کی تائید ہوتی ہے چنانچہ ترجمہ باب خود ایک حدیث ہے جس کو طبرانیؒ اور سعید بن منصورؒ نے مرفوعاً نکالا کہ امام بخاریؒ ان کو اپنی شرط پر نہ برتنے سے نکال سکے اور بہت سے فقہائے تابعین اور مابین کے اقوال نقل کئے جن سے یہ نکلتا ہے کہ طلاق نہ پڑنے پر گراما جماع کے قریب ہو گیا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس آیت میں یہ مذکور ہے کہ تم ان سے نکاح کرو پھر طلاق دو تو مسلم ہوا کہ طلاق دینی صحیح ہے جو نکاح کے بعد واقع ہوا اور جن لوگوں نے امام بخاریؒ پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس آیت سے استدلال صحیح نہیں ہوتا ان کو یہ خبر نہیں کہ خدا بن عباسؓ نے جو اس امت کے بڑے عالم تھے اس مطلب پر اسی آیت سے استدلال کیا ہے ماکہ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہر آدمی سے نفرت ہوئی اللہ نے فیہ مسودہ جبرم سن حدیث نکاح کر پھر ان کو طلاق دو پھر ان سے نکاح کر دو ۱۲ منہ ۱۵ اس کو عبد الرزاقؒ نے امام حسن بصریؒ سے نکالا ایک شخص نے حضرت علیؓ سے پوچھا اگر کوئی یوں کہے میں غلامی عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے انہوں نے کہا ایسا کہنا محض لغو ہو گا حافظ نے کہا اس کے راوی ثقہ ہیں مگر امام حسن بصریؒ نے حضرت علیؓ سے نہیں سنا لیکن بیہقیؒ نے اس کو تھان بن سبرہؒ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے نکالا اور بیہقیؒ اور ابو داؤد نے مرفوعاً حضرت علیؓ سے نکالا طلاق عجب ہی ہر گاہ جب نکاح کے بعد ہو اور عجب احتلام ہو جائے تو پیش نہیں رہتی ۱۲ منہ ۱۵ اس کا نکالنے والا مسلم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو سفیان بن عتبہؒ نے نکالا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو ابن ابی شیبہؒ نے نکالا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو ابن عبیدہؒ نے کتاب

طَاوُسٍ وَ الْحَسَنِ وَ عَلِيٍّ مَعَ طَاوُسٍ وَ عَلِيٍّ
بْنِ سَعْدٍ وَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ
وَ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ وَ سَلَمَةَ بْنِ يَسَارٍ وَ
مُجَاهِدٍ وَ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ عَمْرِو بْنِ
هَرْمَةَ وَ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُمَا لَا تَطْلُقُ -

باب ۱۶۴ - إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَ هُوَ مُوَدَّ
هَذِهِ أُخِيَّ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَادَةِ هَذِهِ
أُخِيَّ وَ ذَلِكَ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ -

باب ۱۶۵ - الطَّلَاقُ فِي الْإِعْلَاقِ وَ
الْكُفْرِ وَ السُّكْرَانِ وَ الْمَجْنُونِ وَ أَمْرِهَا
وَ الْخُلُطِ وَ النِّسْيَانِ فِي الطَّلَاقِ وَ الْيَتَرُكُ
وَ غَيْرِهِ وَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْأَعْمَالُ بِالْيَتَرَةِ وَ لِكُلِّ أَمْرٍ قَامٌ

اور طائوسؓ سے۔ اور حسن بصریؓ سے۔ اور عکرمہؓ سے۔ اور عطاء بن ابی رباحؓ
سے۔ اور عامر بن سعدؓ سے۔ اور جابر بن زیدؓ سے۔ اور نافع بن جبیرؓ اور
محمد بن کعب قرظیؓ سے۔ اور سلیمان بن یسارؓ سے۔ اور مجاہدؓ سے اور
قاسم بن عبد الرحمنؓ سے۔ اور عمرو بن ہرمؓ سے۔ اور شعبیؓ سے ان سب
نے یہی کہا۔ طلاق نہیں پڑنے کا۔

باب اگر کوئی دھالم کے در سے اجڑا بھور و کو اپنی بہن کہے
وے تو کچھ نقصان نہ ہوگا اس عورت پر طلاق نہیں پڑنے کا نہ ظہر کا کفارہ
لازم ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بی بی
حضرت سادہؑ کو کہا یہ میری بہن ہے (یعنی دینی بہن اللہ کی راہ میں)

باب زبردستی اور جبراً طلاق دینے کا حکم
اسی طرح نشہ یا سجن میں دونوں کا حکم ایک ہونا اسی طرح چرک
یا بھول سے طلاق دینا یا چرک یا بھول سے شرک کا کلمہ نکال بیٹھنا
یا شرک کا کوئی کام کرنا۔ کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام
کام نیت سے صحیح ہوتے ہیں اور ہر ایک آدمی کو وہی ملے گا جیسی

۱۔ اس کو عبد الرزاق نے نکالا ۱۲ منہ ۱۱۵ اس کو بھی عبد الرزاق نے نکالا ۱۲ منہ ۱۱۵ اس کو طبرانی نے اسطیٰ میں نکالا
عطاء سے انہوں نے جابر سے انہوں نے آنحضرت سے ۱۲ منہ ۱۱۵ اس کو نکالنے والا معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۱۱۵ اس کو سعید بن منصور نے نکالا
۱۲ منہ ۱۱۵ ان کو ابن ابی شیبہ نے نکالا ۱۲ منہ ۱۱۵ اس کو سعید بن منصور نے نکالا ۱۲ منہ ۱۱۵ اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا ۱۲ منہ ۱۱۵ اس
کو بھی ابن ابی شیبہ نے نکالا ۱۲ منہ ۱۱۵ جو مجمع تابعین میں ہے اس کو ابن جمید نے نکالا ۱۲ منہ ۱۱۵ اس کو دیکھنے والے نکالا ابھی مصنف میں امام بخاری نے اس مقام پر
دو صحابہ میں اور تیس تابعین کے ازال بیان کیے جو اس امت کے بڑے فقیہ اور عالم گذرے ہیں یہاں سے امام بخاری کی وسعت علم معلوم ہوتی ہے کہ قطع نظر فرغ
مدینہ کے امام بخاری کو صحابہ اور تابعین اور فقہاء کے اقوال بھی یاد تھے اتنے حافظ کہ تو کوئی شخص اس امت اسلامیہ میں نظر نہیں آتا اگر مان مجتہد تھے جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے امام بخاری کے بہت زمانہ بعد پھر ابن جمید علیہ الرحمۃ پہلے ہوئے یہ بھی آنحضرت کا ایک مجتہد تھے ان کے وسعت علم
کی بھی کوئی انتہا نہیں ہے حدیث کی معرفت میں دیاتے ہے پایاں تھے دیکھئے ان سب اقوال کی تخریج کہاں کہاں سے و حضرت کر حافظ صاحب ہی نے بیان
کی ہے اور سید مروج بھی حافظ حدیث تھے مگر ان میں حدیث کی پرکھ اسی نہیں ہے جیسے حافظ صاحب میں تھی حافظ صاحب تنقید حدیث اور معرفت رجال میں
بھی اپنا تذکرہ لکھتے تھے جیسے اعطاء حدیث میں اور قسطلانی اور عینی وغیرہ تو محض غرض میں ہیں دوسروں کی یکنی پکائی ہاتھی کھانے والے اللہ عالم رزق اور
عشر میں ہم کہ ان دونوں بزرگوں کی میت نصیب کرے آمین یارب العالمین ۱۲ منہ ۱۱۵ اگر کوئی یوں کہتے ہیں غلامی عورت سے نکاح کھدول تو اس پر
طلاق ہے تو ۱۲ منہ ۱۱۵ یہ حدیث مور لا اور پر گذر چکی ہے ابن بطال نے کہا اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اس شخص کا دوسری عورت کا نکاح

تَوَيَّ وَتَلَا الشَّعْبِيُّ لَا تَوَاحِدُنَا إِن
نَسِينَا أَوْ أَخْطَا مَا لَا يَجُوزُ مِنْ
إِقْرَارِ الْمُؤَسَّسِينَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي اقْتَرَعَ عَلَى نَفْسِهِ
أَبَ كَجُنُونٍ وَقَالَ عَلِيٌّ بِقَرَحِنَا
خَوَاصِرَ شَارِقِي فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةً
فَإِذَا حَمْزَةً قَدْ ثَمِلَ مُحَمَّرَةً عَيْنَاهُ
ثُمَّ قَالَ حَمْزَةً هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا حَبِيدُ لَدِي فَعَرَفَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ
فَفَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ وَقَالَ عَثْنُ لَيْسَ
لِمَجْنُونٍ قَلِيلٌ لِسُكْرَانَ طَلَائٍ وَقَالَ
أَبْنُ عَثَابٍ طَلَائُ السُّكْرَانِ وَالْمُسْكِرِ
لَيْسَ بِجَائِزٍ وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَجُوزُ
طَلَائُ الْمُؤَسَّسِينَ وَقَالَ عَطَاءُ رِذَاءُ بَدَأَ
بِالطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطُهُ وَقَالَ نَافِعٌ
طَلَّقَ سَاجِلُ امْرَأَتَهُ الْبَيْتَةَ

نیت کرتے اور عامر شعبیؓ نے۔ یہ آیت پر کسی ربنا لا تراخضان نسینا
اور اخطانا۔ اور اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ دوسرا (اور مجزل آدمی)
کا اقرار صحیح نہیں ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص
سے فرمایا جو زنا کا اقرار کر رہا تھا کہ میں تجھ کو جزا نہیں دے گا اور حضرت
علیؓ نے کہا جناب امیر حمزہؓ نے میری دونوں اونٹنیوں کے پیٹ پھاڑ
ڈالے ان کے گوشت کے کباب بنائے آنحضرتؐ نے ان کو طاعت
کرنا شروع کی پھر کیا دیکھا وہ نشے میں چرہ ان کی آنکھیں سرخ ہیں۔ انہوں
نے (نشہ کی حالت میں) یہ جواب دیا (اجی جاؤ بھی) تم سب پر کیا میرے
باپ کے چیلے چاڑ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا وہ بالکل
نشے میں چرہ میں آپ نکل چلے آئے ہم بھی آپ کے ساتھ نکل کھڑے
ہوئے۔ اور حضرت عثمانؓ نے کہا مجزل اور نشے والے کا طلاق نہیں
پڑنے کا (اس کو ابی شیبہؓ نے وصل کیا) اور ابن عباسؓ نے کہا نشے اور
زبردستی کا طلاق نہیں پڑنے کا (اس کو سعید مفسرؓ اور ابن ابی شیبہؓ نے وصل
کیا) اور عقیب بن عامرؓ مہینی مہابی نے کہا اگر طلاق کا دوسرا دل میں آئے تو وجہ
تک زبان سے نہ نکالے (طلاق نہیں پڑنے کا) اور عطاء بن ابی رباحؓ نے
کہا۔ اگر کسی نے پہلے انت طالق کہا اس کے بعد شرط لگائی اگر تو گھر میں گئی تو
شرط کے موافق طلاق پڑے گا (اس کا) اور نافعؓ نے ابن عمرؓ سے پوچھا اگر کسی نے

(بقیہ مفسر ابقہ) اپنی جگہ سے ہوں خطاب کرنا میری بہن برا جانا ہے لیکن عبدالرزاق نے روایت کیا کہ ایک شخص اپنی جگہ سے کہہ رہا تھا میری بہن تو آنحضرتؐ نے
اس کو جھڑکا اور اسی لیے بعضوں نے کہا اگر نیت ظہار کی ہو تو کفارہ لازم ہو گا (۱۲) منہ ۱۵ ان سب صورتوں میں طلاق نہیں پڑتا جیسے مجزل جو کہ سے شرک کا کلمہ
نکل جانے سے آدمی شرک نہیں ہوتا (۱۳) (حواشی مفسرین) ۱۴ ترا طلاق کا معنی زبردستی کا ہے یعنی کوئی مرد پر جبر کرے طلاق دینے پر اور وہ دوسرے تو طلاق نہ ہو
گا۔ بعضوں نے کہا طلاق سے مفسد مراد ہے یعنی اگر غصے اور طیش کی حالت میں طلاق دے تو طلاق نہ پڑے گا تاخر بن حنابلہ کا یہی قول ہے لیکن اکثر علماء اور
ائمہ اس کے خلاف ہیں دوسرے میں طلاق تو اگر غصے ہی کے وقت دیا جاتا ہے پس اگر غصے میں طلاق نہ پڑے تو ہر طلاق دینے والا یہی کہے گا میں اس وقت غصے میں تھا
بعضوں نے دائرہ شرک کی جگہ والشک پڑھا ہے یعنی اگر شک ہو گئی کہ طلاق کا لفظ زبان سے نکلا تھا یا نہیں تو طلاق واقع نہ ہو گا یہ باب لا کر امام بخاریؒ نے تنقیہ
کا رد کیا وہ کہتے ہیں نثر میں یا زبردستی سے کرنی طلاق دے تو طلاق پڑ جائے گا اسی طرح اگر اور کرنی کہہ کر طلاق دیا جاتا تھا لیکن زبان سے یہ نکل گیا انت طالق
تب بھی طلاق پڑ جائے گا اسی طرح اگر ممبر لے سے انت طالق کہہ دیا لیکن اہل حدیث کے نزدیک ان میں سے کسی صورت میں طلاق نہیں پڑے گا جب تک
طلاق سنت کے موافق نیت کر کے ایسے طہر میں نہ دے جو میں جماع نہ کیا ہو اور ایسے طہر میں بھی نیت کر کے تین طلاق کی جاوے گی ویرے تو ایک ہی طلاق
ہوے گا اسی طرح اہل حدیث کے نزدیک طلاق معلق بالشرط مثلاً کوئی اپنی بی بی سے یوں کہے اگر تو گھر سے باہر نہ گئے تو تجھے طلاق ہے پھر وہ گھر سے باہر نہ گئے

إِنْ خَرَجَتْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ خَرَجَتْ
فَقَدْ بَتَّتْ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ تَخْرُجْ
فَلَيْسَ بِشَيْءٍ ۖ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ نِيَمَنُ
قَالَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا
فَأَمَرَ ابْنُ طَلْحٍ ثَلَاثًا يُسَلُّ عَنَّا قَالَ
وَعَقَّدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ بِتِلْكَ
الْيَمِينِ فَإِنْ سَعَى أَجَلًا أَسْرَادَةً
عَقَّدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِينَ حَلَفَ جَعَلَ
ذَلِكَ فِي دِينِهِ وَأَمَانَتِهِ ۖ وَقَالَ
إِبْرَاهِيمُ إِنْ قَالَ لَأَحَاجَّةٌ لِي فَبِكَ
نِيَّتِهِ ۖ وَطَلَّاقٌ كُلُّ قَوْلٍ يَسْلُكُهُمْ
وَقَالَ قَتَادَةُ إِذَا قَالَ إِذَا حَمَلْتُ

اپنی عورت سے یوں کہا (تجھ کو طلاق بائن ہے اگر تو گھر سے نکل پھر وہ نکل
گھڑی ہوئی تو کیا حکم ہے) انہوں نے کہا عورت پر طلاق بائن پڑ جائے گا لہ
اگر نہ نکلے تو کچھ نہیں ہوئے گا (طلاق نہیں پڑے گا) اور ابن شہاب زہری
نے کہا اس پر عبد الرزاق نے نکالا اگر کوئی مرد یوں کہے میں ایسا ایسا نہ
کروں تو میری عورت پر تین طلاق ہیں اس کے بعد یوں کہے جب میں نے
یہ کہا تھا تو ایک مدت معین کی نیت کی تھی (یعنی ایک سال یا دو سال
میں یا ایک دن یا دو دن میں) اب اگر اس نے ایسی ہی نیت کی تھی تو نفیاً
بینہ و بین اللہ اس کی تصدیق کریں گے (وہ جانے اس کا کام جائے) اور
ابراہیم نخعی نے کہا (اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا) اگر کوئی اپنی عورت
سے یوں کہے اب مجھ کو تیری ضرورت نہیں ہے تو اس کی نیت پر مدار
رہے گا۔ اور ابراہیم نخعی نے یہ بھی کہا کہ دوسری زبان والوں کو طلاق
اپنی اپنی زبان میں ہوگا۔ اور قتادہ نے کہا۔ اگر کوئی اپنی عورت سے

(یعنی مطلقاً نہیں پڑے گا) کہیں کہیں کے نزدیک یہ طلاق خلاف سنت ہے اور خلاف سنت طلاق واقع نہیں ہوتا اگر ایک ہی عورت میں تین یا چار طلاق
بیک بار لگے دے دے تو گویا مثل خلاف سنت ہے مگر ایک طلاق پڑ جائے گا میں کہتا ہوں ہمارے پیشوا سناخین حنابلہ جرجنہ وغیرہ وغیرہ میں طلاق نہ پڑنے کے
ناقص ہوتے ہیں وہی مذہب علمہ معلوم ہوتا ہے کہ جہود علماء اس کے خلاف میں ہیں کہ جہود غیظہ وغیرہ میں بھی انسان بے اختیار ہوتا ہے پس جب تک طلاق
کی نیت نہ کرے طلاق خود سے اس وقت تک طلاق نہیں پڑے گا اسی طرح طلاق مطلق میں بھی جہود علماء مخالفت ہیں وہ کہتے ہیں جب شرط پوری ہو تو طلاق پڑ جائے
گا بڑی آسانی اہل حدیث کے مذہب میں ہے اور ہمارے زمانہ کے سب مال بھی ان کا مذہب ہے طلاق جہاں تک واقع نہ ہو وہیں تک بہتر ہے کہوں کہ
وہ بعض مقامات ہے اور تمجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے ہمارے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ پر تین طلاقوں کے مسئلہ میں جرح کیا ان کو تائید کیا ہے
وہ شیخ الاسلام نے ردہ قول اختیار کیا جو حدیث اور اجماع صریح کے موافق تھا اور اس میں اس امت کے لیے آسانی تھی ان کے اصحاب کا شک یہ ادا کرنا
تھا کہ ان پر وہ ان کو تائید کرنا تھا اللہ سے راضی ہوا اور ان کو بخلائے خود سے جس شکل میں ہم امام ابو حنیفہؒ یا شافعیؒ کی بیجا تقلید کی جو یہ نکتہ بیچہ لگئے تھے اس
سے انہوں نے غصے و لڑائی کا منہ لے لیا جب ان سے بھل چوک میں طلاق دینے کا مسئلہ پوچھا گیا ۱۱ منہ ۱۲ یعنی طلاق نہیں پڑا اس کو بخلائے خود سے اپنی ذات
منفیہ میں دیکھ لیا ۱۳ منہ ۱۴ یہ حدیث آگے مرسلہ مذکور ہوگی ۱۵ منہ ۱۶ یہ قصہ مرسلہ اور اگر چہ جگہ ہے آراں حضرت نے نیشے کی حالت میں جواب
منقول کی شکل پر مننا غزوہ نہیں کیا ۱۷ منہ ۱۸ حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس کو کس نے نکالا ۱۹ منہ ۲۰ یہ کتاب الشریطیں میں گزر چکا ہے ۱۱ منہ
۲۱ منہ ۲۲ کہے اگر تو گھر میں گئی تو جہود طلاق ہے یعنی تعلیم و تاخیر شرط دوڑاں کا ایک حکم ہے جب شرط پال جائے گی تو طلاق پڑے گا ۲۳ منہ
(واضح مغیرہ) ۲۴ منہ ۲۵ حافظ نے یہ بیان نہیں کیا اس کو کس نے نکالا ۲۶ منہ ۲۷ سب روایتیں جہود علماء کے مذہب کے موافق ہیں لیکن اہل حدیث
کے نزدیک ان محدثوں میں طلاق نہیں پڑے گا اور ایسا کہنا محض نحو سمجھا جائے گا ۲۸ منہ ۲۹ اگر طلاق کی نیت ہوگی تو طلاق پڑ جائے گا کیونکہ یہ کہنا یہ الفاظ
ہے اسکا نیت میں طلاق جب ہی پڑتا ہے جب طلاق کی نیت ہو ۳۰ منہ ۳۱ اس کو بھی اہل حدیث نے نکالا ۳۲ منہ ۳۳ میں طلاق مراد غلط ہے اگر دوسری زبان میں طلاق
کی جائے دوسرا غلط مسئلہ مراد غلط سے میں طلاق پڑ جائے گا مثلاً کوئی عورت میں اپنی اپنی سے کہے جاتو کہ جہود یا تجھ کو فارغ غلط دیوی معجز غلط دوسری زبان میں جہود

بِالْعَرَّةِ فَقِيلَ

۲۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْآخِرَ قَدْ زَنَى يَعْزِي نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشَيْءٍ وَجْهَهُ الَّذِي أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْآخِرَ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشَيْءٍ وَجْهَهُ الَّذِي أَعْرَضَ قَبْلَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهَا الْوَلَدُ كُلُّهُ شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَدْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ يَكُ جُنُونٌ قَالَ لَا فَقَالَ إِنِّي صُلِّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبُوا بِهِ فَأَرْجُوهُ وَكَانَ قَدْ أَحْمَمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ إِلَّا لِنَصَارَتِي قَالَ كُنْتُ فِيهِمْ دَجَمَةً فَرَجَمْنَاكَ بِالْمِصْلِيِّ بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا أَذْلَقْتَهُ أَلْجَحَارَةَ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاكَ بِالْعَرَّةِ فَرَجَمْنَا حَتَّى مَاتَ -

بَابُ ۱۴۱ الْخُلْعُ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيهِ

پایا و ہاں (پتھروں سے) مار ڈالا گیا۔

ہم سے ابوالیمان (مکہ بن نافع) نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انہوں نے ذہری سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن اور سعید بن مسیب نے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا اسلم قبیلے کا ایک شخص (اعز) مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس آیا اور پکار کر کہنے لگا یا رسول اللہ! اس کبوت نے زنا کی آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا لیکن وہ ادھر گیا جدھر آپ نے منہ پھیرا تھا اور پھر یہی کہنے لگا یا رسول اللہ! اس کبوت نے زنا کی آپ نے اس طرف سے بھی منہ پھیر لیا لیکن وہ ادھر گیا جدھر آپ نے منہ پھیرا تھا اور پھر یہی کہنے لگا آپ نے اصرار سے بھی منہ پھیرا لیکن وہ چوتھی بار پھر ادھر بھی گیا جب چار بار وہ زنا کا اقرار کر چکا تو آپ نے اس کو پاس بلایا اور پوچھا اسے تو دیرانہ تو نہیں ہے وہ کہنے لگا نہیں (میں دیرانہ نہیں ہوں اچھا یا ناہوں) اب آپ نے صماہ کو یہ حکم دیا کہ اس کو لے جاؤ سنگسار کرو یہ شخص مصلحتاً اس کا علاج ہو چکا تھا) اور اسی سند سے ذہریؒ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ سے ایک شخص (ابو سلمہ یا کسی اور) نے بیان کیا جس نے جابر سے سنا تھا وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے اس کو سنگسار کیا ہم نے اس کو مدینہ کی عید گاہ میں سنگسار کیا جب پتھروں کی چوٹ اس کو لگی تو بھاگا لیکن حرہ میں ہم نے اس کو پکڑ پایا و ہاں اتنے پتھروں سے کہ وہ مر گیا۔

باب خلع کے بیان میں اخلع میں طلاق کیونکر پڑ سکتا ہے

۱۔ یہ ماعز اسلمی صحابی مرتبہ میں تمام ادباء اللہ سے زیادہ تھے رضی اللہ عنہ ۱۲۷ھ میں ۱۱۷ھ میں اللہ تعالیٰ ماعز کا صبر اور استقلال ماعز کی یہ زنا کی سزا اپنی خوشی سے قبول کرنا جاری ساری عمر کی نیکیوں سے بھر کر ہے اس نے جان دینا گوارا کیا مگر آخرت کا ذل و پسند نہ کیا دوسری روایت میں ہے آنحضرتؐ نے جب اس کے بھاگنے کا حال سنا تو فرمایا تم نے اس کو چھڑ کر لیں نہیں دیا شاید وہ تو یہ کرتا اللہ اس کا گناہ معاف کر دیتا شافعیؒ اور امام احمدیہؒ کا یہی قول ہے کہ جب دنا اقرار سے ثابت ہوئی ہو اور درج کرتے وقت بھاگے تو فوراً اس کو چھڑ دینا چاہیے اب اگر اقرار سے رجوع کرے تو مدعا قاضی ہو جائے گی دینہ پھر مدعا قاضی کے سبب اللہ صماہ کا کیا کہنا ان میں ہزاروں شخص ایسے موجود تھے جنہوں نے عمر بھر کبھی زنا نہیں کی تھی اور ایک ہزار زنا نہ ہے کہ ہزاروں میں کوئی ایک آدمی شخص ایسا نکلتے گا جس نے کبھی زنا کی ہوگی نہیں مقدس میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے ایک عورت کو لائے جس نے زنا کی تھی اور آپ سے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا تم میں وہ اس کو سنگسار کرے جس نے خود (باقی برصغیر آئیۃ)

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَجِدُ لَكُمْ أَنْ تَلْجُدُوا
مِمَّا اتَّيَسَّرَ مِنْ شَيْءٍ إِلَى قَوْلِهِ الظَّالِمُونَ
وَأَجَازَ عَمْرُ الْخَلْعِ دُونَ السُّلْطَانِ دَلَّاجَازَ
عَمَّا الْخَلْعِ دُونَ عَقَاصِ رَأْسِهَا وَ
قَالَ طَاوُسٌ إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَنْ لَا يُقْبِيَا
حُدُودَ اللَّهِ فِيمَا انْتَرَضَ لِكُلِّ
وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي الْعُسْرَةِ
وَالْمُجْبَةِ وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفْهَاءِ
لَا يَجِدُ حَتَّى تَقُولَ لَا أَعْتَلُ لَكَ مِنْ
جَنَابَةٍ -

۲۵۲ - حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ التَّقْفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ
عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتُ بْنُ
قَيْسٍ أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مِمَّا أَحْبَبَ عَلَيْكَ
فُحْشُهُ وَلَا يَزِيدُ لَكُمْ أَكْرَهَ الْكُفْرِ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ
نَسُوا اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَوْنَ عَلَيْهِ
حَدِيثًا قَالَتْ لَعَنَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا مرد و تم نے جو عورتوں کو دیا ہے
پھر اس میں سے کچھ نہ لیا نیز آیت ظلمتوں تک اس آیت میں خلع کا ذکر ہے اور
حضرت عورت نے خلع جائز رکھا ہے اس میں بادشاہ یا قاضی کے حکم کی ضرورت
نہیں ہے اور حضرت عثمان نے کہا اگر جو رو اپنے سارے مال کے
بدل خلع کرے صرف بڑا باندھنے کا دھاگہ رہنے دے تب بھی
درست ہے۔ اور طاووس نے کہا الا ان یخافا ان لا یقیا
ہے کہ جب جو رو اور خاوند اپنے اپنے فرائض جو حسن معاشرت اور محبت سے
معلق ہیں ادا نہ کر سکیں طاووس نے ان بیوقوفوں کی طرح یہ نہیں کہا کہ خلع اسی
وقت درست ہے جب عورت کہے میں جنابت (راجض) سے غسل نہیں
کرنے کی ہے

ہم سے ازہر بن حبیبل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے
کہا ہم سے خالد حداد نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں
نے کہا ثابت بن قیس کی جو رو (جلیلہ بنت ابی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ثابت بن قیس کی دینداری اور اخلاق کا
میں کچھ عیب نہیں کرتی مگر میں یہ نہیں چاہتی کہ مسلمان ہو کر خاوند
کی ناشکری کے گناہ میں مبتلا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اچھا ثابت نے جو باغ تجھ کو (مہر میں) دیا ہے وہ تو اس کو پھیر دیتی ہے
اس نے کہا جی ہاں پھیر دیتی ہوں۔ اس وقت آپ نے ثابت سے

(دیکھ منقولہ) زنانہ کی جو یہ سنتے ہیں سب آدمی جو اس کو لائے تھے شرمندہ ہو کر چل دیئے وہ عورت مسکین میٹھی رچی آخر اس نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا اب میرے
باب میں کیا حکم ہے اب نے فرمایا تکینت تو قبیح بات ہے کہ اب اللہ تعالیٰ نے تیرا قصہ رخصت کر دیا ۱۲ سنہ خلع اس کو کہتے ہیں کہ عورت کچھ مال اسباب روپیہ
چیریا ہر سب یا تھوڑا معاف کر کے خاندان کو فسخ نکاح پر راضی کرے امام احمد اور ابی حریث کے نزدیک خلع فسخ نکاح ہے اور شافعی کے نزدیک طلاق ہے ۱۲ سنہ -
۱۳ سنہ صرف خلع سے طلاق پڑ جائے گا یا طلاق کا لفظ کہنا ضروری ہے ۱۲ سنہ (حاشیہ فوفی) ۱۴ سنہ جو رو خاوند کی رضا مندی سے ۱۲ سنہ اس کو ابن شیبہ نے وصل کیا
۱۵ سنہ اس کو ابوالقاسم بن بشار نے ان سے مال میں وصل کیا ۱۲ سنہ اس وقت خلع درست ہے ۱۴ سنہ ۱۵ سنہ مال کی عائد کا کہنا نہ سنے ۱۲ سنہ اب زعمت کہے
کرے گا اس کو عبد الرحمن نے وصل کیا یہ ابن طاووس کا قول ہے کہ ان بیوقوفوں کی طرح یہ نہیں کہا انہوں نے اس کا یہ دیکھا کہ خلع صرف اسی وقت درست ہے جب عورت مرد کا مال
کہنا نہ سنے اور کسی طرح املا کی امید نہ ہو جیسے سعید بن مسعود نے شبنم سے نکالا ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا میں تو تیرا کوئی مات نہیں سننے کی ترقی تو تم ہی
کردی میں وقت شبنم نے کہا اگر عورت اسی مال سے ہے تو اب خاندان کو جائز ہے اس سے کچھ لے لے اس کو چھوڑ دے ۱۴ سنہ ۱۵ سنہ میرے اندر کے مزاج کی مراقت نہیں ۱۲ سنہ -

أَقْبَلَ الْحَدِيثَ وَطَلَّقَهَا تَطْلِيقًا

۲۵۳ - حَدَّثَنَا اسْحَقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدِ الْعَدَّاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ ابْنَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَهْزٍ أَدَقَالَ تَرْدِينَ حَدِيثَهُ قَالَتْ نَعَمْ خَرَدْتُهَا وَأَمَرَكَ يُطَلِّقُهَا وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلَّقَهَا دَعَى ابْنِ أَبِي تَيْبَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ ثَابِتَ بْنِ قَيْسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَعُذُّ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ وَلَا لِكَيْ لَا أُطِيقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدُّينَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ قَالَتْ نَعَمْ -

۲۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ السَّخَرِيُّ حَدَّثَنَا قُرَادُ بْنُ لَوْحٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ ثَابِتَ بْنِ قَيْسٍ ابْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَفِيقُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِينٍ وَلَا خُلُقٍ إِلَّا فِي دِينِهِ

فرمایا اپنا باغ واپس لے لے اور ایک طلاق اس کو دیدے۔

ہم سے اسحاق بن شامین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے انہوں نے خالد عذامہ سے انہوں نے عکرمہ سے کہ عبداللہ بن ابی (منافع) کی بہن (جلیلہ جو ابی کی بیٹی تھی)۔ آنحضرتؐ پاس آئی پھر یہی قصہ بیان کیا (جو اوپر گذرا) اُس میں یوں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تو ثابت کا باغ پھر دے گی وہ کہنے لگی جی ہاں آخر اس نے باغ پھر دیا اور آپؐ نے ثابت کو حکم دیا کہ اس کو طلاق دیدے اور ابراہیم بن طہمان نے خالد عذامہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مسلماً) یوں روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے ثابت سے فرمایا اس کو طلاق دیدے اور ابن طحان نے اس حدیث کو الیہ سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے (مسنداً) بھی روایت کیا ہے اس میں یوں ہے کہ ثابت بن قیس کی جرور آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلمؐ پاس آئی وہ کہنے لگی یا رسول اللہؐ میں کچھ ثابت کی دین داری اور اخلاق پر ناراض نہیں ہوں مگر میں اس کے ساتھ گزارہ نہیں کر سکتی آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے فرمایا پھر تو اس کا باغ پھر دیتی ہے وہ بولی جی ہاں۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن مبارک مخزومی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو جریج (قراد) عبدالرحمن بن غزوان نے کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے ابیہ سختیانی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ثابت بن قیس بن شماس کی عورت آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلمؐ پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہؐ میں ثابت کی دین داری اور خلعت سے ناراض نہیں ہوں۔ لیکن میں ڈرتی ہوں کہیں خاندک ناٹکری میں نہ پھنس جاؤں

۱۵ یہ حکم آپؐ کا بطریق ایجاب کے نہ تھا بلکہ بطریق ملاح فیہ کے ۱۵۸۷ یعنی ردائیز میں یوں ہے کہ وہ عبداللہ کی بیٹی تھی والدہ ۱۲۸۷ھ میں اس نے تھو کو حجر میں دیا ہے ۱۵۸۷ھ اس کا اسماعیل نے بدل کیا ۱۵۸۷ھ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ثابت نے اس کے ساتھ کوئی بدخلق نہیں کی تھی فسائی کی روایت میں ہے کہ ثابت نے اس کا ہاتھ توڑ دیا تھا این ماجہ کی روایت میں ہے کہ ثابت نے جھوٹا آدمی تھا اس وجہ سے مجاہد کران سے نفرت پیدا ہو گئی ایک روایت میں ہے ثابت کی جھوٹے آنحضرتؐ سے مرع کیا میں نے ثابت کو دیکھا اور بہت آدمیوں کے ساتھ آ رہے ہیں سب سے زیادہ کالے سب سے زیادہ پست قد سب سے زیادہ بدنور و غیرہ ۱۲۸۷ھ

آپ نے فرمایا تو اس کا باغ پھیر دیتی ہے وہ کہنے لگم ہاں اتروہ باغ اس نے ثابت کو پھیر دیا آنحضرت مل اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو حکم دیا انہوں نے اس کو چھڑ دیا۔

”ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے
 انہوں نے ایوب بن سنیاتی سے انہوں نے عکرمہ سے یہی قصہ نقل کیا (درمشلا)“

باب جو ردِ خداوند میں نا اتفاقی کا بیان اور ضرورت
کے وقت خلع کا حکم دینا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا اگر تم
جو ردِ خداوند کی نا اتفاقی سے ڈرو تو ایک پنج مرد کے گھر والوں میں سے
اور ایک پنج عورت کے گھر والوں میں سے مقرر کرو ان پر آیت تک

ہم سے ابوالید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علیؑ سے کریں تو میں ترا جازت نہیں دیتا۔

باب اگر لوٹڈی کسی کے نکاح میں ہو اس کے بعد
بیچی جائے تو بیع سے طلاق نہ پڑے گا۔

أَخَافُ الْكُفْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَزِدُنِي عَلَيْهِ حَدِيثُهَا فَقَالَتْ نَعَمْ قُرِئَتْ عَلَيْهِ وَأَمْرَةٌ فَقَارَقَهَا-

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا سَيْلَانُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ يُونُسَ عَنْ
عِكْرَمَةَ أَنَّ جُمَيْلَةَ قَدْ كَرَّ الْعَدِيْثَ۔

بَابُ الشَّقَاقِ وَهَلْ يُشِيرُ بِالْخُلُقِ عِنْدَ
الْفُرُوسَةِ وَقَوْلُ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا
فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ
خَيْرًا

٢٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ أَبِي أُبَيٍّ مُلَيْكَةَ عَنِ السُّرُورِيِّ عَنْ مَحْمُودِ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّ بَنِي الْغُبَرِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يَكُونَ عَلَى
أُيُوتِهِمْ فَلَا أَذْنَ -

بَابُ ١٤٨ لَا يَكُونُ بَيْعُ
الْأَمَةِ طَلَقًا -

۱۵۔ ان مسندوں کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ راویوں نے اس میں اختلاف کیا ہے ابوبہر بن ہمان نے اور جریر نے اس کو مروی نقل کیا ہے اور احمد نے مرسل ایک روایت میں ہے کہ نہ ثابت کی اس حدیث کا نام عجیبہ بنت سہل تھا بزار نے روایت کیا کہ یہ پہلا معلق تھا اسلام میں ابن دینار نے اہل میں نقل کیا کہ پہلا معلق عامر بن حارث بن ظرب کی بیٹی کا تھا ۱۶۔ ۱۷۔ اب اگر یہ دونوں پنج خاندن جو مرد ہیں موافقت کرادیں تب توخیز اس کا ذکر خدایت میں ہے اگر یہ دونوں پنج جملی کی طے دیں تو براتی ہو جائیگی خانہ کنگذون کی ضرورت نہیں امام مالک اور داؤد زامی اور اسحاق کا یہی قول ہے اور شافعی اور امام احمد کہتے ہیں اذن فرد ہے ۱۸۔ ۱۹۔ یہ ایک منقطع ہے اس حدیث کا جو کتاب النکاح میں گذریکل ہے کہ حضرت علیؑ نے ابوہریرہؓ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا پھر آنحضرتؐ مخفا ہوئے قرہ اس راوی سے باز آئے اس حدیث کی مطابقت ترجیح باب سے اس طرح خلقی ہے کہ آنحضرتؐ نے جو حضرت علیؑ کو دوسرے نکاح سے رد کا قریب دہر ہے کہ ان میں اور حضرت فاطمہ زہراؑ میں اتفاق کا ذکر تھا ۲۰۔ ۲۱۔ جب تک خاندان طلاق نہ دے جو بر علماء کا یہی مذہب ہے لیکن ابن مسعود اور ابن عباسؓ اور ابی بن کعب سے منقول ہے کہ لوڑ کی بیعت طلاق ہے تابعین میں سے سعید بن مسیب اور حسن اور مجاہد بھی اس کے قائل ہیں عروہ نے کہا طلاق خریدنے کے اختیار میں ہے گا اس باب میں جو حدیث امام بخاری نے بیان کی اس سے باب کا مطلب یوں نکالا ہے کہ جب آنحضرتؐ نے بیرہ کو آزاد ہونے کے بعد اختیار دیا کہ اپنے خاندان کو رکھے یا اس سے جلا ہو جائے تو مرحوم ہاکر لوڑ کی آزاد ہونا طلاق نہیں ہے ورنہ اختیار کے کیا معنی ہوتے ادب جب آزاد کی طلاق نہیں ہوتی قریح جس طلاق نہ ہوگی آفریں ہے امام بخاریؒ کی بارگاہ مستنبط اور تفتہ پر از وجہ ہے ابن جنس نے کہ احادیث متعجبہ اب کے مطابق نہیں ہے یہاں لایا گیا وہ روت ہوکتا ہے کہ امام مالکؒ کی حدیث کے حافظہ کے گرفتہ تھے اس واسطے کہ اکثر کتب میں گرجھا ہے سند

۲۵۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سِنِينَ إِحْدَى السَّنِينَ إِنَّمَا اعْتَقْتُ فَخَيْرَتَ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ اعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْيَوْمَةُ تَغْوِرُ بِلَحْمٍ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ خُبْزًا وَادُمٌّ مِزْزَاهُ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرِ الْيَوْمَةَ فِيهَا لَحْمٌ قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَانْتَ لَا تَأْكُلِ الصَّدَاقَةَ قَالَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ فَلَنَا هَدِيَّةٌ

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

۲۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُهُ عَبْدًا لِيَعْنِي نَدَجَ بَرِيرَةَ

ہم سے اسمعیل بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ ہم سے مالک نے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ ام المؤمنین سے انہوں نے کہا بریرہ کی وجہ شریعت کے تین مسئلے معلوم ہو گئے ایک تو یہ کہ وہ آزاد ہوئی تو اس کو اختیار دیا گیا اپنے خاوند کے پاس رہے یا اس سے جدا ہو جائے دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والا اسی کسے گی جو لونڈی غلام آزاد کرے تیسرے ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امیر سے حجرے میں اتار لے لائے دیکھا تو ہانڈی میں گوشت ابل رہا ہے پھر آپ کے سامنے کھائے کے لیے، روٹی رکھی گئی اور گھر میں کچھ سالن آپ نے فرمایا ہائیں اے میں نے تو خود دیکھا ہانڈی میں گوشت ابل رہا ہے لگوں نے عرض کیا بجا ارشاد ہوا کہ وہ گوشت بریرہ کو صدقہ کے طور پر ملے آپ صدقہ کی چیز تو نہیں کھاتے آپ نے فرمایا صدقہ بریرہ کے لیے تھا اور ہمارے لیے تو بریرہ کی طرف سے تحفہ ہو گا۔

باب اگر لونڈی غلام کے نکاح میں ہو پھر وہ لونڈی آزاد ہو جائے تو اس کو اختیار ہو گا خواہ وہ نکاح باقی رکھے یا فسخ کر ڈالے۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ اور ہم سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا میں نے بریرہ کے خاوند رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا وہ غلام تھا۔

۱۷ تازہ سال کیوں نہیں لائے ۱۸ منہ ۱۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کے قصے سے صرف تین مسئلے نکلا بیان کیے لیکن علامہ نے اس حدیث کی شرح میں مستقل کتابیں تالیف کی ہیں اور بعض نے چار سو مسئلے تک اس سے نکالے ہیں ۲۰ منہ ۲۱ کیوں کہ نکاح رضا مندی کا سودا ہے اور لونڈی پسے میں اس کو اپنے نفس پر اختیار نہ تھا ممکن ہے کہ مرلی نے جس سے اس کا نکاح کر دیا ہو وہ اس کو پسند نہ کرتی ہو اس وجہ سے آزادی کے بعد اس کو اختیار دیا گیا اور بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے کہ اس کا خاوند آنا دیکھا کہ ام عباسی کے ترجمہ باب سے یہ نکلتا ہے کہ انہوں نے اس کے غلام ہونے کو ترجیح دے کر اس کو اختیار کر لیا اور پھر وہ غلام کا ہی مذہب ہے کہ لونڈی کو اختیار اس وقت ہو گا جب اس کا خاوند غلام ہو اگر آزاد ہو تو یہ اختیار نہ ہو گا لیکن امام ابو یوسف اور اہل کوفہ کے نزدیک لونڈی کو آزادی کے وقت ہر حال میں اختیار نہ ہو گا خواہ اس کا خاوند غلام ہو یا آزاد اور قہیب ہے کہ امام حنفیہ لونڈی کے باب میں تو مطلقاً اس اختیار کے قائل ہیں اس لیے اس کو آزادی کا فائدہ بھی اس کے باپ نے پڑھا دیا جو اس طرح کے بعد وہ ناراض ہو یہ اختیار نہیں دیتے حالانکہ ایک حدیث میں اس کی صراحت آچکی ہے کہ آنحضرت نے ایسی لڑکی کو جو نکاح اس کے باپ نے قیاس صحیح بھی اس کو کرتا ہے ۱۸ منہ ۱۹ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے وہ اس کے پیچھے پیچھے روتا چلا جاتا تھا یعنی بریرہ کی جدائی پر ۱۸ منہ۔

۲۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَاكَ مُعِيشٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ يَعْنِي نَذِيرَ بَرِيرَةَ كَافِيًا أَنْظُرْ إِلَيْهِ يَتَّبِعُهَا فُسَيْكُ الْمَدِينَةِ بَنِي عَلِيَّهَا.

۲۶۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ نَذِيرَ بَرِيرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ قَلِيلًا مُعِيشٌ عَبْدًا ابْنِي فُلَانٍ كَافِيًا أَنْظُرْ إِلَيْهِ يَطُوفُ دَرَاءَهَا فُسَيْكُ الْمَدِينَةِ.

بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذِيرِ بَرِيرَةَ.

۲۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَذِيرَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَيْقَالَ لَمْ يُعِشْ كَافِيًا أَنْظُرْ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا بَنِي وَدَمَوْعَةَ يَسِيلُ عَلَى لَحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ لَا تَعْجَبْ مِنْ حَبِ مُعِيشٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ لُبُغِ بَرِيرَةَ مُعِيشًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتَهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِي أَنْ أُنْزِلَ أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ.

بَابُ ۱۶۱

۲۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا

ہم سے عبد اللہ بن حماد نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس نے کہا معیث بریرہ کا خادم فلاں لوگوں کا غلام تھا نبی مغیرہ کا گویا میں اس وقت اس کو دیکھ رہا ہوں وہ مدینہ کی گلیوں میں بریرہ کے پیچھے پیچھے روتا جاتا تھا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب نے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا بریرہ کا خادم ملک کا غلام تھا معیث نامی جو فلاں لوگوں کا غلام تھا جیسے میں اس کو اس وقت دیکھ رہا ہوں بریرہ کے پیچھے پیچھے مدینہ کی گلیوں میں چکر لگاتا رہا تھا۔

باب انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بریرہ کے خادم کی

شفاعت کرنا کہ بریرہ اس کو قبول کرے اس سے جلد نہ ہو

ہم سے محمد بن سلام بکندی نے بیان کیا کہ ہم کو عبد الوہاب بن عبد اللہ شقی بن جری نے کہا ہم سے خالد بن خالد نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا بریرہ کا خادم غلام تھا اس کا نام معیث تھا گویا میں اس کو اس وقت دیکھ رہا ہوں وہ بریرہ کے پیچھے پیچھے روتا ہوا گھوم رہا تھا اس کے آسنو ڈاڑھی پر بہہ رہے تھے وہ پاتا ہوا تھا بریرہ میرے پاس رہے آخر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال دیکھ کر حضرت عباس سے فرمایا عباس تم کو تعجب نہ ہو کہ بریرہ کے کسی کی محبت ہے اور بریرہ کو اس سے کسی نفرت ہے پھر آپ نے بریرہ سے فرمایا تو معیث کے پاس جانے لگا اچھا ہے بریرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ اس کا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا انہیں حکم نہیں ہے بلکہ میں سفارش کے طور پر کہتا ہوں بریرہ نے کہا مجھ کو معیث پاس رکھنے کی خواہش نہیں ہے۔

باب

ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا کہ ہم کو شقی بن جری نے انہوں نے

لے ترمذی کی روایت میں یوں ہے کہ جب بریرہ آنکھوں کی تھی اس وقت وہ ایک کا غلام تھا اب اس کو نے جو حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ اس کا خادم آزاد تھا تو یہ خلاف ہے دوسری روایتوں کے بلحاظ میں ابی طالب اس کو نے اس باب میں سب لوگوں کا خلاف کیا ام احمد نے کہا صحیفہ اس کے نزدیک یہ صحیح ہوا کہ بریرہ کا خادم آزاد تھا لیکن ابن عباس وہ دوسرے لوگوں نے معنی توکل ہے کہ وہ غلام تھا اور مدینہ کے ملاحوں نے ایسا ہی نقل کیا ہے اور بخاری کے علم کوئی حدیث روایت کریں تو یہی حدیث ہے نہ وہ صحیح ہوگی نہ نہ۔

شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسَدِ أَنَّ عَائِشَةَ
أَرَادَتْ أَنْ تَشْرِي بَرِيَّةً فَأَبَى مَوْلَاهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا
أَلَوْلَاؤُ فَكَرَّتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أُشْتَرِيهَا وَأَعْتِقُهَا فَإِنَّمَا أَلَوْلَاؤُكِنَّ
أَحَقُّ دَأْبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْحِمُ
فَقِيلَ إِنَّ هَذَا مَا تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيَّةٍ فَقَالَ
هَوَّلَهَا صَدَقَ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَنْ زَادِ بْنِ
مِنْ نَعَجَهَا۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَتَّبِعُوا الْأَمْشِرَكَاتِ
حَتَّى يَوْمَ لَا تَلْمِزُ مِنْهُمْ شَيْئًا وَلَا تَلْمِزُ مِنْهُمْ شَيْئًا وَلَا تَلْمِزُ مِنْهُمْ شَيْئًا
أَعَجَبْتُمْ

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ سَافِيٍّ
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النُّصْرَانِ يَنْهَو
الْمُؤْمِنِينَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ الْمُشْرَكَاتِ عَلَى
الْمُؤْمِنِينَ وَلَا أَعْلَمُ مِنَ الْإِشْرَاقِ شَيْئًا أَكْبَرَ
مِنْ أَنْ يَقُولَ الْمَدْرَاجُ لَهَا عِيسَى وَهُوَ عَبْدٌ
مِنْ عِبَادِ اللَّهِ۔

حکم سے انہوں نے ابراہیم غنی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے کہا سحر
عائشہ نے بریرہ کو خریدنا چاہا تو اس کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر بیچیں
گے کہ بریرہ کا ترکہ ہم لیں گے حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو خرید کر کے آزاد کر دے ترکہ
تو اسی کو لے گا جو لڑکی غلام آزاد کر لے۔ ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پاس گوشت لے کر آئے لوگوں نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ
کو غیرت ملا تھا آپ نہ کھائے۔ آپ نے فرمایا وہ بریرہ کو غیرت ملا تھا ہمارے لیے
غیرت بخور ہی ہے، بلکہ تحفہ ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاش نے بیان کیا کہا ہم سے شبث نے پھر ہی روایت نقل کی
اس میں اتنا زیادہ ہے پھر بریرہ کو اپنے خاندان کے باب میں اختیار دیا گیا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا مشرک عورتیں
جب تک مسلمان نہ ہوں ان سے نکاح نہ کرو ایک مسلمان لڑکی مشرک عورت
سے بہتر ہے اگر مشرک عورت تم کو جعلی لگے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے
انہوں نے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمرؓ سے جب پوچھتے تھے انی یا مہودی،
عورت سے نکاح درست ہے یا نہیں تو وہ کہتے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں
پر مشرک عورتوں سے نکاح کرنا حرام کیا اور اس سے بڑھ کر اور کیا شرک
ہوگا کہ کوئی عورت اپنا خاوند حضرت عیسیٰ کو کہے حالانکہ حضرت عیسیٰ بھی
اللہ کے بندوں میں سے ایک مقبول بند سے ہیں۔

(بقیہ مفسر سابقہ) ۱۵ جب ترجمہ کرنا ضرور پڑے گا ۱۶ اسناد (حواشی مضمونہ) ۱۵ بریرہ کے مالک اگر اس کے خلاف شرط کریں تو ضرور گناہ ۱۶ اسناد ۱۵ اگرچہ اہل
کتاب میں مشرک ہیں مگر حق تعالیٰ نے ان کی عورتوں سے نکاح جائز رکھا ہے فرایا لفظ الحنات من الذین اور ان کتاب من قبلم کر تو وہ خاص کر لی گئی ہیں اس آیت کو
بعض نے کہا مشرک سے یہاں بت پرست اور جوسی مراد ہیں یہ ابن منذر نے نقل کیا یہ آیت اس وقت اتری جب مرثد نے عناق نامی ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا
وہ مشرک تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا مسئلہ پوچھا ۱۷ اسناد ۱۵ یہ خاص ابن عمرؓ کی رائے تھی دوسرے سلف نے ان کا خلاف کیا ہے شاید ابن عمرؓ سورہ
مائدہ کی اس آیت والحنات من الذین اور ان کتاب من قبلم کو منسوخ سمجھتے ہوں ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ سورہ بقرہ کی یہ آیت سورہ مائدہ کی آیت سے منسوخ ہے اور ابن
عمرؓ کے سوا اور کوئی اس کا قائل نہیں ہوا کہ مہودی یا نصرانی عورت سے نکاح درست ہے اور لام بخاری کا بھی میلان ابن عمرؓ کے قول کی طرف معلوم ہوتا ہے علامہ نے کہا
یہودی یا نصرانی عورت سے نکاح نادرست ہے اور بہت سے صحابہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کیا عامند ۱۶۔

بَابُ الْنِكَاحِ مِمَّنْ أَسْلَمَ مِنَ
الشِّرْكَاتِ وَعَدَّتْهُنَّ -

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ بْنُ مُوسَى
أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي جَرِيرٍ قَالَ عَطَاءُ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ الشِّرْكِيُّونَ عَلَى
مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِينَ كَأَنَّهُمْ شِرْكِي
أَهْلُ حَرْبٍ يُقَاتِلُهُمْ وَ يُقَاتِلُونَهُ
وَمَشْرُكِي أَهْلِ عَهْدٍ لَأَنْتَابِلَهُمْ وَلَأَيَّامُ تَوَلَّيْنَهُمْ وَكَانَ إِذَا هَاجَرُوا
أَصْرًا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ يُخْطَبَ عَنْهُمْ خِيضٌ وَلَا ظَهْرٌ
فَكَذَا ظَهَرَتْ حَلَّتْ لَهَا النِّكَاحُ فَكَانَ هَاجِرٌ زَوْجًا قَبْلَ

أَنْ تَنْكِحَ رَدَّتْ إِلَيْهِ وَإِنْ هَاجَرَ بَعْدَ فِتْنِهِمْ
أَدَامَتْ فُتْنُهُمْ حُرَّانَ وَلَهُمَا مَا لِلْمُحَابِرِينَ
ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيثِ
مُجَاهِدٍ وَإِنْ هَاجَرَ بَعْدَ أَدَامَتْ لِلْمُحَابِرِينَ
أَهْلُ الْعَهْدِ لَمْ يَرُدُّوا وَسَادَ الثَّمَانَةُ
وَقَالَ عَطَاءُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَأَنَّهُ
قَدِيمَةٌ يَنْتُ إِبْنُ أُمِّيَّةٍ عِنْدَ عَدْرِ بْنِ
الْخَطَّابِ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا
مُعَوِيَّةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَكَانَتْ
أُمُّ الْحَكَمِ ابْنَةُ أَبِي سُفْيَانَ تَعَتْ
عِيَاضَ بَنِي عَنُومٍ الْفُؤَهْرِيَّ فَطَلَّقَهَا

باب اگر مشرک عورتیں مسلمان ہو جائیں تو ان کے نکاح
اور عدت کا بیان ہے

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام بن یوسف
نے انہوں نے ابن جریر سے (انہوں نے کئی حدیثیں بیان کیں) اور کہا
کہ عطاء خراسانی ابن عباس سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے دو طرح کے مشرکوں کو سابقہ تھا ایک تو ان مشرکوں
کو جن سے لڑائی تھی ان سے تو آنحضرت لڑتے اور وہ آنحضرت سے لڑتے
دوسرے ان مشرکوں کو جن سے عہد و پیمان ہوا تھا زندہ آنحضرت سے
لڑتے نہ آنحضرت ان سے لڑتے اور جن مشرکوں سے لڑائی تھی ان کی
اگر کوئی عورت بھاگ کر دارالسلام میں چلی آتی تو جب تک اس کو (تین) حیض نہ آ
لیتے کوئی نکاح کا پیغام اس کو نہ دیتا البتہ جب حیض سے پاک ہو لیتی اس
وقت اس کو نکاح کرنا درست ہوتا اگر ابھی اس عورت نے دوسری
مسلمان سے) نکاح نہ کیا ہوتا تھے میں اس کا خبا و مذبح (مسلمان
ہو کر) آجاتا تو وہ اسی کی عورت سمجھتی ہے اور اگر ان مشرکوں کا جن
سے لڑائی تھی کوئی لڑائی غلام بھاگ آئے تو وہ آزاد سمجھا جاتا اور دوسرے
(آزاد) مہاجرین کے برابر ہوتا پھر عطاء نے ان مشرکوں کا حال جن سے عہد و
پیمان تھا مجاہد کی طرح بیان کیا یعنی اگر ان مشرکوں کا کوئی غلام لڑائی بھاگ
آتا تو وہ پھر مشرکوں کے حوالہ نہ کیا جاتا اگر ان کی قسمت ان مشرکوں کو دیجاتی اور
(اس اسناد سے) عطاء نے ابن عباس سے روایت کی کہ قریبہ البراء امیر کی
بیٹی (جوام المؤمنین) ام سلمہ کی بہن تھی، حضرت عمرؓ کے نکاح میں تھی -
انہوں نے اس کو طلاق دیدیا تو معاویہ بن ابوسفیان نے اس سے نکاح
کر لیا اور ام الحکم ابوسفیان کی بیٹی عیاض بن غنم کے نکاح میں بھی جنہوں نے

۱۔ اس مسئلہ میں اختلاف ہے اکثر علماء کا قول ہے کہ جو عورت دارالرب سے مسلمان ہو کر ہجرت کرے اس کو تین حیض تک یا وضع محل تک اگر عالم ہو
عدت کرنا چاہیے ایسے بعد کسی مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے اور ابو سفید کہتے ہیں کہ ہجرت کرتے ہی وہ اپنے کا فر خاندان سے جدا ہو گئی اب عدت کی ضرورت نہیں ہے
۲۔ ام سلمہ بیان سے امام ابو سفید کا قول رہ رہتا ہے کہ ہجرت کر کے وہ عورت اپنے خاندان سے جدا ہو جاتی ہے اس لیے عدت کی ضرورت نہیں ۱۲۔ عہد مسلمانوں پر کیا جاتا ہے

فَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّقْفِيُّ.

بَابُ إِذَا اسْلَمَتِ الشَّرِكَةُ أَوْ
النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمَّةِ أَوْ الْحَرْبِيِّ وَقَالَ
عَبْدُ الْوَكِيلِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَصْرَةَ
عَنِ ابْنِ جُمَاسٍ إِذَا اسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ
قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ
قَالَ دَاوُدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّصَائِيِّ سَلَّ
عَطَاءٌ عَنِ امْرَأَةٍ قَبْلَ أَهْلِ الْعَهْدِ اسْلَمَتْ
ثُمَّ اسْلَمَ زَوْجُهَا فِي الْعِدَّةِ أَوْ فِي أَمْرَانِ
قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَشَاءُ هِيَ بَيْنَكَ حَبِيدٌ
وَصَدَاقِي وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا اسْلَمَتْ فِي
الْعِدَّةِ يَتَزَوَّجُهَا وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى
لَا هُنَّ حِلٌّ لَكُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ
لَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ وَفَتَادَةُ فِي
مَجُوسِيَّيْنِ اسْلَمَا مِمَّا عَلَى
نِكَاحِهِمَا وَإِذَا سَبَقَ
أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَآبَى
الْآخَرُ بَانَتْ لَا سَبِيلَ لَهُ

اس کو طلاق دے یا تو عبداللہ بن عثمان تقفی نے اس سے نکاح کر لیا۔

باب اگر مشرک یا نصرانی (یا یہودی) عورت جو ذمی یا حربی
کافر کے نکاح میں ہو مسلمان ہو جائے عبداللہ بن مسعود نے خالد رضی اللہ عنہ سے
روایت کی انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے۔ انہوں
نے جب نصرانی عورت اپنے خاندان سے ایک گھڑی پہلے بھی مسلمان
ہو جائے تو وہ اپنے خاندان پر حرام ہو جائے گی۔ نکاح فسخ ہو گیا
اور داؤد بن ابی نصرت نے ابراہیم بن میمونؓ سے روایت کی
انہوں نے کہا سلطان ابی رباح سے پوچھا اگر ذمی کافر کی عورت
مسلمان ہو جائے پھر ابھی اس عورت کی عدت باقی ہو کہ اس کا
خاندان مسلمان ہو جائے کیا وہ اس کی عورت رہے گی انہوں
نے کہا نہیں ہاں اگر عورت چاہے تو نیا نکاح نیا مہر مقرر کر کے اس کی
عورت بن سکتی ہے اور مجاہد بن جبر (تابعی مشہور) نے کہا اگر عورت بھی عدت
میں ہو اور خاندان مسلمان ہو جائے تو وہ اسی کی عورت رہے گی۔ اور اللہ
نے (سورہ متحنہ میں) فرمایا زندہ عورتیں (جو مسلمان ہو گئیں) کافروں کے
لیے حلال ہیں زندہ کافران عورتوں کے لیے حلال ہیں اور امام حسن
بصریؒ اور قتادہ نے کہا اگر پارسی جو خاندان دونوں (ایک ساتھ
مسلمان ہو جائیں تو دونوں کا نکاح باقی رہے گا اور اگر ایک دوسرے
سے پہلے مسلمان ہو جائے اور دوسرا اسلام لانے سے انکار کرے

۱۔ یہ دونوں عورتیں اگر ان کو طلاق دیا گیا تو انہوں نے عدت میں کی ہوئی لہذا اباب کا مطلب نکل آیا۔ بعضوں نے کہا قریبہ مسلمان ہو گئی تھی بعضوں
نے کہا قریبہ دو تھی ایک زندہ مسلمان ہو کر جرت کر آئی تھی اور ایک وہ جو کافر ہی تھی اور دوسری قریبہ ہے اب کہہ کے کافروں سے گو عہد تھا کہ ان کا کرتی
آوی مسلمان ہو کر آجائے زندہ واپس کر دیا جائے مگر یہ عہد خاص تھا مردوں کے لیے بعضوں نے کہا عہد کا یہ جنہ اس آیت سے منسوخ ہو گیا عتلا سے جو بن ال
ابن کفار ۱۲۰ھ اس کو ابن ابی شیبہ نے دسل کیا ۱۲۱ھ یعنی مجروح اسلام تھے نکاح فسخ ہو جائے گا اگرچہ ایک گھڑی کا تقدم اور تاخر ہو امام ابو حنیفہؒ اور
اہل کوفہ کا یہ قول ہے اور امام بخاری کا بھی یہی اس طرف معلوم ہوتا ہے لیکن اہل حدیث کا قول یہ ہے کہ عدت پوری ہونے تک نکاح فسخ نہ ہوگا اگر عدت کے اندر
خاندان بھی مسلمان ہو جائے تو نکاح باقی رہے گا امام مالکؒ اور شافعیؒ اور ہارثیؒ اور حنفیؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی قول صحیح ہے کسی لیے کہ بہت صحابہؓ کی
عورتیں ان سے پہلے مسلمان ہو گئیں جیسے عیم بن حرام مکر بن ابی جبل وغیرہ لیکن آپؐ نے ان کو نئے سرے سے نکاح کر لیا حکم نہیں دیا اور ایک جماعت ائمہؒ اور ابراہیمؒ تھے اور
حادیث ابی سلیمان کا جو امام ابو حنیفہؒ کے استاد تھے یہ قول ہے کہ بہت تک وہ عورت دوسرا نکاح کرے اپنے اگلے خاندان کی عورت رہے گی کہ عدت (باقی پر موقوفہ)

عَلَيْهَا وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَلَّاءِ امْرَأَةٍ
مِّنَ الْمُشْرِكِينَ جَاءَتْ إِلَى السُّلَيْمِ
الْبَعَادِي زَوْجَهَا مِنْهَا يَقُولُ تَعَالَى
وَأَتَوْهُمَا مَا أَنْفَقُوا قَالَ لَا إِثْمًا
كَانَ ذَلِكَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ وَقَالَ
مُجَاهِدٌ هَذَا كُلُّهُ فِي صَلَاحِ بَيْنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ
قُرَيْشٍ -

۲۶۹ حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنِي
أَبُو زُهَيْرٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ قَالَ إِبْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو
أَبُو النَّضْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَلَّكَ
كَانَتْ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَدْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُهُنَّ -

تو عورت مرد میں جلائی ہو جائے گی اب خاوند کو اس عورت پر کوئی اختیار
نہ رہے گا۔ اور ابن جریر نے کہا میں نے علاء بن ابی رباح سے کہا اگر مشرک
میں سے ایک عورت مسلمانوں کے پاس چلے گئی تو کیا اس کے خاوند کو نکاح
کا حق ہے (مرد وغیرہ) ادا کریں گے کیوں کہ اللہ تعالیٰ (سورہ متحنہ میں) فرماتا
ہے کہ کافروں نے جو نکاح میں خرچ کیا ہے وہ دیدواہنوں نے کہا نہیں
کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان مشرکوں سے ایسا اقرار ہوا
تھا۔ اور مجاہد نے کہا اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، یہ سب اس صلح
میں تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے کافروں میں ہوئی
تھی۔

ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یسٹ بن سعد نے
ابنوں نے عقیل سے ابن شہاب سے اور ابراہیم بن منذر نے
یوں کہا۔ محمد سے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا کہا مجھ سے یونس نے
ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت
عائشہ ام المؤمنین نے کہا کافروں کی عورتیں جو مسلمان ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس مدینہ میں چلی آتی تھیں آپ ان کو مانچتے تھے۔ جیسے

واقعہ ملاحظہ کرو گئی ہر اور دلیل اُکی یہ ہے کہ آنحضرت نے حضرت زینبؓ کو ابراہیم بن العاص کے نکاح میں رکھا حالانکہ وہ اپنے خاوند سے چھ یا تین یا دوسرے بچے
مسلمان ہو گئی تھیں خافین یہ جواب دیتے ہیں کہ ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ نے خاںلح اور نیا ہر مقرر کر کے ان کو ابراہیم بن العاص کی زوجیت میں دیا مگر یہ حدیث ضعیف
ہے بعضوں نے یوں جواب دیا ہے کہ شاید حضرت زینبؓ کی عدت اس وقت تک نہ گزری ہو کیوں کہ کسی حیض رک جاتا ہے مگر یہ عادت کے خلاف اور بعد از ایسا
ہے ۱۲۷ھ اس کو ابن ابی شیبہ سے وصل کیا ۱۲۸ھ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲۹ھ لفظ ابراہیم بن العاص لے کر یہ حدیث لاکر عطاء کے قول کی تائید کی کہ عورت
کے اسلام لانے ہی وہ اپنے خاوند سے جدا ہو گئی لیکن ادب ابن عباسؓ کا قول گذر چکا کہ عورت کو نکاح کا پیغام نہ دیا جائے جب تک حیض نہ آئے اور اس سے پاک
دعوا اس سے یہ سخت ہے کہ عدت گزری تک اگر اس کا خاوند مسلمان ہو جائے تو وہ اسی کی جود رہے گی ۱۳۰ھ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۳۱ھ -
روایتی صفحہ (نزل) ۱۳۲ھ اگر دو مسلمان ہر گئے ہوں تو نیا نکاح کر سکتے ہیں ۱۳۳ھ اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۳۴ھ یہ حکم خاص تھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ۱۳۵ھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے کافروں سے اس شرط پر صلح کی تھی کہ مسلمان کی کوئی عورت
بھاگ کر ان میں چلی جائے تو کافراں کے غور کر مبرا کریں اگر کافروں کی کوئی عورت مسلمانوں کے پاس چلی جائے تو مسلمان اگر مبرا اس کے کافراں کو ادا کریں
تو خاص صلح تھی جو آنحضرت کے زمانہ میں ہوتی تھی اسی کے مطابق عمل کرنے کا حکم سورہ متحنہ میں اتنا لیکن ہمارے زمانہ میں اس پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے اگر کافروں
کی کوئی عورت مسلمان ہو کر دارالاسلام میں چلی آئے تو مسلمانوں کو اس کی شادی کا حق ہے اگر وہ کافروں سے نکاح کرے یا اگر وہ کسی عورت سے نکاح کرے تو وہی نے نہر ولایت
میں وصل کیا ۱۳۶ھ کہ ایمان کے شرف سے نکلی ہیں یا اور کسی نیت سے ۱۳۷ھ -

يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ
الْمُؤْمِنَاتُ مِنْهَا جَرَأَتِ فَأَمْسِكْنَ مِنْهُنَّ إِلَى
أَخْرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ نَحْنُ أَقْرَبُ هَذَا
الْتَرُطُومِ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقْرَبَ لِيَحْتَكِ كَمَا كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْدَرَتْ
بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَقَدْ رَسَلُ اللَّهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْطَلِقَنَّ نَقْدًا بِالْعَمَلِ لَا وَاللَّهِ
مَا مَسَّتْ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ
تَطْعَمُ عِيْدَانَهُ يَأْتِيَهُنَّ بِالْكَلَامِ وَاللَّهُ مَا أَخَذَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّسَاءِ إِلَّا بَعْدَ امْرَأَةٍ
اللَّهُ يَقُولُ لَهَا إِذَا أَخَذَ عَلَيْكِ نَدَى يَأْتِيكِ كَلَامًا

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى لِلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ مِنْ
نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ إِلَى قَوْلِهِ سَمِعَ عَلَيْهِ
فَإِنْ فَاءُ رَجْعًا

۲۶۷- حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الطَّوِيلِ
أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لِيَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ
أَنْفَكْتُ رَجُلًا فَأَقَامَ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ كَسْعَاءَ
عَشْرِينَ لَمْ يَنْزِلْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَتُ شَهْرًا فَقَالَ شَهْرٌ
ثَلَاثَ عَشْرُونَ

اللہ تعالیٰ نے (سورہ ممتحنہ میں) فرمایا مسلمان زوجہ کا فرعونیت مسلمان ہو کر اپنا
ملک چھوڑ کر تمہارے پاس آجائیں قرآن کو جانچو بغیر آیت تک حضرت
عائشہ کہتی ہیں پھر جو عورت ان شرطوں (جو آیت میں مذکور ہیں) کو قبول
کرتی وہ امتحان میں پوری ترقی جب وہ زبان سے ان شرطوں کے پورا
کرنے کا اقرار کر لیتیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے۔ اچھا
اب جاؤ میں نے تم سے بیعت لے لی خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے کبھی چھو کر ابھی نہیں (معاذی اللہ)
تو کہا اہل زبان سے ان سے بیعت لیتے خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عورتوں سے ان باتوں کا عہد بن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا
بس اسی طرح سے لیا کہ زبان سے ان سے اقرار کر لیا اس کے بعد آپ
بھی زبان سے فرمادیتے ہیں تم سے بیعت لے لی

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا جو لوگ
اپنی عورتوں سے ایلا کرتے ہیں ان کے لیے چار مہینے کی مدت مقرر ہے
اخیر آیت سمیع علیم تک فاوا کا معنی قسم چھوڑیں اپنی بیویوں سے صحبت
کریں۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے اپنے
بھائی عبد الحمید بن ابی اویس سے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے
حمید طویل سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلا کیا (ایک مہینے تک قسم کھائی اپنی عورتوں کے پاس نہ جانوں
کا) آپ کے پاؤں میں مورچ آگئی تھی تو آپ انتیس راتوں تک ایک بالاخلانے
(راہی) میں بیٹھے رہے اس کے بعد اترائے (عورتوں کے پاس نہ تشریف لے
گئے) انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ نے تو ایک مہینے کی قسم کھائی تھی
آپ نے فرمایا ہاں مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

لے بس عورتوں سے یہ بیعت ہے کہ زبان سے ان سے توبہ کر لے اور جن جاہل فقیروں نے عورتوں سے مرید کو تہنوت ہاتھ ملانا اختیار کیا ہے وہ
احق ہیں اس سے کہ قسم کھاتے ہیں کہ ان کے پاس نہ جائیں گے ۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰

۴۹۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ
مَوْلَى الْمُنْبِغِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ
فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ
أَوْ لِلذَّيْبِ وَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ
الْإِبِلِ فَقَضِبَ وَ أَحْصَمَتْ
وَجْتَاةٌ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا
الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءُ وَ
تَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا وَ سُئِلَ
عَنِ اللَّقِطَةِ فَقَالَ أَعْرِفْ وَكَأْهَا
وَعِفَا مَعَهَا وَعَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ
مَنْ يَعْرِفُهَا وَآلَا فَاحْلُطْهَا بِمَا لَكَ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدنی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن
عیینہ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید القادی سے انہوں نے یزید سے جو نعمت
کا غلام تھا (یہ تابعی ہیں) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گئی
ہوئی بکری کا حکم پوچھا آپ نے فرمایا اس کو بچو لے وہ یا تیری ہوگی
یا تیرے بھائی کی۔ یا بیٹریے کی (وہ کھالے کا اگر کوئی نہ پکڑے،
پھر گئے، ہوئے اونٹ کا حکم پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہو
گئے آپ کے گال لال ہو گئے اور فرمانے لگے اونٹ سے
تجھ کیا کام ہے۔ اس کی کیوں فکر کرتا ہے اس کو پھرنے دے اس
کا موزہ اس کے پاس اس کا شکیزہ اس کے پاس پانی پیتا اور درخت
چرتا رہتا ہے جب اس کا مالک آتا ہے تو اس کو لے لیتا ہے اور
آنحضرت سے پڑی ہوئی چیز کا حکم پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کا شکر کرو
اور تمھیں لا پہچان رکھو اور ایک برس تک لوگوں سے پوچھتا رہو
اگر کوئی پہچاننے والا آئے ہے اور نہیں تو اپنے مال میں شریک

(ابن مسعود سابق) ۱۵ اس کو سعید بن مسعود نے نکالا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی پہچاننے کے بعد جب اس کا مالک نہ ملے ۱۲ منہ ۱۵ اس کو ابن مسعود نے وصل کیا
ہے ۱۲ منہ دواخی مغرب ۱۵ دوسرے کسی مسلمان کی جواس کو بچو لے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی اونٹ کے پکڑنے کی کیا ضرورت ہے اس کو کھانے پینے چلنے میں کمی کی
مدد اور حفاظت کی ضرورت نہیں ہے نہ بیٹریے کا ڈر ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا ہے اس حدیث سے یہ نکلا
کہ دوسرے کے مال میں تصرف کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک اس کے خالق ہونے کا ڈر نہ ہو پس اسی طرح مفقود کی حرمت میں بھی تصرف کرنا
جائز نہیں جب تک اس کے خالق کی موت متحقق نہ ہو کہ جہاں یہ قیاس صحیح نہیں ہے اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور ابن عباسؓ اور ابن
مسعودؓ اور متعدد صحابہؓ سے اس سید بن مسعود اور عبد الرزاق نے نکالا کہ مفقود کی حرمت چار برس تک انتظار کرے اگر اس کو وہ مالک
اس کی خبر معلوم نہ ہو تو اس کی حرمت دوسرا نکاح کرے اور ایک جماعت تابعین جیسے ابیہم نخعی اور عطاء اور زہری و سکول اور شعبی اس کے قائل ہونے میں
امام احمد اور اسحاق نے کہا اس کے لیے مدت مقرر نہیں مدت اس کے واسطے ہے جو لڑائی میں لگم مہرایا دریا میں اور ضعیف اور شافعی نے کہا مفقود
کی حرمت اس وقت تک نکاح نہ کرے جب تک کہ عائد کا زندہ یا مردہ ہونا ظاہر نہ ہو اور ضعیف نے اس کی تقدیر نو برس یا ستر برس یا ایک سو برس سے کی
ہے اور دلیل لی ہے ایک مرفوع حدیث سے کہ مفقود کی حرمت اس کی مدت ہے یہاں تک کہ حال نکالے اور عبید نے حضرت علیؓ سے اور عبد الرزاق نے
ابن مسعودؓ سے ایسا ہی نقل کیا ہے مگر مرفوع حدیث ضعیف اور صحیح اس کا دفع ہے اور ابن مسعودؓ سے دوسری روایت میں چار برس کی مدت منقول
ہے اور حضرت علیؓ کی روایت بھی ضعیف ہے تو صحیح وہی چار سال کی مدت ہوئی اور اگر حدیث کہ حنفیہ یا شافعیہ یا حنابلہ کے مذہب کے
موافقی منقول رکھا جائے تو اس میں صریح مقرر نہیں ہوتا ہے پس قاضی مفقود کی حرمت کا نکاح منع کر سکتا ہے جب دیکھے کہ حرمت کو تکلیف
ہے یا اس کو نان و نفقہ مینے والا کوئی نہیں اور ضعیف اور شافعیہ اور حنابلہ کے مذہب کے موافقی تو شاید ہر دنیا میں کوئی حرمت نکلے جو مراسی عمر
بن شہر کے نعمت کے ساتھ بیٹھی ہے اگر بالفرض بیٹھی بھی رہے تو پھر نو سال یا ایک سو سال یا سو میں سال خاندان کی عمر ہونے پر ایسے کے (باقی برصغیر)

قَالَ سُفْيَانٌ فَلَقِيتُ سَابِعَةَ بِنَ ابْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سُفْيَانٌ وَلَمْ أَحْفَظْ
عَنْهُ شَيْئًا خَيْرَ هَذَا فَقُلْتُ أَسْرَأُ بَيْتَ
حَدِيثَ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبِعِثِ فِي أَمْرِ
النِّسَاءِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ لَعَنَهُ
قَالَ يَحْيَى وَيَقُولُ رُبَيْعَةُ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى
الْمُنْبِعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانٌ
فَلَقِيتُ رُبَيْعَةَ فَقُلْتُ لَهَا -

بَابُ الظَّهَارِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي
تَجَادُلُكَ فِي زَوْجِهَا إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ لَمْ
يَسْتَطِعْ فَاطْعَامُ سِتِّينَ مَسْكِينًا وَقَالَ
يَحْيَى إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَا لَكَ أَنْ سَأَلْتُ ابْنَ
شَهَابٍ عَنْ ظَهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ نَحْوُ
ظَهَارِ الْحُرِّ قَالَ مَا لَكَ وَصِيْلَهُ الْعَبْدُ شَهْرًا

کڑا ل سفیان بن عیینہ نے کہا (یہی اسے یہ حدیث سننے کے بعد) میں
ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے ملا اور میں نے ربیعہ سے اور کوئی حدیث نہیں
لی میں نے اس سے پوچھا یہ جو یزید کی حدیث کی ہوئی چیز کے باب میں
روایت کی جاتی ہے (یزید ثمالی ہے) تو کیا وہ زید بن خالد (صحابی) سے
مروئی ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ سفیان کہتے ہیں مجھ سے
یحییٰ بن سعید الفزاری نے یہ کہا تھا کہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن اس حدیث
کو زید سے انہوں نے زید بن خالد سے مروی روایت کرتے ہیں اس پر میں
ربیعہ سے ملا اور ان سے پوچھا۔

بَابُ ظَهَارِ كَابِيَانِ اَوْرِ اللّٰه تَعَالٰى كَا (سُورَةُ مَجَادِلِ مِیْنِ)

فرمانا۔ اللہ نے اس عورت (ذول بیت ثعلبہ) کا کہنا سن لیا جو اپنے غلام
کے مقدمہ میں تجھ سے جھگڑتی ہیں اخیر آیت فمن لم يستطع فاطعم
ستین مسکیناً تک امام بخاری نے کہا مجھ سے اسماعیل بن ابی ادریس نے
کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا کہ ابن شہاب سے کسی نے پوچھا،
اگر غلام ظہار کرے اس کا بھی وہی حکم ہے جو آزاد کے ظہار کا ہے۔ مگر
غلام کفار سے میں صرف دو مہینے کے روزے رکھئے۔ اور حسن بن حر

(ربیعہ مفسر البقرہ) سب ہم عمر رہنے پر عورت کی عمر میں زو سال یا انہی سال سے غالباً کم نہ ہوگی اور اس عمر میں نکاح کی اجازت دینا گویا عند گناہ جترانگہ
ہے ہماری شریعت میں نان نفقہ نہ دینے یا نامردی کی وجہ سے جب نکاح کا فیج جائز ہے تو نفقہ میں بھی بطریق اولیٰ جائز ہونا چاہیے اور تعجب یہ ہے کہ خنیز
ایلا میں یعنی چار مہینے تک عورت کے پاس نہ جانے کی قسم میں تو یہ حکم دیتے ہیں کہ چار مہینے گزر جانے پر اس عورت کو ایک طلاق بائن پڑ جاتا ہے اور یہاں اس
بی بیاری عورت کی ساری جوانی برباد ہونے پر ان کو حرج نہیں آتا فرماتے ہیں کہ عورت اقران کے بعد دومر نکاح کر سکتی ہے کیا خوب الفاف ہے اب اگر عورت دومر
نکاح کرے اس کے بعد پہلے خاوند کا محل معلوم ہو کہ وہ زندہ ہے تو وہ پہلے ہی خاوند کی عورت ہوگی اور شعیبی نے کہا دوسرے خاوند سے قاضی اس
کو مردا کر دے گا وہ مدت کرنے کے بعد پہلے خاوند کے پاس رہے اگر پہلا خاوند مر جائے تو اس کی بھی مدت بیٹھے اور اس کی وارث بھی ہوگی بعقول
نے کہا پہلا خاوند اگر آئے تو اس کو اختیار ہوگا چاہے اپنی عورت دوسرے خاوند سے چھین لے چاہے جو مر عورت کو دیا ہوا اس سے وصول کر لیر سے میں
کہتا ہوں اگر نفقہ نہ دے بلا عذر اپنا احوال مخفی رکھا اور عورت کے لیے نان و نفقہ کا بند و بست کر کے نہیں کیا تھا نہ کہ بامٹا دھڑ گیا تھا تو قیاس یہ ہے
کہ وہ اپنی زوجہ کو دوسرے خاوند سے نہیں پیوستا اور اگر عذر معقول ثابت ہو جس کی وجہ سے نفقہ نہ دے سکا اور وہ اپنی زوجہ کے لیے نان نفقہ کی جائیداد جمع کر گیا
تھا یا بند و بست کر گیا تھا تب اس کو اختیار ہونا چاہیے خواہ عورت پھر سے خواہ ہو جو دیا ہو وہ دوسرے خاوند سے لے لے اور یہ قول گوجدید ہے اور اتفاق علاقے
خلاف ہے مگر مستغنی الفاف ہے واللہ اعلم ۱۱۷۵۵ جو صیح پیر تہائے تب تو اس کو دے دے ۱۱۷۵۵ (عاشی مفریڈ) یعنی زید نے اس کو زید بن خالد سے سنا ہے
۱۱۷۵۵ (عاشی مفریڈ) یعنی زید نے اس کو زید بن خالد سے سنا ہے ۱۱۷۵۵ (عاشی مفریڈ) یعنی زید نے اس کو زید بن خالد سے سنا ہے ۱۱۷۵۵ (عاشی مفریڈ) یعنی زید نے اس کو زید بن خالد سے سنا ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَدَّادِ ظَهَرَ الْعِدَّةُ الْعِدَّةُ
مِنَ الْحَتِّ وَالْأَمَةِ سَوَاءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ
إِنْ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَدَيْسَ بَشَى بِوَأَمَتَا
الظَّهَارِ مِنَ التَّسَاءُ وَفِي الْعَرَبِيَّةِ
لَيْسَ قَالُوا أَيْ فِيمَا قَالُوا وَفِي
بَعْضِ مَا قَالُوا وَهَذَا أَدْلَى لِأَنَّ
اللَّهُ لَمْ يَدَلَّ عَلَى الْمَنْكِهَةِ وَقَوْلُ
الْمُؤَدَّبِ

بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الطَّلَاقِ
الْأَمْرُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعَدُّ ب
اللَّهُ بِدَمْعٍ الْعَيْنِ وَلَكِنْ يُعَدُّ بِهَذَا
فَأَشَارَ إِلَى يَسَافِهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ
مَالِكٍ أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى أَيْ حُذِيَ التَّيْصُ وَقَالَتْ
أَسْمَاءُ صَالِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْكُفْرِ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ دَمَ مَا
شَأْنُ النَّاسِ وَهِيَ تَصِلُ فَأَدْمَانُ

ابن الحسن بن جی فقیر نے کہا کہ آزاد اور غلام آزاد عورت یا لونڈی سے
ظہار کرے تو ایک ہی حکم ہے اور عکرمہ نے کہا اگر مرد اپنی لونڈی
سے ظہار کرے تو کفارہ لازم نہ ہوگا ظہار آزاد عورتوں سے ہوتا
ہے (حنفیہ اور شافعیہ کا یہی قول ہے) اور عربی زبان میں لام فی کے
معنوں میں آتا ہے تو یعودون لما قالوا کا یہ معنی ہوگا کہ پھر اس عورت کو
رکھنا چاہیں اور ظہار کے کلمہ کو اہل کرنا اور یہ ترجمہ (اُس سے) بہتر ہے
کیوں کہ ظہار کو اللہ تعالیٰ نے بری بات اور جھوٹ فرمایا اس کو دلہنہ
کے لیے کیسے کہے گا۔

باب اگر طلاق وغیرہ اشارے سے دے (مثلاً)
کئی گز نکاح میں تو کیا حکم ہے اور عبد اللہ بن عمر نے کہا آنحضرتؐ نے فرمایا اگر
حدیث کتاب الجنائز میں موصولاً گذر چکی ہے) اللہ تعالیٰ آنکھوں سے آنسو
نکھنے پر غصہ نہیں کرنے کا لیکن اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرے گا اور آپ
نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا اور کعب بن مالک نے (جب ابن
ابی حذافہ سے اپنے قرض کا تقاضا عین مسجد میں کیا تھا) یہ کہا کہ آنحضرتؐ
نے مجھ سے اشارے سے فرمایا (ادھما مرفوض معاف کر دے) ادھما
لے لے (یہ حدیث ابور موصولاً گذر چکی ہے) اور اسماء بنت ابی بکر
نے کہا کہ آنحضرتؐ گھن کی نماز پڑھ رہے تھے میں نے حضرت عائشہؓ
سے جو نماز میں عین پر چھا لوگوں کو کیا ہوا انہوں نے سورج کی طرف

دیکھ کر اشارہ کیا اور اہل حدیث ہمیشہ ایسے لوگوں سے جھگڑتے رہے نص ہوتے ہوئے راستے کو دخل دینا اور اس پر عمل کرنا نص کو چھوڑ
دینا حقیقت میں بڑی کمزوری کی بات ہے ۱۲۷۱ھ میں ہمدان کا عرت سے لڑائی ہوئی پر میری ماں یا بہن کی طرح ہے ۱۲۷۲ھ میں کچھ غلام کو بردہ آزاد کرنا یا کھانا کھانا مانگ
ہوئی ہوتا ۱۲۷۳ھ (طوش مؤرخ) ۱۲۷۴ھ اس کو طہادی سے کتاب اختلاف العلماء میں سن بن جی سے وصل کیا ۱۲۷۵ھ ابن اعرابی نے حسن بکری سے بھی ایسا ہی روایت
کیا ہے ۱۲۷۶ھ اس کو اسلیم قاضی نے وصل کیا ۱۲۷۷ھ باقی علماء کے نزدیک لونڈی سے بھی ظہار ہو سکتا ہے حنفیہ شافعیہ کہتے ہیں منساہم سے آزاد
عربی مراد ہیں ۱۲۷۸ھ جو امام داؤد ظہری نے کیا ہے کہ ظہار کا کلمہ دوبارہ زبان سے نکالتے ہیں وہ کہتے ہیں جب تک ظہار کا کلمہ دوبارہ زبان سے نکالے
تو کفارہ لازم نہ ہوگا ۱۲۷۹ھ امام بخاری نے اس باب میں وہ حدیثیں بیان کیں جن سے نہ محتاج ہے کہ جس اشارے سے مطلب سمجھارے تو وہ برتنے کی طرح ہے
اگر کچھ شخص ایک اشعلی اشعلی کہ طلاق کا اشارہ کرے تو اچھا پڑ جائے گا ۱۲۸۰ھ یعنی زبان سے کفر اور ناشکی کے کلمے نکالنے پر اس حدیث سے امام بخاری نے تہذیب بات
کہا کہ آنحضرتؐ نے زبان کی طرف اشارہ کر کے زبان پر غصہ کر کے اشارہ کرنا وہ بھی جاتی دے تو اس کا حکم زبان سے برتنے کی طرح ہوگا تھا (ابن مؤرخ)

بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ فَقُلْتُ يَا
فَأَدْمَأْتُ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ وَ قَالَ
أَنْسِ أَوْ مَا لَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِيَدِي إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوْ مَا لَيْتِي صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِأَحَدٍ وَ قَالَ
أَبُو حَتَّادَةَ قَالَ لَيْتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الصَّنِيدِ لِلْمُحَرَّمِ أَحَدًا مِنْكُمْ
أَمْرَةً أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا
قَالُوا لَاقَالَ فَعَلُوا -

۲۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِلْمَةَ
أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيْتِهِ وَكَانَ كَلِمَاتِي عَلَى الْكُرْسِيِّ أَشَارَ
إِلَيْهِ وَكَبَّرَ قَالَتْ ذَيْنَبُ قَالَ لَيْتِي صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَ مِنْ رَدَمِي يَاجُوجَ وَمَلْجُوجَ
فَمِثْلُ هَذِهِ وَعَقْدُ رَسْعَيْنِ -

۲۷۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْقَفِيلِ
حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عُلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ

طرف اشارہ کیا میں نے کہا یہ بھی رسول اللہ کی کوئی نشانی ہے انہوں نے
کہا پھر سر سے اشارہ کر کے بتلایا ہاں - اور انسؓ نے کہا یہ حدیث کتاب
الصلوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
ہاتھ سے البرقعہ کو آگے بڑھنے کے لیے اٹھوایا اور ابن عباسؓ نے
کہا یہ حدیث کتاب العلم میں موصولاً گزر چکی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا (اب رمی کرے) کچھ مرج نہیں اور البرقعہ
نے کہا یہ حدیث کتاب الحج میں موصولاً گزر چکی ہے، آنحضرتؐ نے صحابہ
سے فرمایا جو احرام باندھے ہر نئے سقے تم میں سے کسی نے اس جانور کے
شکار کرنے کا حکم دیا یا اس کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا نہیں کبھی نہ فرمایا
تو کھادو -

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر
عبد الملک بن عمرو نے کہا ہم سے ابراہیم بن طہمان نے انہوں نے
خالد خزاز سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سرارہ رکھ کر طواف
کیا جب حجر اسود کے مقابل آتے تو اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے تھے
اور حضرت زینبؓ نے کہا یہ حدیث علامات النبوة میں موصولاً گزر چکی
ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا جوج ماجوج کی سدا آج اتنی
کھل گئی اور انگلیوں کو جوڑ کر نرے کا اشارہ بتلایا -

ہم سے مسدد بن مسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل
نے کہا ہم سے سلمہ بن علقمہ نے انہوں نے محمد بن سیرین نے انہوں نے
ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(بقیہ صفحہ سابقہ) عقود جیسے بیج اور شرابیہ میں بھی اشارہ بجائے ایجاب و قبول کے کافی سمجھا جانے کا ۱۱۸ منہ ۵۵ یہ حدیث کتاب الملازمۃ میں اوپر موصولاً گزر
چکی ہے ۱۱۸ منہ (حواشی صفحہ ۱۱۸) ۵۵ یہ حدیث کتاب الکسوف میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۱۸ منہ ۵۵ بلکہ البرقعہ نے اپنے آپ دیکھ کر اس کا شکار کیا ۱۱۸ منہ
۵۵ ان سب حدیثوں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اشارہ بھی کرنے کی طرح ہے جب مغایب اس کا مطلب سمجھ جائے مگر بعض باتوں میں فرق بھی ہے مثلاً اشارے سے نماز
خامد نہیں ہوتی اور عمدت کر کے سے نماز قاسد ہو جاتی ہے جیسے کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا ہے ۱۱۸ منہ ۵۵ ایک بزرگ سے منقول ہے میں نے آنحضرتؐ کو کب
منزلوں کو ادا کیا کم سے کم بعض سنت کا ایک ہزار ادا کیا لیکن اونٹ پر سرارہ رکھ کر طواف کرنے کا کچھ کمرقع نہ مل سکا ۱۱۸ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُؤَدِّفُهَا
مُسْلِمٌ قَائِمٌ يَصِلُ فَسَأَلَ اللَّهُ خَيْرَ الْأَلْوَ
أَعْطَاكَ وَقَالَ بَيْدٌ وَوَضَعَ أَمَلْتُ عَلَى لَبَنٍ
الْوَسْطَى وَالْخَمِيرَ قُلْنَا يَزِيدُ هَذَا قَالَ الْأَدْبِيُّ
حَدَّثَنَا أَبُو إِهْيَمَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَقَابِ
عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ عَدَا يَهُودِيٌّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْضَا حَا
كَانَتْ عَلَيْهَا وَرَضَخَ رَأْسَهَا فَأَتَى بِهَا أَهْلَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِي
أَخِرِ مَقَرٍّ وَقَدْ أُصِيبَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَكَ فُلَانٌ
لِغَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا
قَالَ فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ خَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ
أَنْ لَا فَقَالَ فُلَانٌ لِقَاتِلِهَا فَأَشَارَتْ أَنْ لَعَنَ
فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَهُ
رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ -

۲۷۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْنٍ عَنْ أَبِي حَسَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

فرمایا جمع کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے اس میں جو مسلمان کھڑا رہ کر
نماز پڑھتا ہو اور اللہ سے کوئی بھلائی کی بات مانگے تو اللہ اس کو دے
گا آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور انگلیوں کی پوریں بیچ کی انگلی
اور چھنگلیا کی انگلی پر انڈر کی طرف رکھیں ہم اس کا مطلب یہ سمجھ کر وہ
گھڑی مقوی دیبر رہتی ہے۔ اور عبدالعزیز بن عبداللہ اولیٰ نے کہا
ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا کہ انہوں نے شعبہ بن ججاج سے انہوں
نے ہشام بن زید سے انہوں نے (اپنے دادا) انس بن مالک سے
انہوں نے کہا ایک یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں ایک چھکر تیش پرستم کیا اس کا زیور اتار لیا اور اس کا سر چھکر
سے کچل ڈالا اس چھکر کی کے لوگ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے کر آئے اس میں ایک رفق جان باقی تھی مرنے کے
قرب تھی اور زبان بھی بند ہو گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس سے پوچھا تجھ کو کس نے مارا خلا نے یہودی نے تو نہیں مارا جس
نے مارا تھا اس کا نام نہیں اور کسی کا نام لیا تو اس نے اشارے سے
کہا نہیں پھر آپ نے اس یہودی کا نام لیا جس نے مارا تھا اس نے اشارے سے
کہا ہاں (یعنی وہی میرا قاتل ہے) اس وقت آپ نے حکم دیا اس یہودی کا سر
دو چھروں میں کچل دیا۔

ہم سے قتیبہ بن عبیدہ کوئی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری
نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے

۱۵ اس کا بیان اور پرکھ چکا ہے اس ساعت کی تعیین میں پالینس پر کئی قول ہیں بعضوں نے کہا بیچ کی انگلی پر رکھنے سے یہ بتلایا کہ یہ ساعت دن کے بیچ میں ہے
اور چھنگلیا پر رکھ کر بتلایا کہ کبھی اخیر دن میں ہوتی ہے ۱۶ منہ ۱۷ ہوا نام بخاری کے شیخ میں ۱۸ منہ ۱۹ اس چھکر کا نام معلوم نہیں ہوا نہ اس یہودی کا ۲۰ منہ
۲۱ بات نہیں کر سکتی تھی مگر ہر شہر دھواں قائم تھے ۲۲ جس طرح اس شقی نے اس معلوم لڑکی کو بیدار سے مارا تھا اسی طرح اس سے قصاص لیا
گیا اہل حدیث ادھر ہمارے امام احمد بن حنبل اور مالک اور شافعیہ سب کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ قاتل نے جس طرح مقتول کو قتل کیا ہوا اسی طرح
اس سے بھی قصاص لیا جائے گا لیکن حنفیہ اس کے خلاف کہتے ہیں کہ ہمیشہ قصاص تلوار سے لینا چاہیے آنحضرت نے جو اس لڑکی سے عدلہ اعداں
کا نام لے کر پوچھا اس سے یہ مطلب تھا کہ اس لڑکی کا بھوش و حواس جو نامعلوم ہو جائے اور اس کی شہادت معتبر سمجھی جائے اس حدیث سے گراہی ہو تو ترک
کا ایک مودہ گراہی ہونا نکلتا ہے جس کو انگریزوں نے اپنے قاتلانہ شہادت میں بھی ایک قابل اعتبار شہادت خیال کیا ہے ۲۱ منہ -

قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
الْفِتْنَةُ مِنْ هُنَا وَ أَشَدَّ إِلَى الشَّرِّ

۲۷۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدٍ عَنْ أَبِي سَحْقٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ
قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجِدْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَوْ أَمْسَيْتَ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَاجِدْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَوْ أَمْسَيْتَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا ثُمَّ قَالَ انْزِلْ
فَاجِدْهُ فَذَكَرَ فَجَدَّهِ لَهُ فِي الثَّلَاثَةِ فَشَرِبَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَهْلَكَ
إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ إِذَا سَأَلْتُمُ الْكَلْبَ تَدَاوَلَ مِنْ
هَهُنًا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِغُ

۲۷۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا أَمْنُكُمْ
نِدَ أَوْ سِلَاحٍ أَوْ قَالَ إِذَا نَزَلْتُمْ مِنْ سَجْدَةٍ فَانْثَابُوا يَدَيْ
أَوْ قَالَ يَدَاكُمْ لِيَرْجِعَ قَائِلُكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ كَانَتْ
يَعْنِي الصَّبِيحَ أَوْ الْفَجْرَ وَظَهَرَ يَزِيدُ

انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے (غیر زمانہ میں) فتنہ (اور فساد) ادھر سے اٹھے گا (آپ نے پررب
کی طرف اشارہ کیا)۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عبد اللہ
نے انہوں نے ابواسحق شیبانی سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے
انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر (غزوہ
فتح) میں تھے جب سورج ڈوب گیا تو آپ نے ایک شخص (بلالؓ) سے
فرمایا اتر ستو گھول وہ کہنے لگا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجئے آپ
نے فرمایا اتر ستو گھول وہ کہنے لگا یا رسول اللہ شام تو ہونے دیجئے ابھی
تو دن ہے آپ نے فرمایا نہیں اتر ستو گھول آخر انہوں نے تیسری بار
کہے فرمانے میں اتر کر ستو گھولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا پھر اپنے
ہاتھ سے پررب کی طرف اشارہ کیا فرمایا جب تم دیکھو پررب کی طرف
سے رات کی تاریکی نمودار ہو تو روزے کے انطار کا وقت آن پہنچا۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن یزید
نے انہوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابوالفحان ہمدانی سے انہوں نے
عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں
سے فرمایا دیکھو بلال کی اذان سن کر کہیں تم سو کر کھانے سے باز نہ
رہنا بلال تو رات رہے (ہے) اس لیے اذان دیتے ہیں کہ جو شخص تم
میں (تہجد کی نماز میں) کھڑا ہو وہ لوٹ جائے۔ اور صبح یا فجر کی روشنی
وہ نہیں ہے جو اس طرح لبی ظاہر ہوتی ہے یزید راوی نے اپنے دو وزن

۱۵ یعنی مشرقی ممالک کی طرف اس حدیث میں کسی کا نام مذکور نہیں بلکہ جو شخص مشرق کی طرف سے نمودار ہو اور گراہی اور بے دینی کی دعوت کرے وہ
اس سے مراد ہو سکتا ہے اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے محمد بن عبد اللہ راہج کو اس فتنہ سے مراد لیا ہے محمد بن عبد اللہ اب تو لوگوں کو توحید اور اتباع سنت کی طرف
بلاتے تھے انہوں نے اہل کفر کو جو رسالہ بھیجا ہے اس میں صاف یہ مرقم ہے کہ قرآن اوسیع حدیث ہمارے تھا سے درمیان حکم ہے اس پر عمل کرو البتہ ممالک مشرق
میں پیدا احوال ہمیں النیاچہ اور مرزا غلام احمد قادیانی اس حدیث کے معادق ہو سکتے ہیں ہمارے استاد مولانا محمد بشیر الدین صاحب قزوینی حدیث درست میں کہ
مشرق سے مراد بدایوں کا تعلق ہے وہیں سے فضل رسول ظاہر ہوا جس نے دنیا میں بہت سی بدعتیں پھیلانے اور شر اور فساد کا قیام دیا انہوں نے غلطی یا کلام سے کھانے پینے

ثُمَّ مَدَّ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخِرَى

قَالَ الْإِمَامُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ سَمِعْتُ أَبَا
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ
عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مَنْ لَدُنْ
تَذَيَّبَهُمَا إِلَى تَرَاثِيهِمَا فَأَمَّا
الْمُنْفِقُ فَلَا يَنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَازَتْ
عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُجِثَ بَنَاتُهُ وَتَعْفُرَ
أَثَرَهُ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يَرِيدُ يَنْفِقَ
إِلَّا لَزِمَتْهُ كُلُّ حَلْفَةٍ مَوْصَعَهَا فَهُوَ
يُوسِعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ وَيُشِيرُ بِكَ صَبِيحَةٍ
إِلَى حَلِيقَةٍ -

بَابُ الْإِعَانِ وَقَوْلُ اللَّهِ
لَعَالَى وَالَّذِينَ يَبْرُمُونَ أَرْوَأَجَهُمْ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شَهِدٌ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ إِلَى
قَوْلِهِ مِنَ الصَّادِقِينَ فَإِذَا قُذِفَ
الْأَخْرَسُ أَمْرًا تَكُنْ بِكِتَابٍ أَوْ إِشَارَةٍ
أَوْ بَيِّنَاتٍ مَعْرُوفٍ فَهُوَ كَأَنْتُمْ كَلِمَةً
لَآنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَجَّازَ
الْإِشَارَةَ فِي الْفَوَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْجَبَّازِ

ہاتھ اور اٹھا کر بتلائے دیر صبح کا وہ ہے) پھر ایک ہاتھ کو دوسرے
ہاتھ سے جدا کر کے داہنے بائیں کھینچا (یہ صبح صادق ہے)

اور لیث بن سعد نے کہا۔ مجھ سے جعفر بن بریث نے بیان کیا
انہوں نے عبدالرحمن بن ہرمز سے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہؓ سے
سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل کی دو کچھ نہیں خوشیاں اور سخی کی جو
نزدیک ہے مثال ان دو شخصوں کی سی ہے جو اسے کے کرتے زبردیں چھاتی ہے
لے کر فہل تک پہنچتے ہوں خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو اس کا کرتہ
کھینچ کر اور لبا چوڑا کشتہ ہو جاتا ہے اتنا کشتہ کہ دپاؤں کی انگلیوں
تک کو ڈھانپ لیتا ہے اور رستہ چلنے میں اس کے قدم کے نشان
مٹا جاتا ہے (اتنا نیچا ہو جاتا ہے) اور بخیل جب کچھ خرچ کرنے
کا قصد کرتا ہے تو کرتے کا ایک ایک حلقہ اپنی جگہ پر سٹ کر اور
تنگ ہو جاتا ہے وہ چاہتا ہے ذرا ڈھیلا ہو لیکن ڈھیلا
نہیں ہوتا آخر وہ انگلی سے اپنے حلق کی طرف اشارہ
کرتا ہے

باب لعان کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا (سورہ نور میں)
یہ فرمایا جو لوگ اپنی جوڑوں کو زنا کا الزام لگائیں اور خود ان کے
سوا اور کوئی گواہ نہ ہو اخیراً یت من الصادقین تک اب اگر گونگے
شخص نے اپنی جوڑو پر لکھ کر یا اشارے سے زنا کا الزام لگایا
یعنی ایسے اشارے سے جو سمجھ میں آئے تو اس کا وہی حکم ہوگا جو
زبان سے الزام لگانے والے کا ہے (لعان واجب ہوگا) کیوں
کہ آنحضرتؐ نے فرمواں گے ادا کرنے میں اشارے کو کافی سمجھا مثلاً اگر کوئی
میں دیکھ سمجھ کر کہے تو اشارہ کافی ہے اور حجاز اور دوسرے ممالک میں

۱۰ یعنی آسان لکھنے کے لئے جو سورج کی روشنی ظاہر ہوتی ہے جس کو پوچھا کہ میں نے ۱۰۱۰ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الزکوة میں وصل کیا ۱۰۱۰
۱۱ میں سے امام بخاری نے ترجمہ باب نکاح ابن بطال نے کہا امام بخاری نے اتنی بہت سی حدیثیں لکھیں کہ شاید حنفیہ کا روکیا جہوں نے اشارے کو بعض مقاموں میں ملنے
کے مثل نہیں رکھا ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴

وَأَهْلُ الْعِلْمِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَاشَارَتْ
إِلَيْهِ قَالُوا كَيْفَ نُبَكِّمُكَ مَنْ كَانَ فِي الْمَقْدِ
صَبِيحًا وَقَالَ الضَّحَّاكُ إِلَّا رَمَزًا إِشَارَةً
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَاحِدَةً وَلَا يَكُن
ثُمَّ زَعَمَ أَنَّ الطَّلَاقَ بَكْتَابٍ
أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ أَيْمَانٍ جَائِزٌ وَكَانَ
بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ فَإِنْ
قَالَ الْقَذْفُ لَا يَكُونُ إِلَّا كَلِمَةً
فَقِيلَ لَهُ كَذَلِكَ الطَّلَاقُ لَا يَجُوزُ
إِلَّا بِكَلِمَةٍ وَلَا يَبْطُلُ الطَّلَاقُ وَالْقَذْفُ
وَكَذَلِكَ الْفَتْوَى وَكَذَلِكَ
الْأَصَمُ يُلَاعِنُ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَالَ
إِذَا قَالَ أَنْتَ طَلِيقٌ فَاشَارَ بِأَصَابِعِهِ بَيْنَ
مِنْهُ بِإِشَارَتِهِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
الْأَخْرَسُ إِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِيَدِهِ
لَزِمَتْهُ وَقَالَ حَمَادُ الْأَخْرَسُ وَالْأَهْمُ
إِنْ قَالَ بِرَأْسِهِ جَازٌ

کے بعض عالموں کا یہی قول ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ مريم میں) فرمایا
مريم نے بچہ کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا ہم اس بچہ سے کیا بات
کریں جو ابھی ہنڈولے یا گود میں ہے اور ضحاک نے اللہ تعالیٰ کے اس
قول الارمزا کے یہی معنی کئے ہیں یعنی اشارے سے اور بعض لوگوں
نے یہ کہا ہے اگر گونگا اشارے سے اپنی جو رو پر زنا کا الزام لگا سکے
تو اس کو حد قذف پڑے گی نہ لعان واجب ہوگا پھر خود ان ہی لوگوں
نے کہا ہے اگر لکھ کر یا اشارے سے طلاق دے طلاق پڑ جائے گا
حالانکہ طلاق اور زنا کا الزام لگانا دونوں کا ایک حکم ہونا چاہیے جیسے
زنا کا الزام زبان سے لگایا جاتا ہے ویسے ہی طلاق بھی زبان سے
دیا جاتا ہے اور اگر اشارے کا اعتبار یہ لوگ نہیں کرتے تو طلاق اور
قذف جو اشارہ سے کیا جائے سب کو باطل کہنا چاہیے اسی طرح
حق (آزادی) کو بھی اب جیسے گنگے پر (ہمارے نزدیک) لعان واجب
ہوتا ہے ویسے ہی ہرے پر بھی واجب ہوگا اور شعبی اور قتادہ نے
کہا اگر کسی نے اپنی بی بی سے کہا تجھ پر طلاق ہے اور انگلیوں سے
اشارہ کر کے بتلایا تو وہ عورت بائن ہو جائے گی (اس پر تین طلاق پڑ
جائیں گے) اور ابراہیم نعمانی نے کہا اگر گونگا شخص اپنے ہاتھ سے
طلاق لکھ کر دے تو طلاق پڑ جائے گا اور حماد بن ابی سلیمان نے کہا اگر
گونگا یا بہرے سر سے اشارہ کرے کسی بات کا جواب دے تو یہ

۱۔ یعنی ضحاک بن سلام نے جو تفسیر کے امام ہیں اور محدثین حمید اور ابو یزید نے سفیان ثوری کی تفسیر میں اس کی تصریح کوئی ہے اب کرانی کا یہ کہنا کہ یہ ضحاک بن شریک ہیں
عن غلبہ ضحاک بن شریک زمانہ میں لیکن ان سے قرآن کی تفسیر باطل منقول نہیں ہے اور امام بخاری نے ان سے صرف دو حدیثیں اس کتاب میں نقل کی ہیں ایک
فنازل قرآن میں ایک مستاجر مہاجرین میں میں کہتا ہوں علم حدیث میں قیاس سے ایک بات کہہ دیتے ہیں یہی ضحاک بن شریک ہیں جو کرانی اور شعبی سے اکثر مقاموں
میں برقی ہیں اللہ تعالیٰ حافظ ان جوہر کو جو رائے خود سے انہوں نے کرانی کی بہت سی غلطیاں ہم کو بتلادیں ۱۲ منہ ۱۳ اس کو محدثین حمید نے وصل
کیا ۱۲ منہ ۱۳ یعنی امام ابو یزید اور کرندی مالوی نے ۱۲ منہ ۱۳ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ مثلاً میں انگلیوں سے بتا یعنی تین طلاق ہیں ۱۲ منہ ۱۳
۱۴ جہاں ابو یزید کے استاد الامام ہیں اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ جہاں ابو یزید کے استاد ہیں ۱۲ منہ ۱۳۔

جائزہ ہے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے یحییٰ بن سعید الفاری سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کیا میں تم کو انصار کا عمدے سے عمدہ گھرانہ نہ بتلاؤں لوگوں نے کہا بتلائیے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا بنی نجار کا گھرانہ پھر جو ان کے قریب رہتے ہیں۔ بنی عبد الاشہل پھر جو ان کے قریب ہیں بنی حارث بن خزرج پھر جو ان سے قریب ہیں، بنی ساعدہ (بن کعب بن خزرج) پھر آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا انگلیوں کو بند کر لیا پھر گھولنا جیسے کوئی کوئی پھر پھینکتا ہے پھر فرمایا انصار کے ترسب گھرانے عمدہ ہی عمدہ ہیں۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ ابو حازم و سلم بن دینار نے کہا میں نے سہل بن سعد سعدی سے سنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت دونوں اس طرح نزدیک نزدیک ہیں جیسے یہ انگلی اس انگلی سے اور آپ نے کھمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو جوڑ کر بتلایا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے جابر بن سمیع نے میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنے دن کا ہوتا ہے اور اتنے دن کا اور اتنے دن کا (یعنی تیس دن کا رسول انگلیوں سے تین بار اشارہ کیا) اور کبھی اتنے دن کا ہوتا ہے اور اتنے دن کا اور

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّكَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ دُونَ الْأَنْصَارِ قَالُوا أَيْلَا يَسْرُورُ اللَّهُ قَالَ بَنُو الْغَارِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِمْ نَقَضَ أَصَابِقَهُ ثُمَّ بَطَّنَ كَأَنَّهُمْ يَبِيدُكُمْ ثُمَّ قَالَ وَفِي كُلِّ دَوْرٍ الْأَنْصَارُ خَيْرٌ۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ سَمِعْتُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ مَاجِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ أَوْ كَمَا تَأْتِي وَفِي يَدِي السَّيْفُ وَالرُّسُلُ۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا إِدْمَعَةُ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ سَمِيعٍ سَمِعْتُ بَنَ عَمْرِو يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا أَوْ هَكَذَا وَهَكَذَا أَيْعَنِي ثَلَاثِينَ ثُمَّ قَالَ وَهَكَذَا أَوْ هَكَذَا وَهَكَذَا أَيْعَنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَقُولُ هَرَاةً

۱۷۔ امام بخاری نے ابراہیم اور حماد کا قول لا کمال کرنے اور حنفیہ کا رد کیا کہ کبرکھ ابراہیم اور حماد اہل کوفہ کے بڑے شیخ اور محدث تھے جن میں ۱۲۰ھ کی رانی کے زائد تک قرآن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی پر سات سماں برس گزر چکے تھے اب توجہ سو برس کے قریب ہوتے ہیں یعنی تیو سو پینچالیس برس گزر چکے ہیں چھ برس قریب کے کیا معنی ہوں گے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قریب نسبت اس زمانہ کے ہے جو آدم علیہ السلام کے وقت سے لے کر آنحضرتؐ کے نبوت تک گزرا تھا وہ توجہ اردوں برس کا زمانہ تھا یا قریب سے یہ مقصود ہے کہ مجوس اور شکاکت کے بیچ میں اب کوئی نیا پیغمبر صاحب شریعت آنے والا نہیں اور حضرت علیؓ کی جوتیات کے قریب دنیا میں پھر شریف لائیں گے (ان کی کوئی نئی شریعت نہیں ہوگی بلکہ شریعت محمدیؐ ہی پڑھیں گے) ۱۲۰ھ

ثَلَاثِينَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِينَ -

۲۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ وَاشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ نَحْوَ الْيَمِينِ الْإِيمَانُ

هَهُنَا مَرَّتَيْنِ الْأَرَادَ الْفُسُوكَ وَغَلَطَ

الْقُلُوبُ فِي الْفَدَايَيْنِ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنَا

الشَّيْطَانِ رِبْعَةً وَمِثْرَةً -

۲۷۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ زُرَّادَةَ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

سَهْلِ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَادُ كَفُلِ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَاشَارَ

بِالْيَمِينِ وَالْوَسْطَى وَفَرَجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا

بَابُ ۱۸ إِذَا عَدَّضَ يَنْفُو

الْوَلَدِ -

۲۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا

مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَقْبَلَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ

فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ

قَالَ مَا أَلْوَأْنُهَا قَالَ حُمْدٌ قَالَ هَلْ

اتسنے دن کا (یعنی اتیس دن کا) اخیر میں انگوٹھا بند کر لیا

ہم سے محمد بن شہابی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطانی نے

انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے

انہوں نے ابو مسعود القدری سے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث

بیان کی اور آپ نے اپنے ہاتھوں سے یمن کی طرف اشارہ کیا فرمایا ایمان

سیاں ہے دو بار یہی فرمایا۔ دیکھو خبردار ہر ماؤ سخت دل اور اکھڑ پنا ان

لوگوں میں ہے جو اونٹوں کے پیچھے چلاتے رہتے ہیں وہیں سے

شیطان کی دونوں چوٹیاں نمودار ہوں گی یعنی ربیعہ اور مضر کے ٹکوں سے۔

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد العزیز بن ابی حازم

نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا

دونوں بہشت میں اس طرح برابر برابر رہیں گے اور آپ نے بیچ کی انگلی اور

کلمہ کی انگلی سے اشارہ کیا اور ان کو کھول کر۔

باب اگر صاف یوں نہ کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں ہے بلکہ

اشارہ اور کنایہ کے طور پر کہے۔

ہم سے یحییٰ بن قزاعہ نے بیان کیا کہا ہم سے مالک بن

انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں

نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا ایک شخص دمنقم بن قتادہ اعزازی جو

فزارہ قبیلے کا تھا آنحضرتؐ پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرا ایک

لڑکا پیدا ہوا ہے جو کالے رنگ کا ہے (اور میں تو گورا ہوں) آپ

نے فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں وہ کہنے لگا جی ہاں ہیں۔ آپ

نے فرمایا ان کا رنگ کیا ہے اس نے کہا سرخ آپ نے فرمایا

۱۷ میں اکثر لوگ اہل حدیث گزرے ہیں اور ابھی تک وہاں اہل بالحدیث شائع ہے تقلید کا تعصب ان لوگوں میں نہیں ہے علامہ شرنوبی رحمہ اللہ اور عبد بن اسماعیل

امیر اور بہت سے محدثین میں سے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی تعریف کی کہ وہاں ایمان ہے جو کہ یمن کے لوگ اپنی خوشی سے بہت مہربان ہو گئے تھے اور یہ بعد

مصر کی خدمت کی یہ لوگ بڑے نیک دل اور اکھڑ اور اسلام کے مخالف تھے ۱۸ منہ ۱۷ شیطان وہاں سے سر نہ لائے گا ۱۲ منہ ۱۱ قرآن لازم ہے ہر گاہ نہ سو قاف پڑھے گی ۱۲ منہ ۱۰

فِيهَا مِنْ أَوْسَاقٍ قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ فَيَا نِي
ذَلِكَ قَالَتْ لَعَلَّ نَزَعَهُ عِدَّتُ
قَالَتْ فَلَعَلَّ أَبْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ.

بَابُ ۱۸۱ِ إِنْ خَالَفَ الْمَلَأَيْنِ

۲۸۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَنَّتْ امْرَأَتُهُ فَاحْلَفَهُمَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

بَابُ ۱۸۲ِ يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِالتَّلَاعِينِ

۲۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
أَبْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا
عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ تَزَنَّتْ
امْرَأَتُهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ إِنَّ أَحَدَكُمَا
كَادِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ.

ان انہوں میں کوئی خلک رنگ کا بھی ہے اس نے کہا جی ہاں ہے
آپ نے فرمایا پھر یہ خالک رنگ کہاں سے آیا کہنے لگا شاید مادہ
کی کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا آپ نے فرمایا تو تیرے بیٹے کا رنگ بھی کسی
رگ نے کھینچ لیا ہوگا۔

بَابُ لَعَانِ كَرْنِ وَلِئِ كَوْتَمِيں دِيئَا

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے
انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے ایک انصاری مرد
(عمریہ) نے اپنی عورت پر زنا کا الزام لگایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عورت اور مرد دونوں کو قسمیں دلانیں پھر دونوں کو
جدا کر دیا۔

بَابُ پهلے مرد سے قسمیں لیجا میں (پھر عورت سے)

مجھ سے محمد بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے
انہوں نے ہشام بن حسان سے کہا ہم سے عمرہ نے بیان کیا انہوں نے
ابن عباس سے انہوں نے کہا ہلال بن امیہ نے اپنی عورت (زکوہ بنت
عاصم) پر (شریک بن سحلو سے) زنا کرنے کا الزام لگایا پھر ہلال آیا اس
نے پانچ گواہیاں دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے
تھے اللہ خوب جانتا ہے تم دونوں میں کون جھوٹا ہے پھر جو کوئی جھوٹا
ہے وہ توبہ کرتا ہے (یا نہیں) اس کے بعد اس کی جو روکھڑی ہوئی
اس نے بھی گواہیاں دیں تھیں۔

۱۔ جب سب انٹ سرخ رنگ کے تھے قرآن کی اولاد خالک رنگ کیوں کر ہوئی ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث سے یہ نکلا کہ مروت لڑکے کی عورت یا رانگے
اختلاف پر یہ گناہ درست نہیں ہے مگر یہ میرا لڑکا نہیں ہے جب تک قرعی دلیل سے طہم کاری کا ثبوت نہ ہو مثلاً آنکھوں سے اس کو زنا کرتے دیکھا ہو یا جب خاوند
نے جلع کیا ہوا اس سے چار ماہ بعد لڑکا پیدا ہوا ہر حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اشارہ اور گناہ میں حدوت کرنا موجب مدنیہ اور انیکہ کے نزدیک اس میں
بھی حد واجب ہوگی ۱۲ منہ ۱۵ جیسے قسوں شریف میں وارد ہے ۱۲ منہ ۱۵ حدیث سے یہ نکلا کہ پتلے مرد سے گواہیاں لینا چاہیے۔
شافعی اور اکثر علماء کا یہی قول ہے اگر عورت سے پہلے گواہیاں لی جائیں تب بھی لعان درست ہو جائے گا کہتے ہیں اس عورت نے پانچویں بار میں ذرا
تال کیا ابن عباس نے کہا ہم جیسے کہ وہ قصور کا افسار کرے گی مگر پھر کہنے لگی میں اپنی قوم کو ساری عمر کے لیے ذلیل نہیں کر سکتی اور اس نے پانچویں
گواہی بھی دے دی ۱۲ منہ

باب لعان کے بعد طلاق دینے کا بیان

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے ان سے سہل بن سعد ساعدی نے بیان کیا کہ عویمر جلالی عامر صحابی پاس آیا کہنے لگا عامر بتلاؤ تو اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ غیر مردوئے کو (براکام کرتے) دیکھے تو کیا کرے اس کو مار ڈالے تو تم لوگ (تھامیں میں اس کو بھی مار ڈالو گے اگر نہ مارے تو پھر کیا کرے میرے تو کہ نہیں سکتا۔ عامر تم ایسا کرو۔ میرے لیے یہ مسئلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ کر عامر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کو ایسے سوالات کرنا ناگوار لگتا آپ نے ایسے سوالوں پر عیب کیا کہیں کہ ان میں مسلمانوں کی توہین ہے، عامر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی بہت سخت گزری تھی وہ لوٹ کر اپنے گھر آئے تو عویمر ان کے پاس آیا کہنے لگا کہو عامر! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا عامر نے کہا واہ اچھے ربہ (صلاح نہ شد بلاشبہ) تم سے مجھ کو کھلائی نہیں پہنچی (برائی پہنچی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ جو تم نے پوچھا اس کا پوچھنا ناگوار گزرا عویمر نے کہا خدا کی قسم میں تو باز نہیں آنے کا آنحضرت سے ضرور پوچھوں گا خیر عویمر اس وقت آیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علانیہ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اور کہنے لگیا رسول اللہ بتلائیے اگر کوئی شخص غیر مردوئے کو اپنی بی بی کے ساتھ (براکام کرتے) دیکھے تو کیا کرے اگر مار ڈالے تو آپ اس کو بھی مار ڈالیں گے پھر کیا کرے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری جورو کے باب میں اپنا حکم اتارا اب جا کر اپنی جورو کو بلا سہل کہتے ہیں پھر میاں بی بی دونوں نے لعان کیا میں اس وقت اور ان لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

باب ۱۸۳ لعان و من طلق بعد اللعان۔
۲۸۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَوِيْمِرَ الْعَجَلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّضَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَامِرُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا فَجَدَّ مَعَ امْرَأَةٍ رَجُلًا يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلِّي يَا عَامِرُ عَنْ ذَلِكَ نَسَأَلُ عَامِرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْئَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبِرَ عَلَى عَامِرٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَامِرٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عَوِيْمِرُ فَقَالَ يَا عَامِرُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَامِرٌ لِعَوِيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ تَذَكِّرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ عَوِيْمِرُ وَاللَّهِ لَا أَنْتَقِي حَتَّى أَسْأَلَ عَنْهَا نَاقِلٍ عَوِيْمِرُ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا فَجَدَّ مَعَ امْرَأَةٍ رَجُلًا يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ فِي ذِي صَاحِبَتِكَ فَادَّهَبْ نَاقِلًا فَإِنْ سَأَلَ فَتَلَا عَنَّا وَاتَّامِعْ النَّاسُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۔ یہ بظاہر امام ابو حنیفہ کے مذہب کے مطابق ہے جو کہتے ہیں خود لعان سے جہاں نہیں ہوتی جب تک حاکم حیدر کا حکم نہ دے یا مرد طلاق نہ دے اور امام مالک اور شافعی اور امام احمد ایک روایت میں یہ قول ہے کہ خود لعان سے مرد اور عورت ساری عمر کے لیے جہاں جاتے ہیں ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔

فَلَمَّا فَرَغَا مِنَ تَلَاحُظِهِمَا قَالَ عُوَيْمِرُ كَذَبْتَ
عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَكْتَهَا فَطَلَقَهَا
ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ

بَابُ التَّلَاحُظِ فِي الْمَسْجِدِ

۲۸۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ
عَنِ الْمَلْعَنِ وَحَنِ السَّنَةِ فِيهَا عَنْ حَدِيثِ
سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ نَحْبَلًا
مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِمْرَأَتِي بَعْلًا
وَجَدْتُ مَعَ امْرِئٍ رَجُلًا يُقْتَلُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي شَأْنِهِ مَا ذَكَرْنِي الْقُرْآنُ مِنْ أَمْرِ
الْمُتَلَاحِظِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ قَضَى اللَّهُ فِيكَ وَفِي امْرِئِكَ قَالَ تَلَاحُظًا
فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ كَذَبْتَ
عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَكْتَهَا فَطَلَقَهَا
ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَا مِنَ التَّلَاحُظِ فَقَالَ زَاكَ
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَاكَ
تَفَرَّقْتُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاحِظِينَ قَالَ ابْنُ
جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ

پاس موجود تھا جب وہ دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمیر کہنے لگا یا رسول اللہ اگر اب میں اس عورت کو (اپنی زوجیت میں رکھوں) تو جیسے میں نے اس پر جھوٹ باندھا پھر عویمیر نے اس کو تین طلاق دیے ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم ہی نہیں دیا تھا ابن شہاب نے کہا پھر لعان کرنے والوں کا یہی دستور ہو گیا۔

باب مسجد میں لعان کرنے کا بیان۔

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الرزاق بن ہمام نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا محمد کو ابن شہاب نے لعان کے طریقہ سے خبر دی اور سہل بن سعد سادی کی حدیث بیان کی انہوں نے کہا ایک انصاری مرد (عویمیر بن ابی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا کہنے لگا یا رسول اللہ بتلائیے اگر کوئی شخص ایک غیر مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ دبر کام کرتے ہوئے پائے تو کیا کرے کیا اس کو مار ڈالے یا کیا کرے اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لعان کا حکم اتارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص (عویمیر) سے فرمایا اب اللہ نے تیرا اور تیری جو دو کا فیصلہ کیا سہل نے کہا پھر جو دو خاوندوں کے مسجد میں لعان کیا میں اس وقت موجود تھا جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمیر کہنے لگا یا رسول اللہ اب اگر میں اس عورت کو رکھوں تو جیسے میں نے اس پر جھوٹ باندھا پھر عویمیر نے اس کو تین طلاق دے دیے ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم ہی نہیں دیا تھا اس نے لعان سے فراغت ہوتے ہی تین طلاق دے دیے پھر آپ کے سامنے ہی اس سے جدا ہو گیا سہل نے یا ابن شہاب نے کہا لعان کرنے والوں میں لعان سے جلائی ہونے لگی ابن جریج نے کہا ابن شہاب کہتے تھے اس کے بعد یہی دستور ہو گیا کہ جہاں میاں بی بی

لہ وہ لعان کے بعد جدا ہونے لگے تنفیہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ لعان سے جہاں نہیں ہرق وہ صحیح نہیں کس لیے کہ ہر نے اپنی ناہنجی سے اس کو میں طلاق دے دیے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم نہیں دیا تھا کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے ۱۲۷

أَنْ يُغْرَقَ بَيْنَ الْمَلَائِكَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا
وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لِقَمَةٍ قَالَ ثُمَّ جَدَّتِ
السُّنَّةُ فِي مِيزَانِهَا أَنْهَا تَرْتُهُ وَيَرِثُ
مِنْهَا مَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ
عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ
فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَارَتْ بِهِ أَحْمَرُ قَصِيرٍ كَانَتْ
بِحَرَّةٍ فَلَا أَرَاهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ
عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ اسْوَدَّ عَيْنِ ذَا
الْيَتِيمِ فَلَا أَرَاهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا
فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْمَكْرُورِ مِنْ
ذَلِكَ.

بَابُ ۱۸۶ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ كُنْتُمْ رَاجِعِينَ بَيْنِي -

۲۸۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
الْثَّبْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
ذَكَرَ التَّلَا عَنْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ قَوْلًا
ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتَّكَأَ سَاعَةً جُلُوسًا
قَوْمٌ يَشْكُونَ إِلَيْهِ أَنْ تَقْدَحَ وَجَدَ

نے لعان کیا بس دوا میں جدائی ہو گئی اگر عورت پیٹ ہو تو اس
کا بچہ جو پیدا ہوتا وہ اپنی ماں کا بیٹا کہلاتا۔ پھر لعان کرنے والی عورت
میں یہ قاعدہ بھی جاری ہوا کہ وہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصوں کے
موافق اپنے بچہ کی وارث ہوگی اور بچہ اس کا وارث ہوگا۔ ابن جریر نے
ابن شہاب سے روایت کی انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے اسی حدیث
میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان ہو جانے کے بعد فرمایا
دیکھتے رہو اگر بچہ لال لال لست قد با منہی کی طرح پیدا ہو تب تین
گناں کر دوں گا کہ عورت سچی ہے اور مرد نے اس پر جھوٹ تہمت
باندھی اور اگر سانوسے رنگ کا بچہ آنکھ والا بیٹے پوتوں والا پیدا ہو تو تین
گناں کر دوں گا کہ مرد سچا ہے عورت جھوٹی ہے جب بچہ پیدا ہوا تو بیٹی
نسل کا یعنی اسی مرد کی عورت پر جس سے بدنام ہوئی تھی ہے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں بغیر گواہوں
کے سنگسار کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے امام یثرب بن سعد
نے انہوں نے یحییٰ بن سعید النخعی سے انہوں نے عبد الرحمن بن قاسم
سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں
نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر ہوا
کہ مرد اپنی عورت پر زنا کاری کا الزام لگائے تو عاصم بن عدی انصاری
نے ایک غرور کی بات کہی یہ کہہ کر عاصم پہلے گئے تو ان کی قوم کا
ایک آدمی دعویٰ اُن کے پاس آیا اور یہی شکوہ کرنے لگا اس نے

۱۷ غار نہ بیٹا نہیں کہلاتا ۱۸ اسے مگر اس کا خاندان اس پر کاوارث نہ ہوگا مذہب اس کا وارث ہوگا ۱۹ اسے جس مرد سے تہمت لگائی اس کی یہی شکل ہوگی۔
۲۰ اسے اس حدیث سے علم قیادہ کا استخراج پایا جاتا ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باہام نہیں علم قیادہ کی وہ بات بتلائی جاتی جو
حقیقت میں سچ ہو تو دوسرے لوگ اس علم کے رد سے قطعاً کوئی حکم نہیں دے سکتے امام شافعی نے بھی علم قیادہ کو مستحکم رکھا ہے اور بے شک قیادہ اکثر
مقاصد میں صحیح بھی نکلتا ہے مگر یہ علم یقینی نہیں بلکہ ظنی ہے کہی اس کے قاعدے غلط بھی ہو جاتے ہیں ۲۱ اسے انہوں نے کہا ہم تو عورت سے اسی وقت
لہر ڈالیں گے لعان اور کوئی ادا کرے گا ۲۲

مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمًا اِبْتَلَيْتُ
 بِهَذَا اِلَّا لِقَوْلِي فَنَذَبَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ
 عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصَنِّغًا
 قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبَطَ الشَّعْرَ وَكَانَ الَّذِي
 ادَّخَى حَلِيًّا اِنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ اَهْلِهِمْ خَذَلًا
 اَدَمَ كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيْنُ فِجَاجَتِ شَيْبَتِهَا
 بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجَهَا اِنَّهُ وَجَدَهُ
 فَلَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا
 قَالَ رَجُلٌ لَا بَيْنَ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ وَالنَّبِيِّ
 قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَعْتُ
 اَحَدًا لِيُغَيِّرَ بَيْنَهُ رَجَعْتُ هَذَا فَقَالَ لَا
 تِلْكَ اَمْرًا كَاَنَّكَ تَطْهَرُ فِي الْاِسْلَامِ
 السُّوَّى قَالَ الْبُوصَالِحُ وَعَبْدُ اللَّهِ يُنْ
 يُوسُفَ خَدَّيْكَ -

باب ۱۸۶ صدای الملائکہ

۲۸۶ - حَدَّثَنِي حَمْدُ بْنُ زَيْدٍ سَأَلَ اخْبَرَنَا

اِسْمَاعِيلُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
 قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عُمَرَ سَأَلْتُ قَدْ فِ امْرَأَتِهِ
 فَقَالَ تَرَوْنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَيْنَ اخْوَتِي بَنِي الْعَجَلَانِ وَ قَالَ

اپنی جوڑو کے ساتھ غیر مرد نے کوہل کا کام کرتے ہوئے پایا یا عامم نے
 کہا یہ میرے منہ سے جوڑی بات (غور کر) نکل تھی اس کی سزا ہے
 غیر عامم اس شخص کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور اس
 کی عورت (نولہ) کا جو حال کرا تھا وہ بیان کیا یہ شخص (یعنی عویم عورت
 کا خاندان) زرد رنگ کا دہلا پتلا سیدھے بال والا آدمی تھا اور
 جس تہمت لگاتا تھا وہ موٹی پنڈیوں والا گندم رنگ پر گزشتہ کسی
 تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ! تو اصل حقیقت ہم پر
 کھول دے اس عورت کا بچہ پیدا ہوا تو اسی شخص کے مشابہ جس سے
 تہمت لگائی تھی آخر آپ نے جوڑو خصم کو لعان کرنے کا حکم دیا
 دیا یہ حدیث سن کر ایک شخص نے پرچھنے لگا کیا یہ عورت وہی عورت تھی
 جس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا
 تھا اگر میں بن گواہوں کے کسی کو سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا
 ابن عباس نے کہا نہیں یہ ایک اور عورت تھی جس کی بدکاری سلام
 کے زمانہ میں کھل گئی تھی ابو صالح اور عبد اللہ بن یوسف نے
 اس حدیث میں بجائے خذلاً کے خذلاً (بجھڑال) روایت کیا ہے (لیکن
 معنی وہی ہے)

باب جس عورت سے لعان کرے اس کو مہر ملے گا

مجھ سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہ ہم کو اسماعیل بن علیہ نے
 خبر دی انہوں نے الیہب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے
 کہا میں نے عبد اللہ بن عمر سے پوچھا اگر کوئی مرد اپنی عورت کو زنا کی تہمت
 لگائے (تو اس کا کیا حکم ہے) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے بنی عجلان کے مرد اور عورت میں جس دانی ڈال دی اور

لے خود میری قوم میں یہ واقعہ پیش آیا ۱۲۸ھ عبد اللہ بن شداد بن ۱۲۸ھ مگر گواہوں سے یا اقرار سے ثابت نہیں ہوئی تھی ۱۲۸ھ اگر اس
 سے محبت کر چکا ہے تو وہ سارے ہر کی متفق ہر گز ورنہ آدھے ہر کی لعنوں نے کہا جب اس سے لعان کرے تو سامہور دینا ہر گز لعنوں نے کہا کچھ نہ دینا ہر گز دہری
 کا یہ قول ہے اور امام مالک سے بھی ایسا ہی مروی ہے ۱۲۸ھ یعنی عویم اور اس کی بی بی میں ۱۲۸ھ -

اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمْ كَذِبٌ نَهَلٌ
مِنْكُمْ تَائِبٌ فَأَبَا فَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ
أَنَّ أَحَدَكُمْ كَذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ
تَائِبٌ فَأَبَا فَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمْ
كَذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ تَائِبٌ فَأَبَا
فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ فَقَالَ
لِي عَمْرُودَيْنِ دِينَارَانِ فِي الْحَدِيثِ
شَيْئًا لَا أَسَاسَ تَحَدَّثُهُ قَالَ
قَالَ الرَّجُلُ مَا لِي قَالَ قِيلَ لَا مَالَ
لَكَ إِنَّ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ
بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبَعْدُ
مِنْكَ -

بَابُ الْقَوْلِ الْإِمَامِ لِلْمُتَلَاَعِنِينَ إِنَّ
أَحَدَكُمْ كَذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ تَائِبٌ -
۲۸۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ
قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاَعِنِينَ
فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلْمُتَلَاَعِنِينَ حَسَابُكُمْ عَلَى اللَّهِ
أَحَدُكُمْ كَذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا
قَالَ مَا لِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ

فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایک تم دونوں میں کا جھوٹا ہے تو وہ تو برکتا
ہے یا نہیں ان دونوں نے توبہ سے انکار کیا (اپنے میں سے کبھی
نکلتے اور آگے نہ بڑھتے) نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم دونوں میں ایک
جھوٹا ہے تو کیا کوئی توبہ کرتا ہے ان دونوں نے مانا پھر آپ نے
فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایک تم دونوں میں جھوٹا ہے سو کوئی توبہ بھی
کرتا ہے (یا نہیں) سو کسی نے نہ مانا آخر آپ نے ان دونوں کو جدا کر دیا
ایک سختیانی کہتے ہیں عمرو بن دینار نے کہا اس حدیث میں ایک
ادب بات بھی تھی جس کو تم نہیں نقل کرتے۔ وہ یہ ہے کہ جس مرد نے
لعان کیا تھا اس نے (لعان کے بعد) یہ کہا میں نے جو مہر کا روپیہ
دیا وہ کہہ کر جانے کا تو اس سے کہا گیا اب وہ روپیہ جھوٹ کیسے واپس مل
سکتا ہے دو حال سے خالی نہیں یا تو تو سچا ہے جب بھی تو اس
عورت سے محبت کر چکا ہے اگر تو جھوٹا ہے تب تو تجھ کو اور بھی مہر ملنا
چاہیے۔

باب حاکم کا لعان کرنا والوں سے یہ کہنا تم میں سے ایک
ضرور جھوٹا ہے تو وہ توبہ کرتا ہے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان
ابن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا
وہ کہتے تھے میں نے عبد اللہ بن عمر سے دو لعان کرنے والوں کا
مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں
دھور و خضم لعان کرنے والوں سے فرمایا اللہ تعالیٰ تم دونوں سے
حساب لینے والا ہے۔ اور تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے پھر وہ
سے فرمایا اب تیرا تعلق عورت سے نہیں رہا وہ کہنے لگا میرا مال

۱۔ تم نے اس کو جھوٹا یا سعید بن جبیر نے تم سے اس کو بیان نہیں کیا ۱۲۔ منہ ۱۳۔ تو ہر محبت کا معاوضہ ہو گیا ۱۴۔ منہ ۱۵۔ کیونکہ تو نے اس بچاری سے
محبت بھی کی اور پھر اس پر طرمان بھی بڑھا اس کو بہ نام کیا ۱۶۔ منہ ۱۷۔ یعنی قیامت کے دن جو جھوٹا ہے اس کو سزا ملے گی ۱۸۔ منہ ۱۹۔ اپنی بات پر قائم
رہے ۲۰۔ منہ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔

إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهَوَّ
بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ
كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ الْبَعْدُ
لَكَ قَالَ سَفِينٌ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرِو
وَقَالَ أَيُّوبُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جَبْرِ
قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَمْرٍو سَأَجْلُ لَأَعَنَّ
أُمْرَاتِهِ فَقَالَ يَا صَبْعِيهِ وَفَرَّقَ
سَفِينٌ بَيْنَ إِصْبَعِيهِ السَّبَابِيَةِ وَ
الدُّسْطَى فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ
قَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ
فَهَلْ مِنْكُمَا تَأْيِيبٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
قَالَ سَفِينٌ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرِو وَ
أَيُّوبُ كَمَا أَخْبَرْتُكَ

بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّلَاحَيْنِ
۲۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَاهِيمَ بْنُ السُّنْدَرِ
حَدَّثَنَا النَّسَبِيُّ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ
رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَدْ فَهَادَا وَاحْتَلَفَا

۲۸۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ حَبِيبِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ
عَمْرٍو قَالَ لَأَعَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ صر گیا زوج میں نے مہر میں دیا، آپ نے فرمایا اب مال کہاں سے
ملے گا اگر تو سمجھا ہے تو مال اس کا بدلہ ہو گیا جو تو نے اس کی شرم گاہ سے
فائدہ اٹھایا اور اگر چھوٹا ہے تب تو اور زیادہ تمھ کو مال نزلنا چاہیے
سفیان نے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے سن کر یاد رکھی
اور ایب سختیانی نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ کہتے تھے
میں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا اگر کوئی مرد اپنی عورت سے لعان کرے
یہ سن کر ابن عمر نے دو انگلیوں سے اشارہ کیا سفیان نے
اس اشارے کو اس طرح بتلایا کہ کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو
جدا کر کے دکھلایا، اور کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی
عجلان کے مرد اور عورت میں جدائی کر دی اور فرمایا اللہ جانتا ہے
جو تم دونوں میں جھوٹا ہے پھر جو جھوٹا ہے وہ تو یہ کرتا ہے یا نہیں
تین بار یہ ارشاد فرمایا علی بن مدینی نے کہا سفیان بن عیینہ نے
مجھ سے کہا میں نے جیسے یہ حدیث عمرو بن دینار اور ایوب سے سن
کر یاد رکھی تھی ویسی ہی تجھ سے بیان کر دیتی۔

باب لعان کرنا والوں (جو مرد و) میں جدائی کر دینا

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض
نے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ
بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو اپنی
عورت سے جدا کر دیا جس نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی تھی اور
دوڑوں کو قسمیں دلائی (لعان کرایا)

ہم سے سعد بن مسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان
نے انہوں نے عبید اللہ بن عمر عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر
دی انہوں نے ابن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری

لے کر یاد دوڑ میں جدائی کر دئے گئے ۱۱۸ منہ ملے حاصل یہ ہوا کہ سفیان نے اس حدیث کو عمرو بن دینار اور ایب سختیانی دونوں نے روایت کیا ہے ۱۱۸ منہ
۱۱۸ منہ اس حدیث سے ان کو گزرنے میں دلیل ل ہے جو کہتے ہیں نفس لعان سے جدائی نہیں ہوتی جب تک حاکم جدائی کا حکم یا مرد طلاق نہ دے ۱۱۸ منہ ۱۱۸ منہ

بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا
بَابُ الْإِلْحَاقِ الْوَلَدِ
بِالْمَلَائِكَةِ -

۲۹۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَعَينَ بَيْنَ
رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ فَأَنْتَفَى مِنْ وَلَدٍ مَا فَرَّقَ
بَيْنَهُمَا وَالْحَقُّ الْوَلَدُ بِالْمَرْءِ -

بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ اللَّهُمَّ
بَيِّنْ -

۲۹۱ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
سُلَيْمَنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ
عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ السَّلَاحِيَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ
عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ أَنْصَرَفَ فَلَمَّا
سَجَلَ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ
مَعَ امْرَأَتِهِ سَاجِدًا فَقَالَ عَاصِمٌ
مَا أَتَيْتُ بِهَذَا إِلَّا مِرًّا لَا لِقَاؤِي
فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ

ایک مرد اور عورت میں (لعان کے بعد) جدائی کر دی۔

باب لعان کے بعد عورت کا بچہ (جس کو مرد کہے میرا بچہ
ہیں) نہ مال سے ملایا جائے گا (اسی کا بچہ کہلائے گا)

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے کہا
مجھ سے نافع نے انہوں نے ابن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک مرد اور اس کی جورو میں لعان کرایا مرد کہنے لگا اس کا بچہ میرا
ہے آپ نے دوازل کر دیا اور بچہ کا نسب عورت سے لگا
دیا۔

باب امام یا حاکم لعان کی وقت یوں دعا کرے یا اللہ جو
اصل حقیقت ہے وہ کھول دے۔

ہم سے اسماعیل بن ابی ادریس نے بیان کیا کہ مجھ سے سلیمان
بن بلال نے انہوں نے یحییٰ بن سعید الفاری سے انہوں نے کہا مجھ کو
عبدالرحمن بن قاسم بن محمد نے خبر دی انہوں نے اپنے والد قاسم بن
محمد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے لعان کرنے والوں کا ذکر آیا تو عاصم بن عدی نے
ایک شیعہ کی بات کہی میں تو اپنی جورو کو پاس کسی غیر مرد وئے کو دیکھوں
تو تموار سے اس کا کام تمام کر دوں) یہ کہہ عاصم لوٹ گئے اتنے
میں انہی کی قوم کا ایک شخص (موسیٰ بن عملائی) ان کے پاس آیا اور کہنے
لگا میں نے اپنی جورو (نولہ) کے پاس ایک غیر مرد وئے کو دیکھا
عاصم نے کہا یہ بلا جو مجھ پر آئی ہے (تو رپڑی) بات نکالنے کی وجہ
سے جو میں نے نکالی تھی خیر عاصم اس شخص کو لے کر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو پاس گئے اور آپ سے بیان کیا اس نے اپنی

لے اب لعان کے بعد وہ عورت مرد پر کہی نہیں مل سکتے اکثر علماء کا یہی مذہب ہے یعنی وہ عورت ہمیشہ کے لیے مرد پر حرام رہ جاتی ہے۔ بعضوں نے
کہا ہمیشہ کے لیے حرام نہیں ہوتی بلکہ عورت پر ایک طلاق پڑ جاتا ہے تو مرد اس سے بچرنا نکاح کر سکتا ہے بعضوں نے کہا اگر مرد اپنے تین جملادے
تو بعد وہ عورت اس کو مل سکتی ہے لیکن مرد پر مرد طرف پڑے گی ۱۲ منہ میری ہی قوم کا ایک شخص اس آفت میں بچنا ۱۲ منہ۔ درجہ

عَلَيْهِ أَمْرَاتُهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصَفَّرًا
قَلِيلَ الْخَمْرِ سَبَطَ الشَّعْرَ وَكَانَ الذِّي وَجَدَ عِنْدَ
أَهْلِهِ أَدَمَ خَدَّ لَا كَثِيرَ اللَّحْمِ جَعَلًا قِطْطًا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ
بَيْنَ فَوْضَعَتِ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ
زَوْجَهَا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ
رَجُلٌ لَابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجِمْتُ
أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجِمْتُ هَذِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
لَا تَبْلُكَ أَمْرًا كَانَتْ تَنْظُرُ السُّوءَ فِي الْإِسْلَامِ
بَاب ۱۹۱ إِذَا طَلَقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ
تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْوَعْدَةِ زَوْجًا غَيْرَهُ
فَلَعَنَ يَمَتَّهَا.

۲۹۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا
يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۹۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِي تَزَوَّجَ
أَمْرًا ثُمَّ طَلَقَهَا فَتَزَوَّجَتْ أُخْرَى
فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو رو کو پاس ایک غیر مرد سے کو پایا یہ شخص (یعنی عیمر جو رو کا خاوند)
تو ایک زرد رنگ و بلا پتلا سیدھے بال والا آدمی تھا لیکن جس شخص
سے عورت کو بدنام کیا تھا وہ گندم رنگ موٹی پٹلیوں والا اچھا موٹا آڑھ
بہت گھونگر بال والا آدمی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ اصل حقیقت کھول دے۔ آخر وہ عورت اسی شخص کی عورت
کا بچہ جنی جس سے بدنام ہوئی تھی تب آپ نے دونوں جو رو
خاوند میں لعان کرایا یہ حدیث سن کر ایک شخص (عبد اللہ بن
شہاد) ابن عباس سے کہنے لگا کیا یہ عورت وہی عورت جس کے باب
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں بن گراہوں کے
کسی کو سنگسار کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو کرنا ابن عباس نے کہا نہیں یہ
عورت دوسری تھی جو اسلام کے زمانہ میں علانیہ بدکاری کیا کرتی تھی

باب اگر تین طلاق ہونے پر عورت عدت کر کے دوسرے
مرد سے نکاح کرے لیکن دوسرے مرد نے اس سے محبت نہ کی ہو
تو کیا پہلے خاوند کے لیے حلال ہو سکتی ہے۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید
نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ سے میرے والد عروہ بن زبیر نے
انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

دوسری سند اور ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم
سے حماد بن سلیمان نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ سے میرے والد
نے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا کہ رفاعہ قرظی نے
ایک عورت (تمیم بنت وہب) سے نکاح کیا پھر اس کو (تیمم
طلاق دے دیے اس نے دوسرا خاوند کر یا (عبدالرحمن بن زبیر) پھر وہ

۱۷ یعنی عورت بچے کے والد کے عورت سے پہلے کہ اس کا باپ کرے ۱۸ سند ۱۷ مگر گراہوں سے اس پر بدکاری ثابت نہیں ہوئی نہ اس نے
اقرار کیا اس دور سے حد نہ پڑے کہ ۱۸ سند ۱۷ بھی نسخوں میں اس باب سے پہلے یہ عادت ہے کتاب عدت کے بیان میں اور یہی نسخہ میچ
موجود ہوتا ہے کیوں کہ اس حدیث کو لعان سے کوئی تعلق نہیں ہے ۱۲ سند۔

فَذَكَرْتُ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ مَعَهُ
إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ فَنَقَالَ لَأَحْتِثِي تَذَوَّقِي
عُسَيْلَتَهُ وَبِذَوَّقِي عُسَيْلَتِكَ -

عورت آنحضرت کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ یہ دوسرا خاوند مجھ
سے صحبت ہی نہیں کرتا اس کے پاس ہے کیا موداً ایک کپڑے
کا پھندا آپ نے فرمایا تو پہلے خاوند کے پاس اس وقت تک
نہیں جاسکتی جب تک دوسرے خاوند سے مزہ نہ اٹھائے اور
وہ تجھ سے مزہ نہ پائے۔

بَاب ۱۹۲ وَاللَّائِي يَمْسَنَ مِنَ الْمَجِصِ
مَنْ يَسَايَكُمُ إِنْ ارْتَبْتُمْ فَاكُفَّيْكُمْ عَنْ
لَمْ تَعْلَمُوا يَحْضَنُ أَوْ لَا يَحْضَنُ وَاللَّائِي
تَعْدَنَ عَنِ الْمَجِصِ وَاللَّائِي لَمْ يَحْضَنَ
فَعَدَّتْ تَهْتَ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ -

بَاب ۱۹۲ وَاللَّائِي يَمْسَنَ مِنَ الْمَجِصِ
کی تفسیر مجاہد نے کہا (اس کو فریابی نے مل کیا) یعنی جن عورتوں
کا حال تم کو معلوم نہ ہو کہ ان کو حیض آتا ہے یا نہیں آتا اسی طرح
وہ عورتیں جو حیض سے بالورس ہو گئی ہیں (بڑھاپے کی وجہ سے) اسی
طرح وہ عورتیں (جو نابالغ ہیں) جن کو ابھی حیض آیا ہی نہیں ان سب
عورتوں کی عدت میں بیسٹھ ہیں۔

بَاب ۱۹۳ وَأُولَاتُ الْأَحْصَالِ أَجَلَهُنَّ
أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ -

بَاب ۱۹۳ وَأُولَاتُ الْأَحْصَالِ أَجَلَهُنَّ
(جنتے ہی ان کی عدت ختم ہو جائے گی)

۲۹۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُبَكِّرٍ حَدَّثَنَا الْبَلْثُ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ
الْأَعْرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا
أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
أُمًّا مِّنْ أَسْلَمَ يَقَالُ لَهَا سُبُعَةً كَأَنَّكَ تَحْتِ
زَوْجَهَا تَوَقَّي عَنْهَا وَهِيَ جُلِي فَنُظِمَ لَهَا أَوَّلُ السَّنَائِلِ بْنِ

ہم سے یحییٰ بن مکی نے بیان کیا کہ ہم سے امام لیث بن سعد
نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عبد الرحمن بن ہزاع
سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی ان کو زینب
بنت ام سلمہ نے انہوں نے ام المؤمنین ام سلمہ سے کہ اسلم قبیلہ کی ایک
عورت جس کا نام سبوعہ تھا اس کا خاوند اس وقت مرا جب وہ
حامل تھی (اپنے خاوند کے مرنے کے چالیس دن بعد وہ
جنی) تو ابوالسائل بن بلعک نے اس کو نکاح کا پیغام بھیجا لیکن عورت

لہ تم علانے اس پر اطلاع کیا ہے کہ حلالہ کے لیے دوسرے خاوند کا میت کرنا شرع ہے یعنی مشفق کا ذل ہو جائے اگر انزال نہ ہو اور امام حسن علیہ السلام نے انزال کو بھی شرط رکھا
اور سعید بن مسیب نے صرف نکاح کو حلالہ کے لیے کافی سمجھا ہے اور سعید کے سرا کوئی اس کا نقل نہیں ہوا البتہ خوارج کا مذہب سعید کے موافق ہے اور شافعی
سعید کے بعد حدیث نہ پہنچی ہوگی ۱۲۱۰ھ اب جس عورت کو سعید آباہر لیکن نہ ہو گیا ہو اس کی عدت میں اختلاف ہے اکثر فقہاء کا یہ قول ہے کہ وہ حیض کی
منتظر ہے یہاں تک کہ اس عورت کو پانچ برس میں حیض موقوف ہو جائے اس وقت تو بیسٹھ عدت کرے لیکن یہ قول باعث جرح ہے اور اسان امام مالک اور
ادماعی کا قول ہے کہ اسی عورت تو بیسٹھ تک انتظار کرے اگر حیض آئے تو فہا در نہ تین مہینے عدت کرے دوسرا نکاح کرے جعفر نے کہا ان تین مہینوں کے
معنی یہ ہیں کہ باسٹھ برس کی عمر میں خون آئے اور یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ خون حیض کا ہے یا استسقاء کا تو اسی عورت کی عدت تین مہینے ہوگی ۱۲۱۰ھ۔

بَعْلِكَ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ اللَّهُ مَا تَصْلُحُ
أَنْ تَنْكِحِيهِ حَتَّى تَعْتِدِي أَخْرَاجَ الْإِجْلَيْنِ
فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرٍ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَنْكِحِي -

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ عَنْ الْبَيْتِ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي شَهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ
عَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
كَتَبَ إِلَى أَبِي الْأَرْقَمِ أَنْ يَسْأَلَ سَبْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ
كَيْفَ أَفْتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
أَفْتَانِي إِذَا وَضَعْتُ أَنْ أَنْكِحَ -

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا
مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ
الْمُسَوِّبِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سَبْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ
نُفِستْ بَعْدَ وَفَاةِ نَدْوِجَهَا لَيَالٍ فَجَاءَتْ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ
أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَتَكَحَّتْ -

بَاب ۱۹۳ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَ
الْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ
ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ لِبَرَاهِيْمٍ فِيمَنْ

نے اس سے نکاح کرنا منظور نہ کیا۔ ابوالسائل کہتے لگا تو نکاح نہیں کر
سکتی جب تک دونوں مدتوں میں کئے جو مدت زیادہ لمبی ہے وہ
پوری نہ ہو جائے یہ سن کر وہ عورت (زوجہ کے بعد) دس راتوں تک ٹھہری
رہی اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور آپ سے
پوچھا آپ نے فرمایا تو نکاح کر لے۔

ہم سے یحییٰ بن مکیم نے بیان کیا کہا انہوں نے لیث بن سعد
سے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے ابن شہاب نے ان کو لکھا کہ
عبید اللہ بن عبد اللہ نے ان کو خبر دی اپنے والد عبد اللہ بن عتبہ بن
مسعود سے انہوں نے عمر بن عبد اللہ بن ارقم کو یہ لکھا تم سمیعہ السلیمہ
سے پوچھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو کیا فتویٰ دیا تھا اس نے کہا
آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جب تو جنے تو دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

ہم سے یحییٰ بن قزاع نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک سے
انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے
مسووب بن مخرمہ سے کہ سمیعہ السلیمہ اپنے خاوند کے مرنے پر چند راتوں کے
بعد پھر جی بھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپ سے دوسرے نکاح
کی اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اس نے دوسرا نکاح کر
لیا۔

باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا جن عورتوں کو طلاق دیا جائے
اور وہ حیض والیاں ہوں اور وہ تین طہریاتین حیض تک عدت کریں
اور ابراہیم نخعی نے کہا اس کو ابن ابی شیبہ نے منقول کیا اگر کوئی

لے دو روز صاف پھر ابوبکر بن مالک نے جو بیان تھا اس کو نکاح کا پیغام سمیعا عورت راضی ہو گئی اور بنا دیا مسکا کر نے لگی اس وقت ۱۲ منہ ۵ چارہ سینے
اور دس دن اور وضع عمل میں سے ۱۲ منہ ۵ ابوالسائل نے عورت کو یہ خط لکھا سمیعا کہ اس سے تھکا یا کہ بالفعل وہ اپنا نکاح ختم کر دے تو اس کے عزیز و
اقرباء جو اس وقت موجود تھے آجانبی گئے اور وہ اس کو سمیعا سمیعا کہ مجھ سے نکاح کرنے پر راضی کر دیں گے ۱۲ منہ ۵ قرآن آیت کا دلالت الاحمال اجماع
ان لیضعن حملهن مخلص ہے اس آیت کا دلالت یتوفون منکھ ویزون ان ذوا جائتہن لیضعن بافھنن ادبعی اشھور وعشرا اور حضرت
علی رضی عنہ منقول ہے کہ لا یجوز الا جہن من عدت کے اس میں بائیں ہی قول ہے لیکن ان مہاجر سب اس کے خلاف ہیں اور ان میں اس سے بڑھ ہی منقول ہے ایسے ہی عدالت بن مسعود
سے کہتے تھے جو چاہے میں اس سے مباہرہ کر کے حاضر ہوں کہ سرور طلاق ان میں اتنی اور اس سے بہت والذینیت فذلک حالہ عورتوں کے باب میں منسوخ ہو گئی ۱۲ منہ۔

تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَخَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ
حَبِصٍ بَانَتْ مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا تَحْتَسِبُ
بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ تَحْتَسِبُ
وَهَذَا أَحَبُّ إِلَى سَفِيْنٍ يَعْنِي قَوْلَ
الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ يُقَالُ اقْرَأَتِ
الْمَرْأَةُ إِذَا دَنَا حَيْضُهَا وَاقْرَأَتِ إِذَا
دَنَا طَهْرُهَا وَيُقَالُ مَا قَرَأَتْ بِسَلَى
قَطُّ إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِي
بَطْنِهَا.

باب ۱۹۵ قِصَّةُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ -
وَقَوْلُهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تَخْرُجُوهُنَّ مِنْ
بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ
مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ
اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُخْرِجُ
بَعْدَ ذَلِكَ أُمَّرَأًا أَسْكُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكُنْتُمْ
مِنْ وُجْدِكُمْ وَلَا تَقْضَا رُءُوسَهُنَّ لِيُضْطَبَّقُوا
عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولَاتٍ حَمِلْنَ فَلْيَقْضُوا عَلَيْهِنَّ
حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا

شخص عدت میں نکاح کر لے پھر اس عورت کو دوسرے خاوند کا پاس تین
حیض آجائیں تو اب پہلے خاوند سے جدا ہو جائے گی اور یہ حیض دوسرے
خاوند کی عدت کے لیے کافی نہ ہوں گے (جس کا نکاح فاسد تھا)
بلکہ اس کے لیے پوری عدت علیحدہ کرنا ہوگی اور زہری نے کہا یہ حیض
دوسری عدت میں بھی محسوب ہوں گے تھمینیان ثوری اور ابو حنیفہ
نے زہری کا قول زیادہ پسند کیا ہے اور معمر بن مثنیٰ نے کہا عرب
لوگ کہتے ہیں اقراۃ المرأة جب اس کے حیض کا زمانہ قریب آئے
اسی طرح جب اس کے طہر (پاک) کا زمانہ قریب آئے اور عرب عورت
کو کہتے باقراۃ بلساق یعنی اس کو کبھی میٹھ نہیں رہا۔

باب فاطمة بنت قیس کے قصے کا بیان اور اللہ تعالیٰ
کا یہ فرمان تم خدا سے ڈرو جو تمہارا پروردگار ہے اور ان عورتوں کو ان کے
گھروں سے مت نکالو نہ وہ خود نکلیں بلکہ اگر اس حال میں جب کھلی
بدکاری کریں یہ اللہ کی حدیں ہیں جو کوئی اللہ کی حدوں سے بڑھ
جائے اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا تم نہیں جانتے شاید اللہ اس کے
بعد کوئی نئی صورت پیدا کرے (خاوند کے دل میں محبت آجائے) جہاں
تم رہو ان کو بھی رکھو اپنے مقدمہ کے موافق اور ان کو تنگ کرنے کیلئے
تکلیف مت دو (تاکہ وہ نکل بھاگیں) اور اگر وہ میٹھ سے ہوں تو زچگی
تک ان پر غریح کر دینا آخر آیت بعد عمر سیرانک۔

۱۹۵ حالانکہ عدت میں نکاح کرنا فاسد ہے ۱۲۷ھ میں امام مالک سے یوں نقل کیا ہے اگر اگے خاوند کی طلاق پہ ایک حیض یا دو حیض گزر
چکے تھے تو عدت بالی رہی تھی وہ پوری کرے اب پھر دوسری عدت شروع کرے شافعی اور امام احمد کا یہ قول ہے ۱۲۷ھ میں قسط ۳۷۵ تو دوسروں کے لیے ایک ہی عدت
کان ہے خنیفہ کا بھی یہی قول ہے ۱۲۷ھ میں قریب حیض اور پھر دوسرا حیض آیا ہے اسی لیے امام ابو حنیفہ نے تشریح فرمادی ہے تین حیض مراد رکھے ہیں اور شافعی نے تین
طہر (گرام ابو حنیفہ کا مذہب رائج ہے کہ اس لیے طلاق طہر میں مشروع ہے) حیض میں اب اگر کسی نے ایک طہر میں طلاق دیا تو یہ طہر عدت میں محسوب ہوگا جیسے شافعیہ کہتے ہیں
تب طہر میں طہر کے طہر کی اگر محسوب ہوگا تو عدت میں طہر سے زائد ہو جائے گی شافعیہ جواب دیتے ہیں کہ وہ طہر اور تیسرے طہر کے ایک حصے کو تین طہر کہہ سکتے ہیں جیسے
فرمایا (الحج) اشہر معلومات حالانکہ حقیقت میں حج کے دو مہینے دو دن ہیں ۱۲۷ھ میں امام مالک کی بہن تھی جو زید بن علی کی طرف سے عراق کا حاکم ہوا تھا
عمر بن عبد العزیز سے بہت بڑی اور بہت حسین اور بھلا عورت تھی اس کا خاوند ابو عمرو بن حفص خالد بن ولید کا چچا زاد بھائی تھا اس نے عین سے اس کو تیسرا طلاق
کہلا بھیجا جو باقی رہ گیا تھا فاطمہ نے اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مکان اور مخرج کا شکریہ کیا تو اس حضرت نے فرمایا (یا نبی بر صفا ینہ)

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَا لَكَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَسِيمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَاسْلَمِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ بِنَ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَأَتَقَلَّهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ اتَّقِيَ اللَّهَ وَأَسْرُدْهَا إِلَى بَيْتِهَا قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيثِ سَلِيمٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الْحَكَمِ عَلَيْنِي وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَوْ مَا بَلَغَكَ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيثَ فَاطِمَةَ فَقَالَ مَرْوَانُ بِنُ الْحَكَمِ إِنْ كَانَ بِكَ شَيْءٌ فَحَسْبُكَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَحْمَتِكَ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَسِيمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ أَلَّا تَتَّقِيَ اللَّهَ تَعْنِي فِي قَوْلِهَا لَا سَكْنَى وَلَا

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے انہوں نے یحییٰ بن سعید الفردی سے انہوں نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے وہ دونوں بیان کرتے تھے کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمن بن حکم کی بیٹی (عمرہ) کو طلاق دیا تو اس کا باپ عبدالرحمن اپنی بیٹی کو وہاں سے اٹھا لایا یہ خبر سن کر حضرت ام المؤمنین عائشہؓ نے مروان (لو کی کے چچا) کو جو (ان دنوں حاکم کی طرف سے) مدینہ کا حاکم تھا کہلا بھیجا اسے خدا سے ڈسا اور لو کی کو اسی گھر میں بھیج دے جہاں اس کو طلاق دیا گیا ہے۔ اب سلیمان یوں بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت عائشہؓ کو یہ جواب دیا عبدالرحمن بن حکم (لو کی کے باپ) نے مجھ کو مجبور کر دیا (میرا کہنا نہیں مانتا) قاسم بن محمد یہ کہتے ہیں مروان نے یہ جواب دیا ام المؤمنینؓ تم کو فاطمہ بنت قیس کی حدیث نہیں پہنچی تھ حضرت عائشہؓ نے کہا فاطمہ کا قصہ اگر تو نہ بیان کرے تو مجھ کو کیا نقصان ہے۔ مروان نے کہا اگر فاطمہ کے نکلنے کا یہ سبب تھا کہ اس میں اور خاوند کے عزیزوں میں آئے دن ٹٹنا جھگڑا رہتا تو یہاں یہی میاں بی بی میں جو جھگڑا وہ مکان سے نکلنے کے لیے کافی ہے۔

ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا کہ ہم سے غفر محمد بن یحییٰ نے کہا ہم سے شعب بن جراح نے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس خدا سے نہیں ڈرتی جو کہتی ہے طلاق بائن جس عورت پر پڑے اس کو سکن اور خبیہ نہیں

(بقیہ صفحہ ۲۹۷) نہ پھر کہ مکان ملے گا نہ خیر امام احمد اور اہل حدیث نے اسی حدیث سے یہ کہا ہے کہ تیسرے طلاق کے بعد عورت کا سکن اور خبیہ خاوند پر لازم نہ ہو گا اور خبیہ کے نزدیک لازم ہو گا نہ رواقی مؤثر ۱۱۷ ہاں اس کو طلاق دیا گیا تھا ۱۱۷ حدیث پر تیسرا کدو ۱۱۷ وہ میں اپنے خاوند کے گھر سے نکل گئیں تھیں دوسری جگہ انہوں نے حدیث کی حق ۱۱۷ حضرت عائشہ کا مطلب یہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس کی حدیث سے کہیں دلیل لیتا ہے فاطمہ اس گھر سے نکل جانا ایک عذر کی وجہ سے تھا اس عذر میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ غرضاک تھا کوئی کہتا ہے فاطمہ بد زبان عورت تھی ۱۱۷ عموماً اس کے خاوند یحییٰ بن سعید ۱۱۷ منہ۔ اہم غفر طاہرہ دلی منیر دلاہم۔

نَفَقَةٌ -

۲۹۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
عَمْرُو بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيَ
إِلَى فَلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجَهَا
الْبَيْتَةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا
صَنَعْتَ قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ
فَاطِمَةَ قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا
خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هَذَا الْحَدِيثِ وَنَادَى
ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ
عَائِشَةُ عَائِشَةُ أَشَدَّ الْعَيْبِ وَقَالَتْ
إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَخَشِيَ
فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَّتِهَا فَلِذَاكَ
أَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ -

بَابُ الْمُطَلَّاقَةِ إِذَا خُشِيَ
عَلَيْهَا فِي مَسْكَنِ زَوْجِهَا أَنْ
يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا أَوْ تَبْدُو عَلَى أَهْلِهَا
بِقَا حَشَاةٍ

لئے گئے۔

ہم سے عمرو بن عباسؓ نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرحمن بن مہدیؓ
نے کہا ہم سے سفیان ثوریؓ نے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسمؓ سے انہوں
نے اپنے والد سے انہوں نے کہا عروہ نے حضرت عائشہؓ سے ذکر
کیا آپؓ نے (عروہ) بنت حکم کو دیکھا اس کے خاوند نے اس کو
طلاق بائن دیا تو وہ (عدت کے اندر ہی) اس کے گھر سے نکل گئی
حضرت عائشہؓ نے کہا اس نے بلا کیا عروہ نے کہا آپؓ نے فاطمہ بنت
قیس کی روایت نہیں سنی انہوں نے کہا فاطمہ کے لیے اس حدیث کا بیان کرنا
اچھا نہیں کیونکہ دوسرے لوگ بھی اس سے نکل جانا جائز سمجھیں گے۔
حالاں کہ فاطمہ کے لیے یہ خاص اجازت تھی (اور عبدالرحمن بن ابی الزناد
نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے اس حدیث میں اتنا
زیادہ کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فاطمہ بنت قیس پر بڑا عیب لگایا
حضرت عائشہؓ نے کہا فاطمہ (طلاق کے وقت) ایک اجاڑ مکان میں
رہتی تھی مگر وہاں کہیں بدکار لوگ اسے ستائیں نہیں اس لیے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل مکان کی اس کو اجازت دی تھی۔

باب جب طلاق والی عورت خاوند کے گھر میں رہنے
سے یہ ڈرے کہیں کوئی گھسائے اور اس کو ستائے یا وہ خاوند کے
عزیزوں سے آئے دن بدزبانی کرتی رہے۔ تو اس کو (عدت کے اندر)
وہاں سے اٹھ جانا درست ہے۔

لیکن جس عورت کو طلاق رجعی دیا جائے اس کے لیے سب کے نزدیک مسکن اور مخیر خلائے پر لازم ہوگا یعنی عدت پوری ہوئے تک گرجا نہ جہاں طلاق بائن
والی کے لیے بعض سلف نے مسکن واجب رکھا ہے اس آیت سے (کنوہن لیکن نفقہ واجب نہیں رکھا اور عالمہ عورت کے لیے وضع حل تک
مسکن اور خرچ سب نے لازم رکھا ہے لیکن غیر عالمہ میں جس کو طلاق بائن دیا جائے اختلاف ہے جیسے اوپر گذر چکا خفیہ نے اس کے لیے بھی مسکن اور نفقہ
واجب رکھا ہے کیوں کہ آیت عام ہے اور حضرت عمرؓ کے قول سے دلیل ملتی ہے کہ انہوں نے سنت قیس کی حمایت کو رد کیا اور کہا اللہ کی کتاب اور اپنے پیغمبر کی سنت ایک
عورت کے کہنے پر نہیں چھوڑ سکتے جو معلوم نہیں اس نے یاد رکھا بھول گئی حالانکہ حضرت عمرؓ نے بانہ عورت کے لیے صرف مسکن کو لازم رکھا نہ نفقہ کو دوسرے امام احمد نے کہا
حضرت عمرؓ سے یہ قول نہیں سن لایا ہے البتہ مذہب رکھا ہے کہ نفقہ اور مسکن ہر مطلقہ میں کے لیے واجب ہے مطلقہ بائن کیلئے واجب نہیں بلکہ عیالہ ہر سطرہ فاقہ کی مانند بھی رہا ہے (مؤلف)

۳۰۰۔ حَدَّثَنِي جَبَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ
عَلَى فاطمة.

بَاب ۱۹۷۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا يَجِلُّ
لَهُنَّ أَنْ يَكُنَّ مَخْلُوقَاتِ اللَّهِ فِي أَرْحَامِهِنَّ
مِنَ الْحَيْضِ وَالْحَبْلِ.

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
الْأَسَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَسْرَأَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَتَغَيَّرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِثَابِهَا كَتِيبَةً
فَقَالَ لَهَا عَقْرَى أَوْ حَلَفَى إِنَّكَ لَهَا يَسْتَنَّا
أَكُنْتُ أَفْضَتْ يَوْمَ التَّحْرِيرِ قَالَتْ نَعَمْ
قَالَ فَأَنْفِرِي إِذَا

بَاب ۱۹۸۔ وَبَعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ
فِي الْعِدَّةِ وَكَيْفَ يُرَاجَعُ الْمَرْأَةُ

مجھ سے جہان بن موسیٰ ترمذی نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ
بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو ابن جریر نے ابن شہاب
سے انہوں نے عروہ سے کہ حضرت عائشہ نے فاطمہ بنت قیس کی بات
کا انکار کیا۔ ۱۷۷

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا عورتوں کو یہ
درست نہیں کہ اپنے پیٹ کا حال (حیض) آتا ہے یا حل ہے (چھپا
رکھیں۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ بن
حجاج نے انہوں نے حکم بن عیینہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے
انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں
نے کہا جب آنحضرتؐ نے حج واداع سے فارغ ہو کر مکہ سے،
کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو غمی کے دروازے پر حضرت صفیہ کو دیکھا
بخیلہ کھڑی ہیں آنحضرتؐ نے ان کو دیکھ کر فرمایا منہ مٹی
کا ٹی حلق پکی دیا بآنحضرتؐ سر موٹدی تو شاید ہم کو روک رکھے
گی تو نے دوسری تاریخ طواف الزیارة کیا تھا انہوں نے کہا جی
ہاں کر چکی ہوں آپ نے فرمایا تو ہم کیا غم کئے چل کوچ کر۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا کہ عورت کے اندر
عورتوں کے خاندان کے زیادہ حقدار نہیں یعنی رجعت کر کے اور

دوبارہ منظر سابق، نفقہ اور سکنی واجب نہیں ہے اگر جب عا۱۲ منہ ۱۷۷ کہ وہ یہ حدیث بیان کرتی پھرتی ہے ۱۷۸ منہ ۱۷۷ روزہ جگہ کے منقطع پیدا ہوں ۱۷۸ منہ
دو حاشیہ معقول ۱۷۷ جو کہ کبھی تین تین طلاق والی کے لیے نہ سکن ہے نہ زوجہ حدیث ہے ترجمہ باب نہیں نکلا گرام بناری نے اپنی عادت کے مطابق اس کے
دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عائشہ نے فاطمہ بنت قیس سے کہا تیری زبان نے مجھ کو نکلیا تھا ۱۷۸ منہ ۱۷۷ مطلب ہے کہ کشتار
عورت عا۱۲ جو اور خاندان سے یہ نہ کہے کہ مجھ کو پہلے ہے اس خیال سے کہ کہیں خاندان طلاق میں جلدی کر اور وضع حل کا اختلاف کرے یا حیض اگر عا۱۲ جو خاندان
سے کہہ دے میں پاک ہوں اگر خاندان طلاق دے حیض سے پاک ہونے کا انتظار نہ کرے ۱۷۸ منہ ۱۷۷ عرب میں یہ پایا کہ کلمہ بھی اس سے بجا مقصود نہیں
ہے عقری یعنی اللہ تعالیٰ کو زنی کرے ملحق تیرے خلق میں نہ ملے ۱۷۸ منہ ۱۷۷ طواف الواداع نہ ہوا تو نہ ہوا ۱۷۸ منہ ۱۷۷ یہ حدیث کتاب الحج میں گندہ پکی ہے اس کی مطابقت ترجمہ
باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا مطابقت کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کا قول ان کے حلفہ ہونے کے باب میں مقبرہ کا ترجمہ ہوا کہ خاندان کے
مقابلہ میں بھی یعنی رجعت اور سقوط رجعت اور عدت کو جانے مفہوم ان امور میں عورت کے قول کی تصدیق کریں گے ۱۷۸ منہ

إِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ

۳۰۳۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ كَانَتْ أُخْتُهُ تَحْتَ سَرَجِلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا فَخَبِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذَلِكَ أَنْفًا فَقَالَ خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَمَا عَاهَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ فَتَرَكَ الْحَيَّةَ وَاسْتَفَادَ لِأَمْرِ اللَّهِ۔

اس بات کا بیان کہ جب عورت کو ایک یا دو طلاق دیے ہوں تو کب تک کرے۔

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو عبد الوہاب ثقفی نے خبر دی ہم سے یزید بن عبدیہ نے بیان کیا انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے کہا معقل بن یسار نے اپنی بہن رحیلہ کا نکاح ایک شخص سے کر دیا اس نے ان کی بہن کو ایک طلاق دیدیا۔

دوسری سند۔ امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے امام حسن بصری نے بیان کیا کہ معقل بن یسار کی بہن ایک شخص کے نکاح میں تھی اس نے اس کو طلاق دے دیا پھر الگ رہا یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی (رحبت نہ کی) عدت گزر جانے کے بعد اس کو نکاح کا پیغام بھیجا معقل نے غیرت اور غصے کی راہ سے یہ پیغام منظور نہیں کیا اور کہنے لگے واہ جب عدت باقی تھی اور وہ رحبت کر سکتا تھا اس وقت تو رحبت نہ کی اب جب رحبت گزر گئی تو پیغام دیتا ہے غرض معقل نے یہ نکاح نہ ہونے دیا۔ اس وقت یہ آیت اتر سی واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن اخر آیت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معقل کو بلا کر یہ آیت سنائی اس وقت معقل نے اپنی غیرت اور غصے پر خاک ڈالی اور اللہ کے حکم پر سر جھکا دیا (مان لیا)۔

۱۔ اگر الطلاق یا طلاق میں عام یا عبد اللہ بن رواحہ ۱۲۸ھ ۱۲۹ھ حالانکہ عورت چاہتی تھی پھر نکاح ہو جائے ۱۲۸ھ ۱۲۹ھ سہل بن ابی ہاشم کی یہ فتویٰ ہے غیرت اور قریب اور درم سب پر اللہ کے حکم کے سامنے خاک ڈالنا چاہیے میرہ کا نکاح ثانی کرنا یہ اللہ کا حکم ہے اور پھر عدت کی سنت ہے اس میں بھی تنگ و ماکرنا مسلمان کا شیوہ نہیں بلکہ راجحہ و فہم کا فہم کی تقلید ہے اس حدیث میں جس رحبت کا ذکر ہے وہ عدت گزر جانے کے بعد میرہ کا نکاح جدید کی جاتی ہے اور اگر عدت حدیث میں اس رحبت کا بیان ہے جو عدت کے اندر ہوتی ہے یہ رحبت حدیث کے ہے استرنا بھی عائد کے اختیار میں ہے۔ اب اختلاف ہے کہ رحبت کا ہے سے ہوتی ہے امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام احمد اور امام ابو حنیفہ اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ جب عورت سے جملہ کرے تو رحبت ہوگئی اگر زبان سے یہ کہے کہ میں نے رحبت کی اور امام شافعی کے نزدیک وہاں سے رحبت کا فہم نہیں ضروری ہے ۱۲۸ھ۔

۳۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ تَائِفٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُنْسِكُهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يَحْضَ عِنْدَهُ حِضَّةً أُخْرَى ثُمَّ يَمِيلُهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْلِقَهَا فَلْيُطْلِقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَبَلَغَ الْإِدَّةَ الرَّقِيقُ أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطْلَقَ لَهَا الرِّسَاءُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا سَمِعَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ إِنْ كُنْتَ طَلَقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي تَائِفٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ طَلَقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا.

بَاب ۱۹۹ مَرَا جَعَةَ الْحَائِضُ

۳۰۵ - حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي هَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ جَبْرِ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے حیض کی حالت میں اپنی عورت کو طلاق دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا کہ وہ رجعت کر لیں پھر عورت کو رہنے دے جب تک وہ حیض سے پاک نہ ہو پھر دوسرا حیض آئے پھر اس کو رہنے دے یہاں تک کہ دوسرے حیض سے پاک ہو اب اگر چاہے تو اس طہر میں جماع کرنے سے پہلے طلاق دیدے تو یہی طہر کا زمانہ اس کی عدت کا زمانہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا (فرمایا فطلقوهن لعدتہن) کہ اس وقت پر عورت کو طلاق دیا جائے اور عبد اللہ بن عمرؓ سے جب کوئی تیز طلاق دینے کا مسئلہ پوچھتا تو وہ کہتے اگر تو نے اس کو تین طلاق دیے ہیں تو اب وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے (اور وہ محبت کرے پھر طلاق دے) قتیبہ کے سوا اور لوگوں نے جیسے ابوالجہم نے اس حدیث میں لیث سے اتنا زیادہ نقل کیا ہے انہوں نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ ابن عمرؓ نے کہا اگر اپنی عورت کو ایک طلاق یا دو طلاق دے (تو اس سے رجعت کر سکتا ہے) کیوں کہ آنحضرتؐ نے مجھ کو (ایک طلاق کے بعد) رجعت کا حکم دیا۔

باب حیض والی عورت سے رجعت کرنا۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی ہریرہؓ نے ہم سے محمد بن سیرین نے کہا مجھ سے یونس بن جبیرؓ نے کہا میں نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں

۱۔ یہیں سے ترجیباب نکلتا ہے اب حیض کی حالت میں اگر کوئی طلاق دے تو رجعت کرنا خفیہ کے نزدیک واجب ہے اور اگر کسی نے کہا مستحب ہے اور اہل حدیث کے نزدیک تو میں کی حالت میں طلاق دینا لغویہ طلاق نہ بلکہ جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲۸ھ ۱۱۷ھ امام شافعی نے اسی سے یہ نکالا ہے کہ زور کے معنی فسخ جن نکلے زور میں طہر کے ہیں کیوں کہ لحد جن میں لام تو قریب لاء ہے یعنی وقت عدت جن خفیہ اور اہل حدیث کہتے ہیں لحد جن کے معنی یہ ہیں تاکہ ان کی عدت پوری ہو سکے مطلب یہ ہے کہ طہر میں طلاق دو تا تین جن میں پر سے ہرنے تک اس کی عدت ختم ہو جائے ۱۲۸ھ ۱۱۷ھ اس روایت کو ابوالجہم نے اپنی جدوں میں نقل کیا ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر کوئی اپنی عورت سے کہا تو مجھ پر حرام ہے اور تیری نیت میں طلاق کی تھی تو وہ طوطا ہو جائے گی جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے میں کہتا ہوں یہ مسئلہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲۸ھ اگر کوئی اپنی عورت کو تین طلاق دے کر کیا ۱۱۷ھ ۱۲۸ھ۔

ابْنُ عَمْرٍأَمَّا آتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ
عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ
أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قَبْلِ
عِدَّتِهَا قُلْتُ فَتَعْتَدُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ
قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحَقَّ

بَابُ ۲۱ يُحْدِثُ الْمَتَوَفَّى عَنْهَا ذَوْجَهَا
أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَ الرَّهْزِيُّ لَا أَدْرِي
أَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ الْمَتَوَفَّى عَنْهَا الْطَّيِّبَ
لِأَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ تَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي
سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ قَالَتْ
زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو هَا أَبُو سُوَيْفٍ بِنِ
حَرْبٍ فَدَعَتْنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِطَيِّبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ
خُلِقَ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنْتُ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ
بِعَارِضِيهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِيَ بِالطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ
غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا يَحِلُّ لِأَمْرَأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُحْدِثَ

طلاق دیا تھا تو حضرت عمرؓ نے یہ سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا آپ نے فرمایا ابن عمرؓ سے کہ جو عورت کرے پھر اس وقت
طلاق دے جب سے اس کی عدت شروع ہو یعنی طہر کی حالت میں
میں نے کہا خیر اب اس طلاق کا شمار ہوگا یا نہیں (جو حیض میں دیا
تھا) انہوں نے کہا بے شک اگر طلاق دینے والا شرع کے احکام سے مبرا لانے
سے عاجز ہو یا احق یہ توقف ہو

باب جس عورت کا خاوند مر جائے تو وہ چار مہینے دس
دن تک سوگ کرے اور نہ ہرے نے کہا (جس کو ابن وہب نے مطالب
و مل کیا اگر نابالغ لڑکی کا خاوند مر جائے تو وہ بھی (سوگ کرے) خوشبو نہ
لگائے کیوں کہ اس پر بھی عدت کرنا واجب ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام
مالکؒ نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد ابن عمرو بن حزم
سے انہوں نے حمید بن نافع سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہؓ
سے انہوں نے یہ تین حدیثیں بیان کیں ایک یہ کہ میں ام المومنین ام حبیبہؓ
پاس گئی جب ان کے والد ابو سفیان (رنام کے ملک میں) مر گئے
تھے تو انہوں نے (چوتھے دن) کیا کیا زرد خوشبو منگائی۔ اور چھڑکی
کے لٹکانے (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) پھر اپنے گالوں پر لہجہ پھیر
لیا (وہ ہاتھ میں بھی ہوئی خوشبو اپنی گال پر لگائی اور کہنے لگیں (میں تو
میوہ ہوں) مجھ کو خوشبو کی کیا ضرورت ہے مگر میں نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو عورت اللہ تعالیٰ اور
قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کو تین راتوں سے زیادہ کسی مرد پر

لے کر طلاق نہیں دے کہ اس طلاق کا شمار ہوگا کہ ۱۲۷۔ زینب و زینت نہ کرے رنگین پوشاک زینت کی نیت سے نہ پہنے نہ سر اور
خوشبو لگائے نہ زعفران یا مہندی اس طرح جو زور زینت کے لیے پہنے جاتے ہیں وہ نہ پہنے بس ہلکی شہوت میں صرف خاوند کے لیے اس کی جو رو کو چار
مہینہ اور دس دن سوگ مانے کا حکم ہے اور دوسرے مردوں پر تین دن تک اس سے زیادہ کسی پر ہوگا کہ احرام اور ناجائز ہے ۱۲۸۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔

عَلَى مَيْتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَنَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتُ بِطَيْبٍ فَسَمْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ أَمَا وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمَيْتِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ عَلَى مَيْتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَتْ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَنُكَلِّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرْتَبِينَ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَعْرِفُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ أَحَدًا كُنَّ فِي الْحَاكِمِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِمَ زَيْنَبُ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتْ الْمَرْأَةُ إِذَا

سوگ کرنا درست نہیں ہے ہاں خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے دوسری یہ کہ میں ام المومنین زینب بنت جحش پاس گئی جب ان کے بھائی (عبداللہ یا عبید اللہ بن جحش) امیر لگے تھے انہوں نے خوشبو منگوا کر لگائی پھر کہنے لگیں سو خدا کی قسم (میں بیوہ ہوں) مجھ کو خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں مگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر فرماتے تھے جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر یقین رکھتی ہو وہ کسی میت پر تین رات سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔ تیسری یہ کہ میں نے اپنی والدہ بی بی ام سلمہ سے سنا وہ کہتی تھیں ایک عورت (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میری بیٹی (عائشہ بنت نعیم) کا خاوند (مغیرہ) مر گیا اس کی آنکھیں دکھ رہی ہیں کیا ہم اس کے سرمہ لگا سکتے ہیں آپ نے فرمایا انہیں دوسری بار پوچھا تو فرمایا انہیں تیسری بار پوچھا تو بھی یہی فرمایا انہیں اس کے بعد آپ نے فرمایا (اسلام میں عدت کا زمانہ ایسا کیا بہت ہے چار مہینے دس دن ہیں جاہلیت کے زمانہ میں تو عورتیں (خاوند مرنے پر) ایک سال تک بیٹھی رہتی تھیں پھر سال پر سے ہونے پر اونٹ کی منگنی پھینکتیں حمید نے کہا میں نے زینب سے پوچھا یہ اونٹ کی منگنی پھینکنے کا کیا قصہ ہے انہوں نے کہا جاہلیت کے زمانہ میں یہ (عرب) دستور تھا جب کسی عورت کا

لے ہارے زمانہ میں بخاری نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ جب ان کا زمانہ بیان کرنا چاہتا ہے تو ہمیشہ تک سوگ کرتے ہیں اور اپنی رعیت کو بھی سوگ کا حکم دیتے مسلمانوں کو ان کی بیوی ہرگز نہ کرنا چاہیے جس میں دن سوگ کافی ہے اور شیعوں نے اس صحیح حدیث کے خلاف یہ اختیار کیا ہے کہ ہر عرم میں دس دن تک امام حسین پر سوگ کیا کرتے ہیں ہاں وغیرہ نہیں کھاتے ان کی عورتیں زیر اثر ڈالنے میں یعنی گشت و فیر نہیں کھاتیں یہ سب نادانی اور جاہلیت کے کام ہیں انہیں مسلمان بیوہ نہیں کے آگے کے واقعات پر تو سوگ کرتے ہیں اہل بیت پر تو سوگ کرتے ہیں اور مسلمانوں کی خواتین پر سوگ کرتے ہیں اس کو دیکھ کر ایک انسویں نہیں نکلتے غامی قوم کی اصلاح اور صلح کی کوئی تدبیر کرتے ہیں ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہنا کھانا پینا اور انا آپ خوش ترسا اور اہل غرض یہ مسالہ کا شیوہ ہو گیا ہے بنت اور شفقت سے اساجی چلتے ہیں تو کچھ خالی عیش کرنے اور ذات منافع کرنے سے دوا دیکھ مسلمانوں میں بہت سے احمق دیوان اور لادراہمی ہیں کہ ایک کو زینب نہیں ہوتی کہ قرآن شریف اور روئے کی معجزات ہوں کا انگریزی میں ترجمہ کر کے اعلیٰ ان ادما کی جیسے تاکہ وہ ان کے مسلمان ان کتابوں سے فائدہ اٹھائیں دو تین انگریزوں نے قرآن کا ترجمہ کیا ہے مگر وہ کرام لا اقل از ربعہ ہر صوفی اپنے

تَوَقَّى عَنْهَا زَوْجَهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَ
يَسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيْبًا حَتَّى
تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تَوَقَّى بِدَابَّةٍ حِمَاةٍ
أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ فَتَقْتَضُ بِهِ فَقَلَمًا
فَتَقْتَضُ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ
فَتُعْطِي بَعْرَةً فَتَرْفِي ثُمَّ تَرَاوِعُ بَعْدُ
مَا شَاءَتْ مِنْ طِيْبٍ أَوْ غَيْرِهِ سُوَيْلَ
مَالِكٍ مَا تَقْتَضُ بِهِ قَالَ تَمَسَّحُ
بِهِ جِلْدَهَا.

بَابُ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ

٣٤- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حُبَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ
ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ أُمًّا
تَوَقَّى زَوْجَهَا فَخَشُوا عَيْنَيْهَا فَأَتَوْا

خاوند مر جاتا تو وہ ایک بھرنیڑے میں گھس جاتی (جو تنگ و ناریک ہوتا
اور برے سے برے کپڑے پہن لیتی نہ خوشبو لگاتی (نہ اور کوئی زینت
کرتی، یہاں تک کہ ایک سال اسی طرح (تکلیف سے) گزارتی جب
پورا سال ہوتا تو کوئی جائز اس کے پاس لاتے جیسے گدھایا بکری یا پانچہ کو
عورت کیا کرتی (کہنفت) اپنی شرمگاہ اس جائز سے رگڑتی اکثر یہ جائز مر
جاتا پھر ایک دن اس سے باہر آتی اس وقت اونٹ کی ایک سیگنی اس کے
لمتھ میں دیتے وہ اپنے سامنے اس کو پھینک دیتی۔ اب عورت خوشبو
و غیرہ جو چاہے لگا سکتی ہے۔ امام مالک سے پرچھا حدیث میں جو بے
تفصیل یہ اس سے کیا مراد ہے اجوں نے کہا اپنا میلن اس جائز
سے رگڑتی ہے۔

باب سوگ والی عورت کو سرمہ لگانا (منع ہے)

ہم سے آدم بن ابی عیاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا
ہم سے حمید بن نافع نے انہوں نے زینب بنت ام سلمہ سے اپنی
نے اپنی والدہ ام المومنین ام سلمہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک
عورت کا خاوند مر گیا اس کی آنکھوں پر لوگ ڈرے۔ آخر وہ

(بقیہ صفحہ سابقہ) ترجمہ غلط دوسرے فالغانہ نظر سے انہوں نے قرآن شریف کے معنا میں پرچوٹ کی ہے بغیرے تو ہمارا سنا ہے کہ اگر دوسرا کوئی بندہ خدا کا حدیث یا قرآن کا ترجمہ بھیجے تو اس کو رد کرتے ہیں متاعِ سلخیر میں کراچے نہیں دوزخ کا کنگڑا ملتے ہیں لا حول طاوۃ الابانہ ۱۲ منہ ۱۵ اسی حدیث کی رد سے بعضوں نے غلطی کے لیے بھی سوگِ حالِ محبت کو سرمرنگ کرنا ناجائز رکھا ہے لیکن مرطاب میں یہ ہے آپ نے فرمایا طاک کو لٹاؤ اسے اور صبح کو پھونچو ڈالے اس سے بعضوں نے کہا کہ اگر حضرت ہمدردت کو سرمرنگ کرنا سکتی ہے لیکن وہی کر پھینٹاؤ ۱۲ منہ دوحاشیہ صفحہ ۱۵ پہنچ کر کہتے ہیں بل ناخن چڑھے ہرے میل کھلی غلیظ ۱۲ منہ ۱۵ گویا اب حدیث ختم ہوتی ۱۲ منہ ۱۵ ہناتی کپڑے برائی ناخن ترقا ۱۲ منہ ۱۵ کہتے سالِ ہجرت پنہاس برسے حال میں وہ حدیث کیا ہوتی ایک یقینی ہوجاتی اس کے بدن پر تمام ہر ہلادہ میل کچل کر کام جاتا اور یہی دوسری کہہ کر گزرتے کے بعد وہاں زہر بھیاں ہرجاتا مادہ سے جہالت انہی جان کر میں تکلیف اور ایک بیماری سے جائز کی اور اسے جان لینا بعضوں نے یہ معنی لکھا ہے کہ ان میں شرم گاہ سے رگڑاتی جیسے ہم نے ترجمہ کیا ہے ایک مرطاب میں نقیب ہے لینے دودھ کر اپنے ماں باپ کے گھر چلی جاتی کیرکھ اس کو اپنا حال دیکھ کر شرم آتی کہیں دوسرے لڑکہ دیکھیں بعضوں نے کہا نقیب یہ کا سننے یہ ہے کہ اپنا سوگ اس جگہ سے تڑوٹی بعضوں نے کہا غسل کر کے پاک صاف ہوتی آنحضرت کے ارشاد کا یہ مطلب ہے کہ کمالیت کے زائد کی تکلیفیں بھول گئیں ازل و زمان بھڑک اٹھا کر دوسرے ایسے خواب جھوٹے اور اپنے بچنے حال میں رہتا اور اسلام کے زمانہ میں ہر کسان کی ان کی قدر نہیں کرتیں اب چار ہینے دس دن بھی تم سے مہر نہیں کیا جاتا اتنے دن کسی سال میں بھی گزرجائیں گے سرمرنہ لگاؤ گی تو کیا مرادو گی ۱۲ منہ ۱۵ کہیں اندھ نہ ہوجائے اس کی آنکھوں میں درد تھا ۱۲ منہ۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ لَا تَكْخُلُ
تَدَّ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمَكُّتُ فِي شَرِّ
أَحْلَاسِهِنَّ أَوْ شَرِّ بَيْتِهِنَّ فَإِذَا كَانَ حَوْلُ
فَمَرَّ كُلُّ رَمَتْ بِعَرَّةٍ فَلَا حَتَّى تَمْضِيَ
أَرْبَعَةَ أَشْهُمٍ وَعَشْرًا وَسَبْعَتُ زَيْنَبَ
ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ تَحَدَّثُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَحِلُّ لِأَهْلِ آةٍ مُسْلِمَةٍ تَوُفُّ مِنْ يَدِ اللَّهِ وَ
الْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَحْدَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا
عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُمٍ وَعَشْرًا -

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ
حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عُلْقِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
سَبْرِينَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ نُهَيْتُ أَنْ تُحَدِّثَ
أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ أَيَّامٍ بَزْجٍ -

بَابُ الْقُسْطِ لِلْحَادَّةِ
عِنْدَ الظُّهْرِ -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے سرسہ لگانے
کی اجازت مانگی آپ نے فرمایا انہیں سرسہ نہیں لگا سکتی۔ (وہ اچھا
تھا جب جاہلیت کے زمانہ میں) عورت ایک سال تک خواب سے
خواب کپڑے (یا کلب) اور بڑے سے بڑے جھونپڑے میں پڑی رہتی
سال پورا ہونے پر اونٹ کی ٹھیکنی اس وقت بھینکتی جب کتا ملنے
سے نکلے اگر کتا نہ نکلے تو پھر کجھٹ ٹھہری رہتی دیکھو چار مہینے دس
دن تک سرسہ نہ لگانے عید کہتے ہیں میں نے زینب بنت ابی سلمہؓ
سے یہ بھی سنا وہ ام المؤمنین ام حبیبہؓ سے نقل کرتی تھیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان عورت کو جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر
ایمان رکھتی ہو کسی مرد سے پرتین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں
البتہ اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

ہم سے مسد بن مسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل
نے کہا ہم سے سلمہ بن علقمہ انہوں نے محمد بن سیرین سے کہ ام عطیہ
(نسب) نے کہا ہم کو تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرنا منع ہوا خاندان
کے سرا۔

باب سوگ والی عورت کو حیض سے پاک ہوتے وقت عود
کا استعمال درست ہے (یعنی شرم گاہ پر جب بود دور کرنے کے لیے)

۱۔ ابن مندہ کی روایت میں یوں ہے اس کو سخت آشرب چشم ہوا اس کی آنکھ جانے کا ڈر ہو گیا ابن حزم کی روایت میں یوں ہے میں ڈرتا ہوں کہ اس کی آنکھ نہ
جلی جائے آپ نے فرمایا پھر جلتے دو گھر مرد نہیں لگا سکتی اور ام الک نے اس کو اختیار کیا ہے کہ سوگ والی عورت ضرورت سے بھی سرسہ نہیں لگا سکتی لیکن شافعیہ
نے ضرورت سے رات کو لٹا جائز رکھا ہے میں ہاں ہاں اگر آشرب چشم ہو تو سرسہ کی کیا ضرورت ہے اور بہت سی دوائیں ہیں مثلاً ابراہیم بکری صحت و دیقو ۱۲۸ ص ۵
خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرنے کا حکم ہوا کیونکہ خاوند عورت کے لیے بڑی نعمت ہے قرآن کے جہاں ہونے پر اللہ نے اتنی مدت تک رنج کرنا جائز رکھا جہاں سے زانیہ
جاہل مسلمان نے اپنی شادی بھی مرگ کی طرح کرتی ہے سوگ اس وقت ہوتا ہے جب خاوند مر جاتا ہے اور شادی میں گویا وہیں کو مارنے کی فکر کرتے ہیں اول سے
مسلمان لڑکیاں بربہ دہی پر دے کے چھپا کھلی خف انداز میں اور ظالم المرن رہتی ہے ادب سے شادی کی رسمیں اور ان بچاؤں کا علاج کو جیتی ہوئی بیماریاں غریب واجب الم
لو کی ایک کڑھری میں بند کر دیتے ہیں پیشاب پانچاؤں کو بھی بڑی مشکل سے اور پچھلے قدم قدم پر گئی ہوئی ٹھکر کریں کھاتی ہوئی جاتی ہے کہ گشت سے یہ مصیبت جیل گئی
اور جان پہنچ گئی تو آگے چل کر بیمار ہونے کی اور کڑھری کی جاتی ہیں مثلاً مرقہ پاؤں ساسہ بیل پر دھندلی لہجہ و تالہ دہی لگانا سر سے پاک مٹھریوں میں ڈالنا پھروں کے زیریں پانچاؤں
جھاری پھروں کا بدن پر لانا ایسا سنا پینا جس سے چھلکے کان غرض کیا کہ رسمیں اور غلو بیان کہ ناہوشاؤ و نامہ ہی کوئی مسلمان دلہن شادی کے بعد درست ہے حدیث بخاری و
بکھائی یا زکام میں تو فرد مبتلا ہوتا ہے لاجل و لا قوۃ الا باللہ ۱۲۸۔

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نَهْيُ أَنْ نُجِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَطْبِئُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا إِلَّا تَوْبَ عَصَبٍ وَقَدْ رَخَّصَ لَنَا عِنْدَ الطَّهْرِ إِذَا اغْتَسَلْتَ أَحَدَانَا مِنْ فُجَيْضَةٍ فِي بُذَّةٍ مِنْ كُسْتٍ أَظْفَارُ وَكُنَّا نَهْيُ عَنْ اتِّبَاعِ الْيَحْنَزِلِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ الْفُسْطُ وَالْكُسْتُ وَمِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَاوُورِ.

بَابُ تَلْبَسِ الْحَادَّةِ ثِيَابِ الْعَصَبِ.

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَكِينٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَوُفُّ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا لَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا إِلَّا تَوْبَ عَصَبٍ.

وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ حَدَّثَنَا أُمُّ عَطِيَّةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مجھ سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے الرب ستعیانی سے انہوں نے حفصہ بنت میرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا ہم کو کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا منع ہوا تھا مگر غاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرنے کا حکم ہوا اور سوگ میں یہ حکم ہوا کہ سر نہ لگائیں نہ عرشہ نہ رنگین کپڑے پہنیں ہاں مین کا کپڑا رنگین پہن سکتے ہیں (دھواں دار ہوتا ہے) اور حیض سے پاک ہوتے وقت یہ اجازت ملی کہ غسل کے بعد اظفار سم کا کچھ عود استعمال کریں اور جنانے کے ساتھ جانا بھی ہم عورتوں کو منع ہوا۔ (امام بخاری) نے کہا کست اور قسط دونوں کہتے ہیں (دھواں) جیسے کافور اور قافور۔

باب سوگ والی عورت یمن کے دھاری دار کپڑے پہن سکتی ہے۔

ہم سے فضل بن دکین نے بیان کیا کہ ہم سے عبد السلام ابن حرب نے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حفصہ بنت میرین سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے اس کو غاوند کے سوا اور کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا روا نہیں اور سوگ والی عورت سر نہ لگائے نہ رنگین کپڑا پہنے مگر مین کا دھاری دار کپڑا پہن سکتی ہے۔

اور محمد بن عبد اللہ الفاری (امام بخاری کے شیخ) نے کہا (اس کو امام بیہقی نے نقل کیا) ہم سے ہشام بن حسان یا دستوائی نے بیان کیا کہ ہم سے حفصہ بنت میرین نے کہا مجھ سے ام عطیہ نے بیان کیا کہ

لے قرآن قاف سے اور تا ط سے بدل جاتی ہے ۱۲ منہ حدیث میں ثوب عصب ہے عصب اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ اس کا سوت ہانڈہ کر رہا جاتا ہے پھر نایا جاتا ہے تربہ ہا مقام سفہ رہتا ہے باقی رنگین نکلتا ہے اس کپڑے پر اس چھینٹ کا مین قیاس کر سکتے ہیں جو کانگ پختہ نہ رہا ہے اور سر سے وغیرہ ۱۲ منہ علفار ایک مکان ہے حدن کے ساحل پر ۱۲ منہ۔

وَلَا تَمَسَّ طَبِيبًا إِلَّا أَذْنِي طَهَّرَهَا
إِذَا طَهَّرْتَ نَبَذَهُ مِنْ قُسْطٍ وَأَطْفَارٍ

بَاب ۲۰۳ وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ
وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ
خَيْرٌ

۳۱۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ
عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ
مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا قَالَتْ هَذِهِ
الْعِدَّةُ تَعْتَدُ عِنْدَ أَهْلِ ذَوْجِهَا وَاجِبًا
فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَالَّذِينَ يَتَوَقَّوْنَ مِنْكُمْ وَ
يَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا
إِلَى الْحَوْلِ غَيْرِ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ
قَالَ جَعَلَ اللَّهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةً
أَشْهُمٍ وَعَشْرَمِينَ لَيْلَةً وَصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ
سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ
وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرِ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اور سوگ میں فرمایا کہ
عورت غوثینہ لگائے مگر حیض سے پاک ہوتے وقت جب حیض
سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود یا انگور استعمال کر سکتی ہے۔

باب دوم۲۰۳ بقرہ میں (والذین يتوقون منكم
ازواجاً يتربصن بانفسهن انیر آیت تک کا لغی وفات کی عدت
کا بیان۔

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو روح
بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے شبل بن عباد نے انہوں نے
ابن ابی نعیم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے کہا والذین يتوقون
منكم ويذرون أزواجاً اس آیت میں وفات کی عدت کا بیان ہے یہ عدت
عورت کو خاوند کے گھر والوں کی پاس کرنا واجب ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت اتاری والذین يتوقون منكم ويذرون أزواجاً وصية لازواجهن
متاعاً إلى الحول غير إخراج فإن خرجن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسهن
من معروف اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سات مہینے میں دن
بڑھا کر سال پورا کر دیا یعنی خاوند مرنے کے بعد ایک سال تک
عورت کو اختیار ہے چاہے وصیت کے مطابق ایک سال تک
خاوند کے گھر والوں کی پاس رہے چاہے وہاں سے نکل جائے
غیر اخراج کا یہی مطلب ہے کہ خاوند کے عزیزوں کو عورت کا نکال
دینا درست نہیں اگر وہ خود نکل جائے تو خاوند کے لوگوں پر کچھ گناہ نہ
ہوگا تو چار مہینے دس دن تک تو سسرال میں عدت کرنا واجب ہے

۱۔ کس مدت پر خاوند کے سرائین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے ۲۔ ایک قسم کی خوشبو ہے ۳۔ چار مہینے دس دن پورے کر کے ۴۔ ہر سال
جب تک ایک سال پورا نہ ہو ۵۔ اگر عورت سات مہینے میں دن اور یعنی ایک سال پورا ہوئے تک اپنے سسرال میں رہنا چاہیے تو سسرال والے اس کو نکال
نہیں سکتے غیر اخراج کا یہی مطلب ہے یہ مذہب خاص مجاہد کا ہے انہوں نے یہ خیال کیا کہ ایک سال کی عدت کا حکم بعد میں اترا ہے اور چار مہینے دس دن کا پہلے
اور یہ تو نہیں سکتا کہ ناسخ منسوخ سے پہلے اس لیے انہوں نے دو لڑائی آیتوں میں بدل دیا جو باقی تمام مفسرین کا یہ قول ہے کہ ایک سال کی عدت کی اہمیت
منسوخ ہے اور چار مہینے دس دن کی آیت اس کی ناسخ ہے اور پہلے ایک سال کی عدت کا حکم ہوا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو کم کر کے چار مہینے دس دن کر کے اور دیکھا
آیت ۱ تباری ۱۲۔

عَلَيْهَا زَعَمَ ذَلِكَ عَنْ مَجَاهِدٍ وَقَالَ
عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعَدَّتْ
حَيْثُ شَاءَتْ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرِ
إِخْرَاجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتْ اُعْتَدَتْ
عِنْدَ أَهْلِهَا وَاسْكَنْتُ فِي وَصِيَّتِهَا
وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجْتُ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَا قَالَ
عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْيَمِينَاثُ فَتَسَمَّى السُّكْنَى
فَتَعَدَّتْ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سَكْنَى لَهَا.

اور باقی سات مہینے میں دن عورت کا اختیار ہے یہ ابن ابی نجیح نے مجاہد
سے نقل کیا۔ اور عطاء ابن ابی رباح نے کہا ابن عباس نے کہا اس آیت
نے۔ اس عدت کو منسوخ کر دیا جس کا ذکر متاعا الی الحول غیر اخراج کی آیت
میں ہے اب عورت کو اختیار مل گیا جہاں چاہے وہاں عدت
کرے۔ اور یہ قول غیب اخراج بھی منسوخ ہو گیا عطائے نے یہ بھی
کہا عورت کو اختیار ہے خواہ خاوند کے گھر میں عدت کرے
جیسے اس نے وصیت کی ہو خواہ وہاں سے نکل کر اور کہیں عدت
کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر عورتیں دستور کے موافق اپنے
قائد سے کی کوئی بات کریں تو خاوند کے وارث اتم پر کوئی گناہ نہ
ہوگا۔ عطائے نے کہا اس کے بعد پھر میراث کی آیت اتری اس نے
بھی خاوند کے گھر میں خواہ خواہ رہنے کو منسوخ کر دیا۔ اب عورت
(وفات کی) عدت جہاں چاہے وہاں کرے۔ اور ایسی عورت کے
مسکن کا خرچ عدت تک خاوند پر لازم نہ ہوگا۔

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ
حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ
أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ابْنَةِ ابْنِ سُفْيَانَ
لَمَّا جَاءَتْ لِرَبِّهَا دَعَتْ بِطَبِيبٍ فَسَحَتْ
ذُرَائِعَهَا وَقَالَتْ يَا أَيُّهَا الطَّبِيبُ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا
أَنْتَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا
يَحِلُّ لِمَا آتَى تَوُّ مِنْ بَالِ اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں
نے عبد اللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم سے کہا محمد سے حمید ابن
نافع نے بیان کیا انہوں نے زینب بنت ام سلمہ سے انہوں نے ام
الوہب ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے انہوں نے جب ان کے
والدہ ابوسفیان کی موت کی خبر آئی کیا خوش ہو گئے کہ اپنی باہنوں پر گھائی
پھر کہنے لگیں میں خوش ہو گئی کہ کیا کر دوں گی میں تو کہیں نہ لگاتی اگر میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے
ہو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کو کسی میت پر

۱۷ یعنی اربعہ اشہر و مشرک آیت ۱۲ منہ ۱۷ خواہ سسرال میں خواہ یکے میں ۱۲ منہ ۱۷ کیونکہ وفات اسی طرح تین طلاق کے بعد خاوند کے گھر پر
رہنے کی کوئی ضرورت نہیں خاوند کے گھر میں عدت کرنا اسی وقت عورت پر واجب ہے جب طلاق رخص ہو کر وہ کہ خاوند کے رجوع کرنے کی امید ہوتی ہے
۱۷ منہ ۱۷ سے نکل جائیں ۱۲ منہ ۱۷ جیسے اس آیت فان فرعن فلا جناح علیکم نے منسوخ کر دیا تھا ۱۷ منہ ۱۷ خواہ سسرال میں رہے
خواہ یکے میں پہلی جاوے ۱۲ منہ ۱۷

تین دن سے زیادہ مرگ نہ کرنا چاہیے البتہ خاوند پر چار مہینے دس دن تک مرگ کرے۔

باب ہندی کی خرجی اور نکاح فاسد کا بیان

اور امام حسن بصری نے کہنا اگر نہ جان کر کسی شخص نے اس عورت سے نکاح کر لیا جو عرم ہے تو اس عورت کو خاوند سے جدا کر دیں گے۔ اگر عورت مہر میں سے کچھ لے چکی ہے تو بس وہی اس کو ملا اور کچھ نہیں ملے گا پھر اس کے بعد امام حسن بصری یوں کہنے لگے اس کو مہر مثل ملے گا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ امام سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے البرک بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو مسعود الفارسی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین کاموں سے منع فرمایا کتے کی قیمت اور بنوری (ہیڈل) کی قیمت اور زہری فاحشہ کی خرجی سے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ امام سے شعبہ بن حجاج نے کہا امام سے عون بن ابی حنفیہ نے انہوں نے اپنے والد ابو جعفر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی اور گلہ کرنے والی عورت پر اور سود خوار پر اور سود کھلانے والے پر لعنت کی اور کتے کی قیمت اور چھال کی خرجی سے منع فرمایا اور تصویر بنانے والے پر بھی لعنت کی۔

ہم سے علی بن جعفر نے بیان کیا کہ امام سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن جواد سے انہوں نے ابو حازم (مسلمان اشعری) نے انہوں نے

يُحْدِثُ عَلَى مَيِّتٍ قَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى شَرِّهِ
أَرْبَعَةَ أَشْهُمٍ وَعَشْرًا۔

باب ۲۰۵ مہر البیعی والنکاح الفاسد
وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً
وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا
مَا أَخَذَتْ وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ
ثُمَّ قَالَ بَعْدَ لَهَا
صَدَاقُهَا۔

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ الْكَلْبِ وَ
حُلْوَانِ الْبَكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَيْعِ۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدًا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
عَوْنُ بْنُ أَبِي جَحْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَعَنَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَالِيشِمَةَ وَ
الْمُسْتَوِشِمَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُؤَكَّلَةَ وَنَهَى
عَنْ ثَلَاثٍ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَيْعِ وَ
الْمُصَوِّرِينَ۔

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

۱۔ اس کر امن المذہب نے دس کیا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی اس سے غنم طام ہے جیسے ال بہن وغیرہ ۱۲ منہ ۱۵ کیونکہ نکاح صحیح نہیں ہوا ۱۲ منہ ۱۵ ہی اکثر علماء کا قول ہے بعضوں نے کہ جو بیکر یا بکری کا منہ ۱۲ منہ ۱۵ جو غنم کی بات بتا کر وہ کتے ۱۲ منہ ۱۵ یہ سب کامیاب طام ہیں بعضوں نے کہا کتے کی بیج روت رکھی ہے اب جو مردی شکار یا بکریوں کی دعوتیں کھاتے ہیں یا فال تعویذ گنڈے کر کے سڑکوں سے پیسہ لیتے ہیں وہ مردی مشائخ کا ہے کہ ہیں اچھے خالص طام مردی ۱۲ منہ ۱۵۔ اللہم اغفر لکما تہدین سلی فیہ دلا لہم۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْأَمَاءِ -

بَابُ الْمَهْرِ لِلْمَدْخُولِ عَلَيْهَا
وَكَيْفَ الدُّخُولُ أَوْ طَلْقُهَا قَبْلَ الدُّخُولِ
وَالْمَسِيئِينَ

۳۱۶ - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا
إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ
فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ
اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ
مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَا فَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ
أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا
تَائِبٌ فَأَبَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ
فَقَالَ لِي عُمَرُو بْنُ زُرَّارَةَ فِي الْحَدِيثِ
شَيْءٌ لَا أَرَاكَ تَحْدِيثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ
مَا لِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ
صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَ
إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهَوَّ أَبْعَدُ

ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی حرام کمائی
سے (مثلاً زنا کر کے) منع فرمایا۔

باب جس عورت سے صحبت کی اس کا پورا مہر واجب ہے جانا
اور صحبت کے کیا معنی ہیں اور دخول اور مساس سے پہلے طلاق دینے
کا حکم۔

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہ ہم کو اسماعیل بن علیہ نے
نجدی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے ابن
نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے یہ مسئلہ پوچھا اگر کسی مرد نے اپنی جوڑ پر
زنا کا الزام لگایا (تو کیا حکم ہے) انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے بنی عجلان کے جوڑ پر دو کو جلا کر دیا اور فرمایا اللہ خوب جانتا ہے
جو تم دونوں میں جھوٹا ہے پھر کوئی تم میں سے رجوع ہو جائے وہ تو بہ
کرتا ہے لیکن دونوں نے (تو بہ سے) انکار کیا اور فرمایا اللہ خوب
جانتا ہے جو تم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ تو بہ کرتا ہے یا نہیں
لیکن دونوں نے (تو بہ سے) انکار کیا آخر آپؐ نے ان دونوں کو جلا
کر دیا ایوب سختیانی کہتے ہیں عمرو بن زرارہ نے مجھ سے کہا میں دیکھتا
ہوں تم نے ایک بات اس حدیث میں چھوڑ دی وہ یہ ہے کہ مرد کہنے
لگا اب میل مال مجھ کو واپس کر دیکھیے آپؐ نے فرمایا تیرا مال اب
مجھ کو واپس کیوں کر ملے گا یا تو تو سچا ہے (عورت نے بدکاری کی
ہے) جب بھی تو اس عورت پر داخل ہو چکا ہے اگے

۱۔ حنفی نے کہا اگر عورت مثلاً ماں بہن بیٹی وغیرہ سے اس کو حرام جان کر نکاح کرے تو اس پر حد ہے کی اگر ثلاثہ اور اہل بیت کا میں قول ہے الامام
ابن حنفی نے ایک عجیب بات کہی ہے کہ عورت سے نکاح کرنے میں حد ماخذ ہر جائزگی ۱۳ منہ ۵۲ جماع کرنا یا خلوت ہو جانا وام ابی حنیفہ امام احمد اور داؤد امام ابو
ابن کزادہ مذہب ہے کہ جب عورت مرد میں خلوت ہو جائے دروازہ بند کرے پر وہ ڈال لے تو اس پر پورا مہر واجب ہو گیا اگر مرد عورت میں کوئی جماع کا نسخہ د
ہر مثل بیماری یا روزہ یا حیض وغیرہ امام شافعی کا یہ قول ہے پورا مہر جب ہی واجب ہو گا جب جماع کرے ۱۲ منہ ۵۲ کہنے لگے ہم سچے ہیں ۱۳ منہ ۵۲
جب آنحضرتؐ نے ہمدوم مرد میں جہاں کر دی تو ۱۲ منہ ۵۲ جو عورت کو میں نے ہمدوم دیا ہے ۱۲ منہ ۵۲ وصال سے خالی نہیں ۱۲ منہ ۵۲ یعنی اس عورت
سے عورت کو نکاح ہے ہمیں سے باب کا پہلا مطلب بخلتا ہے مگر فالغین یہ کہتے ہیں خلعت تھا سے یہاں جماع مراد ہے کیونکہ دوسری روایت میں ہر اہل خلعت میں خراج ہر
باب کا دوسرا مطلب حد کے مقررہ سے نکاح یعنی اگر وہ مرد اس عورت سے صحبت کرے گا تو قریش اگر اس سال ہلا کر جائے تو اس کے امیر سے کچھ یعنی نصف واپس ملتا ۱۲ منہ۔

مِنْكَ

بَابُ ۲۰ الْمُتَعَةِ النَّقْلُ لَمْ يَرْضَ
لَهَا قَوْلُهُ تَعَالَى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمْ
النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ اللَّهُ
بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ وَقَوْلُهُ وَالْمُطَلَّاتِ
مَتَاعٌ بِالْبَعْرِوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ
كَذَلِكَ يَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَلَاعِنَةِ مُتَعَةً حِينَ
طَلَقَهَا زَوْجَهَا.

۳۱۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمَلَاعِنِ جَسَابُكُمْ عَلَى اللَّهِ
أَحَدُكُمْ كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي قَالَ لَا مَا لَكَ إِنْ كُنْتَ
صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحَلَلْتَ مِنْ
فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ
أَبَعْدُ وَأَبَعْدُ لَكَ مِنْهَا.

بھوٹا ہے تب تو تجھ کو بطریق اولیٰ کچھ نہ ملنا چاہیے۔
باب عورت کو متعہ جب اس کا مہر نہ ٹھہرا تو کیونکہ
اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو
محبت سے پہلے اور مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو تو ان کو
کچھ فائدہ پہنچاؤ (متعدد) مالدار اپنی مقدور کے موافق اور تنگ دست اپنی
مقدور کے موافق دے (خبر آیت ان اللہ بما تعملون بصیر) اور اللہ تم
نے (اسی صورت میں) فرمایا طلاق والی عورتوں کے لیے دستور کے موافق
دینا پرہیزگاروں پر لازم ہے اور لعان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے متعہ کا ذکر نہیں کیا جب مرد طلاق دے (تو لعان والی عورت
کو متعہ دینا ضرور نہیں)۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ
نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے
ابن عمر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے مرد اور
عورت سے کہا اب اللہ تم سے حساب لے گا مرد سے فرمایا اب
عورت سے تیر کوئی تعلق باقی نہیں رہا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ پھر میرا
مال کہاں گیا آپ نے فرمایا اب مال کیسے ملے گا اگر تو سچا ہے تو بھی
مال اس کے بدلے میں گیا جو تو نے عورت کی شرم گاہ سے فائدہ اٹھایا
اور اگر جھوٹا ہے جب تو اور زیادہ تجھ کو کچھ نہ ملنا چاہیے۔

۱۷ کیوں کرتے اس عورت سے محبت بھی کی پھر اس کی بدنام بھی کیا ۱۸ منہ ۲۰ سلوک کے طور پر کچھ دینا کپڑا یا زیور یا نقد ۱۲ منہ ۲۱ اور محبت
سے پہلے طلاق دے دی ۱۳ منہ ۲۲ اس متعہ میں علاوہ اختلاف ہے خفیہ اور عطا اور شخی اور غنی کا یہ قول ہے کہ یہ متعہ اس عورت کے
لیے واجب ہے جس کا مہر مقرر نہ ہو اور محبت سے پہلے اس کو طلاق دے دیا جائے بعضوں نے کہا کسی کیسے لیے متعہ واجب نہیں
مال مالک سے ہی منقول ہے امام بخاری کا بیان دوسرے قول کی طرف معلوم ہوتا ہے ۱۴ منہ ۲۵ یہ متعہ ہر کے سوا ہے
اس کا کوئی انداز مقرر نہیں ہے جتنا ہر کے دے سکتے ہیں جس قدر کم سے کم دے اور نصف ہر سے زیادہ نہ دے امام
حسنیٰ نے دس ہزار درہم متعہ میں دیے ۱۲ منہ ۲۶ جو جھوٹا ہے اس کو سزا دے گا ۱۲ منہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ النَّفَقَاتِ

بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْاَهْلِ
وَيَسْتَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ، قُلِ الْعَفْوَ
كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ - وَقَالَ الْحَسَنُ الْعَفْوَ
الْفَضْلُ -

شرع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

کتاب نفقہ (جو روپوں کو خرچ) دینے کے بیان میں

باب جو روپوں پر خرچ کرنے کی فضیلت

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اسے بغیر تجھ سے پوچھتے
ہیں کیا خرچ کریں کہدے تجھ پر رحم اللہ اسی طرح اپنے حکم
تم سے بیان کرتا ہے اسی لیے کہ تم دنیا اور آخرت دونوں کے
کاموں کی فکر کرو اور امام حسن بھری نے کہا (اس آیت میں)
عفو سے وہ مال مراد ہے (جو اپنے ضروری خرچ کے بعد) بچ
رہے۔

۳۱۸ - حَدَّثَنَا آدم بن إِيَّاسٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ
الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنْ النَّبِيِّ فَقَالَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
انْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ
يُحْتَاسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً -

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ
نے انہوں نے عدی بن ثابت سے کہا میں نے عبد اللہ بن یزید
انصاری سے سنا انہوں نے ابو مسعود انصاری سے (شعبہ ابی عبد اللہ
بن یزید نے کہا) تم اس حدیث کو آنحضرت سے روایت کرتے ہو ابو مسعود
نے کہا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب
مسلمان آدمی اپنی جو روپوں پر خرچ کرے اللہ کا حکم ادا کرنے کی نیت سے
خرچ کرے تو اس میں اس کو صدقے کا ثواب ملے گا۔

۱۵ جو روپوں پر خرچ سے ۱۶ دلوں کی اصلاح کر دے جو اللہ ہمارا دین محبوب جامع اور فضیلت والا دین ہے جس میں دنیا اور آخرت دونوں
کی تکمیل کا حکم ہے جو روپوں پر خرچ کر کے دنیا کا دھندا ہے اس کے بعد جو مال بچ رہے اس سے آخرت کی تکمیل کر دینی اللہ کی راہ میں دوا فرم کر
جس دین میں دنیا اور دین دونوں کی اصلاح کا حکم تھا وہ دین دے لے تو غراب پر جائیں نہ دنیا درست رکھیں اور نہ دین اور دین میں دنیا کی اصلاح کا ذرا بھی حکم نہ تھا
نری فقری اور درویشی مٹی دین دے لے ساری دنیا کے حکم بن جائیں ہمارے زمانہ میں بعض مسلمانوں سے کہہ بھائیڑا ذراعت اور تجارت اور صنعت و حرفت
اور تحصیل علم اور کمالات اور ہنر میں ترقی کرو تو وہ کیا جواب دیتے ہیں اچھ یہ دنیا کے دھندے ہیں مسلمان کو آخرت کی فکر کرنا چاہیے اسے میر تو فرما رہے
دین میں تو دونوں کی اصلاح کا برابر حکم ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لعلم تکون فی الدنیا والآخرۃ لطف یہ ہے کہ یہ ایسی مسلمان عنیت سے دل چڑا کر گویا یوں مانتے
ہیں کہ ہم کو آخرت کی فکر کرنا چاہیے اور ان ایدویوں سے آخرت کی فکر بھی ذرا نہیں ہوتی ان مسلمانوں نے آخرت کو کبھی برباد کر رکھا ہے دیکھو جہاں جہاں انصاری
کی حکومت ہے انہوں نے اپنے دین کا بھی کیسا عمدہ انتظام کر رکھا ہے یہ ممکن نہیں کہ ایک باطل ناخوادہ شخص ان کے چہرچ میں لوگوں کی امامت کرے مگر مسلمانوں
میں ماشاء اللہ جیسے دنیا غراب ہے دین اس سے بھی زیادہ غراب ہے مسلمان حکومتوں میں نہ نماز کا بندوبست ہے نہ دوسے کا مسلمان بادشاہ اور رئیس عیدیا جو ملک
کی نماز کے لیے مسجد میں نہیں قاضی اور محتسب اور پیش امام وہ لوگ کئے جاتے ہیں جو اہل کام بھلا نہیں جانتے مسجدوں میں عالموں کے (باقی یہ صفحہ آئندہ)

قَالَ لَا قُلْتُ فَالْشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ
فَالثَّلُثُ قَالَ الثَّلُثُ وَالثَّلُثُ كَثِيرٌ
أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ
مَنْ أَنْ تَدْعُهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ
النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ وَمَهْمَا أَنْفَقْتَ
فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى اللَّقْمَةُ
تَرْفَعَهَا فِي فِي أَمْرٍ أَيْدِيكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ
يَرْفَعَكَ يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ وَيُضْرِبَكَ
الْأَحْرُونَ -

بَابُ رُجُوبِ النَّفَقَةِ عَلَى الْاهْلِ الْعِيَالِ
۳۲۲- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ
مَا تَرَكَ عَنِّي وَالْيَدِ الْعَلِيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ الشُّفْلَى
وَأَبْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ تَعُولُ الْمَرْءُ أُمَّةً إِمَّا

اللہ کی راہ میں دینے کی وصیت کر جاؤں آپ نے فرمایا ہمیں میں نے
کہا آدمی مال کی آپ نے فرمایا ہمیں میں نے کہا اچھا تہائی مال
آپ نے فرمایا بس تہائی مال کی تہائی مال بھی بہت ہے بات یہ
ہے اگر تو اپنے (سے پیچھے) وارثوں کو مال دار چھوڑ جائے تو یہ
اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو محتاج بھک مٹکا چھوڑ جائے لوگوں
کے سامنے ہاتھ لپساتے پھرے اور دیکھ جو تو خرچ کرے اس
میں تجھ کو صدقے کا ثواب ملے گا اس لئے میں بھی ثواب ملے گا جو تو
اٹھا کر اپنی جرد کے منہ میں ڈالے اور اللہ تیرا درجہ بلند کرے
(تجھ کو حاکم بنائے) تیری وجہ سے کچھ لوگوں کو (مسلمانوں کی فائدہ
براد کچھ لوگوں کو) کافروں کو نقصان پہنچے

باب اپنی جرد و مال بچوں کا خرچ دینا واجب ہے

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے
کہا ہم سے اعش نے کہا ہم سے ابو صالح (ذکر ان) نے کہا ہم
سے ابو ہریرہ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا صدقہ وہ افضل ہے جس کو دے کر صدقہ دینے والا مالدار ہے
اور (بہر حال میں) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے
اور پہلے ان لوگوں کا خرچہ دے جس کا تو گھبرانے سے جرد کہتی ہے

۱۔ اللہ کا حکم یہ کہنے کی نیت سے ۱۲۰ھ میں ترمذیوں نے شایر ترمذی رہے ۱۱۰ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں امید ظاہر فرمائی
حق اللہ تعالیٰ نے اسی کو پورا کیا سعد بن ابی وقاص آنحضرت کی وفات کے بعد مدت دراز تک زندہ رہے عراق کا ملک انہوں نے فتح کیا انہوں کو ذریعہ کی مدت
عراق کے حاکم رہے رضی اللہ عنہ ۱۱۰ھ میں اس طرح مل باپ دادا دادی مانا، نانی کا جب وہ محتاج ہوئی اس طرح اپنے غلام لونڈی کا لیکن جردن گزر جائیں ان کا
خرچہ دینا واجب نہیں یہاں تک کہ بنی کا بھی گزشتہ درن کا خرچہ دینا واجب نہیں جتنی کا یہی قول ہے ۱۱۰ھ یعنی اعتدال کے ساتھ قیامت کرے یہ نہیں کہ سارا
مال لٹا دے اور پھر محتاج ہو کر بیٹھا ایک ایک سے مانگتا پھرے اور یہ جوام حسن سے منقول ہے کہ انہوں نے کئی بار اپنا سارا مال اسباب خیرات کر دیا اس کی وجہ
یہ تھی کہ ان کی آئینہ دوسری آمدنی کی امید تھی تو گریبا مالدار رہے ۱۱۰ھ میں والدہ اپنے والے کا ہاتھ نیچے والا لٹکے والے کا ہاتھ ۱۱۰ھ میں اپنے بال بچوں کا
ان کی فردیت سے جو فارغ جردہ دوسرے متاجروں کو دے مثل شہر رہے اصل خویش بھرا درویش اصل درویشی اور فقیری ہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی محنت پہلے محنت مزدوری سے رہ کر یہ کسے اور اپنے بال بچوں کی پرورش کرے دوسرے متاجروں کو بھی کھلائے یہ درویشی نہیں ہے کہ ایک سونٹا
سے کر لکڑیاں اٹھ کر ایک پاؤ پر جا کر بیٹھا جائے جرد بچوں کو جو کچھ چھوڑ جائے ان کی کچھ پرواہ نہ کرے ۱۲۰ھ

قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَخْضُرْ فِي تَهْذُوكَ حَدِيثًا
حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ الرَّهْزِيُّ عَنْ مَالِكِ
ابْنِ أَوْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَبِيعُ مَخْلُوقَ بَنِي النَّضِيرِ وَيُخَيِّسُ
رِأْسَهُ قُوَّةَ سَلْبِهِمْ.

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ
حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ أَبِي
شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ بْنُ
الْحَدَّادِ أَنَّ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ
ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى
دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ
مَالِكُ أَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخَلْتُ عَلَى عَمْرِو
إِذَا تَأَكَّحَ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي
عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ
يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ قَالَ
فَدَخَلُوا وَسَلَّمُوا بَجَلَسُوا ثُمَّ لَيْثُ
يَرْفَأُ قَلِيلًا فَقَالَ لِعَمْرِو هَلْ لَكَ فِي
عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا
فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا فَقَالَ
عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ بَيْنِي
وَبَيْنَ هَذَا فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ
وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ
بَيْنَهُمَا أَدْرِمُ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخِرِ
فَقَالَ عَمْرُو اتَّبِعُوا وَأَنْتُمْ كُمْ يَا اللَّهُ

عمرؓ نے کہا مجھے اس وقت کسی حدیث کا خیال نہیں آیا پھر مجھ
کو وہ حدیث یاد آئی جو ابن شہاب نے مجھ سے بیان کی انہوں نے
مالک بن اوس سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بنی نضیر (ہیودوں) کے باغ بیچ کر اس کی آمدنی سے
اپنی بیویوں کی ایک سال کی خوراک رکھ چھوڑتے تھے۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہ مجھ سے امام لیث بن
سعید نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہابؒ دہری سے
کہا مجھ سے مالک بن اوس بن حدلان نے بیان کیا دہریؒ نے کہا
ایسا ہوا کہ پہلے محمد بن جبر بن مطعم نے مجھ سے امام مالکؒ کی یہ حدیث
کچھ بیان کی تھی پھر میں خود مالک بن اوسؒ پاس گیا ان سے پوچھا تو
انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا میں گھر میں تھا استنہ میں
حضرت عمرؓ کی طرف سے ایک شخص مجھ کو بلانے کو آیا میں چلا اور
حضرت عمرؓ پاس پہنچا استنہ میں ان کا دربان یرفانامی آیا اور کہنے
لگا آپ عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر اور سعید
بن ابی وقاص سے ملنا چاہتے ہیں یہ لوگ اندر آنے کی اجازت
چاہتے ہیں انہوں نے کہا ہاں یہ سن کر یرفانہ ان کو اجازت دی یہ
چاروں شخص آئے اور حضرت عمرؓ کو سلام کیا بیٹھے یرفانہ ٹھوس دیر بٹھہر
کر پھر آیا اور کہنے لگا آپ علیؓ اور عباسؓ سے ملنا چاہتے ہیں انہوں نے
کہا ہاں یرفانہ ان کو بھی اجازت دی وہ بھی اندر آئے سلام
کر کے بیٹھ گئے اس وقت حضرت عباسؓ اس نے کہا امیر
المؤمنین میرا اور علیؓ کا فیصلہ کر دیجیے یہ سن کر دوسرے
مصابہول یعنی حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں نے بھی کہا امیر
المؤمنین (بہتر ہے) ان کا فیصلہ ہی کر دیجیے دونوں کو آرام ہو جائے حضرت
عمرؓ نے کہا ٹھہرو (جلدی نہ کرو) میں تم کو اس خداوند کی قسم دیتا ہوں

۱۲۔ جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آئے تھے ۱۲۔ باقی جہاد وغیرہ کے سامان میں منکر تھے ۱۲۔

الَّذِي يَأْذِنُ بِهِ تَقَوْمُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ هَلْ
تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ
يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَفْسَهُ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ
عُمَرُ عَلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ مَا
يَا اللَّهُ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ
ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هَذَا
الْأَمْرِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ لَمْ يُعْطِهِ
أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ اللَّهُ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى
رَسُولِهِ مِنْهُمْ إِلَى قَوْلِهِ قَدِيرٌ فَكَانَتْ
هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ
وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمْوهَا
وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا
الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً
سَدَّتْهُمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ
مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلِ مَالِ اللَّهِ
فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ

جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں تم یہ جانتے ہو کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو
(مال اسباب) ہم چھوڑ جائیں وہ اللہ کی راہ میں خیرات ہے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تئیں (اور دوسرے پیغمبروں کو) اراد لیا
حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں نے کہا بیشک پھر حضرت
عمرؓ علیؓ اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے میں تم دونوں
کو بھی خدا کی قسم دیتا ہوں تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایسا فرمایا ہے انہوں نے کہا بیشک آپ نے ایسا
فرمایا ہے تب حضرت عمرؓ نے کہا (مظہر) اب میں تم سے اس
جائیداد کی حقیقت بیان کرتا ہوں جس میں تم دونوں جھگڑ رہے
ہو) ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے پیغمبر کے لیے یہ حکم
رکھا تھا کہ جو جائیداد کافروں کی بن لڑے بھڑے ہاتھ آئے (یعنی تم)
وہ پیغمبر کی ہرگز دوسرے کسی کے لیے یہ حکم نہیں دیا اللہ تعالیٰ
نے (سورہ عشر میں) فرمایا فما اوجعتم علیہ من خیل ولا رکاب اخیر
آیت ساری کل شئی قدیر تک تو یہ جائیدادیں یہ خاص آنحضرت کی تھیں
اور کسی مسلمان کا اس میں حق نہ تھا (مگر) آپ نے اس پر بھی ان
جائیدادوں میں سے کوئی دولت اپنی ذات کے لیے نہیں جوڑی
نہ ان کی آمدنی خاص اپنے لیے رکھی بلکہ تمہیں کو تم ہی لوگوں پر
خرچ کرتے تھے تم ہی لوگوں کو دیتے تھے یہ وہی جائیدادیں
ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس پنج رہی تھیں آپ
ایسا کرتے کہ اپنی بدیوں کا سال بھر کا خرچہ ان میں سے
شمال لیتے اور جو پنج جاتا وہ مسلمانوں کے عام کاموں میں
خرچ کیا کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی بھر ایسا ہی

۱۔ ہم جانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے ۲۔ آپ کے بعد اور کئی خلفاء بادشاہ کو یہ حق حاصل نہیں ہے ۳۔
جو میں نے تم دونوں کے پروردگار ہی بخانیہ مذکور غیر وغیرہ ۱۲ من ۵۰ اپنی بیرون وغیرہ کا خرچہ شمال کر پنج رہتا تھا ۱۲ من ۵۰۔ ۶۰۔ ۷۰۔ ۸۰۔ ۹۰۔ ۱۰۰۔

أَشْهَدُ كُمْ يَا اللَّهُ هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ
قَالُوا نَعَمْ قَالَ لِعَلِّي وَعَبَّاسُ
أَشْهَدُ كُمْ يَا اللَّهُ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ
قَالَا نَعَمْ ثُمَّ تَوَقَّى اللَّهُ رَبَّيْهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ يَعْمَلُ فِيهَا
يَمَّا عَمِلَ بِهِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا جِئْتُمَا
وَأَقْبَلَ عَلَى عِلِّيَّ وَعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ
أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَّابٌ وَكَذَّابٌ اللَّهُ يَعْلَمُ
أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَاسٌّ تَأَشَّدُ تَابِعٌ
لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَقَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ
أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَإِنَّ بَكْرٍ فَقَبَضَتْهَا سَنَتَيْنِ
أَعْمَلُ فِيهَا يَمَّا عَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَا
وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ
جِئْتُمَا تَسْأَلُنِي نَصِيْبَكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ
وَأَقَى هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيْبَ أَمْرٍ أَتَاهُ مِنْ
إِبْنَيْهَا فَقُلْتُ إِنَّ شَيْئًا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا
عَلَى أَنْ عَلَيْكُمَا عَهْدُ اللَّهِ وَمِيثَاقُهُ
لَتَعْمَلَا فِيهَا يَمَّا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَمَّا عَمِلَ بِهِ

کرتے رہے خُمان اور ان کے ساتھ والو میں تم کو خدا کی قسم دیتا
ہوں یہ تم کو معلوم ہے کہ ہمیں انہوں نے کہا بیشک معلوم ہے اس
کے بعد حضرت عمرؓ نے کہا علیؓ اور عباسؓ میں تم کو بھی خدا کی
قسم دیتا ہوں تم کو یہ معلوم ہے یا نہیں انہوں نے کہا بیشک
معلوم ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو دنیا سے اٹھالیا
تو ابو بکرؓ نے کہا اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام
ہوں ابو بکرؓ ان جائیدادوں کو اپنے قبضے میں رکھ کر اسی طرح خرچ
کرتے رہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں خرچ
کیا کرتے تھے اس وقت علیؓ اور عباسؓ تم دونوں یہ خیال
کرتے تھے کہ ابو بکرؓ نے ایسا ایسا کیا مگر اللہ اس بات کا عالم
ہے کہ ابو بکرؓ نے جو کچھ اس جائیداد کی نسبت کیا (وہ بجا کیا) وہ اہل
بازنیک بخت انصاف پسند حق پرستوں والے تھے پھر اللہ تعالیٰ
نے ابو بکرؓ کو دنیا سے اٹھالیا میں نے کہا اب میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ دونوں کا جانشین ہوں میں نے بھی شریعت
شروع دو برس تک اس جائیداد کو اپنے قبضے میں رکھا اور جو خرچ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے انہی میں خرچ کیا اس کے بعد
علیؓ اور عباسؓ تم دونوں میرے پاس آئے اس وقت تم دونوں ملے جلے
اور تم دونوں کی بات ایک تھی عباسؓ تم نے تو یہ کہا میرے بھتیجے
یعنی آنحضرت کے مال میں سے میرا حصہ دلاؤ اور علیؓ تم نے یہ
دعویٰ کیا کہ میری بی بی (یعنی حضرت فاطمہؓ) کا حصہ ان کے مال میں
سے مجھ کو دلاؤ میں نے تجھ کو یہی جواب دیا تھا اگر تم چاہتے ہو تو
میں یہ جائیداد اس شرط پر تمہارے حوالے کیے دیتا ہوں تم اللہ کا
نام لے کر مضبوط عہد و پیمان کرو کہ تم اس کو انہی کاموں پر خرچ کرو
گے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ تصدیق خرچ

لے یعنی بایا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھنا ہمارے حوالے نہیں کیا ہوتا آپس میں کوئی کھوار نہ تھی ۱۱ منہ - ۱۰ - ۱۱

فِيهَا أَزْوَاجٌ وَإِنَّمَا كُنَّا فِيهَا فَاعْلَمْنَا
أَدْعُهَا إِلَيْنَا يَذَلِكَ فَدَعَتْهُمَا إِلَيْنَا
يَذَلِكَ أَنشَدُ كُمْ يَا اللَّهُ هَلْ دَعَتْهُمَا
إِلَيْنَا يَذَلِكَ فَقَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ
قَالَ فَأَقْبِلْ عَلَى عَيْلِي وَعَبَائِي فَقَالَ
أَنشَدُ كُمْ يَا اللَّهُ هَلْ دَعَتْهُمَا إِلَيْنَا
يَذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ أَفَتَلْتَمَسَانِ
مِيقَاتِي تَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَوَالَّذِي بِيَاذِيهِ
تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي
فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ
السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْعَاهَا
فَأَنَا أَكْفِيكُمَا هَا.

کرتے رہے اور جہنم میں میں خود اپنی شروع خلافت سے اب
تک خرچ کرتا رہا اگر یہ اقرار کرتے ہر تب تو میں یہ جائیداد
تمہارے سپرد کیے دیتا ہوں ورنہ اس جائیداد کی گفتگو چھوڑ دو تم نے
کہا نہیں اسی شرط پر یہ جائیداد ہم دونوں کے حوالے کر دو۔ میں نے
تم دونوں کے حوالے کر دی کیوں عثمان اور ان کے ساتھیوں کو خدا
کی قسم میں نے اسی شرط پر یہ جائیداد علیؓ اور عثمانؓ کے حصے
میں دی ہے انہوں نے کہا بیشک پھر علیؓ اور عباسؓ کی
طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے تم کو خدا کی قسم کہہ میں نے تم دونوں
کو اسی شرط پر یہ جائیداد دی تھی نا انہوں نے کہا بیشک حضرت عمرؓ نے کہا
تو اب پھر مجھ سے کیا چاہتے ہو اور کچھ فیصلہ کرنا چاہتے ہو قسم اس پروردگار
کی جس کے حکم سے زمین آسمان قائم ہیں میں قیامت تک اور کوئی
دوسرا فیصلہ اس جائیداد کی نسبت کرنے والا نہیں البتہ یہ ہو
سکتا ہے کہ اگر تم سے اس جائیداد کا انتظام نہیں ہو سکا تو پھر
ہے جائیداد پھر میرے حوالے کر دو میں اس کا بھی بندوبست آپ
ہی کر لوں گا۔

بَاب ۲۱ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى
وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ
كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُنْتِزِعَ الرِّضَاعَةَ
إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرَةً وَقَالَ وَ
حَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا وَقَالَ وَ
إِنْ تَعَاسَرْتُم فَسَترْضِعْ لَهُ أُخْرَى لِيُنْفِقَ
ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ

باب اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا یا میں اپنی
اولاد کو پورے دو برس دودھ پلائیں جو شخص دودھ کی مدت پورا
کرنا چاہے اور سورہ احقاف میں فرمایا اس کا پیٹ میں رہنا
اور دودھ چھوٹنا سب تیس مہینوں میں ہوتا ہے اور (سورہ طلاق
میں) فرمایا اور اگر تم دونوں جو دو خاوند دودھ پلانے میں مند اور
تنگی کرو گے تو کوئی دوسری عورت اس کے بچے کو دودھ پلا دیگی
جس کو اللہ نے گنجائش دی ہو وہ اپنی گنجائش کے موافق خرچ کرے

۱۵ میں ذاتی ملک ملک کی طرح یہ جائیداد تم دونوں میں تقسیم کروں یہ نہیں ہو سکتا ۱۶ اور آپس میں دونوں ملاتے بھرتے ۱۷ ۱۸
جہاں اور خلافت کے سیکڑوں کام کرتا ہوں اس حدیث کی شرح اور پرکھو رکھی ہے باب الخمس میں ۱۲ ۱۳۔

إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا وَقَالَ
يُوسُفُ عَنِ الزَّهْرِيِّ نَهَى اللَّهُ أَنْ
تُضَاسَّ وَالِدَةُ بِوَلَدِهَا وَذَلِكَ
أَنْ تَقُولَ الْوَالِدَةُ لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ
وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً وَ أَشْفَقُ
عَلَيْهِ وَ أَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا
فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْتِيَ بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا
مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ
لِلْمَوْلُودِ لَهُ أَنْ يُضَاسَّ بِوَلَدِهِ
وَالِدَتُهُ فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضَرَاءً
لَهَا إِلَى غَيْرِهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ
يَسْتَرْضِعَا عَنْ طَيْبِ نَفْسِ الْوَالِدِ
وَالْوَالِدَةِ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ
مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ
أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَ
تَشَاوُرٍ فِصَالُهُ فِطَامُهُ .

بَابُ ۲۱۲ نَفَقَةُ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ
عَنْهَا زَوْجُهَا وَنَفَقَةُ الْوَلَدِ .

اخیر آیت بعد عسر الیراسک اور یسری نے زہری سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا لا تضاس والدہ بولد یعنی عورت اپنے بچے کی وجہ سے باپ
کو نقصان نہ پہنچانے اس کی صورت یہ ہے مثلاً عورت اپنے بچہ کو دودھ
پلانے سے انکار کرتے حالانکہ ماں کا دودھ بچہ کی اچھی غذا ہے
اور ماں کو جو اپنے بچہ پر شفقت اور محبت ہوتی ہے وہ دوسری
عورت کو کہاں سے ہونے لگی تو ماں کو دودھ پلانے سے انکار
ہنیں پہنچتا جب بچہ کا باپ اس کا حق ادا کرے دروٹی کپڑا
دے اسی طرح فرمایا ولا مولود لہ بولدہ یعنی باپ اپنے بچہ کی
وجہ سے ماں کو نقصان نہ پہنچائے اس کی صورت یہ ہے مثلاً باپ
بچہ کی ماں کو دودھ پلانے سے روکے اور خواہ مخواہ دوسری
عورت کو دودھ پلانے کے لیے مقرر کرے البتہ اگر ماں
باپ دونوں اپنی خوشی سے کسی دوسری عورت کو دودھ پلانے
کے لیے مقرر کریں تو دونوں پر کچھ گناہ نہ ہوگا اگر ماں اور باپ دونوں
اپنی خوشی سے مشورہ کر کے بچہ کو دودھ پھلانا چاہیں تو بھی ان پر کچھ
گناہ نہ ہوگا اگر اہل بیت رضاعت باقی ہیں فصال کا معنی دودھ چھڑانے
یرطبری نے ابن عباس سے نقل کیا

بَابُ ۲۱۳ اگر خاوند غائب ہو تو عورت کیونکر تخریج کرے
اور اولاد کے خرچے کا بیان۔

۱۔ بی آیت سے اہم ہماری نے یہ دلیل لک کر ماں کو اپنے بچہ کو دودھ پلانا واجب ہے یا اس صورت میں ہے جب بچہ کسی دوسری عورت کا دودھ نہ پئے یا کوئی ہانڈے
یا باپ قحج ہرانا مقتدر نہ رکھتا جس آیت میں مال سے وہ عورتیں ملاویں ہیں کہ خاوند نے طلاق دیا ہے تو انہیں عورتوں کو دودھ پلانے کی اجرت خاوند کو دینا ہوگی درہی
آیت میں دودھ پلانے کی مدت مذکور ہے اس آیت کو اور سرورہ لقان کی اس آیت دفعہ ثانی میں دونوں کو حضرت علیؑ نے لاکر یہ نکالا ہے کہ عمل کی مدت کم سے کم کچھ
ہے یعنی تیسری آیت میں یہ مذکور ہے کہ خاوند دودھ پلانے کی اجرت اپنے مقتدر کے رافق دے ۱۲۵ اس کو عبد اللہ بن وہب نے بھی حاشیہ میں دیکھا ۱۲۵
باقی اجرت طلب کرے جو خاوند کے مقتدر میں نہیں ۱۲۵ اگر خاوند کہیں چل دیا ہر اداس کا یہ مسلمہ عورت اپنے بچہ کے تاقی کے پاس جائے وہ اس بچہ کے تاقی کو کھڑکھڑا
اس کا خاوند ہر عورت کا حق شکر دے اگر تمام مکان دھر کر بھیے ہمارے دامن سے ہے کہ ہر ایک ایک پر کلنر مسلط ہیں اور جیسے تاقیوں کو ایک دھڑی براہ اختیار ان کا وزن نے نہیں دیا ہے
تو عورت اپنے بچہ کے تاقی کو اطلاع دے اور وہ علاج نسخ کر دے روایان نے کہا اسی پر فتویٰ ہے اگر خاوند کا مالک ہے نہ ہر جب میں تاقی علاج کو فریج کر
سکتا ہے اسی طرح اگر خاوند مفلس ہو اور نان نفقہ نہ دے سکتا ہر شافعیہ اور اہل حدیث کا یہی قول ہے اور (باقی صفحہ آئندہ)

بَلَّغَهَا أَنَّهُ جَاءَكَ سَرِيقٌ فَلَمْ
تَصَادِفْهُ فَذَكَرْتَ ذَلِكَ لِعَامِشَةٍ
فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرْتَهُ عَامِشَةٌ قَالَ
جَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا
فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا
جَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ
بُرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ أَكَا
أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا
إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَوْ أَدِيتُمَا
إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبَّحَا ثَلَاثًا
وَتَلَاوَيْنِ وَاحِدًا ثَلَاثًا وَتَلَاوَيْنِ
وَكَبَّرَا أَرْبَعًا وَتَلَاوَيْنِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا
مِنْ خَادِمٍ

بَابُ خَادِمِ الْمَرْأَةِ

۳۲۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَزِيدٍ سَمِعَ مُحَمَّدًا
سَمِعْتُ عَمَدَةَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْسَى
يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ
فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ

خبر سنی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لڑکی غلام آئے
ہیں۔ اتفاق سے آنحضرت ہمیں ملے انہوں نے حضرت عائشہ
سے یہ سب حال کہہ دیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے ذکر کیا حضرت علیؑ کہتے ہیں
آنحضرت ہمارے پاس (رات کو) اس وقت تشریف لائے جب
ہم اپنے بستروں پر (سونے کے لیے) جا چکے تھے۔ ہم نے چاہا
اٹھ کھڑے ہوں لیکن آپ نے فرمایا ہمیں اپنی جگہ پر رہو پھر
آپ انکر میرے اور حضرت فاطمہؑ کے بیچ میں بیٹھ گئے یہاں
تک کہ آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک میرے گھر لگی آپ نے فرمایا
لڑکی غلام جو نرم چاہتے ہو اس سے بہتر بات میں تم کو بتاؤں جب
تم اپنے بستر پر سونے لگو یا بستر پر جا کر بیٹھو تو ۳۳ بار سبحان
اللہ کہو ۳۳ بار الحمد للہ کہو اور ۴۴ بار اللہ اکبر کہو
یہ لڑکی غلام سے تمہارے لیے بہتر ہے۔

باب کیا خادم پر گھر کے کاموں کے لیے کوئی مامور رکھنا
ضروری ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان
بن عیینہ نے کہا ہم سے عبد اللہ بن ابی یزید نے انہوں نے مجاہد
سے سنا انہوں نے کہا میں نے عبد الرحمن بن ابی لیالی سے وہ حضرت
علیؑ سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا جناب خاتونِ جنت
حضرت فاطمہؑ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں ایک
خادم چاہتی تھیں (جو گھر کا کام کاج کرے) آپ نے فرمایا

اے خراب ہے ایک لڑکی یا غلام جس کا نام اس کے خالق سے لیا گیا ہو اس کا نام اس کے خالق کے نام سے لیا جائے
جس اس طرح سے لیا گیا ہو اس کے خالق کے نام سے لیا جائے اس کا نام اس کے خالق کے نام سے لیا جائے
کہ ان کاموں سے ننگ و مار کریں جو اسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہانڈے سوا لے کر اپنے ہاتھ میں اٹھا لے حالانکہ خادم آپ پر اپنی جان نثار کرنے کو
تھے اگر ان خدمتوں کو دیکھ کر اس کے آپ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تروہ بڑا بہت ادرہ نصیب ہے ۱۲-۱۱

أَلَا أَخْبِرُكَ مَا هُوَ خَيْرُكَ مِنْهُ شَيْعَيْنِ
اللَّهُ عِنْدَ مَنْ أَمَرَكَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمِيدِينَ
اللَّهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَكْبِيرِينَ اللَّهُ أَرْبَعًا
وَثَلَاثِينَ. ثُمَّ قَالَ سَفِينٌ إِحْدَهُنَّ
أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ فَمَا تَرَكْتَهَا بَعْدُ
قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صَفِينٍ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ
صَفِينٍ

بَابُ اخْتِذَ مَوْلَى الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ.

۳۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُرْوَةَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ بْنِ حُيَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
الْأَسودِ بْنِ يَزِيدٍ سَأَلَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ قَالَتْ
كَانَ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْإِذَانَ خَرَجَ
بِأَبٍ ۲۱ إِذَا تَرْتَبَعُ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْأَةِ
أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عَلَيْهِ مَا يَكْفِيهَا وَوَلَدَهَا
يَا لَعَرُوفٍ.

۳۳۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ

فرمایا میں تجھ کو وہ بات نہ بتلاؤں جو تیرے لیے خادم سے بہتر ہے
جب تو سونے لگے تو ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد
لہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر کہہ لے پھر سفیان بن عیینہ (اس حدیث
میں) یوں کہنے لگے ان تینوں کمروں میں سے کوئی کمر ۳۳ بار کہہ
لے حضرت علیؑ کہتے ہیں میں ہر رات کو یہ کلمے پڑھتے وقت کہتا
رہا کبھی نہیں چھوڑے لوگوں نے کہا صفین کی رات میں بھی نہیں چھوڑے انہوں
نے کہا صفین کی رات میں بھی نہیں چھوڑے۔

باب مرد اپنے گھر کے کام کاج کرے تو کیا

ہم سے محمد بن عمروؓ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں
حکم بن عتیہؓ سے انہوں نے ابراہیم نخعیؓ سے انہوں نے اسود بن یزید
سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم جب گھر میں رہتے تو کیا کرتے انہوں نے کہا گھر کے کام
کاج کرتے رہتے اذان کی آواز سن کر باہر نکلتے۔

باب اگر مرد اپنی عورت کا خرچہ نہ دے تو عورت بے اس
کے خرچہ کیا اپنا اور اپنی اولاد کا خرچہ اس کے مال میں سے لے
سکتی ہے۔

ہم سے محمد بن منشی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطانؓ
نے انہوں نے ہشام بن عروہؓ سے کہا محمدؐ کو میرے والد نے نبویؐ کے

لے جہاں صحابہؓ میں ابی سفیان سے بی جگہ ہوئی تھی ۱۲ منہ ۲۵ ملاحدودہ لیس پریشانی کا وقت تھا ابن بدال نے بھنے شیوخ سے نقل کیا کہ عورت پر
گھر کے کام کاج کے لیے جو چیزیں ہر سکتا ادا اس پر عطا کا اجازت ہے کہ خاندان پر ان کاموں کا بندوبست لازم ہے ادا طہا نے اس پر بھی اجازت نقل کیا ہے کہ عورت
کے خادم کو گھر سے نہیں نکال سکتا اور غیہ ادا دل کرنے کہا ہے کہ مرد پر عورت کا اور عورت کے خادم کا دھڑل کا لفظ لازم ہے اگر مرد اتنا مقدور رکھتا ہر ادا
اہل ظاہر نے اس کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں مرد پر عورت کے خادم کا بندوبست کننا ضرور نہیں مگر عورت یا درشاہ وقت کی بیٹی ہر ادا اہل کردار اور پھر عطا اس آیت
سے دلیل لیتے ہیں و ما شرہن بالعرف ۱۲ فتح غم ۲۵ گھر کے کام کاج کرنا اور اپنے گھر والوں کی مدد کرنا ہر اسے پیغمبر صاحب کی نسبت ہے ادا و ہر
گھر کے کام کاج کے لیے بیٹھے رہتے ہیں کہ ان کام اپنے لئے سے جس کرتے ہر کام کے لیے ماما لونڈی غلام چھو کر سے کہلاتے ہیں یہاں تک کہ ادا کر اپنے آپ پانی
میں دھوئیں ہی سکتے نہ تھا ان میں پانی لے جا سکتے ہیں مرد و عورت کے ہر وقت اور ادا حق ہیں ان کی صحت ہمیشہ خراب رہے گی اور جب کوئی سفر
اور ادا و ہر میں بھی نہ سکتا دلیل اور غرار دشمنان کے ہاتھ میں گرفتار ہیں گے ۱۲ منہ

عَائِشَةَ أَنَّ هَذَا إِذْ نَزَّ عِنْدَهُ قَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سَفِينٍ رَجُلٌ
شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي
وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ
لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكَ وَوَلَدَكَ
بِالْمَعْرُوفِ -

بَابُ ۲۱۷ حِفْظُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا
فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالتَّفَقُّةِ

۳۳۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ
وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ
نِسَاءٍ تَرْكِبُنَ الْإِذِلَّ نِسَاءُ قُرَيْشٍ وَقَالَ
الْأَخْرَصِيُّ نِسَاءُ قُرَيْشٍ كَمَا هُوَ عَلَى وَلَدٍ
فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاكَ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ
وَيَذْكُرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

بَابُ ۲۱۸ كِسْوَةُ الْمَرْأَةِ بِالْمَعْرُوفِ
۳۳۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ
مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ دُهَيْبٍ عَنْ
عَلِيٍّ قَالَ أَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حُلَّةٌ سَبْرَاءٌ فَلَيْسَتْهَا فَأَرَبَتْ الْغَضَبَ

حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا مہندہ عتبہ کی بیٹی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ابو سفیان (میرا خاوند) ایک ہی بخیل آدمی ہے اور میری ضرورت کے موافق بھی میرا اور میری اولاد کا خرچہ نہیں دیتا مگر میں اس کے بے خبر کیے کچھ لے لیتی ہوں تو لے لیتی ہوں آپ نے فرمایا دستور کے موافق اتنا لے لے جو تجھ کو اور تیری اولاد کو کافی ہو۔

باب عورت اپنے خاوند کے مال کا اور جو وہ خرچ کے لیے دے اس کا اچھی طرح بندوبست کرے (بے فائدہ نہ اڑانے دے)

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبد اللہ بن طاووس نے انہوں نے اپنے والد اور ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی عورتیں اونٹ کی سواری کرتی ہیں ان میں (یعنی عرب کی عورتوں میں) قریش کی عورتیں بہت عمدہ ہیں یہ چھپنے میں اپنی اولاد پر مہربان اور خاوند کے مال اسباب کی بخوبی نگہبان اور معادیر اور ابن عباس نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

باب عورتوں کو دستور کے موافق کپڑا دینا چاہیے ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے شعب بن جراح نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد الملک بن میسرہ نے خبر دی کہ میں نے زید بن دہب سے سنا انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپاس کس نے ایک لیٹھی جوڑا (تھنر) کے طور پر پھیلتا میں نے پہن لیا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت کے

۱۔ معاذ کہ روایت کر امام احمد اور ابوالریالی نے اور ابن عباس کی روایت کر امام احمد نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چھ کو نہایت فرمایا

فِي وَجْهِهِ فَتَشَقَّقُهَا بَيْنَ نِسَاءِي۔

باب ۲۱۹ عَوْنِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي

وَلَدِهِ۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ هَلَكَ ابْنِي وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ
تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ أَمْرَأَةً ثَيِّبًا
فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ
فَقَالَ بَكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا
قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تَلَاعِبُهَا وَ
تُلَاعِبُكَ وَتَضَاحِكُهَا وَتَضَاحِكُكَ
قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَ
تَرَكَ بَنَاتٍ قَرَأْتُ كَرِهْتُ أَنْ أَحْبِسَهُنَّ
بِئْسَلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ أَمْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ
وَتُصْلِحُهُنَّ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ
فَكَأْخِيًّا۔

مبارک چہرے پر غصہ ہے میں نے اس کو بچھاڑ کر اپنی عورتوں میں
تقسیم کر دیا۔

باب عورت اپنے خاوند کی مدد اس کی اولاد کی پرورش
میں کر سکتی ہے۔

ہم سے مسد بن مسر بن نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید
نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری
سے انہوں نے کہا میرے باپ مر گئے (جنگ احد میں) شہید ہوئے
اور سات یا نو بیٹیاں (میری بہنیں) چھوڑ گئے میں نے ایک ایسی عورت
سے نکاح کیا جو خاوند کر سکی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ
سے پوچھا جابر کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ
نے فرمایا کنواری سے یا میرہ سے میں نے کہا میرہ سے آپ نے
فرمایا کنواری سے کیوں نہ کیا وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا
وہ تجھ سے ہنستی دل لگی کرتی تو اس سے ہنستی دل لگی کرتا میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ مر گئے اور چھوٹی بیٹیاں چھوڑ
گئے میں نے ایک اور لڑکی (ابھی کی طرح) بیاہ کر لانا مناسب نہ
سمجھا بلکہ میں نے ایسی عورت کی جو ان کی خبر رکھے اور ان کو درست
کرے (ادب سکھائے) آپ نے فرمایا تجھ کو اللہ برکت یا بھلائی عطا فرمائے۔

۱۔ یعنی اپنی رشتہ دار عورتوں کو کریمہ حضرت علیؑ کی بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیات میں سرفا ظمہ وہ کے اور کو دوسری عورت نہ تھی دوسری روایت میں ہوں ہے میں نے
فاطمہ کو انٹ دیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور فاطمہ بنت اسد حضرت علیؑ کی والدہ اور فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہا ۱۱۰ منہ ۱۱۰ یعنی اس اولاد کی تعلیم
و تربیت میں جو اس کے پیش سے نہ ہو مالاخراب کی حدیث میں جابر کی بیوی کی جابر کی بہنوں کی تقسیم اور پرورش میں مدد ملتی ہے مگر اولاد کو بھی بہنوں پر تکیہ
کی یہ خدمت کچھ عورت پر واجب نہیں ہے جیسے ابن ابی ہلال نے کہا بلکہ اگر عورت اب کرے تو اس کی مروت اور عرش خلقی ہے ۱۲ منہ ۱۲ یعنی
تعلیم و تربیت کے لیے ایک جہاں دیدہ عورت ضرور تھی ۱۳ منہ ۱۳ جابرؓ کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بہت برکت دی اس کا فرقہ
بھی سب اہل کلمہ ہمیشہ شرف و احترام ہے اور سب سے بڑی برکت یہ ہوتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیشہ منظور نظر رہے ایک بار میں نے خواب میں دیکھا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صاحبزادے کے ساتھ ایک پہاڑ کی چوٹی پر تشریف رکھتے ہیں اور میں اس ایک انداز میں اس پہاڑ کے نیچے لکھ مقام پر مکر رہے ہیں میں نے اس سے پوچھا تم کو کون
ہوں انہوں نے کہا جابر بن عبد اللہ انصاری ہوں میں نے کہا کیا غریب تم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غریب پہچانتے ہو مجھ کو تو یہ (لڑک) پہاڑ کی چوٹی دباؤ تو بھروسہ آیت اللہ

بَابُ ۲۳۵ نَفَقَةِ الْمُعْسِرِ عَلَى أَهْلِهِ -

۳۳۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَلِمَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَأَخِيقُ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَأَطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَحَدُ فَأَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِقُ فِيهِ ثُمَّ فَقَالَ آيِنِ السَّائِلَ قَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَا بَيْنَهُمَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجَ مِنِّي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ لَذَا -

باب مفلس آدمی کو بھی رجب کچھ ملے تو اپنی بی بی کو کھانا واجب ہے۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن مسعود نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک آدمی آیا رسولہ یا سلمان بن مغیرہ اور کوئی اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں تریباہ ہو گیا آپ نے فرمایا کیوں کیا ہوا کہہ تو وہ کہنے لگا میں رمضان میں اپنی بی بی پر چڑھ بیٹھا (یعنی دن کر دے میں) آپ نے فرمایا تو پھر کفارہ دے ایک بردہ آزاد کر وہ کہنے لگا بردے کا تو مجھ کو نقد در نہیں آپ نے فرمایا اچھا بیٹے لگتا ر دو رے رکھ وہ کہنے لگا یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے کہنے لگا اس کا بھی مجھ کو نقد در نہیں ہے پھر ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھجور کا ایک قتیلا آیا۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا وہ فتر کی پرچھنے والا کہاں گیا اس نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا لے یہ کھجور لے جا اور کفارہ میں (خیرات کر دے وہ کہنے لگا یا رسول اللہ اس کو خیرات کروں نا جو مجھ سے بڑھ کر محتاج ہو قسم اس پر درکار کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا مدینہ کے دونوں پتھر طے میدانوں میں کوئی گھروالا ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے یہ سن کر آپ ہنس دیئے اتنا ہنسے کہ آپ کی کچیاں کھل گئیں اور فرمایا پھر تو تم ہی دیال بی بی اس کے زیادہ حق دار ہوئے۔

رفیقہ صوفیہ لکھتا ہے کہ آپ کی طرف اشارہ کیا آپ اس وقت سپید عامہ باندھ ہوئے تھے میں نے دوسرے آپ کو دیکھا پھر یہ خواب غم ہو گیا ۱۲۸ منہ (حواشی صفحہ ۱۸۷) کہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باب کی حدیث میں اس مفلس شخص سے فرمایا جس پر رمضان کا کفارہ واجب تھا جازم بیان کیا اس کھجور کے زیادہ حق دار ہر دوسری رعایت میں ہیں ہے تو بھی کھانا اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلا تو آپ نے کفارہ کی ادائیگی پر اس کے گھر والوں کو کھانا مقدم سمجھا یا اس شخص نے کفارہ کے وجوب کے ساتھ اپنے گھر والوں کے خرچ کا اہتمام کیا اور ان کی حق میں غلامبر کی اگر گھر والوں کو کھانا ضروری نہ ہوتا تو وہ اس کھجور کو خیرات کرنا مقدم سمجھتا ۱۲۸ منہ اس میں پندرہ صاع کھجور ہوتی ہے ۱۲۸ منہ ۱۷۷ یہ حدیث کتاب العیوم میں ہے ۱۲۸ منہ ۱۷۷

بَاب ۲۲۱ وَ عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ وَ هَلْ عَلَى الْمَوَاةِ مِنْهُ شَيْءٌ وَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّرَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبُكْرٌ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي مِنْ أَجْرِي بَنِيَّ ابْنِي سَلَمَةَ أَنْ أَفْقَ عَلَيْهِمْ وَ لَسْتُ بِتَارِكِهِمْ هَكَذَا وَ هَكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ قَالَ نَعَمْ لَكَ أَجْرُ مَا أَفْقَتْ عَلَيْهِمْ۔

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَجِيحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَخْذَ مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِينِي وَ بَنِيَّ قَالَ خُذْ نِي يَا لَمَعْرُوفٍ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) یہ فرمانا تو بچے کے ورثہ (مثلاً بھائی چچا وغیرہ) پر بھی ہی لازم ہے اور اللہ تعالیٰ نے سورہ عمل میں فرمایا اللہ دو مردوں کی مثال بیان کرتا ہے ایک تو کوجھ ہے جو کچھ قدرت نہیں رکھتا آخر آیت صراط مستقیم تک۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے بخروئی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام المؤمنین ام سلمہ سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں ابوسلمہ (راکگے خاوند) کے بیٹوں پر کچھ خرچ کر دوں تو مجھ کو ثواب ملے گا اور میرا ان کی خبر گیری کیسے چھوڑ دوں آخر وہ میرے ہی بیٹے کی اولاد ہوں آپ نے فرمایا بیشک تو جو ان پر خرچ کرے گی اس کا تجھ کو ثواب ملے گا۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ہندہ کہنے لگی یا رسول اللہ ابوسفیان (میرا خاوند) ایک ہی بخل آدمی ہے۔ اگر میں اپنے اور اپنے بیٹوں کی ضرورت کے موافق اس کے مال میں سے لوں تو مجھ پر کچھ گناہ تو نہ ہوگا آپ نے فرمایا دستور کے موافق تو لے سکتی ہے۔

۱۔ اگرچہ کہ باب ۱۲۰ منہ ۱۲ یعنی دودھ پلانے والی کا نان نفقہ خرچ وغیرہ دنیا اس مسئلہ میں اختلاف ہے یعنی جب بچہ کچھ مال دے ہو تو اس کی پرورش کا خرچہ کرن دیا امام احمدؒ کے نزدیک اس بچہ کے ورثہ میں گئے اور خفیہ کے نزدیک ہر ایک عرصہ ششہ دار اور ہر بچہ کے نزدیک وارثوں کو یہ خرچ دینا ضروری نہیں اور دعل الارث مثل دالاک کے معنی انہوں نے یہ کہہ دیے کہ ورثہ میں کسی کو نفقہ ان نہ پہنچائے زید بن ثابتؓ نے کہا ہے کہ اگرچہ کہ لیں اور چلاد واری میں تو ہر ایک بقدر اپنے حصہ وراثت کے اس کا خرچہ اٹھائے گا یہ باب لا کر امام بخاری نے دیکھا قول رد کر دیا ہے کہ عورت کی مثال گرجے کی سہ ہے اور گرجے کی نسبت اللہ تعالیٰ نے سورہ نعل میں فرمایا ولقد علی شئ عورت پر کئی خرچ واجب ہیں ہر سکنہ ۱۲ منہ ۱۲۰ منہ ۱۲۰ منہ سے یہ بھلا کہ اولاد کا خرچہ باپ پر ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ اگر جبر کے طور پر خرچہ کرے ثواب ہے ۱۲ منہ ۱۲۰ منہ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ بھلا کہ اولاد کا خرچہ باپ پر ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہندہ کو یہ حکم دیتے کہ بیٹوں کا ادھار خرچہ تو دے اور ادھار سفیان کے مال سے بے ۱۲ منہ۔

۲۔ اس کے دل سے پیسہ نہیں نکلتا ۱۲ منہ

بَاب ۲۲۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضِيعًا فَإِنِّي

۳۳۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْلَيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ
سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ مَرْيَةَ عَنْ أَنَسٍ رَسُوْلَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِالرَّجُلِ
الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدِّينَ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ
لِدِينِهِ فَضْلًا فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ
وَقَاءً صَلَّى وَلَا آكَالًا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا
عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ
الْفَتْوحَ قَالَ أَنَا أَفْضَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ
أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تَوَفَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
فَتَرَكَ دِينًا فَعَلَى قَضَاؤِكَ وَمَنْ تَرَكَ
مَالًا فَلَوْ رَشِيْتَهُ

بَاب ۲۲۳ الْمَاضِعِ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ

وغيرِھن

۳۳۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
الْلَيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي

بَاب انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو شخص مر
جائے اور قرض کا بوجھ یا مال بچے چھوڑ جائے قرآن کا بندوبست بخیر
(یعنی میرے ذمہ ہے۔)

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد
نے انہوں نے عقیلؓ سے انہوں نے ابن شہابؓ سے انہوں نے
ابو سلمہؓ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پس جب ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جو قرض دار مرنے پر آپ پر چھتے
اس نے قرض ادا کرنے کے موافق جائیداد چھوڑی ہے یا نہیں اگر
لوگ کہتے چھوڑی ہے تو آپ اس پر (جنازہ کی) نماز پڑھتے
ورنہ صحابہؓ سے فرما دیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھو
و آپ نہ پڑھتے پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملک کے ملک فتح
کر دیے (اور روپیہ آنے لگا) تو آپ نے فرمایا مومنوں کا خیال مجھ کو ان کی
فات سے زیادہ ہے اب اگر کوئی مومن مر جائے اور قرضہ چھوڑ
جائے (جائیداد چھوڑے) تو اس کا قرضہ میرے ذمہ اور جو مومن جائیداد چھوڑ
جائے وہ اس کے وارثوں کی ہے۔

بَاب آژاد اور نوٹہ سی دوزن آتا ہر سکتی ہیں (دودھ

پلا سکتی ہیں)

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے
انہوں نے عقیلؓ سے انہوں نے ابن شہابؓ سے انہوں نے کہا

۱۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ قرضہ کی نگرانی اور زندگی ہی میں اس کو ادا کر جائیں اگر زندگی میں نہ ادا کر سکیں تو قرضہ کے ادا کرنے کے موافق جائیداد چھوڑ
جائیں اس باب کے بیان کرنے سے امام بخاری کا یہ مطلب ہے کہ اگر کوئی مسلمان اولاد چھوڑ جائے اور اس کی پرورش کیلئے کوئی جائیداد نہ ہو تو حاکم اسلام بیت المال میں
سے ان کی پرورش کرے ۲۔ از منہ یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ مسلمان لوگ اگلے زمانہ میں جو اسلامی سلطنت کی دل و جان سے غیر
خرابی کرتے تھے اس کے پانے کیلئے اپنے خزانہ سید علیجہات تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو معلوم تھا کہ ہمارے مال بچوں کی پرورش خزانہ سلطنت سے
ہرگز ہمارا قرضہ ہمیں خزانہ سلطنت کرے گا پھر کیا فکر ہے اللہ کی راہ میں جان دینا اور فانی اور شہید کا ثواب حاصل کرنا اس سے بڑھ کر کون سی نعمت ہوگی
مگر بعد کے زمانہ میں مسلمان بادشاہوں نے یہ ستم کیا کہ خزانہ سلطنت کو اپنی ملک سب لیا گئے اپنی پیش دہشت میں اٹھانے اب لوگوں نے کہا جب بادشاہ
سلامت خزانہ پیش دہشت کرتے ہیں اور ہمارا راحت و محنت کی ذرا بھی ان کو پرواہ نہیں ہے تو ایسے بادشاہ سے ہم کیوں ہمدردی کریں اب (باقی پر ملاحظہ)

قُرُوءَةُ أَنْ زَيْنَبُ ابْنَةُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ
أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ
أَخْتِي ابْنَةُ أَبِي سَفْيَانَ قَالَ وَتَحِيَّتِي ذَلِكَ
قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخِيلَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ
شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ أَخْتِي فَقَالَ إِنْ ذَلِكَ
لَا يَحِلُّ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ إِنَّا
نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تَرِيدُ أَنْ تَنِكَحَ دُشْرَةَ
ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ ابْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ
فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ
سَرَبِيئَتِي فِي حَجْرِي مَلَحْتُ لِي إِنَّهَا
ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَآبَا
سَلَمَةَ ثَوْبِيَّةٌ فَلَا تَرْضُنَّ عَلَيَّ بَنَاتُكَ
وَلَا أَخَوَاتُكَ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ
قَالَ عُرُوَّةُ ثَوْبِيَّةٌ أَخْنَقَهَا أَبُو لَهَبٍ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ

مُحَمَّدٌ كُرْعُوهُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ كُرَيْمَ بْنَ بَنِي سَلَمَةَ ابْنِ ابْنِ سَلَمَةَ
أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ حَبِيبَةَ فِي بَيَانِ كَيْفَ لَمْ يَكُنْ يَأْكُلُ إِلَّا بِإِذْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَأَنَّهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَنِكَحُ دُشْرَةَ
ابْنَةَ أَبِي سَفْيَانَ قَالَ وَتَحِيَّتِي ذَلِكَ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخِيلَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ
شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ أَخْتِي فَقَالَ إِنْ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ إِنَّا
نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تَرِيدُ أَنْ تَنِكَحَ دُشْرَةَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ ابْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ
فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ سَرَبِيئَتِي فِي حَجْرِي مَلَحْتُ لِي إِنَّهَا
ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَآبَا سَلَمَةَ ثَوْبِيَّةٌ فَلَا تَرْضُنَّ عَلَيَّ بَنَاتُكَ
وَلَا أَخَوَاتُكَ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ عُرُوَّةُ ثَوْبِيَّةٌ أَخْنَقَهَا أَبُو لَهَبٍ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُحَمَّدٌ كُرْعُوهُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَنَّ كُرَيْمَ بْنَ بَنِي سَلَمَةَ ابْنِ ابْنِ سَلَمَةَ
أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ حَبِيبَةَ فِي بَيَانِ كَيْفَ لَمْ يَكُنْ يَأْكُلُ إِلَّا بِإِذْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَأَنَّهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَنِكَحُ دُشْرَةَ
ابْنَةَ أَبِي سَفْيَانَ قَالَ وَتَحِيَّتِي ذَلِكَ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخِيلَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ
شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ أَخْتِي فَقَالَ إِنْ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ إِنَّا
نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تَرِيدُ أَنْ تَنِكَحَ دُشْرَةَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ ابْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ
فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ سَرَبِيئَتِي فِي حَجْرِي مَلَحْتُ لِي إِنَّهَا
ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ أَرْضَعْتَنِي وَآبَا سَلَمَةَ ثَوْبِيَّةٌ فَلَا تَرْضُنَّ عَلَيَّ بَنَاتُكَ
وَلَا أَخَوَاتُكَ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ عُرُوَّةُ ثَوْبِيَّةٌ أَخْنَقَهَا أَبُو لَهَبٍ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

کتاب کھانوں کے بیان میں!

یعنی کھانے کے آداب اور اقسام کے بیان میں

اور اللہ تعالیٰ نے دسورہ بقرہ میں فرمایا مسلمانوں! ہم نے جو پاکیزہ چیزیں

دعوتِ مصلحتیہ بادشاہ صاحب کا ساتھ مصیبت میں مرثیہ ان کی ذکر فرج دینے کی عام دعوت نے درج ہو چکی جس کا نتیجہ ہر اگر دشمنان پر غالب ہو گئے سارا ملک فتنہ کے قبضے
میں آگیا اور بادشاہ سلامت قید خانہ میں جیسے گئے وہاں اپنے اعمال کا عیانہ بھگت رہے ہیں امام عہد کی عمر خدائے تبارک ہر جانیں ۱۱۷۰ھ عہد کو
اس سے کوئی عرصہ نہیں ۱۱۷۰ھ عارضی مصلحت ۱۱۷۰ھ کہ دوسری مرتبہ آنگرہ ذکر ۱۱۷۰ھ جب قزیر کے محل میں ہے ۱۱۷۰ھ بعضوں نے اس سے یہ
دلیل لی ہے کہ آنحضرت کے میلاد مکمل جس میں آپ کی ولادت کی تلاش کی جائے دست ہے کہ جو ابو لہب نے یہ خوشی کی اور قزیر کو آزاد کر دیا البتہ آپ کی وفات کی عقل کو ناکست
نہیں کہ چونکہ رنج کی عقل ہے آنحضرت نے کسی بیت پر تہی دن سے دہادہ لوگ کرنے سے منع کیا ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے ہم کہتے ہیں کہ ابو لہب کا فعل کہ کچھ محنت ہو سکتا
ہے وہ تو کافر تھا اور کفر پر پورا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی ہر ذرا نیک میں آدھی حقیقت ملک پر جس مانے کی اس حدیث سے (امام بخاری نے) (بانی بر صغیر آئینہ)

مَا رَزَقْنَاهُ وَقَوْلِهِ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا
كَسَبْتُمْ وَقَوْلِهِ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ
وَأَعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ
عَلِيمٌ۔

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنْ مَتَّوْرٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي
مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْعَمُوا الْجَائِعَةَ وَعَوَّدُوا
الْمَرِيضَ وَفُكُوا الْعَاثِيَ قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَاثِيَ
الْأَسِيرُ۔

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُيَيْنٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ
أَيَّامٍ حَتَّى يُفِضَ وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ فَلَقِيتُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِّنْ
كِتَابِ اللَّهِ فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ
فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ فَنَحَرَتُ لَوْجِيهِ

تم کر دی ہیں ان کو کھاؤ اور راسی سورت میں، فرمایا تم جو پاکیزہ
مال کھاؤ ان میں سے خرچ کرو (کھاؤ اور کھلاؤ) اور (سورہ مؤمنون)
میں فرمایا مغیرہ پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے اٹل بھالاؤ میں تمہارے کام
خوب جانتا ہوں۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر
دی انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے
ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ پیاسے کو پانی پلاؤ بیمار کی
خبر کو دیکھتے ہو یا قیدی کو قید سے چھڑاؤ سفیان نے کہا حدیث
میں عالی سے مراد قیدی ہے۔

ہم سے یوسف بن عیسیٰ مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے
محمد ابن فضیل نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو حازم و سلطان
اشجعی سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی آل پر آپ کی وفات تک ایسا زمانہ نہیں گزرا کہ تین دن
برابر کھانا پیٹ بھر کر کھایا ہو اور راسی سند سے ابو حازم سے روایت
ہے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا مجھے بہت بھرک لگی
تو میں حضرت عمرؓ سے ملا میں نے ان سے کہا قرآن کی تلاوت آیت
مجھ کو پڑھ کر سناؤ وہ اپنے گھر میں گئے اور وہ یہ آیت مجھ کو پڑھ کر سنائی
سمجھائی مجھے آخر میں وہاں سے چلا تھوڑی دیر نہیں گیا تھا کہ بھرک کے

دقیقہ سفر سابقہ باب کا مطلب نکالا کہ روٹی آقا پر کس ہے یعنی آقا مرد و کرد و کردہ ہا سکتی ہے ۱۲ منہ ۱۵۰ المعمر طعام کی جمع ہے طعام آج بکھلنے کو کہتے ہیں اور
کبھی خاص گیموں کو بھی کہتے ہیں طعام بالغ معزہ اور طعام بالغ طعام ۱۲ منہ دواشی صغر ذل ۱۵ فیل بن عزیون بن جریہ کرنی ۱۲ منہ ۱۵ بلکہ
صغر ذل میں گزری ایک دن پیٹ بھر کر کھلا تو دوسرے دن فاقہ مراد سرکد روایت میں یوں ہے کہ گیموں کی روٹی تین دن برابر پیٹ بھر کر نہیں کھائی ایک روایت میں
ہے کہ جریہ کی روٹی دو دن برابر پیٹ بھر کر نہیں کھائی بعضوں نے کہا اس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرتؐ اور آپؐ کی آل پیٹ بھر کر کھانا پسند نہیں کرتے تھے حذیفہ کی
حدیث میں ہے جو شخص کم کھائے گا اس کا پیٹ اچھا ہے گا اس کا طلب روشن ہوگا ان دونوں از طعام خالی دار، تادرد و زعر معرفت، یعنی۔ حضرات صوفیہ نے
کھا ہے کہ سارے تصوف کا خلاصہ تین باتیں ہیں کم کھانا کم سونا کم بات کرنا ۱۲ منہ ۱۵ لیکن یہ مطلب نہ سمجھے میری عرض یہ تھی کہ مجھ کو کچھ کھانا
کھلا میں ۱۲ منہ ۱۵

مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوعِ فَإِذَا رَسُوهُ اللَّهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا عَلَى رَأْسِي فَقَالَ
يَا أَبَاهُ رِيَّةٌ فَقُلْتُ لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَسَعْدِيكَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ
الَّذِي بِي فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَنِي
بِعَيْنٍ مِّنْ لَّبَنِ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ
فَأَسْتَبِيحَا أَبَاهُ فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عُدْ
فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى
بَطْنِي فَصَارَ كَالْقَدَحِ قَالَ فَلَقِيتُ عَمْرًا
وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنِّي أَمْرًا وَ
قُلْتُ لَهُ تَوَلَّى اللَّهُ ذَلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ
بِهِ مِنْكَ يَا عَمْرُ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَفَرَأْتُكَ
الْأَيَّةَ وَلَا نَا أَقْدَاكُمَا مِنْكَ قَالَ عَمْرُ
وَاللَّهِ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبَّ إِلَيَّ
مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ خَمْرِ النَّعَمِ

باب ۲۲ التَّسْبِيحُ عَلَى الطَّعَامِ
وَالْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

مارے اندر سے منہ گر پڑا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
میرے سر ہانے کھڑے ہیں آپ نے فرمایا ابو ہریرہؓ میں نے عرض
کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ کی خدمت کے لیے مستعد ہوں آپ
نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو اٹھایا آپ پہچان گئے کہ بھوک کے مارے
میری یہ حالت ہو رہی ہے آپ اپنے گھر مجھ کو لے گئے اور
دودھ کا پیالہ میرے لیے لائے کا حکم دیا میں نے دودھ پیا پھر فرمایا
ابو ہریرہؓ اور پی میں نے اور پیا پھر فرمایا ابو ہریرہؓ اور پی میں نے
اور پیا اتنا کہ میرا پیٹ تن کرتی طرح برابر ہو گیا۔ ابو ہریرہؓ کہتے
ہیں اس کے بعد میں پھر حضرت عمرؓ سے ملا اور میں نے اپنا حال بیان
کیا میں نے ان سے یہ بھی کہا اللہ تعالیٰ نے میری بھوک دور
کرنے کے لیے ایسے شخص کو بھیج دیا جو تم سے زیادہ اس بات کے
لائی تھے پھر درگاہ کی قسم میں نے جو تم سے کہا یہ آیت مجھ کو پڑھ کر
سنائی یہ آیت تم سے زیادہ مجھ کو یاد ہے حضرت عمرؓ فرمادیں کہ کہنے لگے
ابو ہریرہؓ خدا کی قسم اگر میں اس وقت تم کو اپنے گھر لے جا کر کھا کھلاتا
(تمہاری ضیافت کرتا، تو لال لال دمدہ) اونٹ ملنے سے بھی زیادہ مجھ
کو خوشی ہوتی ہے

باب کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ کہنا اور دایہ بنے
ہاتھ سے کھانا۔

ابو ہریرہؓ پہلے بھوک کی حالت میں پیٹ مسکڑ کر گزبھ کی طرح ہو گیا تھا اب پھل کر برابر آگیا گڑھا نہ رہا ۱۲ منہ ۱۵ کہ میں نے تم سے یہ آیت صرف اس لیے
پڑھنی تھی کہ تم سبھ جاؤ اور مجھ کو کھانا کھلاؤ ۱۲ منہ ۱۵ یعنی متاجروں کو کھانا کھلانے اور کھانا بیٹ بھرنے کے لیے آنحضرتؐ کو ۱۲ منہ ۱۵ تو اس وجہ سے نہیں
کہا تھا کہ میں اس آیت کو بھول گیا تھا ۱۲ منہ ۱۵ مگر جناب یا حبیبؓ ۱۲ منہ ۱۵ مگر افسوس ہے کہ میں اس وقت تمہارا مطلب نہیں سمجھا اور تم نے بھی کچھ نہیں کہا
ایک آیت بھول گئے تھے ہر اس کو پڑھنا چاہئے ہر اس حدیث سے یہ نکلا کہ پیٹ بھر کر کھانا نہ درست ہے کیوں کہ ابو ہریرہؓ نے پیٹ بھر کر دودھ پیا ۱۲ منہ ۱۵
اگر شروع میں بھول جائے تو رب ماد آئے اس وقت یوں کہے بسم اللہ اولہ و آخرہ اگر بہت سے آدمی کھانے پر ہوں تو چار رب بسم اللہ کہے تاکہ اند لوگوں کو صی واد آجائے
خاصی نے کہا اگر کھانے والوں میں سے ایک بھی بسم اللہ کہے تو اوہ دن کو کفایت کرے گی اب علل ظاہر کے نزدیک کھانے کے شروع میں بسم اللہ کہنا اسی
طرح دایہ ہاتھ سے کھانا کھانا واجب ہے اگر شلاد اس کو سنت کہتے ہیں لیکن ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص یائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دلہنے ہاتھ سے کھا اس نے کہا میں دلہنے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا آپ نے فرمایا اچھا دلہنے ہاتھ سے نہیں کھا کے گا پھر اس کا دایہا ہاتھ بالکل رو گیا دایہ ہاتھ سے کھانا

٣٣٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ
رَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ
يَقُولُ كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي
الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِعَ اللَّهُ وَكُلُّ يَمِينِكَ
وَكُلُّ مَتَا يَلِيكَ نَمَا زِلْتَ تِلْكَ طَعْنُكَ بَعْدُ -

بَابُ ٢٢٥ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيهِ

وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اذْكُرُوا أَسْمَاءَ اللَّهِ وَلْيَا كُلَّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ
 ٣٣٣- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو
 بْنِ حُلَحْلَةَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ ابْنِ نَعِيمٍ
 عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ ذَلِكَ
 الْقُحْفَةَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ ابْنِ نُعَيْمٍ قَالَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینیؓ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہؓ نے کہ ولید بن کثیرؓ نے مجھ کو خبر دی انہوں نے وہ سب ابن کیسان سے سنا انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے وہ کہتے تھے میں ابوسلمہؓ کے مرجانے کے بعد یسع تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں کھانے کے وقت میرا ہاتھ رکابی کے چاروں طرف گھومتا رکھی ادھر سے کھاتا کبھی ادھر سے آپ نے فرمایا اسے بچے بسم اللہ کہہ اور داہنے ہاتھ سے اپنے نزدیک سے کھا اس کے بعد میں پھر ہمیشہ اسی طرح کھاتا رہا۔

باب اپنے نزدیک سے کھانا (دوسروں کی طرف) ہاتھ نہیں بڑھانا، اور انس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا نام لا اور ہر شخص اپنے نزدیک سے کھائے۔

مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ ادریسؒ نے بیان کیا کہ اچھے سے محمد بن جعفر نے انہوں نے محمد بن عمرو بن حنبلہ سے انہوں نے وہب ابن کیسان سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے جو ام المؤمنین ام سلمہؓ کے (ابو سلمہ سے) بیٹے تھے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن میں نے (طراکین میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا تو میں کیا کاروبار کے چاروں طرف متغیر ہوا تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے اپنے نزدیک سے کھا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو نعیم و سب بن کیسان سے انہوں نے

بقیہ صفحہ سابق (مغلقہ ہو گیا) اعظمی مسکا ہے اور ان کی سزا ملی ہے۔ زائد غیر لغاری کی حکومت اکثر لوگوں میں پھیل گئی ہے وہ کیا کرتے ہیں وہ بتانے لگے ہیں پھر یہ کہتے ہیں اب ہم بائیں لگتے ہیں لگتے ہیں بعض مسلمان ہیں ان کی تقلید کرتے ہیں کم نجات بائیں لگتے ہیں کھاتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ ہماری شریعت میں بائیں لگنا سے کھانا منع ہے اگر تم کو پھر کھانے سے ہی کھانا منظور ہے تو قرعہ کھاؤ لیکن پھر بائیں لگتے ہیں رکھو اور لٹاؤ دائیں لگتے ہیں اور دایہ لگتے ہیں کھاؤ ۱۲ منہ (رواض مغلوبہ) ۱۷ یہ حدیث اور مطلقاً کتاب الکلاخ میں حضرت زینبؓ کے ذکر میں گزر چکی ہے اس کو امام مسلم اور ابوالریم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَطْعَامُ
وَمَعَهُ رَیْبُیْبَةُ عُمَرُوْ بْنِ اِنِّیْ سَلَمَةٌ فَقَالَ
سَمِعَ اللّٰهُ وَكُلُّ مِمَّا یَلِیْكَ

بَاب ۲۲۵ مَن تَتَّبَعَ حَوَالِی الْقَصْعَةِ
مَعَ صَاحِبِهَا اِذَا لَمْ یَعْرِفْ مِنْهُ كَمَا اِهْبِیَّةٌ
۳۴۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
اِبْنِ اِبْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ یَقُوْلُ اِنَّیْ خَیَّ طَا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَطْعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ
اَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَرَأَیْتُهٗ یَتَتَّبِعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِی
الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ
مِنْ یَوْمَئِذٍ-

بَاب ۲۲۶ التَّيْمُنُ فِی الْاَكْلِ وَغَیْرِهِ
۳۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اَنَّا خَبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ
اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ
مَسْرُوْدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ

کھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا رکھا گیا اس وقت
آپ کے ساتھ آپ کے ربیب عمر بن ابی سلمہ بھی تھے آپ نے
ان سے فرمایا اللہ کا نام لے اور اپنے نزدیک سے کھا۔

باب پیالے کے دوسری طرف بھی ہاتھ بڑھانا
جب یہ معلوم ہو کہ ساتھ کھانے والے کو اس سے کراہت نہ ہوگی۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے
انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا
انس بن مالک سے انہوں نے کہا ایک درزی نے (جس کا نام
معلوم نہیں ہو سکا) کھانا تیار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی
میں بھی آپ کے ساتھ اس دعوت میں گیا میں نے دیکھا آپ
کھاتے وقت پیالے کے چاروں طرف ہاتھ بڑھاتے آپ ٹھونڈ
ٹھونڈ کر اس میں سے کدو کے قٹے نکال کر کھاتے انش کہتے ہیں اس
دن سے کدو مجھ کو بہت بھانے لگا۔

باب کھانے پینے وغیرہ میں داہنے ہاتھ کا استعمال
ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے
غبروی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے
اپنے والد سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے سفیر عائشہ

سے اس شخص کے لیے جائز ہے ہوا پنے گردن کے ساتھ کھانے پان کر کے ساتھ ہر اس کا ہاتھ بڑھانا براہ میں جیسے صحابہ آنحضرت کہ کہیں کہ آپ کا ہاتھ لگا
تو اہل بیت تھا صحابہ اس کو نفیست جانتے تھے اور ہر ایک سمجھتے تھے یہاں تک کہ آپ کو تنوک بھی ہر ایک سمجھ کر بڑھانے پہلے تھے ۱۲ سنہ ۱۵ میں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کرنا تھا ایسا کی میں نشانی ہے کہ جو چیزیں واجب پسند کرتے تھے اس کو مسلمان بھی پسند کرے امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ ایک شخص نے
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ پسند کرتے تھے جو کہ تو کہہ پسند نہیں ہے انہوں نے کہا اگر دن مارنے کا سامان لاؤ میں اسی شخص کی گردن ماروں یہ مرتد ہو گیا ہے
میں سے منقول کر نفیست لینا چاہیے کہ ان کے امام ابو یوسف نے کھانے پینے کی سنتوں میں بھی ایسا کرنا باعث کفر قرار دیا تو عبادت کی سنتوں میں جیسے
آئین باہر رخصت میں وغیرہ اگر کوئی شخص ایسا کرے کہ جس سے سنت نبوی کی تحقیر ہو تو دھمک دے کہ عاقبت میں پھر چوند بیٹھے جاہل غیر مقلد مجتہدین کی نسبت
جہالت سے مجرم ہو اسی کے کلمے کہ بیٹھے ہیں وہ بھی مذموم ہیں کہ چہر ان کی خطا بہت کم رہی کہ سلام الرضیفا یا شفی یا شفی کی تحقیر تو میں سے آدمی کا نہیں ہوتا۔
لیکن معاذ اللہ پیغمبر واجب کی ایک ذریعہ اس تحقیر میں کفر ہے اور جب تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والوں کی تحقیر کی تو ان کی آنحضرت کی تحقیر کی اور سب سے
مذموم جب تم نے دربار یا ہایہ کی بات کی آنحضرت کی حدیث پر مقدم رکھا یا تم نے ہلکا مر قاتل قاتل درکار نہایت قابل الرضیفا درکار است تو بھی تم نے آنحضرت
کی تحقیر کی اور تم کا کفر ہو گئے ہزار دربار اور ہزار اٹھے آنحضرت کی ایک حدیث پر سے تصریح میں ۱۳ سنہ۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ مَا
اسْتَطَاعَ فِي طَهْوَرَةٍ وَتَوَضُّعِهِ
وَكَانَ قَالَ بِمَا سِطَّ قَبْلَ هَذَا فِي شَأْنِهِ
كَتْلِهِ.

باب ۲۲۸ مِّنْ أَكَلِ حَتَّى شَبَعِ

۳۴۷ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ
سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ
لَا مُمْ سَلِيمٌ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَفُ
فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ تَوْبَةٍ فَأَخْرَجَتْ
أَقْرَأَ صَاحِبًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا
فَلَقَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ
تَوْبَةٍ وَرَدَّتْ بَعْضَهُ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ
فَقُتْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكُ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ
نَعَمْ قَالَ يَطْعَامُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ سے کام
لیتے (یا داہنی طرف سے شروع کرتے) جہاں تک پہنکتا طہارت (وضو)
غسل اور جوتا پہننے اور گنگھی کرنے میں شبعہ نے کہا اشعث اس حدیث
کا راوی جب واسطہ میں تھا۔ تو اس نے اس حدیث میں یوں کہا تھا
ہر ایک کام میں۔

باب پیٹ بھر کھانا درست ہے۔

ہم سے اسماعیل بن ابی ادریس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام
مالک نے انہوں نے اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے
انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے ابو طلحہ نے اپنی بی بی ام سلیم
سے (انہی کہا آج) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو آواز سنی
اس میں ناتوانی معلوم ہوتی تھی میں سمجھتا ہوں آپ بھر کے ہیں دکھا
نہیں کھایا میرے پاس کچھ کھانے کو ہے ام سلیم نے جو کچھ روٹیاں نکالیں
پھر اپنی سر بندھن کو نکال کر روٹیاں تلے اوپر اس میں لپیٹ کر انہیں
کہتے ہیں مجھ کو دیں میرے کپڑے کے تلے دیادیں (تاکہ دوسرے
لوگ نہ دیکھیں) اور کچھ کپڑا مجھ کو اوڑھادیا اس حال میں مجھ کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا بغیر میں چلا میں نے دیکھا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے ہیں آپ کے
پاس لوگ بیٹھے ہوئے ہیں میں (چپکا) کھڑا رہ گیا (حیران ہوا کہ
یا الہی اب کیا کروں) اسنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے خود ہی فرمایا کیا تجھ کو ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے کہا جی
ہاں آپ نے فرمایا کھانا مے کر میں نے کہا جی ہاں آپ نے یہ فرمایا

۱۵ ہر ایک بنی ہے بعد کے غریب ۱۵ یعنی ہر ایک کام میں آپ داہنی جانب سے شروع کرتے قسطلانی نے کہا مشکل ان کاموں میں تین میں بائیں
طرف سے شروع کرنا بہت ہے مثلاً نماز میں جب جائے ترپے بائیں پاؤں اندر رکھے اس طرح سجدے سے نکلے وقت پہلے بائیں پاؤں باہر نکالے اس کا جواب
یہ ہے کہ اگر کام سے دو کام ملا دیں جن میں داہنے طرف سے شروع کرنا مقب چھٹا کپڑے پہننے جوتا یا موزہ یا جراب پہننے یا مسجد میں داخل ہونے یا مہرہ
لانے یا ناخن کترانے وغیرہ ہیں ۱۶ منہ ۱۵ کہیں میں پیچھے سے آپ کو یہ روٹیاں دے آؤں گے کھانا آپ کے پاس رہے رگ بیٹھے تھے ان کے یہ روٹیاں کالی تھیں

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ وَحَدَّثَ أَبُو عُمَانَ أَيْضًا عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ
مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ
أَوْ نَحْوَهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِفُهُ شَعَانٌ
هَلْوِيلٌ بَغِيضٌ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِيعْ أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ هَبْهُ
قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ قَالَ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةٌ
فَصَنَعَتْ فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوَى وَائْتِمَ اللَّهُ مَا مِنْ
الْثَلَاثِينَ وَمِائَةٍ إِلَّا قَدْ حَزَلَهُ حَزَّةٌ مِّنْ
سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا آيَاةَ
رَبِّهِ إِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَاهَا لَهُ ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا
قِصْعَتَيْنِ فَانْكَنَا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَ
فَضَلَ فِي الْقِصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ
أَوْ كَمَا قَالَ

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ
حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ
تُورِقِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ الثَّمَرِ
وَالْمَاءِ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن
سلیمان بن مرفاع نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا اور
ابو عثمان ہندی نے بھی عبدالرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے کہا ایسا
مہراہم لگ ایک سو تیرا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
آپ نے پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانا بھی ہے تو ایک شخص سے
ایک صاع یا اس کے قریب اتنا نکالا آخر وہی گوندھا گیا پھر سامنے
سے ایک لٹا بڑھا مشرک نمودار ہوا اس کا نام ہم نہیں معلوم ہوا
وہ بکریاں ہاتھتا ہوا لے جا رہا تھا آپ نے اس سے فرمایا ان
میں سے ایک بکری ہم کو یہی مفت نہیں دیتا ہے یا بیچا ہے
(اس نے کہا بیچتا ہوں) مفت نہیں دیتا، آپ نے ایک بکری
اس سے مول لی وہ کائی گئی پھر یہ حکم دیا کہ اس کی کلیجی بھجوریں عبدالرحمن
کہتے ہیں (اس کلیجی میں ایسی برکت ہوتی، خدا کی قسم ان ایک سو
تیس آدمیوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں رہا جس کو آپ نے اس
کلیجی میں سے ایک ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو جو موجود تھا اس کو اسی وقت
دیا گیا اور جو اس وقت موجود نہ تھا اس کا حقہ اٹھا کر رکھا گیا پھر مکرری
کا گوشت دو کونڈوں میں نکالا گیا ہم سب لوگوں نے پیٹ بھر کر
کھایا پھر بھی کونڈوں میں گوشت پرچ رہا میں نے اس کو اونٹ
پر لاد لیا عبدالرحمن نے ایسا ہی کوئی حکم کیا دیر لاوی کر شک ہے
ہم سے مسلم بن ابراہیم قصاب نے بیان کیا کہا ہم سے
وہیب بن خالد نے کہا ہم سے منصور بن عبدالرحمن نے اپنی والدہ
(صفیہ بنت شیبہ) سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی ہم پانی اور کھجور
سے سیر ہر گئے تھے

۱۔ بھروسے فلاں شخص نے بیان کیا ۱۲۱ھ ۵۰۰ھ یہ حدیث اور بیچ اور بیچ میں گزر چکی ہے ۱۲۱ھ ۵۰۰ھ مطلب یہ ہے کہ شروع زمانہ میں تو غذا کی ایسی قلت تھی کہ کھجور ہی پیٹ
بھر کر نہ ملتی تھی اور اسی نے غیر مرغوب لاد لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اس وقت ہوئی کہ کھجور باقی نہ رہی تھی ۱۲۱ھ ۵۰۰ھ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲۱ھ ۵۰۰ھ

بَاب ۲۲۹ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ إِلَى قَوْلِهِ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرَ
ابْنَ يَسَّارٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ النُّعْمَنِ
قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ قَالَ يَحْيَى وَهِيَ
مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رُوحَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَمَأْنَى الْأَسْوَدِ
فَلَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ
فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا فَصَلَّى بِأَلْمَغْرِبِ
وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَوْدًا
وَبَدَأَ۔

بَاب ۲۳۰ الْخَبِيرُ الْمُرَقَّقُ وَالْأَكْلُ عَلَى
الرِّخَاءِ وَالشُّفْرَةِ۔

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَنَسٍ وَ
عِنْدَهُ خَبَازٌ لَهُ فَقَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا
مُرَقَّقًا وَلَا شَاءَ مَسْمُوطَةً حَتَّى

بَاب ۲۲۹ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ إِلَى قَوْلِهِ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان
بن عیینہ نے کہ یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا میں نے بشیر بن یسار
سے سنا وہ کہتے تھے ہم سے سودہ بن نعمان نے بیان کیا انہوں
نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف مکھے
یعنی شہر محرمی میں، جب صبا میں پہنچے یحییٰ نے کہا صبا خیبر
سے دوپہر کے راہ پر ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا منگوا یا
لیکن صرف ستر آیا (اور کوئی کھانا نہ تھا) ہم نے اسی کو سوکھا کھا لیا
لیا پھر آپ نے پانی منگوا یا اور کھلی کی اور مغرب کی نماز پڑھائی
اور وضو نہیں کیا سفیان نے کہا میں نے یحییٰ سے اس حدیث
میں یوں سنا کہ آپ نے نہ ستر کھاتے وقت وضو کیا نہ کھانے
سے فارغ ہو کر

بَاب (میدہ کی) باریک چپا تیاں اور خزان (میر) اور
دستر خزان پر کھانا۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں
نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم انس کے پاس تھے اس وقت ان کا
نانا بانی بھی موجود تھا اس کا نام ہمیں معلوم ہوا انہوں نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی باریک چپا تی (میدہ کی) نہیں کھائی اور
نہ سمجھی بکری دم بخت کی جوئی بیان تک کہ آپ اللہ تعالیٰ سے

۱۔ اس آیت کی مناسبت باب کی حدیث سے یہ ہے کہ باب کی حدیث میں سب کا ایک ساتھ ذکر کرنا ثابت ہوتا ہے اور آیت کا بھی یہی مطلب ہے کہ جو
ساتھ اند سے نکلے، جامل کر کھاؤں، نرم پر کھانے ہیں، ہمدیہ تھا کہ عرب لوگ ایسے انہوں بیادوں وغیرہ کے ساتھ کھانے میں تامل کرتے تھے اس سے
یہ لوگ معذوری کی وجہ سے دیر میں کھاتے تھے اور تندرست لوگ جلدی جلدی کھا لیتے تھے قرآن کو بلا معلوم ہوا کہ ان کی حق تلفی کی جیسے ہر گز گز نہیں سمجھتے تھے کہا
نام ہماری کا مقصد اس آیت کا یہ فقرہ ہے لا تَجْرِعُوا عَلَيْهِمُ ان تالوا عیضا اور اشتباہ اور حدیث سے بھی ایک جگہ ہر گز ثابت کیا بعض نسخوں میں تریب میں تریب میں تریب
اور تریب سے والہندہ لا تَجْرِعُوا فی الطعام یعنی اس باب میں ہند کا ذکر کھانے پر جمع ہونے کا بھی بیان ہے ہذا معنی اور گزر چکا ہے کتاب الشکرہ میں جن سب ساتھی بکھواری پر
رو پر خرچہ کیے لیے کھا کر دیں اس میں سے خرچ ہوتا رہے ۱۲ من سے بعضوں نے کہا وضو سے بعد دھونا مراد ہے ۱۲۔

لَقِيَ اللَّهَ

۳۵۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ عَلِيٌّ هُوَ إِلَّا سَكَفَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَلَى سُبُرٍ حَتَّى قَطَّ وَلَا خَيْزَلَهُ مَرَّقٌ قَطَّ وَلَا أَكَلَ عَلَى خَوَانٍ قِيلَ لَقَتَادَةَ فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ

مل گئے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے والد (ہشام دستواہی) نے انہوں نے یونس بن ابی الفرات سے علی بن مدینی نے کہا یہ یونس اسکا فہم بن انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا میں تو نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طشتری میں رکھ کر کھانا کھایا تھا اور نہ آپ نے کبھی باریک چپاٹی کھائی (مانڈے) اور نہ آپ نے کبھی میز پر کھانا کھایا لوگوں نے قتادہ سے پوچھا پھر کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے انہوں نے کہا دسترخواں پر۔

۳۵۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي حَبِيبٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى دَلِيمَتِهِ أَمْرًا لَا نَطَاعَ فَبَسِطَتْ فَأَلْقَى عَلَيْهِمُ الشَّمَّ وَالْأَقِطَ وَالسَّيْنُ وَقَالَ عَمْرُو عَنْ أَنَسٍ بَنَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَاحٍ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہ مجھ کو محمد طویل نے خبر دی انہوں نے انس سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دلیمر سے دلیمر کو آتے ہوئے حضرت صفیہ سے محبت کی میں نے مسلمانوں کو دلیمر کھانے کے لیے بلایا چڑھی کے دسترخوان بچھائے گئے ان پر کھجوریں رکھی گئیں ڈال دیا عمرو بن ابی عمرو نے کہا انس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین صفیہ سے محبت کی پھر ایک چڑھے کے دسترخوان پر جلورہ بنایا (کھجوریں رکھی ملا کر)۔

۵ حدیث میں شاة مسرکہ ہے یعنی وہ بکری جس کے بال کڑم پانی سے دودھ کیے جائیں پھر چڑے سمیت بھرن لی جائے یہ حلال کے ساتھ کرتے ہیں چونکہ اس کا گوشت نرم ہوتا ہے اور یہ دنیا دار مسرکہ دل کا نفل ہے ازل تو جادو کر کہ موی میں ذبح کرنا دوسرے اس کی کھال ضائع کرنا جس سے دوسرے مسلمان لائوہ اٹھا سکتے تھے اور ہر ذبح کے ساتھ چپاٹی آئی تودہ دیکھ کر رو دینے اور کہنے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک زندہ رہے ہمیشہ مزی کھانا تناول کرتے رہے یعنی کبھی مایو کی روٹیاں وہیں مرنے پہ چھنے آئے کی اندر آپ کا سالن کبھی سرکہ ہوتا کبھی شہد کبھی گوشت کبھی گھی آپ نے ہمیشہ ایک ہی سالن پر اکتفا کیا اور شرین میں کھجور یا شہد پر قلعہ کی اب بھی بولوگ صاحب علم اور معرفت ہیں وہ ایسی سادی غذا کو پسند کرتے ہیں اور ایسی ہی غذا سے صحت قائم رہتی ہے آٹے کا چائنا اس کا میدہ نکالنا اور میدے کی روٹی کھانا مرث قبض ہے اس سے جراثیم طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ۱۲ منہ ۵ منہ زرنس بند عبید بصری ۱۲ منہ ۵ اس طشتری میں چٹنی جلدش اچار رکھ کر تے تاکہ کھانا ہلدی ہضم ہو ۱۲ منہ ۵ یہ میز فرش پر رکھی جاتی ہے لوگ بھی فرش پر بیٹھے ہیں اس سے مزمن ہوتی ہے کہ کھانے میں جھکنا نہ پڑے کہ مغلہ میں امیر لوگ اب اسی طرح کھاتے ہیں اور نفاذی جو کچھ کر سبیل پر بیٹھتے ہیں اس لیے وہ بھی میز پر کھاتے ہیں مگر ان کی میز اور زیادہ بلند ہوتی ہے میز پر کھانا طریقہ صحت کے برخلاف ہے مگر جاتو ہے ۱۲ منہ۔

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعْوِيَّةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ذُهَبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الشَّامِ يُعَيِّرُونَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُونَ يَا ابْنَ ذَاتِ الْيَتَاقَيْنِ فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ يُعَيِّرُونَكَ بِالْيَتَاقَيْنِ هَلْ تَذَرِي مَا كَانَ الْيَتَاقَانِ إِنَّمَا كَانَ يَتَاقِي شَقِيقَتُهُ نِصْفَيْنِ فَأُذِكِتُ قُرْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا وَجَعَلْتُ فِي سُفْرَتِهِ آخَرَ قَالَ فَكَانَ أَهْلُ الشَّامِ إِذَا عَيَّرُوهُ بِالْيَتَاقَيْنِ يَقُولُ رَأَيْهَا وَ

الْإِلَهِ ه

تِلْكَ شِكَاةٌ ظَاهِرَةٌ عَنْكَ عَادَهَا

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَنِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْنِ يَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حَفِصَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بِنِ حَزْنٍ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَاقْطًا وَاضْبًا فَذَعَابَهُنَّ فَأَكَلْنَ عَلَى مَا عِدَّتُهُ وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْتَقَدِرْ لَهُنَّ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أَكَلْنَ عَلَى مَا عِدَّتِ النَّبِيُّ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم سے ابو معاویہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) اور ذہب بن کيسان سے انہوں نے کہا شام کے لوگ عبد اللہ بن زبیر پر طعنہ مارتے تھے ان کو کہتے تھے وہ کربند والی کے بیٹے ہیں وقت ان کی والدہ (اسماء بنت ابی بکر) نے کہا بیٹا شام والے تجھ پر یہ طعنہ کرتے ہیں کہ تو دو کربند والی کا بیٹا ہے تو جانتا ہے اس کا کیا مطلب ہے ہا یہ تھا کہ (جب آنحضرت ہجرت کرنے لگے) تو میں نے اپنی کمر بند کو بچاؤ کر دو ٹکڑے کیا ایک ٹکڑے سے تو آپ کا مشکیزہ (پانی کا باندھا) اور ایک ٹکڑے کو آپ کا دسترخوان بنایا (اس میں ترشہ لپیٹا) وہ بیٹ نے کہا اس کے بعد میں (سروہ) شام والے عبد اللہ بن زبیر پر طعنہ مارتے کہ وہ دو کربند والی کا بیٹا ہے تو وہ کہتے بے شک سچ ہے پر دروگر کی قسم اور یہ مصرع پڑھتے یہ تو ایسا طعنہ ہے جس میں ہمیں کچھ عیب ہے۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عروانہ نے انہوں نے ابو یشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہ ام حفصہ بنت حارث بن حزن نے جو ابن عباس کی خالہ بہن تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گھی پیڑ اور (تھے) گھوڑے چھڑوں کا حصہ بھیجا آپ کے دسترخوان پر لوگوں نے ان گھوڑے چھڑوں کو کھایا لیکن آپ نے نہیں کھایا آپ کو نفرت آئی (چونکہ آپ کے ملک میں ان کے کھانے کی عادت نہ تھی) اگر گھوڑے چھڑے حرام ہوتا تو آپ کے دسترخوان پر لوگ کھیریں کھاتے نہ آپ لوگوں کو ان کے کھانے

۱۔ عبد اللہ بن رواحہ کے طرف دار یا زید بن حارثہ کے طرف دار ۲۔ ام ۳۔ یہ ایک مصرع ہے بڑے قصیدے کا جو ابو ذریب شاعر کی تصنیف ہے اس کا پہلا مصرع ہے جو دراصل انہوں نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے اس بات کا عیب کرتے ہوئے اس امر پر نفرت اور نفرت ہے ان شام والوں مردودوں کی ہفتاد ہشت کو جس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خدمت گزار کی کثرت حاصل نہیں ہو سکتی اس سے اس سے درجہ شرف و شرف خوار است امام بخاری نے یہ حدیث ذکر ثابت کیا کہ دسترخوان پر سے کبھی اس کا نہیں ہو سکتا ہے ۱۲۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمْرًا يَأْخُذُ بِهِ

بَابُ السَّوْيِقِ

۳۵۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَشِيرِ بْنِ يسَارٍ عَنْ سُورِدِ بْنِ النُّعْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصُّهْبَاءِ وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِّنْ جَبَلٍ فَخَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيْقًا فَلَاكَ وَمِنْهُ فَلَكْنَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضَمَضَ ثُمَّ صَلَّى وَصَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُسْتَشَى لَهُ فَيَعْلَمُ مَا هُوَ.

۳۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَّارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَامَةَ بْنُ سُهَيْلٍ بْنُ حَنِيفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا صَبْغًا مَحْمُودًا قَدْ بَلَغَتْهُ أَخْتَهَا حَفِيدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ بَنِي نَضْلَةَ فَقَدِمَتْ الصَّبْغَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ تَلْمَازًا

کا حکم دیتے تھے۔

باب ستر کھانے کے بیان میں۔

ہم سے سلیمان بن مرثد نے بیان کیا کہ ہم سے عمار بن رفیع نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سورید بن نعمان سے وہ یہاں میں جو غیر سے ایک منزل پر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نماز کا وقت آگیا تھا اس وقت آپ نے کھانا اٹکا جو ستر کے اور کوئی کھانا نہ ملا آخر آپ نے اسی کو پھاٹک لیا ہم نے بھی پھاٹکا پھر آپ نے پانی منگوا لیا کہ نماز پڑھ لیں ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر کھا کر دھو لیں کیا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کھانا دھو پھانچا نہ جاتا نہ کھاتے جب تک لوگ بیان نہ کرتے کہ فلا نا کھانا ہے اور آپ کو معلوم نہ ہوتا۔

ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن بکاء نے خبر دی کہ ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوالامہ بن اسلم بن حنیف انصاری نے ان کو ابن عباس نے ان سے خالد بن ولید نے جن کا لقب سیف اللہ تھا بیان کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المؤمنین میمونہؓ پاس گئے میمونہؓ خالد اور ابن عباسؓ دونوں کی خالہ تھیں وہاں دیکھا تو اتنے ہونے گھوڑ پھوڑ کے ہیں جو میمونہؓ کی بہن حفصہ بنت عمارؓ بنجد سے لے کر آئی تھیں میمونہؓ نے یہ گھوڑ پھوڑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے آپ کی اکثر عادت تھی جب تک لوگ بیان نہ کرتے یہ فلا نا کھانا ہے

۱۔ بلکہ بخاری اس سے حنفی کا رد ہوتا ہے جو کہ میں گھوڑ پھوڑ کو طام جاننے میں پورا بیان اس کا آگے اٹا اللہ آئے علامہ ابیاء یہ حدیث اس لیے لائے کہ اس میں دستر خوان پر کھانے کا بیان ہے ۱۲ منہ ۱۳ خالد کی والدہ ابابہ مغیرہ تھیں اور ابن عباسؓ کی والدہ ابابہ کبریٰ دونوں عمارت کی بیٹیاں

محققین کی بہن ۱۲ منہ۔

مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُوْتِيَ بِمَسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ فَاذْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا فَقَالَ يَا نَافِعُ لَا تَدْخُلْ هَذَا عَلَى سَبْعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَا كُلُّ فِي مَعِيَ وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَا كُلُّ فِي سَبْعَةٍ أَمْعَاءَ -

۳۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَا كُلُّ فِي مَعِيَ وَاحِدٍ وَإِنَّ الْكَافِرَ وَالْمُنَافِقَ فَلَا أَدْرِي أَتَبْصُرُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَا كُلُّ فِي سَبْعَةٍ أَمْعَاءَ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ -

۳۶۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ أَبُو نَهْيَكٍ رَجُلًا أَكْثَرًا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةٍ أَمْعَاءَ فَقَالَ قَانَا أَوْ مِنْ

نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کی عادت تھی وہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک ایک محتاج شخص ان کے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہوتا، نافع کہتے ہیں ایک روز ایسا ہوا میں ان کے کھانے کے لیے ایک محتاج شخص کو لے گیا ابو نہیکؓ کی اس نے بہت کھایا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا نافع اب اس کو نہ لائیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبد بن سلیمان نے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے (چھ آنتیں غالی رکھتا ہے) اور کافر یا منافق عہدہ کہتے ہیں مجھے یاد ہیں عبد اللہ نے کونسا لفظ کہا ساتوں آنتیں بھر لیتا ہے اور یحییٰ بن یحییٰ نے کہا مجھ سے امام مالکؒ نے بیان کیا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے کہا ابو نہیکؓ (مک کا ایک شخص بڑا کھانے والا تھا تو عبداللہ بن عمرؓ نے اس سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں دھج کر کھاتا ہے تو ابو نہیکؓ کہنے لگا میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان

۱۵ سبحان اللہ کیا عہدہ عادت تھی ۱۵ تو پرہیزی کا فرض کی گھنت ہے کھنت یہ کافر تاسیوں سمجھ کر پرہیزی سے فائدہ کیا ہے ہزاروں بیماریاں پیٹ بھر کھانے سے پیدا ہوتی ہیں میں نے ایک ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ جو دیکھیری عمر چاس سال سے تباہ دہری ہو گریں نے کبھی کوئی چورن یا باغیچہ کے لیے کوئی درمیان کھانے انہوں نے کہا سید آپ کہ کھاتے ہیں جو شخص بھرک سے کم کھایا کرے اس کو کس دروا کا احتیاج نہیں ہے نہ کھانا کھانے کے بعد اس کو سستی چلو ہوتی ہے نہ آرام ملتی کہی چاہتا ہے بھر کھانا کھانے کے بعد صحتی ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہر جگہ ہے جیسے آنکھوں میں روشنی آگئی میں ہمیشہ اتنا کھاتا ہوں کہ اگر ماہوں قرنا اور کھالوں ۱۵ اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۵ منہ -

یا اللہ ورسولہ -

۳۶۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حَزِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُلُّ الْمُسْلِمِ فِي مَعِي وَاحِدٌ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ -

۳۶۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَزِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا فَاسْتَفْهَمَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيلًا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مَعِي وَاحِدٌ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ -

بَابُ ۲۳ الْأَكْلُ مُتَكِيًا

۳۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْبَرِ سَمِعْتُ أَبَا جَحِيفَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَكُلُ مُتَكِيًا -

۳۶۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْبَرِ عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

رَكَعَاتِهِ

ہم سے اسمعیل بن ادریس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ایک آنت میں سالت کا فرسائے آنتوں میں۔

ہم سے ابن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے ایک شخص نے کفری حالت میں بہت کھایا کرتا تھا پھر مسلمان ہو گیا تو کہہ مانتے آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا۔ آپ نے فرمایا مسلمان آنت میں کھاتا ہے اور کافرسات آنتوں میں۔

باب تکمیل لگا کر کھیا جائے؟

ہم سے ابن نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدلم نے انہوں نے علی بن اقر سے انہوں نے کہا: نے ابو جحیفہ (دوب بن عبد اللہ سوائی) سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کھیا لگا کر نہیں کھاتا جیسے مغرور لوگ کھاتے ہیں۔

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے علی بن اقر سے انہوں نے ابو جحیفہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس

لے باہر اس کے بہت کھاتا ہوں تو معلوم ہوا کہ حدیث میں جو ذکر ہے وہ بطور اکثر کے ہے نہ کہ کل بہت کھانے والے کا فری ہوتے ہیں جیسے مرن بھی زیادہ کھاتے ہیں حافظ نے کہا طائے اتفاق کیا ہے کہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول نہیں ہے بعضوں نے کہا سات آنتوں سے سات خواہشیں ملا ہیں طبیعت کی خواہش نفس کی خواہش آنکھ کی خواہش منہ کی خواہش کان کی خواہش ناک کی خواہش پیٹ کی خواہش کافر سب خواہشوں کو پورا کرتا ہے اور مومن تمام خواہشوں کو ماکہ و مذکک خواہش میں پیٹ کی خواہش پوری کر تا ہے کہ محکومات اس پر مروت ہے یہ کہتا ہوں حدیث کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ کافران ساتوں خواہشات پر عمل کرتا ہے اور مومن ان ساتوں خواہشات کو ماکہ و مذکک ایک خواہش کر دیتا ہے یعنی اللہ کی رضا مندی حاصل ہونا تو گویا کافرنے سات آنتوں میں کھایا اور مومن نے ایک آنت میں تمام مذہبوں میں تو کہ نفس پر کتب میں نبات کا مدار رکھا ہے اور یہ ذکر نیز اس کے معلق ہیں تاکہ ان ساتوں خواہشوں کو ماکہ و مذکک فعل اور مروت کے مظاہر کر دے لیکہ اٹھیں خواہشیں ہی ہے زبان کی خواہش بین بائیں نہ کہ نہ کہ خواہش اور فصاحت و بلاغت کہ جس نے بایادہ انسانیت کے حق کو کچھ لیا اللہ جس کو نہیں اور حق کو ماکہ و مذکک لیا وہ (باقی مصلحہ آئندہ)

وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ لَا أَكُلُ وَأَنَا مُتِّكِيٌّ

بَابُ الشَّوَاءِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فِجَاءٌ

بِعَجَلٍ حَنِيدٍ أَمِيْ مُشْرِكِيْ

٣٦٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَدِّ شَاهُ
 بَنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ
 إِبْنِ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي عُبَايَةَ عَنْ
 خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ بِضَيْتٍ مَشْهُوِيٍّ فَاهْوَى إِلَيْهِ لِيَأْكُلَ
 فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ ضَبٌّ فَامْسَكَ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدٌ
 احْمَرُّهُ قَالَ لَا وَاللَّيْلَةِ لَا يَكُونُ بِأَرْضِ قَوْمِي
 فَنَاجِدِي أَعَافُهُ فَأَكَلَ خَالِدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ قَالَ مَا لَكَ
 عَنِ ابْنِ شَهَابٍ بِضَيْتٍ مَحْنُوذٍ -

بَابُ ٢٣٤ الْخَزِيرَةِ.

قَالَ التَّضَرُّ الْخِزِيرَةُ مِنَ النَّخَالَةِ وَالْخِزِيرَةُ مِنَ اللَّبَنِ -

تھا اتنے میں آپ نے ایک شخص سے فرمایا جو آپ کے پاس بیٹھا تھا میں تم کو لگا کر نہیں کھاتا۔

باب ہفتم: گوشت کھانا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے مشاہم
بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے
ابراہیم بن سہل بن حنیف سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے
خالد بن ولید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپاس
بغنا ہرا گٹر پھوڑ لایا گیا آپ نے اس کے کھانے کو ہاتھ بڑھایا اتنے
میں کسی نے کہہ دیا یا رسول اللہ وہ گٹر پھوڑ ہے آپ نے میرے سین
کو ہاتھ کھینچ لیا خالد نے پوچھا کیا گٹر پھوڑ حرام ہے آپ نے فرمایا
ہنیں گریمرے ملک میں یہ جاز نہیں ہوتا اس لیے مجھے کچھ نفرت
سی معلوم ہوتی ہے پھر خالد نے اس کو کھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھ رہے تھے۔ امام الکافی نے زہری سے مشہور کی جبکہ غزوہ کا لفظ
نقل کیا ہے

باب خزیرہ کا بیانؑ نضر بن شمیٰؑ نے کہا خزیرہ

بھوسے سے بنایا جاتا ہے اور حریہ دودھ سے (اکثر نے کہا حریہ یاٹے سے بنایا جاتا ہے)۔

(بقیہ مطر سابقہ) در حقیقت جلازہ ہے ۱۱۰۰ھ قحط و غماری یا بفرہ و غماری یا شامہ بہ اثل ۱۱۰۱ھ ۱۱۰۲ھ کہتے ہیں کنز کی حالت میں سات بجو لیل کا دورہ ہو گیا مسلمان مارے کے پندرہ دوسری بجو کا دورہ پورا نہ کر سکا ۱۱۰۳ھ اکثر علماء نے اس کو کرمہ کہا ہے لیکن ابن ابی شیبہ نے ابن عباس اور عائشہ بن ولید اور ابو عبیدہ سلمانی اور ابی سیارین اور عطاء بن یسار اور نہرہی سے اس کا جواز نقل کیا ہے اور مجمع حدیث میں اس کی ممانعت نہیں آئی اس لیے امام بخاری نے ترجمہ ابی میں یہ نہیں کہا کہ یہ منع ہے ابن شامہ نے مسئلہ نکالا کہ جبرئیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تنبیہ لگا کر کھاتے دیکھا تو منع کیا ابن ابی شیبہ نے بخاری نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا ایک بار کے کبھی تنبیہ لگا کر نہیں کھایا ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا میں اس طرح کھاتا ہوں جیسے غلام کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھا ہوں جیسے غلام بیٹھا ہے علماء نے کہا ہے جزیرہ ہے کہ کھاتے وقت دوزخ گھنٹوں اور قعر کی پشت پر بیٹھے یا داہنا پاؤں کمر لکھیں یا بائیں پاؤں پر بیٹھے ۱۱۰۴ھ (دراش مفہوم) ۱۱۰۵ھ باب کا مطلب الام بخاری نے اس حدیث سے ہوں نکالا کہ کھانا بھڑ بھڑنے سے آپ نے چھوڑ دیا حدیث کھاتے کر کھانا ہوا گزشت کھانا تا بہت ہوا ۱۱۰۶ھ ۱۱۰۷ھ خزیہ جرائے اور گزشت کے محکوموں سے بتلا تلامیرہ کی طرح بنا جاتا ہے اگر گزشت نہ ہر نہ سے کٹے سے بنانا۔
جائے نراس کو رمیو کہتے ہیں یعنی سریرہ ۱۱۰۸ھ ۱۱۰۹ھ معنی دوزخ نفلوں کا ایک ہے ۱۱۱۰ھ۔

۳۶۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الزَّوْبِعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْءَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَقْبَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَتَيْتُكَ بِبَصْرَى وَأَنَا أَصِلُ لِقَوْمِي فَأَذَاكَانْتَ الْأَمْطَارُ سَأَلَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَتِي مَعَهُمْ فَأَصِلْ لَهُمْ فَوَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ تَأْتِي تَنْصِلُنِي فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَقَالَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ عُثْمَانُ فَقَدَارَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْنَتْ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لِي أَيْنَ يُحِبُّ أَنْ أَصِلَ مِنْ بَيْتِكَ فَاشْرُتْ لِي نَاجِيَةً مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَصَفَّعْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَجَسَّاهُ عَلَى خَيْرِ صَنْعَاهُ فَتَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنَ أَهْلِ التَّارِذُودِ وَدَعَدُوهُ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَشَنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ إِلَّا تَرَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

مجھ سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے محمد بن زویع الانصاری نے بیان کیا انہوں نے عثمان بن مالک سے وہ ان انصاری صحابیوں میں سے تھے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں مینائی میں فرق پاتا ہوں راندھا ہو گیا ہوں یا کم سو جھٹکا ہے اور میں اپنی قوم کا پیش امام ہوں لیکن جب مینہ برستا ہے تو میرے گھر اور ان کے گھروں کے بیچ میں ایک نالہ ہے اس میں پانی بہنے لگتا ہے اس وقت ان کی مسجد میں جا نہیں سکتا کہ ان کی امامت کروں میری آرزو یہ ہے کہ ایک بار آپ تشریف لاکر میرے گھر میں نماز پڑھ دیجئے تو میں اسی جگہ کو نماز گاہ بنا لوں آنحضرت نے فرمایا انشاء اللہ میں آؤں گا عثمان کہتے ہیں دوسرے روز دن چڑھے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معہ ابو بکر تشریف لائے اور مجھ سے اندازنے کی اجازت مانگی میں نے اجازت دی اندر آتے ہی آپ بیٹھے بھی نہیں مجھ سے پرچنے لگے کہ تو کہاں جاتا ہے میں تیرے گھر میں کہاں نماز پڑھ دوں میں نے گھر کا ایک کونا بتا دیا آپ نماز کے لیے اکھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھی آپ نے دو رکعتیں (نفل) پڑھ کر سلام پھیر دیا ہم نے آپ سے کہا ٹھہرے رہیے ایک خزیرو جو ہم نے بنایا تھا اس کے پینے کے لیے آپ کر روک لیا اتنے میں محلہ کے اور بہت سے لوگ بھی میرے گھر میں جمع ہو گئے ان میں سے ایک نے کہا اے ابی مالک بن دھنن نہیں آیا دوسرا ملا وہ تو منافق ہے اس کو اللہ تعالیٰ اور رسول سے کچھ الفت نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کہہ کیا وہ لالہ الا اللہ کہہ کر اللہ کی رضامندی نہیں چاہتا اس نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں راصل حال کیا ہے اگر تم لوگ تو

قَالَ قُلْنَا يَا تَائِرُي وَجْهَهُ: صَحَّحَهُ
الْمُتَكَلِّفِينَ فَقَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَدَّثَ عَلَى النَّارِ مِنْ
قَالَ لَوْلَا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُبْعَثُ بِهِ وَجْهَهُ اللَّهُ قَالَ
ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ خُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ
الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي سَخِرٍ وَكَانَ مِنْ سَمَاءِ بَنِي
عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ فَصَدَّقَهُ -

باب ۲۳۸ الْأَقِطُ

وَقَالَ حَبِيدٌ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِفَةِ فَأَلْقَى التَّمْرَ وَ
الْأَقِطَ وَالتَّمْنِ قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو
عَنْ أَنَسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَيًّا -

۳۶۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَسْرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ أَهْدَتْ خَالِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ضَبَابًا وَأَقِطًا وَلَبَنٌ نَضَعُ النَّصَبَ
عَلَى مَا عُدَّتْهُ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُؤْصَرَ
وَشَرِبَ اللَّبَنَ وَآكَلَ الْأَقِطَ -

باب ۲۳۹ السَّلَقِ وَالشَّعِيرِ

۳۶۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَأَنَّ كُنَّا
عُجُوزًا تَأْخُذُ أَصُولَ السَّلَقِ فَبَحْلَةً فِي قَدَرٍ لَهَا

ظاہر میں بھی دیکھتے ہیں کہ اس کی توجہ منافقوں ہی کی طرف رہتی ہے
اپنی کی بھلائی کا طالب ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کچھ ہی ہوا اللہ تعالیٰ
نے دوزخ کو اس شخص پر حرام کر دیا ہے جو اللہ کی رضا مندی کے لیے
خالص نیت سے لا الہ الا اللہ کہے۔ ابن شہابؒ نے کہا میں نے عمروؓ
سے یہ حدیث سن کر حسین بن محمد الفاسی سے جو بنی سالم کے شریف لوگوں
میں سے تھا اس کو پوچھا تو انہوں نے کہا عمروؓ سچا ہے۔

باب پنجم کا بیان اور حمیدؒ نے کہا میں نے انسؓ سے
سنادہ کہتے تھے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ سے محبت
کی تو اطمینان کی دعوت میں، کچھ پنیر گھی (دستر خوان پر) رکھا اور عمرو بن
ابی عمروؓ نے انسؓ سے روایت کی کہ آنحضرتؐ نے عیس (صلی اللہ علیہ وسلم) بنایا
یہ حدیث کتاب المغازی میں موصولاً گزر چکی
ہے۔

ہم سے سلم بن ابراہیمؒ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؒ نے انہوں
نے ابوبکرؓ سے انہوں نے سعید بن جریجؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ
سے انہوں نے کہا میری خالہ دمیڑؓ نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو
گہر پھوڑا اور پنیر اور دودھ کا حوضہ بھیجا تو گہر پھوڑا آپ کے دسترخوان
پر رکھا گیا (صحابہؓ نے کھایا اگر حرام ہوتا تو کبھی نہ رکھا جاتا اور آپ نے
دودھ پیا پنیر بھی تناول فرمایا۔

باب چھٹا اور جو کا بیان

ہم سے یحییٰ بن یحییٰؒ نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن
عبد الرحمنؒ نے انہوں نے ابوحازمؒ سے انہوں نے سہل بن سعدؒ سے انہوں
نے کہا ہم جمعہ کا دن آنے سے خوش ہو جاتے وہ یہ مٹی ایک بڑھیا
جس کا نام معلوم نہیں مہلا چھتر کی جڑیں لے کر ایک ٹانڈی میں پکاتی اور پھر

۱۔ یہ حدیث ابوبکرؓ کی سے دوزخ کے ظلم کرنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ طبقہ عوام ہے جس میں کافر اور منافق رہیں گے یا دوزخ میں ہمیشہ کے لیے
رہنا مسلمان پر حرام ہے ۲۔ ۱۸ بخاری نے باب الخبز المرقق میں دلیل کو ۱۲ من سے شروع شروع جبکہ حدیث میں آئے ۱۱ اور لوگوں پر قبضہ مٹی ۱۲ من ۱۱

تَجْعَلُ فِيهِ حَبَاتٍ مِّنْ شَعِيرٍ إِذَا صَلَّيْنَا
نُزَاكًا فَغَرَبَتْهُ إِلَيْنَا وَكُنَّا نَفْرَحُ بِبُيُوتِ
الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَعَدَّى
وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاللَّهُ مَا فِيهِ
شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ

بَابُ النَّهْيِ وَانْتِشَالِ

اللَّحْمِ

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَعَمَّدَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفَانَهُ ثُمَّ قَامَ
فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَعَنْ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
انْتَشَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَرْقًا مِنْ قَدَرٍ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى
لَمْ يَتَوَضَّأْ

بَابُ تَعَرُّقِ الْعَصِيدِ

۳۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الشَّيْثَانِ قَالَ حَدَّثَنَا
عُمَرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ
الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ

جو کہ کچھ دانے ڈال دیتی اور جب ہم جمعہ کی نماز پڑھ کر آتے
تو اس کے پاس جاتے وہ یہی چھتہ را در جو ہمارے سامنے رکھی ہے
کے دن ہم کو اسی کھانے کی خوشی ہوتی اور جمعہ کے دن ہم کھانا
اور سونا سب نماز کے بعد کرتے پروردگار کی قسم اس چھتہ را در جو
میں لگی اور چربی کا نام نہ ہوتا جب بھی ہڑے سے ہم اس کو کھاتے تھے
باب گوشت پکھنے سے پہلے ہانڈی سے نکال کر اور
منہ سے نچر کر کھانا۔

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد
سے ابن زید نے کہا ہم سے ایب سخیانی نے انہوں نے محمد بن یزید
سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے دست کا گوشت نچر کر کھایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی و منہ میں
کیا اور (اسی سند سے) ایب سخیانی اور عامر بن سلیمان احوال سے
منقول ہے ان دونوں نے عکرثہ سے انہوں نے ابن عباس سے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہانڈی سے گوشت کی ہڈی
نکال لی (ابھی گوشت لگا نہیں تھا) اور اس کو کھایا پھر نماز پڑھائی اور
و منہ نہیں کیا۔

باب بازو کا گوشت نچر کر کھانا۔

مجھ سے محمد بن مشنی نے بیان کیا کہ ہم سے عثمان بن عمر نے
کہا ہم سے طلحہ بن سلیمان نے کہا ہم سے ابو حازم و سلمہ بن دینار نے
کہا ہم سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے

۱۔ کوفہ طران ہی کوفہ است ملازرو نے ہمارے پیشواؤں نے اس طرح حکایت سے زندگ بسر کی ہے اور کہیں بغیر فکر کے کوئی شکایت کا کلمہ زبان پر نہیں
لائے آدمی ہیں کہ ہزاروں طرح کی نعمتیں روز اتراتے ہیں پھر بھی خدا کا شکر نہیں بجا لاتے نہ اس کے سپے دین کی کچھ مدد کرتے ہیں صحابہ نے سو کھی
روٹیاں کھا کر نفقہ ادا کر کے ساتھ جتے ملک فتح کیے تھے اور اسلام کا ڈھاڈواں بجا یا تھا ہم ان کو ایک کے بعد ایک کر کھوتے جاتے ہیں اور بیٹھے کلاڑ
دیکھتے ہیں اٹھا کر کہاں وہ مسلمان تھے جو شمار میں ہر میں ہزار تھے اور انہوں نے روم اور ایران کی سی زوردار سلطنتوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینک
دیا اور ہم کہاں کہ شمار میں کروڑوں ہیں چھٹاڑھ اپنا گھر میں دشمنوں کے ڈر کے ارے والہ کر رہے ہیں اور چوں تک نہیں کرتے ۱۲ منہ۔

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ
مَكَّةَ. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّكَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رَجُلٍ مَعَ أَهْلِي
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ
فِي طَبِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَّا مَنَا وَالنَّعْمُ فَحُمُونَ
وَأَنَا غَيْرُ مُحَمَّدٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا
وَحِشْيًا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي
فَلَمْ يُؤْذِنُونِي وَأَحْبَبُوا لِي أَنْ أَبْصُرْتَهُ
فَالْتَفَتُ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ
فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ
وَالرَّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَادُوا نُونِي السَّوْطَ
وَالرَّمْحَ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا يُعِينُكَ
عَلَيْهِ شَيْءٌ فَغَضِبْتُ فَانْزَلْتُ
فَأَخَذْتُهِمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ
عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ
وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَا كُفُونَهُ
ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ
وَهُمْ حُرْمٌ قَرَحْنَا وَحَيَاتُ الْعُضْدِ
مَعِي وَادْرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ
فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَنَأَوَّلْتُهُ

کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حدیبیہ کے سال) مکہ کی طرف
نکلے دوسری منزل نام بخاری نے کہا ہم سے عبد العزیز ابن عبد اللہ اویسی
نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے ابو حازم سے
انہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے قتادہ سلمیٰ سے انہوں نے
اپنے والد سے انہوں نے کہا کیا ہوا ایک دن میں اور اصحاب کے
ساتھ بیٹھا تھا یہ واقعہ ایک منزل کا ہے مکہ کے رستے میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آگے بڑھ کر ایک مقام میں اتارے ہوئے
تھے یہ میرے ساتھی سب احرام باندھے ہوئے تھے لیکن میں احرام
نہیں باندھے تھا ان لوگوں نے ایک گور خر دیکھا اس وقت میں
اپنا جوتا مانجنے میں مشغول تھا انہوں نے مجھ کو خبر نہیں دی لیکن
وہ دل سے چاہتے تھے کاش میں اس گور خر کو دیکھ لیتا ایک بارگی
جو میں نے آنکھ پھرائی تو گور خر دکھلائی دیا میں دھبٹ پٹ اٹھا
گھوڑے پر زین لگایا سوار ہو گیا لیکن کوڑا اور بھالالینا بھول گیا
میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا دیارِ ذرا میرا کوڑا اور بھالا تو
اٹھا دو وہ کہنے لگے واہ واہ اللہ کی سول ہم تو کبھی تمہاری ملک
کچھ بھی (جواز کا شکار کرنے میں) نہیں کرنے کے لئے مجھ کو ان کی بات
پر غصہ آیا آخر میں نے خود گھوڑے سے اتر کر کوڑا اور بھالالے
لیا اور سوار ہو کر گور خر کا پیچھا کیا اس کو زخمی کر ڈالا پھر ان کے پاس
لے آیا اس وقت وہ مر گیا تھا جب اس کا گوشت پکایا گیا تو لگے سب
کے سب کھانے پھر ان کو شک پیدا ہوئی کہ احرام کی حالت میں
ایسا گوشت کھانا درست ہے یا نہیں اور ہم اس منزل سے روانہ
ہونے میں نے اس کا بازو اپنے پاس چھپا رکھا جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہم جا کر ملے تو آپ سے یہ مسئلہ پوچھا آپ
نے فرمایا اس کا گوشت کچھ تمہارے پاس باقی ہے میں نے

کہ ہم رک پھر اتارے تھے نہ اسے نہ کہ احرام کی حالت میں کھانا کھانا نہ اس کا بازو بھی کھاتے تھے کہ یہ کھانا احرام باندھے ہوئے کھانا نہ

الْعَصْدُ فَأَكَلَهَا حَتَّى تَعَرَّتْهَا وَهُوَ
مُحَرَّمٌ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ
بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ
إِبْنِ قَتَادَةَ مِثْلَهُ.

وہی بازو بوجھ کر کھاتا تھا نکال کر آپ کو دیا آپ نے اس کو ہاتھوں
سے زچ زچ کر صاف کر دیا اور آپ اس وقت احرام باندھے
ہونے لگے تھے محمد بن جعفر نے کہا مجھ سے یہ حدیث زید بن اسلم
نے بھی بیان کی انہوں نے عطاء بن یساف سے انہوں نے ابوقتادہ
سے۔

باب گوشت چھری سے کاٹ کر کھانا۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کر شعب نے خبر دی
زہری سے کہا مجھ کو جعفر بن عمرو بن امیر غمری نے انہوں نے اپنے
والد عمرو بن امیر غمری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
آپ بکری کے دست میں سے گوشت کاٹ رہے تھے کھانے
کے لیے اتنے میں نماز کی طرف بلائے گئے آپ نے چھری
لمحہ سے چھینک دی جس سے گوشت کاٹ رہے تھے اور ٹھہرے
ہر نماز پڑھائی و مرنہیں کیا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو برا
نہیں کہا (یا کھایا یا چھوڑ دیا)۔

بَابُ قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسَّيْكِينِ
۳۷۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو
بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمِّي وَبْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَرُ
مِنْ كَيْفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدَعَى إِلَى الصَّلَاةِ
فَأَلْفَقَهَا وَالسَّيْكِينَ لَتِي يَخْتَرُ بِهَا ثُمَّ قَامَ
فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

بَابُ ۳۷۳ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا.

۱۔ گوشت کھایا بڑی رہ گئی ۱۲ منہ ۱۵ گوشت چھری سے کاٹ کر کھانے کی ممانعت ایک حدیث میں مروی ہے مگر ابوداؤد نے کہا وہ حدیث
ضعیف ہے حافظ نے کہا اس کا ایک شاہد اور ہے جس کو ترمذی نے مصنف ابن امیر سے محالہ کہ گوشت کو منہ سے زچ کر کھاؤ وہ جلدی ہنم ہوگا اس کی سند
بھی ضعیف ہے اور علاوہ اس کے اس میں یہ ممانعت کہاں ہے کہ چھری سے کاٹ کر کھاؤ تو چھری سے کاٹ کر کھانا درست ہوگا غایتی السباب یہ ہے کہ منہ سے کاٹ
کر کھانا اولیٰ ہوگا میں کہتا ہوں جب گوشت چھری سے کاٹ کر کھانا درست ہوا تو روٹی بھی چھری سے کاٹ کر کھانا درست ہوگی اس طرح کاٹنے سے کھانا بھی درست ہوگا اس طرح
چھری سے اور میں لوگوں نے ان باتوں میں تشدد اور غور کیا ہے اور دیکھا کہ اس حدیث میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا ہے بلکہ ان کا یہ تشدد ہرگز نہیں کرنا لازموں کی مشابہت کرنا کہ
منہ سے مگر یہ بھی مشابہت ہے ہرمان کی قوم یا مذہب کی خاص نشانی ہر جیسے مطلب لٹکانا یا انگریزی لٹپنی یا بینا یا کس کی نیت مشابہت کی کہ ہر بارہ اور لباس سلازی
میں بھی رائج ہو شافعی کے سلازوں میں تو اس کو منع مشابہت میں داخل نہیں کر سکتے اور نہ ایسے کھانے پہننے لباس فردی باتوں کی وجہ سے مسلمان کے کوٹا خفی
سے سکتے ہیں افسوس کہ سلازوں نے جہاں کام تھے ان کو تو چھوڑ دیا مثلاً وہ دفعہ نصیحت سے اسلام کے عقاید پھیلانا دینی باتوں کے ترجمہ ہر ایک زبان میں شافعی کرنا بلکہ
ملاں نام کرنا چوں کہ کچھ ہر مذہب کی عقاید کی ان کو تعلیم کرنا اور ایسی چھری چھوٹی باتوں میں جو کہ آپس میں واقعات اور چھوٹا ڈالسی ہے سلازوں کے اس کرخت پر ہمارے
فائین خوش کے بارے میں نہیں سنا ہے ان کا تو دل مطلب یہ ہے کہ وہ مسلمان مل کر جس نہ رہیں اور باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے طاقت بن کر رہے ۱۲ منہ ۱۵
دوسری روایت میں یوں ہے آپ گوشت کاٹ رہے تھے اسے میں بلال نے اذان دی آپ نے فرمایا بلال کہ یہاں اس کے ہاتھوں میں مٹی لگے اور چھری پھینک
دی نماز کو تشدد لے گئے اس حدیث کے راوی عمر بن امیر غمری مشہور صحابی ہیں اور کثیف جیسے چھوٹے لوگوں نے ان صحابی پر کیا کیا رہ باقی صفحہ ۲۹۸

۳۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا
قَطُّ إِنْ أَشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ.

باب النفخ في الشعير

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ
سَهْلًا هَذَا رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ قَالَ لَا تَفْعَلُوا كُنْتُمْ
تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ قَالَ لَا وَلَكِنْ كُنَّا
نَنْفُخُهُ.

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْنِينِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَجَّاسِ الْجَوَيزِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ
التَّهْدِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ
تَمَنَّا فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ
فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ أَحَدَهُنَّ حَشَفَةٌ فَلَمْ
يَكُنْ فِيهِنَّ تَمَرَةٌ أُعْجِبَ إِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ

ہم سے محدثین کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان ثوری نے بیان کیا
دی اہل نے اعمش سے اہل نے ابی حازم سے ابی ہریرہ سے
ابو ہریرہ سے اہل نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے
کو کبھی برا نہیں کہا اگر جی چاہا تو کھایا یا نہ چاہا تو چھوڑ دیا (خاموش رہے)

باب جو کو پیس کر منہ سے پھونک کر اس کا بھوسہ اڑا دینا

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عسان
بن مطرف لیشی نے کہا مجھ سے ابی حازم (مسلم بن دینار) نے اہل نے
سہل بن سعد سادی سے پوچھا کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں میدہ (رامڑہ) دیکھا تھا اہل نے کہا نہیں۔ میں نے
کہا آخر تم جو کرپس کر چلیں میں اچھلتے تھے یا نہیں اہل نے کہا ہم
چھلنے میں نہیں چھانے تھے تھے پس کر منہ سے پھونک کر

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی
خوارک کا بیان۔

ہم سے ابوالنعمان (محدثین عازم ابوالفضل سدوسی) نے بیان
کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے اہل نے عباس بن فروج (جریری
سے اہل نے ابی عثمان (عبد الرحمن بن علی) اندی سے اہل نے
ابو ہریرہ سے اہل نے کہا ایسا ہر ایک دن آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو کھجوریں بانٹیں تو ہر شخص کو سات
سات کھجوریں دیں مجھ کو بھی سات کھجوریں عنایت فرمائیں
ان میں ایک کھجور خراب قسم کی بڑی سخت تھی عجیب کھجور تھی اس کا

رقیب صوفیہ اقام کیا ہے ان کو حیار بنایا ہے اور حضرت امیر حمزہؓ کو لافق مادہ یار قرار دے کر جوڑ جھوٹ جب افانے بیان کیے ہیں لعنۃ اللہ علی الکاذبین
۱۲ منہ دواشی مفرط المہ بھنوں نے اسی حدیث سے کھانے کو جب بیان کرنا مطلقاً کر دیا ہے (دستی نے کہا جیسے یوں کہنا اس میں شک نہیں ہے
پیکا ہے یا زانک زہر ہے سینوں نے کہا اس قسم کے جب کرنا درست ہیں جو انسان کی کارگری یعنی پخت اور ترکیب سے متعلق ہوں ۱۲ منہ
۱۳ جس اثر دیتے تھے مٹا ہوا اڑا ہوا باریک جوسا آٹے میں شریک دہتا اس قسم کا کام لانا مفید اور باعث صحت ہے لیکن چھان چھان کر
اس کا میدہ (رامڑہ) کھانسی نامانی ہے میدہ قبض کرتا ہے اور براہیر کا باعث ہوتا ہے ۱۲ منہ۔

فِي مَصْنَعِيْ-

٣٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ رَأَيْتُ
سَالِحَ سَبْعَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا دَرَقُ الْجُبَلَةِ
أَوِ الْجُبَلَةِ حَتَّى يَضَعَ أَحَدُنَا مَا تَضَعُ
الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ
تَعَزَّزْنِي عَلَى الْإِسْلَامِ خَيْرٌ إِذَا
وَضَلَ سَعْيِي

٣٤٤. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ هَلْ أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرَ حِينَ ابْتِغَاهُ اللَّهُ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ قَالَ نَقَلْتُ هَلْ أَكَلْتُ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلًا قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْخَلًّا مِنْ حِينَ ابْتِغَاهُ اللَّهُ حَتَّى قَبِضَهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ

چہا نا مجھ کو مشکل ہو گیا تھا

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہ ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا میں نے وہ زانہ دیکھا ہے جب (مسلمان کل سلت تھا میں آنحضرتؐ کے ساتھ ساتواں آدمی تھا ہم کو کھانے کے لیے بھی کیکر کے پھل یا پتے کے سوا اور کچھ میسر نہ ہوتا یہ کھاتے کھاتے ہم لوگوں کا پانچواں بجری کی میسگنیوں کی طرح مر گیا تھا یا اب زانہ ہے جب بنی اسد قبیلے کے لوگ مجھ کو شریعت کے احکام سکھاتے ہیں اگر میں ابھی تک اس حال میں ہوں کہ بنی اسد کے رگ مجھ کو شریعت کے احکام سکھائیں تب تو میں تباہ ہو گیا میری محنت برباد ہو گئی ہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے یعقوب نے انہوں نے ابو حازم سے کہا میں نے ہسل بن سعد سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کھایا ہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جب سے اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا اپنی وفات تک میدہ دیکھا تک نہیں میں نے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمہارے پاس پھلینیاں تھیں انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جب سے اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا اپنی وفات تک چھلنی دیکھی تک نہیں میں نے کہا پھر تم جب چھلنی نہ تھی تو جو ک روٹی کیسے کھاتے

۱۷۔ ابراہیمؑ کا یہ مطلب ہے کہ اس وقت مسلمانوں پر ایسی جنگ تھی کہ رات بھر میں ایک آدمی کو کھانے کو نہیں ان میں بھی عزاب اور سخت کج رویاں مل جھتی تھیں۔
 ۱۸۔ یعنی ابوبکرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور زبیرؓ اور عبدالرحمنؓ بن عوفؓ اور سعید بن ابی وقاصؓ اور اسدؓ اور پرکاشؓ ہے ہر ایک کا ایک حصہ تھا کہ
 سعید بن ابی وقاصؓ حضرت عمرؓ کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے وہاں بنی اسد کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے ان کی شکایت کی کہ تم نے ان کے ساتھ کبھی بھی
 کڑوا کر نہ دیکھا ہے ابھی تم نے ان کا رویہ کیا ہے اگرچہ کہ ان کا رویہ بھی اب تک نہ آئی حالانکہ میں اتنا قدیم الاسلام ہوں کہ جب میں مسلمان ہوا تھا تو ان کے
 چھ مسلحہ تھے سارا میں ان سے تھا تو تم کو ناپڑھنا کیسا آگیا تم تو کہ مسلمان بنے ہو ہر بنی اسد کی سب شکایتیں غلط بینیں اور سہرا بنانا امراض کرنا ایسا تھا کہ چھوڑنا نہ
 جویا ت۔ غلطی نے بزرگان کو متن غلام است ۱۹۔ اس وقت بغل شخصے دس دس دہلی میں رہے بھاڑ بھر جتنا نہ آیا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہیں
 نے اتنی فکر کرنا ہی وہ سب بیکار رہے کہ دین کے احکام تک بھوک نہ آئے اور بنی اسد کی تعلیم کا قیام ہوا۔

غَيْرَ مَنْحُولٍ قَالَ كُنَّا نَطْعُهُ وَنَنْفُخُهُ
فِي طَيْرٍ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ تَرْتِيْنَا
فَاَكَلْنَا.

۳۷۸- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ
الْمَقْبَرِيِّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ
أَيْدِيَّيْهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ
قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ
الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْعَمِ مِنْ خَبْرِ الشَّعِيرِ.

۳۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ
حَدَّثَنَا مُعَاذُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ
ثَمَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلْتُ لَيْتِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَوَانٍ وَلَا فِي
سُكْرٍ جَةٍ وَلَا خَبْزَةٍ مَرَّقَتْ قُلْتُ
إِقْتَادَةً عَلَى مَا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى
الشُّعْرِ.

۳۸۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ
مِنْ طَعَامٍ إِلَّا تَبَلَّتْ لَيَالٍ تَبَاعًا حَتَّى
قُبِضَ.

تھے (اوس کا بھوسا کیسے الگ کرتے تھے انہوں نے کہا جو کوئیں کر
ہم منہ سے پھینکتے تھے برا اڑ جاتا وہ اڑ جاتا اور مٹا بھوسا اور جو رہ جاتا
یعنی انا اور باریک بھوسا اس کو گڑھ کر روٹی پکاتے اچھڑکھاتے۔

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم کرم و روح بن عبادہ
نے خبر دی کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کیا کہ انہوں نے سحیر
سے انہوں نے ابو ہریرہ سے وہ کچھ لوگوں پر سے گزرے ہیں کے سنانے
بھنی ہوئی بکری رکھی تھی انہوں نے ابو ہریرہ کو بھی کھانے کو بلایا لیکن
ابو ہریرہ نے انکار کیا کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا سے
تشریف لے گئے اور جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی تھے

ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہ ہم سے معاویہ بن ہشام
نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے یونس بن ابی الفرات سے
انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا اور نہ طستری میں
(اجاد وغیرہ رکھ کر) اور نہ کبھی ہاتھ سے کھائے باریک چپائیاں یونس
نے کہا میں نے قتادہ سے پوچھا پھر کاہے پر کھاتے تھے انہوں نے کہا
دستر خوان پر۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عبد الحمید نے
انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نعمی سے انہوں نے اسود بن یزید
سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے گھر والوں نے جب سے آپ مدینہ تشریف لائے تین لاکھ
برابر گہریں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف
لے گئے۔

۱۔ یہ قید اس واسطے لگائی کہ پیڑی سے پہلے تراپ تجارت اور سودا گری کے لیے شام کے مکہ کو تشریف لے سکے تھے شام کے (مکہ) اس وقت بہت آسودہ تھے وہاں شاید
میر ۱۰ روپے پر دو چھانڈا ایک پیسہ پیڑی کے بعد آپ مکہ اور مدینہ اور طائف میں سوہے تبرک کی طرف ایک ہار گئے تھے لیکن وہاں پھرے ہیں ان ملکوں میں میرہ اور چھلپن
وغیرہ کا رواج تھا ۲۔ منہ ابو ہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال یاد کر کے اس کا کھانا گوارا نہ کیا اور چونکہ یہ ولیہ کی عورت تھی اس لیے اس کا قبل کرنا ضرور نہ تھا ۳۔ امنہ
سکھ جو چہرے کا جڑا زمین پر بچھا کر امنہ لکھ بلکہ ایک دن گہروں کی روٹی لی تو دوسرے دن جو بھی بکری بھی نہ ملنی تو صرف کھجور اور بانیاں پر گزارہ کرتے ۱۲۔

باب ۲۳۸ التَّائِبَةُ

۳۸۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لَذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتْهَا امْرَأَتُ بَرٍّ مَيْمَنَ تَلْبِينَةَ فَطَبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ شَرِيدٌ وَنُصِبَتْ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ تَأَلَّتْ كُلُّنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ جَمْعٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحَزَنِ.

باب ۲۳۹ التَّرِيدُ

۳۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَرْثَدَةَ الْجَعْفِيِّ عَنْ مَرْثَدَةَ الْأَهْمَدَانِي عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ لَمْ يَكْمَلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ أَسِيَّةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ التَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

۳۸۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُيُونٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي طَوَالَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ

باب تلبینہ (یعنی حریرہ) کے بیان میں

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن زبیر سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ ام المؤمنین سے ان کی عادت تھی جب ان کے عزیزوں میں کوئی مر جاتا اور عورتیں جمع ہوتیں پھر مل جائیں مگر گھرواے رہ جاتے اور خاص خاص لوگ تو وہ بڑی تلبینہ کی ایک بلندی پکائی جاتی پھر شریہ بنا کر تلبینہ اس پر ڈال دیا جاتا حضرت عائشہ عورتوں سے کہتیں یہ کھاؤ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تلبینہ سے بیمار کے دل کو تسکین ہوتی ہے اس کا غم کسی قدر غلط ہوتا ہے۔

باب شریہ کے بیان میں

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا مجھ سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرقہ حمل سے انہوں نے مرقہ ہمدانی سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مردوں میں تو بہت کمال لوگ گزرے ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی جورو کے سوا اور کوئی کمال نہیں گزری اور عائشہ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے شریہ کی فضیلت دوسرے کھانوں پر۔

ہم سے عمرو بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ نے انہوں نے ابو طلحہ (عبد اللہ بن عبد الرحمن بن حزم الضاری) سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا

۱۔ تلبینہ ۷۱۰ اردودہ یا بھری اور دودھ سے بنایا جاتا ہے اس میں شہد بھی ڈالیں ۱۰۱۵ گشت کے شرابے میں روٹی کے ٹکڑے ڈال کر پائیں ۱۰۱۵ اس کو شریہ کہتے ہیں کبھی گشت بھی اس میں شریہ ہوتا ہے ۱۰۱۵ شریہ بہتر ہے کہ اسے بکریں کہ سبج الفم اور جید الکبوس اور مقوی ہے اس کے قابض نہیں دوسرے کھانے گزاردہ مزے دار ہیں مگر قابض اور طبع البغم ہوتے ہیں ۱۰۱۵۔

عَائِمَةً عَلَى النَّسَاءِ كَفَضِلَ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ -

۳۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا حَاتِمٍ الْأَشْهَلِيَّ بْنَ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خِيَاطٌ فَقَدَّ مَرَّ إِلَيْهِ قَصْعَةٌ فِيهَا ثَرِيدٌ قَالَ وَاقْبَلْ عَلَى عَمَلِهِ فَتَالَ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُهُ النَّبَاءُ قَالَ جَعَلْتُ أَتَّبِعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ أَحَبُّ النَّبَاءِ -

باب ۲۸ شَاةٌ مَسْمُوطَةٌ وَالْكَتِفُ وَالْجَنْبُ -

۳۸۵ - حَدَّثَنَا هُدَبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ ثَنَادَةَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ قَالَ كُلُّوْا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيغًا قَرِيقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَيْطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ -

۳۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ

عائشہ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی دوسری کھانوں پر۔

ہم سے عبد اللہ بن منیر نے بیان کیا انہوں نے ابو حاتم اشہلی سے سنا کہا ہم سے عبد اللہ بن عون نے بیان کیا انہوں نے ثمام بن انس سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے ایک غلام کپاس گیا جو درزی کا پیشہ کرتا تھا اس نے ایک ثرید کا کٹورہ دکھانے کے لیے آپ کے سامنے رکھا اور اپنے کام دینے پر وہ میں مشغول ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کٹورے میں (چاروں طرف) اُکدو کے قتلے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے تھے انس کہتے ہیں میں نے یہ حال دیکھ کر کیا کٹورے میں سے کدو کے قتلے سب بہن جن کو آپ کے سامنے رکھے۔ انس کہتے ہیں اس دن سے برا مجھ کو کدو پسند ہے۔

باب کھال سمیت جھنی بھری بکری اور دست اور پسی کے گشت کا بیان۔

ہم سے ہدیر ابن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے کہا ہم انس بن مالکؓ پاس جاتے ان کا تابانی سامنے کھڑا ہوتا اس کا نام معلوم نہیں ہوا انس درلوگوں سے کہتے کھاؤ میں تر نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی وفات تک پتل چپاتی دیکھی بھی ہوا اور نہ کبھی سموچی دم پخت بکری دیکھی۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے جعفر

۱۵ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۶ منہ ۱۷ تاکہ آپ فراغت سے کھائیں ۱۸ کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند کیا کہ وہ ایک نہایت عمدہ ترکاری ہے اور گرم لگوں میں قریبے عرب کا ملک ہے اس کا کھانا بہت مفید ہے حرارت بکڑاؤ شش کی کو دفع کرتا ہے اور قابض نہیں ۱۹ حلوہ ریح بلکہ سراج البصر اور حیدر انفا ہے ۱۰ منہ۔

۳۸۸- حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ
حَدَّثَنَا سُهَيْبُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لِحُومِ
الْهَدْيِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَابَعَهُ
مُحَمَّدٌ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ
جُرَيْجٍ ثَلَاثُ لِعَطَاءٍ أَفَالَ حَتَّى جِئْنَا
الْمَدِينَةَ قَالَ لَا

باب ۲۵ الحیس

۳۸۹- حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ مَحْمُودٍ
ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَمَوْلَى
الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ
أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبِي طَلْحَةَ التَّمِيمِ عُلَمَاءُ
مَنْ غَلَمَا نَكُمُ يَجِدُ مَعِيَ فُخْرِي فِي أَبْوِطْلَحَةَ
بِرِّرُفِي وَرَأَوْا فَكُنْتُ أَخَذُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ
أَسْمَعُهُ يَكْتُمُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
بِكَ مِنَ الْهَجْرِ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَالْبَخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَمِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الْجَاكِ
فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَتَيْتُنَا مِنْ خَيْبَرَ

مجھ سے عبد اللہ بن محمد سند کی نے بیان کیا کہا ہم سے
سفیان ابن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء بن
ابی ربیع سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے
کہا ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو قربانیاں مکہ میں لے
جاتے ان کا گوشت رکھ کر مدینہ تک آتے عبد اللہ بن محمد کے ساتھ اس
حدیث کو محمد بن سلام نے بھی سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے اور
ابن جریر نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کیا آپ نے یوں کہا ہے ہم
مدینہ تک آتے انہوں نے کہا نہیں۔

باب حیس کا بیان

ہم سے قیس بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر
نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب بن عبد اللہ بن خطاب
کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلمہ سے (جو میری والدہ ام سلیم کے شوہر تھے)
فرمایا اپنے لوگوں میں سے ایک لڑکا ہماری خدمت کے لیے تلاش
کرد ابوطلمہ مجھ کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا کر لے گئے اور آنحضرت
کی خدمت میں دیدیا، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
کرنا حسب آپ (منزل میں اترتے میں نے سنا آپ اکثر یہ دعا
کرتے یا اللہ میں تیری سپاہ چاہتا ہوں فکر اور غم سے اور مانگی
اور سستی (کاہلی امید پنے) سے اور غیال اور نامردی سے اور
قرض داری کے بوجھ اور قرض خواہوں کے تقاضے دیا دشمنوں کے غلبے سے
خیر میں (مصر میں برابر) آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم لوگ

۱۵ اس کو ابن ابی عمر نے اپنی سند میں بحال ۱۲۸ھ میں ۱۵
حدیث بیان کرنے میں غلطی ہوئی کبھی انہوں نے اس لفظ کو یاد رکھا کبھی انکار کیا سلم کی روایت میں یوں ہے میں نے عطاء سے پوچھا
کیا جابر نے یہ کہا ہے حق جنت المدینہ انہوں نے کہا ہاں ۱۲۸ھ میں ۱۵
الہم والظن ہے دونوں کا ایک معنی ہے بعضوں نے کہا ہم یہ ہے کہ ایک آفت آنے والی ہراس کی فکر اور تشویش اور حزن یہ ہے کہ جو آفت
گزشتہ کل اس کا رنج ۱۲۸ھ - ۱۲۷ھ - ۱۲۶ھ - ۱۲۵ھ

وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حِجْزِي قَدْ حَاَزَهَا
فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّيَهَا دِرَازَةً بِعَبَاءَةٍ أَوْ
بِكِسَاءٍ ثُمَّ يَرُدُّ فِيهَا دِرَازَةً حَتَّى إِذَا كُنَّا
بِالْبَصْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطْعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي
فَدَعَوْتُ رَجُلًا فَأَكَلُوا وَكَانَ ذَلِكَ بِنَاءَهُ
بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَأَ لَهُ أَحَدٌ
قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا
أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ لَاقِ
أَحْرَهُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ
بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهْرَفِي
مَدِينِهِمْ وَصَاعِهِمْ۔

بَابُ ۲۵ الْإِكْلِ فِي آنَاءِ مُفَضِّضٍ

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ
إِبْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ جُحَا هَذَا يَقُولُ حَدَّثَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ
حَدِيفَةَ فَاسْتَسْقَى فَسَقَاهُ جَوْسِيٌّ فَلَمَّا وَضَعَ
الْقَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ وَقَالَ لَوْ كَأَنِّي نَهَيْتُهُ
غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هَذَا
وَلَكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

جیڑے، مدینہ میں آئے آپ صغیرہ کو لے کر آئے جن کو جنگ نعیر میں پکڑ لیا
تھائیں (رہتے تھے) دیکھتا تھا آپ ان کے لیے اپنے پیچھے (اونٹ
پر) ایک گول گروہ چار یا کل سے بنا دیتے جب ہم مسبا میں پہنچے
(غیر سے) ایک منزل پر تو آپ نے ایک چمڑے کے دسترخوان پر عیس
تیار کیا اور بھر کر (دعوت دینے کے لیے) بھیجا میں نے کئی لوگوں کو دعوت
دی انہوں نے بھی عیس کھایا اور یہی صغیرہ کا ولیمہ تھا پھر آپ (مدینہ میں)
آئے جب احد پہاڑ دکھلائی دیا تو فرمایا ہم اس پہاڑ سے محبت رکھتے
ہیں اور یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے۔ جب مدینہ کا شہر دکھلائی
دینے لگا تو فرمایا اللہ میں مدینہ کو رحم کرتا ہوں دونوں پہاڑیوں کے درمیان
جیسے ابراہیم پیغمبر نے مکہ کو رحم کیا تھا یا اللہ مدینہ والوں کے علاوہ صاع
میں برکت دے

باب جس برتن پر چاندی چڑھی ہو اس میں کھانا پینا کیسا ہے
ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے سیف بن ابی سلیمان نے
کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالرحمن بن ابی لیل نے
بیان کیا ہم لوگ حدیفہ بن میمان صحابی کے پاس بیٹھے مرنے تھے اتنے
میں انہوں نے پینے کا پانی مانگا ایک پارسی پانی لایا حدیفہ کے ہاتھ میں دیا
انہوں نے ہاتھ میں لیتے ہی وہ گلاس اس پارسی پھینک مارا اور
کہنے لگے اگر میں کئی بار منع نہ کر چکا ہوتا تو میں یہ گلاس اس کے منہ پر نہ اترتا
بات یہ ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حیرانہ

۱۔ پہلا کرمی بادگ اور قفل ہے اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں سے فرمایا یا جبال او بی محاکم حدیث میں ہے کہ آپ مع ابوبکرؓ اور عثمانؓ کے احد پہاڑ پر چڑھے
تو وہ خوشی سے ہر گونہ دانتے لگے ۱۱۸۸ھ ۱۱۸۹ھ ۱۱۹۰ھ ۱۱۹۱ھ ۱۱۹۲ھ ۱۱۹۳ھ ۱۱۹۴ھ ۱۱۹۵ھ ۱۱۹۶ھ ۱۱۹۷ھ ۱۱۹۸ھ ۱۱۹۹ھ ۱۲۰۰ھ ۱۲۰۱ھ ۱۲۰۲ھ ۱۲۰۳ھ ۱۲۰۴ھ ۱۲۰۵ھ ۱۲۰۶ھ ۱۲۰۷ھ ۱۲۰۸ھ ۱۲۰۹ھ ۱۲۱۰ھ ۱۲۱۱ھ ۱۲۱۲ھ ۱۲۱۳ھ ۱۲۱۴ھ ۱۲۱۵ھ ۱۲۱۶ھ ۱۲۱۷ھ ۱۲۱۸ھ ۱۲۱۹ھ ۱۲۲۰ھ ۱۲۲۱ھ ۱۲۲۲ھ ۱۲۲۳ھ ۱۲۲۴ھ ۱۲۲۵ھ ۱۲۲۶ھ ۱۲۲۷ھ ۱۲۲۸ھ ۱۲۲۹ھ ۱۲۳۰ھ ۱۲۳۱ھ ۱۲۳۲ھ ۱۲۳۳ھ ۱۲۳۴ھ ۱۲۳۵ھ ۱۲۳۶ھ ۱۲۳۷ھ ۱۲۳۸ھ ۱۲۳۹ھ ۱۲۴۰ھ ۱۲۴۱ھ ۱۲۴۲ھ ۱۲۴۳ھ ۱۲۴۴ھ ۱۲۴۵ھ ۱۲۴۶ھ ۱۲۴۷ھ ۱۲۴۸ھ ۱۲۴۹ھ ۱۲۵۰ھ ۱۲۵۱ھ ۱۲۵۲ھ ۱۲۵۳ھ ۱۲۵۴ھ ۱۲۵۵ھ ۱۲۵۶ھ ۱۲۵۷ھ ۱۲۵۸ھ ۱۲۵۹ھ ۱۲۶۰ھ ۱۲۶۱ھ ۱۲۶۲ھ ۱۲۶۳ھ ۱۲۶۴ھ ۱۲۶۵ھ ۱۲۶۶ھ ۱۲۶۷ھ ۱۲۶۸ھ ۱۲۶۹ھ ۱۲۷۰ھ ۱۲۷۱ھ ۱۲۷۲ھ ۱۲۷۳ھ ۱۲۷۴ھ ۱۲۷۵ھ ۱۲۷۶ھ ۱۲۷۷ھ ۱۲۷۸ھ ۱۲۷۹ھ ۱۲۸۰ھ ۱۲۸۱ھ ۱۲۸۲ھ ۱۲۸۳ھ ۱۲۸۴ھ ۱۲۸۵ھ ۱۲۸۶ھ ۱۲۸۷ھ ۱۲۸۸ھ ۱۲۸۹ھ ۱۲۹۰ھ ۱۲۹۱ھ ۱۲۹۲ھ ۱۲۹۳ھ ۱۲۹۴ھ ۱۲۹۵ھ ۱۲۹۶ھ ۱۲۹۷ھ ۱۲۹۸ھ ۱۲۹۹ھ ۱۳۰۰ھ ۱۳۰۱ھ ۱۳۰۲ھ ۱۳۰۳ھ ۱۳۰۴ھ ۱۳۰۵ھ ۱۳۰۶ھ ۱۳۰۷ھ ۱۳۰۸ھ ۱۳۰۹ھ ۱۳۱۰ھ ۱۳۱۱ھ ۱۳۱۲ھ ۱۳۱۳ھ ۱۳۱۴ھ ۱۳۱۵ھ ۱۳۱۶ھ ۱۳۱۷ھ ۱۳۱۸ھ ۱۳۱۹ھ ۱۳۲۰ھ ۱۳۲۱ھ ۱۳۲۲ھ ۱۳۲۳ھ ۱۳۲۴ھ ۱۳۲۵ھ ۱۳۲۶ھ ۱۳۲۷ھ ۱۳۲۸ھ ۱۳۲۹ھ ۱۳۳۰ھ ۱۳۳۱ھ ۱۳۳۲ھ ۱۳۳۳ھ ۱۳۳۴ھ ۱۳۳۵ھ ۱۳۳۶ھ ۱۳۳۷ھ ۱۳۳۸ھ ۱۳۳۹ھ ۱۳۴۰ھ ۱۳۴۱ھ ۱۳۴۲ھ ۱۳۴۳ھ ۱۳۴۴ھ ۱۳۴۵ھ ۱۳۴۶ھ ۱۳۴۷ھ ۱۳۴۸ھ ۱۳۴۹ھ ۱۳۵۰ھ ۱۳۵۱ھ ۱۳۵۲ھ ۱۳۵۳ھ ۱۳۵۴ھ ۱۳۵۵ھ ۱۳۵۶ھ ۱۳۵۷ھ ۱۳۵۸ھ ۱۳۵۹ھ ۱۳۶۰ھ ۱۳۶۱ھ ۱۳۶۲ھ ۱۳۶۳ھ ۱۳۶۴ھ ۱۳۶۵ھ ۱۳۶۶ھ ۱۳۶۷ھ ۱۳۶۸ھ ۱۳۶۹ھ ۱۳۷۰ھ ۱۳۷۱ھ ۱۳۷۲ھ ۱۳۷۳ھ ۱۳۷۴ھ ۱۳۷۵ھ ۱۳۷۶ھ ۱۳۷۷ھ ۱۳۷۸ھ ۱۳۷۹ھ ۱۳۸۰ھ ۱۳۸۱ھ ۱۳۸۲ھ ۱۳۸۳ھ ۱۳۸۴ھ ۱۳۸۵ھ ۱۳۸۶ھ ۱۳۸۷ھ ۱۳۸۸ھ ۱۳۸۹ھ ۱۳۹۰ھ ۱۳۹۱ھ ۱۳۹۲ھ ۱۳۹۳ھ ۱۳۹۴ھ ۱۳۹۵ھ ۱۳۹۶ھ ۱۳۹۷ھ ۱۳۹۸ھ ۱۳۹۹ھ ۱۴۰۰ھ ۱۴۰۱ھ ۱۴۰۲ھ ۱۴۰۳ھ ۱۴۰۴ھ ۱۴۰۵ھ ۱۴۰۶ھ ۱۴۰۷ھ ۱۴۰۸ھ ۱۴۰۹ھ ۱۴۱۰ھ ۱۴۱۱ھ ۱۴۱۲ھ ۱۴۱۳ھ ۱۴۱۴ھ ۱۴۱۵ھ ۱۴۱۶ھ ۱۴۱۷ھ ۱۴۱۸ھ ۱۴۱۹ھ ۱۴۲۰ھ ۱۴۲۱ھ ۱۴۲۲ھ ۱۴۲۳ھ ۱۴۲۴ھ ۱۴۲۵ھ ۱۴۲۶ھ ۱۴۲۷ھ ۱۴۲۸ھ ۱۴۲۹ھ ۱۴۳۰ھ ۱۴۳۱ھ ۱۴۳۲ھ ۱۴۳۳ھ ۱۴۳۴ھ ۱۴۳۵ھ ۱۴۳۶ھ ۱۴۳۷ھ ۱۴۳۸ھ ۱۴۳۹ھ ۱۴۴۰ھ ۱۴۴۱ھ ۱۴۴۲ھ ۱۴۴۳ھ ۱۴۴۴ھ ۱۴۴۵ھ ۱۴۴۶ھ ۱۴۴۷ھ ۱۴۴۸ھ ۱۴۴۹ھ ۱۴۵۰ھ ۱۴۵۱ھ ۱۴۵۲ھ ۱۴۵۳ھ ۱۴۵۴ھ ۱۴۵۵ھ ۱۴۵۶ھ ۱۴۵۷ھ ۱۴۵۸ھ ۱۴۵۹ھ ۱۴۶۰ھ ۱۴۶۱ھ ۱۴۶۲ھ ۱۴۶۳ھ ۱۴۶۴ھ ۱۴۶۵ھ ۱۴۶۶ھ ۱۴۶۷ھ ۱۴۶۸ھ ۱۴۶۹ھ ۱۴۷۰ھ ۱۴۷۱ھ ۱۴۷۲ھ ۱۴۷۳ھ ۱۴۷۴ھ ۱۴۷۵ھ ۱۴۷۶ھ ۱۴۷۷ھ ۱۴۷۸ھ ۱۴۷۹ھ ۱۴۸۰ھ ۱۴۸۱ھ ۱۴۸۲ھ ۱۴۸۳ھ ۱۴۸۴ھ ۱۴۸۵ھ ۱۴۸۶ھ ۱۴۸۷ھ ۱۴۸۸ھ ۱۴۸۹ھ ۱۴۹۰ھ ۱۴۹۱ھ ۱۴۹۲ھ ۱۴۹۳ھ ۱۴۹۴ھ ۱۴۹۵ھ ۱۴۹۶ھ ۱۴۹۷ھ ۱۴۹۸ھ ۱۴۹۹ھ ۱۵۰۰ھ ۱۵۰۱ھ ۱۵۰۲ھ ۱۵۰۳ھ ۱۵۰۴ھ ۱۵۰۵ھ ۱۵۰۶ھ ۱۵۰۷ھ ۱۵۰۸ھ ۱۵۰۹ھ ۱۵۱۰ھ ۱۵۱۱ھ ۱۵۱۲ھ ۱۵۱۳ھ ۱۵۱۴ھ ۱۵۱۵ھ ۱۵۱۶ھ ۱۵۱۷ھ ۱۵۱۸ھ ۱۵۱۹ھ ۱۵۲۰ھ ۱۵۲۱ھ ۱۵۲۲ھ ۱۵۲۳ھ ۱۵۲۴ھ ۱۵۲۵ھ ۱۵۲۶ھ ۱۵۲۷ھ ۱۵۲۸ھ ۱۵۲۹ھ ۱۵۳۰ھ ۱۵۳۱ھ ۱۵۳۲ھ ۱۵۳۳ھ ۱۵۳۴ھ ۱۵۳۵ھ ۱۵۳۶ھ ۱۵۳۷ھ ۱۵۳۸ھ ۱۵۳۹ھ ۱۵۴۰ھ ۱۵۴۱ھ ۱۵۴۲ھ ۱۵۴۳ھ ۱۵۴۴ھ ۱۵۴۵ھ ۱۵۴۶ھ ۱۵۴۷ھ ۱۵۴۸ھ ۱۵۴۹ھ ۱۵۵۰ھ ۱۵۵۱ھ ۱۵۵۲ھ ۱۵۵۳ھ ۱۵۵۴ھ ۱۵۵۵ھ ۱۵۵۶ھ ۱۵۵۷ھ ۱۵۵۸ھ ۱۵۵۹ھ ۱۵۶۰ھ ۱۵۶۱ھ ۱۵۶۲ھ ۱۵۶۳ھ ۱۵۶۴ھ ۱۵۶۵ھ ۱۵۶۶ھ ۱۵۶۷ھ ۱۵۶۸ھ ۱۵۶۹ھ ۱۵۷۰ھ ۱۵۷۱ھ ۱۵۷۲ھ ۱۵۷۳ھ ۱۵۷۴ھ ۱۵۷۵ھ ۱۵۷۶ھ ۱۵۷۷ھ ۱۵۷۸ھ ۱۵۷۹ھ ۱۵۸۰ھ ۱۵۸۱ھ ۱۵۸۲ھ ۱۵۸۳ھ ۱۵۸۴ھ ۱۵۸۵ھ ۱۵۸۶ھ ۱۵۸۷ھ ۱۵۸۸ھ ۱۵۸۹ھ ۱۵۹۰ھ ۱۵۹۱ھ ۱۵۹۲ھ ۱۵۹۳ھ ۱۵۹۴ھ ۱۵۹۵ھ ۱۵۹۶ھ ۱۵۹۷ھ ۱۵۹۸ھ ۱۵۹۹ھ ۱۶۰۰ھ ۱۶۰۱ھ ۱۶۰۲ھ ۱۶۰۳ھ ۱۶۰۴ھ ۱۶۰۵ھ ۱۶۰۶ھ ۱۶۰۷ھ ۱۶۰۸ھ ۱۶۰۹ھ ۱۶۱۰ھ ۱۶۱۱ھ ۱۶۱۲ھ ۱۶۱۳ھ ۱۶۱۴ھ ۱۶۱۵ھ ۱۶۱۶ھ ۱۶۱۷ھ ۱۶۱۸ھ ۱۶۱۹ھ ۱۶۲۰ھ ۱۶۲۱ھ ۱۶۲۲ھ ۱۶۲۳ھ ۱۶۲۴ھ ۱۶۲۵ھ ۱۶۲۶ھ ۱۶۲۷ھ ۱۶۲۸ھ ۱۶۲۹ھ ۱۶۳۰ھ ۱۶۳۱ھ ۱۶۳۲ھ ۱۶۳۳ھ ۱۶۳۴ھ ۱۶۳۵ھ ۱۶۳۶ھ ۱۶۳۷ھ ۱۶۳۸ھ ۱۶۳۹ھ ۱۶۴۰ھ ۱۶۴۱ھ ۱۶۴۲ھ ۱۶۴۳ھ ۱۶۴۴ھ ۱۶۴۵ھ ۱۶۴۶ھ ۱۶۴۷ھ ۱۶۴۸ھ ۱۶۴۹ھ ۱۶۵۰ھ ۱۶۵۱ھ ۱۶۵۲ھ ۱۶۵۳ھ ۱۶۵۴ھ ۱۶۵۵ھ ۱۶۵۶ھ ۱۶۵۷ھ ۱۶۵۸ھ ۱۶۵۹ھ ۱۶۶۰ھ ۱۶۶۱ھ ۱۶۶۲ھ ۱۶۶۳ھ ۱۶۶۴ھ ۱۶۶۵ھ ۱۶۶۶ھ ۱۶۶۷ھ ۱۶۶۸ھ ۱۶۶۹ھ ۱۶۷۰ھ ۱۶۷۱ھ ۱۶۷۲ھ ۱۶۷۳ھ ۱۶۷۴ھ ۱۶۷۵ھ ۱۶۷۶ھ ۱۶۷۷ھ ۱۶۷۸ھ ۱۶۷۹ھ ۱۶۸۰ھ ۱۶۸۱ھ ۱۶۸۲ھ ۱۶۸۳ھ ۱۶۸۴ھ ۱۶۸۵ھ ۱۶۸۶ھ ۱۶۸۷ھ ۱۶۸۸ھ ۱۶۸۹ھ ۱۶۹۰ھ ۱۶۹۱ھ ۱۶۹۲ھ ۱۶۹۳ھ ۱۶۹۴ھ ۱۶۹۵ھ ۱۶۹۶ھ ۱۶۹۷ھ ۱۶۹۸ھ ۱۶۹۹ھ ۱۷۰۰ھ ۱۷۰۱ھ ۱۷۰۲ھ ۱۷۰۳ھ ۱۷۰۴ھ ۱۷۰۵ھ ۱۷۰۶ھ ۱۷۰۷ھ ۱۷۰۸ھ ۱۷۰۹ھ ۱۷۱۰ھ ۱۷۱۱ھ ۱۷۱۲ھ ۱۷۱۳ھ ۱۷۱۴ھ ۱۷۱۵ھ ۱۷۱۶ھ ۱۷۱۷ھ ۱۷۱۸ھ ۱۷۱۹ھ ۱۷۲۰ھ ۱۷۲۱ھ ۱۷۲۲ھ ۱۷۲۳ھ ۱۷۲۴ھ ۱۷۲۵ھ ۱۷۲۶ھ ۱۷۲۷ھ ۱۷۲۸ھ ۱۷۲۹ھ ۱۷۳۰ھ ۱۷۳۱ھ ۱۷۳۲ھ ۱۷۳۳ھ ۱۷۳۴ھ ۱۷۳۵ھ ۱۷۳۶ھ ۱۷۳۷ھ ۱۷۳۸ھ ۱۷۳۹ھ ۱۷۴۰ھ ۱۷۴۱ھ ۱۷۴۲ھ ۱۷۴۳ھ ۱۷۴۴ھ ۱۷۴۵ھ ۱۷۴۶ھ ۱۷۴۷ھ ۱۷۴۸ھ ۱۷۴۹ھ ۱۷۵۰ھ ۱۷۵۱ھ ۱۷۵۲ھ ۱۷۵۳ھ ۱۷۵۴ھ ۱۷۵۵ھ ۱۷۵۶ھ ۱۷۵۷ھ ۱۷۵۸ھ ۱۷۵۹ھ ۱۷۶۰ھ ۱۷۶۱ھ ۱۷۶۲ھ ۱۷۶۳ھ ۱۷۶۴ھ ۱۷۶۵ھ ۱۷۶۶ھ ۱۷۶۷ھ ۱۷۶۸ھ ۱۷۶۹ھ ۱۷۷۰ھ ۱۷۷۱ھ ۱۷۷۲ھ ۱۷۷۳ھ ۱۷۷۴ھ ۱۷۷۵ھ ۱۷۷۶ھ ۱۷۷۷ھ ۱۷۷۸ھ ۱۷۷۹ھ ۱۷۸۰ھ ۱۷۸۱ھ ۱۷۸۲ھ ۱۷۸۳ھ ۱۷۸۴ھ ۱۷۸۵ھ ۱۷۸۶ھ ۱۷۸۷ھ ۱۷۸۸ھ ۱۷۸۹ھ ۱۷۹۰ھ ۱۷۹۱ھ ۱۷۹۲ھ ۱۷۹۳ھ ۱۷۹۴ھ ۱۷۹۵ھ ۱۷۹۶ھ ۱۷۹۷ھ ۱۷۹۸ھ ۱۷۹۹ھ ۱۸۰۰ھ ۱۸۰۱ھ ۱۸۰۲ھ ۱۸۰۳ھ ۱۸۰۴ھ ۱۸۰۵ھ ۱۸۰۶ھ ۱۸۰۷ھ ۱۸۰۸ھ ۱۸۰۹ھ ۱۸۱۰ھ ۱۸۱۱ھ ۱۸۱۲ھ ۱۸۱۳ھ ۱۸۱۴ھ ۱۸۱۵ھ ۱۸۱۶ھ ۱۸۱۷ھ ۱۸۱۸ھ ۱۸۱۹ھ ۱۸۲۰ھ ۱۸۲۱ھ ۱۸۲۲ھ ۱۸۲۳ھ ۱۸۲۴ھ ۱۸۲۵ھ ۱۸۲۶ھ ۱۸۲۷ھ ۱۸۲۸ھ ۱۸۲۹ھ ۱۸۳۰ھ ۱۸۳۱ھ ۱۸۳۲ھ ۱۸۳۳ھ ۱۸۳۴ھ ۱۸۳۵ھ ۱۸۳۶ھ ۱۸۳۷ھ ۱۸۳۸ھ ۱۸۳۹ھ ۱۸۴۰ھ ۱۸۴۱ھ ۱۸۴۲ھ ۱۸۴۳ھ ۱۸۴۴ھ ۱۸۴۵ھ ۱۸۴۶ھ ۱۸۴۷ھ ۱۸۴۸ھ ۱۸۴۹ھ ۱۸۵۰ھ ۱۸۵۱ھ ۱۸۵۲ھ ۱۸۵۳ھ ۱۸۵۴ھ ۱۸۵۵ھ ۱۸۵۶ھ ۱۸۵۷ھ ۱۸۵۸ھ ۱۸۵۹ھ ۱۸۶۰ھ ۱۸۶۱ھ ۱۸۶۲ھ ۱۸۶۳ھ ۱۸۶۴ھ ۱۸۶۵ھ ۱۸۶۶ھ ۱۸۶۷ھ ۱۸۶۸ھ ۱۸۶۹ھ ۱۸۷۰ھ ۱۸۷۱ھ ۱۸۷۲ھ ۱۸۷۳ھ ۱۸۷۴ھ ۱۸۷۵ھ ۱۸۷۶ھ ۱۸۷۷ھ ۱۸۷۸ھ ۱۸۷۹ھ ۱۸۸۰ھ ۱۸۸۱ھ ۱۸۸۲ھ ۱۸۸۳ھ ۱۸۸۴ھ ۱۸۸۵ھ ۱۸۸۶ھ ۱۸۸۷ھ ۱۸۸۸ھ ۱۸۸۹ھ ۱۸۹۰ھ ۱۸۹۱ھ ۱۸۹۲ھ ۱۸۹۳ھ ۱۸۹۴ھ ۱۸۹۵ھ ۱۸۹۶ھ ۱۸۹۷ھ ۱۸۹۸ھ ۱۸۹۹ھ ۱۹۰۰ھ ۱۹۰۱ھ ۱۹۰۲ھ ۱۹۰۳ھ ۱۹۰۴ھ ۱۹۰۵ھ ۱۹۰۶ھ ۱۹۰۷ھ ۱۹۰۸ھ ۱۹۰۹ھ ۱۹۱۰ھ ۱۹۱۱ھ ۱۹۱۲ھ ۱۹۱۳ھ ۱۹۱۴ھ ۱۹۱۵ھ ۱۹۱۶ھ ۱۹۱۷ھ ۱۹۱۸ھ ۱۹۱۹ھ ۱۹۲۰ھ ۱۹۲۱ھ ۱۹۲۲ھ ۱۹۲۳ھ ۱۹۲۴ھ ۱۹۲۵ھ ۱۹۲۶ھ ۱۹۲۷ھ ۱۹۲۸ھ ۱۹۲۹ھ ۱۹۳۰ھ ۱۹۳۱ھ ۱۹۳۲ھ ۱۹۳۳ھ ۱۹۳۴ھ ۱۹۳۵ھ ۱۹۳۶ھ ۱۹۳۷ھ ۱۹۳۸ھ ۱۹۳۹ھ ۱۹۴۰ھ ۱۹۴۱ھ ۱۹۴۲ھ ۱۹۴۳ھ ۱۹۴۴ھ ۱۹۴۵ھ ۱۹۴۶ھ ۱۹۴۷ھ ۱۹۴۸ھ ۱۹۴۹ھ ۱۹۵۰ھ ۱۹۵۱ھ ۱۹۵۲ھ ۱۹۵۳ھ ۱۹۵۴ھ ۱۹۵۵ھ ۱۹۵۶ھ ۱۹۵۷ھ ۱۹۵۸ھ ۱۹۵۹ھ ۱۹۶۰ھ ۱۹۶۱ھ ۱۹۶۲ھ ۱۹۶۳ھ ۱۹۶۴ھ ۱۹۶۵ھ ۱۹۶۶ھ ۱۹۶۷ھ ۱۹۶۸ھ ۱۹۶۹ھ ۱۹۷۰ھ ۱۹۷۱ھ ۱۹۷۲ھ ۱۹۷۳ھ ۱۹۷۴ھ ۱۹۷۵ھ ۱۹۷۶ھ ۱۹۷۷ھ ۱۹۷۸ھ ۱۹۷۹ھ ۱۹۸۰ھ ۱۹۸۱ھ ۱۹۸۲ھ ۱۹۸۳ھ ۱۹۸۴ھ ۱۹۸۵ھ ۱۹۸۶ھ ۱۹۸۷ھ ۱۹۸۸ھ ۱۹۸۹ھ ۱۹۹۰ھ ۱۹۹۱ھ ۱۹۹۲ھ ۱۹۹۳ھ ۱۹۹۴ھ ۱۹۹۵ھ ۱۹۹۶ھ ۱۹۹۷ھ ۱۹۹۸ھ ۱۹۹۹ھ ۲۰۰۰ھ ۲۰۰۱ھ ۲۰۰۲ھ ۲۰۰۳ھ ۲۰۰۴ھ ۲۰۰۵ھ ۲۰۰۶ھ ۲۰۰۷ھ ۲۰۰۸ھ ۲۰۰۹ھ ۲۰۱۰ھ ۲۰۱۱ھ ۲۰۱۲ھ ۲۰۱۳ھ ۲۰۱۴ھ ۲۰۱۵ھ ۲۰۱۶ھ ۲۰۱۷ھ ۲۰۱۸ھ ۲۰۱۹ھ ۲۰۲۰ھ ۲۰۲۱ھ ۲۰۲۲ھ ۲۰۲۳ھ ۲۰۲۴ھ ۲۰۲۵ھ ۲۰۲۶ھ ۲۰۲۷ھ ۲۰۲۸ھ ۲۰۲۹ھ ۲۰۳۰ھ ۲۰۳۱ھ ۲۰۳۲ھ ۲۰۳۳ھ ۲۰۳۴ھ ۲۰۳۵ھ ۲۰۳۶ھ ۲۰۳۷ھ ۲۰۳۸ھ ۲۰۳۹ھ ۲۰۴۰ھ ۲۰۴۱ھ ۲۰۴۲ھ ۲۰۴۳ھ ۲۰۴۴ھ ۲۰۴۵ھ ۲۰۴۶ھ ۲۰۴۷ھ ۲۰۴۸ھ ۲۰۴۹ھ ۲۰۵۰ھ ۲۰۵۱ھ ۲۰۵۲ھ ۲۰۵۳ھ ۲۰۵۴ھ ۲۰۵۵ھ ۲۰۵۶ھ ۲۰۵۷ھ ۲۰۵۸ھ ۲۰۵۹ھ ۲۰۶۰ھ ۲۰۶۱ھ ۲۰۶۲ھ ۲۰۶۳ھ ۲۰۶۴ھ ۲۰۶۵ھ ۲۰۶۶ھ ۲۰۶۷ھ ۲۰۶۸ھ ۲۰۶۹ھ ۲۰۷۰ھ ۲۰۷۱ھ ۲۰۷۲ھ ۲۰۷۳ھ ۲۰۷۴ھ ۲۰۷۵ھ ۲۰۷۶ھ ۲۰۷۷ھ ۲۰۷۸ھ ۲۰۷۹ھ ۲۰۸۰ھ ۲۰۸۱ھ ۲۰۸۲ھ ۲۰۸۳ھ ۲۰۸۴ھ ۲۰۸۵ھ ۲۰۸۶ھ ۲۰۸۷ھ ۲۰۸۸ھ ۲۰۸۹ھ ۲۰۹۰ھ ۲۰۹۱ھ ۲۰۹۲ھ ۲۰۹۳ھ ۲۰۹۴ھ ۲۰۹۵ھ ۲۰۹۶ھ ۲۰۹۷ھ ۲۰۹۸ھ ۲۰۹۹ھ ۲۱۰۰ھ ۲۱۰۱ھ ۲۱۰۲ھ ۲۱۰۳ھ ۲۱۰۴ھ ۲۱۰۵ھ ۲۱۰۶ھ ۲۱۰۷ھ ۲۱۰۸ھ ۲۱۰۹ھ ۲۱۱۰ھ ۲۱۱۱ھ ۲۱۱۲ھ ۲۱۱۳ھ ۲۱۱۴ھ ۲۱۱۵ھ ۲۱۱۶ھ ۲۱۱۷ھ ۲۱۱۸ھ ۲۱۱۹ھ ۲۱۲۰ھ ۲۱۲۱ھ ۲۱۲۲ھ ۲۱۲۳ھ ۲۱۲۴ھ ۲۱۲۵ھ ۲۱۲۶ھ ۲۱۲۷ھ ۲۱۲۸ھ ۲۱۲۹ھ ۲۱۳۰ھ ۲۱۳۱ھ ۲۱۳۲ھ ۲۱۳۳ھ ۲۱۳۴ھ ۲۱۳۵ھ ۲۱۳۶ھ ۲۱۳۷ھ ۲۱۳۸ھ ۲۱۳۹ھ ۲۱۴۰ھ ۲۱۴۱ھ ۲۱۴۲ھ ۲۱۴۳ھ ۲۱۴۴ھ ۲۱۴۵ھ ۲۱۴۶ھ ۲۱۴۷ھ ۲۱۴۸ھ ۲۱۴۹ھ ۲۱۵۰ھ ۲۱۵۱ھ ۲۱۵۲ھ ۲۱۵۳ھ ۲۱۵۴ھ ۲۱۵۵ھ ۲۱۵۶ھ ۲۱۵۷ھ ۲۱۵۸ھ ۲۱۵۹ھ ۲۱۶۰ھ ۲۱۶۱ھ ۲۱۶۲ھ ۲۱۶۳ھ ۲۱۶۴ھ ۲۱۶۵ھ ۲۱۶۶ھ ۲۱۶۷ھ ۲۱۶۸ھ ۲۱۶۹ھ ۲۱۷۰ھ ۲۱۷۱ھ ۲۱۷۲ھ ۲۱۷۳ھ ۲۱۷۴ھ ۲۱۷۵ھ ۲۱۷۶ھ ۲۱۷۷ھ ۲۱۷۸ھ ۲۱۷۹ھ ۲۱۸۰ھ ۲۱۸۱ھ ۲۱۸۲ھ ۲۱۸۳ھ ۲۱۸۴ھ ۲۱۸۵ھ ۲۱۸۶ھ ۲۱۸۷ھ ۲۱۸۸ھ ۲۱۸۹ھ ۲۱۹۰ھ ۲۱۹۱ھ ۲۱۹۲ھ ۲۱۹۳ھ ۲۱۹۴ھ ۲۱۹۵ھ ۲۱۹۶ھ ۲۱۹۷ھ ۲۱۹۸ھ ۲۱۹۹ھ ۲۲۰۰ھ ۲۲۰۱ھ ۲۲۰۲ھ ۲۲۰۳ھ ۲۲۰۴ھ ۲۲۰۵ھ ۲۲۰۶ھ ۲۲۰۷ھ ۲۲۰۸ھ ۲۲۰۹ھ ۲۲۱۰ھ ۲۲۱۱ھ ۲۲۱۲ھ ۲۲۱۳ھ ۲۲۱۴ھ ۲۲۱۵ھ ۲۲۱۶ھ ۲۲۱۷ھ ۲۲۱۸ھ ۲۲۱۹ھ ۲۲۲۰ھ ۲۲۲۱ھ ۲۲۲۲ھ ۲۲۲۳ھ ۲۲۲۴ھ ۲۲۲۵ھ ۲۲۲۶ھ ۲۲۲۷ھ ۲۲۲۸ھ ۲۲۲۹ھ ۲۲۳۰ھ ۲۲۳۱ھ ۲۲۳۲ھ ۲۲۳۳ھ ۲۲۳۴ھ ۲۲۳۵ھ ۲۲۳۶ھ ۲۲۳۷ھ ۲۲۳۸ھ ۲۲۳۹ھ ۲۲۴۰ھ ۲۲۴۱ھ ۲۲۴۲ھ ۲۲۴۳ھ ۲۲۴۴ھ ۲۲۴۵ھ ۲۲۴۶ھ ۲۲۴۷ھ ۲۲۴۸ھ ۲۲۴۹ھ ۲۲۵۰ھ ۲۲۵۱ھ ۲۲۵۲ھ ۲۲۵۳ھ ۲۲۵۴ھ ۲۲۵۵ھ ۲۲۵۶ھ ۲۲۵۷ھ ۲۲۵۸ھ ۲۲۵۹ھ ۲۲۶۰ھ ۲۲۶۱ھ ۲۲۶۲ھ ۲۲۶۳ھ ۲۲۶۴ھ ۲۲۶۵ھ ۲۲۶۶ھ ۲۲۶۷ھ ۲۲۶۸ھ ۲۲۶۹ھ ۲۲۷۰ھ ۲۲۷۱ھ ۲۲۷۲ھ ۲۲۷۳ھ ۲۲۷۴ھ ۲۲۷۵ھ ۲۲۷۶ھ ۲۲

لَا تَلْبَسُوا الْحَبِيرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوا فِي
أَنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صَحَافِهَا
فَاتَّكَمَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ

باب ۲۵۲ ذِکْرُ الطَّعَامِ

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
تَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ
الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتُوجَةِ
رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ
الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ
الثَّمَرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ
الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ
رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ
الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْخُضْلَتِ لَيْسَ
لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ

دیبا (ریشی کپڑے) نہ پہنوز نہ سونے چاندی کے برتن میں پانی پرینہ سونے
چاندی کی رکابیں میں کھانا کھاؤ کیوں کہ سونے چاندی کے برتن دنیا میں
کافروں کے لیے ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہیں۔

باب کھانے کا بیان۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ و فلاح یثربی
نے انہوں نے قتادہ بن و عامر سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں
نے ابو موسیٰ اشعریٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو مومن قرآن پڑھتا ہے اس پر عمل کرتا ہے اس کی مثال ترنجہ میٹھی لیں
جی کی سی ہے اور بھی اچھی لطیف مزہ بھی عمدہ شربین اور جو مومن قرآن نہیں
پڑھتا اس کے احکام پر عمل نہیں کرتا، اس کی مثال کھجور کی سی ہے۔
خوشبو تو اس میں نہیں مگر مزہ میٹھا ہے اور جو منافق ہے زبان سے
قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحان کی سی ہے جس میں خوشبو
ہے مگر مزہ کڑوا۔ اور جو منافق و نفاق کے ساتھ کھنٹا قرآن بھی نہیں
پڑھتا (وہ سب سے بدتر) اس کی مثال اندرائن کے پھل کی سی ہے خوشبو بھی
(بلکہ بدبو) اور مزہ بھی کڑوا۔

۱۔ خاص چاندی اور خالص سونے کے برتن میں تو کھانا پینا بالاتفاق حرام ہے مرد اور عورت سب کے لیے اور جس میں چاندی اور تان یا سونا اور پتلہ غلط ہر جامد
سونے کا جامع ہر اس میں انتہا ہے اور راجح اس کی حرمت ہے مسلمانوں کو جو آپ نے ریشی کپڑے اور چاندی سونے کے برتنوں کے استعمال سے منع کیا اس سے
اصل فرض یہ بھی کہ مسلمان کافروں کی طرح اگر انش طلب نہ ہو جائیں اور پیش و عشرت میں نہ پڑ جائیں اور مسلمان سے پاس اگر سنا چاندی ہو تو اپنے صحابہ کی حد کرے
جہلو کے سامان میں خرچ کرے جو کہ کھولے ٹھکان کو کھولے پینے کو سقا امداد کی لکڑا اور کھلے پینے کو تانبے اور پتلہ اور مین اور صینی اور شیشہ کے
برتن کافی ہیں مسلمانوں کی ابتدا سپاہیوں سے ہوئی ہے اور ان کے باپ دادا سب سپاہی گزرے ہیں سپاہیوں کو عورتوں کی طرح تکلفات اور تنوعات سے کیا
واسطہ انہوں نے اپنے پیغمبر کے ارشاد کا کچھ خیال نہ رکھا اور مسلمان بادشاہوں اور امروں نے کافروں سے بھی زیادہ بڑھ کر تکلفات شروع کئے کافروں
سے کئی حد سے زیادہ پیش و عشرت کرنے لگے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اعلیٰ دولت اور حکومت خاک میں مل گئی اب وہی مسلمان جو چاندی سونے کے برتنوں میں کھاتے پیتے
تھے ان شینہ کو قیام ہیں اور کافروں کی خدمت گزار سی سائیس کر کے اپنا پیٹ بھرتے ہیں یہ خدا ہی کے افضال کی سزا ہے اپنے تئیں آپ طاعت کریں جو عظم حاصل
کر کے سادگی اور سہولت کا سہارا بن جائیں غالب آئے گی پیش و پسند اور جاہل قوم کبھی اس پر غالب نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ ۱۵ اس طرح ایمان کی شریعت میں
مرد ہے گزراہری نگہ سب ہیں ۱۲ منہ ۱۵ قراب ایسے ہی شائق ذراں کا قاری ظاہر میں اچھا معلوم ہوتا ہے مگر اندر نفاق کی تلخی بھری ہوئی ہے ۱۲ منہ ۱۵ یہ
حدیث اور پرکھ چکی ہے اس باب میں لا کر امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ مزہ دار اور خوشبو دار کھانا کھانا درست ہے کیونکہ مومن کی مثال آپ نے اس سے دی حدیث سے
یہ بھی حکم اگر کمال طور پر ہے اللہ تعالیٰ مزہ دار کھانا تناول فرمائے تو اس کو خوشی سے کھائے حق تعالیٰ کا شکر بجا لائے اور مزہ دار کھانے کھانا نہ ہو اور حدیث کے خلاف نہیں ہے (ابن ماجہ)

ہم سے مسعود بن مسرہ نے بیان کیا کہ ہم سے خالد بن عبد اللہ طاق نے کہا ہم سے ابو الطاہر عبد اللہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے تھری کی فضیلت دوسرے کھانوں پر۔

ہم سے ابو نعیم (فصل بن یحیٰی) نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک
نے انہوں نے سنی تھے۔ انہوں نے ابراہیم دکنان روضہ فروش سے انہوں
نے البرہر ریثہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا
مفر کیا ہے ایک طرح کا عذاب ہے نہ سفر میں رہنا اچھی طرح بتا ہے نہ کھانا یا حریب
کوئی تم سے اپنا مطلب (جو سفر سے کہتا ہو) پورا کرے تو مجلسی اپنے گھر چلا
آوے۔

باب سائنسوں کے بیان میں

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن جعفر
مرانی نے انہوں نے بریمہ سے انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکحہ سے سنا
وہ کہتے تھے بربرہ (لوٹڈی) اکبرجہ سے دین کی تین باتیں معلوم ہوئیں حضرت عائشہ
نے اس کو خریدنا چاہا اور آزاد کرنا تو اس کے مالک کہنے لگے اچھا اس شرط پر
(ہم بیچتے ہیں مگر اس کا ترکہ (دولہ) ہم لیں گے حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو اگر چاہتی ہے تو دلا کی شرط اپنی کیلئے
کرٹھمے کیونکہ دلا تو اسی کو ملیگا جو (لوٹڈی غلام) آزاد کرے قاسم نے کہا دوسری
بات یہ ہے کہ بربرہ جب آزاد ہوگئی تو اس کو اختیار چاہا ہے اپنے اگلے خاوند
(مغض) کی بی بی رہے چلے اس سے الگ ہو جائے تیسری بات یہ ہے
کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے گھر میں گئے
دیکھا تو ہانسی آگ پر چڑھی ابل رہی ہے آپ نے کھانا مانگا

٣٩٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا
عُمَرُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلَ عَائِشَةُ عَلَى النَّسَاءِ
كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ
٣٩٣- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَاكِتٌ
عَنْ سُبَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ
مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ تَوَمَّهُ وَطَعَامَهُ
فَإِذَا أَقْضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعِجِلْ إِلَى
أَهْلِهِ -

یاکوب ۲۵۳۵ ا.د.م

٣٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ أُمِّهِ سَمِعَ الْقِسْمَ
بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ
سُنينَ رَأَدَتْ عَائِشَةَ أَنْ تَشْرِيَهَا فَامْتَقَتْهَا
فَقَالَ أَهْلُهَا وَلَكِنَّا الْوَلَاءُ حَذَرَ ذَلِكَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ
شِئْتُ شَرَّطْتُهُ لَهُمْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ
أَخْتَرْتُ قَالَ وَأَعْتَقْتُ فَخَبِرْتُ فِي أَنْ يَفْرَحُنَّ
زَوْجَهَا أَوْ تُفَارِقَهُ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ
وَعَلَى النَّارِ بُرْمَةٌ تَقُورُ فَدَعَا بِالْغَدَاءِ

واقعیہ مفہوم سابقہ اور جو جسے جاہل فقیہ مزہدار کھانے کو بانی نامک مکرہ بزہنہ ناکر کھاتے ہیں یہ خوب نہیں ہے بعض بزرگ ان نے کہا ہے کہ خوش ذائقہ کھانے پر تہیٰ الہی ہے اس کو مکرہ کرنا عافیت انسانا داتی ہے اس لئے دواۓی مفہوم ذام الحبر البریجین عبد الرحمن کھلم قے ۱۷۰۰ میں اس شرط کو منظور کر کے کہ دلا دی لیں گے ۱۲ منہ ۱۷۰۰ اس شرط سے ہر گاہ کا سامہ۔

فَأَرَفَى مُحَبِّزٍ وَأُدِمَ مِنْ أَدَمَ الْبَيْتِ فَقَالَ النَّاسُ
لَحْمًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنَّهُ
نَحْنُ نَصُدِّقُ عَلَى بَرِيرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا
فَقَالَ هُوَ صَدَقَهُ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَنَا.

باب ۲۵۵ الْحُلُوءِ وَالْعَسَلِ

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا شَيْخُ اسْتَحَقُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَنْ
إِبْنِ أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ الْحُلُوءَ
۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ
قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُذَيْلِ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَرٍّ
عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ
أَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشَبَعِ
بَطْنِي حِينَ لَا أَكُلُ الْخُبَيْرَ وَلَا أَلْبَسُ الْخُبَيْرَ
وَلَا يَحْدُثُ لِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةٌ وَلَا لِي بَطْنِي
بِالْحَضْبَاءِ وَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ وَهِيَ
مَعِيَ كَيْ يَنْقَلِبَ فِي فِطْعَتِي وَخَيْرُ النَّاسِ
لِلْمَسَاكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَنْقَلِبُ بِنَا
فِطْعُمَنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ
لِيَخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُمَّةَ لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ
فَنَسْتَنْقِهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کچھ رہا سی سالن سے آئیں آپ نے فرمایا وہ میں
نے تو خود دیکھا ہے گوشت پک رہا تھا ہڈی میں انہوں نے کہا بخاری شاد ہو یا
رسول اللہ اگر وہ نیرت کا گوشت ہے جو بریرہ لکھی نے لہذا دیا تھا وہ تحفہ کے طور پر
ہمارے پاس لے آئی آپ نے فرمایا بریرہ کیلئے یہ گوشت غیرت تھا اور ہمارے
لیے تو تحفہ ہے دم اس کو کھاتے ہیں۔

باب بیٹھے اور شہد کا بیان

عمر سے اسحاق بن ابراہیم غنظلی نے بیان کیا انہوں نے ابواسامہ سے
انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو میرے باپ نے خبر دی انہوں نے
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت بیٹھے اور شہد کر لیتے تھے
ہم سے عبدالرحمن بن شیبہ نے بیان کیا کہا مجھ کو محمد بن اسماعیل بن ابی
فدک نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمن بن ابی قریبہ سے انہوں نے سعید بن ابی سعید
مقبوری سے انہوں نے ابوبکر بن عروہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ اس لیے لگا رہتا تھا کہ پیٹ بھرا کھانا کھاتا تھا جاتے تھے وہ
زمانہ وہ تھا جب خیر روٹی (کھانا کو نہ تھی) اور نہ ریشمی کپڑا پہنتے تھے کھانا
کوئی غلام تھا میرے پاس نہ کوئی لٹری ہی (اپنا کلام آپ کر لیتا) مارے بھوک
کے (بعضے وقت) میں اپنا پیٹ کنکریوں سے لگا دیتا اور کسی شخص سے کہتا تم
ذرا افلائی آیت تو مجھ کو سناؤ حالانکہ وہ مجھ کو یاد ہوتی اس سے میری غرض
یہ ہوتی کہ وہ مجھ کو ساتھ لے کر اپنے گھر کو لوٹے اور کھانا کھلا دے
سب سے زیادہ قبا جوں سے سلوک کر لیا جعفر بن ابی طالب تھے وہ کیا
کرتے ہم لوگوں کو اپنے گھر لیا تے اور جو کچھ انکے گھر میں ہوتا وہ کھاتے کھیتی ایسا ہوتا
وہ اندر سے حال کی اٹھالٹے ہمارے گھر میں اس میں زیادہ چاٹ لیتے تھے

۱۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں آپ کا بیٹھا کھانا بیٹھا خیر خیر خیر خیر نے فقہ اقصیٰ میں نقل کیا تھلائی نے کہا اگر یہ نقل صحیح ہو تو خیر دردم سلام ملے
کھانے کو نال ہے حالانکہ شہد بھی مٹھائی میں آگیا کہ جو شہد کر دیا کہ نہ کہ وہ تمام بیٹھوں میں افضل ہے ہم دوام غذا اللہ نے فرمایا ذی شفا لاس ۱۲۸۷ء یہ جسے کھرت
بر بارش بطنی ہرام سے اور اگر شیعہ بطنی ہوائے نوحہ سے تو ترجمہ ہوا کہ پیٹ بھوک کر کے اس کے ساتھ لگا رہتا تھا جس کی وجہ سے کہ کھانا جانا اور پیٹ بھوکا تھا وہ کلام
بھوکہ تھا کوئی دھندلایا نہ فرشتہ کی خدمت میں حاضر ہوا ۱۲۸۷ء تاکہ اس کی خدمت سے پیٹ کی گڑی کم ہو ۱۲۸۷ء اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے نقل ہوا میں نے کہا
چونکہ کہیں میں شہد ہوتا ہے اور ایک طرف میں اس کی موت آتی ہے دینی شہد کی (تو اب اس کی مناسبت حاصل ہوئی) امام بخاری نے اس طرف کی طرف کیا ۱۲۸۷ء۔

باب ۲۵۶ الدُّبَاءُ

۳۹۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ ثَنَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَى مَوْلَى لَهُ خِيَاطًا فَأَقْبَى بِدُبَاءٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّهُ مِنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ -

باب ۲۵۷ الرَّجُلُ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ

إِنْ خَوَانَهُ -

۳۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحْمًا فَقَالَ اضْغَرْ لِي طَعَامًا أَدْعُو رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهَذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا فَرَأَتْ تَشْتَتُ أَدْنَتْ لَهُ وَإِنْ شِدَّتْ تَرَكْتَهُ

باب ۲۵۸ كُدُّو كَيْسَ بِيَانِ

ہم سے عمرو بن علی افلاس نے بیان کیا کہ ہم سے ازہر بن سعد نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے ثمامہ بن انس سے اپنے دادا انس بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک غلام کے پاس تشریف لے گئے جس کو آزاد کر دیا تھا وہ درزی کا پیشہ کرتا تھا آپ کے سامنے کر دیا گیا تو آپ اس کو کھانے لگے انس کہتے ہیں جب سے میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کدو یا طرح شرق سے کھاتے ہیں تو مجھ کو کدو سے محبت ہو گئی تھی۔

باب ۲۵۹ دَا بِنِے دُوسْتُوں اُور مُسْلِمَانِ بَحَاثِیُوں کِی دُورَتِ کِی لِیے کھانا مُکَلَّف سے تیار کرانا۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوالوائل سے انہوں نے ابوسعود انصاری سے انہوں نے کہا انصاری لوگوں میں ایک شخص تھا ابوشعیب اس کا ایک غلام تھا جو قصائی کا پیشہ کرتا تھا اس کا نام معلوم نہیں مگر خیر ابوشعیب نے اس غلام سے کہا تو پانچ آدمیوں کو کھانا تیار کر دے چار صحابی اور پانچویں آنحضرت کا رہیں نے دیکھا آپ کے پیچھے پر مجھ کو کا نشان تھا پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کو دعوت دی لیکن ایک اور دھڑا شخص بھی ہمارے ساتھ چلا گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوشعیب کے مکان پر پہنچے تو فرمایا ابوشعیب تو نے ہم پانچ آدمیوں کو دعوت دی تھی لیکن یہ دھڑا شخص بھی ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اب تیرا اختیار چاہیے اس کو اذان دے چلے نہ دے (اس کو روکنا دے)

اس کا ہم معلوم نہیں ہوا کہ ایک روایت میں ہے کہ اس کو روک دے اور کہتے تھے کہ وہ دعوت ہے جو مجھ کو بہت محبوب ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملنے رکھتے تھے امام احمد نے روایت کیا کہ سب کھانوں میں آپ کو کدو بہت پسند تھا حضرت عائشہ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہانڈی میں کدو بہت ذوال اس سے آدمی کا رنگ بدلتا ہے ایک حدیث میں ہے کہ وہ دھڑا بڑا دھڑا بہشت کے میرے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ کدو سے دماغ کو قوت ہوتی ہے عقل بڑھتی ہے ایک حدیث میں ہے کہ بھارت کو قوی کرتا ہے قلب کو روشن کرتا ہے ۱۲ امنہ۔

قَالَ بَلْ اَذْنُتُ لَهُ -

بَاب ۲۵۶ مَنْ اَصَافَ رَجُلًا اِلَى طَعَامٍ
وَاَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ -

۳۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسِيرٍ سَمِعَ
النَّضَرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْجٍ قَالَ كُنْتُ
غُلَامًا أَهْتَمِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى غُلَامٍ لَهُ خِيَاطٌ فَاتَاكَ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ
وَعَلَيْهِ دُبَاءٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَتَبَعُ الدُّبَاءَ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ
جَعَلْتُ أَجْمَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَاقْبَلِ الْغُلَامُ
عَلَى عَمَلِهِ قَالَ أَسْأَلُكَ أَزَالَ أَحَبُّ الدُّبَاءِ
بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَنَعَ مَا صَنَعَ

بَاب ۲۵۷ السَّمَقِ

۴۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسِيرٍ عَنْ مَالِكٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ أَنَّ خِيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُطْعِمَهُ
صَنَعَهُ فَذَهَبَتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَرُّبًا

ابن سیرین نے کہا میں نے اس کو اذن دیا۔

باب صاحب خانہ کو یہ ضرور نہیں کہ مہمان کے ساتھ
آپ بھی کھائے۔

مجھ سے عبداللہ بن مسیر نے بیان کیا انہوں نے نصر بن شبل سے
سنا کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی کہا مجھ کو ثمامہ بن عبد اللہ بن انس سے
انہوں نے اپنے دادا انس بن مالک سے انہوں نے کہا رآنحضرتؐ کے زمانہ
میں میں ایک چھوٹا تھا آپ کے ساتھ دعوت وغیرہ میں، چلا جاتا ایک
بار ایسا ہوا رآنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک غلام پاس گئے جو درزی کا
پیشہ کرتا تھا وہ ایک کھانے کا کٹرہ آپ کے سامنے لایا اس میں تیرہ
تھا اور کدو کے قندے رکھے ہوئے تھے رآنحضرتؐ کدو کے قندے دھواڑوں
طرف کٹورے میں ڈھونڈنے لگے اس نے کہا میں یہ حال دیکھ کر سنبھلے
کٹورے میں سے، جمع کر کے آپ کے سامنے کرنے لگا اور غلام اپنے
کام میں رہنے پر رونے میں لگ گیا۔ انسؓ کہتے ہیں جب سے میں نے
رآنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو اس شوق سے کھاتے دیکھا تو مجھ کو
کدو پسند ہو گیا آج تک بلا پسند ہے۔

باب شربے کا بیان۔

ہم سے عبداللہ بن مسیر نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے
انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا انس بن
مالک سے ایک درزی نے کھانا تیار کر کے رآنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دعوت دی میں بھی آپ کے ساتھ گیا وہاں کھانا کیا تھا جو کی روٹی اور

۱۔ باب کی مطابقت اس سے نکلی کہ اس نے خاص پانچ آدمیوں کو کھانا تیار کیا تو مزور اس میں شلک کیا ہوگا معلوم ہوا کہ بزبان کو اختیار ہے طفلی شمعہ یعنی جو بڑے
چلائے اجالت دے یا دوسرے بن بلائے دعوت میں جانا طرام ہے لیکن جب یہ یقین ہو کہ بزبان اس کے جانے سے شرب ہوگا اور دوا میں ہے طعمی ہو تو درست چاس
طرح اگر عام دعوت ہو تو اس میں بھی بن بلائے جانا درست ہے شرب سدری بستی دالوں کی یا سارے مہل دالوں کی دعوت ہو بیٹھے نسروں میں بیاں اتنی عبارت زاید
ہے حال محمد بن یوسف سمعت محمد بن اسماعیل یقول اذا كان الغوم على المائدة ليس لهم ان ينادوا من المائدة الى المائدة اخرى ولكن يتناول بعضهم بعضا في تلك المائدة اذ يدع
یعنی محمد بن یوسف نے کہا میں نے امام بخاری سے سنا اگر کئی دسترخوان الگ الگ مجھے ہوں تو ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخوان والوں کو کوئی کھانا اٹھا کر نہیں
دے سکتے البتہ ایک دسترخوان والے آپس میں ایک دوسرے کو دیں یا چھوڑیں ۱۲ منہ ۱۵ اس نے رآنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں کھایا ۱۶ منہ ۱۷

وَمَنْ قَاتِلُهُ دَبَّاءٌ وَقَتِيدٌ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدَّبَّاءَ مِنْ حِوَالِي الْقَصْعَةِ فَلَمَّا ذَلَّ أَحْبَبَ الدَّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَيْنِ.

باب ۲۵۹ القديد

۴۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَا لِكُنْ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَرَقَةٍ فِيهَا دَبَّاءٌ وَقَتِيدٌ فَرَأَيْتُهُ يَتَّبِعُ الدَّبَّاءَ يَأْكُلُهَا.

۴۰۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَاطِمٍ جَاءَ النَّاسُ إِذَا دَانَ يَصُوحُ الْغَنِيُّ الْفَقِيرُ وَإِنْ كُنْتُ لَزَقْتُ الْكَرَاعَ بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ وَمَا شِيعَ أَلْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ يَرَى مَتَا دُوْمِ ثَلَاثًا.

باب ۲۶۰ مَنْ تَأَوَّلَ أَوْ قَدَّمَ لَصَاحِبِهِ عَلَى الْمَائِدَةِ شَيْئًا قَالَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا يَأْسَ أَنْ يَتَأَوَّلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يَأْوِلَهُنَّ هَذِهِ الْمَائِدَةُ إِلَى مَا جِدَّةٍ أُخْرَى.

۴۰۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَبِيثًا طَاعًا رَسُولَ

کدو کا شراب اور سوکھا گوشت میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پیلے کے کناروں سے کدو کے تھلے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھا رہے تھے اس روز سے برابر کدو سے محبت ہو گئی۔

باب سوکھائے ہوئے گوشت کا بیان۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے سامنے شراب آیا اس میں کدو تھا اور سوکھا ہوا گوشت آپ کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے

ہم سے قتیبہ بن قتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبد الرحمن بن عوأس سے انہوں نے اپنے والد عوأس بن ربیعہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آپ نے بجز منع فرمایا تو یہ اس سال منع فرمایا جب لوگ بھر کے تھے آپ کا مطلب یہ تھا کہ مالدار لوگ محتاجوں کو در گوشت کھلا دیں (جو بڑے بھیس) اور ہم تو بکری کا پاد پٹھا رکھتے پندرہ پندرہ دن کے بعد کھاتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے کبھی تین دن برابر گیسوں کی روٹی اور سالن پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔

باب اگر دسترخوان پر ایک شخص دوسرے شخص کو کوئی چیز اٹھا کر دے (اس میں قباحت نہیں) اور عبد اللہ بن مبارک نے کہتا کچھ قباحت نہیں اگر ایک دسترخوان والے دوسروں کو درجی دسترخوان پہنوں کوئی چیزیں لیکن دوسرے دسترخوان والوں کو نہیں دے سکتے۔

ہم سے اسماعیل بن ابی ایس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے ایک درزی نے کھانا تیار کر کے رسول اللہ

ﷺ قربان کا گوشت کھانے اور تین دن سے زیادہ رکھ دیا۔ اس کو خود امام بخاری نے کتاب البر والصلہ میں دھل کیا ۱۸۱۸۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَطْعَامٍ صَنَعَهُ تَأَلَّى أَنَسُ
فَذَهَبَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خِلَافِ
الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خُبْزًا مِنْ شَعِيرَةٍ وَمِنْ قَافِيَةِ دُبَاءٍ وَقَالَتْ تَالِ اللَّهِ
فَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَعُ الدُّبَاءَ مِنْ
حَوْلِ الصَّخْفَةِ فَلَمَّا أَزَلَّ أَحَبَّ الدُّبَاءَ مِنْ تَوَمُّدٍ فَقَالَ
تَمَامَةٌ عَنْ أَنَسٍ فَبَعَلَتْ أَجْمَعَ الدُّبَاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ

بَابُ الرُّطْبِ بِالْقِشَاءِ

۴۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ جَعْفَرٍ بَنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالْقِشَاءِ

بَابُ الْحَشَفِ

۴۰۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ عُبَايَةَ الْجَوَظِيِّ عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ
تَضَيَّفْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَبْعًا فَكَانَ هُوَ
وَأَمْرًا أَنَّهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقُونَ اللَّيْلَ
أَثَلَاثًا يَصِلُ هَذَا ثُمَّ يُؤْطَى هَذَا وَ
سَمِعْتُهُ يَقُولُ تَسَحَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا
فَأَصَابَنِي سَبْعُ تَمْرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ
حَشَفَةٌ

۴۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی انس کہتے ہیں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ گیا اس نے جوڑی روٹی اور شرابا کدو کا اور سرکھا کثرت
سا منے رکھا انس نے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کٹورے کے کناروں سے کدو کے قندے ڈھونڈ ڈھونڈ کر رہے
ہیں اس روز سے کدو کھجور کو پسند ہو گیا برابر اب تک پسند ہے تمامہ
کی روایت میں انس سے یہ بھی ہے میں کدو کے قندے آنحضرت کے
یسے اکٹھے کرنے لگا

بَابُ كَهْجُورِ كَلَامِي رِيَا كَيْلِ مَلَاكِرْ كَهَاثِ

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو ایمن
ابن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی ایمن بن عبد الرحمن بن عوف
سے انہوں نے عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے وہ کہتے تھے میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تر کھجور اور کلامی ملا کر کھا رہے تھے

بَابُ خَرَابِ رَدِي كَهْجُورِ كَهَاثِ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں
نے عباس بن فروخ جریری سے انہوں نے ابو عثمان ہندی سے انہوں
نے کہا میں ابو ہریرہؓ پاس سات راتوں تک مہان رہا وہ اور انکی بی بی
(سیرہ بنت غزوہ) اور انکا غلام واسکانام معلوم نہیں ہوا رات کو باری باری
بیدار رہتے ہر ایک تہائی رات تک جاگتا رہتا نماز پڑھتا کھاتا پھرتا دوسرے
کو جگا دیتا اور میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو کھجوریں تقسیم کیں تو میرے
حصے میں بھی سات کھجوریں آئیں ان میں ایک خراب (سخت)

کھجور تھی

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن زکریا نے

۱۷۱۱ ہندی نے اسی نام کی روایت سے ترجمہ باب ملا کر کھجور سے ثابت ہوا کہ ایک دستہ قرآن والے دوسرے شخص کو جیسی دستہ قرآن پر بیٹھا ہوا کھانا دے
کے تھے قرآن کھانا ایک ہزار تین سو پچاس روپیہ سے زیادہ کی بات ہے ایک دوسرے کی معاف ہیں کھجور کی گڑی گڑی ترقی ہو چکی ہے ۱۳۳۰

عَنْ عَائِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا تَمْرًا فَأَصَابَنِي
وَنَهُ خَمْسُ أَرْبَعٍ تَمْرَاتٍ وَخَشَفَهُ ثُمَّ رَأَيْتُ
الْخَشَفَةَ هِيَ أَشَدُّهُنَّ لِيَضْرِبَنِي -

٢٠٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ
عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسَمِّي
فِي تَسْمِيٍّ إِلَى الْجَدَادِ وَكَانَتْ لِحَبَابِ
الْأَرْضِ النَّبِيَّ بِطَرِيقِ رُومَةَ فَجَلَسَتْ فَجَلَسَ
عَامًّا فَجَاءَنِي الْيَهُودِيُّ عِنْدَ الْجَدَادِ وَلَمْ
أَجِدْ مِنْهَا شَيْئًا فَعَلَلْتُ أَسْتَنْظِرُ إِلَى تَأْيِيلِ
فِيَابِي فَأَخْبِرُنِي ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَا صَحَابَةَ إِذَا مَشُوا نَسْتَنْظِرُ لِحَبَابِ

انہوں نے عالمِ اجل سے انہوں نے ابو عثمان بھنڈی سے انہوں نے
ابو ریحان سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو کھجوریں
تقسیم کیں میرے حصے میں پانچ کھجوریں آئیں ان میں بھی ایک خراب روئی
کھجور تھی وہ روئی کھجور اسی قسمت تھی میرے دائرے کو اس کا چبانا دشوار ہو گیا۔

باب تراز و خفک کھجور کھانا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ یحییٰ)
میں فرمایا کھجور کی جڑ بڑھ کر ہاتھ پر تازہ تازہ پکی کھجوریں گر پڑیں گی اور
بن یوسف فریابی نے بیان کیا انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے
منصور بن صفیہ سے کہا مجھ کو میری والدہ نے انہوں نے نہضت عائشہؓ سے
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے کھجور اپانی سے بیروں گئے تھے
ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالحسن (محمد بن خلف)
نے کہا مجھ سے ابو حاتم و سلم بن ہنیار نے انہوں نے ابوالیمین بن عبد الرحمن بن
عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے انہوں
نے کہا مدینہ میں ایک یہودی تھا دشا یا سا کا نام ابوالشعمہ ہے وہ میرے باغ
کی کھجوریں اترنے تک مجھ کو قرض دیا کرتا میرے پاس وہ زمین تھی خیرہ کے
رستہ پر واقع تھے ایک سال خالی گزارا اس زمین میں کھجور پیدا نہ ہوئی خیرہ
کٹنے کے وقت وہ یہودی حسب معمول اپنا قرض وصول کرنے کو آیا لیکن
میں کاٹھا کیا وہاں تھا کیا آخر میں اس سے سال آئینہ تک کی مہلت
مانگنے لگا لیکن اس نے نہ مانا نہ کہا میرا قرض ابھی دو تہہ ملا وعدہ
ہو گیا، یہ خیر آنحضرتؐ کو پہنچی کہ یہودی جابر کو اس طرح قرض
کر رہا ہے آپ نے اپنے اصحابؓ کو فرمایا چلو ہم یہودی سے لینے

۱۷۱۰ھ کی رعایت میں سات کھجوریں مذکور ہیں اور اس میں پانچ شاید ایک روایت میں راوی سے غلطی ہوئی بعضوں نے کہا شاید یہ واقعہ کسی بار بار ہو گا ۱۷۱۱ھ کے جو عورت پہنچنے اس کے لیے تادہ کھجور سے بہتر کوئی غذا نہیں اگر تادہ کھجور نہ مل سکے تو خشک کھجور ہی کھجور سے نفاس کا خون خوب بہتا ہے اس عورت کے مزاج میں گرمی پیدا ہوئی ہے اور قوت آتی ہے کھجور درگن کو نرم کر دیتی ہے اور جھنے سے درگن میں کجھاوٹ پیدا ہوتی ہے اس کا درد رفع کر دیتی ہے ۱۷۱۲ھ کی کھجور غیر اپنی وفات سے پہلے تین برس تک ہو گیا تھا دہاں سے بہت کھجور آئے لگی محقق ۱۲۱۲ھ میں کھجور کے لیے کھجور قرض رہتا پھر باغ کی کھجور رکھنے پانچ سو درہاں لکھا ۱۷۱۳ھ میں کھجور عورت عثمان نے عزیز کر کے وقف کر دیا تھا جابر کا باغ تھا ۱۷۱۴ھ میں یازمین نے اس سال وفاد میں کھجور کھائی تھیں نکالی پہلا سترہ سو عورت میں ہے جب عورت میں نفست فغا عا ہر اور دوسرا معنی اس صحت میں ہے جب نفاست فغا عا ہر جیسے ابذر کہ روایت میں ہے کہ خبثی سے ۱۷۱۵ھ

مِنَ الْيَهُودِ يَبْعَاؤُنِي فِي نَخْلٍ فَيَجْعَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْلِمُ الْيَهُودِيَّ فَيَقُولُ أَبَا الْقَيْسِ لَا أَنْظِرُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ثُمَّ جَاءَهُ تَكْلِمُهُ فَأَبَى فَقَسَمْتُ فَنَجِثْتُ بِقَلِيلٍ رُطِبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآكَلَ ثُمَّ قَالَ آيُنَ عَرَيْشَكَ يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَفَرُشِي لِي فِيهِ فَفَرَسْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقِظَ فَنَجِثْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَآكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الشَّائِيَةِ ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جِدْ وَأَقْبِضْ فَوَقَفَ فِي الْجُدَادِ فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ فَنَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عُرُوشٌ وَعَرَيْشٌ بَنَاءٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَعْرُوشَاتٍ مَا يَعْرِشُ مِنَ الْكُؤُومِ وَغَيْرِ ذَلِكَ - يُقَالُ عُرُوشَهَا أَيْبَتَهَا -

بَابُ ۲۶۳ أَكْلِ الْجُمَارِ

۴۰۸ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ

مہلت سے داتا جبر زکریا آپ مع اصحاب میرے باغ پر تشریف لائے اور یہودی سے گفتگو کرنے لگے وہ کہنے لگا ابراہیم القاسم میں تو جابر کہہ لیتے نہیں دیتے کہ تمہاری سفارش نہیں سننے کا جب آپ نے اس یہودی کی یہ یہودی گفتگو سنی تو آپ کھڑے ہوئے اور کھجور کے درختوں میں ایک چکر لگایا پھر اس یہودی سے انکار فرمایا مہلت دے اس نے نہ مانا آخر جابر کہتے ہیں میں کھڑا ہوا اور باغ میں سے تھوڑی تازہ کھجور لاکر آپ کے سامنے رکھی آپ نے تناؤ فرمایا اس کے بعد پوچھا جابر اس باغ میں تیرا منڈہ کہاں ہے جس میں تو بیٹھا ہے آرام کرتا ہے میں نے عرض کیا وہ ہے آپ نے فرمایا جاؤ مل میں رہے لیے پھر ناکر میں نے پھر نبھایا آپ جاکر اس میں سو رہے پھر بیدار ہوئے تو میں اور ایک غمی جبر تازہ کھجور لکڑیا آپ نے وہ بھی کھا لی پھر کھڑے ہوئے اور یہودی کو کھجور لکڑیا اس (ضیث نے) نہ مانا تھا نہ مانا آخر آپ دوسری بار ان درختوں کے تلے کھڑے ہوئے اور پھر سے فرمایا جابر تو کھجور کا ٹاش شروع کر اور یہودی کا قرضہ ادا کر دے میں نے کھجور کا ٹاش شروع کی آپ وہیں ٹھہرے رہے اور یہودی کا سارا قرضہ ادا کر دیا کھجور بیچ رہی میں لٹ کر آپ کے پاس آیا آپ کو یہ خوشخبری سنائی کہ یہودی کا سارا قرضہ چک گیا بلکہ کھجور بیچ رہی آپ نے فرمایا میں کو امی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں - ام بخاری نے کہا حدیث میں جو عرش کا لفظ ہے تو عروش اور عرش چھت کو کہتے ہیں اور ابن عباس نے کہا دجیسے سورۃ النعام کی تفسیر میں گزرا معروضات یعنی ٹیٹیوں پر اٹھ کر وغیرہ چڑھ لے ہوئے دوسری آیت میں دسورۃ بقرہ میں غادیر علی عرشہا یعنی اپنی تختوں پر گرے ہوئے۔

باب کھجور کا گاہہ کھانا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے عائشہ نے مجھ سے مجاہد نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے

لے کر باپ کر دی اس ۱۲ نہ لے ایسا کھلا جبر مردان تائید خداوندی کے کسی بشر سے ظاہر نہیں ہو سکتا ۱۲ نہ۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا نَخْنَعُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا إِذْ أَقْبَلَ مُجْتَمِعًا خَلَّةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَارْكَةٍ كَبُوكَةِ الْمُسْلِمِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي الْخَلَّةَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَوَلَّى الْخَلَّةَ يَارَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ انْتَفَتَ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشْرَةٍ أَنَا أَحَدُهُمْ فَسَكَتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْخَلَّةُ

باب ۲۶ العجوة

۴۰۹ - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَمْ يَصْرُكَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سُحْرًا وَلَا سِحْرًا

باب ۲۷ القرآن في الثمن

۴۱۰ - حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْلَانُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَزَقْنَا ثَمَرًا فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَمِينَنَا وَفَحْنُ نَأْكُلُ وَيَقُولُ لَا تَقَارُونُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْفَرَانِ ثُمَّ يَقُولُ لَا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ أَلَا ذُنُوبٌ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

باب ۲۸ القشاة

کہا ایسا ہوا کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں کھجور کا گاہک کوئی لیکر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو درختوں میں ایک درخت مسلمان آدمی کی طرح بکت دار ہے میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے جسے ارادہ کیا کہ کہوں یا رسول اللہ! وہ کھجور کا درخت ہے پھر کیا دیکھتا ہوں اس آدمی جو وہاں بیٹھے تھے ان سب میں میں کم عمر ہوں آخر آپ نے خود ہی فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

باب ۲۹ عجوة کھجور کا بیان (جو زمین میں ایک عددہ قسم کی کھجور ہے)

ہم سے جعفر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے مروان بن معاویہ خراسی نے کہا ہم کو مہر بن ہاشم نے خبر دی کہ ہم کو عامر بن سعد نے انہوں نے اپنے والد (سعد بن ابی وقاص) سے انہوں نے کہا آنحضرت نے فرمایا جو کوئی صبح کے وقت سات عجرہ کھجوریں کھائے اس دن کوئی زہر یا جادو اس پر اثر نہ کرے گا۔

باب ۳۰ دود و کھجوریں ایک ساتھ ملا کر کھانا د منع ہے جب

دوسرے لوگوں کے ساتھ کھانا کھا رہا ہو

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے جابر بن سمیع نے انہوں نے کہا ابن زبیرؓ کی خلافت میں ایک سال ہم پر قحط آیا وہ ہم کو کھانے کیلئے کھجور دیا کرتے تھے تو عبد اللہ بن عمر ہمارے سامنے سے گزرتے ہم کھجوریں کھاتے ہوتے وہ کہتے دیکھو دود و کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے شعبہ نے کہا اس حدیث کے بعد عبد اللہ بن عمرؓ کہتے البتہ دود و کھجوریں ملا کر اس وقت کھا سکتا ہے جب اپنے بھائی سے (جو ساتھ کھانا کھا رہا ہو) اجازت لے لے۔

باب ۳۱ لکڑی کھانے کا بیان

۱۔ اس کی ہر چیز سے لوگ فائدہ لہاتے ہیں ۱۲ منہ ہندوؤں کے ہوتے ہوتے بات کرنا ظلمات ادب بجا ۱۲ منہ ۱۲ منہ حدیث اور چلے پارسے میں گزری چلی ہے کھجور کا درخت آدمی سے بہت مشابہت رکھتا ہے اس کے لکڑی میں ایسی چھوٹی ہے جیسے آدمی کے نطفہ میں اور اس کا سر کاٹ ڈالو تو آدمی کی طرح رہتا ہے اور درخت نہیں مرنے پھر آگ آتے ہیں ۱۲ منہ ۱۲ منہ ان کی کثیت البرکات میں ہے اور نام چلی جھیر ان کا لقب ہے البرفاقان بھی ان کی کثیت ہے ان سے ایک ہی حدیث اس کتاب میں مروی ہے ہے اور صحاح ستہ کی کتابوں میں ان سے کوئی روایت نہیں ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ اگر ایسا کھا رہا ہو تو تمنا نفع نہیں دس دس کو ملا کر کھائے بعض ظاہر البرکات میں نے مطلقاً اس کو حرام کیا ہے ۱۲ منہ ۱۲ منہ کیوں کہ یہ لکڑی کا پتہ دوسرے اپنے بھائیوں کو نقصان دیتا ہے ۱۲ منہ

٣١١ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقَاءِ

بَابُ بَرَكَةِ النَّخْلِ

٣١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ
عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ
تَكُونُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ وَهِيَ النَّخْلَةُ.

يَا أَيُّهَا جَمْعُ اللَّوْنَيْنِ وَالطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ ٢٠٩

٢١٣- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِأَلْقِئَاءِ

بَابُ مَنْ ادْخَلَ الضَّيْفَانَ عَشْرَةَ عَشْرًا

٣١٢ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِيِّ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ -
وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ سِنَانٍ
ابْنِ رِبْعَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمُّهُ عَدَتْ
إِلَى مُدٍّ مِّنْ شَعِيرِ حَشَّتِهِ وَجَعَلَتْ مِنْهُ
خُطِيفَةً وَعَصَرَتْ عُكَّةً عِنْدَهَا ثُمَّ
بَعَثَتْنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَنَدَعَتْهُ

ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابراہیم بن محمد نے
انہوں نے اپنے والد (معد بن ابراہیم) سے انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن
جعفر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت کو دیکھا آپ تازہ کھجور اور لکڑی ملا کر کھاتے
باب کھجور کا درخت بڑی برکت کا درخت ہے

ہم سے انعام نے یہ بیان کیا کہ ہم سے محبین طو نے انہوں نے زبیدین
 عارث سے انہوں نے مجاہد سے میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا انہوں نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے درختوں میں ایک درخت ایسا ہے
 جو مسلمان آدمی کی طرح (برکت والا) ہے وہ کھجور کا درخت ہے۔

باب دوم طرح کامیوہ یا دو طرح کا کھانا ملا کر کھانا درست ہے
ہم سے محمد بن قتال نے بیان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبری کہا
ہم کو ابوالاسم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے
انہوں نے کہائیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تازی کبھڑا لڑ
لگادی ملا کر کھا رہے تھے۔

باب دس دس معماؤں کو ایک ایک بار پلٹنا کھانے پر بٹھانا۔
ہم سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہ ہم سے عمار بن زید نے انہوں نے
ابو عثمان جعد بن دینار لشکری سے انہوں نے انس بن مالک سے دوسری
مسند اور عمار بن زید نے اس حدیث کو ہشام بن حسان ازدی سے اس نے
محب بن یسیر سے اس نے انس سے بھی روایت کیلئے تیسری مسند اور عمار نے
اس کو ابوبکر بن عثمان سے اس نے انس سے بھی روایت کیا ہے کہ اسلم بن الک
مال نے ایک مہاجر لیے ان کو موثر بن ثاپس کر آتش بنایا اس بچی کی کچی جوائے پاک
تھی غزوہ بدری پھر عجب کو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا آپ کر بلا نے کیلئے
میں جو پہنچا لڑکیا دیکھتا ہوں کہ آپ کئی اور صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہیں میں نے

باب نمبر ۱۱۱: اس حدیث کے منفع کی طرف اشارہ کیا جس کو ہارنی نے النفع سے تعبیر کیا کہ اس حضرت علیؑ علیہ السلام آپس ایک جہنم لایا گیا جس میں دو دروازے تھے۔ ہر ایک دروازہ آپ نے فرمایا دو سال تک چلے رہے ہیں جن میں سے آپ نے فرمایا کہ ہر ایک اس کی شہر میں ایک دروازہ ہے۔ باب کی حدیث میں ذکر صرف دو دروازوں کو ملا کر لکھانے کا ذکر ہے مگر اور کھانوں کو ان پر قیاس کر لیا ۱۲۱ منہ۔

قَالَ وَمَنْ مَعِيَ فَبِخْتٍ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ
مَنْ مَعِيَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هُوَ سَوْءٌ صَنَعْتَهُ أَمْ سَلِيمٌ
فَدَخَلَ فَبِخْتٍ بِهِ وَقَالَ ادْخُلْ عَلَى عَشْرَةٍ
فَدَخَلُوا فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ قَالَ
ادْخُلْ عَلَى عَشْرَةٍ حَتَّى عَدَّ اَرْبَعِينَ ثُمَّ
أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ
فَجَعَلَتْ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ.

باب ۲۶۱ مَا يَكُونُ مِنَ التَّوْمِ الْبَقُولِ
فِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

۳۱۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ قِيلَ لَانِسٍ مَا سَمِعْتَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْمِ فَقَالَ
مَنْ أَكَلَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا.

۳۱۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو نُسَيْرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

آپ کو دعوت دی آپ نے پوچھا اور میرے ساتھ جو لوگ ہیں ان کی بھی دعوت
ہے یا نہیں میں لوٹ کر واکہ پاس آیا ان سے کہا آپ یہ فرماتے ہیں میں بھی
آؤں اور کیا میرے ساتھ جو لوگ وہ بھی آئیں یہ سن کر ابو طلحہ آنحضرت کے پاس
گیا اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ وہاں تو عورتوں کا کھانا ہے جو ام
سلمہ نے تیار کیا ہے آنحضرت تشریف لائے اور وہ کھانا سامنے لایا
گیا آپ نے فرمایا دس آدمیوں کو اندر بلالے وہ اندر آئے اور پیٹ بھر
کھا کر چلتے ہوئے پھر فرمایا اور دس آدمیوں کو بلا لے اسی طرح چالیس
آدمیوں کا شمار کیا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آپ اٹھے اس
بکثرت میں میں کھانے کو دیکھنے لگا دیکھوں کھانا کچھ کم ہوا ہے یا نہیں ہے۔

باب ۲۶۲ لَبْسِنِ اور دوسری بدبودار ترکاریاں (جیسے پیاز موملی
وغیرہ) کھانے کی کراہت اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کی ہے۔

ہم سے مسدود نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث بن سعید نے انہوں
نے عبد العزیز بن مہیب سے انہوں نے کہا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم نے لبسن کے
باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے انہوں نے کہا اپنے فرائض
شخص لبسن کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے ابو صفوان عبد اللہ
ابن سعید نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے
عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے تھے آنحضرت نے

۱۷- میرے ساتھیوں میں سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ کہتا ہے اسے سے کھانے میں چالیس آدمیوں کا کھانا اور پیٹ بھر کر کھانا مربع مجزہ ہے آپ نے دس دس
آدمیوں کو اس لیے بلایا کہ مکان میں زیادہ آدمیوں کی گنجائش نہ ہوگی دوسرے ایک برتن میں اتنے بہت سے آدمی ایک جگہ کیسے کھا سکتے تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ روایت
موسم الصلوة میں گزرجل ہے لہذا انے جامع مغیر میں ملی کی کراہت نقل کی یہ حدیثیں کئی اور کئی سب کراہت میں بعضوں نے کہا کچھ کھانے میں قیامت ہند کیونکہ
پانے سے ان کی بوند ہر جگہ ہے اور اللہ کی روایت ان کی دلیل ہے اس میں یہ ہے آپ نے لبسن کھانے سے منع فرمایا مگر پکا کر ۱۲ منہ ۱۳ منہ ہمارے ساتھ نماز پڑھ
بعضوں نے کہا اس حدیث سے یہ نکالا ہے کہ یہ ممانعت مسجد نبوی سے خاص متقی میر غزوہ دحل وحی اتنی حق فرشتے آتے جاتے تھے ان کو لبسن کی لم سے تکلیف ہوتی
اور مسجد یہ ہے کہ ممانعت عام ہے ہر مسجد کو شامل ہے کیوں کہ سب مسجدیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جی ہیں ۱۲ منہ۔

مَعَهُ ثُمَّ صَلَّى بَيْنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ
سُفِينٌ كَأَنَّكَ تَسْمَعُهُ مِنْ يَحْيَى -

بَابُ ۲۴۱ لَيْقِنَ الْأَصَابِعُ وَمَصَهَا قَبْلَ أَنْ تَمْسَمَ
۳۱۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفِينٌ

عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ
أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا -

بَابُ ۲۴۲ الْمُنْدِيلِ

۳۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ فَيْصِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ الْوُضُوءِ مِمَّا
مَسَّتِ الشَّارِقُ قَالَ لَا تَذْكُرْ مَا مَنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا يَلَا
فَإِذَا أَخْبَحَ وَجَدَنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلٌ إِلَّا الْكُفَّادُ
سَوَاعِدُنَا إِذَا قَدَامَنَا ثُمَّ نُصَلِّيهِ وَلَا نَتَوَضَّأُ

بَابُ ۲۴۳ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ
۳۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفِينٌ عَنْ ثَوْرٍ
عَنْ حَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

مَغْرِبَ كِي نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا سفیان نے علی بن مرثد سے کہا کیا
تم نے وضو بھی سے (بلا واسطہ) سنی -

باب انگلیوں کا چاٹنا پوسنا اس کے بعد رد مال سے پوچھنا
ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے
انہوں نے عمرو دینار سے انہوں نے عطاء سے ابن عباس سے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی کھائے تو ہاتھ پرچھے
جب تک انگلیوں کو چاٹ نہ لے کسی دوسرے کو چٹانہ دے۔

باب رد مال کے بیان میں

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن فلیح نے کہا
مجھ سے والد قحس بن سلیمان نے انہوں نے سعید بن عاص سے انہوں نے
جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کیا جو کھانا آگ سے پکا ہوا اس کو کھا کر وضو کرنا
چاہیے انہوں نے کہا نہیں بات یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آگ
کا پکا ہوا کھانا ہم کو کم تھا اکثر گھوڑا و دودھ پر اکتفا کرتے اور جب ملتا بھی تو
اس زمانہ میں ہم لوگوں کے پاس توال نہ تھی یہی ہماری ہتھیلیاں تھیں بازو
پاؤں وغیرہ راہیں پر ہاتھ رکھ لیتے پھر نماز پڑھتے وضو کرتے -

باب کھانے سے فارغ ہو کر آدمی کیا کہے -

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے
ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن محلان سے انہوں نے ابراہیم بن

۱۱۱ میں نے تم سے یہ حدیث اس طرح ہر نقل کی جیسے میں نے علی سے سنی تھی ۱۱۲ منہ لے کر مدال سے یہاں وہ قوال مراد نہیں جس سے غسل یا وضو کے بعد ہاتھ پرچھنے
ہیں بلکہ وہ ہاتھ سے جو کھانے کے بعد ہاتھ کی چکنی دور کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں چاٹ کر اس رد مال سے پوچھنے کا حکم اس لیے
دیا کہ عرب لوگ ہاتھ سے کھانا کھاتے تھے اگر بن چائے اس رد مال سے پوچھیں گے تو اس رد مال سے وضو کرنا جائز ہے اب یہ اشغال ہوتا ہے کہ باب کی حدیث میں تو رد مال کا ذکر نہیں ہے
پھر امام بخاری نے ترجمہ باب میں رد مال سے پوچھنا کیسے بیان کیا اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طوٹ اٹھا کیا جس کو
امام مسلم نے نکالا اس میں یہ ہے غایب یہ وہ انبیاء اور صحابہ نے انگلیوں کا چاٹنا کر وہ ناپاوان ہے اگر انگلیاں غلیظ ہوں تو بار بار کھانے میں کیوں ڈالتا ہے نہ کہ
انگلیاں منہ میں ڈال کر کھیں دھوا ہے اور حدیث کی تعمیل یہ بھی ہو سکتی ہے کہ انگلیوں کا غلام لڑکی یا بکری وغیرہ کو چاٹو سے ۱۱۲ منہ لے کر مدال سے روایت میں کعب بن مالک
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں سے کھاتے اور کھانے سے فارغ ہو کر انکو چائے اگر کوئی چوبی یا ٹاٹا سے کھائے تب انگلیوں کے دھونے کی ضرورت ہے نہ ہاتھ کی
مرن کی کرنا کافی ہے ۱۱۲ منہ لے کر مدال سے کھانا کھا کر ہاتھ نہ پوچھنے میں ۱۱۲ منہ -

اَوْ يَمْنَعُكَ مِنْ ذَنْبِكَ وَلِي حَرَكَةٍ وَحُلَاةٍ -

باب ۲۵۱ التَّائِبُ الشَّاكِرُ مَثَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۲۵۲ الرَّجُلُ يُدْعَى إِلَى طَعَامٍ فَيَقُولُ
وَهَذَا مِنِّي وَقَالَ إِنَّهُ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مُسْلِمٍ
لَيْتَهُمْ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَبِهِ -

۳۲۲ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسودِ حَدَّثَنَا
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَيْقِي حَدَّثَنَا
أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
يُدْعَى أَبَا شَيْبٍ فَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَهُمَا فَاتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَرَأَ
الْجُودَ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ
إِلَى غُلَامِهِمَا فَتَقَالَّصَ لِي أَصْنَعُ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةَ
أَعْلَى أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَامِسَ
خَمْسَةَ فَصَنَعَتْ لَهُ طَعِيمًا ثُمَّ أَتَاهَا فَدَعَاكَ فَتَبِعَهُمْ
رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شَيْبٍ
إِنْ رَجَلًا تَبِعَكَ فَأَنْ شِئْتَ أَذْنُتُكَ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ
قَالَ لَا أَجَلُ أَذْنُتُكَ -

اٹھا کر کھائیں کرکھانا تیار کیا ہے۔

باب کھانا کھا کر اللہ کا شکر کرنے والا (ثواب میں) صابر روزہ دار
کے برابر ہے اس باب میں ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے
باب کوئی شخص دعوت میں جاوے اور دوسرے شخص کو دعوت کی
دعوت نہ ہو کہ یہ بھی میرے ساتھ ہے اور انہوں نے کہا جب تو کسی
ایسے مسلمان پاس جائے جس پر کوئی الزام نہیں ہے تو اس کا کھانا کھا اور پانی پیو
ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے
کہا ہم سے امش نے کہا ہم سے شقیق بن سلمہ نے کہا ہم سے ابو مسعود عقبہ بن
عمر انصاری نے انہوں نے کہا انصاریوں سے ایک شخص تھا ابو شیبہ اس کا ایک
غلام تھا قصائی یہ ابو شیبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا جو اپنے اصحاب کے
ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اس نے آپ کے پیروں پر بھوک کا نشان پایا تو وہ
اپنے قصائی غلام کو پاس لیا اس سے بولا تو اس کا بھوک تیار کر دے جو پانچ آدمیوں
کو کافی ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دو گنا آپ سمیت پانچ آدمیوں کو اس نے یہ
مختصر سا کھانا تیار کیا اور ابو شیبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو
اور چار آدمیوں کے دعوت دی لیکن ان کے ساتھ ایک اور چھٹا شخص بھی
ہو گیا آنحضرت نے فرمایا ابو شیبہ ایک شخص (بلائے) ہمارے ساتھ
چلا آیا ہے اب تو چاہے اس کو اذن دے چاہے واپس کر دے اس نے
کہا نہیں میں نے اذن دیا۔

۳۲۳ صحیح میں ہے کہ امام احمد اور طبرانی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اس سے کچھ توڑ کر تیرا مال حلال کا ہے یا حرام کا البتہ جس شخص کی نسبت یہ معلوم ہو کہ اس کی کمائی حرام کی ہے
مثلاً زلی یا قاضی یا سودگر کی کس کی دعوت کھانا دوست نہیں ۱۲۷ منہ ۷۷ ہجرت اور کھانا حرام نہیں اس کو ابن ابی شیبہ نے دیکھا ۱۲۸ منہ ۷۷ یعنی اس کا مال حرام ہے یا معلوم
ہو ۱۲۸ منہ ۷۷ اس کو ابن ابی ہریرہ نے دیکھا ۱۲۹ منہ ۷۷ یعنی اس کا مال حرام ہے یا معلوم ہو ۱۳۰ منہ ۷۷ جب ابو شیبہ کے گھر پہنچے ۱۳۱ منہ ۷۷ اس حدیث سے
امام بخاری نے باب کا مطلب یہ نکالا کہ آنحضرت نے اس صاحب غلام کو تیار کیا پھر کھانا لیا اور نہ لہجہ کر اس کی کمائی حلال کی ہے یا حرام کی معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کا کھانا جس کے
ساتھ ہو گا ان کی کوئی وجہ نہ ہو کہ کھانا درست ہے اور پھر چنانچہ تیش کرنا منہ ۷۷ کی غلط ہے اور جو خزا یا درویش اس کی زیادہ تیش کرتے ہیں اور کسی مسلمان کا کھانا بدولت و عیادت
اور تہنیتی کے نہیں کھاتے ان کو فعل سنت کے خلاف ہے اور تقویٰ میں تک عود ہے جہاں تک مطلق سنت ہو لہذا فرمایا نے کھانا ہمارے زمانہ میں بلو شامی و خزان کا وہ یہ حلال ہے اگر
ان کو کھانا زیادہ آمدنی حلال کی ہر وجہ حرام اور ظلم کی آمدنی زیادہ ہر سال کی کم ہو یا حلال اور حرام و دولوں برابر ہیں جب اس روپیہ کا لینا درست نہیں اور یہی حکم ہے ہر شخص کا جس کے
پس دو تین طرح کی کمائیاں آتی ہوں مثلاً ایک سودگر ہے ہر تجارت کرتا ہے اور حلال سے کما ہے لیکن سود بھی کھاتا ہے ۱۳۲ منہ

مَحْفَى الْعَشَاءِ قَابِدٌ مَدَى الْعَشَاءِ قَالَ هَيْبٌ وَ
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شَامٍ إِذَا دُمِضَ الْعَشَاءُ
بَابُ ۲۸۸ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا طَعِمْتُمْ
فَانْتَشِرُوا -

۲۸۸ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ إِدْرِيسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ
صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ أَنَّ النَّسَاءَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ
النَّاسِ بِالْحِجَابِ كَانَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي
عَنْ أَهْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَدَسًا يَزِيلُ ابْنَةَ جَبَشٍ وَكَانَ تَزَوُّجَهَا
بِالْمَدِينَةِ نَدَا عَا النَّاسِ لِلطَّعَامِ بَعْدَ
ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَمَا نَأَمَ
الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَشَتَّى وَمَشَتْ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ
حَجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنُّوا أَنَّهُمْ خَرَجُوا
فَرَجَعَتْ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ مُجْلِسُونَ مَكَانَهُمْ
فَرَجَعُوا وَرَجَعَتْ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ
بَابَ حَجْرَةِ عَائِشَةَ فَرَجَعُوا وَرَجَعَتْ مَعَهُ
فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوا فَخَضِبَ بَيْنِي بَيْنَهُ
سِتْرًا وَأَنْزَلَ الْحِجَابَ -

اور کھانا (سامنے) لایا جائے تو پہلے کھانا کھا لو مہیب اور یحییٰ بن سعید
کی روایت میں مہشام سے بجا ہے حضرت عائشہ کے منہ سے (مطلب ایک کلمہ)
باب اللہ تعالیٰ کا سورہ الاحزاب میں ہے فرمانا جب تم کھانا کھا چکو
تو پھیل جاؤ (اپنی اپنی جگہ پر) اور وہاں بیٹھو رہو

مجھ سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن
ابراہیم نے کہا مجھ سے والد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے
ابن شہاب سے کہ انس بن مالک کہتے تھے میں سب لوگوں سے زیادہ پردے
کے حال سے واقف ہوں ابن ابی کعب دھالاکھ بڑے درجے کے صحابی تھے
لیکن مجھ سے پردے کا حال دریافت کرتے تھے ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نوشاہ تھے آپ نے مدینہ میں حضرت زینب سے نکاح کیا تھا اور
لوگوں کو کھانے کی دعوت اس وقت دی جب دن چڑھ گیا تھا تو جب لوگ
کھانا کھا کر چلے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب کے حجرے
میں بیٹھے رہے اور آپ کے ساتھ اور بھی کئی آدمی رہتے تھے
بیٹھے رہتے۔ آپ اٹھ کر وہاں سے چلے میں بھی آپ کے ساتھ
گیا حضرت عائشہ کے حجرے پر پہنچ کر آپ نے یہ خیال کیا کہ اب
وہ لوگ چلے گئے ہوں گے لوٹ کر آئے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ کر
آیا دیکھا تو وہ لوگ وہیں اپنی جگہ پر بیٹھے ہیں دیا اللہ پھر آپ واپس قرین
سے گئے حضرت عائشہ کے حجرے پر پہنچے تو پھر لوٹ کر آئے ہیں بھی
آپ کے ساتھ لوٹ کر آیا اس وقت دیکھا تو وہ لوگ چلے گئے تھے
پھر آپ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا اور پردے کا
سکر اتار دیا

۱۵ مہیب کہ روایت کو اسطیلی نے اور یحییٰ بن سعید قتلان کی روایت کو امام احمد نے ومن کیا ہے ۱۲۵۷ ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف ۱۲۵۸
۱۵ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عروت کے بارے میں ان سے تو کچھ نہیں فرمایا ۱۲۵۸ اس حدیث کو امام بخاری اس باب میں اس لیے لکھنے کے کہ انقطاع
نے اس میں کھانے کا ایک مذہب بیان کیا کہ جب کھانے سے فارغ ہوں تو اڑھ چلا جانا ہوتا ہے وہاں مجھ رہنا اللہ صاحب خانہ کو ایذا دینا مالا ہے ۱۲۵۹

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب العقیقہ

باب ۲۸۳ تَسْبِيَةُ الْمَوْلُودِ عَدَاةً يُؤَلِّهُ

لَنْ لَمْ يَحَقَّ وَتَحْيِيَّتِهِمْ -

۴۲۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ تَمِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بَرِيدٌ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَلَدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَنَهُ بِتَدَرٍّ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ الْبُرُودُ لِي أَبِي مُوسَى -

۴۳۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِي يُحَنِّكُهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَاتَّبَعَهُ الْمَاءُ -

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

کتاب عقیقہ کے بیان میں

باب جو شخص عقیقہ نہ کرنا چاہے وہ بچہ کا نام پیدا ہوتے ہی رکھ دے اور جب بچہ پیدا ہو تو کھجور یا ادرا کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں دے دینا۔

مجھ سے اسحق بن نصر نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے کہا مجھ سے برید بن عبد اللہ نے انہوں نے اپنے دادا ابو ہریرہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میرا بچہ پیدا ہوا میں اس کو (پیدا ہوتے ہی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آیا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی اور برکت کی دعا کی پھر بچہ کھجور دے دیا ابو موسیٰ کی اولاد میں سب سے بڑا ابراہیم تھا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا ایک بچہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے تاکہ آپ کچھ چبا کر اس کے منہ میں دیں اس نے آپ پر مشابہ کر دیا آپ نے اس مقام پر پانی بہا دیا۔

۱۔ حقیقہ وہ قرآن ہے جو فرزند کو پورا سر مشانے کے وقت کی جاتی ہے اکثر علماء کے نزدیک یہ سنت مذکورہ ہے غنیہ کا بھی یہی قول ہے لیکن ابو حنیفہؒ کے نزدیک وہ بدعت ہے اور ان کا قول احادیث میرے کبر رواف ہے یعنی نے کہا امام ابو حنیفہؒ پر یہ افتر ہے کہ عقیقہ بدعت ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ سنت نہیں ہے یعنی سنت مذکورہ نہیں ہے امام حنفی نے اس کے حتمی ہونے کا دعویٰ کیا جو صحیح نہیں ہے شروکانی نے اہل حدیث کا مذہب یہ قرار دیا کہ حقیقہ مستحب ہے روکے کے کھلنے سے دو بچیاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور امام ابن حزم اور لیث بن سعد اور داؤد ظاہری اور ابوالزناد عقیقہ کو واجب کہتے ہیں امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے یہ عقیقہ ساتویں دن کرنا بہتر ہے اسی دن نام رکھنا مشانا اور لڑکی کو تول کر اس کے وزن برابر سونا یا چاندی خیرات کرنا باقی قرآنی کنون بچہ کے سر پر تھیرا اگر ایک منیعت روایت میں وارد ہے مگر صحیح ہے کہ سنت نہیں اس طرح کان چھیننا یہ جاہلیت کے کام تھے اس طرح یہ برعالم میں مشہور ہے کہ عقیقہ کے مالہ کی ہڈی توڑیں اس کی بجی کرٹی اصل نہیں ہے صرف شافعیؒ سے ایسا منقول ہے ۲۔ اس کو تمکیک کہتے ہیں ۳۔ دوسرے دن نام رکھنا بہتر ہے جیسے اوپر گزرا ہے باب لاکر امام ہاشمی نے عقیقہ کا واجب نہ ہونا ثابت کیا ۱۲۔ منہ سے ابن عباس نے صحابہ میں بھی اس کا نام لکھا ہے مگر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کما اس نے دیکھا گو روایت نہیں کی ۱۳۔ منہ سے عبداللہ بن زبیرؒ ۱۴۔ منہ۔

اسم حاکمنا اسحق بن یوسف حدیثنا ابو
اسماء حدیثنا وسمام بن عروہ عن ابیہ عن
اسماء یذکر ابی بکر انہا حملت یعبدا
اللہ بن الزبیر بیکہ قالت فخرجت وانا
منہ فالتفت الی الدینۃ فنزلت قباء فزلت
یعباء ثم اتیت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فومعشتہ فی حجرہ ثم دعا بقرۃ فمضعھا ثم
تفل فی فیہ فکان اول شیء دخل جوفہ یرائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم حنکک
یا لیسۃ ثم دعا لہ فبرک علیہ وکان اول مولود
ولید فی الاسلام ففیہ مولود فرحاً شدیداً ارفہم
قال لہم ان الیہود قد سحرکم فلا یولد لکم

۴۳۶۔ حدیثنا مطرب الفضل حدیثنا یزید
بن ہرون اخبرنا عبد اللہ بن عون عن انس
بن سیرین عن انس بن مالک قال کان ابن
زادی طلحۃ یشکی فخرج ابو طلحۃ فقیض الصبی
فلما رجع ابو طلحۃ قال ما فعل ابی قال ام
سلمی ہر اسکن ما کان ففترہا لیلۃ العشاء
فتعشی ثم اصاب منها فلما فرغ قالت وایہا
الصبی فلما اصبح ابو طلحۃ اتی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال اعوسم لیلیۃ قال
نعم قال لکھمبارک لہما فولدت غلاماً قال

ہم سے اسحق بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسماعیل نے
کہا کہ ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماء
بنت ابوبکر سے ان کو کہہ میں عبد اللہ بن زبیر کا پیٹ رہا وہ پورے دنوں مکہ
سے نکلیں جب میری میں آئیں تو قباء میں آئیں وہاں عبد اللہ پیدا ہوئے۔
اسما کہتی ہیں میں عبد اللہ کو کر آٹھ گھنٹہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپ
کی گردن میں بٹھا دیا ایک کھجور آپ نے منگوائی اور چبا کر اس کے منہ میں تھوک
ڈالا پہلی چیز جو عبد اللہ کے پیٹ میں اتری وہ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا تھوک تھا پھر صبی ہوئی کھجور اس کے تالو میں لگائی اور برکت کی دعا
دی ہجرت کے بعد عبد اللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانہ میں پیدا ہوئے
مسلمانوں کو ان کے پیدا ہونے پر بہت خوشی ہوئی کیوں کہ لوگوں نے ان سے
کہہ دیا تھا کہ یہودیوں نے تم پر جادو کر دیا ہے اب تمہاری اولاد نہیں پیدا ہو
گی۔

ہم سے مطرب فضل نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن ہارون نے
کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن عون نے انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے
انس بن مالک سے انہوں نے کہا کہ ابو طلحہ کا ایک بیٹا۔ بیمار تھا ابو طلحہ
باہر گئے ہوئے تھے اس وقت وہ بچہ گزر گیا جب ابو طلحہ لوٹ کر آئے تو بچہ
کا حال پوچھا ام سلمہ نے کہا اب اس کو آرام ملا ہے خیر ام سلمہ رات کا کھانا
ان کے سامنے لائیں انہوں نے کھایا پھر ام سلمہ سے صحبت کی جب
فارغ ہوئے تو ام سلمہ نے کہا بچہ کو گاڑ دو وہ مر گیا ہے صبح کو ابو طلحہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور اپنی بی بی کا حال بیان کیا آپ
نے فرمایا کیا اس رات کو تم جو مرد نے صحبت کی انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے
دعا کی یا اللہ ان کو برکت دے کہ ام سلمہ اور کچھ عورتیں کہتے ہیں ابو طلحہ نے

۱۔ اور سلمان بن عبد اللہ نے تاغیرہ کو دنیا سے چل دیں گے چڑھیں ہوں یہودیوں کی جو پوچھ پچائیں ہنسی کے قابل نہیں مگر جیسے مسلمانوں کو بھی ایک مدت تک اولاد نہ ہونے سے
کچھ دہم ہو گیا تھا جب عبد اللہ پیدا ہوئے تو مسلمانوں نے اس زور سے ہنسی کی کہ سلام نہ کر سکیا ۱۱۱ منہ ۱۱۱ عید جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چھا کرتے
تھے عید و افاضت یعنی تمہاری تمہاری پڑا کیس ہے ۱۱۱ منہ ۱۱۱ کہ اس نے بچہ کی موت چھا رکھی ۱۱۱ منہ ۱۱۱ فرزند صالح عطا فرمایا ۱۱۱ منہ۔

لِيَ ابْطَلَعَهُ اَحْفَظُهُ حَتَّى تَأْتِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَّى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَلْتُ مَعَهُ بِهَذِهِ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَعَ شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَضَعُهَا ثُمَّ اخَذَ مِنْ فَيْفِجَعَلَهَا فِي فِي الْعَبْتِي وَحَنَكُهُ بِهِ وَمَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ -

۳۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَرَبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَسَاقَ الْحَدِيثِ -

بَابُ الْحَقِيقَةِ الَّتِي فِي الْحَقِيقَةِ ۳۳۴- حَدَّثَنَا أَبُو التَّعْنِينِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ حَقِيقَةٌ وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ دَقْدَقًا وَهَشَامٌ وَجَبْدٌ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عاصِمٍ وَهَشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاشِمٌ وَابْنُ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ قَالَ أَصْبَحُ

مجھ سے کہا تو اس بچہ کو حفاظت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے جا کہیں کر یہ آپ ہی کی دعا سے پیدا ہوا ہے، انسؓ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے ام سلمہ نے چند کھجوریں بھی اس کے ساتھ کر دیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو لیا اور پوچھا اس کے ساتھ کچھ اور بھی ہے انسؓ نے کہا جی ہاں کھجوریں بھی ہیں آپ نے ان کو کسے کر چایا اور اپنے منہ میں سے نکال کر بچہ کے منہ میں دیں اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے ابن عربی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انسؓ سے پھر یہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری۔

باب حقیقہ کے دن بچہ کے بال منڈنا یا قصہ کرنا

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب بخثانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے سلمان بن عامر سے (جو صحابی تھے) انہوں نے کہا طر کے کا حقیقہ کرنا چاہیے اور حجاج بن منہالؓ نے کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا کہ ہم کو ایوب بخثانی اور قتادہ اور ہشام بن حسان اور حبیب بن شہیدان چاروں نے محمد بن سیرین سے غیر دی انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کئی آدمیوں نے عاصم بن سلیمان اور ہشام بن حسانؓ سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب بنت صلیحؓ سے انہوں نے اپنے چچا سلمان بن عامرؓ سے انہوں نے آنحضرتؐ سے (مرفوعاً) اس حدیث کو روایت کیا ہے اور یزید بن ابراہیم قسری نے اس کو محمد بن سیرین سے انہوں نے سلمان سے مرفوعاً روایت کیا اور اصمغیر بن

۱- یہ حدیث ابی حاتم نے اس حدیث سے ہی بیان کی ہے کہ ابو طلحہ نے حقیقہ نہیں کیا اس بچہ کا نام اسی دن رکھا یا بعد ازاں حقیقہ کن اسباب سے پھر وہ صاحب نہیں ہے ۱۲۷۲ھ میں ابو طلحہ نے اس کو روایت کیا اور اس سے اس حدیث سے ہی بیان کیا ہے کہ سلمان بن عامر کی روایت کو جبکہ حماد بن زید نے مرفوعاً نقل کیا حماد بن سلمہ نے مرفوعاً روایت کیا حماد بن سلمہ میں کچھ سہولت ہے کہ اس کا یہ بیان بہتر ہے اس کو فقہ بھی کہا ہے ۱۲۷۲ھ سے جیسے سفیان بن عیینہ وغیرہ ۱۲۷۲ھ اس کو امام احمد اور ابی داؤد نے نقل کیا ۱۲۷۲ھ جیسے حماد بن زید نے اس کو امام حماد نے نقل کیا انہیں مل گیا ہے

أَخْبَرَنِي أَبُو دَهَبٍ عَنْ جَدِّ بْنِ حَازِمٍ عَنِ الْوَلَدِ
السَّخْنِيَّاتِي عَنْ مُعْتَدِ بْنِ سَيْرٍ حَدَّثَنَا
سَلْمَانَ بْنُ عَامِرٍ النَّخَعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعَ الْخَلَاءِ
عَقِيقَةً فَأَمْرٌ يَقْرَأُ عَنْهُمَا قَدْ آمَنَ طَوَائِفُ الْأَدْيِ
حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي التَّيْمِيِّ
قَدِيشُ بْنُ أَبِي عَجَبٍ عَنْ الشَّهِيدِ قَالَ سَمِعْتُ
أَبْنَ سَيْرٍ أَنَّ أَسَالَ الْأَحْمَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ
فَسَأَلَهُ فَقَالَ عَنْ سَمْعَةَ بْنِ جُنْدَبٍ -

باب الفروع

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا مُعْتَدُ بْنُ أَبِي الْزُّهَيْرِ عَنْ أَبِي
الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرْعَ وَلَا تَبِعَ وَلَا فَرْعَ وَلَا تَبِعَ
الَّذِي كَانُوا يَدْعُونَ لِحُطَايَةِ هُوَ الْعَقِيقَةُ
فِي رَجَبٍ -

فرج نے کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے جویر بن عازم
سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیر سے کہا ہم سے
سلمان بن عامر بنی نے بیان کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنایا آپ فرماتے تھے روکے کے ساتھ اس کا عقیقہ لگا دیا ہے تو اس کی طرف سے
قربانی کرو اور بال ودر کردہ سر منڈواؤ یا عتد کر دو

مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے قرش بن انس
نے انہوں نے حبیب بن شہید سے مجھ کو محمد بن سیر نے حکم دیا میں امام
حسن اہل بیت سے پوچھیں عقیقہ کی حدیث انہوں نے کس سے سنی ہے میں نے
پوچھا تو انہوں نے کہا عمر بن جندب سے ہے۔

باب فرع کے بیان میں ہے۔

ہم سے عبداللہ بن عثمان مروزی نے بیان کیا کہ محمد بن عبداللہ بن
مبارک نے خبر دی کہ کہا ہم کو معمر نے کہا مجھ سے دہری نے انہوں نے
سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (اسلام میں) نہ فرع ہے نہ تبعہ فرع تو سیدنا
پیر اثنی کا حق کفر لگ اپنے بتل کے نام پر کاٹتے اور تبعہ یہ جس کی قربانی
(جس کو جبر بھی کہتے ہیں)

اس کو امام حمادی نے منقول کیا ۱۲۷ھ میں اس حدیث کی رو سے کہا ہے کہ روکے کا عقیقہ کرنا چاہیے اور لڑکی کا عقیقہ نہ کرنا چاہیے اگر عقیقہ میں ادنیٰ کاٹنے کی وجہ سے
تب بھی درست ہوگا جہور کے نزدیک ۱۲۷ھ میں امام بخاری نے یہ نہیں بیان کیا کہ روکے کی حدیث ہے اور شاہ ولیا انہوں نے اس حدیث کو صاحب سن نے منقول سے نقل کر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو کہ اپنے عقیقہ میں گڑی ہے اس کی طرف سے سات سو دن قربانی کی جلتے اس کا سر منڈوا جائے اس کا نام رکھا جائے ۱۲۷ھ میں فرع اور تبعہ کا بدلہ
میں پہلونا جاہلیت کے زمانہ میں مشرک لوگ اپنے بتوں کے سامنے کھڑے اسلام کے زمانہ میں یہ رسم اس طرح قائم رہی کہ اللہ کے لیے ذبح کرنے کے بعد یہ رسم موقوف اور
منسوخ کر دی گئی بعضوں نے کہا فرع اس کو کہتے ہیں کہ بتوں میں جھٹنے کے وقت لوگوں کو کھلیا جاتا ۱۲۷ھ میں جب کہنا ہوا اللہ ہے ۱۲۷ھ میں عبداللہ بن مبارک جب مبارک
شخص کو روئے ہیں اہل حدیث کے پیشوا اور فقہاء کے بھی امام کہتے ہیں ابو حنیفہ کے فقر میں شاگرد بھی تھے اور حضرت اعرابی کے رہنما ہیں اذیاء اللہ بھی کہتے ہیں ایسی
جامعیت کے شخص اس امت میں بہت کم ہیں جو اہل حدیث اور فقہاء اور صوفیہ تینوں میں مقتدا اور پیشوا گئے جائیں ایک یہ ہیں عبداللہ بن مبارک دوسرے سفیان ثوری
تیسرے دیکھیں بیرواح پورے امام حسن اہل بیت ۱۲۷ھ میں اب تک جاہلوں میں یہ رسم جاری ہے رب میں کوڑا سے کہتے ہیں اور معلوم نہیں کیا کیا فرماں ہے ان میں سے جو کہتے ہیں کہ فرع
ہے کھڑے پر کی نماز ہے اس کو رب لگ کھڑے ہی کھڑے جب کھڑے ہیں وہ اور میں کہتا ہوں کہ فرع انفاق مقرر کیا ہے جو چاہا وہ میں میں شریک کر لیا ہے اور اس سے یہ ہے کہ ان
خرافات سے بچنے والے اور سنت پر چلنے والے کو دہائی اور بے دین کہتے ہیں خدا کی نعمت ان سے ایسا تو ہے ۱۲۷ھ

باب المغیرہ

۴۴۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ
بْنِ الْمُسَدِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ
قَالَ وَالْفَرْعُ أَوَّلُ نَسَاجٍ كَانَ يَنْتَجِعُ لَهُمْ كَانُوا
يَذُبُّونَهُ لِحَاوِاعِيَتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي
رَجَبٍ

باب عتیرہ کا بیان (اس کا معنی اوپر کر رکھ چکا ہے)
ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی (مدینہ کے بڑے عالم اور محدث) نے
بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ زہری نے کہا ہم سے سعید بن
مسیب نے بیان کیا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (اسلام میں) نہ فرع نہ عتیرہ فرع تو پہلے پتھر
اور شنی کا جس کو مشرک لوگ اپنے بڑوں کے نام پر کاٹتے اور عتیرہ (دو قربانی)
رجب کے مہینے میں کیا کرتے پھر اس کی کھال درخت پر ڈال
دیئے۔

۱۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ اللہ کے واسطے ذبح کر کے مہینے میں چاہو بعضوں نے کہا لا فرق ولا عتیرہ کا یہ مطلب ہے کہ یہ واجب نہیں ہیں لیکن ان کا استحباب باقی ہے اگر اللہ کے
لیے ذبح ہو اور ضائع ہو جائے تو اس سے کوئی نقص نہیں ہے قربانی واجب اللہ تعالیٰ کے لیے کرے ثواب ہی ثواب ہے بلکہ اس کا مطلب
یہ ہے کہ پہلے ذبح کیے کی تحفیں اس طرح رجب کے مہینے کی تحفیں کرنا خواہ یہ قربانی ہی کے مہینے میں ہو اور وہ طہریات ہے اور یہ ضائع ہو جائے کبھی اس میں کوئی نقص نہیں ہے بلکہ ثواب ہی ثواب ہے لیکن تحفیں کے اعتقاد سے
وہ لغوی اور مذہب سے غلط افعال ثوابیت کو جائز ہے مگر تحریر یا دم یا جہیز کی تحفیں بدعت اور ناجائز ہے جس کی کوئی اصل نہیں ہے ۱۲۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم دے۔

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّانِي وَالْعَشْرُونَ وَيَتْلُوهُ الْجُزْءُ الثَّلَاثُ وَالْعَشْرُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى
شکر خدا کا پارہ بائیسواں تمام ہوا اب تیسواں پارہ شروع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر

تفسیر سوال پارہ ۲۳۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

کتاب جانور کاٹنے اور شکار کرنے
کے بیان میں

کِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ
وَالْتَّسْمِيَةِ عَلَى الصَّيْدِ -

اور اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں فرمایا تم پر موطر طرام ہے اخیر
آیت فلا تَحْتَسِبُوا مَنَاصِلَ تَكْتُمُوا اور اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں
فرمایا مسلمانوں اللہ تعالیٰ تم کو کچھ شکار دکھلا کر آزمائے گا اور اللہ
تعالیٰ نے اسی سورت میں فرمایا تم پر چوپائے جانور حلال ہیں مگر
جن کی حرمت تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں (موطر سورہ وغیرہ) اخیر
آیت فلا تَحْتَسِبُوا مَنَاصِلَ تَكْتُمُوا اور ابن عباسؓ نے کہا عقود سے مراد
عہد و پیمان ہیں الا بائیل علیکم سے سورہ مدثر خون وغیرہ مراد ہے
یہ منکر باعث برے شغل عداوت اور دشمنی المنعۃ جس کا
گلا گھونٹیں وہ مر جائے الموقودہ جس کو لکڑی یا پتھر سے لپٹیں
وہ مر جائے التزویۃ جو پہاڑ سے گر کر مر جائے النظیمۃ جو
سینگ لگ کر مر جائے ان جانوروں سے جس کو تو اس حال
میں پالے کہ اس کی دم یا آنکھ ہل رہی ہو اور اس کو ذبح کر لے
تو اس کو کھا سکتا ہے۔

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى حُرِّمَتْ عَلَيْكَ الْمَيْتَةُ إِلَى
قَوْلِهِ فَلَا تَحْتَسِبُوا مَنَاصِلَ تَكْتُمُوا وَقَوْلُهُ تَعَالَى
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ مِّنَ
الصَّيْدِ إِلَى قَوْلِهِ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ
أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى
عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَلَا تَحْتَسِبُوا مَنَاصِلَ تَكْتُمُوا
وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْعُقُودُ الْعُهُودُ مَا أُحِلَّ وَ
حُرِّمَ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ الْحَنْزِيرُ يَجُوزُ مِنْكُمْ
يَحْمِلُكُمْ شَتَانٌ عِدَاوَةٌ الْمَنْعُوقَةُ تُخْنَقُ
فَتَمُوتُ الْمَوْقُودَةُ تُضْرَبُ بِالْخَشَبِ يَوْقُودُهَا
فَتَمُوتُ وَالْمُتَوَدِّيَّةُ تَزْدَدِي مِنَ الْجَبَلِ وَ
التَّطِيحَةُ تَنْطَحُ الشَّاةُ فَمَا أَذْرَكَهُ يَذْرُكُ
بِذَنَبِهِ أَوْ بِعَيْنَيْهِ فَاذْبَحْ وَكُلْ -

۱۔ اصل میں ذبائح ذبح کی جمع ہے ذبح کہتے ہیں اس جانور کو جو ذبح کیا جائے اور صید اس جانور کو جس کا شکار کیا جائے مگر ہم نے حاصل مطلب ترجمہ کیا ہے
یعنی اس کتاب میں ذبح اور شکار کے احکام مذکور ہیں ۲۔ منہ ۳۔ اسی آیت میں یہ ہے الا ذبائحہم مگر جو تم نے ذبح کر لیا تو آیت میں ذبح کا ذکر ہے ۴۔ اس
کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا یہ سورہ مائدہ میں ہے اور بالعقود ۵۔ منہ ۶۔ جب دم یا آنکھ ہل رہی ہو تو معلوم ہوا ابھی اس میں جان باقی ہے اس لیے
۷۔ ذبح کر کے لو کھا سکتا ہے ۸۔ منہ

۴۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ قَالَ مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَهُوَ وَثِقٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ فَكُلْ فَإِنْ أَخَذَ الْكَلْبُ ذَكَاءً وَإِنْ وَجَدَتْ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِذَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ

بَابُ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمُتَوَلَّى بِالْبُتْدَةِ قَاتِلُكَ الْمُؤْتُوذَةُ وَكَرِيْهُةٌ سَأَلَهُ وَالْقَاسِمُ وَجَاهِدٌ وَابْرَاهِيمُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ وَكَرِيْهُةٌ الْحَسَنُ

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دین) نے بیان کیا کہ ہم سے زکریا بن زائدہ نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہائیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہے کہ تیرا لکڑی یا گن کے شکار کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تو کسی طرف سے لگے تو اس جائز کو کھا اگر عرض کی طرف سے پڑے تو وہ موقوفہ ہے حرام کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی پوچھا کہ تیرے شکار میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اگر لکڑی یا گن کے شکار ہو تو وہ اس کو کھا سکتا ہے کتے کا پکڑنا بھی گویا بوجھ کر کھانے اور اگر اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ دوسرا لکڑی یا گن کے شکار کرے تو وہ بھی کھا سکتا ہے اس جائز کو پکڑا جو گا تو اس جائز کو نہ کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر اسم اللہ کہی تھی دوسرے کتے پر تو نے کہی تھی۔

باب بے پر کے تیرا یعنی لکڑی گز و غیرہ کے شکار کا بیان اور عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا جو جائز غلہ سے مارا جائے وہ موقوفہ (حرام ہے) اور سالم اور قاسم اور مجاہد اور ابراہیم اور عطاء بن ربیع اور امام حسن بصری نے اس کو کہا ہے اور امام بصری نے گاؤں اور شہر میں غلہ چلانا

یہ عدی حاتم طائی کے بیٹے تھے جو عرب میں بڑے سخی مشہور ہیں یہ بھی اپنے باپ کی طرح سخی تھے ہیں ایک سو بیس برس کی عمر میں مرے ۱۲۵ھ میں مدینہ منورہ میں سے جانور پر نہیں پڑا بلکہ عرض کی طرف سے پڑتا ہے اور جائز اس کے صدر سے مر جاتا ہے ۱۲۵ھ میں ذبح کرنے سے پہلے جانور مر جائے ۱۲۵ھ میں اس کو کھاتے نہیں جو جائز مر جائے ۱۲۵ھ میں جو بوسم اللہ کہہ کر کتہ چھوڑا جاتا ہے ۱۲۵ھ میں اس جانور میں سے کھائے ۱۲۵ھ میں جو بوسم اللہ کہہ کر کھڑا ہے ۱۲۵ھ میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو بوسم اللہ کو ملت کی شرط جانتے ہیں اگر بوسم اللہ کہے تو وہ جائز و اگر بوسم اللہ نہ کہے تو وہ حرام اور شافعی اور مالک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ سلمان اگر بوسم اللہ نہ کہے جب بھی وہ جانور حلال ہے تو دوسرے کتے سے یہ مراد ہوگی کہ اس کو کسی کافر نے چھوڑا یعنی بت پرست کافر نے اسے یہ کہہ کر پھینکا کہ بوسم اللہ نہ کہے کہ وہ جانور حلال ہے ان کا چھوٹا ہوا کتا سلمان سمجھتے کی طرح ہوگا حافظ نے کہا باوجود شکر سے اور قاسم شکاری پرندوں کا بھی حکم ہے کہ کتے کا ہے ان کا بھی شکار کھانا درست ہے جب اللہ کا نام نہ کران جانور پر چڑھے ۱۲۵ھ میں اس کو امام بیہقی نے دس کیا ۱۲۵ھ میں جو کتہ غلہ اپنے بوجھ سے جائز کرنا ہے وہ گوشت کو نہیں چیرتا مراد وہ غلہ ہے جو غنیل میں رکھ کر مارا جاتا ہے لیکن بندوق کی گولی کا شکار بالاتفاق درست ہے کیونکہ بندوق کی گولی بوجھ سے نہیں مارتی بلکہ گوشت کو چیر ڈالتی ہے اندر گھس جاتی ہے اور جس شخص نے بندوق کی گولی کا شکار کیا وہ تالان ہے اس کو یہ معلوم نہیں کہ بندوق تو ہمارے زمانہ میں اسلحہ سے اعلیٰ ہتھیار ہے ملک پر کا بھی رواج نہیں اس کی جگہ بندوق قائم ہو گئی جو میرے کتب میں ہے کہ ہے اب اگر اس کا شکار حرام ہو تو یہی مشکل ہوگی ان سب اثروں کو سوا عطا کے شیعہ ابن ابی شیبہ نے دس کیا عطاء کا اثر عید الاذقان نے دس کیا ۱۲۵ھ میں

رَمَى الْبُتْدُقَةَ فِي الْقُرْبَى مَا كَا مَصَارِدُ وَلَا يَدْرِي
بَأْسَا قِيَمًا سَوَا ۝

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ
قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ قَالَ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِيدٍ
فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضٍ فَاتَّقِ
وَقِيدٌ فَلَا تَأْكُلْ فَقُلْتُ أُرْسِلُ كُلِّي
قَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كُلِّكَ وَسَمَيْتَ فَكُلْ
قُلْتُ فَإِنْ أَكَلْتُ لَا تَأْكُلُ فَإِنَّهُ كَمْ
يُبْسِكُ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ
قُلْتُ أُرْسِلُ كُلِّي فَإِجْدُمَعَهُ كُلِّمَا آخَرَ
قَالَ لَا تَأْكُلْ وَفِي نَفْسِكَ إِنَّمَا سَمَيْتَ
عَلَى كُلِّكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى آخَرَ

مکروہ رکھا ہے اور جگہ دشمنی وغیرہ میں مضائقہ نہیں۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے پہلے
نے عبد اللہ بن ابی السفر سے انہوں نے عام شعی سے انہوں نے کہا
میں نے عدی بن حاتم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے بن پر کے تیر کو پوچھا آپ نے فرمایا اگر ٹوک (انی) کی
طرف سے لگے تب تو اس جانور کو کھا اور جو عرض کی طرف سے پڑے
اور صدمے سے، جانور مر جائے تو وہ موقوفہ امر وہ ہے۔ اس کو مت
کھا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں
اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا جب تو اپنا کتا اللہ کا نام لے کر چھوڑے
تو اس کا شکار کھائیں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کتا اس جانور سے کچھ
کھائے۔ آپ نے فرمایا تب اس جانور کو مت کھا کیونکہ اس نے اس
جانور کو تیرے لیے نہیں پکڑا بلکہ اپنے کھانے کے لیے پکڑا میں نے
عرض کیا میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک
پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ایسے جانور کو مت کھا کیوں کہ تو نے
اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی دوسرے کتے پر بسم اللہ نہیں کہی
تھی۔

باب اگر بے پروا تیر عرض سے جانور پر پڑے۔

ہم سے قیس بن عقیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری
نے انہوں نے منصور بن محترم سے انہوں نے ابانیم نخعی سے انہوں

بَابُ مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرَضٍ
۴۴۰۔ قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ

۱۔ کہیں آدمی کے نزدیک جائے ۱۲ منہ ۱۵ منہ اس نے کہا کہ جانور پر پھینک دیا جاتا ہے اس میں اور پروا ہے کی انی لگی ہوتی ہے ۱۲ منہ ۱۵ منہ کتے نے
اس میں سے کھا لیا تو معلوم ہوا کہ ۱۳ منہ ۱۵ منہ یا رسول اللہ کہیں یا یہاں ہوتا ہے ۱۳ منہ ۱۵ منہ جانور کا کھانا پھینکا ہوا ۱۲ منہ ۱۵ منہ دونوں نے مل کر اس جانور
کو کھڑا ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ منہ سمجھو علماء کا اعلیٰ حدیث پر ہے کہ جب دوسرا کتا اس میں شریک ہوجائے تو اس کا شکار کھانا درست نہیں اور شافعی کا ایک قول اور امام
مک کا قول ہے کہ وہ درست ہے انہوں نے ابو داؤد کی حدیث سے دلیل لی اور قیصر نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس شکاری کتے ہیں آپ ان کے شکار میں کیا
نہی دیتے ہیں آپ نے فرمایا جو شکار وہ پکڑیں ان کو کھا اگر پکڑا اس میں سے کھائے۔ آپ نے فرمایا اگر کھائے مگر یہ حدیث متعین ہے۔ عدی کی حدیث
نہی ہے۔ اس پر عمل کرنا اولیٰ ہے ۱۲ منہ۔

عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلُّ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَنَ قُلْتُ وَإِنَّا نَرْمِي بِالْيَمْعِ أَيْضَ قَالَ كُلُّ مَا خَزَقَ وَمَا أَصَابَ يَعْصِيهِ فَلَا تَأْكُلْ -

بَابُ صَيْدِ الْقَوَاسِ

وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْرَاهِيمُ إِذَا ضَبَّ صَيْدًا فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ أَوْ رَجُلٌ لَا تَأْكُلِ الَّذِي بَانَ وَتَأْكُلِ سَائِرَهُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي هَيْمَةَ إِذَا ضَرَبْتَ عَقْفَهُ أَوْ وَسَطَهُ فَكُلْهُ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدٍ اسْتَعْصَى عَلَى رَجُلٍ مِّنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ حِمَارٌ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَضْرِبُوهُ حَيْثُ تَبَسَّرَ دَعَوْا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوهُ

نہ ہمام بن حارث سے انہوں نے عدی سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تعلیم یافتہ کتے شکار پر بھیجتے ہیں آپ نے فرمایا جس جانور کو وہ پکڑیں اس کو کھائیں نے کہا اگر وہ اس جانور کو مار ڈالیں جب بھی کھائیں نے کہا یا رسول اللہ ہم شکار بن پر کے تیر سے مارتے ہیں (کانسی سے) آپ نے فرمایا جو چیز زخمی کر دے، گوشت پیر بھاڑ ڈالے اس کا شکار کھا اور جو عرض سے لگے۔ اس کا شکار مت کھا (وہ مردار ہے)

باب تیر کمان سے شکار کرنے کا بیان اور امام حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کہا اگر کوئی شخص شکار کے جانور کو دسم اللہ کہہ کر تیر یا تلوار سے، مارے اور اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹ کر بالکل جدا ہو جائے تو اس کا ہتھ یا پاؤں کو (جو جدا ہو گیا) نہ کھائے باقی سارا جانور کھائے اور ابراہیم نخعی نے کہا۔ اگر اس کی گردن کاٹ ڈالی بیاج میں سے دو ٹکڑے کر دیے تو سارا جانور کھائے اور اعش نے زید بن وہب سے روایت کی عبد اللہ بن مسعود کی اولاد سے ایک گور خرنے شرارت کی رنکل بھاگا تو عبد اللہ بن مسعود نے یہ حکم دیا اس کو جہاں پاؤں جس طرح ہو سکے مار ڈالو اور جو عضو اس کا (کٹ کر) گر جائے اس کو چھوڑ دو باقی کھاؤ

۱۵۸ ان کا شکار کھائیں یا نہ کھائیں ۱۲۷ بھجے مے سے مری ۱۲۷ منہ ۱۵۸ اسی حدیث سے یہ نکتہ ہے کہ بندوق یا توپ یا قتیقہ کا شکار درست ہے جب کہ بسم اللہ کہہ کر ماری کیڑوں کی باروت کی گولی گشت پیر بھاڑ ڈالتی ہے اندر کس جلتی ہے دھڑ گولی یا پھر سے کے بھجے کوئی نہیں مرنے اگر قالی گولی یا چھوہ بنیہ بدلت کے پینکٹ مارے اور اس سے کوئی جانور جائے تو بے شک وہ مردار ہوگا اس کا کھانا درست نہیں ۱۲۷ منہ ۱۵۸ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲۷ منہ ۱۵۸ کسی پیرے کردہ جانور سے جدا کر لیا گیا اور دوسری حدیث میں ہے کہ زندہ جانور سے جو عضو کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے معجزوں نے کہا اگر وہ عضو ایسا ہے جس کے کٹنے کے بعد جانور زندہ رہے تو اس عضو کا کھانا درست ہے حدیث نہیں۔ (الرحیفہ) نے کہا اگر اس کے دو ٹکڑے کر دے تو وہ دمکی نے بتایا یہی طرح اگر دو تائی کاٹے جس طرح کی طوط ہے تب بھی دونوں کھائے جائیں اگر وہ چھائی کاٹے جو پاؤں کی قوت ہے تو اس کو کھائے لیکن ہر کی قوت دہتہ یا ن کھائے بعضوں نے کہا اگر وہ بلا دس حصوں میں ۱۲۷ منہ ۱۵۸ تو سارا جانور مصل رہا ورنہ وہ ٹکڑا جو کاٹا گیا ہے حرام ہو گیا مگر سے ایسا ہی منقول ہے۔ شافعی کا بھی یہی قول ہے ۱۲۷ منہ ۱۵۸ حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس کو کس نے وصل کیا ۱۲۷ منہ ۱۵۸ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲۷ منہ ۱۵۸ اہم افخر لکھتا ہے وطن سنی فیہ اجمعین یا رب العالمین -

۴۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا
حَبِيبُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدَّمَشَقِيُّ
عَنْ أَبِي أَدْرِيسٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَيْمِيِّ قَالَ
قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا يَا رَبَّنَا قَوْمٌ أَهْلُ الْكِتَابِ
أَفَنَأْكُلُ فِي أَنْبَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ
أَصِيدُ يَقُوسِي وَيَكْلِبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلِّمٍ
وَيَكْلِبِي الْمُعَلِّمَ فَمَا يَصْلِحُ لِي قَالَ أَمَّا
مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ
غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا
فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَمَا صَدَّتْ بِقُوسِكَ
فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمَا صَدَّتْ
بِكَلْبِكَ الْمُعَلِّمَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ
وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلِّمٍ فَادْرَكَتْ
ذَكَاتُهُ فَكُلْ.

باب ۱۹۹ الخذف والبتدقة

۴۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا
وَرَكِيعٌ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ
عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ أَنَّهُ رَأَى
رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ
فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

ہم سے عبد اللہ بن یزید مرقی نے بیان کیا کہ ہم سے حبیب بن شریح
نے کہا مجھ کو ربیعہ بن یزید دمشقی نے بیان کیا کہ انہوں نے ابو ادريس
(عائد اللہ خولانی) سے روایت کی انہوں نے ابو ثعلبہ غسانی سے انہوں نے
کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے
ملک میں رہتے ہیں کیا ان کے برتنوں میں کھانا کھائیں اور ہم اس سر
زمین میں رہتے ہیں۔ یہاں شکار بہت ہوتا ہے کیا میں تیرے مکان سے اور
اس کتے سے شکار کروں جو تعلیم یافتہ نہیں ہے یا تعلیم یافتہ کتے سے
فرمائیے ان میں سے کیا درست ہے (کیا درست نہیں) آپ نے فرمایا
اگر تم کو دوسرے برتن ملیں تو اہل کتاب کے برتنوں میں
نہ کھاؤ اور اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو ان کو دھو کر ان میں کھا سکتے ہو
اور تیرے مکان سے جو تم بسم اللہ کہہ کر شکار کرے اس کو کھاؤ اور تعلیم یافتہ کتے
کا شکار جب تو نے بسم اللہ کہہ کر اس کو چھوڑا ہو کھاؤ اور غیر تعلیم یافتہ کتے کا شکار
اس وقت کھا جب تک تو اس کو ذبح کرے۔

باب انگلی سے چھوٹے چھوٹے منگرنے اور غلہ ملنا۔

ہم سے یوسف بن راشد نے بیان کیا کہ ہم سے وکیع اور یزید
بن ہارون نے اور یہاں جو الفاظ و حدیث کے بیان ہوئے ہیں وہ
یزید کے ہیں ان دونوں نے کہیں بن حسن سے انہوں نے عبد اللہ بن
بریدہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مغفل سے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا
انگلیوں سے چھوٹے چھوٹے پتھر یا گٹھلیاں پھینک رہا ہے۔ انہوں نے
کہا ایسا مت کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

۱۵ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے جن میں وہ سر پکاتے ہیں شرب بھی پیتے ہیں ۱۶ منہ سے قسطان نے کہا دھو لے حکم استہابا ہے کیونکہ فقہاء کہتے
ہیں کہ کاذب کے برتنوں کا استعمال کرنا نہیں ہے جب وہ نجاست میں متعلیٰ نہ ہو اگر ان کو نہ دھوے یہ کہتا ہوں ہم کہ فقہاء کے قول سے غرض نہیں کہ انہوں کے برتن
جب ہی استعمال کیے جائیں جب ضرورت ہو دوسرے برتن نہ لیں وہی خوب دھو کر لے گا ہمارے زمانہ میں عمرہ و صلا کی حکومت کی وجہ سے یہ وہاں عام
ہو گئی ہے کہ لوگ ان کے برتنوں میں بول و فحش کھاتے ہیں ان کے گھاسوں میں پانی پیتے ہیں ۱۷ منہ سے گڑہ ہاڑ کو مار ڈالے اور ذبح کرنے کا موقع نہ ملے وہ ہاڑ
کو مار ڈالے ۱۸ منہ سے جو عبد اللہ بن مغفل متعلیٰ کہتے تھے اس کا نام معلوم نہیں تھا۔ ۱۹ منہ سے

عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَانَ يَكْبَهُ الْخَذْفَ وَقَالَ
إِنَّهُ لَا يَصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكِي بِهِ عَدُوٌّ
وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ
رَأَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أَحَدُ ثِقَاتِ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ
نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَرَاهِ الْخَذْفَ وَأَنْتَ
تَخْذِفُ لَا أَكْلَمَكَ كَذَا أَوْ كَذَا.

بَاب ۱۹۰ مَنِ افْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبٍ
صَيْدٍ أَوْ مَا شِئِيَ

۴۴۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ افْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبٍ
مَا شِئِيَ أَوْ صَارَ يَتَقَصُّ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قَبْرًا مَلَأَ
۴۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

منع کیا ہے یا آپ اس کو برا جانتے تھے فرمایا اس سے فائدہ ہی کیا،
نہ تو کوئی شکار ہوتا ہے نہ دشمن کو حد نہ پہنچتا ہے یہ تو ہوتا ہے کہ کسی کا دانت
ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ بھوٹ جاتی ہے۔ عبد اللہ ابن مسفل نے دوبارہ
اسی کو یہی کام کرتے دیکھا تو کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا آپ اس کو ناپسند
کرتے تھے لیکن (تو باز نہیں آتا) تو وہی کام کیے جاتا ہے میں تجھ سے
اسی حد تک بات نہیں کرتے گا۔

بَاب ۱۹۱ بَرَزَ كَوْنِي (بَابُ نَهْيِهِ) اِيْسَا كِتَابُ كَلْبٍ يَوْمَهُ شُكْرِي هُوَ
رِيْزُ كِي كَجَبَانِي كَرْتَاهُو

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز ابن
مسلم نے کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر
سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو کوئی ایسا
کتا پالے جو نہ بکریوں کی حفاظت کے لیے نہ شکاری ہو تو اس کے اعمال
کے ثواب ہر روز دو قیراط برابر کم ہوتا رہے گا۔

ہم سے ابی بن ابراہیم مخنی نے بیان کیا کہا ہم سے مخنف بن ابی سفیان

۱۹۰ یہ روئے کا شک ہے امام احمد کی روایت میں بغیر شک کے یوں ہے آپ نے اس سے منع کیا ہے ۱۹۱ منہ ملے بچارے کے وقت میں لگا تو اس ۱۹۲۔
۱۹۳ کسی کی آنکھ میں لگا تو اس ۱۹۴ منہ ملے گرا ترک ملاقات کی دوسری حدیث میں جو موسیٰ سے تین دن سے زیادہ ترک ملاقات کرنا منع آیا ہے وہ اسی صورت
میں ہے جب بلا وجہ شرعی ترک ملاقات کرے لیکن جو شخص حدیث کر دے اس کے خلاف کرنے پر اصرار کرے اس سے ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کے لیے جائز
ہے جب تک تو نہ نہ کوئے عبد اللہ بن مسفل نے ایسا ہی کیا امام مسلم کی روایت میں صحت یوں ہے میں تجھ سے کہیں بات نہیں کرنے کا میں ہمیشہ کے لیے ترک ملاقات
کی اس حدیث سے صحت ملتا ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سن کر بھی اس کا خلاف کرے کسی پر یا مرشد یا مجتہد کے قول پر بچارے اس سے
بھی ترک ملاقات کرنی چاہیے جب تک زبرد نہ کرے یا اللہ ان مقلدوں کو ہدایت کر کہ وہ پیغمبر اور مجتہد اور پیر اور مرشدوں کے مرقبوں میں تمیز کریں اور ہر ایک
کاپنے درجے پر رکھیں مجتہد صرف اس کام کے ہیں کہ اگر کسی مسئلہ میں صاف قرآن یا حدیث کا حکم معلوم نہ ہو اور نہ قرآن ان مجتہد صاحب سے حسن عقیدت ہو تو اپنے
قیام کو مقدم نہ کر باقی جس مسئلہ میں اللہ اور رسول کا ارشاد ملے اس میں مسلمہ مجتہد اگر خلاف نہ لے تو جو چیز پر پیش ہیں ان سے کام نہیں ہماری جان ہمارا حق ہمارا
بلن ہمارا دل و اسباب ہماری عزت و ابر و سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر سے تصدیق ہے بھیجی تک ہم آپ کی حدیث نہیں چھوڑیں
اور مشرکے دن بھی ہی کہیں گے ہم حدیث پر چلنے والے ہیں حدیث ہی ہماری ذریعہ نجات ہے ۱۹۵ روئے کہ ہر ایک ذریعہ آدم و پیش رسول میں نہیں
مقیم رہی بل بیاد کن قول ۱۹۶ اس حدیث کی شرح اور کتاب المواضع میں گذر چکی ہے اس قیراط کا وزن اللہ ہی جانتا ہے ایک قیراط دنیا میں آدم سے دانی
کا ہوتا ہے ۱۹۷ - اللہ اعلم انفع لکاتبہ و لمن سعى قید و لاد الیم اجمعین - آمین یا رب العالمین -

ابْنُ أَبِي سُوَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَتَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ صَارَ يَصِيدُ
أَوْ كَلَبَ مَا شِئَ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ كُلِّ يَوْمٍ فَيَبْرَأُ
۲۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ مَا شِئَ
أَوْ صَارَ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ فَيَبْرَأُ حَالًا.

بَابُ إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ
قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ
الْجَوَارِحِ مُكَيِّبِينَ الضَّوْأِدَ وَالْكُوَسِبَ
أَجْتَرَحُوا ائْتَسَبُوا تَعْلَمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ
اللَّهُ فَكُلُوا وَمِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ إِنْ يَقُولُ
سَرِيعُ الْحِسَابِ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَ إِنْ شَاءَ
أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللَّهُ يَقُولُ تَعْلَمُونَهُنَّ
مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَتَضَرَّبُ وَتَعْلَمُ
حَتَّى تَتَرَكَ وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ
عَطَاءٌ إِنْ شَرِبَ الدَّمُ وَلَمْ يَأْكُلْ
فَكُلْ -

نے کہا میں نے سالم بن عبداللہ ابن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن عمر
سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے جو کوئی کتا چلے بشرطیکہ وہ شکاری کتا یا ریڑ کا کتا نہ ہو تو
اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط گھٹتے رہیں گے۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تبیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک
نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ریڑ یا شکار کے سراپالے
قراس کے عمل کا ثواب ہر روز دو قیراط برابر گھٹتا رہے گا۔

باب جب کتا شکار کے جائز میں سے کچھ کھائے (تو کیا حکم
ہے، اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا تم سے پوچھتے ہیں کیا حلال
ہے ان کے لیے کہہ دے تم کو پاکیزہ جائز حلال ہیں اور ان جائز و
(کتوں یا پرندوں) کا شکار جن کو تم نے شکار کرنا سکھایا (تعلیم دیا، ان کو
شکار کے لیے سدھار کھا ہوا عوائد صایدہ نکرہ سے یعنی کمانے والے
جس خواہش کیا تم اس کو سکھاتے ہو (یعنی شکار کرنا) جو اللہ نے تم کو سکھایا (خیر آیت
مریج الحساب تک اور ابن عباس نے کہا (اس کو سعید بن مسروق نے نقل کیا) اگر کتے
نے شکار کے جائز میں سے کچھ کھالیا تب اس کو ذاب کر دیا (اب وہ حلال نہیں ہوا) اس
جائز کو کہتے نے اپنے کھانے کے لیے پکڑا (دہن تہارے لیے) اور
اللہ فرماتا ہے تم ان کو سکھاتے رہو جو اللہ نے تم کو سکھایا (ایسے
کتے کو مارنا چاہیے اور تعلیم دینا تاکہ یہ عادت و شکار میں سے کھالینے
کی عادت چھوڑ دے اور عطاء بن ابی رباح نے کہا اگر کتا اس جائز کا
خون پی لے اس کا گوشت نہ کھائے تب وہ جائز کھا سکتا ہے حلال ہے

۱۔ البرہرہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور کب حشر یعنی کھیت کا کتب بھی مستثنیٰ ہے ان پر قیاس کیا گیا ہے وہ من جو مکر کی حفاظت کے لیے ہر مشلا
کہیں چروں کا کھیرا اور کوئی ضرورت ہر مشلا دوسرے جائزوں کا کھیرا ہر معاملہ یہ کہ بلا ضرورت کتا پانا منع اور باعث نقصان ثواب ہے انہوں نے کہا ہمارے
فرماتے ہیں مسلمانوں نے نصاریٰ کی تعلیم سے بلا ضرورت کتے پانا شروع کیے ہیں اور اپنا ثواب کم کر رہے ہیں ۱۲ منہ بلکہ اس کو ابن ابی شیبہ نے نقل
کیا ۱۲ منہ ۱۵ اور سب نے مل کر اس جائز کو ۱۲ منہ - اللہ اعلم بالصواب -

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَّانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ
عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا
تَصِيدُ بِهَذَا الْكَلَابِ قَالَ إِذَا
أَرْسَلْتَ كَلَابَكَ الْعُكْمَةَ وَذَكَرْتَ
اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ وَمِمَّا أَمْسَكَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ
فَتَلَنْ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنِّي أَخَافُ
أَنْ يَكُونُ أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ
خَالَطَهَا كَلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ.

بَابُ ۲۹۲ الصَّيْدُ إِذَا غَابَ عَنْهُ
يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ.

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَاصِبٌ عَنْ
الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ
كَلْبَكَ وَسَمَيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتْلَ فُكُلٍ
وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى
نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ كَلَابًا لَمْ يَذْكُرْ
اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكَ فَهَتَلَنْ
فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ وَإِنْ
رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمَيْنِ
أَوْ يَوْمٍ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِنْ
وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن فضیل نے
ابن ہشام نے بیان کیا کہ ہم سے ابی ہشام نے عامر بن شعبی سے ابی ہشام نے
بن حاتم سے ابی ہشام نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
ہم لوگ کتوں سے شکار کرتے ہیں کیا یہ شکار حلال ہے۔ آپ نے فرمایا
جب تو سدھائے ہوئے (تعلیم یافتہ) کتے اللہ کا نام لے کر شکار پر
چھوڑے تو ان کا پکڑا ہوا شکار کھا سکتا ہے اگرچہ وہ جائز کو مار ڈالیں
البتہ جب کتا اس جائز میں سے کچھ کھائے (تب یہ اس کو نہ کھا کیونکہ
اس میں یہ گمان ہوتا ہے کہ اس جائز کو کتے نے اپنے کھانے کے لیے
پکڑا۔ اسی طرح اگر تیرے کتے کے ساتھ اور کتے شامل ہو گئے ہوں تب
بھی مت کھا۔

باب اگر شکار کا جائز زخمی ہو کر دو تین دن کے بعد مردہ
تو کیا حکم ہے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ثابت بن یزید نے
کہا ہم سے عامر بن سلیمان نے ابی ہشام نے عامر بن شعبی سے ابی ہشام نے
عدی بن حاتم سے ابی ہشام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے
فرمایا جب تو اللہ کا نام لے کر اپنا کتا (شکار پر) چھوڑے اور وہ جائز کو پکڑ
کر مار ڈالا تو اس کو کھا اگر اس میں سے کھالے تو نہ کھا کیوں کہ اس نے
اپنے لیے پکڑا نہ تیرے لیے، اسی طرح اگر وہ دوسرے غیر کتوں کو ساتھ
جن پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا مگر جائز کو پکڑے اور مار ڈالے تب بھی
اس کو مت کھا کیونکہ تجھ کو معلوم نہیں ہو سکتا کس کتے نے اس
جائز کو مارا اور اگر تو شکار کے جانور پر تیر لگائے پھر وہ چوٹ کھا کر
ایک دن یا دو دن کے بعد مردہ، ملے مگر اس پر سواتیرے تیر کے
اور کسی چوٹ کا نشان نہ ہو تب اس کو کھا سکتا ہے اگر وہ تیر
کھا کر پانی میں گر جائے تو اس کو مت کھا اور عبد اللہ بن عباس

۱۵ اور سب نے مل کر اس جائز کو مارا ۱۲ منہ ۱۵ جب کھا لیا تو معلوم ہوا کہ ۱۲ منہ کیونکہ شاید پانی میں ڈوب جانے کی وجہ سے مبرا ۱۱ منہ۔

عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَائِشٍ عَنْ عِدِّي أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِي الصَّيْدَ فَيَغْتَنِمُ أَشْرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَحْدُهُ مَيْتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ قَالَ يَا كُلُّ لَإِنْ شَاءَ.

بَاب ۲۹۳ إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ.

۴۴۸ - حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِّي بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُرْسِلَ كَلْبِي وَأَسْتَمِعِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُرْسَلَتْ كَلْبُكَ وَسَمِعْتَ فَآخَذَ فَقَتَلَ فَكُلْ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ إِنْ أُرْسِلَ كَلْبِي أَحَدٌ مَعَهُ كَلْبٌ آخَرٌ أَذَرِي أَيْمًا أَخَذَهُ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمِعْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ وَسَلَّمَتْهُ عَنْ صَيْدِ الْبِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَبْتَ بِعَرَضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَفِيْدٌ فَلَا تَأْكُلْ.

بَاب ۲۹۴ مَا جَاءَ فِي التَّصْيِدِ ۴۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ابْنِ

داؤد نے اس حدیث کو داؤد بن ابی ہند سے روایت کیا انہوں نے عامر بن شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر جانور تیر کھا کر غائب ہو جائے میں دو تین دن انہی کی تلاش میں رہوں پھر اس کو مرا ہوا پاؤں اور تیر اس میں لگا ہوا ہر آپ نے فرمایا چاہے تو کھا سکتا ہے۔

باب اگر شکاری جانور کو جا کر دیکھے وہاں دوسرا کتا بھی پائے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی السفر سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بسم اللہ کہہ کر اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں تو اس کا کیا حکم ہے، آپ نے فرمایا جب تو اللہ کا نام لے کر کتا چھوڑے وہ جانور کو کپڑا کر مارا ڈالے اور اس میں سے کچھ کھالے تو اس جانور کو مت کھا کیونکہ کہنے نے وجہ کھا لیا، تو معلوم ہوا۔ اس نے اپنے کھانے کے لیے جانور کو کپڑا میں لے کہا میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں پھر جا کر دیکھتا ہوں تو وہاں دشکار کے پاس، دوسرا غیر کتا بھی موجود ہے۔ اب مجھ کو معلوم نہیں ہو سکتا اس جانور کو کس کتنے نے کپڑا۔ آپ نے فرمایا ایسا جانور مت کھا کیونکہ تو نے اپنے کتنے پر اللہ کا نام لیا تھا نہ دوسرے کتنے پر۔ عدی کہتے ہیں میں نے آپ سے بے پر کے تیر کے شکار کو پوچھا آپ نے فرمایا اگر وہ لوگ لانی، کی طرف سے جانور پر پڑے جب تو اس کو کھا اگر چوٹان (دوسری کی طرف سے پڑے تو مردار ہے) (موقوفہ)

باب شکار کرنا کیسا ہے۔

محمد سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا مجھ کو محمد بن فضیل نے خبر دی

اس کو ہر ماہ نے دس کی ۱۴ منہ میرے کتنے یا فرکتے نے ۱۴ منہ ۳۵ اس باب کو لا کر امام بخاری نے شکار کی اباحت ثابت کی اور اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص مرنے کیلئے بے شکار کرے اس میں اختلاف ہے۔ ۱۴ منہ۔

فَصَلِّ عَنْ بَيِّنٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عِدَّتِي بِنْتِ
حَاتِمٍ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ تَتَعَيَّدُ بَهَذِهِ
الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ
الْمُعَلِّمَةُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِنْهَا
أَمْسُكَنَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ
فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ اسْمًا
أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ
مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ -

۴۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيَّوَةَ وَ
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا
سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ
بْنِ شَرَبِجٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعَةَ بِنْتُ يَزِيدَ
الْمَشْنِقِيَّةَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي أَبُو أَدْرِيسَ عَائِذُ اللَّهِ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَشَنِيَّ يَقُولُ أَتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي
أَرْضِهِمْ وَأَرْضَ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْمِي وَأَصِيدُ
بِكَلْبِي الْمَعْلُومِ وَالَّذِي لَيْسَ مُعْلَمًا فَأَخْبَرَنِي
مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا مَا
ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ
فِي أَرْضِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ أَرْضِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا
بَيْنَهُمَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَأَغْسِلُوا هَاتِمَ كُلَّ وَاحِدَةٍ وَأَمَّا
مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَأَصِدْ بِقَوْمِكَ
فَإِذَا كُرِئْتُمْ لِلَّهِ تَعْلَمُ كُلُّ وَاحِدَةٍ بِكَلْبِكَ الْمَعْلُومِ

انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عدسی
بن حاتم سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا
ہم لوگ توکٹوں سے شکار کیا کرتے ہیں دآپ اس میں کیا فرماتے ہیں یہ
درست ہے یا نادرست۔ آپ نے فرمایا جب تو سدھائے ہوئے کتے
د تعلیم یافتہ، اللہ کا نام لے کر پھوڑے اور وہ جائز کو پکڑ لیں دگوہر دلیں
تو اس کو کھا اگر وہ جائز میں سے کچھ کھالیں۔ تب اس کو مست کھا کیوں
کہ میں ڈرتا ہوں کہیں ان کتوں نے اس جائز کو اپنے کھانے کے لیے
نہ پکڑا ہو اسی طرح اگر تیرے کتے کے ساتھ غیر کتا شریک ہو جائے
دجب بھی مت کھا

ہم سے ابو عاصم تمیل نے بیان کیا انہوں نے حمزہ بن شریع سے
دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے احمد بن ابی رجا نے
بیان کیا کہا ہم سے سلمہ بن سلیمان نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے
انہوں نے حمزہ بن شریع سے کہا میں نے ربیعہ بن یزید مشنقی سے
سنا وہ کہتے تھے مجھ کو ابو ادريس عائذ اللہ سے خبر دی انہوں نے کہا میں
نے ابو ثعلبہ مشنقی (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلمؐ پائس آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسے ملک میں رہتے
ہیں۔ جہاں اہل کتاب دیہود اور نصاریٰ بستے ہیں ہم ان کے برتنوں میں
کھا لیتے ہیں اور اس سرزمین میں تیرکان اور کتوں سے بھی شکار کیا
جاتا ہے فرمائیے ان میں کیا درست ہے اور کیا نادرست! آپ نے
فرمایا اہل کتاب کے برتنوں کا جو تو نے ذکر کیا تو اگر تم کو دوسرے برتن
مل سکیں تو ان کے برتنوں میں مت کھاؤ۔ اگر دوسرے برتن نہ مل سکیں
دجوہر کی ہو، تب ان کو دھو کر ان میں کھا سکتے ہو۔ شکار کی برتنوں
کا جو تو نے ذکر کیا تو تیرکان سے اللہ کا نام لے کر شکار کرے
وہ کھا سکتا ہے۔ اسی طرح سدھائے ہوئے کتے کا شکار
جب اللہ کا نام لے کر اس کو پھوڑے اگر کتا سدھایا ہو نہ پھوڑے

فَاذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صَدَقَتْ بِكَ لَيْلٌ
الَّذِي لَيْسَ مَعَكُمْ فَاذْكُرْتَ زَكَاتَهُ فَكُلْ.

۴۵۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
النَّسَبِيِّ قَالَ قَالَ أَنفَجْنَا أَرْثَمًا مِمَّا لَظْهَرَانِ
فَنَعَمُوا عَلَيْهِمَا حَتَّى نَصَبُوا نَسْعِيَتٍ عَلَيْهِمَا حَتَّى
أَخَذَتْهُمَا فَعَثَّتْ بِهَآ إِلَى إِبْنِ طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَّكَهَا وَفَخَذَهَا
فَقَبَّلَهَا

۴۵۲- حَدَّثَنَا إسماعيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ عَنْ تَائِفٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ
أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ
تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرَمِينَ وَهُوَ
غَيْرُ مُحْرَمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحَشِيئًا
فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ثُمَّ سَالَ أَصْحَابَهُ
أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطًا فَأَبَوْا فَسَالَهُمْ رُحْمَةً
فَأَبَوْا فَأَخَذَهَا ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ
فَقَتَلَهُ فَكَأَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابٍ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ
بَعْضِهِمْ نَكَمًا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اور جانور کپڑے پھر تو اس جانور کو ذبح پا کر فوج کرے جب کھا سکتا
ہے (اگر مار ڈالے تو اس کا کھانے درست نہیں)

ہم سے مسدد بن سرید نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید
قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے ہشام بن زید نے انہوں
نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ہم نے مرالظہران میں دو حایک
مقام کا نام ہے مکہ کے قریب، ایک خرگوش آگیا (دبھالا) لوگ
اس کے پیچھے دوڑے مگر نہ پایا تھک گئے پھر میں اس کے پیچھے لگا
اور کپڑا کر ابو طلحہ کے پاس لایا انہوں نے داس کو کاٹا، اس کی رانیں
اور سرین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجیں آپ نے قبول کیا۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک
نے انہوں نے ابو النضر دسالم بن ابی امیہ سے جو عمر بن عبید اللہ کے
غلام تھے انہوں نے نافع سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے انہوں نے
ابو قتادہ سے وہ مکہ کے رستے میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مہراہ تھے دس سال حدیبیہ کی صلح ہوئی، ایک جگہ اپنے کئی ساتھیوں
سمیت پیچھے رہ گئے (انحضرت آگے بڑھ گئے، ابو قتادہ کے ساتھی
سب احرام باندھے ہوئے تھے لیکن ابو قتادہ احرام نہیں باندھے تھے
انہوں نے ایک گور خر جاتے دیکھا گھوڑے پر چڑھو اس کے پیچھے
ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا (بھائیوں) ذرا کوڑا اٹھا دو انہوں نے
انکار کیا پھر کہا ذرا بھالا اٹھا دو جب بھی انہوں نے انکار کیا آخر ابو قتادہ
نے دگھوڑے سے اتار کر خود لے لیا اور اس گور خر پر حملہ کیا اس کو مار ڈالا
اب انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے احرام باندھے تھے
اس کا گوشت کھایا یا بھنوں نے نہیں کھایا۔ جب آگے بڑھ کر انحضرت

۱۔ معلوم ہوا خرگوش کھانہ درست ہے اکثر علماء کا یہ قول ہے لیکن امام بیہقی نے ابن عمر سے روایت کی انحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے سامنے خرگوش لایا گیا آپ نے اس کو نہیں کھایا نہ اس کے کھانے سے منع کیا اور فرمایا اس کو حیض آتا ہے میں کہتا ہوں یہ روایت ان
صحیح حدیثوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی جو سے خرگوش کی اہانت ثابت ہے اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ کھانا اکثر ثابت ہے ہر تو ایسا ہو گا جیسے آپ
نے گڑ پھر نہیں کھایا کہ بہت طبعی ادب بات ہے اور علت اور حرمت دوسری شے ہے ۱۲۰۵ھ وہ کچھ قرآن پر نکال کر گوشت کھانا حرام ہے ۱۲۰۵ھ

اللہ علیہ وسلم ساکوناً عن ذلک فقال انما
ہی طعمۃ اطعمکمoha اللہ۔

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا اسْبَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
اَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ اِذَا قَالَ هَلْ مَعَكُمْ
مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ

بَاب ۲۹۵ الثَّيْبُ عَلَى الْجِبَالِ

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ
حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَنْ اَبَا النَّضْرِ
حَدَّثَهُ عَنْ تَارِيعِ مَوْلَى اَبِي قَتَادَةَ وَابْنِ صَالِحٍ
مَوْلَى التَّوَّامَةِ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ
مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُمْ يَحْمِرُونَ وَاَنَا رَجُلٌ
حُلٌّ عَلَى فَرَسٍ وَكُنْتُ رَقَاءً عَلَى الْجِبَالِ فَبَيْنَا
اَنَا عَلَى ذَلِكَ اِذْ سَأَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِينَ
لِشَيْءٍ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ جَمَادٍ وَخَيْشُ
فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هَذَا قَالُوا لَا نَدْرِي قُلْتُ
هُوَ جَمَادٌ وَخَيْشٌ فَقَالُوا هُوَ مَا رَأَيْتَ وَكُنْتُ
نَسِيتُ سَوَاطِي فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوُكُونِي سَوَاطِي
فَقَالُوا لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ فَزَلْتُ فَاخَذْتُهُ ثُمَّ
ضَرَبْتُ فِي اَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ اِلَّا ذَاكَ حَتَّى عَقَرْتُهُ

صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے تو آپ سے یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا
یہ تو اللہ کا دیا ہوا کھانا تھا جو اس نے تم کو کھلایا۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے ام المکات
نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے
ابو قتادہ سے یہی حدیث جو اوپر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرت
نے پوچھا اس کا گوشت تمہارے پاس باقی ہے۔

باب پہاڑوں اور دشوار گزار مقامات میں شکار کرنا

ہم سے یحییٰ بن سلیمان جعفی نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد الرحمن
بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان کو ابو النضر مسلم
نے انہوں نے نافع سے جو ابو قتادہ کے غلام تھے اور ابو صالح سے جو توامر
کے غلام تھے انہوں نے کہا ہم نے ابو قتادہ سے سنا انہوں نے کہا میں بین
کے رستہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میرے سوا سب لوگ
احرام باندھے ہوئے تھے لیکن میں احرام نہیں باندھے تھا ایک گھوڑے
پر سوار تھا میں پہاڑوں پر بڑا اچھا چڑھنے والا تھا خیر اسی حال میں میں نے
دیکھا لوگ کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں۔ میں نے بھی جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک
گورنوار ہا ہے اسی کو دیکھ رہے تھے میں نے ان لوگوں سے پوچھایہ کیا
ہے۔ انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے میں نے کہا گورنوار معلوم ہوتا ہے انہوں
نے کہا جو تم نے کہا وہی ہو گا۔ میں گھوڑے پر چڑھتے وقت اپنا کڑا لینا
بھول گیا میں نے کہا بھائی ذرا کڑا تو اٹھا دو۔ انہوں نے کہا ہم تو نہیں
اٹھاتے آخر میں نے خود انکر اٹھا لیا اور گورنوار کے پیچھے گھوڑا
دوڑایا۔ پھر وہی دیر میں اس کو زخمی کر ڈالا (ایک جگہ گرا دیا)

۱۔ بن منت مشقت ایتہ آیا اس کے کھانے میں کیا تامل ہے۔ اس حدیث کی شرح کتاب الحج میں گزر چکی ہے یہاں اس لیے لائے کہ اس سے شکار کو ثابت
ہوتا ہے ۱۲ من ۱۵ اس باب کو لانے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ شکار کے لیے جو ایک ام مباح ہے پہاڑوں پر چڑھنا مت اٹھا گھوڑے کو دبا لے
جانا دوڑانا درست ہے بلکہ اگر عذاب دینا نہیں ہے جو منع ہے ۱۲ من ۱۵ تو مردہ لڑکی جو بڑاواں پیدا ہو یہ ایتر بن غلف کی بیٹی تھی جو اپنے بھائی کے
ساتھ پیرا ہوئی تھی اس کا یہ نام پڑ گیا ۱۲ من ۱۵ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اس جگہ پابا بہت تھے ۱۵ چونکہ احرام باندھتے اس لیے ہم نے کرنا تا بھی
انہوں نے پیرا کیا۔

بَحْرٍ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا هَذَا عَذْبٌ
فُرَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ أَجَاخٌ وَمِنْ كُلِّ
تَاكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَرَكِبَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ عَلَى سَرَّحٍ مَوْجُودٍ كَلَابُ
النَّمَاءِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَوْ أَنَّ أَهْلِي أَكَلُوا
الضَّفَادِعَ لَاطْعَمْتَهُمْ وَلَمْ يَرِ الْحَسَنُ
بِالسَّلْحَفَاتِ بَأْسٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلُّ
مَنْ صَيَدَ الْبَحْرَ نَصْرًا أَوْ يَهُودِيًّا أَوْ جَوْشِيًّا
وَقَالَ أَبُو الدَّردَاءِ فِي الْمَرْحِيِّ ذَبَحَ الْخَمْرُ
الْيَنِينَ وَالشَّمْسُ -

پوچھا کیا تمہاریں اور کنٹوں کے مالز بھی صید البحر میں داخل ہیں انہوں
نے کہا ہاں تو ان کا کھانا جائز ہے، پھر عطاء نے یہ آیت پڑھی (سورۃ
نمل کی)، ہذا عذب فورات ساکنہ شرابہ و ہذا ملح اجاج
ومن کل تاکلون لحما طریاً اور امام حسن علیہ السلام درباری
کتے کی کھال سے بوزین تیار کرتے تھے ان پر وار ہر گئے اور عامر شعبی نے
کہا اگر میرے گھر والے مینڈک کھاتیں تو میں (فراغت سے) ان کو کھال کا
اور امام حسن بصری نے کہا کچھو کھانے میں قباحت نہیں اور ابن عباس
نے کہا دریا کا شکار (فراغت سے) کھا گو ہودی یا نعلانی یا پارسی دیا
مہندو یا بوردہ نے وہ شکار کیا ہوش اور ابو الدرداء صحابی نے کہا شراب
میں پھلی ڈال دیں اور سونج کی دھوپ اس پر پڑی تو پھر وہ شراب
ہنیں رہتا ہے

۱۵ یعنی میٹھے اور کھارے پانی دونوں میں سے تم تازہ تازہ گوشت کھاتے ہو ۱۲ منہ ۱۵ حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس کو کس نے وصل کیا
قسطانی نے کہا دیان کنایا سورجی پھلی میں داخل ہے اس کا کھانا درست ہے میں کہتا ہوں دیان آٹھ کا درست ہو گا کیونکہ درحقیقت وہ آدمی نہیں ہے بلکہ
پھلی ہے جس کا چہرہ آدمی کی طرح ہوتا ہے میں نے یہ پھلی پر چشم خود ایک عجائب خانہ میں دیکھی ہے ۱۲ منہ ۱۳ مگر شعبی نے یہ نہیں کہا کہ مینڈک کو
کال کر کھائیں یعنی ذبح کر کے یا یوں ہی کھالیں امام مالک کا یہ قول ہے کہ یوں ہی کھانا درست ہے اور بعضوں نے کہا کہ مینڈک دریا کی ہراس
کا کھانا درست ہے اور عیسیٰ کا مینڈک درست نہیں اور حنفیہ اور شافعیہ سے یہ منقول ہے کہ مینڈک کا ذبح کرنا ضرر ہے کنا قال حافظ میں کہتا
ہوں حنا بلہ اور حنفیہ سے تو مینڈک کی صحت منقول ہے اور دلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل سے منع کیا دائرہ
اعلم ۱۲ منہ ۱۵ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور سفیان ثوری نے کہا مجھے امیر سے لکھا کھانے میں بھی کوئی قباحت نہ ہوگی قسطانی نے کہا
شافعیہ کا منہ یہ قول یہ ہے کہ دریا کا ہر ایک جائز حلال ہے مگر لکھا اور مینڈک اور مگر اور کچھو کیونکہ یہ حیثیت ہیں۔ میں کہتا ہوں غث پر دلیل کیا ہے
ابو حنیفہ تو پھلی کے سوا سب کو حیثیت کہتے ہیں اور شافعیہ لکھوے، مینڈک، کچھوے کو حیثیت کہتے ہیں اہل حدیث کسی کو حیثیت نہیں کہتے اور حنفیہ کیونکہ مینڈک
کیونکہ کا گوشت تو مسل کے مرض میں کبیر ہے اور کچھوے کا خورباہیت نریش ذائقہ اور متوی اور بے نظیر ہوتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کو امام بیہقی نے وصل
کیا امام حسن بصری نے کہا میں نے ستر صحابیوں کو دیکھا وہ پارسی کا شکار کھاتے تھے ان کے دلوں میں کوئی دہم نہ ہوتا لیکن ابن ابی شیبہ نے عطاء اور
سعید اور حضرت علی سے اس کی کراہت نقل کی ہے ۱۲ منہ ۱۵ بلکہ ایک باختم دعابن جاتا ہے اس کو حافظ ابو موسیٰ نے اپنی سند سے وصل کیا
امام بخاری اس اثر کو اس لیے لائے کہ پھلی جو حلال ہے اس کو شراب میں ڈالنے سے دبی اثر ہوتا ہے جو نمک ڈالنے سے یعنی شراب حلال
ہو جاتا ہے کیونکہ شراب کی صفت اس میں باقی نہیں رہتی یہ ان لوگوں کے غصب پر مبنی ہے جو شراب کا سرکہ بنانا درست جانتے ہیں بعضوں
نے مری کو کڑوہ رکھا ہے مری اسی کو کہتے ہیں کہ شراب میں نمک اور پھلی ڈال کر دھوپ میں رکھ دیں۔ عمر بن عبد العزیز خلیفہ نے اس کو کھایا اور
ابو ہریرہ نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں یعنی مری میں جس کو مشرک بنائیں کیونکہ نمک ڈالنے سے وہ شراب نہ رہا قسطانی نے
کہا بیان امام بخاری نے شافعیہ کا خلاف کیا کیونکہ امام بخاری کسی خاص مجتہد کے پیرو نہیں ہیں بلکہ جس قول کی دلیل باقی برصفا آئندہ

۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْهُ أَنَّ سَمِعَ
جَابِرًا يَقُولُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأَمَّا
أَبُو عُبَيْدَةَ فَجَعَلَنَا جُوعًا شَدِيدًا فَأَلْقَى
الْبَحْرَ حَوْثًا مَبْنًى لَمْ يَرِ مِثْلَهُ يُقَالُ لَهُ
الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نَصْفَ شَهْرٍ
فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِطَارِهِ قَسَمَ
الزَّائِبُ تَحْتَهُ۔

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید
قطان نے انہوں نے ابن جریج سے کہا کہ عمر بن دینار نے خبر دی
انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے ہم جیش
الخط میں شریک تھے ہمارے سردار ابو عبیدہ بن جراح تھے اس
سفر میں ہم کو ایسی بھوک لگی خدا کی پناہ لیکن سمندر نے ایک مری پھیل
کنارے پر پھینکی ویسی پھیل کبھی دیکھنے میں نہیں آئی اس کو غنبر کہتے
ہیں ہم برابر آدھے مہینے تک وہی پھیل کھاتے رہے دھلتے وقت ابو
عبیدہ نے اس کی ایک ہڈی لی (وہ اتنی اونچی تھی) کہ سوار اس کے تلے
سے نکل گیا۔

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
أَخْبَرَنَا سَفِينٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَالٍ سَمِعْتُ
جَابِرًا يَقُولُ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةِ سَرَاكِبٍ وَأَمِيرُنَا
أَبُو عُبَيْدَةَ نَرُصِدُ عِيَالَهُ الْقُرَيْشِيَّ فَأَصَابَنَا
جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسَمِيَ
جَيْشُ الْخَبَطِ وَأَلْقَى الْبَحْرَ حَوْثًا يُقَالُ لَهُ
الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا نَصْفَ شَهْرٍ وَأَدَّاهُنَا يَوْمَئِذٍ
حَقٌّ صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان
بن عیینہ نے انہوں نے عمر بن دینار سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن
عبد اللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرتؐ نے ہم تین سو سواروں
کو بھیجا۔ ابو عبیدہ بن جراح ہمارے سردار تھے وہاں ہم کو ایسی سخت بھوک
ہوئی (خدا کی پناہ) ہم درختوں کے پتے (جھاڑ جھاڑ کر) کھا گئے اسی لیے
اس لشکر کا نام جیش الخط ہو گیا۔ اتفاق سے سمندر نے ہماری طرف
ایک مری پھیل پھینکی جس کو غنبر کہتے ہیں ہم برابر پندرہ دن تک وہی
پھیل کھاتے اور اس کی چربی بدن پر لگاتے رہے ہمارے جسم
خوب مرنے تازے ہو گئے اس کے کولیوں میں سے تیل کے گھڑے

و حاشی معوضہ بقری قری ہوتی ہے اس کو اختیار کرتے ہیں مگر ہم کہتا ہے اس صورت میں نان پاؤ جس کے غیر میں سیلندھی یا شراب ڈالیں اس کا کھانا حلال
ہوگا کیونکہ شراب جب جل گیا تو وہ شراب نہ رہا اب رہی یہ بات کہ شراب یا سیلندھی جس سے قواس کی نجاست پر کوئی دلیل نہیں اور تعجب ہے ان علماء
سے جنہوں نے نان پاؤ کھانا ناجائز قرار دیا اس وجہ سے کہ اس کی غیر میں شراب پڑتا ہے مگر ہم کہتے ہیں اس طرح ان دواؤں کا پینا درست ہوگا بشرط
میں جھوکر ان کا عرق نکالا جاتا ہے کیونکہ وہ شراب نہیں رہا اور ڈاکٹری ٹیبلنگ سب شراب سے بنائے جاتے ہیں اسی طرح انگریزی ٹونیکا یا سینٹ
کالانا درست ہوگا کیونکہ ان میں شراب کا جوہر لکڑی شراب نہیں ہے بلکہ شراب کی روح اور ایک ذرہ ہے اس کی نجاست پر کوئی دلیل نہیں ہے مولانا مہجور
نے جو اہل حدیث کے ملک مصر میں بڑے مفتی ہیں (حاشی صفحہ ۱۸) جو شہر میں گیا تھا مارے جھوک کے مسلمانوں نے اس میں پتے کھائے تھے اس
لیے اس کو جیش الخط کہتے ہیں ۱۲ منہ اور کھانے کو کھرنہ ۱۴ منہ ۱۵ اس کی کھال سے ڈھالیں بناتے ہیں ۱۶ منہ ۱۷ تریش کا تانہ دوٹنے کے
لیے ۱۸ منہ ۱۹ ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے ۲۰ منہ ۲۱ جنت کہتے ہیں مسلم کے بتوں کو ۲۲ منہ ۲۳ شاہ غنبر اس کے پیٹ سے نکلتا ہے ۲۴ منہ۔

بھرتے، جابر کہتے ہیں ابو عبیدہ نے اس کی ایک پسلی لے کر گھڑی کی تو اونٹ کا سوار اس کے تلے سے لٹک گیا اس وقت لشکر میں ایک شخص تھا (قیس بن مسیب جہادہ) جب یہ پھلٹنے سے پہلے ہم کو بھوک لگی تو اس نے تین اونٹ کاٹے پھر بھوک لگی تو تین اور اونٹ کاٹے اس کے بعد ابو عبیدہ نے اونٹ کاٹنے سے منع کر دیا۔

باب ٹڈی کھانا۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن جہان نے ابو ہریرہؓ نے ابو یغفورؓ و فلان یا واقعہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اونی سے وہ کہتے تھے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ سات جہاد کیے ہم ٹڈیاں آپ کے ساتھ کھا یا کرتے تھے سفیان ثوری اور ابو عوانہ اور اسرائیل نے بھی اس حدیث کو ابو یغفور سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اونی سے روایت کیا ان کی روایتوں میں سات جہاد مذکور ہیں

باب پارسیوں کے برتن کا اور مردار کا بیان۔

ہم سے ابو عامر نبیل نے بیان کیا انہوں نے یحیٰ بن شریح سے کہا مجھ سے ربیعہ بن یزید دمشقی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابو ادیس خولانی نے کہا مجھ سے ابو ثعلبہ ششتی نے بیان کیا انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب (سید اور نصاریٰ) کے ملک میں رہتے ہیں ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے میں تیر اور تعلیم یافتہ اور بن تعلیم یافتہ ہر طرح کے کتے سے شکار کیا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا، اہل کتاب کا جو کونے ذکر کیا تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ۔ البتہ جب ضرورت ہو دوسرے برتن نہ ملیں، تو ان کو دھو کر ان میں کھاؤ۔

ضَلَعًا مِّنْ أَضْلَاعِهِ فَصَبَّهَ فَسَرَّ الزَّاجِبُ تَحْتَهُ وَكَانَ فَيْتَا سَرَجُلٍ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاكَ أَبُو عُبَيْدَةَ۔

باب ۲۹ اکل الجراد

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَدُوٍّ يَقُولُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ قَالَ سُفْيَانُ وَابْنُ عُوَانَةَ وَمُسَدَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي أَدُوٍّ سَبْعَ غَزَوَاتٍ

باب ۲۹ اَنِيبَةُ الْمَجُوسِ وَالْمَيْتَةِ

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَبْرِ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو دُرَيْسٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ثَعْلَبَةَ الشَّشْتِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا يَا رِضْ أَهْلَ الْكِتَابِ فَنَأْكُلُ فِي إِيْنَتِهِمْ وَيَا رِضْ صَيْدٍ أَوْ صَيْدٍ يَقُومِي وَاصِيدٌ يَكْلِي الْمَعْلَمَ وَيَكْلِي الَّذِي لَيْسَ بِمَعْلَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَتَاكَ يَا رِضْ أَهْلُ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوا فِي إِيْنَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا بَدَلًا

۱۵ اس کی کریوں میں سے تیل کے گھڑے بھرتے ۱۲ منہ سے شک نہیں ہے کہ چھ یا سات سفیان کی روایت داری نے اور ابو عوانہ کی روایت کو امام مسلم نے اور اسرائیل کی روایت کو امامان نے اصل کی ۱۳ باب کی حدیث میں اہل کتاب کا ذکر ہے تو امام بخاری نے پارسیوں کو اہل کتاب کی طرح سمجھا جنہوں نے کہا حدیث کو دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا اس میں مجوس کی صراحت ہے ۱۶ منہ سے

فَإِنْ لَمْ يَجِدُوا بَدَأَ فَغَسَلُوهَا وَكَلَّاهَا مَا ذَكَرْتُمْ
أَنْتُمْ بِأَرْضٍ صَبِيءٍ فَأَصْدَتْ بِقَوْسِكُمْ فَأَذَكُرْكُمْ
اللَّهُ وَكُلَّ وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكُمُ الْمَعْلَمُ فَأَذَكُرْكُمْ اللَّهُ
وَكُلَّ وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكُمُ الَّذِي لَيْسَ بِمَعْلَمٍ فَأَذَكُرْتُمْ ذَكَرْتُ

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا الْمَسْكِيُّ بْنُ إِدْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي
يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَمِ قَالَ لَمَّا
أَمَرَ قَوْمٌ فَتَحَّ حَبْرًا وَقَدُوا التَّيْرَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا أَوْقَدْتُمْ هَذِهِ النَّيِّرَانَ
فَالُوا لِحُومِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَةِ قَالَ أَهْرَ يَقُولُ مَا فِيهَا
وَأَكْسَمُ مَا قَدْ وَرَهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ
فَقَالَ فَهِيَ يَقُ مَا فِيهَا وَنَعَسَلَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَاكَ

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الذَّبِيحَةِ

وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا - قَالَ ابْنُ جَبْرِ -
مَنْ نَسِيَ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى
وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذَكِّرْ اسْمَ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفُسُّ النَّاسِ لَا يَسْتَحْيِ
فَاسْقَا وَقَوْلُهُ إِنَّ الشَّيَاطِينَ
لَيُؤْخَوْنَ إِلَى أُولِيَائِهِمْ

اور شکار کا جو تو نے پوچھا تو جو اللہ کا نام لے کر تیرا کمان سے شکار
کرے اس کو کھا اسی طرح جو تعلیم یافتہ کتے سے شکار کرے بن تعلیم کتے
کا شکار اس وقت کھا جب شکار کا جائز تو زندہ پالے اور اس کو
ذبح کرے۔

ہم سے کی بن ابراہیم بنی نے بیان کیا کہ مجھ سے یزید بن
ابی عبیدہ نے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا ایسا ہوا جس
روز خیر فتح ہوا شام کو لوگوں نے آگ روشن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے پوچھا یہ آگ روشن کر کے کیا پکا رہے ہیں لوگوں نے کہا بستی
کے گدھوں کا گوشت پکا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہائیں ہاٹھیلوں
میں جو کچھ ہے سب بہادو اور ہاٹھیلوں کو بھی توڑ ڈالو یہ سن کر ایک
شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ہاٹھیلوں میں جو کچھ ہے وہ بہادیں
اور ہاٹھیاں دھو ڈالیں تو کیسا ہے آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو۔

باب جائزہ ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا اور جو عمر ارجان
بوجھ کر ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہی تو کیا حکم ہے اور ابن عباس نے
کہا داس کو دارقطنی نے وصل کیا، اگر کوئی ذبح کے وقت بسم اللہ
بھول جائے تو کوئی قباحت نہیں اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ النعام
میں فرمایا جس جائزہ پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا جائے اس کو نہ
کھاؤ اس کا کھانے والا فاسق ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بھول جائے والے
کو فاسق نہیں کہہ سکتے اور اللہ تعالیٰ نے داسی سورت میں اس

۱۵۔ اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ گھاس چوکہ حرام تھا تو ذبح سے کچھ فائدہ نہ ہوا وہ مردار ہی رہا اور مردار کا حکم
معلوم ہوا جس ہانڈی میں مردار پکایا جائے اس کو توڑ کر پھینک دے یا دھو ڈالے اس مسئلہ میں کئی قول ہیں ایک قول امام احمد سے یہ کہ
رفایت اور ابن سیرین اور شعبی کا ہے کہ بسم اللہ کے پھیلے سے یا عمر ترک کرنے سے بہر حال میں جائز حرام ہوگا دوسرا قول حنفیہ اور مالکیہ
اور حنابلہ کا ہے کہ عمر ترک کرے تو ذبح حرام ہوگا بھولے سے ترک کرے تو حلال رہے گا اہل حدیث اور معتقین نے اسی کو اختیار کیا ہے تیسرا قول
یہ ہے کہ مسلمان کا ذبح ہر حال میں درست ہے کہ عمر بھی بسم اللہ ترک کرے شافعی کا یہی قول ہے اور اس قول کی وجہ سے شافعی پر بہت طعن ہوا ہے کہ
انہوں نے قیاس سے اللہ کی کتاب ترک کی کیونکہ قرآن میں صاف موجود ہے وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ عَلَيْكُمْ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ عَلَيْكُمْ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ عَلَيْكُمْ
وہ ہے جب اس جائزہ پر سو خدا کے اور کسی کا نام پکارا جائے اور اس کے بعد کے الفاظ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالْجَبَلُ وَالنَّارُ وَالْهَيۡكَلُ وَالْأَنْدَادُ ہم دہاتی برصغور آئندہ

لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ۔

آیت کے بعد، فرمایا بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں باتیں ڈالتے ہیں تم سے جھگڑے کے لیے اگر تم ان کا کہنا مانو گے مشرک بن جاؤ گے۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ سَرَفٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذِي الْحُلَيْفَةَ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصْبَحْنَا إِيلاً وَغَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَخْرِيَاتِ النَّاسِ فَنَجَلُوا فَتَصَبَّوْا الْقُدْرَ فَرَفَعُوا إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقُدْرِ فَكَفَمْتُ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشْرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِعَيْرٍ فَنَدَّ مَتَهَا بِعَيْرٍ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ تَسِيرُهُ فَطَلَبُوهُ فَأَخِيَا هُمْ فَأَهْوَى إِلَيْنَا رَجُلٌ بِسَرْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ بن سرافہ سے انہوں نے کہا، رافع بن خدیج سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا، ہم ذوالحلیفہ میں جو مدینہ کے قریب ایک مقام ہے یا مکہ اور طائف کے بیچ میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے لوگوں کو بھوک لگی پھر لوٹ میں اونٹ لے بکریاں لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے اخیر میں تھے لوگوں نے آپ کے آنے کا انتظار کیا عبدی سے جانور کاٹ ہانڈیاں چڑھا دیں (ابھی تقسیم نہیں ہوئی تھی) پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے آپ نے حکم دیا وہ ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔ اس کے بعد آپ نے لوٹ کے جانور تقسیم کیے اور تقسیم میں ایک اونٹ بکریاں رکھیں اتفاق سے ان اونٹوں میں ایک اونٹ (چمک کر) بھاگ نکلا اور ہم لوگوں میں اس وقت گھوڑے سوار کم تھے درودہ اونٹ پکڑ لیتے، لوگ اس کے پیچھے

والمشركين صفر سابقہ) وان اطعتموهم انكم مشركون سے معلوم ہوتا ہے کہ نام ذکر اسم اللہ سے مرد یا وہ جائز جس پر غیر خدا کا نام لیا جائے مراہبہ اور حدیث میں ہے کہ مسلمان اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے بسم اللہ کہے یا نہ کہے پس شافعی نے قیاس سے کتاب اللہ کی مخالفت نہیں کی جیسے حنفیہ نے گمان کیا ۱۱۰ اس سے یہ نکلا کہ عند ترک کرے تو جائز مرد ہو جائے گا جیسے محقق قول ہے امام بخاری نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے ایسے معلوم ہوتا ہے ۱۱۰ نہ کہ تو معلوم ہوا کہ آیت میں وہ جائز مرد ہے جس پر ہم بسم اللہ ترک کی جائے ۱۱۰ نہ درخواستی معترضہ) ۱۱۰ گویا یہ آیت لاکر امام بخاری نے اس قول کو قوت دی کہ اگر بھولے سے بسم اللہ ترک کرے تو جائز حلال رہے گا کیوں کہ بھولنے سے ترک کرنے والا شیطان کا دست نہیں ہو سکتا۔ حنفیہ نے یہ کہا کہ اگر شافعیہ کے مذہب کے موافق یہ آیت مشرکوں کے ذبیحہ پر غول کی جائے تو مطلب درست نہ ہوگا کیوں کہ مشرک کا ذبیحہ تو ہر حال میں حرام ہے گروہ اللہ کا نام لے کر بھی کاٹے میں کہتا ہوں اگر حنفیہ کے قول کے موافق یہ آیت اس مسلمان کے حق میں ہے جو عدا بسم اللہ ترک کرے جب بھی مطلب درست نہ ہوگا کیونکہ عدا بسم اللہ ترک کرنے والا کافر اور مشرک نہیں ہوتا نہ شیطان کا دوست پس ضرور ہوا کہ ولاتا کلا ما لم یذکر اسم اللہ علیہ سے وہ جائز مرد ہوں جو بتوں کے نام پر کاٹے جائیں یا مردار ۱۲۰ نہ۔

اللہم اغفر لکاتبہ ولین سخی فیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَرْبَادًا
كَأَرْبَادِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ
فَاَصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا قَالَ وَقَالَ جَدِّي
إِنَّا لَنَزْجُوا أَوْ نَخَافُ أَنْ تَلْقَى الْعَدُوَّ
عَدَاً وَلَيْسَ مَعَنَا مُدَى أَفْزَدَ بِحُ
بِالْقَصْبِ فَقَالَ مَا أَنْصَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ
اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنُّ
وَالظُّفَرُ سَأُخْبِرُكُمْ عَنْهُ أَمَّا
السِّنُّ عَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفَرُ فَمُدَى
الْحَبْشَةِ-

پکڑنے کو گئے مگر اس نے تھکا مارا (ہاتھ نہ آیا) آخر ایک شخص
(نامعلوم) نے ایک تیر مارا تیر مارتے ہی اللہ نے اس کو روک دیا۔
(کھڑا ہو گیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی
بعضے جانور جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں۔ (آدمیوں سے
بھاگنے لگتے ہیں) اگر کوئی جانور اس طرح سے بھاگ نکلتے (اس کو
پکڑ نہ سکو) تو ایسا ہی کرو (تیر وغیرہ مار کر اس کو گرا دو) عبا یہ نے کہا
میرے دادا (رافع بن خدیج) نے کہا یا رسول اللہ ہم کو ڈر ہے یا امید
ہے کہ کل کافروں سے مدد بھیڑ ہوگی (ان کے جانوروں میں گئے) لیکن
ہمارے پاس پھریاں تو ہیں نہیں پھیر (کاہے سے ذبح کریں) (باس
کی کھپانچ سے ذبح کریں آپ نے فرمایا جو چیز جانور کا لہو بہا دے
اور اللہ کا نام اس پر (کاٹتے وقت) لیا جائے وہ جانور کھا مگر دانت اور
ناخن کے سوا اس کی وجہ میں تم سے بیان کرتا ہوں دانت تو پڑی ہے اور
ناخن حبشی لوگوں کی چھریاں ہیں۔

بَابُ مَا ذُبِحَ عَلَى النَّصَبِ الْأَمْتَامِ
۴۶۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بِعَنْوَ بْنِ الْمُخْتَارِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ
أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بِحَدَّثِ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو
بُنْ نُفَيْلٍ بِاسْمِ بَلَدِهِ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدَّمَ
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْوَةً فِيهَا حَمٌ

باب ۳۲ جو جانور تھانوں پر اور بتوں کے ناموں پر ذبح کیا جائے
ہم سے متقی بن اسمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا ہم
سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا مجھ کو سالم نے خبر دی انہوں نے اپنے والد
(عبداللہ بن عمر) سے سنا وہ نقل کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
زید بن عمر بن نفیل سے بلدح کے نشیب میں تھے۔ یہ اس وقت کا
ذکر ہے جب آپ پر وحی نہیں اتری تھی (پیغمبر نہیں ہوئے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے سامنے ایک دسترخوان رکھا جس پر گوشت تھا
زید نے اس کے کھانے سے انکار کیا پھر کہنے لگے میں ان جانوروں کا

سلہ اور پڑی سے ذبح کرنا درست نہیں ۱۲ منہ ۵۵ وہ کجعت کافرا در وحشی ہیں تم کو ناخونوں سے کاٹنا ان کی مشابہت کرنا درست

نہیں یہ حدیث اوپر گزری ہے۔ ترجمہ باب لفظ سے نکلتا ہے و ذکر اسم اللہ علیہ صلی نے اس حدیث کے خلاف اس ناخون اور دانت سے ذبح جائز
رکھا ہے جو آدمی کے بدن سے جدا ہو ۱۲ منہ ۵۵ بلدح ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں مکہ کے قریب یہ زید بن سعید بن زید کے والد تھے جو عشرہ مبشرہ
میں سے ہیں اور جاہلیت کے زمانہ میں بھی حضرت ابراہیم کے دین پر چلتے تھے بت پرستی نہیں کرتے تھے ۱۲ منہ

قَابِيَّ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنْ لَمْ أَكُلْ مَا تَدْعُونِي
عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا أَكُلْ إِلَّا مَا ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ
بَاب ۳۰۱ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ -

۴۶۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
الْأَسْوَدِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ جَدِّ بْنِ سَفِينِ الْبَجَلِيِّ
قَالَ فَخِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ
ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا أَنَا قَدْ ذَبَحُوا ضَايَا هُمْ قَبْلَ
الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَأَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَاهُمْ قَدْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا
فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ -

بَاب ۳۰۲ مَا أَنَهَى اللَّهُ مِنَ الْقَصَبِ
وَالْمَرْوَةِ وَالْحَدِيدِ -

۴۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا
مُعْتَمِرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَارِفِ بْنِ سَمْعٍ عَنْ كَعْبِ
بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَ عَمْرٍَا أَنَّ أَبَاكَ أَخْبَرَهُ
أَنَّ جَارِيَةً لَهَا كَانَتْ تَرْغِي غَنَمًا
يَسْلَعُ فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا
فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ
لِأَهْلِهَا لَا تَأْكُلُوا حَتَّى أَرَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَلَّهَ

گوشت نہیں کھاتا جن کو تم تنوں کے تھاؤں ذبح کرتے ہو میں تو اسی
حضور کا گوشت کھاتا ہوں جو اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اپنی قربانی اللہ
کے نام پر ذبح کرے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے
انہوں نے اسود بن قیس سے انہوں نے جندب بن سفیان سے انہوں
نے کہا ہم نے ایک بقرہ عید آنحضرت کے ساتھ کی۔ اس دن ایسا
ہوا بعض لوگوں نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی۔ جب
آپ نماز پڑھ کر لوٹے تو دیکھا ان لوگوں نے نماز سے پہلے ہی قربانی کر
لی ہے آپ نے فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ہی قربانی کی ہو ،
دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی نہ کی ہو وہ اب اللہ کا نام
لے کر ذبح کرے۔

باب جو چیز خون بہا دے جیسے کھپا سنج سفید دھار دار
پتھر یا لوہا اس سے ذبح کرنا جائز ہے۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے معمر بن
سلیمان نے انہوں نے عبد اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں
نے (عبدالرحمن یا عبداللہ) بن کعب بن مالک سے سنا
وہ عبد اللہ بن عمرؓ سے کہہ رہے تھے کہ ان کے والد کعب بن
مالک کہتے تھے ان کی ایک لونڈی سلع پہاڑ پر (جو مدینہ میں ہے)
بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن اس نے ایک بکری کو دیکھا وہ مر رہی
ہے اس نے کیا کیا ایک پتھر توڑ کر اس سے وہ بکری ذبح کر ڈالی کعب نے
اپنے لوگوں سے کہا اس کا گوشت ابھی نہ کھاؤ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵ - حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گوشت میں سے کھایا اور یقین ہے کہ آپ نے بھی نہ کھایا ہوگا۔
کیونکہ آپ نبوت سے پہلے بھی بتوں سے متفرق تھے البتہ آپ اس گوشت سے کھایا کرتے جو عرب کے مشرک اپنے کھانے کے لئے ذبح کرتے کیونکہ اس وقت
مک آپ پیغمبر نہیں ہوئے تھے اور مشرکوں کو ذبح حرام ہوا تھا ۱۲ منہ ۱۵ اس کا نامعلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

أَوْحَىٰ أَرْسِلْ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَأَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْعِثْ
إِلَيْهِ فَأَمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَكْلِهَا.

٣٦٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ
تَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمَةَ أَخْبَرَ عُبْدَ اللَّهِ
أَنَّ جَارِيَةَ لِكُعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرَعَى غَنَمًا لَهُ
بِالْجَبَلِ الَّذِي بِالسُّوقِ وَهُوَ بِسَلْعٍ -
فَأَصِيبَتْ شَاةٌ فَكَسَرَتْ حَجَرًا
فَذَبَحَتْهَا فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَمَرَ هُم بِالْحُلْهَا

٣٦٥ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ
عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ إِذَا قَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لَنَا مَدَى فَقَالَ
مَا أَنَّهُ الدَّمُ وَذُكْرَاسُ اللَّهِ
فَكُلُّ لَيْسَ الظُّفْرِ وَالسِّنِّ - أَمَّا
الظُّفْرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ وَأَمَّا
السِّنُّ فَعَظْمٌ وَنَدْبَعِيرٌ فَحَبَشَةُ
فَقَالَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَدَايِدَ كَأَدَايِدِ
الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا
هَكَذَا.

کچاس جاتا ہوں آپ سے پوچھ لوں یا یوں کہائیں ایک شخص کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج کر پوچھو (یہ راوی کی شک ہے)
غرض کعب خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے یا کسی کو بھیج کر
پوچھوا بھیجا آپ نے فرمایا اس بکری کو کھاؤ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے نبی سلمہ کے ایک شخص سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ کو خبر دی کہ کعب بن مالک کی ایک لونڈی (نام معلوم) مدینہ کے بازار میں جو پہاڑی ہے یعنی سلع کی پہاڑی اس پر کمریاں چرایا کرتی تھی اتفاقاً ایک بکری کو کچھ صدمہ پہنچا وہ مرنے لگی تو اس لونڈی نے ایک پتھر توڑا اس سے بکری کو زنج کر ڈالا پھر دو گوں نے یہ حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے اس کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد (عثمان بن حیلہ) نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے سعید بن مسروق سے (جو سفیان ثوری کے والد ہیں) انہوں نے عباہ بن رافع سے انہوں نے اپنے دادا (رافع بن خدیج) سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے پاس پھریاں نہیں ہیں (ہم ذبح کا ہے سے کریں) آپ نے فرمایا جب تو ایسی چیز سے ذبح کرے جو خون بہا دے (تھڑا ہو یا دھار لکڑی) اور اللہ کا نام لے تو وہ جانور کھانا خوں اور انت کے سوا (جو چیز ہو) کیونکہ ناخن تو جشیوں کی پھریاں ہیں اور طانت ہڈی ہے (ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں) اور ایسا ہوا کہ ایک اونٹ بھاگ نکلا پھر اللہ نے اس کو ٹھہرا دیا اس کے بعد حضرت نے فرمایا ان گھریلو جانوروں میں بھی بعض جانور جشی جانوروں کی طرح بھڑک جاتے ہیں پھر جب کوئی گھریلو جانور (بھڑک کر تم کو تھکا مارے تم اس کو پکڑ نہ سکو) تو ایسا ہی کرو۔

۱۷۔ ان کا نام معلوم نہیں ہوا۔ شہید کعب بن مالک کے بیٹے ہوں ۱۲ منہ ۱۷ ہمارے اونٹوں میں سے بھڑک کر ۱۲ منہ

۳۔ ایک شخص کے تیر مارنے سے ۱۲ منہ

(تیر و غیرہ مار کر گراؤ)

عورت اور باندی کا ذبیحہ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کعب بن مالک کے بیٹے (عبد الرحمن یا عبد اللہ) سے انہوں نے اپنے والد سے ایک عورت رکعب کی لونڈی نے ایک بکری بچر سے کاٹ ڈالی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا گیا آپ نے فرمایا اس بکری کا گوشت کھاؤ اور لیث بن سعد نے کہا ہم سے نافع نے بیان کیا انہوں نے ایک انصاری مرد (شاید کعب بیٹے) سے سنا وہ عبد اللہ بن عمرہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناتے تھے کہ کعب کی ایک لونڈی نے اخیر تک (وہی قصہ جوا پر گزرا)

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے ام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ایک انصاری مرد سے انہوں نے معاذ بن سعد یا سعد بن معاذ سے انہوں نے کہا کعب بن مالک کی ایک لونڈی سلح پہاڑ پر بکریاں چراتی تھی ایک بکری کو صدر پہنچا (مرنے لگی) تو اس لونڈی نے (مرنے سے پیشتر) اس کو ایک بچر سے ذبح کر دیا پھر آنحضرت سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کو کھاؤ۔

باب دانت اور ہڈی اور ناخن سے ذبح کرنا درست نہیں
ہم سے قبیسہ بن عقیقہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے والد (سعید ابن مسروق) سے انہوں نے عبا یہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن رافع سے انہوں نے فرمایا اگر ایسی چیز سے ذبح کر جو خون بہا رہے تو وہ جانور کھا دانت اور ناخن کے سوا (کوئی چیز ہو)
باب گنواروں اور ان کے مانند (نادان) لوگوں کے لیے حکم

بَابُ ذَبْحِ الْمَرْأَةِ وَالْأَمَةِ

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَافِعٍ عَنْ ابْنِ لَكَبٍ عَنْ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا وَقَالَ لَيْتَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَبْدَ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ بِهَذَا۔

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا إسماعيل قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا يَسْلَعُ فَأَصِيبَتْ شَاةٌ فَأَذْرَكَهَا فَذَبَحَهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُّوْهَا۔

بَابُ مَا لَا يَدْرِي بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظَّفْرِ
۴۶۸۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ نَعْيٍ مَا أَنَهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظَّفْرَ۔
بَابُ ذَبْحِ الْأَعْمَى فِي فُجُوْهِهِمْ

۱۵ اس کو سہیل نے نقل کیا ہے ۱۶ منہ ۱۷ باب کی حدیث میں صرف دانت اور ناخن کا ذکر ہے ہڈی امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے

طرف سے نکالی ہے جس میں دانت سے ذبح جانور ہونے کی یہ وجہ مذکور ہے کہ وہ ہڈی ہے ۱۸ منہ ۱۹

۴۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غَسَّانٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَوَّوْا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُفُّوا قَالَتْ وَكَأَنَّا أَحَدِيْنِي عَهْدٍ بِالْكَفْرِ تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الدَّرَادِ وَرَدِّي وَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَ الطَّفَاوِثُ

بَابُ ذَبَائِحِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَشُحُومِهَا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ وَقَوْلُهُ تَعَالَى الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ وَقَالَ الرَّهْزِيُّ لَا بَأْسَ بِذَبَائِحِ نَصَارَى الْعَرَبِ وَلَنْ سَمِعْتَهُ يُقَالُ لِغَيْرِ اللَّهِ فَلَا تَأْكُلْ مِنْهُنَّ تَسْمَعُهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللَّهُ وَعِلْمُهُ

مجھ سے محمد بن عبداللہ بن زید نے بیان کیا کہ ہم سے اسامہ بن حفص مدنی نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا بعضے (گنواں) لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں۔ (بچنے کو) ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے (ذبح کے وقت) بسم اللہ کہی تھی یا نہیں آپ نے فرمایا (کچھ مصلحت نہیں) تم بسم اللہ کہہ کے کھاؤ حضرت عائشہؓ نے کہا یہ پوچھنے والے لوگ تو مسلم تھے۔ اسامہ بن حفص کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی عبد العزیز درادری سے روایت کیا اور اسامہ کے ساتھ اس حدیث کو ابوالخالد نے بھی روایت کیا۔ اور طفاوٹی نے بھی۔

باب اہل کتاب یعنی یہود اور نصاری کا ذبیحہ اور ان کی لائی ہوئی چربی کھانا درست ہے گو وہ حربی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا آج جو تمہاری چیزیں ہیں وہ تم کو حلال ہوئیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور زہری نے کہا شرب کے نصاری کا ذبیحہ کھانے میں کوئی قیاحت نہیں البتہ اگر تو سن لے کہ اس نے ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا مثلاً (عیسیٰ مسیح کا یا مریم کا) تب تو اس کو مت کھا اگر تو نے یہ نہیں سنا تو اللہ نے ان کا کھانا حلال رکھا ہے اور اللہ کو معلوم تھا کہ وہ کافر ہیں اور

سہ حدیث سے یہ نکلا کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا واجب نہیں ہے بلکہ سنت ہے طحاوی کی روایت میں پول ہے اللہ نے جو حرام کیا ہے اس سے باز رہو اور جس سے مکوت فرمایا وہ تم کو معاف ہے اور اللہ بھولنے والا نہیں حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسلمان جو گوشت لاتے اس کو کھا سکتے ہیں اب یہ تحقیق مکرنا ضروری نہیں کہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہی تھی یا نہیں ۱۳ منہ سہ انہوں نے ہشام بن عروہ سے اس کو سہیل نے وصل کیا ۱۲ منہ سہ سلیمان بن جابر نے ۱۱ منہ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الترمذ میں وصل کیا ۱۰ منہ سہ امام احمد کا اختلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اہل کتاب پر چربی حرام کی تھی تو ان سے چربی لینا درست نہیں کیونکہ یہ ان کا طعام نہیں اللہ نے صرف ان کا طعام یعنی کھانا حلال کیا ہے ابن عباسؓ نے کہا طعام سے ان کا ذبیحہ مراد ہے ۱۲ منہ سہ اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ سہ کفر کے ساتھ ان کا کھانا درست رکھا ۱۳ منہ ۶ ۶

لَقَدْ هَمُّوا بِذِكْرِ عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَقَالَ الْحَسَنُ وَ
 اِبْرَاهِيمَ لَا بَأْسَ بِذِي نَحْوَةِ الْأَتْلَفِ
 ۴۰۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شَيْبَةُ عَنْ
 حَبِيبِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ
 قَالَ كُنَّا مَعَ جَرِيٍّ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى نَسَاءً
 يَحْرَابُ فِيهِ شَحْمٌ فَتَرَوْتُ لِأَخْذِهِ فَالْتَفَتُ
 فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ
 مِنْهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُمْ ذَبَابٌ مَجْهُومٌ
 بَابُ مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ
 بِمَنْزِلَةِ الْوَحْشِ وَأَجَاذُهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَ
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا أَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مَا فِي
 يَدَيْكَ فَهُوَ كَلْبٌ وَفِي بَعْضٍ تَرَدُّدِي فِي بَيْتٍ
 مِنْ حَيْثُ قَدَرْتُ عَلَيْهِ فَذَكَرَهُ وَرَأَى ذَلِكَ

حضرت علی سے بھی ایسا ہی منقول اور حسن بصری اور ابراہیم نخعی نے کہا
 جس کا قصہ نہ ہوا جو اس کا ذبیحہ درست ہے۔

ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ
 بن حجاج نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے عبد اللہ بن مغفل
 سے انہوں نے کہا ہم خیر کا قلعہ گھیرے ہوئے تھے اتنے میں قلعہ کے
 اندر سے کسی آدمی نے تھیلہ پھینکا اس میں چربی تھی میں اس کو لینے
 کے لئے لپکا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سامنے ہیں مجھ
 کو شرم آگئی (آپ کیسے کے کیسا ندیدہ ہے)

باب جو گھریلو جانور بھاگ نکلے وہ مثل وحشی (جنگلی) جانور
 کے ہو جاتا ہے۔ ابن مسعود نے ان کا زخمی کرنا جائز رکھا اور ابن عباس
 نے کہا تیرے ہاتھ میں جو جانور ہے اگر وہ پھڑک کر تجھ کو تھکا مارے تو اس
 کا حکم شکاری جانور کا ہو گا اور ابن عباس نے کہا اونٹ کنوے میں گر
 پڑے تو جس جگہ ہو سکے اس کو زخم مارنا درست ہے آنحضرت علیؑ اور

اسے حافظ نے کہا بھوکہ معلوم نہیں ہر اس روایت کو کس نے وصل کیا حضرت علیؑ سے تو اس کے خلاف باسانید صحیحہ مروی ہے اس کو شافعی اور عبد الرزاق نے
 نکالا کہ انہوں نے بھی تغلب کے نصاب سے لایا ہے کہ ذبیحہ کھانے سے منع کیا اور کہنے لگے انہوں نے نمازی دین میں سے بس یہ لیا ہے کہ خراب پیتے ہیں میں کہتا ہوں
 دہری کے قول سے یہ بھی نکالا کہ اگر مسلمان کو یہ معلوم ہو جائے کہ نصاب سے لایا ہے کہ ذبیحہ کھانے سے منع کیا اور کہنے لگے انہوں نے نمازی دین میں سے بس یہ لیا ہے کہ خراب پیتے ہیں میں کہتا ہوں
 حسن کے اثر کو عبد الرزاق نے احمد ابی یوسف کے اثر کو ابی حنبلہ نے وصل کیا لیکن ابن منذر نے ابن عباس سے نکالا کہ اس کا ذبیحہ کھانا درست نہیں نہ
 اس کی لازم قبول ہے نہ شہادت ابن منذر نے کہا علماء کا اجماع ہے اس کا ذبیحہ جائز ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کا ذبیحہ جائز رکھا۔

حالا مگر وہ ہے قصہ جو ہمیں امیر اس مسئلہ میں ہمارے خلاف ہیں وہ ابن عباسؓ کے قول پر چلتے ہیں اور غیر غنوں کا ذبیحہ اور عذیرہ و ذوقہ جائز نہیں رکھتے اور اہل کتاب
 کے طعام حلال ہونے کا جو ذکر آیا ہے اس کی نسبت کہتے ہیں کہ طعام سے گہیوں مراد ہے اور گوشت میں طعام سمجھتے گہیوں کے بھی آیا ہے مگر جو آیت میں
 طعام سے گہیوں مراد ہو تو ہر اہل کتاب کی تحفیں بیکار ہو جاتی ہیں گہیوں تو مشرک کا بھی کھانا درست ہے سہلہ جو یہودی ہو گا کیونکہ غیر میں سب یہودی
 آباد تھے ۱۲ منہ ۱۲ حدیث سے یہ نکلا کہ اہل کتاب کی چربی لینا درست ہے اسی طرح اس کا استعمال جائز ہے حالانکہ ان جانوروں کو حرام کی چربی پر
 معلوم نہیں اہل کتاب نے ذبح کیا یا نہیں کیا اگر ذبح کیا تو کس کے نام پر یہ رجل مسلمانوں کو جب تک اس کا یقین نہ ہو کہ یہ چربی مردود ہے کی سے
 یا مردود ہے کی اس وقت مومن گناہ پر وہ حرام نہیں ہو سکتی جب چربی کا استعمال درست ہوا تو حلال و ذوقہ کا بھی درست ہو گا جس میں چربی حلال جاتی ہے
 ۱۲ منہ ۱۲ اگر اللہ کا نام لے کر اس کو مار دے وہ مر جائے تو اس کا کھانا درست ہو گا ۱۲ منہ ۱۲ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲
 اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲ اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲

اللهم اغفر لکما تہ و لمن سغی فیہ و المؤمنین

عَلَىٰ ذَا بَنٍ عَمٍّ وَعَائِشَةَ ۖ

۴۷۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ حَدَّثَنَا سَفِينُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَنْ عَبَّاسَةَ بْنِ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا قُوَّةَ لَالْعَدُوِّ عَدَاً وَكَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى فَقَالَ اِعْجَلْ أَوْ ارِدْ مَا أَنفَصَ الدَّمُ وَذِكْرًا سُبْحَ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنُّ وَالظَّفَرُ وَسَاحِدَتُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعِظْمٌ وَأَمَّا الظَّفَرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ وَأَصَبْنَا نَهَبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَتَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ لِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَايِدَ كَأَوَايِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلِبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا ۖ

بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ لَا ذَبْحَ وَلَا نَحْرًا إِلَّا فِي الْمَذْبُوحِ وَالنَّحْرُ قُلْتُ أَيْ جَزِي مَا يَذْبَحُ أَنْ تُنْحَرَ قَالَ نَعَمْ ذَكَرَ اللَّهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ فَإِنْ ذَبَحْتَ

ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ کا بھی یہی قول ہے

ہم سے عمرو بن علیؓ نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعیدؓ قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے والد سعید بن مروقؓ نے انہوں نے عبید بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے انہوں نے اپنے دوا اور رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ کل دشمنوں سے ہماری مڈبھیڑ ہوگی پھر ہمارے پاس چھریاں نہیں آپؐ نے فرمایا دیکھ جلدی کیجو یا پھرتی سے مار ڈالو یا خیال رکھو کچھ بھی ہو جو چیز خون بہا دے اور اندک کا نام لے تو اس جانور کو کھانا دے اور ناخنوں کے سوا میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں دانت تو ایک ٹہری ہے اور ناخنوں (لمبخت) جشیوں کی چھریاں ہیں رافع کہتے ہیں لڑائی میں ہم کو لوٹ کے اونٹ ملے اور بکریاں بھی ملیں اتفاق سے ایک اونٹ ان میں سے بھاگ نکلا ایک شخص نے تیر مارا تو ختم گیا اس وقت آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اونٹوں میں بھی بعضے جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں پھر جب کوئی اونٹ اس طرح سے بگڑ جاتے (ہا تھڑ آئے) اس کا علاج بھی کرو (مار کر گرا دو)

باب نحر اور ذبح کا بیان ہے اور ابن جریر نے عطاء بن ابی رباح سے نقل کیا ذبح اور نحر اپنے اپنے مقام میں کرنا چاہیئے ابن جریر نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا ذبح کے جانور کو اگر میں نحر کروں تو یہ جائز ہے انہوں نے کہا یاں اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں (گائے کے لئے ذبح کا لفظ فرمایا پھر اگر نحر کے جانور کو ذبح کرے (یا ذبح کے جانور کو نحر تو

لے حضرت علیؓ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے اور ابن عمرؓ کے اثر کو عبدالرزاق نے وصل کیا حضرت عائشہؓ کا اثر حافظ صاحب نے کہا مجھ کو موصلاً نہیں ملا ۱۲ منہ بہت سے جانور کوٹ کے ہاتھ آئیں گے ۱۲ منہ اور بڑی سے ذبح کرنا جائز نہیں ۱۲ منہ مکہ مسلمان کو ان کی مشابہت کرنی چاہیئے ۱۲ منہ ۱۵ اعتیاد سے باہر ہو گیا ۱۲ منہ نحر خاص اونٹ میں ہوتا ہے دوسرے جانور ذبح کے جاتے ہیں حافظ نے کہا اونٹ کا ذبح بھی کئی حدیثوں سے ثابت ہے گائے کا ذبح قرآن میں لہو جہود ملاح کے نزدیک نحر اور ذبح دونوں جائز ہیں یعنی نحر کا ذبح کے جانور کا اور ذبح کرنا نحر کے جانور کا لیکن ابن قاسم نے اس میں خلاف کیا ہے

۱۵ یعنی ذبح صلیق میں اور نحر دیکھی میں اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ منہ اور حدیث میں گائے کا نحر مذکور ہے ۱۲ منہ --

شَيْئًا يُنَحْرُ جَا زَوَالِ النَّحْرِ أَحَبُّ إِلَيَّ وَالَّذِي
قَطَعَ الْأَوْدَاجَ قُلْتُ فَيَخْلُفُ الْأَوْدَاجَ
حَتَّى يَقْطَعَ النَّخَاعَ قَالَ لَا إِخَالَ وَأَخْبَرَنِي
نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهَى عَنِ النَّخِيعِ يَقُولُ
يَقْطَعُ مَا دُونَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَدْعُ حَتَّى
تَمُوتَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَإِذْ قَالَ مُوسَى
لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا
بَقَرَةً وَقَالَ فَذَبْحُوهَا وَمَا كَادُوا
يَفْعَلُونَ وَقَالَ سَعِيدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
الذَّكَاءُ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةُ وَقَالَ ابْنُ
عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَالْأَسُّ إِذَا قُطِعَ الرَّأْسُ
فَلَا يَأْسُ.

۴۷۲۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ
النُّذَيْرِ أُمُّ أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ
نَحْرُنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْسًا فَكُنَّا
۴۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَمِيعٍ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ

جائز ہے لیکن ذبح کے جانور کو خرہ ہی کرنا مجھ کو زیادہ پسند ہے ذبح کہتے
ہیں گردن کی رگیں کاٹنے کو ابن جریج کہتے ہیں میں نے عطاء سے کہا ذبح
کرنے والا رگوں کو کاٹ کر سفید دھاگے تک (جو گردن میں ہوتا ہے)
پہنچ جائے۔ اس کو بھی کاٹ ڈالے انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا (کہ یہاں
تک کاٹنا ضرور ہو) ابن جریج نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ عبد اللہ
بن عمرؓ نے اتنا کاٹنے سے منع کیا کہ ہڈی تک کاٹنا چلا جائے بلکہ
ہڈی کے اس طرف کاٹ دے پھر مرے تک جانور کو پھوڑ دے یہ
اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا جب موسیٰ نے اپنی قوم سے
کہا اللہ تم کو ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے اخیر آیت فَذَبْحُوهَا
وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ تک تو گائے میں ذبح وارد ہوا) اور سعید بن جبیر
نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ذبح حلق اور سینہ کے بیچ میں کرنا چاہیے اور
عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا اور ابن عباسؓ نے اور انسؓ اگر ذبح کرنے میں سرکٹ
جائے (الگ ہو جائے) تو ایسے جانور کے کھانے میں کوئی قباحت نہیں۔

ہم سے علاء بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے
انہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا مجھ کو فاطمہ بنت منذر نے خبر دی بیوی
جو رو تھی انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے سنا انہوں نے کہا ہم نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا سحر کیا اس کا گوشت کھایا۔
ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انہوں نے عبد بن سلیمان
سے سنا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی بی بی فاطمہ بنت منذر

۱۔ اہل اور صرف رگیں ۱۲ منہ یعنی حق خرہ اور سانس آنے کی نفی اور دونوں شرگیں اور دونوں بازو میں ہوتی ہیں جن کو عربی میں دو میں کہتے ہیں ۱۲
۲۔ خفیہ لے کہا ہے اگر گردن کی چار رگوں میں سے تین بھی کٹ جائیں تو ذبح پورا ہو جائے گچا رگیں یہ ہیں معلقہ اور دری اور درگیں دونوں جانب سے یعنی دو میں ابن منذر
نے امام محمد سے نقل کیا اور معلقہ اور دری اور اور راج جس سے نصف سے زیادہ کاٹ دیا جائے تو کافی ہے اور شافعی نے کہا صرف معلقہ اور دری ہی کاٹنا کافی ہے
اور سفیان ثوری نے کہا دو میں کاٹنا کافی ہے گو معلقہ اور دری نہ کاٹے اور مالک اور لیث نے کہا دو میں اور معلقہ کاٹنا ضرور ہے ۱۲ منہ اس کو سعید بن مسعود اور یحییٰ
نے وصل کیا ۱۲ منہ اس کو ابو یوسف نے وصل کیا ۱۲ منہ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ اس کو ابن
کی چچا زاد بن بھی تھیں ۱۲ منہ

ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَسًا وَفَحْنُ بِالْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَاهُ -

۴۴۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
هَشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ النُّزَيْرِ أَنَّ أَسْمَاءَ
بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَخَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ
تَابَعَهُ وَكَبِعَهُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هَشَامٍ
فِي النَّحْرِ -

بَابُ ۳۹ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ
وَالْمَصْبُورَةِ وَالْمُجَمَّةِ
۴۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ هَشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ
أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَبِي ثَوْبٍ فَرَأَى غُلَمًا نَاوٍ
فَنِيَّانًا نَصَبُوا دُجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَقَالَ
أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
تُصَبَّرَ الْبَهَائِمُ -

۴۴۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَخْبَرَنَا
إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِيهِ أَنَّهُ
سَبَّحَهُ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ دَخَلَ
عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَغُلَا مَرْمِئَ بَنِي

کہ اسماء بنت ابی بکر (ان کی دادی) نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا اس کو کھایا اس وقت ہم مدینہ میں تھے
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے
انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر (اپنی بی بی)
سے کہ اسماء بنت ابی بکر نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا اس کو کھایا جریر کے ساتھ اس حدیث
کو کعبہ اور ابن عیینہ نے بھی روایت کیا انہوں نے بھی نحر کا لفظ کہا دونوں نے
ہشام سے روایت کی -

باب شدہ کا مکروہ ہونا اسی طرح چرند یا پرند جانور کو باندھ کر
نشانہ بنانا اس پر تیر گولیاں مارنا ،
ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام
بن زید سے انہوں نے کہا میں انس (اپنے دادا) کے ساتھ حکم بن ابوبکر
پاس گیا۔ وہاں چند لڑکوں یا جوانوں کو دیکھا انہوں نے ایک
مرغی (بجاری) کو باندھ دیا ہے اس پر تیر لگا رہے ہیں۔ انس نے کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو اس طرح نشانہ بنانے سے منع
فرمایا ہے -

ہم سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید
بن عمرو نے انہوں نے اپنے والد سے وہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
کرتے تھے عبد اللہ بن عمر یحییٰ بن سعید بن عاص کے پاس گئے اس وقت
اس کا ایک مٹی (معلوم نہیں کونسا بیٹا) ایک مرغی باندھے ہوئے اس کو

ملہ اگلی روایت میں نحر کا لفظ ہے اس میں ذبح کا لفظ ہے ان دونوں روایتوں کو امام بخاری نے لاکر اس طرف اشارہ کیا کہ نحر اور ذبح دونوں کا ایک ہی حکم
ہے کیونکہ ایک کا مطلق دوسرے پر ہوتا ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے بعضوں نے اس کو مکروہ کہا ہے اور حنفیہ سے اس کی حرمت
منقول ہے اس کا ذکر آجے جل کر گئے گا ۱۲۷ منہ کعبہ کی روایت کو امام احمد نے اور اسلم نے اور ابن عیینہ کی روایت کو خود امام بخاری نے آگے جل کر وصل کیا ۱۲۸ منہ
۱۲۷ منہ شدہ کہتے ہیں زندہ جاندار کے ہاتھ پاؤں یا کان ناک کا ۱۲۸ منہ شدہ جو حجاج ظالم کا بچا زاد بھائی اور دوسرے میں اس کا نائب تھا یہ بھی حجاج کی طرح ظالم تھا
۱۲۸ منہ کیونکہ یہ نہایت بے رحمی اور شقاوت ہے جیسے تمہاری جان تو لے دوسرے کی جان فی نے کہا اگر یہ جانور نشانہ لگاتے لگاتے مر جائے تب تو مردار ہوگا
اگر زندہ ہو اور اس کو ذبح کر لے تب حلال ہوگا ۱۲۷ منہ اس یحییٰ کے کئی بیٹے تھے حشمان اور جندب اور لبان اور یحییٰ اور سعید اور محمد اور ہشام اور عمرو ۱۲۸ منہ

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عِدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ التَّهْنِجِ وَالْمُثَلَّهِ.

بَابُ الدَّجَاجِ

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ زُهْدٍ الْجَرَفِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى يَعْْنِي الْأَشْعَرِيَّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دَجَاجًا.

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعٍرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَيْمِيَّةٍ عَنِ الْقَسِمِ عَنْ زُهْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الرَّجُلِ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ فَأَتَى بِطَعَامٍ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ فُلَمَّ يَدُنْ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ أَدْنُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ أَكَلَ شَيْئًا فَقَذَرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَكُلَهُ فَقَالَ أَدْنُ أَخْبِرْكَ أَوْ أُحَدِّثْكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

ہم سے حجاج منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ کو عدی بن ثابت نے خبر دی کہا میں نے عبد اللہ بن یزید خطی سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے لوط پوٹ اور شدہ سے منع فرمایا۔

باب مرغی کا گوشت کھانا

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے زہد بن مہرب جرمی سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا۔ ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب بن ابی تمیر نے انہوں نے قاسم بن عاصم کلیتی سے انہوں نے زہد بن مہرب سے انہوں نے انہوں نے کہا ہمارے قبیلہ جرم اور ابو موسیٰ کے قبیلہ اشعری میں دوستی اور برادری تھی ایک بار ایسا ہوا ابو موسیٰ پاس کھانا لایا گیا اس میں مرغی تھی جو لوگ وہاں حاضر تھے ان میں ایک سرخ رنگ کا شخص بھی تھا وہ بیٹھا رہا کھانے کے قریب نہ آیا ابو موسیٰ نے اس سے کہا از دیک اکھانا کھا کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا ہے وہ شخص کہنے لگا مجھے مرغی سے گھن آتی ہے میں نے اس کو پلیدی کھاتے دیکھا اس لئے قسم کھائی مرغی کبھی نہ کھاؤں گا اب کیسے کھاؤں ابو موسیٰ نے کہا (اری نزدیک آ) میں تجھ کو (قسم کا علاج) بتاتا ہوں ہوایہ کہ میں اور کئی اشعری لوگوں کے

لے لوط یہ ہے کہ کسی کا مال زبردستی لے لی اسی حدیث سے بعضوں نے نکاح میں کھجور مری لٹانے کو منع کیا ہے اور کہا ہے کہ قسم کر دینا مناسب ہے ہنر لے مرغی بالا اتفاق ملال ہے گو وہ جلا رہی یعنی نجاست کھاتی ہو بعضوں نے کہا اگر جلا رہی ہو تو تین دن اسکو نجاست کھانے سے روک دے پھر کھا اسے ابن ابی شیبہ نے ابن عمر سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور جس حدیث میں جلا کے کھانے کی ممانعت آئی ہے اسکو کراہت تنزیہی پر محمول کیا ہے اور بعضوں نے حرمت پر بھی قول ہے حنا بل کا اور ذوق العیر نے ای کو ترجیح دی ہے جب جلا نہ لگا گوشت کھانا منع ہو تو اس کا اثر بھی کھانا منع ہوگا اسی طرح اس جانور کا دودھ پینا جو نجاست کھاتا ہو ایسے جانور کو چند روز تک گھاس کھلانا چاہیے بعضوں نے کہا ۴۰ دن تک بعضوں نے کہا یہاں تک کہ اس کے دودھ اور گوشت میں سے نجاست کی بودور مہو جائے اس وقت اس کا دودھ پینا یا گوشت کھانا درست ہے ۲۷۲

فَقَرَأَ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَا قَتَّتُهُ وَهُوَ
عَضْبَانٌ وَهُوَ يَقْسِمُهُ نَعْمًا مِّنْ نَّعَمِ
الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَا هُ فَخَلَفَ أَن
لَّا يَحْمِلُنَا قَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ
ثُمَّ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
إِبِلٍ فَقَالَ إِنَّ الْأَشْعَرِيَّونَ ابْنُ الْأَشْعَرِ يَوْتُ
قَالَ فَأَعْطَا نَا خَمْسَ ذَوِّ عُرٍّ أَلْزُرِي فَلَمَّا
غَيَّرَ بَعِيدٍ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي لَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ
تَقَفْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُهُ
لَا نَفْلَحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ
فَخَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا فَظَنْنَا أَنَّكَ نَسِيتَ
يَمِينَكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ حَمَلَكُمْ رَأَى وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا
إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا.

بَابُ لِحُومِ الْخَيْلِ

۴۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ
تَحَرَّرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے
اور خیرات کے جانور لوگوں کو تقسیم کر رہے تھے ہم نے بھی آپ سے سواری
کے اونٹ مانگے آپ نے قسم کھائی میں تم کو سواری نہیں دوں گا
فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے پھر ایسا ہوا آپ کے پاس کچھ اونٹ
جو لوٹے گئے تھے اُسے آپ نے (ان کو دیکھ کر) پوچھا اشعری لوگ کہاں
گئے اشعری لوگ کہاں گئے ابو موسیٰؓ نے کہا پھر آپ نے ہم کو
(ایک نہیں) پانچ اونٹ مرحمت فرمائے وہ بھی کیسے عمدہ سفید کوہان کے
ہم تھوڑی دیر خاموش رہے اس کے بعد میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے خدا کی قسم اگر تم بغفلت
میں رہنے دیں قسم یاد نہ دلائیں تو کبھی ہماری بھلائی نہیں ہونے کی آخر
ہم لوگ لوٹ کر آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم نے
آپ سے سواری مانگی تھی تو آپ نے قسم کھائی تھی میں تم کو سواری نہیں
دوں گا۔ ہم سمجھتے ہیں آپ نے اپنی قسم بھول کر ہم کو یہ اونٹ دیئے ہیں
آپ نے فرمایا اللہ نے دی ہے (اس کے علاوہ) میں تو خدا کی قسم اگر وہ
چاہے جب کوئی قسم کھالتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں
تو جو بات بہتر معلوم ہوتی ہے وہ کر لیتا ہوں قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں

باب گھوڑے کا گوشت کھانا کیسا ہے

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان
بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنی بی بی فاطمہ
بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے کہا ہم نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک گھوڑا کھرا کیا اور اس کا گوشت کھایا

سہ سمجھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قسم کا خیال نہیں رہا ۱۲ منہ سہ بھول کر آپ نے ہم کو اونٹ دیئے ہیں ۱۲ منہ سہ میری قسم اب

بھی بھی رہی کیونکہ یہ سواری میں نے تم کو ہمیں دی ۱۲ منہ سہ اسی طرح تو نے بھی مرغی نہ کھانے کی قسم کھائی ہے تو مرغی کھانے کا کفارہ ۱۲ منہ،
سہ اکثر علماء اور امام ابو یوسف اور محمد کے نزدیک گھوڑا حلال ہے مالکیہ سے اس کی کڑا ہت اور امام ابو یوسف سے اس کی حرمت منقول ہے لیکن گدھا اور بکرا
تو اکثر علماء کے نزدیک حرام ہے لیکن ابن عباس سے ان کی اباحت منقول ہے اور مالکیہ بھی اباحت کے قائل ہیں اور شوکانی نے اہل حدیث کا مذہب
خمر کی اباحت اور گدھے کی حرمت کا قرار دیا ہے یہ اختلاف اس گدھے میں ہے جو بستی کا چوہا لیکن جمل کا گدھا گو خرورہ تو بال اتفاق حلال ہے ۱۲ منہ

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَصَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ -

بَابُ لُحُومِ الْحُمُرِ إِلَّا نُسِيَّةً فِيهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۳۸۴۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ إِلَّا أَهْلِيَّةَ يَوْمَ خَيْبَرَ -

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ثَعْنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ إِلَّا أَهْلِيَّةَ تَابِعَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ أَبُو اسْمَاءَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمٍ -

۳۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالحسن ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمر بن دینار سے انہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع کیا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

باب بستی کے گدھوں کا گوشت کھانا کیسا ہے اس باب میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم سے صدق بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو عبیدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ عمری سے انہوں نے سالم اور نافع سے ان دونوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع کیا ہے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا یحییٰ قطان کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ بن مبارک نے بھی عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے روایت کیا ہے اور حماد بن اسامہ نے اس کو عبید اللہ سے انہوں نے سالم سے روایت کیا ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیس نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے شہاب سے انہوں نے امام عبد اللہ اور امام حسن سے جہاد بن محمد بن حنفیہ کے صاحبزادے سے تھے انہوں نے امام محمد بن حنفیہ سے

۱۔ یہ حدیث کتاب المغازی میں موصول ہو چکی ہے ۱۲۷ھ میں جو لوگ گدھے کا گوشت حلال مانتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ لوگوں نے ان گدھوں کو تقسیم سے پہلے ہی کاٹ کر ان کا گوشت کھنے کے لیے جواہر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو میسکا دیا اس لیے کہ تقسیم سے پہلے اس کا لین و دین نہ تھا اس وجہ سے کہ گدھے کا گوشت حرام تھا اب بعض صحابہ کو دھوکا ہو گیا وہ سمجھے کہ گدھے کا گوشت حرام ہے اس وجہ سے آپ نے گوشت میسکا دیا حافظ نے کہا کہ گدھے میں جوت کے قند کی طرح ہے جیسے گھوڑے میں ملت کے قند کو ۱۲۷ھ میں اس کو امام بخاری نے مغازی میں وصل کیا ۱۲۸ھ میں بھی مغازی میں امام بخاری نے وصل کیا۔

انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت علی مرتضیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال غیر کی جنگ ہوئی متعہ سے اور سستی کے گھوڑوں
کے گوشت سے منع فرمایا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے
انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے امام باقر علیہ السلام سے انہوں نے
جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر کے
دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت
دی۔

ہم سے مسدود نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے
انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے عدی بن ثابت نے بیان کیا انہوں نے
برادر بن عازبؓ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ انصاریوں سے ان دونوں نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہ ہم کو یعقوب بن البرہم
نے خبر دی کہ مجھ کو والدہ البرہم بن سعید نے انہوں نے صالح بن کیسان سے
انہوں نے ابن شہاب سے ان کو البرادر بن خولان نے خبر دی ان سے
ابو ثعلبہ خثعمی نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سستی کے گھوڑوں
کا گوشت حرام کیا صالح کے ساتھ اس حدیث کو زبیدی نے بھی روایت
کیا اور عقیل نے بھی ابن شہابؓ سے اور امام مالکؓ نے کہا اور سعید نے
اور یوسف بن یعقوب ماجشونؓ نے اور یونس بن یزیدؓ نے اور محمد
بن اسحاقؓ نے ان سبھوں نے زہری سے روایت کی انہوں نے کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے گوشت
سے منع فرمایا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ عَنْ الْمُتَعَةِ عَا مَرَّ خَيْبَرٍ وَلِحُومِ حُمُرِ
الْإِسْبِيَّةِ۔

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَرَخَصَ
فِي لُحُومِ الْغَنَائِلِ۔

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ الْبَرَاءِ وَابْنُ
أَبِي أَوْفَى قَالَا سَمِعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سَالِمٍ عَنْ ابْنِ
شَهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ
قَالَ خَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لُحُومَ الْحُمُرِ الْإِهْلِيَّةِ تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَ
عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ وَقَالَ مَالِكٌ وَ
مَعْمَرٌ وَالْمَكْحُومُونَ وَيُونُسُ وَابْنُ اسْحَقَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ كُلِّ ذِي نَازِبٍ مِنَ السَّبَاعِ

۱۔ اس کو نسائی نے وصل کیا ۱۲۸ منہ ۱۷۵ اس کو امام احمد نے مسند میں وصل کیا ۱۲۸ منہ ۱۷۵ یہ حدیث آگے موصول آتی ہے ۱۲۸ منہ ۱۷۵ اس کو
حسن بن سفیان نے وصل کیا ۱۲۸ منہ ۱۷۵ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲۸ منہ ۱۷۵ اس کو حسن بن سفیان نے وصل کیا ۱۲۸ منہ ۱۷۵ اس کو اسحق بن ہریر
نے وصل کیا ۱۲۸ منہ ۱۷۵ ان روایتوں میں گدھے کا ذکر نہیں ہے ۱۲۸ منہ ۱۷۵

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٌ فَقَالَ أَكَلْتَ الْحُمُّ ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٌ فَقَالَ أَفْصَيْتَ الْحُمُّ فَأَمْرٌ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّكَاسِ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِيكُمُ عَنْ لُحُومِ الْحُمِّ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رَجَسٌ فَأَكْفَيْتِ الْقُدُورَ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ يَا لَلْحُمِّ

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ قُلْتُبِ بْنِ زَيْدٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ حُمِّ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ الْحَكَمُ بْنُ عُمَرَ وَالْغَفَارِيُّ عِنْدَنَا بِالْبَصْرَةِ وَلَكِنْ أَبِي ذَاكَ الْبَحْرُ بْنُ عُبَيْسٍ وَ قَرَأْتُ لََّا أَحَدٌ فِيمَا أَوْجَى إِلَى مَحْرَمًا

بَابُ ۳۱ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ
۴۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

ہم سے محمد بن سلام بکندی نے بیان کیا کہ ہم کو عبد الوہاب ثقفی نے خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا نام نامعلوم کہنے لگا یا رسول اللہ گدھوں کو تو لوگ چٹ کر گئے پھر ایک شخص اور آیا۔ (نام نامعلوم) وہ بھی یہی کہنے لگا پھر ایک شخص اور آیا (نام نامعلوم) اس نے بھی کہا گدھے فنا ہو گئے۔ آپ نے اس وقت ایک شخص کو حکم دیا اس نے یوں منادی کی۔ اللہ اور اس کے رسول تم کو بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع کرتے ہیں وہ ناپاک ہیں۔ اس وقت دیگیں اندھاائی گئیں جن میں اگدھوں کا گوشت ابل رہا تھا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے جابر بن زید سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے منع فرما دیا۔ انہوں نے کہا حکم بن عمر وغفاری صحابی بھی بصرے میں ایسا ہی کہتے تھے لیکن علم کے دریا (بڑے عالم) ابن عباسؓ نے اسکو نہیں مانا اور یہ آیت سورہ مائدہ کی پڑھی اسے پیغمبر کہہ دے میں تو کسی کھانیو اسے پر کوئی کھانا حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہوا اخیر تک

باب ہر دانت والے درندہ کا کھانا حرام ہے
ہم سے عبد اللہ بن یوسف ثنیسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے

نے اب سوار کا ہے پر ہوں گے بوجھ کس پر لادیں گے۔ ۱۲ منہ ۱۵ لوگ کاٹ کاٹ کر کھا رہے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ امام مالک اور بعض علماء نے اسی آیت سے دلیل لے کر باقی سب جانوروں کو حلال قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ حافظ نے ایک شاذ قول یہ بھی نقل کیا ہے۔ کہ کتبہی حلال ہے لیکن جہور علماء یہ کہتے ہیں کہ ان چیزوں کے سوا بھی وہ چیزیں جن کی حرمت حدیثوں سے معلوم ہوئی ہے۔ وہ بھی حرام ہیں جیسے گدھے درندے بلی کتا بچرے شکار کرنے والا پرندہ جلا اور جو جانور عجیب ہو اس کے سوا باقی جانور سب جانور حلال ہیں امام شوکانی نے اہل حدیث کا مذہب یہی قرار دیا ہے اہل حدیث کے نزدیک حشرات الارض حرام نہیں ہو سکتے اس طرح گھوڑے بچرے کو وغیرہ بعضوں نے کہا آپ نے کوئے اور چھپکلی کے دانت کا اسی طرح بچرے کے دانت کا حکم دیا اس لئے وہ بھی حرام ہیں فقط ۱۲ منہ ۱۵ ابن عیینہ کی روایت امام بخاری نے کتاب الطب میں وصل کی باقی روایتوں کا ذکر اگلے باب میں ہو چکا ہے۔

مَا لَكَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ ابْنِ أَدْرِيسٍ الْخَوْلَانِيِّ
عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ
تَابَعَهُ يُونُسُ وَمَعْمَرُ وَابْنُ عَجِينَةَ وَالْبَا حِشُونُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ

بَابُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ

۴۹۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَنْ صَلَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ شَهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ
أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ هَلَّا
اسْتَمْتَعْتُ بِهَا هَبَا قَالَُوا إِنَّمَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلَهَا
۴۹۴- حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ
بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ
سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ
مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِزٍّ مَيْتَةٍ فَقَالَ
مَا عَلَى أَهْلِهَا أَنْ يَتَّقُوا بِهَا هَبَا
بَابُ الْمُسْكِ

خبر دی۔ انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو ادريس خولانی
سے انہوں نے ابو ثعلبہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر وابت
والے چوندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا امام مالک کے ساتھ اس
حدیث کو یونس اور معمر اور ابن عیینہ اور ماجشون نے بھی زہری سے
روایت کیا ہے۔

باب مردار کی کھال کا بیان

ہم سے زہیر بن حرب نے کیا کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم
بن سعید نے انہوں نے صالح بن کيسان سے کہا مجھ سے ابن شہاب نے
بیان کیا ان کو عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی ان کو عبد اللہ بن عباس نے
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (رستے میں) ایک مری بکری
دیکھی فرمایا تم اس کی کھال کیوں کام میں نہیں لائے لوگوں نے کہا
یا رسول اللہ وہ مردار ہے۔ آپ نے فرمایا مردار کا صرف کھانا حرام ہے
ہم سے خطاب بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن حمیرہ
انہوں نے ثابت بن عجلان سے کہا میں نے سعید بن حمیرہ سے سنا وہ
کہتے ہیں نے ابن عباس سے سنا کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ایک مری ہوئی بکری پر گزرے فرمایا اس بکری کے مالکوں کو کیا ہوا
اس کی کھال ان کو کام لانا تھی۔

باب مشک کے بیان میں

۱۔ اہل حدیث نے سوز کتے کو بھی مردار قرار دیا ہے اور کہا کہ حدیث عام ہے۔ پس ان کی کھال بھی دباغت سے پاک ہو جاتی ہے جیسے کتابی ریچھ بھڑیا شیر پور
بھرموڑی چیتا وغیرہ جب اس کی دباغت نہ ہوئی ہو تو اس کی کھال کا کام میں لانا۔ ہر جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ لیکن زہری نے
کہا کہ دباغت نہ ہوئی ہو جب بھی پاک ہے۔ اس سے نفع اٹھانا جائز ہے اور امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن دباغت سے پاک ہو جانا
یہ جہور کا قول ہے اور کسی کھال کا انہوں نے استثناء نہیں کیا یہاں تک کہ سور اور کتے کا بھی اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ امام شوکانی نے اس کو
ترجیح دی۔ اور شافعی نے کتے اور سور کو مستثنیٰ کیا ہے اور حنفیہ نے صومک اور امام احمد نے فرمایا کہ مردار کی کھال بھی دباغت سے پاک نہیں ہوتی ۱۲ منہ
تہ مشک کے ذکر کی مناسبت اس مقام پر ہے کہ جیسے کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے ایسی ہی مشک بھی پہلے ایک گند اخون ہوتی ہے۔
پھر سوکھ کر پاک ہو جاتی ہے مشک باجماع اہل اسلام پاک اور طہر ہے مگر ایک شاذ قول علمائے یہ منقول ہے کہ مشک کا استعمال منع ہے اور
یہ مریض غفلت ہے احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشک کا استعمال کرتے تھے اور آپ نے بہشت (باقی بر صفحہ ۳۶۳)

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَكْلُومٍ يُكَلِّمُ فِي اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَهُ الْقِيَمَةُ وَكَلِمَةُ يَدِي إِلَى النَّوْنِ لَوْ نَدِمَ وَالرَّيْبُ رَيْبٌ مُسْكٍ

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مَوْسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ جَلِيسِ الضَّالِّحِ وَالسُّوِّ كَمَثَلِ الْمُسْكِ وَكَافِرِ الْكَبِيرِ كَمَثَلِ الْمُسْكِ إِمَّا أَنْ يُغَيِّدَكَ وَإِمَّا أَنْ يَنْتَازِعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ يَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَكَافِرِ الْكَبِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ يَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً

بَابُ الْأَرْنَبِ

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

ہم نے مسدد بن سرید نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمارہ بن قعقاع نے انہوں نے ابو ذر عہ بن عمرو بن جریر سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو وہ قیامت کے دن زخمی ہی اٹھے گا اس کے زخم میں سے خون بہ رہا ہو گا جس کا رنگ تو خون کا ہو گا مگر خوشبو مشک کی سی ہے

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا اچھے نیک دوست اور برے بدکار دوست ان کی مثال ایسی ہے جیسے مشک بردار اور لوہار کی جو بھٹی چھونکتا ہے مشک بردار اگانہ بھی عطیہ کا تحفہ کے طور پر کچھ خوشبو تھوڑی کو دے گا۔ یا تو اس سے خوشبو خرید کرے گا یا دونوں نہ سہی تو دھوڑی دیں عمدہ خوشبو سو گھے گا یہی کیا کہ ہے اور لوہار بھٹی چھونکنے والا یا تو آگ اڑا کر تیرا کپڑا اجلا دے گا اگر یہ نہ ہو بیچ جائے تو بدبو تو ضرور سو گھے گا۔

بَابُ خُرْگُوشِ كَابِيَانِ

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا ہم نے ایک

بقیہ صفحہ سابقہ کی مٹی کو فرمایا کہ مشک کی طرح خوشبو دار ہے اور قرآن میں ہے خاتم مسک اور مسلم نے ابو سعید سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشک سب خوشبوؤں سے بڑھ کر عمدہ خوشبو ہے اس باب سے یہ بھی ثابت ہو گا کہ جب کسی چیز کی حالت بدل جائے تو اس کا حکم بھی بدل جاتا ہے خون جس سے مگر مشک پاک اور طہر ہے۔ حالانکہ بموجب فان المسک بعض دم الغزال وہ بھی ایک وقت میں گندہ مٹی کہتے ہیں تازہ مشک خون کی طرح بدبو دار ہوتی ہے۔ پھر سوکھ کر ایسی معطر ہو جاتی ہے سبحان اللہ قادر مطلق کی قدرت اور جب حالت بدلنے سے حکم بدل گیا تو شراب بھی جب شراب نہ رہی بلکہ کوئی اور چیز ہو جائے جیسے عطر یا دوا یا سرکہ تو اس کا حکم شراب کا نہ رہے گا۔ جیسے مری کے باب میں ابو الدرداء کا قول اور پر مذکور ہو چکا ۱۲ منہ اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب شہید کے خون کو مشک سے تشبیہ دی تو معلوم ہوا کہ وہ پاک اور طہر اور عمدہ چیز ہے ورنہ ناپاک اور گندہی سے تشبیہ دینا کوئی نفیلت نہیں ہے ۱۲ منہ اس کی حکمت پر ہمارے علماء کا اتفاق ہے مگر امامیہ کے نزدیک حرام ہے کیونکہ اس کو حیض آتا ہے۔ عبد اللہ بن عمر اور حکمر اور ابن ابی لیلہ سے بھی اس کی کراہت منقول ہے اور نووی نے غلطی کی باقی جو صفحہ آئندہ

أَفْجَحْنَا أَرْبَابَنَا وَخَنَ بَيْتَ الظُّهْرِ إِنْ سَعَى الْقَوْمُ
فَلْيَغْبُوا فَأَخَذَتْهَا تَحْتُ بِهَا إِلَى إِي طَلْحَةَ
فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِرُكْبَتَيْهَا أَوْ قَالَ لِيَفْخَذَ بِهَا إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا.

بَابُ الضَّبِّ

۴۹۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ أَكَلُهُ وَلَا أُحْرِقُهُ
۴۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ
دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَإِنِّي يَضِيبُ تَحْنُوخٍ فَاهُوَى إِلَيْهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو فَقَالَ بَعْضُ
النَّسَوَةِ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَا يَرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَقَالُوا هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَرَفَعَ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحْرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا

خرگوش کو مرالظہران میں چھیڑا توگ اس کے پیچھے دوڑے مگر خنک کر رہ
گئے (پکڑ نہ سکے) آخر میں اس کو پکڑ کر ابو طلحہ کپاس لے آیا انہوں نے
اس کو ذبح کیا اور اس سے سرین یا رانیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس بھیجیں آپ نے قبول کیں

باب گوہ (دوسوسمار) کا بیان

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن
مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے میں نے عبداللہ بن عمر سے
سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ (گوڑ بھوڑ) کے باب میں فرمایا
میں اس کو نہ کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ ثقفی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک
سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل سے انہوں
نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے خالد بن ولید سے وہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُمّ المؤمنین میمونہ کے گھر گئے۔ (جو خالک کی خال
تھیں وہاں بھجنا ہوا گوہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہاتھ
بڑھایا بعضی عورتوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کو کھانے
لگیں وہ آپ کو بتلادینا چاہتے۔ آخر انہوں نے کہہ دیا یا رسول اللہ یہ گوہ
ہے یہ سنتے ہی آپ نے ہاتھ کھینچ لیا خال کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا حرام

ذقیقہ صغیر (مصلحت) امام ابوحنیفہؒ سے اس کی حرمت نقل کی حنفیہ کے نزدیک بھی خرگوش حلال ہے اور بخاری کی حدیث کہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں
کہا کہ یہ دلالت نہیں کرتی کہ اس کے علاوہ اس کی سند ضعیف ہے اور مدثر بن سہل سے اس حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کا خرگوش کھانا نکلتا ہے ۱۲۷ من لہ وہ ایک مقام
ہے مکہ سے ایک منزل پر ۱۲۷ من خرگوش و حقیقت حشرات الارض میں سے ہے پھر اس کو حنفیہ کیوں جائز کہتے ہیں ۱۲۰ من لہ یہ حلال ہے اہل حدیث اور
شافعی اور احمد اور مالک اور اکثر علماء کے نزدیک نوری نے اس کی حلت پر اجماع نقل کیا ہے اور گوہ عربوں میں کھانا ہمیشہ سے رائج تھا چنانچہ فردوسی کہتا ہے۔
ز شیر شتر خورد و دوسوسمار عرب لا بجلے رسیدت کار بہ اور تعجب ہے کہ احادیث صحیحہ اس کی حلت پر دلالت کرتے ہوئے حنفیہ نے اس کو حرام کیا ہے حافظ نے کہا ابو داؤد
کی حدیث کہ اس حدیث صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ سے منع فرمایا حنفیہ کی دلیل ہے اور گوہ خطابی اور ابن حزم اور بیہقی نے اس کو ضعیف کیا ہے مگر اس کی سند حسن ہے
تو یہی کی حدیث اسی طرح دوسری حدیث کہ آپ نے گوہ کی ہڈیاں الٹ دینے کا حکم دید جس کو امام احمد و طحاوی نے نکالا محمول ہے اس پر کہ پہلے آپ کو گمان تھا اس
کے نسخہ ہو گیا پھر یہ گمان جاتا رہا اس پر اسے کھانے کی سمجھ کو اجازت دیدی ۱۲۷ من لہ کیونکہ آپ کی عادت تھی نئی چیز کو جب تک معلوم نہ کر لیتے کیا چیز سے نہ کھاتے۔

وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَاجِدُنِي أَعَاكُهُ
قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتَهُ فَالْكَلْتَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ.

بَابُ إِذَا وَقَعَتِ الْفَارِثَةُ فِي التَّمَنِّيِّ مِلَّةَ الدَّاءِ
۵۰۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا

الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنُ عُبَيْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ
مَيْمُونَةَ أَنَّ فَارِثَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَا تَلَتْ فَنَسِلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ الْفُقَهَاءُ
وَمَا حَوْلَهُمَا وَكَلُّهُ قِيلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعَهَا
يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّيِّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ
يَقُولُ إِلَّا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ هَازِلًا

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
يونسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الدَّائِبَةِ تَمُوتُ فِي
الزَّيْتِ وَالسَّيْنِ وَهُوَ جَائِدٌ أَوْ غَيْرُ جَائِدٍ
الْفَارِثَةُ أَوْ غَيْرُهَا قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرَ بِفَارِثَةٍ مَا تَلَتْ فِي
سَمْنٍ فَأَهْرَ بِمَا قَرَّبَ مِنْهَا فَطَرَحَ ثُمَّ أَكَلَ
عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

تو نہیں ہے مگر میری قوم کی سزدین میں نہیں ہوتا اس لئے مجھ کو
نفرت سی لگاہوتی ہے۔ یہ سن کر خالد نے اس کو اپنی طرف گھسیٹ لیا
اور کھایا آنحضرت دیکھتے رہے تھے۔

باب اگر جھوٹے یا پتے لکھی میں چوہا گر جلے تو ناپاک نہ ہوگا
ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن
عبید نے کہا ہم سے زہری نے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبید نے خبر دی
انہوں نے ابن عباس سے سنا وہ ام المؤمنین ميمونة سے
روایت کرتے تھے ایسا ہوا ایک چوہا لکھی میں گر پڑا اور مر گیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ اب کیا کریں آپ نے فرمایا ایسا کرو
چوہا اور اس پاس کا لکھی پھینک دو باقی لکھی کھا لو لوگوں نے سفیان
سے کہا معمر تو اس حدیث کو زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب
انہوں نے ابو ہریرہ سے یوں روایت کرتے ہیں۔ سفیان نے کہا میں
نے تو زہری سے یہی سنا ہے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے
ابن عباس سے انہوں نے ام المؤمنین ميمونة سے انہوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی دفعہ سنا

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے
خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے ان سے پوچھا
گیا اگر جانور تیل یا لکھی میں جو جما ہوا ہو یا پتلا ہو گر کر مر جائے تو
کیا کریں انہوں نے کہا ہم کو یہ حدیث پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حکم دیا جب چوہا لکھی میں گر گیا تھا۔ کہ اس کے نزدیک نزدیک کا لکھی
پھینک دو وہ پھینک دیا گیا باقی لکھی لوگوں نے کھا لیا یہ حدیث ہم
عبید اللہ بن عبد اللہ کے ذریعے سے پہنچی۔

لہ امام بخاری اور بعض ماکلیہ کا یہی قول ہے لیکن جمہور علماء کے نزدیک پتلا لکھی یا پاک ہو جائے گا۔ ۱۲ منہ سے معمر کی روایت کو ابو داؤد نے نکالا اسلین

نے سفیان سے نقل کیا انہوں نے زہری سے یہ حدیث کئی باریوں ہی

نسی عن عبد اللہ عن ابن عباس عن ميمونة ۱۲ منہ

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَا لِكُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَارِغَةَ سَمِعْتُ فِي سَمْنٍ فَقَالَ الْقُرْهَا وَمَا حَوْلُهَا وَكَلَّهَا.

باب ۳۱۹ الوسم والعلم في الصورة
۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تَعْلَمَ الصُّورَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَضْرَبَ تَابِعُهُ قَتِيبَةُ حَدَّثَنَا الْعَنْقَرِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ تَضْرِبُ الصُّورَةَ

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زُرَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخِي تِي يُحَنِّكُهُ وَهُوَ فِي هَرَبٍ لَهُ فَرَأَيْتُهُ يَسْمُ شَاةً

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ام المؤمنین ميمونة سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ اگر چوہا لکھی ہیں گر جائے (اور مر جائے) آپ نے فرمایا چوہے کو اور اس کے آس پاس کے گھی کو نکال ڈالو اور (باقی) کھا لو۔

باب۔ جانور کے منہ میں داغ دینا یا نشان کرنا کیسا ہے۔
ہم سے عبیدہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے حنظلہ بن سفیان سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے منہ میں نشان کرنا مکروہ جانا اور ابن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (منہ پر) مارنے پر منع کیا ہے۔ عبید اللہ بن موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو قتیبہ بن سعید نے بھی روایت کیا کہ ہم کو عمرو بن محمد عنقریبی نے خبر دی انہوں نے حنظلہ سے اس روایت میں صراحت ہے کہ منہ پر مارنے سے منع کیا ہے۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلمؐ پاس اپنے بھائی کو (عبد اللہ بن ابی طلحہ کو جو نو بواؤ تھے) لے گیا۔ کہ اپنے کچھ چبا کر اس کے منہ میں دیں اس وقت آپ اونٹوں کے تھان میں تھے۔ میں نے دیکھا آپ ایک بکری کو داغ

لے کسی حدیث میں یہ صراحت نہیں ہے کہ آس پاس کا کتنی دور تک نکالیں تو یہ ہر آدمی کی رائے پر منحصر ہے اگر پتلا گھی یا تیل ہو تو ایک روایت میں یوں ہے تین چلوں تک لے مگر یہ روایت ضعیف ہے اب جو گھی یا تیل کھانے کے کام کا درنا اس کا جلا نا درست ہے قسطلانی نے کہا مسجد کے سوا اور مقاموں میں مسجد اس کا جلا نا بھی درست نہیں ابن عمرؓ سے منقول ہے اگر گھی پتلا ہو تو (کو اور کام میں لاؤ کھاؤ نہیں حافظ نے کہا اس سے یہ نکلا۔ کہ چوہے کا بدن پاک ہے اور ابن عربی نے شافعی اور ابو حنیفہ رحمہما اللہ سے اس کا نا پاک ہونا نقل کیا ہے یہ عجیب بات ہے امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ بچی چیز میں جب پلیدی نہیں ہوتی جب تک بگڑ نہ جائے۔ امام بخاری کے نزدیک بھی یہی مختار ہے ۱۲ منہ ۵۔ یعنی آدمی اور جانور دونوں کے اور جب منہ پر مارنا منع ہوا تو داغ دینا یا نشان کرنا بطریق اولیٰ منع ہوگا۔ بعضے جاہل معلموں کی عادت ہوتی رہے کہ بچوں کے منہ پر مارا کرتے ہیں ان کو اس حدیث بہت لینا چاہئے۔ ۳ منہ

حَسْبَتْهُ قَالَ فِي أَذَانِهَا۔

باب ۳۲۱ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ بِلَالًا بِغَيْرِ مَرَاصِلٍ يَهُمُّ لَمْ تَوْكَلْ لِحَدِيثِ سَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ طَاوُسٌ رَوَى عَنْ مَعْنٍ فِي ذَبْحَةِ السَّارِقِ طَاوُسٌ رَوَى

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ سَافِعٍ ابْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا نَلْقَى الْعُدُوَّ غَدًا وَكَيْسَ مَعَنَا مَدَى فَقَالَ مَا أَنَهَى الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ تَكَلُّبًا مَا لَمْ يَكُنْ سِنًَّ وَلَا ظَفْرًا وَسَاحِدًا تَكَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظَّفَرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ وَتَقَدَّمَ سَمْعَانُ النَّاسِ فَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ النَّاسِ فَصَبُّوا قَدُورًا فَأَمْرًا بِهَا فَأَكْفَفْتُ وَتَسَمَّ بَيْنَهُمْ وَعَدَلُ بَعِيرًا بِعَشْرِ شِيَاخٍ ثُمَّ نَدَّ

دبہ رہے تھے۔ شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں شام نے یوں کہا اس کے کانوں پر

باب۔ اگر لڑائی میں بعضے لشکر والوں کو لوٹ میں بکریاں اونٹ ملیں تو بغیر اپنے ساتھیوں کی اجازت کے (یا جب تک تقسیم نہ ہوں) ان کا کھانا درست نہیں کیونکہ رافع بن خدیج نے اس باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور طاووس اور عکرمہ نے کہا اگر چور جانور چرا کر اس کو ذبح کرے تو اس جانور کو پھینک دو۔ وہ حرام ہو گیا

ہم سے مسند بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے کہا ہم سے سعید بن مسروق نے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا میں نے اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہونے والا ہے۔ لیکن ہمارے پاس پھر یاں نہیں ہیں آپ نے فرمایا۔ جس چیز سے چاہو ذبح کر لو جو خون بہا دے اور جانور پر اللہ کا نام لو تو اس کو کھاؤ بشطہ طہ کی دانت پٹا خون نہ ہو اور میں اس کی وجہ تم سے بیان کرتا ہوں دانت تو بڈی ہے (بڈی سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے) ناخن تو وہ جشیوں کی چھریاں ہیں اور ایسا ہوا کہ اس دن جلد باز لوگوں نے آگے بڑھ کر جانور لوٹے آنحضرتؐ لشکر لے کر اخیر میں تھے انہوں نے کیا کیا شے بیگیں چڑھا دیں جب آپ آئے تو اپنے یہ حکم دیا کہ ان دیگوں کو اوندھا دو وہ اٹ دی گئیں اور اپنے لوٹ کا مال تقسیم کیا ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر رکھا ان اونٹوں

لے یہ حدیث موصولہ اور گزشتہ ہے۔ ۱۲ منہ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۳ منہ اس جانور کے ماکوں کو بھی اس کا کھانا درست نہیں رہا یہ خاص

ذہری اور عکرمہ کا مذہب ہے۔ چہرہ کے نزدیک اس کا امک کھا سکتا ہے۔ ۱۲ منہ کچھ جانور لوٹ میں ملیں گے۔ ۱۲ منہ

۵۰ تقسیم سے پہلے ہی ان جانوروں کو کاٹ ۱۲ منہ

بَعِيرٌ مِّنْ أَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ
خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَبَسَّهٖ اللَّهُ
فَقَالَ إِنَّ لِهَٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَائِدَ كَأَوَائِدِ
الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَٰذَا فَا فَعَلُوا
مِثْلَ هَٰذَا۔

بَابُ ۳۲۱ إِذَا نَدَّ بَعِيرٌ لِّقَوْمٍ فَرَمَاهُ
بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ فَأَرَادَ إِصْلَاحَهُمْ
فَهُوَ جَائِزٌ لِخَبَرِ سَرَّافٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ
عَبِيدٍ الطَّنَافِيسِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ هَمْرٍ وَقٍ
عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رَفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ سَرَّافٍ
ابْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِّنْ الْأَوَائِلِ
قَالَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَبَسَّهٖ قَالَ ثُمَّ
قَالَ إِنَّ لَهَا أَوَائِدَ كَأَوَائِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ
مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي وَالْأَسْفَارِ فَنَبْزِي
أَنْ نَّذْبَعَهُ فَلَا تَكُونُ مَدَى فَقَالَ أَوْنِ مَا
نَهَرَا أَوْ أَنْهَرَا لَمْ يَرَوْا ذِكْرًا سَمَّا اللَّهُ فَنَكَلُ
غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفْرِ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَ
الظُّفْرُ مَدَى الْحَبَشَةِ۔

بَابُ ۳۲۲ أَكْلُ الْبُضْطَرِّ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن
طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ

میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا اور لشکر والوں کے پاس گھوڑے نہ
تھے۔ جن پر چڑھ کر اونٹ کو پکڑ لیتے، آخر ایک شخص نے اسکو تیر لگایا
تو اللہ نے اس کو ٹھہرا دیا اس وقت آپ نے فرمایا دیکھو ان اونٹوں میں
بھی بعضے اونٹ جنگلی جانوروں کی طرح بھڑک جاتے ہیں پھر جو جانور
اس طرح بھڑک اٹھے (اور ہاتھ نہ آئے) اس سے یہی کرو (تیر وغیرہ مار کر گرادی)
باب اگر کسی قوم کا اونٹ بھاگ نکلے اور ان میں کوئی شخص
تیر مار کر اس کو مار ڈالے اس کی نیت فایده پہنچانے کی ہو نہ نقصان
پہنچانے کی (خواہ مخواہ اونٹ قتل کرنے کی) تو یہ جائز ہے بدلیل لافح کی
حدیث کے جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عمر بن عبدیہ نے خبر
دی انہوں نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے
انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا ہم ایک
سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتفاق سے ایک
اونٹ بھاگ نکلا ایک شخص (نامعلوم) نے اس کو ایک تیر لگایا تو وہ بھڑک
گیا اس وقت آنحضرت نے فرمایا ان اونٹوں میں بعضے جنگلی جانوروں
کی طرح آدمی سے بھاگنے لگتے ہیں۔ پھر جو کوئی تم کو عاجز کر دے (قابل)
میں نہ آئے، اس کو اسی طرح مار دو رافع کہتے ہیں میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ ہم لڑائیوں میں سفر میں جاتے ہیں۔ اور جانور ذبح
کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمارے پاس پھیریاں نہیں ہوتیں تو کیا کریں
آپ نے فرمایا دیکھ جو چیز خون بہاؤے اور تو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام
لے تو اس جانور کو کھا دانت اور ناخن کے سوا کیونکہ دانت ہڈی ہے
اور ناخن جشیوں کی پھیریاں ہیں۔

باب جو شخص بھوک سے بقیہ رہو۔ صبر نہ ہو سکے، وہ مروا
کھا سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ) میں فرمایا مسلمانوں ہم
نے جو پاکیزہ روزیاں تم کو دی ہیں۔ ان میں سے کھاؤ اور اگر تم خاص

إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ
الْمَيْتَةَ وَالْدَّمَ وَلَحْمَ الْخَنَازِيرِ وَمَا
أُهْلِيَ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ
بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَقَالَ
فَمَنْ اضْطُرَّ فِي مَخْبَصَةٍ غَيْرِ مُتَحَارِفٍ
لِإِثْمِهِ وَقَوْلِهِ فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ
اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ
وَمَا لَكُمْ أَنْ لَا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ
اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ
إِلَّا مَا اضْطُرُّرْتُمْ إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا
لَيُضِلُّونَ بِأَهْوَاءِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ
رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ قُلْ
لَا أُحْدِثُ فِيمَا أُرْوِي إِلَى مُحَرَّمٍ عَلَى
طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا لَئِنْ كُنَّ مَيْتَةً
أَوْ دَمًا مُسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خَنَازِيرٍ
فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهْلِيَ لِغَيْرِ
اللَّهِ بِهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ
فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَالَ ابْنُ جَبْرِ

اللہ کو پوجنے والے ہو تو (ان نعمتوں پر) اس کا شکر کرو اللہ نے توہیں
تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا اور
کسی کا نام پکارا جائے حرام کیا ہے پھر جو کوئی بھوک سے بغیر اہر ہو جائے
بشرطیکہ بے حکمی نہ کرے نہ زیادتی تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور اللہ تعالیٰ نے
(سورہ مائدہ) میں فرمایا پھر جو کوئی بھوک لاپچار ہو گیا ہو اس کو گناہ کی
خواہش نہ ہو اور (سورہ انعام میں) فرمایا جن جانوروں پر اللہ کا نام لیا
جائے ان کو کھاؤ اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو اور تم کو کیا ہو گیا ہے جو تم ان
جانوروں کو نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا اور اللہ نے صاف صاف
ان چیزوں کو بیان کر دیا جن کا کھانا تم پر حرام ہے وہ بھی جب لاپچار
ہو جاؤ (لاچار ہو جاؤ تو ان کو بھی کھا سکتے ہو اور بہت لوگ ایسے
ہیں جو بن جانے بوجھے اپنے من مانی لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور تیرا
مالک ایسے حد سے بڑھ جانے والوں کو خوب جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ
نے سورہ انعام میں) فرمایا اے پیغمبر کہہ دے میں تو جو چھ پر وحی
بھیجی گئی اس میں کھانے والے پر کوئی کھانا حرام نہیں جانتا
البتہ اگر مردار ہو یا بہنا خون یا سور کا گوشت تو وہ حرام ہے کیونکہ
وہ پلید ہے یا اللہ کی نافرمانی ہو مثلاً جانور پر اللہ کے سوا کسی اور
کا نام پکارا جائے پھر جو کوئی بھوک لاپچار ہو جائے بشرطیکہ بے حکمی نہ
کرے نہ زیادتی تو تیرا مالک بخشش والا مہربان ہے ابن عباس نے کہا

لہ اس مسئلہ میں علماء نے اختلاف کیا ہے کہ اہل بغیر اللہ سے کیا مراد ہے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب اور ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جس جانور پر تقرب بغیر
اللہ کی نیت سے اللہ کے سوا دوسرے کسی کا نام پکارا جائے مثلاً کہیں یہ گائے سید احمد کبیر کی ہے یا یہ مرغا دجالے شاہ کا ہے یا یہ بکرا شیخ سعد
کا ہے وہ حرام ہو گیا گو ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام لیں اور ایک جماعت علماء یہ کہتی ہے کہ وہ اہل بغیر اللہ سے یہ مراد ہے کہ ذبح کے وقت
اس پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیا جائے مثلاً پیر پیغمبر جھاڑیا بھاڑ کا اگر ذبح سے پہلے اس پر غیر خدا کا نام پکارا گیا لیکن اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا
تو وہ جانور حلال ہے اور طہر فین سے اس باب میں رسائل اور کتابیں مرتب ہوئی ہیں اور یہ موقع اس مسئلہ کی تفصیل کا نہیں ہے ۱۲ من
لہ اگر وہ ان چیزوں میں سے بھی کھالے ۱۲ من لہ اگر وہ ان چیزوں کو بھی کھالے تو اللہ بخشش والا مہربان ہے ۱۲ من لہ جس چیز کو چاہتے
ہیں حرام کہہ دیتے ہیں جس کو چاہتے ہیں حلال کہتے ہیں ۱۲ من لہ وہ اگر ان چیزوں کو بھی کھائے گا تو اس پر عذاب نہ ہوگا۔

لہ اس کو طہری نے وصل کیا۔ ۱۲ من

مَسْفُوحًا يَعْنِي مَهْرًا قَالُوا قَالُوا
مَتَارَ زَقَمَ اللَّهُ حَلَا لَا طَبِيبًا وَاشْكُرُوا
نِعْمَةَ اللَّهِ إِنَّ كُنْتُمْ آيَا تَعْبُدُونَ -
إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ
الْخِزْيِرِ وَمَا أَهْلٌ لِّغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنْ
اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الاضاحی

باب ۳۲ سُنَّةُ الْأُضْحِيَّةِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هِيَ سُنَّةٌ مَعْرُوفَةٌ -
۵۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَّارٍ حَدَّثَنَا
عُذْرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْأَكْبَاكِيِّ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا بَدَأَ
بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا نُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُفَحُّ
فَنَنْفَعُهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ
قَبْلَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ
مِنَ النَّسَكِ فِي شَيْءٍ فَقَامَ أَبُو بَرْدَةَ
بْنُ نِيَّارٍ وَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ إِنَّ
عِنْدِي جَذَعَةً فَقَالَ أَذْبَحُهَا

مسفوحا کا معنی مہتا ہوا اور (سورہ نحل میں) فرمایا اللہ نے جو تم کو
پاکیزہ روزی دی ہے حلال اس کو کھاؤ اور جو تم خالص اللہ کو
پوجنے والے ہو تو اس کی نعمت کا شکر کرو اللہ نے تو بس تم پر
مردار حلال کیا ہے اور مہتا خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس
پر اللہ کے سوا اور کسی کا نام پکارا جائے پھر جو کوئی بے حکمی اور زیادتی
کی نیت نہ رکھتا ہو لیکن بھوک سے لاچار ہو جائے (وہ ان چیزوں
کو بھی کھالے) تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے -

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم والا

قربانی کا بیان

باب - قربانی کرنا سنت ہے۔ ابن عمرؓ نے کہا قربانی سنت
ہے اور مشہور ہے -

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم
سے شعبہ نے انہوں نے زبید ایامی سے انہوں نے شعبی سے انہوں
نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بقربانہ کے دن فرمایا اس دن پہلا کام جو ہم کرتے ہیں وہ نماز ہے
پھر نماز سے لوٹ کر قربانی کرتے ہیں - جو شخص ایسا کرے (یعنی نماز
پڑھ کر قربانی کرے) اس نے تو ہماری سنت پر عمل کیا اور جس شخص
نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو وہ قربانی نہ ہوئی بلکہ اس نے اپنے
گھروالوں کے لئے گوشت کا مادہ عبادت میں داخل نہ ہوگی - یہ
سن کر ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے انہوں نے (نماز سے پہلے قربانی
کر لی تھی کہنے لگے یا رسول اللہ میرے پاس ایک برس کی بکری ہے

۱۔ اس باب میں امام بخاری نے صرف قرآن مجید کی آیتیں ذکر کیں کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید کوئی حدیث ان کی شرط پر نہ ملی - یا کوئی حدیث لکھنا چاہتے ہو گئے
مگر موقع نہ ملا - ۱۲۰ منہ سے مہر کا یہی مذہب ہے کہ قربانی سنت مذکورہ ہے بعضے شافعی نے اس کو فرض کفایہ کہا ہے - حنفیہ نے کہا واجب ہے اس شخص پر جو
دست والا ہو ان حرم نے کہا اس کا وجہ کسی صحابی سے معلوم نہیں ہوا - ۱۲۰ منہ سے یہی ہے ترجمہ باب نکلتا ہے - کہ جو دوسرے برس میں مکی ہے ۱۲ منہ

وَلَنْ يَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ مُطَرِّقٌ
عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ لَسَّكَ
وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ

۵۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ
وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ لَسَّكَ
وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ۔

بَابُ ۳۲ قِسْمَةُ الْإِمَامِ الْأَضْحَى بَيْنَ النَّاسِ
۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
عَنْ يَحْيَى عَنْ بَعْثَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَقِيبَةَ بْنِ
عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضُحًى أَوْ فَصَادَتْ لِعَقِيبَةَ جَذَعَةٌ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَادَتْ جَذَعَةٌ قَالَ ضُحًى بَرَا

بَابُ ۳۵ الْأَضْحِيَّةُ لِلْمَسَاكِينِ وَالتَّسَاءُ
۵۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کرے اور تیرے بعد کسی کو ایسی بکری قربانی
کرنا درست نہ ہوگی اور مطرف نے شعبی سے روایت کی انہوں نے
برادین عازب سے کہ آنحضرت نے فرمایا جس نے نماز کی بعد ذبح کیا
اس کی قربانی پوری ہوئی اور مسلمانوں کی سنت پر چلا۔

ہم سے مسدود نے بیان کیا ہے کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے انہوں
نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز سے
پہلے بقر عید کے دن ذبح کرے وہ ذبح تو اپنے کھانے کے لئے ہوا
رنہ عبادت کے طور پر البتہ جو نماز کے بعد ذبح کرے اس کی قربانی
ہوئی اور وہ مسلمانوں کی سنت پر چلا۔

باب امام یا بادشاہ کا لوگوں کو قربانی کے جانور بانٹنا۔
ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی
نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے بجر بن عبد اللہ جہنی سے
انہوں نے عقیبہ بن عامر جہنی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے اصحاب کو قربانی کے جانور تقسیم کئے تو عقیبہ کے حصے میں
ایک برس کی بکری ہے آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر۔

باب کیا مسافر یا عورت بھی قربانی کرے۔
ہم سے مسدود نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں
نے عبد الرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے انہوں نے

لے بلکہ دوبرس کی بکری چاہئے جو تیسرے میں لگی ہو۔ ۱۲ منہ سے یہ روایت عیدین میں موصول گذر چکی ہے۔ ۱۲ منہ سے سنت میں اس حدیث سے طریق مراد ہے
زنت اصطلاحی اس لئے اس سے دلیل لیا کہ قربانی سنت ہے۔ درست نہیں ہو سکتا حافظ نے کہا امام بخاری کا یہ مطلب یہ ہے۔ کہ گو یہاں سنت طریق
کے معنوں میں ہوں مگر طریق واجب اور سنت دونوں شامل ہیں۔ جب وجوب کی کوئی دلیل نہ ہوئی تو معلوم ہوا کہ طریق سے سنت اصطلاحی مراد
ہے وہو المطلوب ۱۲ منہ عید الاضحیٰ میں بکریاں بانٹنا سنت ہے در رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی افہام ہے کہ جید راہاد میں جو ایک اسلامی ریاست ہے
قدیم سے سنت جاری تھی۔ مگر حال میں غلبہ شریعت ہو گیا کہ یہ رسم بھی جو ایک اسلامی رسم تھی موقوف کر دی گئی۔ ہم کس کس بات پر روئیں۔ مسلمان ہی اپنی
شریعت کو خراب کرتے جاتے ہیں۔ اور نصاریٰ ان کو مجبور نہ کریں جب بھی اپنی دین کی باتیں چھوڑ دیتے ہیں معلوم نہیں ان مسلمانوں پر بھی کیا قہر خداوندی
آنے والا ہے ۱۲ منہ یہ باب لاکر امام بخاری نے اس کا رد کیا جو کہتا ہے عورت کو اپنی قربانی علیحدہ کرنا مذکور ہے جہود علماء کا یہ قول ہے۔ باقی دو صفحہ آئندہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا
وَحَاضَتْ بِسِرْفٍ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ بِمَكَّةَ
وَهُیَ تَبْكِي فَقَالَ مَا لَكَ أَنْفُسْتِ قَالَتْ
نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى
بَنَاتِ آدَمَ فَأَقِضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ
أَلَّا تَطْوُفِي بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كُنَّا بِمِثْلِي أُتِيتُ
بِلَحْمٍ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالُوا أَضْحَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
أَنْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ.

باب ۳۲۷ مَا يَشْتَرِي مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ
۵۱۱ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سَبْرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ
الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ تَشْتَبِي فِيهِ اللَّحْمُ وَ
ذَكَرَ حَبِيرَانَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ
مِنْ شَاتِي لَحْمٍ فَارْحَصْ لَهُ رَفُ
ذَلِكَ فَلَا أَدْرِي أَبْلَغْتَ الرَّحْمَةَ

حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس
تشریف لے گئے جب وہ سرف میں تھیں۔ ان کو مکہ میں پہنچنے سے
پہلے وہیں حیض آگیا تھا وہ روز ہی تھیں آنحضرت نے پوچھا کیوں کیا ہوا
کیا تجھ کو حیض آگیا انہوں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ
نے آدم کی ساری بیٹیوں کی قسمت میں لکھ دیا ہے تو سب کام کرو جو
حاجی کرتے ہیں۔ بس خانہ کعبہ کا طواف نہ کرو جب تک پر نہ ہو لے
حضرت عائشہ کہتی ہیں جب ہم منامیں تھے تو گائے کا شت لایا گیا۔
میں نے پوچھا یہ کہاں سے آیا ہے لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی بیٹیوں کی طرف سے ایک گائے قربانی کی تھی۔

باب بقرعید کے دن گوشت کھانے کی خواہش

ہم سے صدق بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو اسماعیل بن علیہ نے
خبر دی انہوں نے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں
نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بقرعید کے دن فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہو۔ وہ
دوسرا جانور ذبح کرے یہ سن کر ایک شخص (ابو بردہ بن نیاں) کھڑا
ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ آج تو وہ دن ہے جس دن گوشت کھانے
کی خواہش ہوتی اور اپنے ہمسایوں کا حال بیان کیا وہ بیچاے
محتاج ہیں تو میں نے صبح سویرے ہی ذبح کر کے اپنے گھروں اور ہمسایوں
کو گوشت بھیج دیا اب میرے پاس ایک برس کی بیٹی ہے جو گوشت کی

بقیہ صفحہ سابقہ۔ کرم دہی قربانی اس کی اور اس کے گھروالوں کی طرف سے کافی ہے غنیہ نے اس کا خلاف کیا ہے۔ ۱۲ منہ حاشی صغیر ہذا، لے جو مکہ کے
قریب ایک مقام ہے ۱۲ منہ اب میں حج اور طواف کیے کروں گی ۱۲ منہ تلہ سب کو حنین آتا ہے ۱۲ منہ سوزن۔ ۱۲ منہ تلہ اور ظاہر ہے کہ آپ نے
ہر ایک بی بی کو علیحدہ علیحدہ قربانی کرنے کا حکم نہیں دیا تو جہور کا مذہب ثابت ہو گیا ۱۱۰ م مالک اور ابن ماجہ اور ترمذی نے عطاب بن یسار سے نکالا میں نے ابو
ایوب سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سترہ بی بی کا کیا دستور تھا انہوں نے کہا آدمی اپنے اور اپنے گھروالوں کی طرف سے ایک بجری قربانی کرتا کھاتا
اور کھلاتا پھر لوگوں نے فخری راہ سے دس دس کر دیا جو تو دیکھتا ہے (یعنی ہر گھر میں دو دو چار چار اس سے بھی زیادہ بکریاں قربانی کرنا اختیار کر لیا جو غلات
سنت ہے ۱۲ منہ

مَنْ سَوَّاهُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنٍ فَذَبَحَهُمَا
وَقَامَ النَّاسُ إِلَى غَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوا وَ
قَالَ فَتَجَزَّعُوا.

باب ۳۲۷ مَنْ قَالَ الْأَضْحَى يَوْمَ

النَّحْرِ.

۵۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدْ اسْتَدَارَ
كَهَيْبَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ
ثَلَاثُ مُمْتَوِلَاتٍ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَةِ
وَالْمَحَرَّمُ وَرَجَبُ مَضَرَ الَّذِي بَيْنَ بَجْدَى
وَشُعْبَانَ أَيْ شَهْرٍ هَذَا أَكَلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ

دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے اس کو اجازت دی انس کہتے
ہیں اب مجھ کو معلوم نہیں اوروں کو بھی ایسی اجازت ہے یا یہ خاص
اسی شخص کے لئے تھی اور آپ (نماز خطبہ پڑھ کر) لوٹے دو مینڈھے
ذبح کئے اور دھروگ بکریوں کے گلے کی طرف گئے ان کو ترتر کر دیا
یابانٹ بونٹ لیا۔

باب اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے قربانی دسویں تاریخ

کرنا چاہئے

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب نے
کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے
عبدالرحمان بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد ابوبکرہؓ سے انہوں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے (دسویں ذی الحجہ کو منائیں)
فرمایا دیکھو زمانہ گھوم کر اسی حالت پر آگیا جیسا اس دن تھا جس
دن اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین بنائے تھے ۳۶ برس بارہ مہینے کا ہوتا
ہے ان مہینوں میں چار مہینے حرمت والے ہیں تین تو پہلے درپے ذی قعدہ
ذی الحجہ محرم اور ایک مضر کا رجب جو جمادی الاخرہ اور شعبان کے بیچ میں
ہوتا ہے بتلاویہ مہینہ کونسا ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر
جانتا ہے آپ خاموش ہو رہے آنا کہ ہم سمجھتے کہ شاید آپ اس مہینے کا کچھ

سہ کیا میں اس کی قربانی کروں ۱۲ منہ ۳۷ اس کے بعد درست نہیں محمد بن عبدالرحمان اور محمد بن سیرین اور امام داؤد ظاہری کا یہی قول ہے اور
امام مالک اور سفیان ثوری اور امام احمد اور امام ابو یوسف اور اکثر اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ قربانی دسویں تاریخ تک کرنا درست ہے اور شافعی اور داؤد احمی کے
تو ایک تیرہویں تاریخ تک ۱۲ منہ ۳۷ اس حدیث کی شرح اور گزیر چکی ہے خلاصہ یہ ہے کہ عرب لوگوں نے تاریخ کا حساب سب گول مول کر دیا تھا
ایک مہینہ کو چھپے ڈال کر دوسرا مہینہ کر دیتے کبھی سال تیرہ مہینہ کا کرتے اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سال یعنی حجۃ الوداع میں اللہ تعالیٰ نے
نے بتلادیا کہ مہینہ حقیقت میں ۱۲ مہینہ کا ہے اب سے حساب رکھو اور جاہلوں کی طرح گول مول نہ کرو ذی الحجہ کو محرم کر دیا محرم کو صفر لاحقہ ولاقۃ الابلہ اللہ
۱۲ منہ ۳۷ کبھی تیرہ مہینے کا نہیں ہوتا ۱۲ منہ ۳۷ مضر ایک قبیلہ تھا عرب کا وہ رجب کے مہینے کا بہت ادب کیا کرتے تو رجب ان کے نام سے
موسوم ہو گیا ہندوستان کی جاہل عورتیں بھی مہینوں کے نام یاد نہیں کرتیں مدار سلاخو اجہ معین الدین یہ ان کے یہاں مہینوں کے نام ہوتے ہیں ہلے
جہالت کی حد ہو گئی کہ عورت کو سال کے بارہ مہینہ بھی نہ بتلائے جائیں نہ دین دنیا کی ضروری باتیں سکھائی جائیں جو لوگ اپنی عورتوں کو ایسا جاہل رکھتے
ہیں قیامت کے دن ان سے مواخذہ ہو گا جیسی تعلیم مرد اور عورت دونوں کو دینا واجب ہے اور جس قوم کی عورتیں تعلیم یافتہ ہوں گی (باقی صفحہ آئندہ)

اِسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ ذَا الْحَجَّةِ قُلْنَا بَلٰى
 قَالَ اَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ
 فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيَسْمِيْهِ بِغَيْرِ
 اِسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلَدَةُ قُلْنَا بَلٰى
 قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللّٰهُ
 وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا
 اَنَّهُ سَيَسْمِيْهِ بِغَيْرِ اِسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ
 يَوْمُ التَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَنْ دِمَاءَكُمْ
 وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُعْتَدٍ وَّاَحْسَبُهُ
 قَالَ وَاَعْمَا ضَلَّكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ
 كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِى بَلَدِكُمْ
 هَذَا فِى شَهْرِكُمْ هَذَا وَتَتَلَفَتْنَ
 رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا
 فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِي ضُلَّالًا يَّضْرِبُ
 بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ
 الْغَايِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يَّبْلُغُهُ اَنْتَ

اور نام رکھیں گے پھر آپ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں ہے ہم نے
 کہا بیشک ذی الحجہ کا مہینہ ہے پھر آپ نے پوچھا یہ شہر کونسا شہر ہے ہم نے
 کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے پھر آپ خاموش ہو رہے تاکہ
 ہم کو گمان ہو شاید آپ اس شہر کا اور کوئی نام رکھیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ
 مکہ کا شہر نہیں ہے ہم نے کہا بیشک یہ مکہ کا شہر ہے پھر آپ نے پوچھا یہ
 دن کون سا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اس
 کے بعد آپ خاموش رہے ہم سمجھے شاید آپ اس دن کا اور کچھ نام رکھیں
 گے پھر فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے ہم نے کہا بیشک یوم النحر ہے
 آپ نے فرمایا تو یہ سمجھ لو تمہاری جانبیں تمہارے مال و اسباب ابن میرین
 نے کہا میں سمجھتا ہوں ابن ابی بکرہ نے یہ بھی کہا ہماری عزت ابرو تین
 سب ایک کی دوسرے پر حرام ہیں سچا اس دن کی حرمت ہے اس شہر
 میں اس مہینے میں اور تم غنقریب اپنے پروردگار کو ملنے والے ہو وہ تمہارے
 مال کی پرورش کرے گا دیکھو سن رکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں
 مار کر آپس میں لڑکر گمراہ نہ ہو جائا دیکھو جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ
 میری اس حدیث کی خبر ان لوگوں کو کر دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں
 کبھی ایسا ہو گا جس کو خبر پہنچائی جائے گی وہ پہنچانے والے سے

(یعنی صفحہ سابقہ) وہیں کے مروجہ عمدہ نعلیں گے اور لائق اور ہوشیار اور محنتی ہوں گے ورنہ اٹھام برس کی عمر اور داعی گو دیکھا زیب دیتی ہے مسلمانوں
 کو اس جہالت پر شرم کرنا چاہیے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ۱۲) ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ ہائے اگر مسلمان اس نصیحت پر جو آپ نے
 اس زور کے ساتھ کی تھی قائم رہتے تو یہ بڑا دھنک دیکھنا کا ہے کو نصیب ہوتا یا خیر جو مقدر میں تھا وہ اب تو ذلت اور رسوائی کی انتہا ہو چکی ہمارے
 مخالفین نے ہماری حکومت چھین لی مال و دولت لوٹ لیا عزت برباد کر دی ہم سے غلاموں کی طرح سلوک کرتے ہیں اب تو ہوشیار ہو جائیں اور اپنے
 پیارے پیغمبر کی نصیحت پر سب مل کر قائم ہو جائے کوئی مسلمان سے جو کلمہ کہو اور اصل اسلام کا انکار نہ کرے یعنی اللہ اور اس کا رسول اور قیامت
 اور فرشتوں اور کتابوں اور حشر نشر و مذبح بہشت کو مانتا ہو ہرگز نہ لڑے ہمارے مخالفین ہم کو ہزار ہزار لگائیں پر ہم ہرگز ان کا کہنا نہ سنیں جو کوئی
 حضرت محمد کی پیغمبری کا قائل ہو اس کی حمایت اور ہمدردی غیروں کے مقابل فرض اور لازم سمجھ تو ایسی مسلمانوں کی حالت بدل جاتی ہے اگر ہم
 مسلمانوں میں دوسرے فروع میں اختلاف رہے تو رہنے دو اس پر عداوت اور دشمنی اور لڑائی بھڑائی کی کوئی ضرورت نہیں ہے آں حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم فرماتے ہیں آپس میں لڑے گمراہ ہوئے دوسری ہدایت میں یوں ہے کافر ہوئے سزا اللہ آپس میں لڑ کر کافر ہو گیا کیوں سب مسلمان ہمارے
 بجائی ہیں مقلد ہوں یا غیر مقلد صنفی ہوں یا شافعی شیعہ ہوں یا سنی مشرکین اور کفار کے مقابل ہمیشہ ان کی مدد کرنا چاہیے ۱۲ منہ

يَكُونُ أَوْحَىٰ لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ دُكَانَ
مُحَمَّدًا إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَكَاهِلُ
بَلَغَتْ أَكَاهِلُ بَلَغَتْ -

باب ۳۲۱ الْأَضْحَىٰ وَالْمَنْجَرِ بِالنَّصْلِ
۵۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ تَارْفَعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَحْفَرُ الْمَنْجَرَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ لِيَعْنِي مَنْحَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۵۱۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
كَثِيرِ بْنِ فَرْقِدٍ عَنْ تَارْفَعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَذْبَحُ وَيَذْحِرُ بِالنَّصْلِ -

باب ۳۲۲ فِي الْأُضْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَبَيْنِ وَيَذْكُرُ سَمِينَيْنِ وَقَالَ يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا
لَسَمَنِ الْأُضْيَةِ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ السَّامِيُّونَ يَمْنُونُ
۵۱۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ
الْأَنْسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس نے مجھ سے سنی ہے زیادہ اس کو یاد رکھے گا ابن سیرین جب اس
اس حدیث کو بیان کرتے تو کہتے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
پہنچ فرمایا اس کے بعد آپ نے فرمایا دیکھو خبردار میں
نے خدا کا حکم پہنچا دیا -

باب ۳۲۱ امام اور بادشاہ عید گاہ ہی قربانی کرے
ہم محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث
نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں
نے کہا عبد اللہ بن عمرو بن مخمر کرتے تھے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم مخر کرتے تھے (یعنی عید گاہ میں)
ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں
نے کثیر بن فرقہ سے انہوں نے نافع سے ان سے ابن عمر نے بیان
کیا انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں ذبح
اور مخر کرتے تھے -

باب ۳۲۲ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سیگ دارینہ
کی قربانی کی یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے موٹے سینڈھوں کی اور یحییٰ بن عبید
انصاری نے کہا یحییٰ نے ابو امامہ بن سہل سے سنا وہ کہتے تھے ہم مدینہ میں
قربانی کے جانوروں کو (خوب کھلا پلا کر) مٹا کیا کرتے دوسرے مسلمان بھی ایسا کرتے
ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا
ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا
وہ کہتے تھے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو سینڈھوں کی قربانی کیا کرتے

سہ آپ کی امت میں امام بخاری مسلم وغیرہ ایسے ایسے لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اگلے لوگوں سے کہیں زیادہ حدیثوں کو یاد رکھا
کو جمع کیا ۱۲ منہ تاکہ دوسرے لوگ اس کی قربانی کے بعد قربانی کریں امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک جب تک امام قربانی
نہ کرے دوسرے کو قربانی نہ کرنا چاہیے دوسرے اماموں کے نزدیک نماز کے بعد ہر مسلمان قربانی کر سکتا ہے اور یہ صحیح ہے حافظ نے کہا مجھ
کو ابو حنیفہ اور مالک کے قول کی کوئی دلیل نہیں ملی ۱۲ منہ اس کو ابو عوانہ نے اپنی بیچ میں نقل کیا شعبہ سے انہوں نے قنادہ سے انہوں
نے انس سے ۱۲ منہ اس کو ابو نعیم نے متخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ ایک حدیث میں ہے اپنی قربانی کو مٹا کر و آخرت میں یہ
تہادی سواریاں ہوں گی ۱۲ منہ -

يُصْبِحُ يَكْبُشِينَ وَآنَا أَصْبَحُ يَكْبُشِينَ -

۵۱۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَبَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ تَابَعَهُ وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رِزْدَاقٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي سَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ -

۵۱۷ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَنَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّحْ أَنْتَ بِهِ

بَابُ ۳۳ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَرْدَ لِي بَرْدَةٍ ضَحَّحَ بِالْجَذْعِ مِنَ الْعِزْرِ وَلَكِنْ يُجْزَى عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ -

۵۱۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ضَحَّيْتُ خَالَئِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بَرْدَةٍ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنُكَ شَأْنُكَ لَحْمٌ

اور میں بھی دو میٹھوں کی قربانی کرتا ہوں -

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو قتلابہ سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز خطبہ ادا کر کے لوٹے دو سنگ و ارچہ تکبر سے میٹھے اپنے ہاتھ سے ذبح کیے سہ عبد الوہاب کے ساتھ اس حدیث کو وہیب بن خالد نے بھی ایوب سے روایت کیا اور اسماعیل بن علیہ اور حاتم بن دردان نے اس حدیث کو ایوب سے روایت کیا انہوں نے محمد بن سیرین انہوں نے انس سے ہم سے عمرو بن خالد نے روایت کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر (مرثد بن عبد اللہ) سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے اس حدیث کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قربانی کی بکریاں صحابہ کو بانٹنے کے لئے دین رسب بٹ گئیں ایک برس کی ایک بکری رہ گئی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو اس کی قربانی کرے

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابو بردہؓ سے فرمایا تو ایک برس کی پٹھیا قربانی کرے تیرے سوا اور کسی کے لئے درست نہ ہوگی -

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ نے کہا ہم سے مطرف بن طریف نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے برابر بن عازب سے انہوں نے کہا میرے ایک ماموں نے جن کو ابو بردہ کہتے تھے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو اس حدیث کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی وہ کہنے لگے

۱۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ قربانی کے لئے نرم و نر مادہ سے افضل ہے اور یہ بھی کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا مسنون ہے گو دوسرے کو دیکھ کر بھی درست ہے ۲۔ اس کو اسماعیلی نے وصل کیا ۳۔ اس کو اسماعیل اور حاتم نے ایوب کا شیخ ابن سیرین بیان کیا نہ ابو قتلابہ کو اسماعیل کی روایت آگے اسی کتاب میں آتی ہے اور حاتم کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۴۔

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا
جَذَعَهُ مِنَ الْمَعْنِ قَالَ أَذْبَحُهَا وَلَكِنْ
تَصْلَحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ
الصَّلَاةِ فَأَتَمَّ يَدْبَحُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ
ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ شُكُّهُ وَ
أَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ تَابِعَهُ عُبَيْدَةُ
عَنِ الشَّعْبِيِّ وَابْرَاهِيمَ وَتَابِعَهُ وَكَيْعُ
عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ عَاصِمٌ
وَدَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِي عَنَاقُ لَبْنٍ
وَقَالَ زُبَيْدٌ وَفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِي
جَذَعَةٌ وَقَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا
مَنْصُورٌ عَنْ عَنَاقٍ جَذَعَةٌ وَقَالَ ابْنُ
عَوْنٍ عَنْ عَنَاقٍ جَذَعٌ عَنْ عَنَاقٍ لَبْنٍ

میرے پاس گھر کی پٹی ہوئی ایک پٹھیا بکری ہے ایک سال کی آپ نے
فرمایا اسی کو قربانی کر اور تیرے سوا کسی کے لئے درست نہ ہوگی پھر آپ نے
فرمایا جو کوئی نماز سے پہلے ذبح کرے وہ اپنے کھانے کے لئے ذبح
کرتا ہے (قربانی نہیں ہو سکتی) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے
اس کی قربانی پوری ہوئی اور مسلمانوں کی سنت پر چلا مطرف
کے ساتھ اس حدیث کو عبیدہ بنی نے بھی شعی اور ابراہیم نخعی سے
روایت کی ہے اور عبیدہ کے ساتھ وکیع نے بھی اس کو حدیث سے
انہوں نے شعی سے روایت کیا ہے اور عاصم بن سلیمان احوال اور
داؤد بن ابی ہند نے اپنی اس حدیث کو شعی سے روایت کیا اس میں
یوں ہے ابو بردہ نے کہا میرے پاس عناق لبن (دودھ پیتی پٹھیا ہے
اور زبید اور فراس نے شعی سے یوں روایت کیا میرے پاس ایک برس
کی پٹھیا ہے اور ابوالاحوص نے منصور بن معتمر سے انہوں نے شعی سے
یوں روایت کیا ہے میرے پاس عناق جذع ہے اور عبیدہ اللہ بن عون
نے شعی سے عناق جذع اور عناق لبن روایت کیا ہے (یعنی وہی

ہے)

۵۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي نُحَيْفَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بَرْدَةَ
قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَبَدِلْهَا قَالَ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ
قَالَ شُعْبَةُ وَاحْسِبْهُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے
کہا ہم سے شعب بن حجاج نے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں
نے حنیفہ سے انہوں نے براء ابن عازب سے انہوں نے کہا ابو بردہ
نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب
پھر ذبح کرو وہ کہنے لگے میرے پاس اب کوئی بکری نہیں، ایک سال
کی ایک پٹھیا ہے شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ابو بردہ نے یہ بھی کہا وہ

عہ ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاری نے وصل کیا ۱۲۷۱ھ تظانی نے کہا ابراہیم نخعی کی روایت براء بن عازب سے منقطع ہے
کیونکہ ابراہیم نخعی کسی صحابی سے نہیں کہتا ہوں جب ابراہیم نخعی جو امام ابو حنیفہ کے استاذ الازہارین کسی صحابی سے منقطع ہوں تو انہا ابو حنیفہ کا چند صحابہ سے من
اور ان سے روایتیں کرنا جس سے حنیفہ دعویٰ کرتے ہیں کیونکہ صحیح ہر لفظ حدیث نے اس کا انکار کیا ہے لیکن ذہبی نے کہا ہے کہ امام حنیفہ نے اس کو انکار کیا ہے
لو کیلھا ہے اگر صحیح ہو تو امام صاحب کے تابعی ہونے کے لئے کافی ہے گو روایت ۱۲۷۱ھ اس کو ابن حبان نے وصل کیا ۱۱۷۱ھ سے امام کی روایت
کمال مسلم نے اور داؤد کی روایت کو بھی انہی نے وصل کیا ہے ۱۲۷۱ھ ایک برس کی پٹھیا بنو عناق کا عطف بیان ہے اس کو بھی ابان بخاری نے صحیحین میں وصل کیا ہے

مَنْ مُسْتَهْتَكَةٍ قَالِ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَكِنْ
تَجِدِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ
وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
عَنَّا جَذَعَةٌ.

بَاب ۳۳۱ مِنْ ذَبْحِ الْأَضَاحِ بِبَيْدٍ
۵۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو دُرَيْمٍ بْنُ أَبِي أَيْكٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ
فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صَفَرٍ جَمَاهُ كَيْفُو
وَيَكُونُ نَذْرًا لِمَنْ بَيْدَ.

بَاب ۳۳۲ مِنْ ذَبْحِ ضَمِيَّةَ غَبْرَةٍ وَأَعَانَ
رَجُلٌ ابْنَ عَمَرَ فِي بَدَنَتِهِ وَامْرَأَتُ مُوسَى
بَنَاتُهُ أَنْ يَصْحَبِينَ بِأَيْدِيهِنَّ.

۵۲۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عَرَبَةَ
قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْمٌ وَأَنَا أُنْحِي فَقَالَ مَا لَكَ أَنْفَسْتَ
قُلْتُ نَعَمْ يَا هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ
بَنَاتِ أَدَمَ أَقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ
لَا تَقْوَ فِي بَابِيَّتٍ وَصَحِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالنَّبِيِّ.

دوبرس کی بکری ہے بہتر ہے لہٰذا آپ نے فرمایا اچھا دوبرس کی کے بدل
تو یہی پھٹیا قربانی کر مگر تیرے بعد کسی کے لئے ایسی پھٹیا قربانی میں درست
نہ ہوگی اور حاتم بن وردان نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے
انہوں نے انسؓ سے انہوں نے اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
حدیث کو روایت کیا اس میں یوں ہے ابوہریرہؓ نے کہا میرے پاس غنای عبد بن
جو اپنے ہاتھ سے قربانی ذبح کرے وہ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا
ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا اس حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو چترے مینڈھے قربانی کئے میں نے دیکھا آپ اپنا
پاؤں ان کے منہ کے ایک جانب رکھے ہوئے بسم اللہ اکر کہہ کر اپنے ہاتھ
سے ذبح کر رہے تھے۔

بَاب ۳۳۳ دُوسرے شخص کی قربانی اس کی اجازت سے کرنا
اور ایک شخص (نام نامعلوم) نے عبد اللہ بن عمرؓ کی ان کا اونٹ خر
کرنے میں مدد کی اور ابو موسیٰ اشعریؓ نے اپنی بیٹیوں کو حکم یہ دیا اپنی
قربانیاں اپنے ہاتھ سے کاٹیں۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے
انہوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد قاسم بن محمد سے
انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا اس حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم صرف میں (جو ایک مقام ہے مکہ کے قریب) میرے پاس تشر لائے میں
رورہی تھی آپ نے فرمایا کیا ہوا کیا تجھ کو حقیض آگیا میں نے کہا جی
ہاں آپ نے فرمایا یہ تو آدم کی بیٹیوں کے لئے اللہ نے لکھ دیا تو کا
کرتی رہ جو حاجی کرتے ہیں۔ فقط خانہ کعبہ کا طواف نہ کر اور آنحضرتؐ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹیوں کی طرف سے ایک گلے کی قربانی کی۔

لے الیٰس موئی تازی گھر کی بی بی ہوئی ہے ۱۲ھ سنہ ۱۲ھ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ھ سنہ ۱۲ھ اس کو عبد الزقاق نے وصل کیا ۱۲ھ سنہ ۱۲ھ اس
کو حکم نے متذکر میں وصل کیا معلوم ہوا عورت اگر قربانی کرے تو اس کے لئے بھی بہتر ہے کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرے (باقی برصغور آئندہ)

نماز کے بعد فسخ کرنے کا بیان

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو زید نے خبر دی کہ میں نے شعبی سے سنا انہوں نے برادر بن عازب سے انہوں نے کہا میں نے اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ (عید الفطر کے دن) خطبہ پڑھ رہے تھے فرماتے تھے اس دن پہلے ہم کو نماز پڑھنا چاہیے پھر نماز سے جا کر قربانی کرنا جو کوئی ایسا کرے وہ ہماری سنت پر چلا اور جس نے (نماز سے پہلے) قربانی کر لی اس نے گوشت کی بکری اپنے گھر والوں کے لئے کافی قربانی ادا نہیں ہوئی اس پر ابو بردہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے تو نماز سے پہلے ہی بی بیج کر لیا اب میرے پاس رکوئی بکری نہیں ہے ایک بھیا ہے سال بھر کی جو دو سال کی بکری سے اچھی ہے آپ نے فرمایا اچھا اس کی قربانی کر لے اور تیرے بعد اور کسی کو ایسا کرنا کافی درست نہ ہوگا۔

باب اگر کسی نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو دوبارہ نماز

کے بعد کرے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے اس کو ذبح کرے پھر نماز کے بعد دوبارہ قربانی کرنا چاہیے ایک شخص (ابو بردہ) بولا یا رسول اللہ اس دن تو گوشت کھانے کا رعب کو شوق ہوتا ہے دوسرے اپنے ہسائیوں کا حال بیان کیا اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا غرر جیسے قبول کیا وہ کہنے لگے اب میرے پاس ایک برس کی بھیا ہے جو دو

باب ۳۳ الذَّبْحُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمُهَالِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا بَدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ تُصَلِّيَ ثُمَّ تَرْجِعَ فَتُخْرِقَ مِنْ فَعَلَ هَذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ تَحَرَّاهُ فَهُوَ لَحْمٌ يَقْدَرُ لَهُ لِأَهْلِيهِ لَيْسَ مِنَ التَّسْلُكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ أَبُو بَرْدَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ يَجْزِيَكَ وَتُؤْتِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

باب ۳۳ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ

أَعَادَ۔

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ هَذَا يَوْمٌ تُنْشَتُ فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ مِنْ حَيْرَانِهِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُدَّ سَرَاةً وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ فَوَحَّصَ لَهُ النَّبِيُّ

(بقیہ سابقہ صفحہ) سلطان نے کہا ہاشم نے کہا ہے عورت کے لئے یہ بہتر ہے کہ قربانی کے لئے کسی اور کو وکیل کر دے ۱۲ منہ سے تقدیر کا کھانا کھائیں اس کا ہے ۱۲ منہ یہ ہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ حواشی سفر ہذا ۱۲ منہ سے غریب ہیں اس لئے میں نے جلدی کر کے نماز سے پہلے ہی بکری کا کھانا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرَى بَلَّغْتَ
لِلرَّحْصَةِ أَمْرًا ثُمَّ أَنْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنَ بَعْنَى
فَذَبَحَهُمَا ثُمَّ أَنْكَفَأَ التَّاسِ إِلَى غَنِيمَةٍ
فَذَبَحَهُمَا.

۵۲۴- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
الْأَسَدُ بْنُ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سَفْيَانَ
الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ
مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ

۵۲۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فَرَّاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ
قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ
قِبْلَتَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَقَامَ
أَبُو بَرْدَةَ بْنُ نَبِيَّارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَعَلْتُ فَقَالَ هُوَ شَيْءٌ بَجَلْتَهُ قَالَ
فَإِنَّ عِنْدِي جَذْعَةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ
مُسْنَتَيْنِ أَذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ ثُمَّ
لَا تَجِزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ
عَامِرٌ هِيَ خَيْرٌ لَيْسَ يَكْتَبُ

بَابُ ۳۳۵ وَضْعُ الْقَدَمِ عَلَى صَفْحِ الذَّابِحَةِ

بکریوں سے بہتر ہے آپ نے اس کو اسی پٹھیا کے کاٹنے کی اجازت
دی اب میں نہیں جانتا دوسرے لوگوں کو بھی ایسی اجازت ہے یا نہیں
غرض نماز کے بعد اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو منیذھوں کی طرف گئے
ان کو ذبح کیا لوگ بھی بکریوں کے گلہ پر گرے ان کو ذبح کر ڈالا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم
سے اسود بن قیس نے میں نے جندب بن سفیان بجلي سے سنا انہوں نے
کہا میں بقر عید کے دن اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود
تھا آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا ہو وہ اب ذبح
کرے۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ (ملاح)
نے انہوں نے فراس بن نجی سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے
برادر بن عازب انہوں نے کہا اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن
(بقر عید کے دن) نماز پڑھائی پھر فرمایا جو شخص ہماری سی نماز پڑھتا
ہو ہمارے قبلے کی طرف منہ کرتا ہو یعنی مسلمان ہو وہ اس وقت
تک ذبح نہ کرے جب تک نماز پڑھ کر فارغ نہ ہو یہ سن کر ابو بردہ
بن نیار کھڑے ہوئے کہنے لگے مجھ سے تو ایسا ہو گیا نماز سے پہلے میں ذبح
کر چکا، آپ نے فرمایا تو نے بلدی کی (وہ بکری گوشت کی ہوئی) اس
نے کہا اب میرے پاس ایک برس کی پٹھیا ہے جو دو برس کی بکریوں
سے بہتر ہے میں اس کو ذبح کروں آپ نے فرمایا ہاں پھر تیرے بعد
کسی کے لئے اس عمر کی بکری کافی نہ ہوگی عامر شعبی نے کہا یہ ایک
ایک سال کی بکری اس کی دونوں قربانیوں میں اچھی ٹھہری ت
باب ذبح کرتے وقت بکری کے ایک جانب پر پاؤں رکھنا

۱۔ ایک ایک کر کے سارا لکھ ہو گیا ۱۲ منہ ۵۰ حالانکہ پہلی بکری قربانی کی نہ ہوئی کیونکہ یہ وہ نماز سے پہلے کرنی لگئی تھی
مگر چونکہ اس کی نیت بخیر تھی ہمایوں کے ساتھ سلوک کرنے کی تو اس میں بھی ثواب لگتا ہے وہ بھی ایک قربانی ٹھہری ۱۲ منہ۔

۵۲۶- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفَضِّلُ بَكِشِينَ أَمْلَحِينَ أَقْرَبِينَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهَا وَيَذِيحُهَا بِيَدِهِ.

بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الذَّبْحِ

۵۲۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَكِشِينَ أَمْلَحِينَ أَقْرَبِينَ ذِيحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَوَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهَا.

بَابُ ۳۳ إِذَا بَعَثَ بِهَدِيَّةٍ لِيَذُبَّ لَمْ يَحْرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

۵۲۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْنَعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَسْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَقَالَ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالْهَدِيِّ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي الْمِصْرِ فَيُوضِعُ أَنْ تُقْلَدَ بَدَنَتُهُ فَلَا يَزَالُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمَ مُحَرِّمًا حَتَّى يَجْعَلَ النَّاسُ قَالَ فَسَمِعْتُ تَصَفِيْقَهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَقْتُلُ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے انہوں نے قنادہ سے کہا ہم سے انس نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو چپت کبر سینگدار مینڈھے کی قربانی کیا کرتے آپ اپنے ذبح کرتے وقت اپنا پاؤں ان کے پیٹھے پر رکھا اور اپنے ہاتھ سے دھرتے کرتے تھے۔

ذبح کے وقت تکبیر پڑھنی

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے قنادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چپت کبر سینگدار قربانی کئے اپنے ہاتھ سے دونوں کو ذبح کیا ہم اللہ اللہ اکبر کہا اور اپنا پاؤں ان کے پیٹھے پر رکھا (یعنی کاٹتے وقت)

باب اگر کسی شخص نے صرف قربانی کا جانور مکہ بھیج دیا کروا کر ذبح کیا جائے تو اس پر کوئی بات (جو احرام میں حرام ہوئی ہے) حرام نہ ہوگی

ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو اسماعیل بن ابی خالد نے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے وہ حضرت عائشہؓ کیس آئے کہنے لگے ام المؤمنین ایک شخص (زیاد بن ابی سفیان) کیا کرتا ہے قربانی کا جانور مکہ کو بھیج دیتا ہے اور خود اپنے شہر میں بیٹھا رہتا ہے جو قربانی لے جاتا ہے اس سے کہہ دیتا ہے تم اس کے گلے میں ہار ڈالو دوا داس روز سے برابر جب تک کہ میں حاجی لوگ حج سے فارغ ہو کر احرام نہیں کھوتے وہ بھی (اپنے شہر میں) احرام باندھ رہتا ہے مسروق کہتے ہیں جب میں نے یہ کہا تو حضرت عائشہؓ نے تعجب یا افسوس سے تالی بجائی

۳۵ اس سے اس شخص کا وہ ہوا جو کہتہ ہے کہ مکہ کی قربانی کا جانور بھیجے آدمی حرم ہو جاتا ہے جب تک وہ ہدی ذبح نہ ہو ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے ایسا ہی منقول ہے لیکن اگر وہ اور کافر علماء حضرت عائشہؓ کے حدیث کے موافق قائل ہیں ۳۵۔

قَلَّيْدَ هَدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِيعَتْ هَدْيُهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ

باب ۳۸ ما يؤكل من لحوم الأضاحي وما يتزود منها

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ خَبْرٍ عَطَا سَمِعَ جَابِرًا بَنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لِحُومِ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَقَالَ غَيْرُ مَرَّةٍ لِحُومِ الْهَدْيِ.

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَسِمِ أَنَّ ابْنَ جَبَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ غَارِبًا فَقَدِمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ قَالَ وَهَذَا مِنْ لَحْمِ ضَحَايَا نَا فَقَالَ أَخْرُوكَ لَا أَذُقُهُ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَتَى ابْنِي أَبَا قَتَادَةَ وَكَانَ أَخَاكَ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَدَّثَ بَعْدَكَ أَمْرًا.

۵۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ إِبْنِ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَعَى مِنْكُمْ

ہنسے ان کی تالی کی آواز پر دے کے باہر سے سنی انہوں نے کہا ایسے شخص کا حق ہے (میں آں حضرت صلعم جو ہدی کے جانور بھجواتے ان کے ہار خود مثبتی پھر آپ وہ ہدی کعبہ کو روانہ کر دیتے پر کوئی چیز حرام نہ ہوتی ان چیزوں میں سے جو مرد اپنی عورت سے کیا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ لوگ رج کر کے لوٹ آتے۔

باب قربانی کا گوشت کھانا سفر کے لئے اس میں سے توشہ لے جانا

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمر بن دینار نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانی کا گوشت توشہ کر کے مدینہ تک آتے سفیان نے کہا اس حدیث میں کئی بار یوں کہا ہدی کا گوشت۔

ہم سے اسمعیل بن ابی ادیس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے قائم بن محمد سے ان کو عبد اللہ بن حباب نے خبر دی انہوں نے ابوسعید خدری سے سنا وہ سفر میں گئے ہوئے تھے جب لوٹ کر آئے ان کے سامنے گوشت رکھا گیا انہوں نے کہا یہ گوشت شائد قربانی کا ہے اس کو اٹھاؤ میں نہیں چکھوں گا ابوسعید کہتے ہیں پھر میں اٹھ کر اپنے ماں جابی بھائی سے ابو قتادہ کے پاس آیا انہوں نے یہ قصہ بیان کیا وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے انہوں نے کہا تمہارے چلے جانے کے بعد دوسرا حکم ہوا وہ حکم منوع ہو گیا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھ چھوڑیں۔

ہم سے ابو عامر نے بیان کیا انہوں نے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قربانی کرے تو تیسرے دن کی صبح پر اس کے گھر میں اس گوشت

فَلَا يَصْرَحَنَّ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ بِبَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ
فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
نَفَعَلْ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِي قَالُوا كَلَّا وَأَطَعُوا
وَأَذْخَرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ
فَارْدَتْ أَنْ يُعَيَّنُوا فِيهَا.

۵۳۲۔ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ الصَّحِيحَةُ كُنَّا نَلْبِسُهُ مِنْهُ فَتَقَدَّرَ
بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ
فَقَالَ لَا تَأْكُلُوا إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيْسَتْ
بِعَزِيمَةٍ وَلَكِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْعَمَ مِنْهُ.
وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ قَوْلُ ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ
شَهِدَ الْعِيدَ يَوْمَ الْأَضْحَى مَعَ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فَفَصَّلَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ
النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدْعُكُمْ عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ
الْعِيدَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمَ فِطْرِكُمْ وَمَنْ
صِيَامَكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمَ تَأْكُلُونَ نُسُكَكُمْ
قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ
عُقَّانَ نَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَفَصَّلَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

میں سے کچھ نہ رہے (کھالے اور بانٹ دے) دوسرے سال ایسا ہوا
لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اب بھی ہم سال گذشتہ کی طرح
کریں آپ نے فرمایا (نہیں) کھاؤ کھلاؤ سینت رکھو (تم کو اختیار ہے)
اس سال لوگوں پر تکلیف تھی (مخط تھا) میں نے یہ حکم تم غریبوں
کی مدد کرو (ان کو کھلاؤ)

ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے
معاوی (عبد الحمید) نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحییٰ
بن سعید انصاری سے انہوں نے عمرہ بنت عبد الرحمن سے انہوں نے
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ہم قربانی کے گوشت میں نمک لگا کر
(اس کو سکھا کر) رکھ چھوڑتے اور مدینہ میں آں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے رکھتے آپ نے فرمایا دیکھو قربانی کا گوشت تین دن
سے زیادہ نہ رکھو مگر یہ حکم آپ نے وجوب کی طور پر نہیں دیا بلکہ آپ
کا مطلب یہ تھا کہ غریبوں کو کھلایا جائے۔

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن بگل
نے خبر دی کہا مجھ کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابو
عبیدہ نے بیان کیا جو عبد الرحمن بن ازہر کے غلام تھے وہ عید الاضحیٰ
کے دن حضرت عمرؓ کے ساتھ موجود تھے حضرت عمرؓ نے پہلے نماز پڑھائی
پھر خطبہ سنایا پھر کہنے لگے لوگو! حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
دونوں عیدوں کے (عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں) روزہ
رکھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ عید الفطر تو وہ دن ہے جب لوگ
(رمضان کے) روزے رکھ کر روزہ کھولتے ہیں اور عید الاضحیٰ
کا دن تمہاری قربانی کھانے کا دن ہے ابو عبیدہ نے کہا اس کے
بعد میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ عید میں شریک ہوا اتفاق سے اس
دن جمعہ تھا انہوں نے بھی پہلے عید کی نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا

۱۔ پھر اس دن روزہ رکھنا گویا عید نہ کرنا ہے ۱۲۸

ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ قَدْ
اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ
الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ وَمَنْ أَحَبَّ
أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذْنْتُ لَهُ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ
شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَلَّى قَبْلَ
الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا الْحَوْمَ تُسِرُّكُمْ
فَوَقَّ ثَلَاثَ دَعَمٍ مَعِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ لَحْوَةً
۵۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي رَاهِمٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي
شَهَابٍ عَنْ عَمِيهِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنَ الْأَصَابِجِ ثَلَاثًا وَكَانَ
عَبْدُ اللَّهِ يَا كُلُّ يَا لَذِيَّتِ جِئْتُ بَيْنَهُمْ مِنْ مَنَى
مِنْ أَجْلِ الْحَوْمِ الْمَهْدِيِّ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الاشریہ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ
وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِمَّنْ عَمِلَ
الشَّيْطَانُ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ -

اور کہنے لگے لوگو! آج دو عیدیں ایک دن میں جمع ہوئے ہیں اب جن کے
گاؤں مدینہ کے اطراف بلند ہیں پر واقع ہیں ان کو اقتیلہ ہے خواہ جمعہ
کی نماز کے لئے مدینہ میں پھرے رہیں خواہ پہلے جائیں دیکھو کہ عید کے دن
جمعہ معاف ہے، میں نے اجازت دی ابو عبیدہ نے کہا پھر میں نے
حضرت علیؓ کے ساتھ عید کی انہوں نے بھی پہلے نماز پڑھائی پھر لوگوں
کو خطبہ سنایا کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت
تین دن سے زیادہ رکھ کر کھانے سے منع فرمایا اور اسی سند سے
معر سے انہوں نے نہری سے ایسا ہی مروی ہے۔

ہم سے محمد بن عبد الرحیم صانع نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب
بن ابراہیم بن سعد نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب کے بھتیجے محمد بن
عبد اللہ ابن مسلم سے انہوں نے اپنے چچا ابن شہاب سے انہوں
نے سالم سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ اور عبد اللہ بن عمرؓ
جب مناس سے کوچ کرتے تو تیز ترین کے تیل سے روٹی کھاتے (حالانکہ قربانی
کا گوشت موجود تھا) اسی حدیث پر عمل کرنے کے لئے۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا!

پینے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا مسلمانو شراب اور
جوا اور بت اور پانسے یہ سب پلید ہیں (یعنی بری ہیں) شیطان کے کام
ان سے بچو ربو اس لئے کہ تم کا میاب ہو۔

۱۵ بعضوں نے کہا یہ ممانعت تنزیہی تھی اور شائد حضرت علیؓ کو وہ حدیث منہ پنی ہر جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تو ہی نے کہا صحیح ہے
ہے کہ نبی کی حدیث منسوخ ہے اور تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھ کر کھانا حرام ہے مذکورہ ہے ۱۷ منہ شراب عربی زبان میں ہر پینے کی چیز
کہتے ہیں حلال ہوا حرام امام بخاری نے پہلے ان شرابیوں کو بیان کیا جو حرام ہیں کیوں کہ وہ تھوڑے ہیں ان کے سوا اور سب شراب حلال ہیں ۱۸ منہ۔

۵۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ
فِي الدُّنْيَا لَمْ يَنْبُ مِنْهَا حَرَمَهَا فِي الْآخِرَةِ۔

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَقْبَلَ لَيْلَةً أَسْرَى بِهِ بِأَيْلِيَاءَ بِقَدْحَيْنِ
مِنْ خَمْرٍ وَلَيْسَ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا ثُمَّ أَخَذَ اللَّيْلِيَّ
فَقَالَ جَبْرِيلُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَا لَكَ الْفُطْرَةُ
وَلَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أَمْنَتُكَ تَابِعَهُ مَعَهُ
وَابْنُ الْأَعْدَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَالزُّبَيْدِيُّ
عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک
نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پیے پھر توبہ نہ کرے
تو وہ آخرت میں (بہشت کے) شراب سے محروم رہے گا ہم سے ابو
الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے
کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیت المقدس میں شب معراج
میں دو گلاس لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب، آپ نے
ان دونوں کو دیکھا پھر دودھ کا گلاس لے لیا اس وقت جبریلؑ کہنے لگے
اللہ کا شکر جس نے آپ کو اصل فطرت انسانی پر چلنے کی ہدایت کی اگر
تم شراب کا پیالہ لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہو جاتی تھے شعیب کے
ساتھ اس حدیث کو عمر اور زید بن عبد اللہ بن ہاد اور عثمان بن عمر ازبیدی
نے بھی زہری سے روایت کیا ہے

۱۔ بین بہشت میں جانے ہی نہ پائے گا تو وہاں کا شراب اسے کیوں کر مل سکتا ہے۔ بعضوں نے کہا بہشت میں جانے کا گراں شراب سے محروم رہے
گا جیسے ایک حدیث میں ہے جس کو عیسیٰ اور ابن حبان نے نکالا جو شخص دنیا میں حریر پہنے گا اس کو آخرت میں پہننے کو نہیں ملے گا گو بہشت میں
جانے بعضوں نے کہا اس حدیث سے مراد وہ شخص ہے جو شراب کو حلال جان کر پیے وہ تو معاذ اللہ کافر ہے بہشت میں جانے ہی نہیں پائے
گا ۱۲ منہ ۱۵ کیونکہ دودھ آدمی کی پیدائشی اور فطری غذا ہے ۱۸ منہ ۱۵ جیسے حضرت عیسیٰ کی امت گمراہ ہو گئی حضرت عیسیٰ کی شریعت
میں شراب پینا درست تھا مگر اتنا ہی جس سے آدمی بالکل متوالا اور از خود رفتہ نہ ہو جائے اس صحت کی وجہ سے عیسٰی خرابی پھیلی ہے ہزاروں لاکھوں
آدمی شراب پینے لگے جو رہے ہیں ان کو دین کی خبر نہ تھی ہے اور دنیا کی ہر چند عقل ملی ہو سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ شراب کی حرمت کی وجہ یہی ہے کہ
اس سے عقل میں قور آجاتا ہے نیک و بد کی سمجھ نہیں رہتی آدمی کئی جرائم اور بے کام کر بیٹھتا ہے اور اس کا متفقہ ہی ہے کہ شراب پینا اس قدر صحت
ہو جس سے آتش پید ہو کر گرت یہ ہے کہ اس مقدار سے کم پر قناعت کرنا اور نشہ کی حد تک نہ پہنچنا اکثر آدمیوں کی قدرت اور اختیار سے باہر
ہے بیان ایک گلاس پیو دوسرے کو بھی چاہتا ہے اور اسی لئے ہماری شریعت میں اس کا قلیل اور کثیر سب حرام کر دیا گیا ہے اور اسی میں عوام اور خواص
سب کا پلاؤ ہے اللہ کا شکر ہے کہ اب عیسائی بھی کچھ کچھ برسر انصاف آچلے ہیں اور شریعت محمدی کی حسن اور خوبی کے قائل ہوتے جاتے
ہیں اب انہوں نے بھی اپنے اپنے ملکوں میں یہ چاہا ہے کہ لوگ شریعت محمدی کی پیروی کریں اور شراب خواری بالکل چھوڑ دیں مگر
انفوس تو ان بد قسمت مسلمانوں پر ہوتا ہے جنکی شریعت میں شراب مطلقاً حرام ہے اور پھر وہ بوتلوں کی بوتلیں اڑا جاتے ہیں مگر
کی دولت پر باد کر کے اخیر میں جان بھی کھوتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ مگر روایت خود امام بخاری نے احادیث الانبیاء میں اور ابن ہادی کی نسائی نے
اور عثمان بن عمر کی امام ہاشمی نے نواد میں اور زبیدی کی نسائی نے وصل کی ۱۳ منہ ۱۵

۵۳۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا
هشامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ
مَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا
لَا يُعَدُّ تَكْفِيرًا غَيْرِي قَالَ قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ
السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَقِلَّ الْعِلْمُ وَ
يَظْهَرَ الزَّنا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ الرَّجَالُ وَ
يَكْثُرُ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً
قِيمَةُ رَجُلٍ وَاحِدٍ.

۵۳۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنَ
الْمُسَيْبِ يَقُولَانِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رِزَّانَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي جِنٌّ يَزْنِي
وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ جِنٌّ يَشْرَبُ بِهَا
وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ جِنٌّ يَسْرِقُ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ
بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
هشامٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
يَقُولُ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْحَقُ مَعَهُمْ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَهُ
ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسَ إِلَيْهِ أَبْصَارُهُمْ
فِيهَا حِينَ يَنْتَهَبُ بِهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

يَا دَابَّ الْخَمْرِ مِنَ الْعَيْنِ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستولی
نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں نے
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے اب اس کو کفر
سوا آنحضرتؐ سے سنا ہوا کوئی شخص تم سے بیان نہیں کرنے کا صاحب
نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں یہ بھی ہے جہالت پھیل جانا دین کا
علم کم ہر جانا زنا کھلم کھلا ہونا شراب علانیہ پیا جانا مردوں کی کمی عورتوں
کی کثرت یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا خیر گیارہ ان ایک مرد پر ہے گائے

ہم سے احمد بن صالح ابو جعفر مصری نے بیان کیا کہا ہم سے
عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب
سے انہوں نے کہا میں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور سعید بن مسیب
سے سنا وہ کہتے تھے ابو ہریرہؓ نے کہا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب کوئی زنا کرنا ہے تو عین زنا کرتے وقت وہ مومن نہیں
ہوتا۔ اسی طرح جب کوئی شراب پیتا ہے تو عین شراب پیتے وقت
وہ مومن نہیں ہوتا اسی طرح جب چوری کرتا ہے اس وقت وہ
مومن نہیں ہوتا اسی سند سے، ابن شہاب نے کہا مجھ کو عبداللہ
بن ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نے خبر دی وہ اس
حدیث کو ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے تھے۔ اس میں اتنا اور بڑھاتے
تھے اسی طرح جب کوئی لوٹنے والا ایک بڑی لوٹ کرتا ہے جس کی
طرف لوگ نگاہ اٹھا کر دیکھتے ہیں وہ بھی لوٹنے وقت مومن نہیں
ہوتا۔۔۔

یلا پ شراب انگور سے بھی بنتا ہے (جیسے کھجور اور شہد،

۱۰ ہر گز اس وقت میں انسؓ کے سوا کوئی صحابی زندہ نہ رہا تھا ۱۲ سنہ ۱۰۰ھ یہ حدیث پہلے پار سے میں کتاب العلم میں گزر چکی ہے ۱۲ سنہ ۱۰۰ھ اس
میں ایمان کا اثر نہیں ہوتا۔ ورنہ زنا کا ہے کہ کرتا ۱۲ سنہ ۱۰۰ھ یعنی ایست کی چیزوں کو روتا ہے شذ سرنا چاندی پکڑا اسباب ٹھوسے پیل و فیو ۱۲ سنہ ۱۰۰ھ

وغیرہ سے بھی

ہم سے حسن بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق نے کہا ہم سے مالک بن مغول نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا جب شراب حرام ہوا تھا اس وقت تو مدینہ میں انگور کی شراب کا وجود ہی نہ تھا۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو شہاب عبد ربہ بن نافع نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا شراب جس وقت ہم پر حرام ہوا اس وقت مدینہ میں انگور کا شراب بالکل کم باب تھا اکثر نہ ہاں شراب گدرد بکی کھجور سے بنا کرتا

ہم سے مسدود بن مسرمد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ابو حیان دیمحی بن سعید تمیمی سے کہا ہم سے عامر شعبی نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ بنمر پر کھڑے ہوئے (خطبہ سنایا کہا) اے بعد جس وقت شراب کی حرمت اتری اس وقت شراب پانچ چیزوں سے بنتا تھا انگور اور کھجور اور شہد اور گیہوں اور جو سے اور شراب وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لیتے

باب جس وقت شراب کی حرمت اتری اس وقت وہ گدرد اور سوکھی کھجور سے بنایا جاتا تھا۔

ہم سے اسمعیل بن اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِينَةِ مِنْهَا شَيْءٌ۔

۵۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حُرِّمَتِ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ وَمَا يَجِدُ بَعْنِي بِالْمَدِينَةِ خَمْرًا إِلَّا خَبْرًا قَلِيلًا وَقَعَامَةً خَمْرًا نَالِيسُ وَالْبُسْرُ وَالشَّمْرُ۔

۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جَبَانَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عُمَرَ قَامَ عُمَرُ عَلَى الْيَمَنِ فَقَالَ أَمَا بَعْدُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ الْغَنَبِ وَالشَّهْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحَنْظَلِ وَالشَّعْبِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ

بَابُ ۳۴ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالشَّمْرِ

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

امام بخاری نے یہ باب لاکر خفیہ کار کیا جو شراب کو انگور سے خاص رکھتے ہیں اور کہتے ہیں انگور کے سوا اور چیزوں کے شراب اتنے پینے درست ہیں کہ نشہ نہ پیدا ہو لیکن امام محمدؒ نے اس مسئلہ میں امام ابو حنیفہؒ کے خلاف کیا ہے اور وہ اہل حدیث اور امام احمد اور مالک اور شافعی اور جہور کے موافق ہوتے ہیں انہوں نے کہا جس چیز سے نشہ پیدا ہو وہ شراب ہے عقلاً یا بہت بالکل حرام ہے اور صاحب ہدایہ نے غضب کیا ہے انہوں نے صحیح حدیث کن مسکر خمر کی نسبت لکھ دیا ہے کہ یکے کے مابین نے اس کو ضعیف کیا حالانکہ یہ حدیث اعلیٰ درجات صحیح میں ہے اور یحییٰ بن عیینہ کا قول کہیں نہیں ملامت معلوم نہیں کہ صاحب ہدایہ نے اپنے الہام سے یہ لکھ دیا یا یحییٰ بن عیینہ پر افتراء کیا دوسری غلطی صاحب ہدایہ نے یہ کہ اہل لغت کا اس پر اتفاق نقل کیا کہ شراب انگور سے خاص ہے حالانکہ اہل لغت نے صاف یہ لکھا ہے کہ شراب اس کو بھی کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ لے یعنی اس سے نشہ پیدا ہو ۱۲ منہ ۱۵ بلکہ کھجور وغیرہ کے شراب تھے تو معلوم ہوا وہ بھی شراب ہیں ۱۲ منہ بالی (۱۲)

حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَابَا طَلْحَةَ وَابْنَ كَعْبٍ مَنَ فُضِيخَ زَهْرٍ وَتَمَرٍ فَجَاءَهُمْ أَحَدٌ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ تَدْحِرُمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ قُمْنَا أَنَسُ فَاهْرَقْهَا فَاهْرَقْتُمَا ۝ ۵۴۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ اسْقِيَهُمْ عُمُو مِثْنَى وَأَنَا أَصْغَرُهُمُ الْفُضِيخَ فَقِيلَ حَرَمَتِ الْخَمْرُ فَقَالَ أَكْفَيْتُمَا فَكَفَانَا قُلْتُ لَا نَسِ مَا شَرَبْنَاهُمْ قَالَ رَطَبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرُهُمْ فَلَمْ يَنْكُرْ أَنَسٌ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ خَمْرُهُمْ بَوْمِيذٍ -

۵۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّسِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي مَرْثُئَةَ الْبَرَاءُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الْخَمْرَ حَرُمَتْ وَالْخَمْرُ يَوْمِيذٍ الْبُسْرُ وَالْتَمَرُ -

بَابُ الْخَمْرِ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبُسْرُ وَقَالَ مَعْنٍ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ الْفُقَاقِ فَقَالَ إِذَا لَمْ يُسَكَّرْ فَلَا بَأْسَ وَقَالَ ابْنُ

انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں ساقی تھا ابو عبیدہ بن جراح اور طلحہ اور ابی بن کعب کو کچی اور کچی کھجور کا شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص آیا دنام نامعلوم وہ خبر لایا کہ شراب حرام ہو گیا ابو طلحہ نے (اسی وقت) مجھ سے کہا انس اٹھ یہ سب شراب بہادے میں نے اس کو بہا دیا

ہم سے مسدد بن مسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے معمر بن سلیمان بن طرخان نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے میں کم عمری میں اپنے چچاؤں کو کھڑا ہوا گدر کھجور کا شراب پلا رہا تھا اتنے میں کسی نے کہا شراب تو حرام ہو گیا میرے چچا کہنے لگے اب دیکھا کرتا ہے جو شراب باقی ہے اس کو بہادے ہم نے بہا دیا سلیمان بن طرخان نے کہا میں نے انس سے پوچھا یہ کب سے کا شراب تھا انہوں نے کہا کچی اور کچی کھجور کا ابو بکر بن انس کہنے لگے اس زمانہ میں لوگوں کے پاس یہی شراب تھا انس نے یہ سن کر اپنے بیٹے کی بات کا انکار نہیں کیا۔ سلیمان نے یہ بھی کہا مجھ سے بعض لوگوں نے بیان کیا کہ انس نے کہا ان دنوں لوگوں کا یہی شراب تھا۔

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو معشر براء یوسف بن یزید نے کہا میں نے سعید بن عبید اللہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے یکر بن عبد اللہ نے بیان کیا ان سے انس نے بیان کیا جس وقت شراب ان دنوں میں یہی شراب تھا گدر اور کچی کھجور کا۔

باب شہد کا بھی شراب ہوتا ہے جس کو تبع کہتے ہیں معن بن عیسیٰ (جن کی مؤلف ہے) انہوں نے امام مالک سے پوچھا فقہ کا کیا حکم ہے انہوں نے کہا جب اس میں نشہ نہ ہو تو اس کے پیٹے میں

(تقریباً صفر سابقہ) ۳۵ کسی چیز کا ہر شہد چاروں ہر اسی طرح سینہ می تاوی ۱۲ مندر دحاشی صفحہ ۱۵۰ مینہ کی گلیوں میں بہتا چلا گیا ۱۲ منہ ۳۵ دنوں کو دیکر مگر دیتے تھے جب ہر شہد آئے گنا تو پتے ۱۲ منہ ۳۵ یعنی منٹے کا شراب جس میں نشہ نہ ہو ۱۲ منہ ۳۵

الَّذَا وَسَدِى سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالَ لَا يُبْكِي
لَا بَأْسَ بِهِ -

کوئی تباہت نہیں عبدالعزیز بن محمد دارودی نے کہا ہم نے (عالمین) سے اسے فقلع کو پوچھا انہوں نے کہا جب اس میں نشہ نہ ہو تو اس کے پیٹے میں کوئی تباہت نہیں۔

۵۴۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَا لِكَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ سُلَيْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ -

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے نے بخاری انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا شہد کا شراب پینا کیسا ہے آپ نے فرمایا جس شراب سے نشہ پیدا ہو وہ حرام ہے۔

۵۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سُلَيْمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ يَبْدُو الْعَسَلِ وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرُبُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَابِ وَلَا فِي الزَّرَقَةِ د

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے زہری سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے زہری سے کہ حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا شہد کا شراب پینا کیسا ہے میں نے اس کو پیا کرتے تھے آپ نے فرمایا جو شراب نشہ لائے وہ حرام اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے انہوں نے مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کدو کے توبے اور برتن میں (جن میں شراب بنایا کرتے تھے) شربت بھی مت بھگو ابوسلمہ اس حدیث میں اتنا اور بڑھاتے تھے

۱۵ - ابوداؤد اور شاہی کی روایت میں یوں ہے جس شراب کا بہت پینا نشہ کرے اس کا تھوڑا پینا بھی حرام ہے ابن حبان نے کہا یہ حدیث صحیح ہے قطلان نے کہا جنگ میں شراب کی طرح حرام ہے زہری نے کہا اس میں نشہ ہوتا ہے اور اگر شراب جم کر ملے کی طرح ہر جائے تو اس کا کھانا بھی حرام ہو گا پیئے کی طرح اسی طرح شراب روٹی سے لگا کر کھانا یا شراب میں گوشت پکا کر وہ شہد یا پینا لیکن اگر شراب میں گوشت پکا کر اس گوشت کو کھائیں تو درست ہے کیوں کہ شراب میں کرنا ہو گیا اس طرح شراب کا حقہ لینا یا ناک میں ڈالنا درست ہے مگر جم کہتا ہے قطلان کے اس قول سے نا پاؤ اور بکٹ وغیرہ جس کے غیر میں سبندھی ڈالی جائے یا شراب یا تازی اس کی علت نکلتی ہے اور جنہوں نے اس کو حرام کیا انہوں نے غلطی کی محمد اللہ بن مبارک نے کہا جس میں کدو کا بہت پینا نشہ لائے اس کا تھوڑا پینا کسی صحابی یا تابعی سے منقول نہیں کہ وہ حلال ہے سوا ابراہیم غنی کے اور امام ابو حنیفہ نے صحیح حدیثوں کو چھوڑ کر صرف ابراہیم غنی کی تقلید کی تقلید کی ہے اور اگر کے سوا اور چیزوں کا شراب اتنا پینا جائز رکھا ہے جس سے نشہ پیدا نہ ہو اور یہ قول صریح غلط ہے اور جن حنفیہ نے اس مطلب پر ابن عباس کی حدیث سے دلیل لی داسکر کہ شراب تو اس حدیث کے منقطع اور موصول ہونے میں اختلاف ہے پھر مرفوع اور موقوف ہونے میں دوسرے امام احمد نے کہا اس حدیث میں داسکر کہ شراب ہے نہ داسکر کہ شراب ابوریحیہ صحیح ہے اس کے علاوہ ایک مفرد حدیث دوسرے متعدد صحیح حدیثوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی ابن عباس نے کہا سب سے زیادہ صحیح حدیث حضرت عائشہ کی ہے کہ شراب اسکر فہو حرام اور تھوڑے صاحب ہادی سے کہ اس نے یکے بہ قول ابن عباس سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں امام احمد نے کہا میں صحابہ سے یہ حدیث روایت کی گئی ہے پھر کہ تیسری بھی نا صحابہ سے نہ

بَابُ ۳۲۷ مَا جَاءَ فِيهِمْ يَسْتَحِلُّ
الْخَمْرَ وَيُسَبِّحُ بِغَيْرِ اسْمِهِ
وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ
خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ
حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَبَيْسٍ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو
عَامِرٍ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ مَا كَذَبَنِي
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ
مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخَمْرَ وَالْمَعْرُوفَ
وَالْخَمْرَ وَالْمَعْرُوفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ عَلَى جَنْبِ
عِلْمٍ يَرُدُّونَ عَلَيْهِمْ سَارِحَةً كَأَنَّهُمْ يَأْتِيهِمُ الْفَقِيرُ
لِحَاجَةٍ فَيَقُولُوا ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمْ اللَّهُ
وَيَضَعُ الْعِلْمَ وَيُسْمِعُ الْآخَرِينَ قُرْدَةً وَ
خَنَازِيرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

بَابُ ۳۲۸ الْأَنْتَبَاذُ فِي الْأَوْعِيَةِ
وَالْتَّوْرِ -

باب قیامت کے قریب، ایسے لوگوں کا پیدا ہونا جو شراب کا دوسرا
نام رکھ کر اس کو حلال کر لیں گے۔

اور ہشام بن عمار نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ہم سے
صدقہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن بن یزید بن جابر
ہم سے عطیہ بن قیس کلابی نے کہا ہم سے عبد الرحمن بن غنم نے کہا مجھ
سے ابو عامر یا ابو مالک اشعری نے (ابو داؤد کی روایت میں ابو مالک ہے دیگر
شک کے) اور خدا کی قسم انہوں نے جھوٹ نہیں کہا انہوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت میں ایسے لوگ
پیدا ہوں گے جو زنا اور عریا اور شراب اور باجوں کو دیا گلے بجانے،
کو درست کر لیں گے اور ایسا ہر گاہ چند لوگ ایک پہاڑ کے بازو آئیں
گے شام کو ان کا چرواہا ان کے حوازی لے کر ان کے پاس آئے گا تو اس
سے کہیں گے ارے فقیر کل آؤ لیکن (وہ کل تک بچتے کہاں ہیں) رات
کو اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ کرے گا کہ ان کا کام تمام کر دے گا اور ان میں سے کچھ
لوگوں کو (جو پہاڑ کرنے سے بچ جائیں گے) بند اور سوراخ بنادے گا قیامت
تک اسی صورت میں رہیں گے۔

باب برتنوں یا پتھر (یا چینی) کے کوڑھے میں بنید بھگونا کیسا

ہے - ❦ ❦ ❦

۱۔ اگر شراب کو وہ حلال سمجھیں تب تو کافر جائیں گے پھر امت میں کیسے رہے اس لیے ستموں سے مراد ہوگا کہ حلال کاموں کی طرح ان کی پرواہ نہ کریں گے
جیسے ہمارے زمانہ میں بھی شراب بخاری رنجی بازی پنج گانہ کرنے والی پرکڑی عیب نہیں کتا بلکہ بیاہشادی میں ان حرام کاموں کا کرنا اچھا سمجھتے ہیں لاحول ولا قوۃ
الابباللہ ۱۱۱ منہ ۱۱۱ معلوم ہوا کہ اس امت میں بھی قدرت اور شفقت اور مسخ اس قسم کے عذاب آئیں گے اس حدیث سے جہور اہل حدیث نے
جیسے ابن تیمیہ وغیرہ ہیں یا جو ان کی موت پر دلیل دی ہے لیکن امام ابن حرم نے یہ جواب دیا ہے کہ اول تو حدیث منقطع ہے کس لئے کہ امام بخاری نے
ہشام بن عمار سے سماع کی تصریح نہیں کی دوسرے ممکن ہے کہ یہ عذاب ان پر عریا باجوں سب کو حلال کر لینے کی وجہ سے آئے گا اور ظاہر ہے کہ شراب اور عریا
کی علت کا کوئی قائل نہیں ہوا حافظ نے کہا امام ابن حرم نے غلطی کی اور یہ حدیث صحیح اور متصل ہے بعضوں نے کہا مسخ سے یہاں یہ مراد ہے کہ ان کے بدل مسخ
ہو کر بند اور سوراخ کی طرح ہر جائیں گے بند میں حرم سوز میں بے حیائی ضرب مثل ہے مطلب یہ ہے دنیا کا مایوسی کے کامل میں معروف نہ تھا ہی ان کا رات
دن کا دہندا ہوگا ۱۱۱

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ
قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ أَتَى أَبُو سَيْدٍ الشَّاعِرُ
فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
عَرْسِهِ فَكَانَتْ أُمُّهُ خَادِمَهُمْ وَهِيَ
الْعَرُوسُ قَالَ اتَدَرُونَ مَا سَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ
مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ -

باب ۳۲ تَرْخِصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْيِ -

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو حَمْدٍ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الظُّرُوفِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا
قَالَ فَلَا إِذَا وَقَالَ خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا وَقَالَ
فِيهِ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْأَوْعِيَةِ -

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بِهَذَا وَقَالَ فِيهِ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ -

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ سَيْلَمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِيِّ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن
نے انہوں نے ابو حازم (سلم بن دینار) سے انہوں نے کہا میں نے سہل
بن سعد ساعدی سے سنا انہوں نے کہا ابو اسید (مالک بن رعیہ)
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس آکر اپنی شادی کی دعوت دی آپ
مع صحابہ کے تشریف لے گئے، ابو اسید کی بی بی نئی دلہن وہی سب
لوگوں کی خدمت کرتی رہی سہل نے کہا تم جانتے ہو اس نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا بلایا اس نے آپ کے لیے رات کو تھوڑی کھجوریں
ایک کونڈے میں بھگو رکھی تھیں (انہی کا ثمرت بلایا)۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد کو ہر ایک برتن میں نمید
بھگونے کی اجازت دینا (یعنی پیدہ جو ممانعت کی تھی وہ منسوخ ہو گئی)

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا گیا ہم سے محمد بن عبد اللہ
ابو احمد زہری نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر
سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برسوں میں نمید
بھگونے سے منع فرمایا تو انصاری نے عرض کیا ہمارے پاس تو دوسرے
برتن نہیں ہیں آپ نے فرمایا تو بغیر پھر اجازت ہے امام بخاری کہتے ہیں مجھ
سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا
ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے سالم
بن ابی الجعد سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے
سفیان ثوری نے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں میں نمید بھگونے سے منع فرمایا۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان
بن عیینہ نے انہوں نے سلیمان بن ابی مسلم احمی سے انہوں نے مجاہد
سے انہوں نے ابو عیاض (عمر بن اسود یا قیس بن ثعلبہ) سے انہوں نے

عَمْرٍو رَضِيَ قَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْأَسْقِيَةِ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً
فَرَحَّصَ لَهُمْ فِي الْحَجْرِ غَيْرَ الْمَرْفَتِ -

۵۵۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
النَّبِيِّ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ
عَلِيِّ رَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمَرْفَتِ -

۵۵۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ بِهَذَا -

۵۵۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ
هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا
يَكْرَهُ أَنْ يُتَّبَذَ فِيهِ فَقَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ يَا
أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَّبَذَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا
فِي ذَلِكَ أَهْلُ الْبَيْتِ أَنْ نَتَّبَذَ فِيهِ الدُّبَاءُ
وَالْمَرْفَتُ قُلْتُ أَمَا ذَكَرْتِ الْحَجَرَ وَالْحُنْتَمَ
قَالَ إِنَّمَا أَحَدُ ثَلَاثٍ مَا سَمِعْتُ

عبداللہ بن عمرؓ ابن عاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے مشکوں کے سوا اور برتنوں میں نمیز بھگونے سے منع فرمایا تو لوگوں
نے آپ سے عرض کیا (ایک اعرابی نے) یا رسول اللہ کرسی کو مشک
کہاں سے مل سکتی ہے اس وقت آپ نے بن لاکھ لگے گھڑے میں نمیز
بھگونے کی اجازت دی۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے
انہوں نے سفیان ثوری سے ۵۵۳ انہوں نے کہا مجھ سے سلیمان بن مرثد
اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سويد
سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کی تونبی اور لاکھی برتن میں نمیز بھگونے سے
منع فرمایا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے
انہوں نے اعمش سے پھر اسی حدیث کو نقل کیا۔

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر
بن عبدالحمید نے منصور بن معتمر نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے میں نے
اسود بن یزید سے کہا تم نے حضرت عائشہؓ سے یہ پوچھا کہ کن برتنوں
میں نمیز بھگوننا مکروہ ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے حضرت عائشہؓ
سے کہا ام المؤمنینؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کن برتنوں میں نمیز
بھگونے سے منع فرمایا انہوں نے خاص ہم لوگوں کو کدو کی تونبی
اور لاکھی برتن میں بھگونے سے منع فرمایا ابراہیم کہتے ہیں میں نے اسود
سے پوچھا کیا انہوں نے ٹھیک اور سبز مرتبان کا ذکر نہیں کیا انہوں نے
کہا میں نے جتنا سنا اتنا تجھ سے بیان کر دیا گیا جو میں نے نہیں

۱۱۷ مطلقاً توہر توہر ہے آپ نے مشکوں میں نمیز بھگونے سے منع فرمایا مگر یہ مطلب صحیح نہیں ہو سکتا کیوں کہ آگے یہ مذکور ہے کہ ہر شخص کو مشکیں کیے مل
سکتی ہیں اس روایت میں قطعی ہوئی ہے اور میچ یوں ہے معنی الالاف الالاف الالاف اس لیے ہم نے اس کے موافق ترجمہ کیا ہے ۱۱۸ مسند ۵۵۳ یا سفیان بن عیینہ سے
۱۱۹ مسند ۵۵۴ کیوں کہ ان برتنوں میں پہلے شراب بنا کرتا تھا ۱۲۰ مسند

عَلَى التَّصْفِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ شَرِبَ الْعَصِيرَ
مَا دَامَ طَرِيًّا وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْتُ مِنْ عِبْدِ
اللَّهِ رِيحَ شَرَابٍ وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ
يُسْكِرُ جَلَدْتُكَ.

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْجَوَيْرِيَّةِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاقَ فَمَا أَسْكَرَ
فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ الشَّرَابُ الْحَلَالُ
الطَّيِّبُ قَالَ لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ
إِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيثُ.

اُدھا جل گیا اُدھا رہ گیا (نصف ہو گیا) اس وقت پیٹا اور ابن عباس نے
کہا انگور کا شیرہ اس وقت تک پی جب تک وہ تازہ رہے اور حضرت عمر
نے کہا میں نے اپنے بیٹے عبید اللہ کے منہ سے شراب کی بو پائی میں
اس سے پوچھوں گا اگر وہ نشہ لانے والا شراب تھا تو اس کو مد لگا دل گا۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی
انہوں نے ابو الجویریہ سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے باذق
شراب کو پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم پہلے ہی
بیان کر چکے ہیں دیا باذق شراب نکلنے سے پہلے آپ کی وفات ہو چکی ہے
جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے (باذق ہو یا اور کچھ) ابو الجویریہ نے کہا وہ
ر باذق تو حلال طیب ہے (اس میں ہے کیا انگور کا شیرہ) ابن عباس نے کہا
انگور حلال طیب تھا جب شراب ہو گیا تو حرام غیث ہے (نہ حلال
طیب)۔

ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے
کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علوا اور شہد
کو پسند کرتے۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا
أَبُو اسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْخُلُوءَ وَالْعَسَلَ.

(بقیہ صفحہ سابقہ) اور عبیدہ اور معاذ بن جبل کا نام ابن ابی شیبہ اور سعید بن مسعود اور ابوسلمہ کی نے دسل کیا ۱۲ منہ۔

(حواشی صفحہ ۵۵۸) ۱۔ اس کر ابن ابی شیبہ نے دسل کیا حافظ نے کہا جریر اور انس اور تابعین میں سے ابن خنیسہ اور شریک بھی اس کے قائل ہیں کہ نصف کا پینا درست
ہے مگر اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو حرام ہے ۲۔ یعنی ایک درون کا یا حدیثیں دن کا جب تک اس میں تیزی نہ آئے اس کو نام نہائی نے دسل
کیا اور ثابت سے ہیں ابن عباس کے پاس تھا ایک مرد آیا اس نے پوچھا انگور کے شیرے میں آپ کیا کہتے ہیں انہوں نے کہا اس وقت تک پی جب تک تازہ ہو جس نے کہا
میں نے لیک شراب پکایا اب مجھے اس کے باب میں شک ہے ابن عباس نے کہا پلانے سے پہلے تو اس کو میتا یا نہ پیتا اس نے کہا نہیں چوں کہ اس میں جوش لگ گیا ہو گیا
انہوں نے کہا پھر کیا آگ حرام چیز کو حلال کر دے گی یہ ممکن نہیں ۱۲ منہ ۳۔ اس کو امام مالک نے دسل کیا پھر حضرت عمرؓ نے پوچھا معلوم ہوا وہ نشہ لانے والا شراب
تھا آپ نے ان کو پرہیز حرج مد لگائی عبد الرزاق نے بھی اس کو عمر سے انہوں نے نہری سے انہوں نے سائب سے نکالا سیمان اللہ حضرت عمرؓ کا عدل اور انصاف
۱۲ منہ ۴۔ کہتے ہیں باذق شراب جو اسید کے امر نے نکالا نام بدستہ کر اس کو باذق کہنے لگے ۱۲ منہ ۵۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل سے
شاید مصنف نے ہر کہ انگور کا شیرہ جب اتنا پکایا جاوے کہ کرم لگا دھا جو بے تودہ صرا ہو گیا اور علوا حلال سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پسند کرتے تھے وہی حلال ہو گا یعنی
اس حدیث میں جب بس میں نشہ نہ ہو اگر کوئی نشہ کا علوا ہو جیسے میٹک کی مٹھائی بنا تے ہیں تو اس کا کھانا درست نہ ہو گا ۱۲ منہ

بَابُ ۳۸۸ مَنْ دَاخِيَ أَنْ لَا يَخْلُطَ الْبُسْرُ
وَالْتَّمَرُ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا وَأَنْ لَا يُجْعَلَ إِذَا بَيْنَ فِي لَحْمٍ
۵۶۰ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا
قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ لَمْ يَسْقِ أَبَا هَلْجَةَ
وَأَبَا جُحَانَةَ وَسَهِيلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ خَلِيطَ بَنِي
تَمِيمٍ إِذْ حَرَمَتِ الْخَمْرَ فَقَدْ فَتَّهَا وَأَنَا سَاقِيَتُهُمْ
وَأَصْغَرُهُمْ وَإِنَّا لَنَعُدُّ هَآئِلَ يَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ
وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
سَمِعَ أَنَسًا -

۵۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ
أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ نَرَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّيْبِ وَ
التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالزُّطْبِ
۵۶۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّيْبِ
فَلْيُذْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِّهِ

باب گدر اور پختہ کھجور ملا کر بھگونے سے جس نے منع کیا ہے یا
توشہ کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ دو سالن ملانا ہے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی
نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میں ابو طلحہ اور
ابو جحانہ اور سہیل بن بیضاءؓ کو گدر اور پختہ کھجور کا نبیذ پلا رہا تھا جس کو خلیط
کہتے ہیں، اتنے میں شراب کی عورت کا آہرا میں نے اس کو بھیک دیا
میں ہی ساتھی تھا اور چونکہ میں عمر میں سب سے کم تھا اور ہم اسی خلیط
کو ان دنوں شراب سمجھتے اور عمرو بن حارثؓ راوی نے یوں کہا ہم سے
قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے سنا۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو
عطاء بن ابی رباحؓ نے خبر دی انہوں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور اور کھجور اور گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے
منع فرمایا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی
نے کہا مجھ کو یحییٰ بن ابی کثیرؓ نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہؓ
سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ نے
خشک کھجور اور گدر کھجور اور کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا
آپ نے ہر ایک کو جدا جدا بھگونے کا حکم دیا۔

۱۰ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ حدیث میں جو خلیطیں یعنی انگور اور کھجور یا گدر اور پختہ کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع آیا ہے اس کی یا تو یہ وجہ ہے کہ اس
میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے یعنی جلدی نشہ آ جاتا ہے اور یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ دو سالن ملانا یعنی ملا کر کھانا خلط سنت ہے ابن بطال نے یہ اعتراض امام بخاری پر کیا کہ
خلطیں ہر طرح سے ہیں خواہ ان میں نشہ آیا ہو یا نہ آیا ہو اس لیے اذنا کا نہ مسکرا کی قید خلط ہے تو یہ اعتراض ساقط ہے کیونکہ مسکرانے کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ آثارہ اس
میں نشہ پیدا کرنے والا جو خلیطیں سے اس لیے منع فرمایا کہ اس میں جلد نشہ پیدا ہو جاتا ہے تو احتمال ہے کہ نشہ پیدا ہو گیا ہو یا بردہ پینے والے کو اس کی خبر نہ ہو وہ غفلت میں
پنیے اور امام بخاری نے بیان کر ہی باریکی سے کہ ہے یعنی اس اعتراض کو رد فرمایا کہ خلیطیں سے مطلق ممانعت کیوں ہوئی یعنی جب وہ تانہ ہوں اس میں نشہ نہ آیا ہو تو اس کی
وجہ سے جو کہ دو سالن ملا کر کھانا بھی مکروہ اور خلاف سنت ہے چنانچہ حضرت عمرؓ فرمایا ہے پھر کھاتے تو اس میں نشہ نہ آیا ہو تو اس کی
نے ان سے پوچھا چہا تم کوئی نفاق کی نشانی مجھ میں پاتے ہو انہوں نے کہا نہیں صورت ایک بات ہے کہ تم دو سالن ملا کر کھاتے ہو اس روز سے حضرت عمرؓ نے نذر
کر لی کہ اب ساری عمر ایک ہی سالن کھایا کروں گا چمن پنیر یہ روٹی زیتون کے تیل سے کھاتے یا ٹنگ سے ۱۰ منہ (باقی بر صفحہ ۳۹۸)

باب ۳۲ شرب اللبن

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ بَيْنِ قَوْمٍ وَذِمِّ لِبَنَاتٍ خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِينَ۔

۵۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ بِقَدَاحٍ لَبَنٍ وَقَدَحٍ خَمِيرٍ۔

۵۶۴۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَمِيرًا مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ شَكَ النَّاسُ فِي صَبَاحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ فَكَانَ سُفْيَانُ رَبَّمَا قَالَ شَكَ النَّاسُ فِي صَبَاحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ فَأَخَذَا وَتَقَفَ عَلَيْهِ قَالَ هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ

۵۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعَشِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَابْنِ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَهُ أَبُو حَنِيفَةَ

باب دودھ پینے کا بیان (اللہ تعالیٰ نے سورہ نمل میں) فرمایا گو بر اور خوں کے درمیان سے تم کو لپوٹ دودھ پلاتے ہیں۔ جو پینے والوں کو خوب رچتا پیتا ہے۔

ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا معراج کی رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس ایک پیالہ دودھ کا ایک پیالہ شراب کا لایا گیا۔

ہم سے حمید بن یونس نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے سنا کہا ہم کو سالم بن النضر نے خبر دی انہوں نے عمیر سے سنا جو ام الفضل (ابن عباسؓ کی والدہ) کا غلام تھا وہ ام الفضل سے نقل کرتا تھا لوگوں نے اس میں شک کی کہ عرفہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ ہے یا نہیں آخر ام الفضل نے ایک برتن میں دودھ آپ کے پاس بھیجا آپ نے اس کو پی لیا حمیدی کہتے ہیں کبھی سفیان اس حدیث کو روایں بیان کرتے تھے لوگوں نے عرفہ کے دن یہ شک کی کہ آپ کو روزہ ہے یا نہیں آخر ام الفضل نے (ایک دودھ کا برتن) آپ کے پاس بھیجا کبھی سفیان اس حدیث کو مرسلہ یعنی صرف جبر سے روایت کرتے تھے ام الفضل کا نام لیتے جب اللہ سے پوچھتے کہ یہ حدیث مرسل ہے یا مرفوع متصل تو وہ اس وقت کہتے (مرفوع متصل ہے) ام الفضل سے مروی ہے (جو صحابیہ تھیں)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعش سے انہوں نے ابوصالح (ذکوان) اور ابوسفیان (طلحہ بن نافع قرشی) سے ان دونوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا ابوجحید

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس کو سبق نے وصل کیا اس سے قتادہ کا سماع ان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مکمل گیا ۱۲۷۔

يَقْدِرُ مِنْ لَيْلٍ مِنَ النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَخْتَمَتْهُ وَلَوْ
أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُرْدًا.

۵۶۶- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ حَزَنَةَ
الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ جَاءَ أَبُو حَبِيدٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ النَّبِيِّ
بِإِنَاءٍ مِنْ لَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَخْتَمَتْهُ
وَلَوْ أَنَّ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُرْدًا وَحَدَّثَنِي أَبُو سَفِينٍ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
۵۶۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شُجْعَةً عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ وَ
أَبُو بَكْرٍ مَعَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَرَرْنَا بِرَأْسِهِ وَقَدْ
عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ فَحَبَلْتُ كُثْبَةً مِنْ لَيْلٍ فِي قَدِيرٍ
فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ وَأَنَا نَاسُ مَكَّةَ بَنُ جَعْنَمٍ
عَلَى فَرَسٍ فَدَعَا عَلَيْهِ فَطْلَبَ إِلَيْهِ سَرِاقَةٌ
أَنْ لَا يَدْعُو عَلَيْهِ وَأَنْ يَرْجِعَ فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ساعتی تھیں ایک دودھ کا پیالہ (کھلا ہوا) لے کر آئے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ کر لانا تھا اگرچہ کچھ نہ ملا تو ایک لکڑی
ہی اڑی اس پر رکھ دینا تھا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے
کہا ہم سے اعش نے کہا میں نے ابوصالح سے سنا وہ جابر بن عبد اللہ
انصاری سے نقل کرتے تھے ابوجہد ایک انصاری مرد نقیع سے دودھ
کا پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا آپ نے فرمایا تو ڈھانپ کر لیں
نہیں لایا اگر (کچھ نہ ملا تھا) تو ایک لکڑی اڑی اس پر رکھ دینا تھی اعش
نے کہا ابوسفیان نے بھی یہ حدیث مجھ سے بیان کی انہوں نے حضرت جابر
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

مجھ سے محمد بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو کوفہ بن شمس نے
خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے کہا میں نے براہ بن عاز
سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (ہجرت سے پہلے)
مکہ سے نکلے تو ابوبکر صدیقؓ آپ کے ساتھ تھے ابوبکر بیان کرنے لگے
کہ ہم کو رستے میں ایک چرواہا ملا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس
لگی تھی میں نے تھوڑا سا دودھ ایک پیالہ میں دوہا آپ نے اتنا پیا کہ میں
خوش ہو گیا (سمجھا کہ آپ نے سیر ہو کر پیا) اور رستے میں سراقہ بن جعشم
بھی (ہم کو پکڑنے کی نیت سے آن پہنچا) آنحضرت نے اس پر بددعا کی
آخر سراقہ نے آپ سے التجا کی آپ بددعا نہ فرمائیے میں لوٹے جاتا ہوں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا (بددعا موقوف کر دی)

۱- جو ایک مقام ہے ولہی عقیق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہر گاہ مقرر کیا تھا ۱۲ منہ ۱۵ اڑی لکڑی رکھ دینا گویا علامت ہے بسم اللہ کی توشیح
اس سے دور رہے گا دودھ یا پانی کھلا لانے میں وہ بھی اتنی دور سے غراب ہے کہ اس میں خاک پڑتی ہے کیڑے ہڈی اور کڑے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ یعنی عید خزل سے
معلوم ہوتا کہ کھلے برتنوں میں دیا کا سی مادہ بھی سما جاتا ہے اس لیے ہمیشہ پانی یا دودھ کے برتن کو ڈھانک کر رکھنا چاہیے اور پانی پینے کے گھڑے اور صراحیوں کو بھی لکھنا چاہی
بدترین اور بدبلیغ ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس کو اسنبلی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس کا گھوڑا اٹھو کر کھا کر گرایا گھوڑے کا پاؤں زمین میں دھنس گیا تین بار ایسا ہی ہوا
۱۲ منہ ۱۵ اور جگہ کوئی اور آپ کی تلاش میں آئے گا اس کو بھی رٹا دوں گا ۱۲ منہ

۵۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ نِعَمَ الصَّدَقَةِ الْفَلْحَةُ الصَّيْفُ مِنْحَةٌ
وَالشَّكَاةُ الصَّيْفُ مِنْحَةٌ تَغْدُو بِأَنَاءٍ وَتَرُدُّ
بِأَخْبَرٍ

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ
شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ
لَبَنًا فَمَضْمَضَ فَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسْمًا وَقَالَ
إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ تَكَا دَةَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعْتُ إِلَى السَّيِّدَةِ فَإِذَا أَرْبَعَةٌ
أَنْهَارٌ تَهْمَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْمَانِ بَاطِنَانِ فَأَمَّا
الظَّاهِرَانِ الْبَيْتُ وَالْقَرَاتُ وَأَمَّا الْبَاطِنَانِ
فَنَهْمَانِ فِي الْجَنَّةِ فَأَتَيْتُ بِثَلَاثَةِ أَقْدَامٍ قَدَحٍ فِيهِ
لَبَنٌ وَقَدَحٍ فِيهِ عَسَلٌ وَقَدَحٍ فِيهِ خَمْرٌ فَأَخَذْتُ
الَّذِي فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيلَ لِي أَصَبْتَ الْفَطْرَةَ
أَنْتَ وَأَمَّا تَبْ قَالَ هَشَامٌ وَسَعِيدٌ وَهَمَامٌ غَزَفَادَةٌ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَبْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی کہ ہم
سے ابو الزناد نے انہوں نے عبد الرحمن اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عمدہ صدقہ ہے بہت
دودھ والی اونٹنی کسی کو (اللہ کے لیے) دودھ پینے کے واسطے دینا اسی
طرح بہت دودھ والی بکری دینا جو صبح کو برتن بھر دودھ دے شام
کو برتن بھر دودھ دے۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا کہ انہوں نے امام اوزاعی سے
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں
نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پنی کر کھلی کی ادر
فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے اور ابراہیم بن طہمان نے (اس کو ابو الزناد
اسماعیلی اور طبرانی نے وصل کیا) شعبہ سے روایت کی انہوں نے قتادہ سے
انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا (شب معراج میں) سدرۃ المنتہی تک اٹھایا گیا وہاں کیا دیکھتا
ہوں۔ دو ندیاں تو کھلی ہیں دودھ چھنی ہوئی کھلی ندیاں ترنیل اور فرات
تھیں اور دودھ چھنی ہوئی دودھ پخت کی ندیاں (سلسبیل اور کوثر) تھیں پھر
تین پیالے میرے سامنے لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں
شراب میں نے دودھ کا پیالہ لیا اور اس کو پی گیا اس وقت آواز آئی
تو اصل پیدائش پر چلا اور تیری امت بھی ہشام اور سعید اور ہمام نے قتادہ سے
انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے مالک بن صعبہ سے یہ حدیث نقل
کی ہے ان میں میں میں ذکر تو ایسا ہی ہے لیکن تین پیالوں کا ذکر نہیں

۱۔ سدرۃ المنتہی اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ فرشتوں کا علم دیں تک جا کر ختم ہو جاتا ہے اس کے اوپر کوئی نہیں جاسکتا کسی کو بجز خداوند کریم کے وہاں
کا حال معلوم ہے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام سے بھی آگے گئے تھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰہِیْمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی
سَلَامٌ یعنی ان کا نام بھی نیل اور فرات تھا جیسے زمین پر بھی دو ندیاں اس نام کی ہیں وہیں سے آج ہے ہیں اللہ سبحانہ تعالیٰ غریب جانا ہے ۱۷ سنہ ۱۲ھ آپ نے دودھ کو شہد پر
ہی مقدم کیا اس لیے کہ دودھ فطری غذا ہے اور شہد سے تغذیہ نہیں ہو سکتا دوسرے شہد لذیذ ہے اور زیادہ لذائذ دنیاوی میں غرق ہوتا ہے اسلام کی تعلیم کے برخلاف
ہے ۱۲ سنہ۔

ذکر نہیں ہے ان روایتوں کو امام بخاری نے بدو الخلق میں مصل کیا۔

باب میٹھاپانی ڈھونڈھنا۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قننی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے (اپنے چچا) انس بن مالک سے وہ کہتے تھے (ابو طلحہ) انصاری کے سب انصاریوں سے زیادہ مدینہ میں باغات تھے ایک باغ ان کا جو ان کو بہت پسند تھا بیرحاء کہلاتا تھا وہ مسجد نبوی کے سامنے ہی واقع تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں جایا کرتے وہاں کا پاکیزہ (شیریں) پانی پیانے انس نے کہا جب یہ آیت (سورۃ آل عمران کی) انزی لن نزال البرحۃ تنفقوا عما تبحرون توالی طلحہ کھرے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ شرب فرماتاہے لن نزال البرحۃ تنفقوا عما تبحرون اور مجھے اپنے سب باغوں میں یہ حراء باغ بہت پسند ہے میں نے اس کو اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا میں اس کو اپنا ذخیرہ کرتا ہوں اور اس کا اجر اللہ کے پاس پانے کی توقع رکھتا ہوں اب آپ کو اختیار ہے اس باغ کو جس کام چاہیے لگاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا شاباش یہ بڑے نفع کا یا بہت چلتا مال ہے (اس کا فائدہ سر دست موجود ہے) یہ شک عبد اللہ بن مسلمہ کو ہوئی میں نے تیرا کہنا سنایا ایسا مناسب سمجھا ہوں تو یہ باغ اپنے (غریب) ناظم داروں کو دے دے وہ ہر ثواب ہوگا (ابو طلحہ نے کہا بہت خوب اور وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کی اور وہیں تقسیم کر دیا اسمعیل اور یحییٰ بن یحییٰ نے (امام مالک سے) راجع (یا مجھے تحفہ سے) روایت کیا ہے۔

باب دھو دھو میں پانی طلائ

ہم سے عبد ان نے بیان کیا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو انس نے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَهَارِ فَمَوْهَ دَلَمَ يَذْكُرُ وَالثَّلَاثَةُ أَقْدَارِ

باب استعذاب الماء

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَا لَمْ يَمُوتْ مِنْ مَخْلِ كَانَ أَحَبُّ مَالِهِ إِلَيْهِ يَبْرَحَاءُ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مُحَمَّدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٌ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرْحَةَ تَنْفَقُوا مِمَّا يُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرْحَةَ تَنْفَقُوا مِمَّا يُحِبُّونَ وَإِنِّي أَحَبُّ مَالِي إِلَيَّ يَبْرَحَاءُ وَإِنَّمَا صَدَقَهُ اللَّهُ أَرْجُو بَرِّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَزَّاهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْرُ ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ أَوْ مَرْتَبِعٌ شَكَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَسْرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَدِيٍّ وَقَالَ إِنْ سَمِعْتُ وَبِحَيٍّ بَنِي يَحْيَى رَأَيْتُمْ

باب شوب اللبن بالماء

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ

۱۷۷ کر راجع ہائے مرعدہ سے کہا یا راجع یا بے تحفہ سے ۱۷۸ منہ اسمعیل کی روایت کو خود امام بخاری نے تفسیر میں اور یحییٰ بن یحییٰ کی روایت کو دمایا میں دس

کیا ہے ۱۷۸ منہ۔

بْنُ مَالِكٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا وَآقَى دَاسِرَةً فَحَبَلَتْ شَاةٌ فَشَبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبُخَيْرِ فَنَتَنَا وَلِ الْقَدَحِ فَشَرِبَ وَعَنْ يَسَارَةَ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ تَيْمِينَةَ أَعْرَابِيٍّ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ ثُمَّ قَالَ الْإِيْمَنُ قَالَ الْإِيْمَنُ

۵۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَتَّى وَرَأَاكَ كَرَعْنَا قَالَ وَالرَّجُلُ يُجُولُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَتْ فَأَنْطَلَقَ إِلَى الْغُرَفِ قَالَ فَأَنْطَلَقَ بِهِمَا فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ قَالَ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ بَابُ ۳۵۲ شَرِبَ الرَّجُلُ الْحَلَوَاءَ وَالْعَسَلِ وَقَالَ الرَّهْزِيُّ لَا يَجُولُ شَرِبُ جُولِ النَّاسِ لِشِدَّةِ تَنْزِيلِ لَاتَةِ رَجُلٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَحَلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتِ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي الشُّكْرِ أَنَّ اللَّهَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پیتے دیکھا اور ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے میں نے آپ کے لئے ایک بکری کا دودھ دو باہر کنوئیں سے پانی نکال کر اس میں طایا آپ نے دودھ کا پیالہ لے کر پیاس وقت ابو بکر صدیقؓ آپ کے بائیں طرف بیٹھے تھے لیکن ایک اعرابی رگاڑوں والا آپ کی داہنی طرف بیٹھا تھا آپ نے پی کر اپنا جھوٹا اعرابی کو دے دیا اور فرمایا دہننے طرف والے کو پہلے دینا چاہیے پھر اس کے دہننے طرف والے کو۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عتدی نے کہا ہم سے قلیع بن سلیمان نے انہوں نے سعید بن عاص سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری مرد ابو البیثم بن نہبانؓ آپس گئے آپ کے ساتھ ایک صحابی (ابو بکر صدیقؓ) تھے۔ آپ نے اس انصاری سے فرمایا اگر تیرے پاس باسی پانی مشک میں ہو تو ہم کو پلا نہیں تو منہ لگا کر اس سے پی لیں گے وہ انصاری پانی نکال رہا تھا اور دوتوں کو پانی دے رہا تھا، اس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس باسی (رات کا ٹھنڈا) پانی موجود ہے آپ جھونپڑی میں تشریف لے چلے غرض وہ انصاری دونوں، صاحبوں کو اس جھونپڑی میں لے گیا وہاں ایک قدح میں پانی اوپر سے ایک گھر لیکری کا دودھ دودھ کر ڈالا پہلے آپ نے پیا پھر ان صاحب نے جو آپ کے ساتھ آئے تھے (ابو بکر صدیقؓ) نے۔

باب بیٹھا شربت یا شہد پینا اور زہری نے کہا اگر پیاس کی شدت ہو اور پانی نہ ملے تو آدمی کا پیشاب پینا درست نہیں کیونکہ وہ نجس ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہارے لئے ستھری چیزیں حلال ہوئیں ہیں اور عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا ان چیزوں،

سے اس کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ اگر کسی کو اسطرح کی حالت میں مردار کھانا درست ہے مردار بھی نجس ہے تو پیشاب بھی پینا درست ہو گا اور جیوہ علماء کا یہ قول ہے ۱۸۷ منہ جب ایک شخص نے پی سے پوچھا کہ بیماری کے لئے مجھ کو کونسا شربت پینے کی رائے دی ہے ۱۸۷ منہ۔

لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءً كُمْفِيًا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ۔

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي وَشَّامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَجَبَّهُ الْحُلَاءَ وَالصَّلَ۔

بَابُ الشَّرْبِ قَائِمًا

۵۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ قَالَ أَقْبَى عَلَى بَابِ الرَّحْبَةِ فَشَرَبَ قَائِمًا فَقَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْدُهُ أَحَدُهُمَا أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ قَرَأْتُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ كَمَا رَأَيْتُمْوَنِي فَعَلْتُ۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا أَدَمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ ؓ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّكَاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أَقْبَى بِمَاءٍ فَشَرَبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ سَأَسَهُ وَرَجَلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرَبَ فَضَلَّهُ وَهُوَ قَائِمٌ۔

میں نہیں رکھی جو تم پر حرام کیں۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدنی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے مجھ کو شام ہی عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد بہت پسند تھا۔

باب کھڑے کھڑے پانی پینا کیسا ہے؟

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے انہوں نے عبد الملک بن میسرہ سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ کو کوفہ میں جو مسجد ہے اس کے پیر جو ترے کے دو طرف پر آئے اور کھڑے کھڑے پانی پیا کہنے لگے بعضے لوگ کھڑے کھڑے پانی پینا مکروہ جانتے ہیں اور میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی دیکھا ہے جیسے تم نے مجھ کو دیکھا یعنی کھڑے کھڑے پانی پیتے ہوئے،

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا، ہم سے عبد الملک بن میسرہ نے میں نے زبال بن سبرہ سے سنا وہ حضرت علیؓ سے نقل کرتے تھے انہوں نے کوفہ میں، عمر کی نماز پڑھی پھر مسجد کے پیر جو ترے پر لوگوں کے کام کاج یعنی خلافت کے کام، کرنے کے لئے بیٹھے میاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا اس وقت ان کے پاس پانی آیا انہوں نے پیا اور منہ ہاتھ دھوئے راوی نے سر اور پاؤں کا بھی ذکر کیا پھر وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پیا اس کے بعد کہنے لگے

۱۔ اس کو علی بن حرب طائی نے زاد میں علامہ حقیقت میں عبد اللہ بن مسعود کا کہنا درست ہے شراب اقل تعددوا نہیں ہے کبھت نری بیماری ہے نہ مسلمانوں کو اس سے فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اور ضرر پیدا ہوتا ہے یہ تجربہ سے معلوم ہوا لے مالک کے نزدیک دوا کے لئے بھی شراب پینا درست نہیں اور شافعیہ سے ہیں ایسا ہی منقول ہے نوری نے کہا اگر کوئی مسافر کوٹھنے کی ضرورت ہو تو حق دھو کرنے کے لئے شراب پلانا درست ہے۔ میں کہتا ہوں اب اس کی بھی ضرورت نہ رہی مگر دقلم اور کوکین ایسی دوا ہیں علی بن حرب کا تکیف ان سے پریشانی ہر عالم ہے اور یہ اللہ کی عنایت ہے اپنے مندوں پر اور حنفیہ کے نزدیک شراب کا استعمال ضرورت کی حالت میں درست ہے مثلاً گھنے میں زائد مالک جائے اور پانی نہ ہو نہ میحک عاذق کہے کہ اس بیماری کے لئے سوا شراب کے اور کوئی دوا نہیں ۱۶ منہ ۲۔ جہر طلاء کے نزدیک اس میں کوئی قیامت نہیں، جیسے کھڑے کھڑے پانی کے سببوں نے اس کو مکروہ لکھا ہے کیونکہ مسلم نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھڑے کھڑے پینے پھر کا جہر طلاء کہتے ہیں کہ یہ بھی تمزیحاً ہے اور بیشک کہ مینا مستحب ہے۔ ۱۶ منہ۔

قَالَ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشَّرْبَ فَأَيُّمَا
ثَلَاثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَتْ
مَا صَنَعَتْ

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَائِمًا
مِنْ زَمَرَمَ

بَابُ ۳۵۴ مَنِ شَرِبَ هُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ
۵۴۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إسماعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ
عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ
بِنتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِقَدَمِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ
فَأَخَذَ سِدَّةً فَشَرِبَ بِهَا زَادَ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ
عَلَى بَعِيرِهِ

بَابُ ۳۵۵ الْإِيْمَنُ قَالَ الْإِيْمَنُ فِي
الشَّرْبِ

۵۴۸۔ حَدَّثَنَا إسماعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي بَلَغَنِي

بعضے لوگ کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ ہے اور میں نے تو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا جیسے
میں نے کیا۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں
نے عاصم الاحول سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس سے
سے انہوں نے کہا اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے
کھڑے پیا۔

باب اونٹ پر سوار رہ کر پینا

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی
سلمہ ماجشون نے کہا ہم کو ابو النصر (سالم بن ابی امیہ) نے خبر دی انہوں
نے میرے سے جو ابن عباس کے غلام تھے انہوں نے ام فضل بنت حارث
(ابن عباس کی والدہ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کی شام کو
عرفات میں تھے اس وقت ام فضل نے ایک دودھ کا پیالہ آپ کو بھیجا
آپ نے اپنے ہاتھ میں پیالہ لے کر پیا امام مالک نے اپنی روایت میں
ابو النصر سے یوں نقل کیا ہے آپ اپنے اونٹ پر سوار تھے۔

باب پہلے وہ پئے جو داہنے طرف بیٹھا ہو پھر وہ جو اس کے داہنے
طرف بیٹھا ہو اسی طرح۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام
مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کپس دودھ پانی ملا کر لایا گیا اس وقت آپ کے

(بقیہ صفحہ ۴۰۳) کہ ان پر مس کیا شاید پاؤں میں عوزہ ہو گئی ۱۱۰ منہ (حواشی صفحہ ۴۰۳) کہ ہر دو کھڑے کھڑے پانی پینا مکروہ چلتے ہیں وہ بھی اس کے قائل ہیں کہ
دوسرے بچا ہوا پانی اسی طرح زمزم کا پانی کھڑے ہی کھڑے پینا سنت ہے ۱۱۱ منہ ۱۱۲ منہ بعضوں نے امام بخاری پر یہاں اعتراض کیا ہے کہ اونٹ پر تو آدمی بیٹھا
ہوتا ہے نہ کھڑا پھر اس باب کے لائن سے یہ کہاں نکلا کہ پانی کھڑے کھڑے پینا درست ہے میں کہتا ہوں یہ اعتراض لغو ہے امام بخاری کی غرض اس باب کے
لائن سے یہ ہے کہ اونٹ پر سوار ہو کر کھانا پینا ہے اور یہ ایک مطلب ہے اور یہ باب اس لئے لائن ہو کہ اونٹ پر سوار ہونا کھڑے رہنے سے بھی زیادہ ہے
تو شاید کوئی خیال کرے کہ سوار رہ کر بھی کھانا پینا مکروہ ہے ۱۱۳ منہ ۱۱۴ منہ ۱۱۵ منہ دوسرے بچا پانی کھڑے کھڑے پینا ۱۱۶ منہ۔

قَدْ شَرِبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ
شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أُعْطِيَ الْأَعْرَابِيُّ وَقَالَ
الَّذِينَ الْأَيْمَنَ

بَاب ۳۵۵ هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ
يَمِينِهِ فِي الشَّرْبِ لِيُعْطِيَ الْأَكْبَرُ

۵۷۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِيَّانٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ
أَبُو رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
بِشْرَ ابْنِ فَشْرَبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَ
عَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاحُ فَقَالَ لِلْعَلَامِ أَتَأْذِنُ لِي
أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ الْعَلَامُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَا أُؤْذِنُ بِنَصِيْبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّه
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفِي
يَدٍ ۵

بَاب ۳۵۶ الْكَرْعُ فِي الْحَوْضِ

۵۸۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فَلَيْسُ
بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ أَبُو النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ فَرَدَّ الرَّجُلُ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَ أَنْتَ وَأُفٍّ وَهِيَ سَاعَةٌ
حَازَةٌ وَهُوَ يَحْوِلُ فِي حَائِطٍ لَهُ يَعْغِي الْمَاءُ فَقَالَ

دلہنے طرف ایک اعرابی بیٹھا تھا نام نامعلوم، اور بائیں طرف ابو بکر صدیقؓ
تھے آپ نے پیالہ (وہ پیالہ) اعرابی کو دے دیا اور فرمایا دامنہی طرف سے
شراب کرنا چاہیے پھر دامنہی طرف سے

باب اگر آدمی دامنہی طرف ولے سے اجازت لے کر پہلے بائیں
طرف ولے کو دوں جو عمر میں بڑا ہو۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالکؒ
نے انہوں نے ابو حازم بن دینار سے انہوں نے سہل بن سعید سے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کپاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی آپ سے پی اس وقت
آپ کے دلہنے طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا (ابن عباسؓ) اور بائیں طرف
بوڑھے بوڑھے لوگ (خالد بن ولید وغیرہ) آپ نے لڑکے سے اجازت
لی میاں لڑکے تم اجازت دیتے ہو میں پہلے بوڑھوں کو دے دوں
وہ بولا ہرگز نہیں یا رسول اللہ خدا کی قسم میں تو آپ کے جھوٹے ہیں
سے اپنا حصہ کسی کو دینے پر راضی نہ ہوں گا آخر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسی کے ہاتھ میں دے دیا۔

باب منہ لگا کر (جانور کی طرح) حوض میں سے پینا

ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا کہ امام سے قلع بن سلیمان
نے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری مرد کپاس گئے آپ کے ساتھ ایک
صحابی (ابو بکر صدیقؓ) تھے دونوں صاحبوں نے اس انصاری کو سلام
کا جواب دیا پھر کہنے لگا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدمے
اس وقت گرمی کی شدت ہو رہی تھی اور وہ اپنے باغ میں پانی پھیر
رہا تھا۔ درختوں کو پانی پلا رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اے اگر کوئی شخص اس کے دلہنے طرف بیٹھا ہو ۱۰ منہ سے ۱۵ مالاکہ حدیث میں حوض کا ذکر نہیں ہے مگر دستور یہ ہے کہ باغ میں حبیب پانی کنوئیں
میں سے نکالا جاتا ہے تو ایک حوض میں جمع کرتے جاتے ہیں پھر حوض میں سے پانی نکل کر درختوں میں جاتا ہے یہاں بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ وہ باغ والا اپنے
درختوں کو پانی دے رہا تھا ۱۰ منہ۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ
بَاتَ فِي شَنْتِهِ قَدْ لَأَاكَمَ عَنَّا الرَّجُلُ يُحَوِّلُ
الْمَاءَ فِي حَاطِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي
مَاءٌ بَاتَ فِي شَنْتِهِ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى الْوَيْثِ فَسَكَبَ
فِي قَدَاحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ كَذَبْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ
الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ.

باب ۲۵۸ خذ من الصغار الكبار
۵۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْتَمِرٌ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا
عَلَى النَّبِيِّ أَقْبَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَابْنُ عَبَّاسٍ
الْفَضِيخَةُ فَقِيلَ حَرَمَتِ الْخَمْرُ فَقَالَ
أَكْفَيْتُمَا فَنُكَّفَا نَا قُلْتُ لَا تَسْأَلُ مَا شَأْنُهُمْ
قَالَ رُطْبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
بَنُ الْأَنْسِ وَكَأَنَّتِ خَمْرُهُمْ فَلَمْ يُسْكِرْ
النَّسْ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَهْلِكَ أَنَّهُ سَمِعَ
أَنَسًا يَقُولُ كَأَنَّتِ خَمْرُهُمْ
يَوْمَئِذٍ -

باب ۲۵۹ تَغْطِيَةُ الْإِنَاءِ

۵۸۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
زَوْجُ بَنٍ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَافَةَ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَفَرْنَا لَمْ يَكُنْ مَعَنَا شَيْءٌ فَشَرِبْنَا مِنْ مَاءِ
وَدْنِهِمْ مَنْ لَغَا كَرِي لَيْسَ كَيْسٍ سَعَى تَجَرُّهُ بَابُ الْكُتَابِ هَاسِ
نَفَرْنَا لَمْ يَكُنْ مَعَنَا شَيْءٌ فَشَرِبْنَا مِنْ مَاءِ
وَدْنِهِمْ مَنْ لَغَا كَرِي لَيْسَ كَيْسٍ سَعَى تَجَرُّهُ بَابُ الْكُتَابِ هَاسِ
نَفَرْنَا لَمْ يَكُنْ مَعَنَا شَيْءٌ فَشَرِبْنَا مِنْ مَاءِ
وَدْنِهِمْ مَنْ لَغَا كَرِي لَيْسَ كَيْسٍ سَعَى تَجَرُّهُ بَابُ الْكُتَابِ هَاسِ

باب ۲۵۸ خذ من الصغار الكبار
ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے معتمر بن سلیمان نے
انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا وہ کہتے
تھے میں کھڑا ہوا اپنے قبیلے کے چچاؤں کو شراب پلا رہا تھا میں سب
میں کم عمر تھا یہ شراب کچی کچی کھجوروں کو توڑ کر بنا دیا گیا تھا۔ اتنے میں
خبر آئی کہ شراب حرام ہو گیا تو میرے چچاؤں نے (جو شراب پی رہے
تھے یہ کہا اب جو شراب باقی ہے اس کو بہاؤ لے سلیمان نے کہا
میں نے انس سے پوچھا یہ شراب کا ہے کا تھا انہوں نے کہا کچی کچی
کھجور کا۔ ابو بکر ان کے بیٹے کہنے لگے ان دنوں یہی شراب مدینہ میں
راج تھا، انس نے ان کی بات کا انکار نہ کیا بکر بن عبد اللہ مزیلیا
قتادہ نے کہا اور مجھ سے بعض لوگوں نے بیان کیا انہوں نے انس
سے سنا وہ کہتے تھے ان دنوں بھی فیض ان کا شراب تھا۔

باب ۲۶۰ رات کو برتن ڈھانپ دینا -

ہم سے اسحاق بن منصور کو سچ نے بیان کیا۔ کہا ہم کو روح
بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم کو جریر بن نے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح
نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات شروع ہو دُعا کا

لے سب ان کے حکم کی تعمیل اسی طرح کرنا چاہیے جیسے صحابہ کیا کرتے تھے ۱۷ منہ ۱۷ منہ اگر شراب نہ تھا ۱۷ منہ ۱۷ منہ جو کچی کچی کھجوروں سے بنایا جاتا ہو

إِذَا كَانَ جَنَّتُمُ اللَّيْلَ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا
صَبِيحَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَمْتَشِرُ حِينَئِذٍ
فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحَلُّوهُمْ
فَاغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ
الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَادْكُرُوا
فَرَبَّكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَيْرُوا أَرْبَابَكُمْ
وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّ تَعْرَضُوا عَلَيْهَا
شَيْئًا وَطَفِقُوا مَصَابِيحَكُمْ.

۵۸۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
هَتَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَطْفُوا الْمَصَابِيحَ
إِذَا رَقَدْتُمْ وَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَادْكُرُوا الْأَسْقِيَةَ
وَدَحِمُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَاحْبِسْهُ قَالَ
لَوْ يُعْوَدُ تَعْرَضُ عَلَيْهِ.

بَابُ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ

۵۸۴ - حَدَّثَنَا أَدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَوْبٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبٍ

وَقْتُ آتِي لَكُمْ أَنْدَحِيرُ اشْرَبُوا يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ شَامَ بَرِّ تَرَانِي بَحْرٍ
كُوْمَرُ كُوْمَرُ بَابُ بَرِّ تَرَانِي دُوْمَرُ تَرَانِي اس وقت شیطان پھیلتے ہیں راتے
جاتے ہیں جب ایک گھڑی رات گزرے اس وقت بچوں کو بھڑو دو پٹنے
پھرنے دو اور گھر کے دروازے بند کر دو اللہ کا نام لے کر کیوں کہ شیطان
بند دروازہ نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں کا منہ باندھ دو اللہ کا نام لے کر
بڑوں کو ڈھانپ دو اگر ڈھنگ نہ ہو تو ایک آڑی لکڑی ہی ان پر رکھ
دو اللہ کا نام لے اور چراغ سوتے وقت بجھا دو۔

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے بہام
بن یحییٰ نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن
عبد اللہ انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے
وقت چراغ بجھا دیا کرو اور دروازے بند کر لیا کرو اور مشکوں کا منہ
باندھ دیا کرو ان میں کیڑا پتنگ نہ گھسے، اور کھانے پینے کے برتن ڈھانپ
دیا کرو جابر کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی
فرمایا ایک آڑی لکڑی ہی ان پر رکھ دو سب اللہ کہہ کر۔

باب منہ موڑ کر مشک سے پانی پینا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی
ذؤب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید الشہری نے عبد اللہ بن جابر

لے یہ اس کا منہ نہیں کھلے سوتے میں سے چلا آتا ہے ۱۲ منہ سوتے وقت چراغ بجھا دینے کا فائدہ دوسری روایت میں مذکور ہے کہ چھ دیا گیا کرتا ہے
جتنی منہ میں دبا کر کھینچے جاتا ہے اکثر گھر میں آگ لگ جاتی ہے اگر یہ دہن ہو جیسے ہمارے زمانے کے لیمپ جومتے ہیں کہ چھ بان کے پاس نہیں جاسکتا
یا بند قندیل پر تبت بجا ناخوند نہر لگائیں بھول میں متحب یہی ہے کہ چراغ بجھا کر سوتے ہو کہ تو بیک چراغ نہ بجھا میں مینہ ہی نہیں آتی حق آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو حکم دیا ہے میں اللہ میں دین دینا کے فائدے بھرے جرتے ہیں ۱۲ منہ سوتے اگر ڈھانچنے کے لیے دہر ۱۲ منہ سوتے اس سے آپ نے منع فرمایا
کیونکہ دوسرے لوگوں کو گھن پیدا ہوتی ہے اور کبھی مشک کے منہ پر یا اندر پانی میں کوئی کیڑا ہوتا ہے وہ منہ میں چل دیتا ہے یہی حکم صراحت میں بھی ہے جسے
لوگوں کی عادت ہوتی ہے صراحت اٹھانی منہ سے لگائی اس کا خمیازہ بھی اٹھاتے ہیں دہر بلا کیڑا منہ میں چلا جاتا ہے تو جان حاتی ہے یا سخت تکلیف ہوتی
ہے پانی کو باہر نکال کر ٹھوس یا سیالہ میں مینا چاہیے اگر گھاس یا برتن نہ ہو اور مشک یا صراحی سے پینے کی ضرورت پڑے تو کیڑا لگا کہ پے پانی ہاتھ میں ڈالتا جائے
اور چلو سے دیکھ دیکھ کر پے ایسی جلدی جلدی مٹا کر ایک دم پانی پینے کی کیا ضرورت ہے ۱۲ منہ۔

زُرَّانِمُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَجَّابٍ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ
مِنْ فِي السَّقَاءِ

بَابُ ۳۶۴ التَّنَفُّسُ فِي الْإِنَاءِ

۵۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ
يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَمَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ
أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ وَلَا إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ
فَلَا يَمْسَحُ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا إِذَا تَمَسَّ أَحَدُكُمْ
فَلَا يَمَسُّ بِيَمِينِهِ -

بَابُ ۳۶۵ الشُّرْبُ بِنَفْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ

۵۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَزْرَةُ
بْنُ ثَابِتٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ
النَّسَّ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَرَعَاكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا -

بَابُ ۳۶۶ فِي أَنْبِيَةِ الذَّهَبِ

۵۹۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

کہا ہم سے خالد بن عمار نے انہوں نے عکرمہ سے ابن عباس سے
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی
پینا منع فرمایا۔

باب پینے میں برتن کے اندر سانس نہ لے (ایسا نہ ہو کوئی چیز
برتن میں لکل کر کرے دوسروں کو کھنکھائے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے
یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے
اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی تم میں سے کھچپی رہا ہو تو برتن کے اندر (پینے میں) سانس نہ لے اور
جب کوئی تم میں سے پیشاب کرے تو داہنا ہاتھ ذکر پر نہ پھیرے اور جب
استنجا کرے تو اپنے ہاتھ سے نہ کرے۔

باب تین سانس یا دو سانس میں پانی پینا یہ نہیں کہ غٹا غٹ
ایک دم میں اڑا جانا

ہم سے ابو عاصم اور ابو نعیم نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے
عزہ بن ثابت نے کہا مجھ کو ثمامہ بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے
النس برتن میں (پیتے وقت) دو بار یا تین بار سانس لیتے اور کہتے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تین سانسوں میں پیتے۔

باب سونے کے برتن میں پانی یا کوئی اور چیز پینا۔

ہم سے حفص بن عمر و حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعیر بن حجاج

رقیبہ صفر سابقہ ہمدوی الہی ہمدوی پر اسلام کا دعویٰ کیا کرنا دیتا ہے حیدر آباد میں ایک ہمارے محسب تھے ان کے علاقہ کی زمین حیدر آباد پڑی
ہوئی تھی میں اپنا مکان بنانے لگا تو میں نے ان سے کہا ہماری دیوار ڈال کر آتی ہے آپ گزادہ گز زمین دیبے کو دریا رسیدی ہو جاتی ہے اس کے بدل دوسری
جانب کی زمین گپ کی زمین میں آجاتی ہے وہ لے لیجیے اگر یہ منظور نہیں ہے تو زمین کے دام لے لیجیے انہوں نے شرارتی اجازت دے دی کہ میں نے دیکھا ان کے
چہرے پر گراہت تھی جیسے جبر سے اجازت دی تھوڑا دامنہ بنیں گزرا کر زمین جائیداد سب چھوڑ کر عالم آخرت کو چلے لیجیو یہی قہر کی زمین دو گواں کوئی باقی سب دوزخ
نے لے لی ۱۲ منہ دواشی صفر ہٹا ۱۵ منہ سے باہر کر کے سانس لے تو مضائقہ نہیں ۱۸ منہ طلہ مسلم کی روایت میں ہے ایسا کرنے سے پانی خوب ہضم ہوتا ہے
اور آدمی خوب میل ہوتا ہے ہرانی نے ہندو سن روایت کیا کہ آپ تین سانسوں میں پانی پیتے جب برتن منہ سے لگاتے تو ہم اللہ اور جب الگ کرتے تو الحمد للہ
کہتے تھے ہاں ایسا ہی کرتے ۱۸ منہ۔

الْحَكَمَ عُمَارُ بْنُ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حَذِيفَةُ
بِالْمَدَائِنِ فَاَسْتَسْقَى فَاَتَاكَ دَهْقَانٌ بِقَدَحِ
فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ اِنِّي لَمْ اَسْمُوهَا اِلَّا
اِنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهُ وَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكَ عَنِ الْحَرِيرِ
وَالذِّيْبَابِ وَالشَّرِبِ فِي اُزْيَةِ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَهْرٌ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ
لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ.

باب ۳۶ اُزْيَةُ الْفِضَّةِ

۵۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُبَاهِدٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حَذِيفَةَ وَذَكَرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشَابُجُوا
فِي اُزْيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ
وَالذِّيْبَابَ فَإِنَّهَا لَهْرٌ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي
الْآخِرَةِ.

۵۹۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

نے انہوں نے حکم بن قیس سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے
کہا حذیفہ بن یمانؓ ملاں میں تھے جو مشہور شہر ہے وجہ کے کنارے
بقادس سے سات فرسخ پر انہوں نے پانی مانگا تو ایک کسان (نام نامعلوم
چاندی کے کٹورے میں پانی لایا انہوں نے وہ کٹورہ اس پر پھینک مارا اور
کہنے لگے میں نے اس لئے اس کو پھینک مارا میں اس کو منع کر چکا تھا
لیکن باز نہیں آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو حریا در
دیبا دریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا اسی طرح سونے چاندی کے برتن
میں پینے سے یہ برتن کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور تم مسلمانوں کو
آخرت میں ملیں گے۔

باب چاندی کے برتن میں پینا

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے
انہوں نے عبد اللہ بن عون سے انہوں نے مجاہد بن جبر سے انہوں
نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن یمانؓ کے
ساتھ دیبا دریشمی کی طرف، نکلے دپانی مانگنے کا قصہ بیان کیا پھر کہا کہ
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا آپ نے فرمایا سونے چاندی کے
برتن میں نہ پیو نہ کھاؤ اور حریا دریشمی کپڑے نہ پہنو یہ چیزیں
کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں ہیں۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام

لہ قسطنطینی نے کہا کھانے اور پینے پر دوسری طرح استعمال کا قیاس کیا گیا ہے مثلاً چاندی کی کٹوری میں سے تیل لگایا چاندی کی سلاخی سرمدانی سے
سرمد لگائیں کہتا ہوں قیاس سے حرمت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک کوئی دلیل شرعی نہ ہو اور دلیل شرعی صرف کھانے پینے میں وارد ہے تو اس کے سوا
دوسری طرح کے استعمالات جائز ہوں گے رہا زیور سونے چاندی کا پہننا تو سونے کا زیور تو بالاتفاق مردوں کے لئے حرام ہے اور عورتوں کے باب
میں اختلاف ہے لیکن راجح یہ ہے کہ عورتوں کو سونے کا زیور پہننا درست ہے اور چاندی کا زیور مرد اور عورت دونوں کو پہننا درست ہے اور چاندی
میں مرد کے لئے قید لگانا کہ چار ماشے سے زیادہ نہ ہو یا چار انگل سے زیادہ چکر نہ ہو یہ حنفیہ کی لکالی جماعت میں حدیث میں تو یہ ہے وکنی القہتر
العلیٰ بہا کیف شتم غنی چاندی سے تم جس طرح چاہو کھیلو تو چاندی کا استعمال مرد اور عورت سب کے لئے جائز ہے صرف چاندی کے برتنوں میں کھانا
پینا مرد و عورت دونوں کے لئے حرام ہے یہی قول ہے محققین اہل حدیث کا اور معاویہ بن قرقہ نے اس کو بھی جائز رکھا ہے اور شاید ان کو مخالفت کی حدیث
نہیں پہنچی ۱۲ منہ - ❖ ❖ ❖ ❖

بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي يَشْرُ
فِي إِنَاءٍ الْفَضَّةِ إِنَّمَا يَجْرُؤُ فِي بَطْنِهِ نَكَرَ جَهَنَّمَ.

۵۹۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعْوِيَةَ
بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مَقْرَنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ
أَمَرَ نَارِسُ بْنُ سَبْعٍ أَمْرًا بِعِيَادَةِ الْمَرْيُوفِ وَاتِّبَاعِ
الْجَنَازَةِ وَتَشْيِيتِ الْعَالِيَةِ لِجَابَةِ النَّارِ وَتَشَاوُرِ
السَّلَامِ وَتَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَهُ عَنِ
تَحْوِيلِ الْمَالِ وَالزَّهَبِ وَغَنِ الشَّرْبِ فِي الْفَضَّةِ أَوْ قَالَ
أَنِيبَةِ الْفَضَّةِ وَغَنِ الْيَاسْتِزَارِ وَالْفَيْتِي وَغَنِ الْبُسْ
الْحَرِيرِ وَالْيَتِيَارِ وَالْمُسْتَبْرِقِ.

بَابُ الشَّرْبِ فِي الْأَقْدَاحِ

۵۹۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُهَيْبٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهَا
شَكَوَتْ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ عَرَفَةَ فَبُعِثَ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ
فَشَرِبَهُ.

بَابُ الشَّرْبِ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنِيبَتْ.

مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے زید بن عبد اللہ بن عمر سے
انہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے ام المؤمنین
ام سلمہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی
یا سونے کے مسلم برتن میں پیے (یا کھائے) وہ اپنے پیٹ میں دگوا
دوزخ کی آگ غوث غوث اتارتا ہے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے
انہوں نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن
سے انہوں نے البراء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا سات باتوں سے منع فرمایا حکم تو
ان باتوں کا دیا میار کو پوچھنے کے لئے جانا جنازے کے ساتھ (دفن
یا نماز تک) رہنا چھینک کا جواب دینا دعوت قبول کرنا سلام فاش کرنا
مظلوم کی مدد کرنا ظالم کو روکنا سزا دینا، اگر کوئی قسم دے کر کسی بات
کی درخواست کرے تو اس کو مان لینا اس کی قسم سچی کرنا یا اپنی قسم
سچی کرنا، منع ان باتوں سے کیا سونے کی انگوٹھیاں (دھچلے) پہننا،
چاندی کے برتنوں میں پانی پینا اور زین پوش ریشمی حریلہ دیا اور ریشمی پیر

باب کٹوروں میں پینا

مجھ سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن بن
مہدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے سالم ابو المنذر
سے انہوں نے عمر سے جوام الفضل کے غلام تھے انہوں نے ام الفضل
سے انہوں نے لوگوں کو عرفہ کے دن شک ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم روزے سے ہیں یا نہیں پھر دودھ کا ایک کٹورا کسی نے آپ
کو بھیجا آپ نے پی لیا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کٹورے یا برتن میں
پیاجے تبرک کے لئے اس میں پینا ابو بردہ (عامر بن ابی موسیٰ الاشجری)

لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ
قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
بَعْدَ ذَلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ.

٥٩٤ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكِشٍ قَالَ
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ رَأَيْتُ قَدْحَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَ
كَانَ قَدْ انْصَدَعَ فَسَلَّسَهُ بِفِضَّةٍ قَالَ وَهُوَ
قَدْحٌ جَيِّدٌ عَرَائِضُ مِنْ لُضَا قَالَ أَنَسٌ
لَقَدْ سَفَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي هَذَا الْقَدْحِ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَقَالَ ابْنُ
سَبْرِينَ إِنَّهُ كَانَ فِيهِ حَلَقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ فَأَرَادَ
النَّاسُ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلَقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ
فِضَّةٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ لَا تَغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ .

بَابُ ٣٦٨ شُرْبُ الْبُرْكَ وَالنَّاءِ الْمُبَارَكِ
٥٩٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ إِدْرِيسَ الْجَعْفَرِيُّ
جَاكِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ قَالَ قَدْ رَأَيْتُنِي
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَضَرَتِ
الْعَصَى وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرُ فُضْلَةٍ فُجِعَلْ قَدْ أَنْكَبَ
فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَأَدْخَلَهُ
فِيهِ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ مَتَى عَلَى أَهْلِ

باب برکت دار اور متبرک پانی پینا
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد اللہ
نے انہوں نے امش سے کہا مجھ سے سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا
انہوں نے جابرؓ سے یہ حدیث روایت کی جابر کہتے تھے میں نے اپنے تئیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا اس وقت عصر کی نماز نکالت
اچکا تھا اور ہمارے پاس پانی بھی نہ تھا ایک ذرا سا بچا کھپائی
تھا خیر وہی پانی ایک برتن میں ڈال کر لایا گیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیا اور انگلیاں کھول لیں پھر

۱۵ اس حدیث سے یہ نکلا کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ سے اور آپ کی ہر چیز ۱۶ منہ ۱۵ مسلم کی روایت میں یوں ہے میں نے اس کٹورے میں آپ کو شہد پلایا دودھ پلایا نمیز پلایا ۱۷ منہ ۱۶ ۛ ۛ ۛ

الرَّضْوَةَ الْبَرَكَةَ مِنْ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ
يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ
وَشَرِبُوا فَجَعَلْتُ لَا أَلُو مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي
مِنْهُ فَعِلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ قُلْتُ لِبَحَّارٍ
كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفًا وَارْبَعًا وَاقِدَةً
تَابَعَهُ عَمْرُو عَنْ جَابِرٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ وَ
عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ
خَمْسَ عَشْرَةَ وَاقِدَةً وَتَابَعَهُ سَعِيدُ
بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب المریض

بَاب مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ
وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِيهِ
۵۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ الْحَكَمِيُّ بْنُ نَافِعٍ

دلوگوں سے فرمایا چلو آؤ وضو کرو اللہ برکت دے گا جابر کہتے ہیں میں
نے دیکھا آپ کی مبارک انگلیوں میں سے پانی پھوٹ پھوٹ کر نکل رہا
تھا پھر سب لوگوں نے وضو کیا جن کو مپنا تھا، انہوں نے پیامیں نے بھی
کچھ کی ہمیں کی اس پانی کو برکت سمجھ کر خوب اپنے پیٹ میں ڈال لیا پانی
لیا، سالم نے کہا میں نے جابر سے پوچھا اس دن تم لوگوں کا کیا شمار
تھا انہوں نے کہا ایک ہزار پانچ سو آدمی تھے سالم کے ساتھ اس
حدیث کو عربوں دینار نے بھی جابر سے روایت کیا (اس کو امام بخاری
نے سورہ فتح کی تفسیر میں وصل کیا، اور حصین اور عمرو بن مرہ نے سالم
سے نقل کیا انہوں نے جابر سے کہ پندرہ سو آدمی تھے سعید بن مسیب
نے بھی اس کو جابر سے روایت کیا اور سالم کی متابعت کی ہے۔

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

بیماروں کا بیان

باب بیماری کے کفارہ ہونے کا بیان ہے اور اللہ تعالیٰ نے
سورہ نساء میں فرمایا جو کوئی برا کرے گا اس کا بدلہ ملے گا ہے
ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی

۱۵ حصین کی روایت کر امام بخاری نے معاذ بن مرہ کی روایت کو مسلم اور امام احمد نے وصل کیا قسطلانی نے کہا اس مقام پر صحیح بخاری
کے تین بریل ختم ہوئے ہیں یا اللہ جو حق راجع کو بھی اسی طرح تمام کراوے آئین یا رب العلین ۱۷ منہ ۱۵ بعض نسخوں میں ہے کتاب الطب ۱۸ منہ ۱۵ یعنی جلد ۵
گناہ اتر جاتے ہیں ایسی حالت میں دکھ بیماری اللہ تعالیٰ کی عنایت سمجھا جائیے نہ عتاب اور اسی لئے بندگان اور پیغمبروں نے بڑی بڑی شدت کی بیماریاں اٹھائی ہیں
ان کے حق میں بیماری کفارہ نہ تھی بلکہ باعث رفع درجہ تھی ۱۷ منہ ۱۵ امام بخاری نے یہ آیت اس مقام پر لا کر گویا مترادف کر دیا وہ کہتے ہیں ہر گناہ کے بدلہ اگر توبہ
نہ کرے تو آخرت کا عذاب لازمی ہے اور اسی حدیث سے دلیل لیتے ہیں امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ بدلہ سے مراد ہو سکتی ہے کہ دنیا ہی میں گناہ کے بدلہ بیماری
یا تکلیف پہنچ جائے گی تو گناہ کا بدلہ ہو گیا اصل صورت میں آخرت کا عذاب ہوتا لازم نہیں امام احمد اور عبد بن حمید اور حاکم نے روایت کیا اور کتب صحیح ہے جب
یہ آیت تری تو ابو بکر صدیقؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تو عذاب سے چھٹنے کی کوئی شکل نہ رہی آپ نے فرمایا ابو بکر اللہ تجھ کو بخشے کیا تجھ کو بیماری بہتیں
آتی تکلیف نہیں آتی رفع نہیں آتا مصیبت نہیں آتی انہوں نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا میں بھی بدلہ ہے اور امام احمد اور بیہقی اندر ترمذی نے حضرت
عائشہ سے روایت کیا میں نے اس حدیث کا مطلب آخرت میں اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا رفع اور غم میان تک کو کوئی چیز جو آدمی کے ہاتھ میں ہو
وہ کو جوئے پھر اس کو گھرا کر ڈھونڈ لے اور پالے یہ سب بدلہ ہیں داخل ہیں اخیر میں ان بیماریوں کی دہرے آدمی گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے
جیسے سرخ سونا بھٹی سے پاک ہو کر نکلتا ہے ۱۷ منہ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰ - ۱۰۰۱ - ۱۰۰۲ - ۱۰۰۳ - ۱۰۰۴ - ۱۰۰۵ - ۱۰۰۶ - ۱۰۰۷ - ۱۰۰۸ - ۱۰۰۹ - ۱۰۱۰ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۲ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۴ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۶ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۸ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۰ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۲ - ۱۰۲۳ - ۱۰۲۴ - ۱۰۲۵ - ۱۰۲۶ - ۱۰۲۷ - ۱۰۲۸ - ۱۰۲۹ - ۱۰۳۰ - ۱۰۳۱ - ۱۰۳۲ - ۱۰۳۳ - ۱۰۳۴ - ۱۰۳۵ - ۱۰۳۶ - ۱۰۳۷ - ۱۰۳۸ - ۱۰۳۹ - ۱۰۴۰ - ۱۰۴۱ - ۱۰۴۲ - ۱۰۴۳ - ۱۰۴۴ - ۱۰۴۵ - ۱۰۴۶ - ۱۰۴۷ - ۱۰۴۸ - ۱۰۴۹ - ۱۰۵۰ - ۱۰۵۱ - ۱۰۵۲ - ۱۰۵۳ - ۱۰۵۴ - ۱۰۵۵ - ۱۰۵۶ - ۱۰۵۷ - ۱۰۵۸ - ۱۰۵۹ - ۱۰۶۰ - ۱۰۶۱ - ۱۰۶۲ - ۱۰۶۳ - ۱۰۶۴ - ۱۰۶۵ - ۱۰۶۶ - ۱۰۶۷ - ۱۰۶۸ - ۱۰۶۹ - ۱۰۷۰ - ۱۰۷۱ - ۱۰۷۲ - ۱۰۷۳ - ۱۰۷۴ - ۱۰۷۵ - ۱۰۷۶ - ۱۰۷۷ - ۱۰۷۸ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۰ - ۱۰۸۱ - ۱۰۸۲ - ۱۰۸۳ - ۱۰۸۴ - ۱۰۸۵ - ۱۰۸۶ - ۱۰۸۷ - ۱۰۸۸ - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰ - ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲ - ۱۰۹۳ - ۱۰۹۴ - ۱۰۹۵ - ۱۰۹۶ - ۱۰۹۷ - ۱۰۹۸ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۰ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۲ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۴ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۶ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۸ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۰ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۲ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۴ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۶ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۸ - ۱۱۱۹ - ۱۱۲۰ - ۱۱۲۱ - ۱۱۲۲ - ۱۱۲۳ - ۱۱۲۴ - ۱۱۲۵ - ۱۱۲۶ - ۱۱۲۷ - ۱۱۲۸ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۰ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۲ - ۱۱۳۳ - ۱۱۳۴ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۶ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۸ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۰ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۲ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۴ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۶ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۸ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۰ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۲ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۴ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۶ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۸ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۰ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۲ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۴ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۶ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۸ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۰ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۲ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۴ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۶ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۸ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۴ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۶ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۸ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۰ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۲ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۴ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۸ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۴ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۶ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۸ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۰ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۲ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۴ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۶ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۸ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۰ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۲ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۴ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۶ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۸ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۰ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۲ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۴ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۶ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۸ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۰ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۲ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۴ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۶ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۸ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۰ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۲ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۴ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۶ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۸ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۰ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۲ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۴ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۶ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۸ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۰ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۲ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۴ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۶ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۸ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۰ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۲ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۴ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۶ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۸ -

أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ الرَّهْطِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ
بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ
إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ حَقَّ الشُّكُوفَةِ يَشَاكُمَهَا.

۶۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُلَافَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ
لَا وَصِيَّةَ لَهُ هِمٌّ وَلَا حُزْنٌ وَلَا أَذَى وَلَا غَمٌّ حَتَّى
الشُّكُوفَةِ يَشَاكُمَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ خَطَايَا كَأَنَّهُ
۶۰۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ
كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تَقْبِضُهَا الزَّيْمُ مَرَّةً
وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْزُّزَةِ لَا تَزَالُ
حَتَّى يَكُونُوا أَجْعَالُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً
وَقَالَ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا سَعْدٌ

انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو مروان بن زہیر نے بخاری ام المؤمنین عائشہ
صدیقہ سے فرمایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
مسلمان پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو اس کی وجہ سے اللہ اس
کے گناہ اتار دیتا ہے یہاں تک کہ ایک کاٹا بھی جو اس کے بدن میں
چسبے۔

مجھ سے عبد اللہ بن محمد سندى نے بیان کیا کہا ہم سے عبد
الملک بن عمرو نے کہا ہم سے زہیر بن محمد نے انہوں نے محمد بن عمرو بن
حلفہ سے انہوں نے عطیہ بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری
اور ابو ہریرہ سے ان دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ نے فرمایا مسلمان پر دکھ آئے تکلیف آئے رنج آئے غم
آئے صدمہ پہنچے ایذا ہو یاں تک کہ ایک کاٹا بھی اگر چسبے ہر بات
کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اتارتا ہے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے
انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں
نے عبد اللہ بن کعب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان کی مثال تانے کھیت
کی طرح ہے ہوا سے جھک جاتا ہے پھر سیدھا ہو جاتا ہے (لہلہانے
لگتا ہے) اور منافق کی مثال ششاد کے درخت کی سی ہے کبھی جھکتا
ہی نہیں بس ایک ہی بار دھکتا ہے (جب گر پڑتا ہے تو پھر نہیں اٹھتا)۔

اس کی وجہ سے بھی گناہ معاف ہوتے ہیں ۱۷۱ منہ سے کعب بن ملک انصاری ۱۷۱ منہ سے مطلب یہ ہے کہ مسلمان پر طوع طرح کی فکریں اور مصیبتیں آتی
ہیں لیکن وہ مبرک رکھتا ہے ناشکری کا کلمہ زبان سے نہیں نکالتا اکثر میاں ہوتا ہے دلا چلا ہو جاتا ہے پھر سنبھل جاتا ہے طاقت آجاتی ہے اور کافر یا منافق ہمیشہ
آدم میں خوب تندہ راست اور موٹے تازے رہتے ہیں ایک ہی ایلا موت کا وقت آپہنچتا ہے اس وقت گرتے ہیں تو پھر نہیں اٹھتے بعضوں نے کہا مسلمان کو چونکہ تقدیر پر اکتفا
اور اللہ کے فضل و کرم پر مجبور ہوتا ہے اس پر کسی مصیبت آئی لیکن اس کا دل قوی رہتا ہے اس وجہ سے ہرگز تیر تیرا نہ ہوتا ہے لیکن کافر اور منافق تو مسلمان
خدا کا قابو نہیں ہوتا اس پر وہاں سخت میاں داری آئی پس سمجھتا ہے کہ اب میں چلا اور زندگی سے یاروں پر جاتا ہے وہ کیا خاک چٹکا ہو گا پس جہاں گرا نہیں اٹھتا پس
خس کہ جہاں پلکیں نے حیدر اکبر میں چشم طود دیکھا وہ لوگ جن کو خداوند کریم کی طرف تو پھر نہیں ان کی مصیبت آئی تو کسی یا مذمت سے الگ کئے گئے یا بادشاہ وقت
کا ان پر قابو ہوا پس چند ہی روز میں رنج میں مبتلا ہو کر دنیا سے چلتے ہوئے کسی طرح ان کا غم غلط نہیں ہوا اور جن لوگوں کو خداوند کریم کے فضل و کرم (باقی صفحہ ۴۱۵)

حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

اور ذکر مابین الی زائدہ نے کہا اس کو امام مسلم نے وصل کیا، مجھ سے سعد بن ابی سہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن کعب نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

۶۰۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هَلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ بَعْثِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْحَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مَنْ حَبَتْ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَاتَهَا فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَنَفَّأَ بِاللَّكَةِ وَالْفَاجِرُ كَالزَّرْدَةِ صَمَاءٌ مُعْتَدِلَةٌ حَتَّى يَقْضِيَهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ .

ہم سے ابی ہاشم بن منذر نے بیان کیا کہا مجھ سے محمد بن فلیح نے کہا مجھ سے والد قلیع بن سلیمان نے انہوں نے ہلال بن علی سے جو بنی عامر بن لؤی کے قبیلے سے تھا دان کا مولیٰ تھا، انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی مثال جیسے کھیت کا ہر ہیرا نرم پروا ہوا آتی تو جھک گیا پھر جب ہوا تنم گئی تو سیدھا ہو گیا ایسے ہی مسلمان بھی بلا آنے سے جھک جاتا ہے (پھر بلا رفع ہو جاتا ہے سیدھا ہو جاتا ہے اور بدکار (مناقی یا کافر) کی مثال سخت ششاد کی درخت کی طرح رکبت جھکتا ہی نہیں (جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو جڑ پر سے اس کو اکھاڑ دیتا ہے)

(فقیر مقرر ہے کہ ہر مکرر ہوتا ہے وہ دنیا کے واقعات کو یاد دینا دار بادشاہوں کے قباب و عایت کو محض لاشے اور نفرت سمجھتے ہیں ان کو ایک ہی فکر رہتی ہے کہ کہہ بادشاہ حقیقی ہم سے ناراض نہ ہو اور وہ کچھ جانتے جانتے لگے جائیں ان پر ذرا بھی اثر نہیں ہوتا ہر حال میں خوش اور غم رہتے ہیں جب میں عید آباد ہوں یا وہ اب اس سبب بعض بادشاہ وقت کے حکم سے اپنے عہدہ عالیہ سے جدا کیا گیا تو میرے دشمن یہ سمجھ گئے کہ اب میری زندگی خال ہے اور شاید میں بھی دوسرے دزدوں اور اہل عہدہ ملحد کی طرح چند ہی روز کا جھان ہوں مگر حق تعالیٰ نے مجھ پر وہ عایت فرمائی کہ اس نوال عہدہ اور خدمت کا مجھ پر ملتی بار بھی اثر نہیں ہوا پہلے سے زیادہ میں کھانے لگا اور افکار اور محنت کی کمی سے میری صحت اور قوی جہان میں خوب ترقی ہوئی اور دشمنوں سے اب تک اچھا ہوں اور تو بھی کسی کے دلا کی بدبست کیس زیادہ خوش رہتا ہوں خوب کھاتا ہوں بے ٹکری کے ساتھ پاؤں پچھو کر سوتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ان دنیا دار بادشاہوں کی دکر کی جاتے ہی مجھ کو اپنی دکر میں رکھ لیا اور نہایت عالی شان خدمت تو میری فرمائی کہ دیکھی کسی دنیا دار کو نصیب ہوتا مشکل ہے اور اس خدمت کی دکر کی انجام دہی بھی مجھ صنعت اور پیر اور کارہ سے اپنی طرف سے طاقت اور قوت دے کر کرائی میں کر دیکھ کر تمام دنیا دار تیر ہی تیس جلدوں کی کتاب ترجمہ صحیح بخاری مع شرح اور عظیم الشان جلدوں کی کتاب تفسیر و معنی سب نین سال میں پوری کر دیں پھر میرے پاس دشمنی نہ غور نہ مدگار آپ ہی سب اپنے ہاتھ لے لکھتا ہوں آپ ہی آپ صاف کر لیتا ہوں آپ ہی سہرتا ہوں آپ ہی اجزا مرتب کرتا ہوں آپ ہی تمام کتب سے مطالب کا انتخاب کرتا ہوں کیا یہ امر حیرت انگیز نہیں ہے اور کیا غیر تائید الہی اللہ عزوجل نے جو ان مستعد شخص بھی کئی آدمیوں اور علمائے مدے کرتے جو سے کاموں کو تین سال میں پورا کر سکتا ہے ماشاء اللہ ہرگز ممکن نہیں ذک فضل اللہ یتیم من یشاء میں خود حیران ہوں کہ جب میں ان متبرک کتابوں کو لکھنے بیٹھا تھا تو جیسے کوئی مجھ کو مشورہ بتاتا تھا میرا قلم روانی کے ساتھ چلا جاتا تھا ایک صفر مجھ کو لکھنا دشوار تھا ایک ایک جگہ ڈالتا اور جرد نہ تو ۱۲ منہ ۵ جہ (دو اشیا صغیرا) اس میں سفیان کے سماع کی حد سے صراحت ہے ۱۲ منہ ۵ جہ سیدر آباد میں ششاد کی طرح لمبا ایک سخت مزاج اکمل کبرا مزی شخص ہے اس پر کوئی آفت ہی نہیں آتی نہ کبھی بیمار ہوتا ہے ایک دن اس کے باب میں متفکر تھا اس وقت (دبائی بر صفر آئینہ)

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
إِنِّي صَعَصَعَةً أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ
يَسَارٍ أَبَا الْحَبَابِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ يَرِدِ اللَّهَ بِهِ خَيْرًا يُصِيبْ مِنْهُ.

باب ۳ شدة المرض

۶۰۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي
دَاوُدَ عَنْ قُسْرُوٍّ عَنْ عَائِشَةَ مَا
رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ
الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَا أَتَيْتُ النَّبِيَّ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوَعِّدُكَ
وَعَمَّا شَدِيدًا وَقُلْتُ إِنَّكَ لَتَوَعِّدُكَ وَعَمَّا شَدِيدًا
قُلْتُ إِنَّ ذَلِكَ بِأَنْ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلَ مَا
مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَاقَتْ اللَّهُ عَنْهُ
خَطَايَا كَمَا كُفَّاتُ وَرَقُ الشَّجَرِ.

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیس نے بیان کیا کہا ہم کو امام
مالک نے خیر دی انہوں نے محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن ابن ابی صہرہ
سے انہوں نے کہا میں نے سعید بن لیسا سے ابو الجباب سے سنا وہ
کہتے تھے میں نے ابو ہریرہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے جس شخص کو اللہ بھلائی پہنچانا چاہتا ہے دُعا کرتے ہیں اس کے
لئے بڑے بڑے دے دے میں تو اس پر مصیبت ڈالتا ہوں۔

باب بیماری کی سختی کوئی بری چیز نہیں ہے۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے
انہوں نے اعش سے دوسری سند امام بخاری نے کہا مجھ سے بشر
بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعش سے انہوں
نے ابو دائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت
عائشہ سے انہوں نے کہا میں نے بیماری کی سختی اتنی کسی پر نہیں دیکھی
جتنی اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی تھی۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری
نے انہوں نے اعش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے
کہا عارث بن سوید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں
نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس حال میں آیا کہ آپ
کو سخت تپ چڑھی ہوئی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو
بہت سخت تپ آیا کرتی ہے اس لئے کہ آپ کو دوسرا اجر ملتا ہے آپ
نے فرمایا ہاں جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ
سے اس کے گناہ ایسے جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت کے پتے جھڑپڑے ہیں

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس حدیث کا خیال اللہ تعالیٰ نے دل میں ڈالا مجھ سے کہا گیا تھا کہ مکرر ایک بارگی اس پر آفت آنے کی چیز نہیں لگے گی

۱۲ منہ ۵ ۵ ۵

- درجہ طہارت کے لئے طہارے سے آدھا ہے ۱۲ منہ -

بَابُ ۳۱۷ أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْفِيَاءُ
ثُمَّ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ

۶۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ الْحَرِثِ بْنِ
سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُدْعَى فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُدْعَى وَعُكَّ شَدِيدًا
قَالَ أَجَلُ إِيَّايَ أَوْ عَكَ كَمَا يُدْعَى رَجُلَانِ مِنْكُمْ
قُلْتُ ذَلِكَ بَانَ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلُ ذَلِكَ
كَذَلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذَى
شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ
كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا

بَابُ ۳۱۸ وَجُوبُ عِبَادَةِ الْمَرِيضِ
۶۰۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي
مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّعِمُوا الْجَائِعَ وَعَوِّدُوا
الْمَرِيضَ وَقُلُوا الْعَاقِي
۶۰۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ حَدَّثَنَا

باب سب سے زیادہ آزمائش پیغمبروں کی ہوتی ہے پھر اسی طور
میں آدمی زیادہ مرتبہ والا ہوتا ہے اتنی ہی آزمائش زیادہ ہوتی ہے۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابو حزمہ سے انہوں نے
ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سہید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود
سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ کو تپ
جڑھی ہوئی تھی میں نے کہا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے آپ کو بہت سخت
تپ آیا کرتی ہے آپ نے فرمایا ہاں تم میں سے دو شخصوں کے برابر
مجھ اکیلے پر تپ کی سختی ہوتی ہے میں نے کہا یہ اس لئے کہ حق تعالیٰ
نے آپ کے لئے دو ہزار اجر رکھا ہے آپ نے فرمایا ہاں تپ پر کیا
موقوف ہے اور مجھ پر کیا منحصر ہے جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچی
ایک کانٹا لگنے کے برابر یا اس سے بھی کم دیا اس سے زیادہ اللہ
تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دے گا جیسے درخت
اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے ایک پتہ بھی نہیں رہتا بالکل ٹھونٹھڑ
جاتا ہے۔

باب بیمار پر کرنا واجب ہے
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو حوانہ (وضاح)
یشکری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو داؤد اور
ابن سلمہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعرئی سے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور بیمار کو پوچھنے کے لئے جاؤ اگرچہ
کوئی بیمار کی ہر اور قیدی کو قید سے چھڑاؤ۔
ہم سے حفص بن معتمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے

۱۔ ان پر مصیبت اور تکلیف آتی ہے ۲۔ اس کا مطلب اس طرح پر نکاح پیغمبروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قیاس کیا اور جب پیغمبروں پر بوجہ انبیاء
قرب الہی کے مصائب زیادہ ہرے تو اولیاء اللہ میں بھی یہی نسبت ہے جی جتنا قرب الہی زیادہ ہوگا تکلیف اور مصائب زیادہ ہوں گے ہمارے امام احمد بن حنبل
اور شرح اسلام میں یہی ہر مصائب گزرے ہیں ان کو دیکھو اور اسی سے ان کا تقرب الہی معلوم کر سکتے ہو اور امام بخاری نے ہر جزو باب قائم کیا ہے وہ دیکھو ایک
حدیث ہے جس کو طبری نے نکالا سعد بن ابی وقاص سے امام بخاری نے اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے اس حدیث کو رد کیا ہے ۳۔ انہوں نے کہا فرض ہے (باقی صفحہ آئندہ)

شَجَبَةٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ
مُعَوِيَةَ بْنَ سُؤَيْدِ بْنِ مِقْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَازِبٍ
قَالَ أَمَرَ نَارِسُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ
وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ. فَهَانَا عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَ
الْفُضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْيَبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ
وَعَنِ الْقِسْبِيِّ وَالْمَيْثَرَةِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَتَّبِعَ الْجَنَازَ وَ
نَعُوذَ الْمَرِيضَ وَنُقَشِيَ السَّلَامَ.

بَابُ عِبَادَةِ الْمُغْنَى عَلَيْهِ

۶۰۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ
عَنِ ابْنِ الْمُبَرِّكِ رَسِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ
مَرَضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعُودِي وَأَبُوئِي وَحُمَا مَا شِئَا فَوَجَدَانِي أَعْمَى عَلَى
فَتْرَضٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءًا
عَلَى قَائِفَتٍ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْبَحُ فِي مَا لِي كَيْفَ أَقْبُضُ فِي مَا لِي
فَلَمْ يُجِبْنِي شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ.

بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ مِنَ الزَّوْجِ

۶۱۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ
إِبْنِ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ
قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ أَهْلَ أَهْلًا
مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ

کہا مجھ کو اشعث بن سلیم نے خبر دی کہ ابی میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن
سے سنا انہوں نے بلوہ بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا سات باتوں سے منع فرمایا ہم کو منع
کیا سونے کی انگوٹھی (یا چھلہ) پہننے سے اور حریر اور دیا اور متبرق اور
قسمی سے (یہ چاروں ریشمی کپڑوں کی قسمیں ہیں) اور ریشمی زین پوش لٹے
اور حکم دیا ہم کو جنازوں کے ساتھ جانے کا (دفن تک) اور بیمار کو پوچھنے
کا اور سلام کو فاش کرنے کا۔

باب جو آدمی بیہوش ہو جائے اس کو دیکھنے جانا

ہم سے عبد اللہ بن محمد بن محمد بن مسندی نے بیان کیا کہ ابی ہم سے سفیان
بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ
سے سنا وہ کہتے تھے ایک بار میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما چلتے ہوئے میرے دیکھنے کو آئے تو دیکھا میں بیہوش
ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا مستعمل پانی
مجھ پر ڈالا مجھ کو ہوش آگیا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کو کیا کروں آپ
نے کچھ جواب نہ دیا اس کے بعد میراث کی آیت تری (یوسف علیہ السلام) تک
پاؤں ریا چ رک جانے سے جس کو مرگی کا عارضہ ہو اسکی فضیلت

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ابی ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے
عمران بن مسلم سے کہا مجھ سے عطاء بن ابی رباح نے بیان کیا کہ ابی ہم سے
ابن عباس نے کہا میں تجھ کو ایک بہشتی عورت دکھلاؤں میں نے کہا ضرور
دکھلائیے انہوں نے کہا دیکھو یہ سائلی عورت (سیرا) آنحضرت صلی اللہ علیہ

(بقیہ صفحہ ۴۱۹) واؤی لایں قول ہے مجھ کے نزدیک سنت ہے لیکن مراد مسلمان کی بیمار پرسی ہے کافروں کی بیمار پرسی واجب نہیں ۱۲۰۰ھ میں طرح طرح کے معجزہ جو
علم سے قید کیا گیا جو ۱۲۰۰ھ (مواضع صفحہ ۴۱۹) ۱۰۰ھ اس روایت میں راوی بہت سی باتیں چھوڑ دی ہیں ساتویں بات جو منع ہے وہ پابندی کے برتن ہیں جیسے دوسری
روایت میں مذکور ہے جو اوپر گندی ۱۲۰۰ھ باقی چار باتیں دوسری روایت میں مذکور ہیں جو اوپر گندی ۱۲۰۰ھ اللہ کی راہ میں دسے جاؤں یا قسیم کروں تو کیوں مگر قسیم کروں ۱۲۰۰ھ

السُّودَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنْ أَصْبَحُ وَإِنْ أَتَيْتُكَ فَادْعُ اللَّهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبِرْتِ ذَلِكَ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكَ فَقَالَتْ فَقَالَتْ إِنْ أَتَيْتُكَ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكَشِفَ فِدَعَا لَهَا -

۶۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ ابْنِ جَرِيحٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ رَأَى أَمْرًا زُفَرَ نِكَاحُ أَمْرًا طَوِيلَةً سَوْدَاءُ عَلَى سِتْرٍ الْكَعْبَةِ -

بَابُ فَضْلِ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ ۶۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْيَاقُوتُ قَالَ حَدَّثَنِي بَنُ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَعْبَةَ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ اللَّهَ قَالَ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتِهِ فَصَبِرْ عَوَظْنُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةُ يَرِيدُ عَيْنِيهِ تَابَعَهُ أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ وَابْنُ ظَلَالٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

علیہ وسلم کے پاس آئی تھی کہنے لگی یا رسول اللہ مجھ کو مرگی کا عارضہ ہے (بیہوش) ہرگز گڑبڑتی ہوں میرا ستر کھل جاتا ہے اللہ سے دعا فرمائیے میرا عارضہ جاتا رہے آپ نے فرمایا اگر تو صبر کرے تو تجھ کو (آخرت میں) بہشت ملے گی اور اگر تو چاہتی ہے تو میں دعا کرتا ہوں اللہ تجھ کو اچھا کر دے وہ کہنے لگی نہیں میں صبر کرتی ہوں مگر میرا بدن کھل جاتا ہے (یعنی بیہوشی میں) آپ اللہ سے یہ فرمائیے کہ میرا ستر نہ کھلے کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی -

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو غلڈ بن یزید نے خبر دی انہوں نے ابن جریر سے کہا مجھ کو عطاء بن ابی رباح نے انہوں نے اس عورت کو جس کی کنیت ام زفر تھی کہے کہ پرچہ کے پاس دیکھا ایک نبی کالی عورت تھی

بَابُ جِسْرِ كَيْ بِنِيَّ جَانِي رَهْ اس کے کاٹنے اب ہم سے عبد اللہ بن یوسف تبینی سے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن عبد اللہ بن ہارون نے انہوں نے عمرو سے ہر مطلب بن عبد اللہ بن خطاب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب میں اپنے (مسلمان) بندے کی دو لوئی آنکھیں لے لیتا ہوں وہ صبر کرتا ہے تو میں ان کے بدل اس کو بہشت دیتا ہوں عمرو کے ساتھ اس حدیث کو اشعث بن جابر نے (اس کو امام احمد نے نقل کیا) اور ظلال بن ہلال نے بھی انس سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت سے

۱۵ دنیا کی تکلیف رہے تو رہے چند روزہ ہے ۱۶ منہ ۱۷ ہر ایک روایت میں یوں ہے کہ وہ عورت کہنے لگی میں شیطان غیبت سے ڈرتی ہوں کہیں مجھ کو نکال کرے آپ نے فرمایا جب تجھ کو یہ ڈر ہو کہ مجھ سے کہے کہ کبھی کے پردوں سے نکال جاتی ہوں نے کہا اس عورت کے پیچھے پر آپ نے ہاتھ لگا دیا وہی ہوتی یا جس جمن کے پیچھے پر آپ ہاتھ مار دیتے وہ اچھا ہو جاتا اس عورت کو جن کے پیچھے سے مرگ کا عارضہ ہوتا ہوا اور علاج ہے امام ابن تیم نے کہا جب کوچن برس کی عمر میں وہی وجہ سے مرگ کا عارضہ پیدا ہو تو وہ علاج ہے عمری عبد اللہ صاحب مرحوم ہر فرنگی محل کے علما میں علم حدیث کا بہت شوق رکھتے تھے اسی مادہ میں مبتلا ہوئے آخر میں جوانی ۳۵ سال کی عمر میں انتقال کیا - انشاء اللہ الہم راجعون - ۱۷ منہ ۱۸ - - - - -

يَا كَذَّابٌ عِيَاذُكَ النَّسَاءُ الرَّجَالُ
وَعَادَتُ أُمِّ الدَّرَدَاءِ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ
مِنَ الْأَنْصَارِ۔

۹۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ تَالِيفٍ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ
لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ وَعَكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ ۖ قَالَتْ فَذَلِكُنَّ
عَلَيْهَا قُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ يَخُذُكَ وَيَا بِلَالُ
كَيْفَ يَخُذُكَ قَالَتْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ
الْحُمَّى يَقُولُ ۖ

كُلُّ أَمْرٍ مِّمَّصْبَرٍ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَذْنِي مِنْ شِمَاكِ لَعَلَّهُ
وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَتَتْهُ عَنْهُ يَقُولُ ۖ
الْأَلَيْتُ شِعْرِي هَلْ إِبْرَيْتَنِي لَيْلَةً
يُؤَادٍ وَحَوْلِي إِذْ خَرْتُ وَجِلِيلُ
وَهَلْ أَرَدَنِي يَوْمًا مِّبَاكَ جَنَّةُ
أَوْ هَلْ تَبَدَّدَنِي شَامَةً وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَدَّتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ
حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ
اللَّهُمَّ وَصِّحْهُمَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِهِمَا
صَاعِيهَا وَانْقُلْ حُمَاهَا فَاجْعَلْهُمَا
يَا الْحَقُّوۃُ۔

باب عورتیں مردوں کو بیماری میں پڑ چھنے کے لیے جاسکتی ہیں
اور ام درؤ (ہجیر) نے مسجد والوں میں سے ایک انصاری کی عیادت کی
(اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے
انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مینہ
میں تشریف لائے تو ابوبکرؓ اور بلالؓ کو بخارا آیا حضرت عائشہ کہتی ہیں میں ان
کے دیکھنے کو گئی میں نے والد سے کہا باوا کیوں کیسا مزاج ہے بلال کیوں
تم کیسے ہو حضرت عائشہؓ نے کہا ابوبکرؓ مدینہ کو جب بخارا آتا تو وہ یہ
شعر پڑھتے۔

اپنے گھر میں صبح کرتا ہے ہر اک فرد بشر
موت اس کی جوتی کے تسمے سے ہے نزدیک تر
اور بلالؓ کا جب بخارا آتا تو یہ شعر پڑھتے۔

کب الہی مجھ کو مکہ میں ملے گی ایک راست
جب آگے ہوگی میرے چاروں طرف آؤں جلیل
کب مجھ پانی دیکھوں گا جو ہے آب حیات
یا الہی کب میں شامہ دیکھوں گا کب میں طفیلؐ

حضرت عائشہؓ نے کہا پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئی آپ کو خبر دی (کہ بلالؓ کا یہ حال ہے) کہ (لوٹ جانے کی آرزو
کر رہے ہیں) آپ نے دعا فرمائی یا اللہ مدینہ کی محبت ہمارے دلوں
میں ایسی ڈال دے جیسی مکہ کی تھی یا اس سے بھی زیادہ یا اللہ مدینہ
کی ہر اصحت خیر کر دی اور اس کے مد اور صلح میں برکت دے اور
مدینہ کا بخارا جھفہ میں بھیج دے۔

باب ۳۲ عِبَادَةُ الصَّبِيَّانِ

۶۱۴۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ ابْنَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْهُ إِلَيْهِ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدُ قَائِلٌ يُحْسِبُ أَنَّ ابْنَتِي قَدْ حَضَرَتْ فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهَا السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ اللَّهَ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسْتَقَرٌّ فَلَمْ تَحْتَسِبْ وَلِتَصْبِرِ فَإِنَّكَ سَلَتْ نَفْسَهُ عَلَيْهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا فَرَفَعَ الصَّبِيَّ فِي فِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَفْعَقُ فَفَاضَتْ عَيْنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ وَضَعَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَلَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الرَّحْمَاءَ.

باب ۳۳ عِبَادَةُ الْأَعْمَاءِ

۶۱۵۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَبْعُدُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى

باب ۳۴ بَحُولُ الْبِمَارِ بِرَسُولِ اللَّهِ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عاصم بن سلیمان نے خبر دی کہا میں نے ابو عثمان مہندی سے سنا وہ اسامہ بن زید سے روایت کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (علیہا حضرت زینب) نے آپ کے پاس کہلا بھیجا کہ میری بچی مرنے کے قریب ہے آپ تشریف لائیے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں تھا اور سعد بن عبادہ اور ابی بن کعب تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جواب میں) سلام کہلا بھیجا اور فرمایا اللہ کا مال ہے جو (چاہے ہو) لے جو چاہے دے اور شخص کی زندگی ایک مہینہ اس نے ٹھہرا رکھی ہے تو صبر کرو اور اللہ سے ثواب مانگو صاحبہ زہرا صاحبہ نے پھر قسم دے کر کہا بھیجا کہ نہیں تشریف لائیے آخر آپ کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ ہی کھڑے ہوئے (علیہا حضرت زینب) کے مکان پر پہنچے، بچی کو اٹھا کر آپ کی گود میں ڈال دیا اس کا اخیر وقت تھا سانس اٹک رہی تھی یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ رونا کیسا آپ نے فرمایا یہ تو اس رحم کا اثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے جن بندوں کے دل میں چاہا رکھا اور اللہ ان ہی بندوں پر (زیادہ) رحم کرے گا جو اس کے بندوں پر رحم کرتے ہیں۔

باب ۳۵ بَحُولُ الْبِمَارِ بِرَسُولِ اللَّهِ

ہم سے معمر بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن عمار نے کہا ہم سے خالد عذام نے انہوں نے حکمر سے انہوں نے ابن عباس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار (قیس بن ابی حاتم) کے پوچھنے کو تشریف لے گئے (وہ بیمار تھا) آپ کی عادت تھی جب کسی بیمار کو پاس تشریف لے جاتے اس کے پوچھنے کو تو فرماتے

مَرِيضٌ يَعُودُ ۚ فَقَالَ لَهُ لَا يَأْسَ طَهُورًا
شَاءَ اللَّهُ قَالَ قُلْتَ طَهُورًا كَلَّا بَلْ هِيَ
حَتَّى تَقُودَ أَوْ تَتَوَدَّ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تَزِيرُهُ
الْقُبُورُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَعَمْ إِذَا

بَابُ عِيَادَةِ الْمَشْرُكِ

۶۱۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَلَامًا لِيَهُودَ
كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَرَّضَ فَاتَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعُودُهُ فَقَالَ أَسْلَمُ فَأَسْلَمَ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ لَمَّا خِصَمَا أَبُو طَالِبٍ جَاءَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ إِذَا عَادَ مَرِيضًا فَخَضَرَتِ الصَّلَوةُ فَصَلَّى بِرِجْلِ جَمَاعَةٍ

۱۵ - دوسری روایت میں یوں ہے اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا باپ نے کہا ابراہیم القاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہیں وہ ماں سے آخر وہ مسلمان ہو گیا
یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے امام بخاری نے اس باب میں ان حدیثوں کو لاکر یہ ثابت کیا کہ اپنے ذکر اور غلاموں تک کی اگر وہ بیمار ہوں عبادت کرنا سنت ہے چاہے وہ
غریب مسلمانوں کی انہوں نے انہوں میں معلوم نہیں مسلمانوں میں کیا فرویت پیدا ہو گئی ہے کہ غریب لوگوں کی عبادت کو نہیں جلتے نہ ان کے جنانہ سے میں شریک
ہوتے ہیں عبادت بھی کرتے ہیں تو اپنے برابر ولے دنیا داروں کی جہ سے یہ ڈرتے ہیں کہ اگر ان کی عبادت نہ کریں گے تو وہ ہم کو ضرر پہنچائیں گے حاصل کلام یہ کہ
اللہ کے لیے کوئی کام نہیں کرتے محض دنیا کی مصلحت پر چلتے ہیں ایسے مسلمانوں کا اسلام میں کیا محترم ہے یہ صرف نام کے مسلمان ہیں اور حقیقی اسلام کی ان
میں ہرگز نہیں ہے اس پر یہ شکایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر یہ نعمتیں اتھائی ہے اور ساری حکومت نصاریٰ کو دے رکھی ہے کیسے آپ مسلمان
کہاں سے ہوتے کیا باپ دادا کے مسلمان ہونے سے کوئی مسلمان ہو جاتا ہے اسلام کے ہتھے تو گردن رکھ دینے کے ہیں جیسے فرمایا جلی من اسلم وجہ اللہ یعنی شریعت
کے تمام احکام بدل دجان مان لینا اور ان پر چلنا باپ دادا غافلان کی ہر ایک رسم جو شریعت کے خلاف ہو اس پر خاک ڈالنا تب اسلام پورا ہو جاتا
ہے ۱۶ منہ -

۱۶ - یہ حدیث تفسیر سورہ قصص میں موصول گزر چکی ہے ۲ منہ -

کچھ فکر نہیں انشاء اللہ اچھے ہو جاؤ گے (اس گنوار سے بھی آپ نے یہی
فرمایا) وہ کہتے تھے کیا کہنے لگا آپ نے کیا فرمایا اچھے ہو جاؤ گے ہرگز اچھا
نہیں ہوں گا یہ تو ایک (سخت) بیمار ہے (جانے والا نہیں) جو ایک
بڑے پر جس کو قبر تک پہنچا کر رہے گا جو خوش ہو رہا ہے یا حملہ کر رہا ہے
آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی سہی (یعنی مر جائے گا)
باب مشرک کی بیماری پر پرسی کرنا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید
نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے ایک یہودی کا لڑکا
(عبدالوس نامی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اتفاق
سے وہ بیمار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پوچھنے کو تشریف
لائے اور فرمایا ارے مسلمان ہو جاوہ مسلمان ہو گیا اور سعید بن مسیب
نے اپنے والد (مسیب بن حزن) سے نقل کیا جب ابو طالب مرنے
لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دیکھنے کو تشریف
لائے

باب اگر کسی بیمار کو پوچھنے جائیں اور نماز کا وقت آجائے بیمار نماز پڑھا لے تو کیسا۔

۱۵ - دوسری روایت میں یوں ہے اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا باپ نے کہا ابراہیم القاسم صلی اللہ علیہ وسلم جو فرماتے ہیں وہ ماں سے آخر وہ مسلمان ہو گیا
یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے امام بخاری نے اس باب میں ان حدیثوں کو لاکر یہ ثابت کیا کہ اپنے ذکر اور غلاموں تک کی اگر وہ بیمار ہوں عبادت کرنا سنت ہے چاہے وہ
غریب مسلمانوں کی انہوں نے انہوں میں معلوم نہیں مسلمانوں میں کیا فرویت پیدا ہو گئی ہے کہ غریب لوگوں کی عبادت کو نہیں جلتے نہ ان کے جنانہ سے میں شریک
ہوتے ہیں عبادت بھی کرتے ہیں تو اپنے برابر ولے دنیا داروں کی جہ سے یہ ڈرتے ہیں کہ اگر ان کی عبادت نہ کریں گے تو وہ ہم کو ضرر پہنچائیں گے حاصل کلام یہ کہ
اللہ کے لیے کوئی کام نہیں کرتے محض دنیا کی مصلحت پر چلتے ہیں ایسے مسلمانوں کا اسلام میں کیا محترم ہے یہ صرف نام کے مسلمان ہیں اور حقیقی اسلام کی ان
میں ہرگز نہیں ہے اس پر یہ شکایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر یہ نعمتیں اتھائی ہے اور ساری حکومت نصاریٰ کو دے رکھی ہے کیسے آپ مسلمان
کہاں سے ہوتے کیا باپ دادا کے مسلمان ہونے سے کوئی مسلمان ہو جاتا ہے اسلام کے ہتھے تو گردن رکھ دینے کے ہیں جیسے فرمایا جلی من اسلم وجہ اللہ یعنی شریعت
کے تمام احکام بدل دجان مان لینا اور ان پر چلنا باپ دادا غافلان کی ہر ایک رسم جو شریعت کے خلاف ہو اس پر خاک ڈالنا تب اسلام پورا ہو جاتا
ہے ۱۶ منہ -

۱۶ - یہ حدیث تفسیر سورہ قصص میں موصول گزر چکی ہے ۲ منہ -

۶۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ
يَعُودُونَ فِي مَرَضِهِ فَصَلَّى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوا
يُصَلُّونَ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَجْلِسُوا فَلَمَّا
فَرَغَ قَالَ إِنَّ أَلَمًا مَرُّيُوتَرِيهِ فَإِذَا سَرَكِعَ
فَاذْكُرُوا مَا زِلْتُمْ فَارْفَعُوا وَإِنْ صَلَّيْتُمْ جَالِسًا
فَصَلُّوا جُلُوسًا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْحَبِيبِيُّ
هَذَا الْحَدِيثُ مَنْسُوحٌ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَمَا صَلَّي صَلَّي قَاعِدًا وَ
النَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامًا -

بَابُ ۳۸ - وَضِعَ الْيَدِ عَلَى الْمَرِيضِ

۶۱۸ - حَدَّثَنَا الْبُكَيْرِيُّ بْنُ بَرَاءٍ هِشَامٌ أَخْبَرَنَا
الْجُعَيْدُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ
تَشَكَّيْتُ بِسَكَّةٍ شَكَا شَدِيدًا فَجَاءَنِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ
يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَتْرُكُ مَا لَا وَرَاقِي لَهُ
أَتْرُكُ إِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً فَأَوْصِي
بِثَلَاثِي مَا لِي وَأَتْرُكُ الثَّلَاثَ فَقَالَ

ہم سے محمد بن مشن نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید ظہران
نے کہا کہ ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا کہ عروہ نے خبر دی کہ انہوں نے
حضرت عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے آپ کے اصحاب
پوچھنے کو گئے (نماز کا وقت آگیا تو) آپ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی
لیکن صحابہ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے لگے آپ نے اشارے سے
فرمایا بیٹھے جاؤ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اس لیے ہے کہ
اس کی پیروی کی جائے جب وہ رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب
وہ (رکوع سے) سر اٹھاؤ تم بھی سر اٹھاؤ اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تم بھی بیٹھ کر نماز
پڑھو امام بخاری نے کہا عبد اللہ بن زبیر حمیدی کہتے تھے یہ حدیث منسوخ
ہے کس لیے کہ مرض موت میں اخیر نماز جو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے پڑھائی اس میں آپ بیٹھے تھے اور صحابہ آپ کے پیچھے
کھڑے تھے

باب بیمار پر ہاتھ رکھنا۔

ہم سے علی بن ابیہم نے بیان کیا کہ ہم سے سعید بن عبد الرحمن
نے خبر دی کہ انہوں نے عائشہ بنت سعد سے ان کے والد سعد بن ابی وقاص
نے کہتا کہ میں سخت بیمار ہو گیا (جب آنحضرت حج وداع میں تشریف
لے گئے تھے) تو آپ میرے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کیا
یا نبی اللہ میں بالدر ہوں اور ایک بچی (ام حکم کبریٰ) کے سوا میرا کوئی
وارث نہیں ہے آپ فرمائیے تو میں دو تہائی اپنے مال اللہ کی راہ میں دینے
کی وصیت کر جاؤں ایک تہائی (بچی کے لیے) چھوڑ جاؤں آپ نے

۱۵ اس کی بحث کتاب الصلوۃ میں گذر چکی ہے اور یہ بیان بروچا ہے کہ مرض موت کی حدیث اس قوی حدیث کی تابع نہیں ہو سکتی کیوں کہ احتمال ہے کہ قبلہ میاری میں آپ
کو یہ خیال درہا ہو کہ صحابہ کو بیٹھ کر پڑھنے کا حکم دینا دوسری اس حدیث کے بعض طرق میں ہے کہ ابو بکر صدیق ۱۴۴ تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صوفی ان کے بازو
بٹھا دیے گئے تھے جنہوں میں یوں ہے کہ صحابہ ابو بکر کی اقتدار کر رہے تھے اور دیگرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اب اگر کوئی کہے کہ پھر ابو بکر کو بیٹھ کر
پڑھنا لازم تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابو بکر کھڑے رہ کر نماز شروع کر چکے تھے اس لیے نہیں بیٹھے ۱۲ منہ ۱۲ - ۱۱ - ۱۰ - ۹ - ۸ - ۷ - ۶ - ۵ - ۴ - ۳ - ۲ - ۱ -

لَقُلْتُ فَأَوْصِي يَا لَتَصِفْ وَاتْرُكْ لَتَصِفْ قَالِ
لَا قُلْتُ فَأَوْصِي يَا لَتَكُتِ وَاتْرُكْ لَهَا التَّلَتَيْنِ
قَالَ التَّلْتُ وَالتَّلْتُ كَثِيرٌ ثُمَّ دَضَعَ يَدَهُ
فِي جَبْهَتِهِ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَبَطْنِي
ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَآتِيهِمْ لَسْ
هَجْرَتَهُ فَمَا زِلْتُ أَحْدُ بَرْدَهُ عَلَى
كَبِدِي فِيمَا يُخَالِدُنِي حَتَّى السَّاعَةِ -

۶۱۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْحَرِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَاكَ فَمَسَسْتُهِ بِيَدِي
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تُوعَاكَ دَعَاكَ شَدِيدًا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ
أَوْعَاكَ كَمَا يُوعَاكَ رَجُلَانِ مِنْكُمْ فَقُلْتُ ذَلِكَ أَتَى
لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَمَّ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَنْ
مُسْلِمٌ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ غَيْرِنَا سِوَاكَ لَا أَحْطَ اللَّهُ
لَهُ سَبْتًا تَهْ كَمَا فَحَطَ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا -

۶۲۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْحَرِثِ بْنِ
سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَمَسَسْتُهِ وَهُوَ يُوعَاكَ دَعَاكَ

فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا آدھے مال کی وصیت کر جاؤں آدھا بچی کے لیے
چھوڑ جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال کی وصیت کر جاؤں
دو تہائی بچی کے لیے چھوڑ جاؤں آپ نے فرمایا ہاں تہائی کی وصیت کر سکتا ہے
تہائی بہت ہے پھر آنحضرت نے میری پیشانی پر ہاتھ رکھا اور میرے منہ
اور پیٹ پر ہاتھ پھرایا اس کے بعد یوں دعا کی یا اللہ
سعد کو شفا دے، اس کی ہجرت پوری کر دے رک
میں اس کو مت مار جہاں سے ہجرت کر چکا تھا سعد کہتے ہیں اب تک
جب مجھے خیال آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی ٹھنک
اپنے جگر پر پاتا ہوں

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے انہوں
نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سويد
سے انہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعود نے بیان کیا کہا کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو سنت تپ چڑھی ہوئی تھی میں آپ کے پاس گیا اور ہاتھ لگا یا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو جب تپ آتی ہے بہت سخت
تپ آتی ہے آپ نے فرمایا ہاں (صحیح ہے) مجھ پر اتنی سخت تپ آتی ہے
جتنی تم میں سے دو آدمیوں کی تپ ملاؤ (یعنی تہاں دوتی) میں نے
کہا آپ کو ثواب بھی دو ہر ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اس کے بعد ارشاد
فرمایا جس مسلمان کو کوئی تکلیف بیماری وغیرہ ہو تو اللہ اس کے گناہ جھٹ
دے گا جیسے درخت (خرماں کے موسم میں) اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

باب بیماریا سے باتیں کرنا اور بیمار کا جواب دینا۔
ہم سے عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے
اعمش سے اور انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث
بن سويد سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ بیمار تھے میں نے کہا آپ کو

شَدِيدًا أَفْقَلْتُ إِنَّكَ لَتَوَعَّكَ وَعَمَّا شَدِيدًا وَ ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أَجَلَ وَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ آذَى إِلَّا حَاطَتْ عَنْهُ خَطَايَا كَمَا تَحَاطُّ وَدَقَّ الشَّجَرُ .

۶۲۱- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ يَعُودُهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ كَلَّابٌ حَتَّى تَقُومَ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ كَيْسًا تَزِيرُهُ الْقُبُورَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِذَا .

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ رَاكِبًا وَ مَا شِئًا وَ رَدًّا عَلَى الْحِمَارِ .

۶۲۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَةَ ابْنَةِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَاْفٍ عَلَى قُطَيْفَةٍ قَدْرِيَّةٍ وَ ارْدَفَ أَسَامَةَ وَ رَأَاهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ جَبَادَةَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْصَةَ وَ ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَ فِي الْمَجْلِسِ اخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمَشْرِكِينَ عَبْدُ اللَّهِ الْأَوَّلَانِ وَ الْيَهُودُ وَ فِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دُوَاعَةَ

بہت سخت بیمار پڑھا کرتا ہے اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ کو یہ منظور ہے آپ کو دوسرا ثواب ملے آپ نے فرمایا ہاں جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے (خزاں میں) درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

ہم سے اسحاق بن شاپین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبد اللہ طعان نے انہوں نے حکمران سے انہوں نے ابن عباس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص (گنوار قیس بن ابی حازم آپاس اس کے پرچھے کو گئے (وہ بیمار تھا) آپ نے (علات کے موافق) فرمایا کچھ فکر نہیں انشاء اللہ اچھا ہو جائے گا وہ (کم بخت) کیا کہنے لگا واہ اچھا ہونے کی ایک ہی کہی یہ تو بیمار کا جوش یا حملہ ہے ایک بوڑھے (فرقت) پر اس کو قبروں کی زیارت کر اگر رہے گا آپ نے فرمایا ہاں ایسا ہے تو خیر ہی سہی (تیری قسمت میں مرنا ہے تو مر)

بَابُ پیدل یا سوار ہو کر یا گدھے پر دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر بیمار پرسی کرنا۔

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عمرہ سے ان کو اسامہ نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے پہلے اس پر پالان لگائی پھر فک کی چادر اس پر ڈالی اور اسامہ کو اپنے پیچھے (گدھے پر) بٹھلایا آپ سعد بن عبادہ کو پہنچے چلے (وہ بیمار تھے) یہ واقعہ بدر کی لڑائی سے پہلے کا ہے رستے میں ایک مجلس پر سے گزرے جس میں عبد اللہ بن ابی بن سلول (مناقی مشہور) بیٹھا ہوا تھا اس وقت تک عبد اللہ (ظاہر میں بھی) مسلمان نہیں ہوا تھا اس مجلس میں سب قسم کے لوگ تھے کچھ مسلمان کچھ مشرک بت پرست کچھ یہودی عبد اللہ بن رواحہ (مشہور صحابی بھی) وہیں بیٹھے تھے خیر

۱۵- فک ایک شہر رستی ہے وہاں چادر بنی تھیں ۱۵

فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةً الدَّابَّةِ
خَسَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَةَ بِرِدَائِهِ قَالَ
لَا تُفَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَوَقَفَ وَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ
فَنَزَلَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ أَبِي يَاسِيَتَا الْمَرْءَانِ لَوْ أَحْسَنَ مِمَّا
تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَانِي فِي مَجْلِسِنَا وَ
ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمِنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ
عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ سَرَّاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَاغْشَيْنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَاتَا حُبُّ ذَلِكَ
فَاَسْتَبَتَ الْمُسْلِمُونَ وَالشُّرُكُونَ وَالْيَهُودُ
حَتَّى كَادُوا يَتَنَاقَرُونَ فَلَمَّا بَزَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ
حَتَّى سَكَنُوا فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ
عَبَادَةَ فَقَالَ لَهُ أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ
مَا قَالَ أَبُو جَبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي قَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْفُ
عَنْهُ وَاصْفَحْ فَلَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ
مَا أَعْطَاكَ وَلَقَدْ اجْتَمَعَ أَهْلُ هَذِهِ
الْبَحْرَةِ أَنْ يَتَوَجَّوْهُ فَيَعَصِبُوهُ فَلَمَّا
رَدَّ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ
شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ الَّذِي فَعَلَ

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا اس مجلس کے قریب پہنچا اور
گدھا اگر مجلس والوں پر پڑنے لگی تو عبد اللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک
ڈھانپ لی اور کہنے لگا بھائی ہم پر گرد مت اڑاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا اخلاق دیکھیے آپ نے مجلس والوں کو سلام کیا (حالانکہ ان
میں کافر بھی تھے) اور گدھا ٹھہرا کر اسے ان کو اللہ کے (پسے دین کی طرف
بلا یا قرآن پڑھ کر سنایا اس وقت عبد اللہ کہنے لگا بھلے آدمی اس سے بہتر
کیا کلام ہو گا (مردود نے ٹھٹھے سے کہا اگر یہ سچی ہے تو تو بھی ہماری
مجلسوں میں ہم کو مت چھینرو اپنے گھر جا کر بیٹھو وہاں تمہارے پاس
کوئی آئے تو اس کو یہ کہانی سناؤ یہ سن کر عبد اللہ بن رواحہ نے کہا
نہیں یا رسول اللہ ہماری مجلسوں میں ضرور آکر سنایا کیجیے ہم کو یہ کلام
(قرآن شریف) بہت پسند ہے اب آپس میں (بحث ہو کر) گالی گھوج
ہونے لگی مسلمان مشرک یہود اڑنے لگے قریب تھا ایک دوسرے
پر حملہ کر بیٹھیں (متحیدار چلنے لگے) آپ ان کو سمجھانے لگے یہاں تک
کہ وہ خاموش ہو گئے اس وقت آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
جانور پر (گدھے پر) سوار ہوئے اور سعد بن عبادہ کی اس پہنچے (جو خنزیر)
کے رئیس تھے) آنحضرت نے سعد سے فرمایا (آج) تم نے البواب
یعنی عبد اللہ بن ابی کی باتیں نہیں سنیں سعد نے عرض کیا یا رسول
اللہ جانے دیجئے درگزر فرمائیے اللہ نے جو آپ کو دیا ہے۔ وہ دیا
ہے (کہ آپ کو ہم سب کا سردار بنایا) ہر ایہ تھا کہ (آپ کے تشریف
لانے سے پہلے اس بستی کے لوگوں نے یہ چاہا تھا کہ عبد اللہ کو اپنا
بادشاہ بنالیں اس کے سر پر بادشاہی کا تاج اور عمامہ رکھیں مگر خدا کو
منظور نہ تھا آپ سچا دین لے کر تشریف لائے یہ تجویز موقوف ہی تو
وہ جل گیا ہے (اس کو حسد ہو گیا ہے) اسی حسد کی وجہ سے اس نے اسے

لہ مردود بن النیس مزاج بنا رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی گرد مشک اور عطر سے بدرجہ عمدہ ہے ۱۱ منہ ۱۲ بجائی دیتے ہیں ہر اس میں لاف
کا کیا کام ہے ۱۲ منہ ۱۳ اس نے کسی شرارت اور تکبر کی باتیں کیں ۱۴ منہ ۱۵

بِهِ مَا سَأَلَتْ -

۶۲۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَمِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي لَيْسَ بِي رَأْيٌ بَعْلٍ وَلَا بَرْدٍ -

بَابُ ۳۸ قَوْلُ النَّبِيِّ إِنْ وَجِعَ أَوْ دَارَسَاكَ أَوْ اشْتَدَّتْ أَلْوَجَعُ وَقَوْلُ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ -

۶۲۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْنِ أَبِي يَحْيَى وَآيُوبُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ مَرْثِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَوْ قَدْ تَحْتَ الْقَدْرِ فَقَالَ أَيُّذِيكَ هَؤُلَاءِ سَأَلْتُكَ نَعْمَ فَدَعَا الْخَلَاقَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ أَمَرَنِي بِالنِّقَدَاءِ -

۶۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَبُو زَكَرِيَّا

(بے ادبی کی باتیں کہیں)

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہ ہم سے عبدالرحمن بن ہدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیماری میں میرے بوجھنے کو تشریف لائے نہ خیر پر سوار تھے نہ گھوڑے پر (بلکہ پیادہ تشریف لائے تھے)

باب بیماریوں کہہ سکتا ہے میں بیمار ہوں یا ہائے (مڑکڑے) ہوا جاتا ہے پھٹا جاتا ہے یا بھائی بہت تکلیف ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابراہیم بنیہ علیہ السلام نے فرمایا پروردگار مجھ کو بیماری لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابن ابی یحییٰ اور ابراہیم سختیانی سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلے سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر گزریے میں ہانسی کے تلے آگ لگا رہا تھا آپ نے فرمایا تجھے جوڑوں سے تکلیف ہے میں نے کہا جی ہاں (بڑی تکلیف ہے) آپ نے حجام کو بلایا اس نے میرا سر موڈ ڈالا اور آپ نے مجھ کو فدیہ دینے کا حکم دیا (یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔)

ہم سے ابو زکریا بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ہم کو سلیمان بن بلال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دم و کرم ملاحظہ فرمائیے سعد کے ایسا کہنے پر آپ نے عبد اللہ کا قصور معاف کر دیا اس سے کوئی مرلہ نہیں کیا مردود نے وہ شرارتیں کیں ہیں کہ خدا کی پناہ جنگ امد میں عین وقت پر اپنے ساتھیوں کو لے کر بھاگ آیا حضرت عائشہؓ پر سخت طوفان لگایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اذل کا لفظ کہا جس کا ذکر اس آیت میں ہے لیکن من الاعز ہذا الاذل مگر آپ نے اس کے مرنے تک ہمیشہ چشم پرشی کی مردود مگر کیا تو اس کے جنازے پر تشریف لے گئے نماز ادا کی اپنا کرتہ اس کو پہنایا، قدرت رکھ کر ایسے افلاق و بحر و غیر کے امد کوئی کر سکتا ہے اگر آپ دلا اشارہ فرماتے تو صابہ کرام اس منافق کے ٹکڑے لٹا دیتے خود اس کا بیٹا جو بکا مسلمان تھا اپنے باپ کا سر کاٹ لانے پر مستعد تھا ۱۲ منہ -

۱۲ جزیں میرے سر سے طبیب گریختیں ۱۲ منہ - - - - -

أَخْبَرَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ تَأَلَّتْ عَائِشَةُ بِوَاسِطَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ نَأْسْتَفْغِرُ لَكَ وَأَدْعُو لَكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاتَّكَلِيَاهُ وَاللَّهِ إِنِّي لَا ظَنُّكَ لِحُبِّ مَوْتِي وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَظَلَمْتُ أَخِي يَوْمَكَ مَعْرَسًا بَعْضُ أَدْوَاكِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَرَأْسُكَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوَّارِدُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى ابْنِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدُ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَمْنَنَ الْمُتَمَنِّونَ ثُمَّ قُلْتُ يَا أَبَى اللَّهِ وَ يَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ

۶۲۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَنُ بْنُ أَبِي هَبِيمٍ النَّبِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُدْعَى عَكَ فَمَسَسْتُهُ فَقُلْتُ لَاتَكَ لَتَوْعَكَ وَعَمَّا شَدِيدًا قَالَ أَجَلَ كَمَا يُوَعَكَ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ لَكَ أَجْدَانِ قَالَ نَعَمْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ

خبر دی انہوں نے یحییٰ بن سعید الخداری سے سنا انہوں نے کہا میں نے قاسم بن محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہؓ کے سر میں درد تھا کہہ رہی تھیں ہائے سر پٹا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تجھ کو کیا فکر ہے) اگر تو میری زندگی میں مرجائی گی میں تیرے لیے دعا اور استغفار کروں گا تب وہ کہنے لگیں ہائے مصیبت اللہ کی سول آپ میرا نام چاہتے ہیں میرے مرتے ہی (آپ کا کیا بگڑے گا آپ) اسی دل شام کو مزے سے ایک بی بی سے صحبت کریں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (تیری بیماری کیا ہے کچھ نہیں) میں کہہ رہا ہوں ہائے سر عائشہؓ کو بیکھ میں نے یہ قصد کیا کہ کسی کو بھیج کر ابو بکرؓ اور ان کے بیٹے عبد الرحمنؓ کو بھلا بھیجوں اور ابو بکرؓ کو اپنا جانشین کر جاؤں ایسا نہ ہو کہ میرے بعد کہنے والے کچھ اور کہیں (کہ خلافت ہمارا حق ہے) یا آرزو کر لیا کسی اور بات کی آرزو کریں (میں خلیفہ ہو جائیں) پھر میں نے (اپنے جی میں) کہا (اس کی ضرورت ہی کیا ہے) خود اللہ تعالیٰ (ابو بکرؓ کے سوا) اور کسی کو خلیفہ نہ ہونے دے گا نہ مسلمان اور کسی کی خلافت قبول کریں گے

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے کہا ہم سے سلیمان الغمش نے انہوں نے ابراہیم بن یزید تیمی سے انہوں نے حارث بن سواد سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپ پر تب چڑھی تھی میں نے ہاتھ پھیرا اور عرض کیا آپ کو ہمیشہ بہت سخت تپ آیا کرتی ہے آپ نے فرمایا (ہاں) جتنی تم میں سے دو شخصوں کو ملا کر میں نے کہا آپ کو اجر بھی دوٹائے گا فرمایا ہاں (مجھ پر کیا موقوف ہے) جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے بیماری کی یا اور کچھ اللہ اس کے

۱۔ پٹا جاتا ہے یعنی مجھ کو بہت تکلیف ہے یہ آپ کے وفات کی بیماری تھی ۱۲۔ سن ۵۵ھ جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا دیکھا ہی ہوا مسلمانوں نے ابو بکر صدیقؓ کو خلیفہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مات و مرج سب لوگوں کے سامنے ان کو اپنا جانشین نہیں کیا تھا مگر شعاو خداوندی ہی تھا کہ ابو بکر خلیفہ ہوں ان کے بعد عثمانؓ ان کے بعد علیؓ اور رضی بن کر رہا میں ۱۷۔ سن ۵۷ھ - - - - -

فَمَا سَمِعَا قَوْلَ اللَّهِ سَيَاتِهِ كَمَا تَحْمِلُ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا
 ۴۲۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَةَ أَخْبَرَنَا
 الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ
 قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَعُودُنِي مِنْ وَجَعٍ اسْتَنْدَنِي زَمَنٌ
 حَتَّى إِذَا لَمْ أَفْعَلْتُ بَلَّغَنِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَوَعَّاهُ وَأَنَا
 ذُو مَالٍ وَلَا يَرْتَضِي إِلَّا ابْنَةُ لِي أَفَاتَصَدَّقُ
 بِثُلُثِي مَالِي قَالَ لَا- قُلْتُ يَا سَطْرُ قَالَ
 لَا- قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيرٌ أَنْ
 تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ
 تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَلَنْ
 تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ
 إِلَّا أُجِزْتَ عَلَيْهَا حَتَّى مَا يَجْعَلَ فِي
 فِي أَمْرَاتِكَ-

بَابُ قَوْلِ الرِّاضِ قَوْمًا عَنِّي

۴۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسَ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
 هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ وَحْدَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

برائیاں اس طرح جھاڑ دے گا جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن
 عبد اللہ بن ابی سلمہ نے کہا ہم کو زہری نے خبر دی انہوں نے عامر بن سعد
 بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم (مکہ میں) جب میں بیمار ہوا تو میری عیادت کو تشریف لائے
 (یہ حمد الوداع کا واقعہ ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دیکھتے ہیں
 میری بیماری کس حد پر پہنچ گئی ہے جیسے کی توقع نہیں) اور میں مالدار
 آدمی ہوں میری وارث بس ایک لڑکی ہے (ام حکم) میں اپنا دو تہائی مال
 خیرات کر جاؤں آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا اچھا آدھا مال آپ
 نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا تہائی مال آپ نے فرمایا بس تہائی
 بہت ہے بات یہ ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو میں
 سے بہتر ہے کہ تو ان کو ناظر تلاش چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے
 ہاتھ پھیلاتے (پلوں پھیلانے) پھر میں اور اللہ کے لیے جو خرچ
 کرے اس پر تجھ کو خیرات ہی کا سا ثواب ملے گا یہاں تک کہ اس
 لقمے پر بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالتے

بَابُ بيمار لوگوں سے کہے چلو اٹھو جاؤ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام
 بن یوسف صنعانی نے انہوں نے معمر بن راشد سے دور سے سند
 اور مجھ سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے

لے کر کہ تم ان اعمال بالیات جو شخص شریعت محمدی کی پیروی کی نیت کر کے اپنے جوروں کو پالے انسان کو کھانا کھلائے اس کو اس میں بھی صدقہ کا سا ثواب ملے
 گا ایک اس پر کیا عزت ہے جو شخص دل کر اس لیے سونے کر لے کر تہجد اور عبادت کے لیے اٹھ کھائے اس لیے کھا کر عبادت کی طاقت جو اس لیے کسرت کرے
 کہ نماز میں قیام اور قعود اچھی طرح ادا ہو اس کا کھانا کھانا پینا سنا کسرت کرنا سب عبادت ہی عبادت جو گا ۱۲ منہ

مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْطِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ
فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمْ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا
كِتَابُ اللَّهِ فَأَخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ فَأَخْتَصَمُوا
مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَبُولُ يَكْتُبْ لَكُمْ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا
الْفِتْوَى وَالْاِخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَدَّعَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ
إِنَّ الرِّزْيَةَ كُلَّ الرِّزْيَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ
حُزْلُ الْكِتَابِ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ وَلَفْظِهِمْ

کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ
بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت غیر ہو گئی (وفات کی نوبت آن پہنچی) اس وقت
کوٹھڑی میں کئی آدمی بیٹھے ہوئے تھے ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ میں تمہارے لیے ایک وصیت
نامہ لکھوں اور جس کے بعد تم گمراہ نہ ہو اس پر حضرت عمرؓ دوسرے
حاضرین سے کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت
بے اوزم لوگوں کو پاس عمل کرنے کے لیے قرآن (اللہ کی کتاب) موجود
ہے ہم لوگوں کو اللہ کی کتاب کافی ہے کوٹھڑی میں جو لوگ تھے انہوں
نے اس رائے سے خلاف کیا اور جھگڑنے لگے کوئی کہتا تھا لکھنے کا
سامان لاؤ دو دوات قلم کاغذ وغیرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ایک وصیت نامہ لکھوا دیں گے۔ جس کے بعد (اچھا ہے)۔
تم گمراہ نہ ہو گے اور کوئی حضرت عمرؓ کے ساتھ متفق ہوا
انہی کی رائے دینے لگا جب بہت گلخپ ہونے لگی اور جھگڑا
بڑھ گیا تو آپؐ نے (ان لوگوں سے جو حجرے میں موجود تھے)
فرمایا چلو اٹھو جاؤ (بی غیر کے پاس لڑائی جھگڑا مناسب نہیں۔
عبید اللہ اس حدیث کے راوی کہتے ہیں ابن عباسؓ (یہ حدیث
بیان کر کے) کہا کرتے تھے افسوس صد افسوس ان لوگوں نے گلخپ اور
بک بک کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ وصیت نامہ نہ لکھوانے دیا

۱۱ اب یہ کہ درود سزا کوئی وصیت نامہ لکھوانے کے لیے وہ بھی ایسی سخت بیماری کی حالت میں تکلیف دینے کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ ۱۳ :-
۱۴ اخیر فیما وقع مرضی الہی ہی قہی شیعہ کا یہ خیال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت لکھوانے والے تھے مگر لوگوں کے اختلاف
اور بک بک کی وجہ سے آپؐ نہ لکھوا سکے محض غصے سے کہ یہ کہ آپؐ اس واقعہ کے بعد تین روز تک زندہ رہے اگر آپؐ کو یہی منظور ہوتا کہ وصیت نامہ لکھا جائے تو
اس کے بعد کسی وقت لکھوا دیتے دوسرے آپؐ کو اس سے کون سا امر مانع تھا کہ اس وقت ترجمے فرماتے نہیں دوات قلم لاؤ وصیت نامہ ضرور لکھوا دیا جائے گا اگر
آپؐ اس طرح سے قطعی حکم دیتے تو حضرت عمرؓ یا اور کسی کی مجال تھی کہ اس کا خلاف کرتا بالفرض اگر حضرت عمرؓ جو بیضا صاحب کی مخالفت کرتے تو مدد بالانصاری
لوگ موجود تھے وہ حضرت عمرؓ کے حکم سے اڑا دیتے اس کے علاوہ اگر آپؐ کو بھی لکھوانا منظور تھا کہ میرے بعد علیؓ خلیفہ ہوں تو زبان سے فرمادینے میں کیا تامل تھا اس
وقت بہت سے صحابہ حاضر تھے سب گواہ ہر حالے اور جب آپؐ حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر فخر کر جاتے تو ایک بچہ بھی ابوبکر صدیقؓ سے بیعت نہ کرتا

بَابُ ۳۸۶ مَنِ ذَهَبَ بِالصَّبِيِّ الرِّبَيعِ لِيُدْخِلَهُ لَهُ.

۶۲۹- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَازَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ هَوَاجُ بْنُ اسْمَاعِيْلَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ اَنَّ سَمِعْتَ السَّائِبَ يَقُوْلُ ذَهَبْتُ فِي خَالِقِي اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِي وَجِعٌ فَسَمِعَ رَاسِي وَدَعَا نِي بِالْبُرْكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهِ وَتَمَتُّتْ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَظَلْتُ اِلَى خَاتِمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.

بَابُ ۳۸۷ تَكْمِيْلُ الرِّبَيعِ الْمَوْتِ ۶۳۰- حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَاتِي عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْتَتِيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ مِنْ ضَرْبٍ صَابَةٍ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَأَعْلًا فَلْيَقْبِلِ اللّٰهَ مَا حَبِيْنِي مَا كَانَتْ الْحَيَوَةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَقَّعْنِيْ إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ.

۶۳۱- حَدَّثَنَا اَدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَكْرَمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ لِّعَوْدَةٍ وَقَدْ اَكْتَوَى سَبْعَ كَيِّاتٍ فَقَالَ اِنَّ اَصْحَابَنَا الَّذِيْنَ سَكَنُوا مَضَوْا وَكَمْ

باب بچے کو کسی بزرگ پاس لے جانا کہ اس کی صحت کے لیے دعا کریں۔

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہ ہم سے حاتم بن اسعیل نے کہا انہوں نے جمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں نے سائب بن یزید (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میری خالہ (نام نامعلوم) مجھ کو بچپن ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ یہ میرا بھانجا بیمار ہے (سائب کی ماں کا نام علیہ بنت شریح تھا) آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی پھر آپ نے وضو کیا تو آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی میں پی گیا اور آپ کی پیٹھ کے پیچھے جا کھڑا ہوا میں نے آپ کے دونوں مونڈھوں کی پیچ میں نبوت کی مہر دیکھی جیسے چھپر کھٹ کی کھنڈی ہوتی ہے۔

باب بیمار مورت کے خولے ہنسنے نہ کرے

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ثابت بنانی نے انہوں نے انس ابن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیسی ہی تکلیف ہو (بیماری وغیرہ کی) لیکن آدمی کو مورت کی آرزو نہ کرنا چاہیے اگر ایسی ہی مجبوری ہو (آدمی سے نہ رہا جائے) تو یوں دعا کرے یا اللہ جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہو مجھ کو زندہ رکھا اور جب مرنا میرے لیے بہتر ہو تو مجھ کو اٹھائے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا جب ہم خباب بن ارت (صحابی) کے پوچھنے کو گئے انہوں نے سخت بیماری کی وجہ سے (پہٹ میں سات داغ لگوا گئے تھے وہ کہنے لگے ہمارے ساتھی دوسرے صحابہ تو دنیا سے رخصت ہو گئے

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنْدِرٌ أَيْ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقِّقْنِي بِاللَّحْمِيقِ۔

بَابُ دُعَاءِ الْعَائِدِ إِلَى بَيْتِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ بَدْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِيهَا اللَّهُمَّ اشْفِ سَعْدًا قَالَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أَتَى بِهِ قَالَ أَذْهَبَ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يَغَادِرُ سَقَمًا قَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ قُلْنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَابْنِ الصُّبْحِيِّ إِذَا أَتَى بِالْمَرِيضِ وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ ابْنِ الصُّبْحِيِّ

ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاسلمہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے سنا وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (آخر وقت مرض موت میں) میرے سینے پر ٹیکا دے ہوئے ہے فرما رہے تھے یا اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم کر اور مجھ کو اچھے رفیقوں (فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ رکھ)۔

بَابُ جَوْشَخْصِ بِيَارِ كِي عِيَادَتِ كُو جَانِئِ وَه كِيَادِ عَاكِرِے اور عائشہ نے جو سعد بن ابی وقاص کی بیٹی تھیں اپنے والد سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے یوں دعا کی یا اللہ سعد کو تندرست کر دے (یہ حدیث بھی موصول اگرچہ چکی ہے)

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کو پاس (اس کی عیادت کو) جاتے یا بیمار آپ کے پاس لایا جاتا تو آپ یوں دعا کرتے پروردگار لوگوں کی بیماری دور کر دے شفا عطا فرما تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں تو ہی شفا دینے والا ہے ایسی شفا دے کہ کوئی بیماری نہ رہے عمرو بن ابی قیس اور ابراہیم بن طهمان نے منصور سے انہوں نے ابراہیم غنی سے ابوالفضلی سے اس حدیث میں یوں روایت کیا ہے جب بیمار آپ کے پاس لایا جاتا اور جریر بن عبد الحمید نے منصور سے انہوں نے ابوالفضلی سے

۱۔ امام بخاری اس حدیث کو باب کے اخیر میں اس لیے لائے کہ موت کی آرزو کرنا اس وقت منع ہے جب تک موت کی نشانیاں پیدا نہ ہوں لیکن جب موت بالکل سر پر آن لڑی ہو اور یقین ہو جائے کہ اب مرتے ہی ہیں اس وقت دعا کرنا منع نہیں ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی یہاں اللہ پروردگار جی شانہ کی درگاہ بھی کیا درگاہ ہے ایسے پیغمبروں ساری مخلوقات میں افضل ہیں وہ بھی یہی کہہ رہے ہیں یا اللہ بخش دے مجھ پر رحم کر ۱۲۰ منہ ۱۲۰ عمرو بن ابی قیس کی روایت کو ابوالعباس بن ابی۔ نیچے نے اپنے فرائد میں اور ابراہیم بن طهمان کی روایت کو اسماعیلی نے وصل کیا ۱۲۰ منہ ۲۔

وَحَدَّثَنَا إِذَا آتَى مَرِيضًا.

بَابُ ۳۸۹ وَضُوءِ الْعَاصِدِ

لِلْمَرِيضِ

۶۳۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُذْرَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَا مَرِيضٌ فَمَوَّضًا فَصَبَّ عَلَىَّ أَوْ قَالَ
صَبَّوْا عَلَيْهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ لَا يَرُونِي
إِلَّا كَلَالَةً فَكَيْفَ الْمَيِّتَاتُ فَنَزَلَتْ
آيَةُ الْفَرَاغِ.

بَابُ ۳۹۰ مِنْ دَعَا يَرْفَعُ الْوَبَاءَ وَالْحُمَّى
۶۳۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَا لَكَ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُكَّ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ
فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ
يَخُذُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ يَخُذُكَ قَالَتْ وَكَانَ
أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ -

كُلُّ أَمْرٍ مَصِيبٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِمَاكِ نَعْلِهِ
وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أُخْلِعَ عَنْهُ يَرْفَعُ عَقِيَّتَهُ يَقُولُ -
الْأَيْتُ شَعْرِي هَلْ أَيْتَنَ لَيْلَةً
يُؤَادُ وَحَوِّي رَذِخُو وَجَلِيلُ

ایکے یوں روایت کیا آپ جب کسی بیمار کو پاس تشریف لے جاتے
باب عیادت کرنے والا بیمار پر وضو کا پانی ڈالنے کے لیے
وضو کرے۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن
جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں
نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مجھے دیکھنے کو تشریف لائے ہیں بیمار رہی ہوش بڑھ گیا آپ
نے وضو کیا اور وضو کا مستعمل پانی میرے اوپر ڈالا یا اس کے ڈالنے
کا حکم دیا اسی وقت مجھ کو ہوش آگیا میں نے عرض کیا میں تو کلالہ ہوں
جس کی کوئی اولاد نہ ہو میرے ترکہ میں کیسی تقسیم ہوگی اس وقت
فرانض کی آیت اتری

باب و بابا بخار رفع ہونے کی دعا کرنا۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام
مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد اکھنول
نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم مدینہ میں تشریف لائے (مکہ سے ہجرت کر کے) تو ابو بکر اور
بلالؓ کو بخار آیا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں ان دونوں کو پاس گئی
میں نے (ابو بکرؓ سے) کہا ابا جان آپ کا مزاج کیسا ہے بلالؓ سے کہا
بلالؓ کیسے ہر حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ابو بکرؓ کو جب بخار آتا تو وہ یہ شعر پڑھتے

اپنے گھوڑے میں صبح کرتا ہے ہر ایک فرد بشر
موت اس کے جوتے کے تے سے بے نزدیک تے

اور بلالؓ کا جب بخار اترتا تو وہ جلا کر یہ شعر پڑھتے۔
کب الہی مجھ کو کمر میں ملے گی ایک رات
جب اگے ہوگی میری چاروں طرف ازخ حلیل

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي شَرْطَةٍ حُجْمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ كَيْفَةٍ يَنَارٍ وَ إِنِّي أَمِيتِي عَنِ الْكَلْبِ.

باب ۳۹۶ الدَّوَاءُ بِالْعَسَلِ.

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ شِفَاءٌ لِمَن تَنَاسَى

۶۴۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيبُهُ الْخُلُوعُ وَالْعَسَلُ

۶۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ عاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ نَفِي شَرْطَةٍ حُجْمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ لَذَّةٍ يَنَارٍ تَوَارِقُ الدَّاءُ وَمَا أَحْبَبْتُ أَنْ أَكْتَوِيَ

۶۴۳- حَدَّثَنَا حَيْثَاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ رَبِيِّ سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَاكَ يَشْتَكِي بَطْنَهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا - ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا - ثُمَّ

انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تین چیزوں میں شفا ہے ایک تو بھینی لگانے میں دوسرے شہد پینے میں تیسرے آگ سے داغ دینے میں اور چارہ اپنی امت کو داغ دینے سے منع کرتا ہوں۔

باب شہد سے علاج کرنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نمل میں)

فرمایا میں شفا ہے لوگوں کے لیے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا مجھ کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (عروہ بن زبیر) سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا اور شہد پسند تھا۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن بن غنیل نے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر مہلکی کسی دوا میں فائدہ ہو تو وہ ان دواؤں میں سے پھینکی لگانے یا شہد پینے یا انگار جلا دینے میں جب یہ معلوم ہو کہ وہ بیماری کو دور کر دے گا اور میں داغ دینا پسند نہیں کرتا

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الاعلیٰ بن عبد الاعلیٰ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے ابوالمتوکل ناجی سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا میرے بھائی (نام نامعلوم) کا پیٹ خراب ہو گیا ہے (دست آتے ہیں) آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے وہ پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ شہد

۱۷ شہد بڑی عمدہ دوا اور غذا بھی ہے باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ پسند آنا عام ہے شال ہے دوا اور غذا دونوں کو شہد ملے گا

۱۷ ہے اور اس کا شہرت اس امر میں بہت مفید ہے فالص شہد آنکھوں میں لگانا بصلت کو قوی کرتا ہے خصوصاً سوتے وقت اور اس طرح اس میں سے کچھ لے کر دے میں ۱۷ یعنی بلا ضرورت و در ضرورت سے آپ نے سعد بن معاذؓ کو داغ دیے تھے ۱۷ منہ۔

اِنَّكَ نَقَالَ فَعَلْتَ فَقَالَ صَدَقَ اللهُ وَ
كَذَّبَ بَطْنُ اِخِيكَ اسْقِه عَسَلًا
فَسَقَاهُ فَبَرَأَ

بَابُ ٣٩ الدَّوَاءُ بِالْبَاقِ الْإِبِلِ
٧٢٣- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ وَسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا كَانَ بِهِمْ سَقَمٌ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْنَا وَاطْعَمْنَا فَلَمَّا
صَحُّوا قَالُوا إِنَّ الْمَدِينَةَ رَحِمَةٌ فَانْزَلْنَاهُمْ
الْحَرَّةَ فِي ذُوْدٍ لَهُ فَقَالَ اشْرَبُوا
الْبَاقِهَا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْفَوْا
ذُوْدَهُ فَبَعَثَ فِي أَثَرِهِمْ فَقَطَعَ
إِيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ

شہد پلانے سے تو اور دست بڑھ گئے ہیں آپ نے فرمایا شہد بلا پھر
(تیسری بار) کیا اور کہنے لگائیں نے شہد پلا لیا مگر فائدہ نہ ہوا آپ نے
فرمایا اللہ سچا ہے (جو فرماتا ہے شہد میں نشا ہے اور تیرے بھائی کا بیٹ
بھوٹا جس کو دھانکنا نہیں دیتی) اور شہد پلا اس نے پلا یا وہ اچھا ہو گیا
باب اونٹ کے دودھ سے علاج کرتا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے سلام بن مسکین نے کہا ہم سے ثابت بناتی نے انہوں نے اشش سے (عقل یا عرینہ) کے پسند لوگوں کو (پیش کی) بیماری بر گئی انہوں نے آنحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو رہنے کا ٹھکانا بتلائیے اور ہمارے کھانے پینے کا بندوبست کر دیجیئے (آپ نے سب بندوبست کر دیا جب (ذرا) اچھے ہوئے تو کہنے لگے مدینہ کی آب و ہوا غلیظ ہے آپ نے ان کو حمرہ میں اتارا وہاں صدقہ کے اونٹ رہا کرتے تھے آپ نے فرمایا ان کے دودھ پیا کرو جب وہ (پورے) چنگے ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹ بھگلے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تعاقب میں (سواروں کو) بھیجا آپ نے ان کے

۱۔ یہ عریشہ پتھر یا خشک طبابت کی اصل اصول ہے جس ہمیشہ علاج یا الحاق ہوا کرتا ہے یعنی مثلاً کسی کو دست آکھ ہے ہوں تو اور سہل دوا دیتے ہیں اسی طرح اگر بخار آکھ ہو تو ردہ دوا دیتے ہیں جس سے بخار پیدا ہو یا کسی کو کاشت یعنی دوسرا اثر مرض کے کو افق چڑتا ہے گوا ابتدا میں مرض کو چڑھاتا ہے اکثر تعانی نے ادویہ میں جب تاثیر رکھی ہے ارٹھی کا تیل اسی طرح شہد مسہل ہے یہ جب کسی کو دست آکھ ہے ہوں اور یہی دوائیں دو تو اخیر میں قبض کر دیتی ہیں یونانی اور ڈاکٹر طبابت میں علاج بالغہ کیا جاتا ہے یعنی کسی کو دست آکھ ہے ہوں تو قاضی دوا دیتے ہیں اسی طرح قبض ہو تو مسہل دوا دیتے ہیں کی گویا ہنزور اور سردی ہو تو گرم دوا یہی علاج بہت مشہور ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے علاج الحار بالبارد البارد بالبارد والرمط بالمیوس والیا بالبارد ۲۔ ہم لوگ کاؤں کنوین کے رہنے والے ہیں ہم کو موافق نہیں آنے کی ۱۲ منہ ۱۷ جو مدینہ کے باہر چلے میلان ہے ۱۲ منہ ۱۷ نیک کا بلبرائی ہنزور نے کیا کیا ۱۲ منہ ۱۷ پنج ہے عاقبت گرگ زادہ کرگ شود ۳۔ اگر چہ با آدمی بزرگ شود یا یہ لوگ اصل میں ڈاکو اور ریزن تھے گویا شیعہ کیم ان کو مسلمان ہو گئے تھے مگر ان کی اصل خلصت کہاں جانے والی تھی مرقع یا یا تو پھر ڈاکو مارا سخن کیا کہتے ہیں افغانستان میں ایک ملا صاحب ہمیشہ مسجد کی دیوار پر بیٹھ کر قرآن پڑھا کرتے بڑے پابند موم و صلوات تھے لوگوں کو اسی سے اعتقاد پیدا ہو گیا تھا کہ مجھے بزرگ آدمی ہیں ایک دن ایسا ہوا ان کی قوم کے چند سخن چنگ پیچھے سے گزرنے ملا صاحب نے پوچھا کہاں جاتے ہوا انہوں نے کہا ڈاکو مارنے کو تم بھی چلو ملا صاحب نے پوچھا کہاں جاتے ہوا انہوں نے کہا ڈاکو مارنے کو تم بھی چلو ملا صاحب نے با افسوس کہا اگر مجھ میں ڈاکو مارنے کی طاقت باقی ہوئی تو مسجد میں بیٹھ کر قرآن کیوں پڑھتا رہتا ۱۲ منہ ۱۷ کوزن جابر یا سعد بن زید کو وہ پڑھتے ہوئے آئے ۱۲ منہ ۱۷ ۳۔ ۳۔ ۳۔ ۳۔ ۳۔

أَعْيَنُهُمْ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنْهُمْ يَكْدِمُ
الْأَرْضَ بِلسانه حَتَّى يَمُوتَ قَالَ سَلَامُ
فَبَلَغَنِي أَنَّ الْحَجَّاجَ قَالَ لِأَنَسٍ حَدِّثْنِي
بِأَشَدِّ عَقُوبَةٍ عَاقَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ بِهَذَا فَبَلَغَ
الْحَسَنَ فَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ
يُحَدِّثْهُ.

ہاتھ پاؤں کٹوا ڈالے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیر دلی انش
کہتے ہیں میں نے ان ڈاکوؤں میں سے ایک کو دیکھا تھا کیمخت (سپایس)
کے مارے اپنی زبان سے زمین چاٹ رہا تھا یہاں تک کہ مر گیا سلام
بن مسکین سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ حجاج بن
یوسف (ظالم مشہور) نے انش سے پوچھا مجھ سے سخت مزاحیانہ کرو
جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو دی ہو انش نے یہی حدیث بیان
کی یہ خبر امام حسن لجرری کو پہنچی انہوں نے کہا کاش انش یہ حدیث حجاج
سے بیان نہ کرتے تو بہتر ہوتا۔

باب اُونٹ کے پیشاب سے دوا کرنا
ہم سے موسیٰ بن اسطعیلیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہما ابن یحییٰ
نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے
کہا مدینہ میں کچھ لوگوں کو ہوا ناسوانفت آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کو یہ حکم دیا تم اُونٹ کے چرواہے کے پاس چلے جاؤ اور وہاں
جا کر (اوتھوں میں رہو) ان کا دودھ اور موت پیو وہ گئے اور اُونٹ کا
دودھ موت پیتے رہے جب اچھے چنگے بھلے ہوئے تو چرواہے کو جان سے
مار کر اُونٹ بھی بگالے گئے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ
نے اُن کے تعاقب میں روانہ کیا وہ ان سب کو (پکڑ کر) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لائے آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے ان کی
آنکھوں میں گرم سلائی پھیری (اندھا کیا) قتادہ نے کہا مجھ سے

بَابُ ٣٩٧ الدَّوَاءُ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ
٦٢٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
هَتَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا
اجْتَمَعُوا فِي الْمَدِينَةِ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْحَقُوا بِرَأْعِيهِ يَعْنِي
الْإِبِلَ فَيَشْرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَحَقُوا
بِرَأْعِيهِ فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى
صَلَحَتْ أَبَدًا نَهْمُ فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَاقُوا
الْإِبِلَ فَلَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَبَيَّحَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَ
أَنْجَلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ قَالَ قَتَادَةُ

۱۵ انہوں نے بھی غریب چرواہے کو اسی طرح مارا تھا ۱۲ منہ ۱۷ اور اسی سند سے ۱۲ منہ ۳ کیوں کر وہ کم نجت ناحق بھی لوگوں کو ایسی سخت سزائیں دینا شروع کر دے گا اور بکے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں ایسا ہی برا حجاج نے یہ حدیث سنتے ہی منبر پر خطبہ سنایا کچھ لگا اس نے ہم سے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پاؤں کاٹے آنکھیں پھوڑیں ہم بھی ایسی سزائیں کیوں نہ دیں اسے مردود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سخت تصور پر یہ سنت سزا دی یہ عین عدل و انصاف تھا بقول شخصے ع کوئی با بدان گرون چنناں ست نہ نکمہ جہ کردن بجائے نیکی سرماں نہ اندر تو تا نا حق تا مدعا بندگان خدا کو قتل کرتا ہے اب ان کو اس طرح سے سختی کر کے قتل کرے گا تو اور زیادہ دفعہ میں چلے گا تجھ کو اس حدیث سے سند لینا کیا فائدہ دے گا ۱۲ منہ ۱۷ معلوم ہوا دعا کے لیے حلال جائز کا پیشاب پینا درست ہے ۱۲ منہ

۱۶ کہ زرن مجاہد کہ جس سواروں کے ساتھ ۱۳ منہ ۴ - ۴ - ۴

فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَيْبٍ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ.

بَابُ ۳۹۶ الْحَبَّةُ السَّودَاءُ

۲۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَجْجُودٍ فِي الطَّرِيقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ رَيْضٌ نَعَادُهُ ابْنُ أَبِي عَيْتِقٍ فَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّودَاءُ فَخَذُوا مِنْهَا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَأَسْفَحُوهَا ثُمَّ أَقْطَرُوهَا فِي أَنْفِهِ يَقْطُرَاتٌ زَيْتٍ فِي هَذَا الْجَانِبِ وَفِي هَذَا الْجَانِبِ فَإِنْ عَالَمَتْهُ حَدَّثَنِي أَنَّهَا مِمَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةُ السَّودَاءُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا مِنَ السَّامِ قُلْتُ وَمَا السَّامُ قَالَ الْمَوْتُ.

۲۳۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُمَا زَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْحَبَّةِ السَّودَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ السَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّودَاءُ الشَّوْبُزُّ.

بَابُ ۳۹۸ التَّلِينَةُ لِلرَّيْضِ

۲۳۸- حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

محمد بن سیرین نے بیان کیا یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب ذکر اور رہزی کی سزا قرآن میں نہیں آتری تھی۔

باب کلونجی کا بیان

ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ کوئی نے کہا ہم سے اسرائیل بن یونس نے انہوں نے منصور بن معمر سے انہوں نے خالد بن سعد سے انہوں نے کہا ہم (ایک سفر میں) لکھے ہمارے ساتھ غالب بن ابجر بھی تھا وہ رستے میں بیمار ہو گیا جب ہم مدینہ میں لوٹ کر آئے اس وقت تک بیمار ہی تھا تو عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن ابی بکر اس کے پوچھنے کو آئے اور کہنے لگے تم یہ کالا دانہ یعنی کلونجی کھایا کرو اس کے پانچ یا سات دانے لے کر پیسو اور زیتون کے تیل میں ملا کر اس کے اس تختی میں چند قطرے پٹکاؤ کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ کالا دانہ ہر بیماری کی دوا ہے مگر سام کی خالد بن سعد نے کہا سام کیا چیز عبد اللہ نے کہا موت

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابو سلمہ اور سعید بن مسیب نے خبر دی ان کو ابو ہریرہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کالا دانہ ہر بیماری کی شفا ہے مگر سام کی ابن شہاب نے کہا سام سے مراد موت اور کالے دانے سے کلونجی مراد ہے۔

باب بیمار کو تلینہ پلانا (آٹا دودھ شہد ملا کر حریرہ)

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک

۱۵ یعنی موت کا تو علاج ہی نہیں باقی ہر بیماری کے لیے کلونجی مفید ہے شاید غالب کو زکام بیماری ہو گئی تھی میں کلونجی زیتون کے تیل میں پیس کر ناک میں پٹکا نا بہت مفید ہے اس کے سوا کلونجی میں بڑے فوائد ہیں جو طلب کی کتابوں میں مذکور ہیں میں نے ایک صاحب کو دیکھا وہ اور کوئی دوا کا استعمال کبھی نہیں کرتے تھے جہاں کوئی شکایت ہوئی انہوں نے کلونجی کھالی اللہ ان کو شفا دیتا ہے ۱۲۸۔

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ عَمْرٍوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينِ
لِلْمَرِيضِ وَالْمَحْزُونِ عَلَى الْهَمَلِكِ وَكَانَتْ
تَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ التَّلْبِينَةَ يُحْمَرُ نَوَادِلُ الرِّبَيعِ
وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزَنِ.

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي الْمَعْنَى حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِينَةِ وَتَقُولُ هُوَ الْبَيْضُ
التَّافِعُ

بَابُ السَّعُوطِ

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ
عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ جَبْرِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبَهُ وَأَعْطَى
الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعْطَى

بَابُ السَّعُوطِ بِالنُّقْطِ الْهِنْدِيِّ
الْبَحْرِيِّ وَهُوَ الْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَاوِرِ
مِثْلُ كَيْسُطٍ وَتَشَطَّتْ نَزَعَتْ وَقَرَأَ عَبْدُ
اللَّهِ قُشَطَتْ

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحَمَّدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ
الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ يُسْعَطُ بِهِ
مِنَ الْعُدْرَةِ وَيُلْدُ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْبَحْنِ دَخَلَتْ

خبر دی کہ ہا ہم کہ یونس بن یزید اہل نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب
شہاب سے انہوں نے عمروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے وہ عید
کو تلبینہ پلانے کا حکم دیتیں اسی طرح اس شخص کو جس کو کسی کے مرنے کا
سرخ ہوتا اور کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
آپ فرماتے تھے تلبینہ بمیا کے دل کو تسکین دیتا ہے اور رخ کم کرتا
ہے۔

ہم سے فروہ بن ابی المعز نے بیان کیا کہ ہم سے علی بن مسہر
نے انہوں نے ہشام بن عمروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے
حضرت عائشہ سے وہ تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیتیں اور کہتیں گوہ بیمار
کو ناپسند ہوتا ہے مگر اس کو فائدہ دیتا ہے۔

بَابُ نَاكِ فِي دَوَاؤِ النَّاسِ

ہم سے علی بن اسد نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب بن خالد نے
انہوں نے عبد اللہ بن طاووس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں
نے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپی لگوئی اور چھپی
لگوانے والے کو اجرت دی اور ناک میں دوا ڈالی۔

بَابُ قُسْطِ هِنْدِيٍّ أَوْ قُسْطِ عَجَرِيٍّ كِي كُرْطِ كِي حُومَنْدَرِ سَے لُكْتَا
ہے، ناس لینا اس کو کست بھی کہتے ہیں جیسے کافر کو کافر اور قرآن
میں بھی (سرور میں) کشت اور قشقت دونوں قراوتیں ہیں اور عبد اللہ بن
مسعود نے قشقت (قاف ہی سے) پڑھ لیا ہے۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان بن عیینہ نے
خبر دی کہ میں نے زہری سے سنا انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے
انہوں نے ام قیس بنت محسن نے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم عود ہندی (کرٹ) کا ضرور استعمال
کیا کرو یہ سات بیماریوں میں مفید پڑتا ہے صلق کی دھم (یعنی خناق) اس کی
ناس لی جاتی ہے اور ذات الجنب میں علی میں ڈالی جاتی ہے ام قیس کہتی ہیں

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبْنِ
نِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا
بِسَاءٍ فَوَزَّشَ عَلَيْهِ.

بَابُ ۲۰۱: أَنَّهُ سَاعَةً يَخْتَجِمُ
وَأَخْتَجِمَ أَبُو مُوسَى لَيْلًا.

۲۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو مُعْصِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ
جَبَّارٍ رَضِيَ قَالَ اخْتَجِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

بَابُ ۲۰۲: الْحَجُّ فِي السَّفَرِ وَالْأَحْوَالِ
قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۲۵۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ
عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ وَعَطَاءُ عَنْ ابْنِ جَبَّارٍ
قَالَ اخْتَجِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
مُحْرِمٌ.

بَابُ ۲۰۳: الْحَجَّامَةُ مِنَ الدَّاءِ
۲۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطُّوَيْلِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ
سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اخْتَجِمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّامَهُ أَبُو طَيْبَةَ

میں اپنے ایک (چھوٹے) بچے کو (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) لے کر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی ابھی وہ کھانا بھی نہیں کھا تھا خلاصہ دو دو چھپتیا
تھا، اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منوگا کر پیشاب کے مقام
پر بہا دیا۔

باب چھپنی کس وقت لگائی جائے اور ابو موسیٰ اشعری نے رات کو
چھپنی لگائی تھی

ہم سے ابو موسیٰ (عبداللہ بن عمرو) نے بیان کیا کہ ہم سے
عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے عکرمہ سے
انہوں نے ابن عباسؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے میں چھپنی
لگائی (یعنی دن کو)۔

باب سفر میں یا احرام کی حالت میں چھپنی لگانا یا ابن نجیم نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے یہ حدیث آگے آتی ہے۔
ہم سے مسدد بن مسرور نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ
نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس اور عطاب بن ابی رباح
سے ان دونوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے احرام کی حالت میں چھپنی لگائی تھی

باب بیماری کی وجہ سے چھپنی لگانا۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک
نے خبر دی کہ ہم کو حمید طویل نے انہوں نے انس سے ان سے کسی نے
پوچھا چھپنی لگانے والے کی اجرت حلال ہے یا احرام انہوں نے کہا
ابوطیبہ (نافع یا میسرہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپنی لگائے

۱۵ یعنی اس کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے بعضی ضعیف حدیثوں میں چھپنی لگانے کی تاریخیں ملدیں یعنی سترہویں یا بیسویں اکیسویں ایک روایت
میں دن عین ہے یعنی نہ شنبہ و شنبہ اور باقی دنوں میں ممانعت آتی ہے کہتے ہیں ایک شخص نے عہدہ حدیث کا خلاصہ کرنے کو چار شنبہ پوچھیں
لگائے وہ بیمار ہو گیا امام بخاری نے یہ باب لاکر اس طرف اشارہ کیا کہ کوئی حدیث اس باب میں صحیح نہیں ہے اور رات دن ہر وقت چھپنی درست
ہے ۱۶ منہ ۱۷ کتاب الصیام میں موصولہ گزر چکی ہے ۱۷ منہ ۱۸ اور احرام سفر میں تھا تو باب کا پورا مطلب حاصل ہو گیا ۱۲ منہ

وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَهُ مَوْلِيَهُ
فَحَقَّقُوا عَنْهُ وَقَالَ إِنَّ أَمَثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ
بِهِ الْحَبَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَجْرِيُّ وَقَالَ لَا تَعْدُوا
صَبِيحًا تَكْفُرُ بِالْغَنَى مِنَ الْعُدَّةِ وَعَلَيْكُمْ
بِالْقُسْطِ -

گا :-

آپ نے اس کو (اجرت میں) کچھ کے دو صاع دیے اور اس کے مالکوں
بنو حارثہ سے سفارش کی انہوں نے اس کا محصول لے کر دیا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے علاجوں میں عمدہ کھینچ لگانا اور عمدہ
دوا و دہندی ہے اور آپ نے فرمایا (حلق کی بیماری میں) پجوں کو
(ان کا تالو و بارک رکھیف مت دو قسط لگاؤ) اس سے درم جاتا ہے

ہم سے سعید بن تبیر نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن
وہب نے کہا مجھ کو عمرو بن حارث وغیرہ نے خبر دی ان سے بکر بن
عبد اللہ بن النجج نے بیان کیا کہا ان سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے
کہ جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے مثنیٰ بن سنان (تابعی) کی عیادت کی
پھر کہا میں تیرے پاس سے اس وقت تک نہیں جانے کا جب تک
تو کھینچ نہ لگائے کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے کھینچ میں شفا ہے۔

باب سر پر کھینچ لگانا۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان
بن بلالؓ نے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد الرحمن ارج سے
سنا انہوں نے عبد اللہ بن یحییٰ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے لمی جبل میں (جو ایک مقام کا نام ہے مدینہ مکہ کے بیچ
میں مکہ کے رستے میں اپنی چند یا پر کھینچ لگائے اس وقت آپ احرام
باندھے ہوئے تھے اور محمد بن عبد اللہ بن مثنیٰ انصاریؓ نے کہا اس کو
امام یحییٰ نے وصل کیا، ہم کو مہشام بن حسان نے خبر دی کہا ہم سے
عکرمہ نے بیان کیا انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے سر پر کھینچ لگائی۔

باب آدھا سیسی (آدھے سر کے درد) اور سارے سر کے
درد میں کھینچ لگانے۔

۶۵۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بُرَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ
بَكْرِ بْنِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ
حَدَّثَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَادَ الْمُقَنَّنَةَ
ثُمَّ قَالَ لَا أَبْرَحُ حَتَّى يَخْتَلِعَ وَاقِي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِيهِ
شِفَاءً -

باب الحجامة على الرأس

۶۵۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ
عَنْ عُلُقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ
أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَحْيَى حَدَّثَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَجَ
بِلَدِيٍّ جَمَلٍ مِنْ طَرَفِ مَكَّةَ وَهُوَ حَرٌّ مَرْفُ
وَسَطِ مَرَايِسِهِ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنَا هِشَامُ
بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَجَ
فِي رَأْسِهِ -

باب الحجامة من الشقيقة
والصداع

۶۵۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
إِبْنِ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
أَبْنِ عَبَّاسٍ اجْتَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي سَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرَمٌ مِنْ وَجَعٍ كَانَ
بِهِ يَمَاسٍ يُقَالُ لَهُ لَيْحُ جَبَلٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ
بْنُ سَوَّاحٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
أَبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اجْتَنَعَ وَهُوَ مُحْرَمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ
۶۵۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أَرَاكِ حَدَّثَنَا ابْنُ
الْفَيْسَلِ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَّتِكُمْ
خَيْرٌ فَيُشْرَبَ عَسَلٌ أَوْ شَرْطَةٌ مِجْمُورٌ أَوْ
لَذْعَةٌ مِنْ تَأْرِوْمٍ أَحَبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ.

بَابُ الْحَلْقِ مِنَ الْأَدْوِي

۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ جَاهِدًا عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى
عَنْ كَعْبٍ هُوَ ابْنُ عَجْرَةَ قَالَ أَقْبَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنُ الْحَدِيثِيَّةِ وَأَنَا أَوْقَدُ
تَحْتَ بُرْمَةٍ وَالْقُلُوبُ يَتَنَافَرُونَ رَأْسِي فَقَالَ
أَيُّؤَذِيكَ هُوَ أَمَّا كَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ
فَأَخْلَقَ وَصُمُّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعَمَ
سِتَّةً أَوْ أَنْسِكَ نَسِيكَةً. قَالَ أَيُّؤَبُّ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے
انہوں نے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے عکرمہ سے ابن
نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
درد کی وجہ سے جو آپ کے (سر میں) تھا لے جل میں ایک پیشے پر اپنے
سر میں بچھنی لگائے (اور محمد بن سوا نے کہا ہم کو ہشام بن حسان نے
خبر دی انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے اس کی اسمعیل
نے وصل کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے سر کے درد کی وجہ
سے اپنے سر پر احرام کی حالت میں بچھنی لگائی۔

ہم سے اسمعیل بن ابان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن
بن غفیل نے کہا مجھ سے عاصم بن عمر نے انہوں نے جابر بن عبد اللہ
النضاری سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتے تھے اگر تمہاری دواؤں میں کوئی دوا مفید ہے تو وہ نہند
کا پینا اور بچھنی لگانا ہے یا انگار سے جھلستا اور میں اس کو پسند
نہیں کرتا۔

باب تکلیف کی حالت میں سرمہ ڈالنا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں
نے ایوب سختیانی سے کہا میں نے مجاہد سے سنا انہوں نے عبد الرحمن
بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا جس
سال حدیبیہ کی صلح ہوئی میں ہانڈی کے تلے آگ سلگا رہا تھا اور
جو میں میرے سر سے ٹب ٹب گر رہی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمانے لگے تجھ کو ان جوڑوں سے
تکلیف ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا سرمہ ڈال
اور اس کا کفارہ دے تین روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو

۱۵۔ اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ جب بچھنی لگانا بہترین علاج سمجھا تو سر کے درد میں بھی لگانا مفید ہوگا ۱۶۔ منہ سے شل بچھنی

گو انہوں میں سے تکلیف ہو ۱۷۔ منہ سے ۱۸۔ منہ سے ۱۹۔ منہ سے ۲۰۔ منہ سے

لَا أَدْرِي بِأَيِّ يَهَيَّ بَدَأَ

بَاب ۴۲ مَنِ اتَّكَىٰ أَوْ كَوَىٰ غَيْرَهُ وَفَضَّلَ مَنْ لَّمْ يَكْتَوْ -

۶۶۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمٍ بْنُ الْفَيْسَلِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ شِفَاءٌ فَيُفِي شَهْرَهُ يَحْجِمُوا وَلَدْعَةً يَنَارُ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوَى

۶۶۱ - حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ لَا يُفِيهِ إِلَّا مَنْ عَيْنٍ أَوْ حِمَةٍ فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضْتُ عَلَى الْأَمَمِ فَبَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمُرُّونَ مَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتَّى رَفَعَنِي سَوَادٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هَذَا أَمْتِي هَذِهِ قِيلَ هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ قِيلَ أَنْظُرْ إِلَى الْأَفُقِ فَإِذَا سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأَفُقَ ثُمَّ قِيلَ لِي أَنْظُرْ هَهُنَا وَهَهُنَا فِي أَفَاقِ السَّمَاءِ فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ الْأَفُقَ قِيلَ هَذِهِ أُمَّتُكَ وَيَدْخُلُ

کھانا کھلا دے یا بکری قربانی کر ایوب نے کہا میں نہیں جانتا ان میں سے چیزوں میں کس کا نام پے لیا -

باب داغ لگوانا یا لگانا اور جو شخص داغ نہ لگائے (اللہ پر بھروسہ کرے) اس کی فضیلت

ہم سے ابو الولید ہشام بن عبد الملک نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن بن سلیمان بن غسیل نے کہا ہم سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے کہا میں نے جابر سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر تمہاری دواؤں میں کسی میں شفا ہو تو بھینچ لگائے میں یا انکار سے چرکا دینے میں سہوگی اور مجھ کو آگ سے چرکا دینا (داغ لگانا) پسند نہیں ہے -

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے حصین بن عبد الرحمن نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا منتر تو یا نظر سے کرنا چاہیے (جب بد نظر لگے) یا سانپ بھروسے کاٹنے سے حصین نے کہا میں نے عمران کا یہ قول سعید بن جبیر سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابن عباس نے بیان کیا کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم اگلی امتیں میرے سامنے لائی گئیں تو ایک پیغمبر اور دو پیغمبر گزرنے لگے ان کے ساتھ دس سے کم ان کی امت کے لوگ تھے کوئی پیغمبر ایسا بھی تھا جس کے ساتھ ایک بھی امتی نہ تھا پھر ایک بڑی جماعت مجھ کو دکھلائی گئی میں سمجھا میری امت ہے لیکن فرشتوں نے کہا یہ حضرت موسیٰ ہیں اور ان کی امت (بنی اسرائیل کے) رگ، پھر مجھ سے کہا گیا آسمان کا کنارہ دیکھو کیا دیکھتا ہوں اتنے بہت آدمی ہیں کہ آسمان کا کنارہ بھر گیا پھر مجھ سے کہا گیا ادھر ادھر آسمان کے دوسرے کناروں میں بھی دیکھو کیا دیکھتا ہوں اتنی بڑی جماعت ہے کہ آسمان کا کنارہ بھر گیا فرشتوں نے کہا

الْجَنَّةَ مِنْ هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ
ثُمَّ دَخَلَ وَلَمْ يَبَيِّنْ لَهُمْ فَا نَاضٍ
الْقَوْمُ وَقَالُوا نَحْنُ الَّذِينَ أَمَّا بِاللهِ
وَأَتَّبَعْنَا رَسُولَهُ فَتَنَحَّ هُمَا أَوْ كَادُنَا
الَّذِينَ وَلِدْنَا فِي الْإِسْلَامِ فَإِنَّا وَلِدْنَا
فِي الْحَا هِلِيَّةِ فَلَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَقَالَ هُمُ
الَّذِينَ لَا يَسْتَرَقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ
وَلَا يَكْتَتُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ
فَقَالَ عُمَا شَةُ بْنُ وَحْشٍ أَمْنُهُمْ
أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ فَقَامَ آخِرُ
فَقَالَ أَمْنُهُمْ أَنَا قَالَ سَبَقَكَ عُمَا شَةُ

یہ تمہاری امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار آدمی بے حساب بہشت
میں جائیں گے یہ فرما کر آپ (مجھے) اندر تشریف لے گئے یہ میں
بیان کیا کہ وہ ستر ہزار آدمی کون لوگ ہوں گے اب صحابہ قیاس
دوڑنے لگے اور کہنے لگے یہ ستر ہزار ہم لوگ ہوں گے جو اللہ پر ایمان
لائے اس کے پیغمبر کی پیروی کی یا ہماری اولاد ہوگی جو اسلام ہی کے
دین پر پیدا ہوئی کیوں کہ ہم لوگ تو جاہلیت اور کفر پر پیدا ہوئے تھے
یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ برآمد ہوئے فرمایا یہ ستر ہزار
وہ لوگ ہیں جو نہ شرک کرتے ہیں نہ شگون (فال بد) لیتے ہیں نہ دواغ گوشتے
ہیں بلکہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں (سمجھتے ہیں وہی شافی مطلق
ہے) یہ سن کر عکاشہ بن محسن (ایک صحابی) کھڑے ہوئے پوچھنے
لگے یا رسول اللہ کیا میں ان ستر ہزار میں سے ہوں آپ نے فرمایا
ہاں اس کے بعد ایک اور صحابی (سعيد بن عبادہ) کھڑے ہوئے وہ
بھی پوچھنے لگے کیا میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں آپ نے فرمایا
تم سے پہلے عکاشہ ان لوگوں میں ہو چکا ہے

باب اثمہ اور سرمرہ لگانا جب آنکھیں دکھتی ہوں اسباب
میں ام عطیہ سے روایت ہے

ہم سے مسدد بن مسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن عبد
قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے عبید بن نافع نے بیان
کیا انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے اپنی والدہ (امہ)
المؤمنین ام سلمہ سے ایک عورت (عائکہ) کا خاوند (میرہ) ہر گیا تھا۔
اس کی آنکھیں دکھنے لگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان
کیا گیا تو لوگوں نے کہا سرمرہ لگانا ضروری ہے نہیں تو آنکھیں جاتے
رہتے کاؤر ہے فرمایا ہے جب عورت (خاوند کے مرنے پر پھٹے پرانے

بَابُ الْإِثْمِ وَالْكَحْلِ مِنَ الرَّمَدِ
فِيهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ -

۶۶۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَمِيدُ بْنُ نَافِعٍ
عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أَمْرَأَةً
تَوَفَّى زَوْجَهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنَهَا فَذَكَرُوهَا
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرُوا لَهُ
الْكَحْلَ وَأَنَّهُ يَخَافُ عَلَى عَيْنِهَا فَقَالَ
لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَا كُنْ تَتَكَلَّفُ فِي بَيْتِهَا

۱ اب کھڑے کھڑے ہر شخص تھوڑے ان لوگوں میں داخل ہو سکتا ہے ۲ اسلمانی سرمرہ کا پتھر ۱۲ منہ ۳ یہ روایت مسمرہ لا اور گزرجلی ہے ۱۲ منہ ۴
۵ لیکن آپ نے عد تم کے اندر سرمرہ کی اجازت نہ دی ۱۲ منہ ۵ جاہلیت کے زمانہ میں کس طرح گزارہ کرتے تھے ۱۲ منہ

فِي شَيْءٍ أَحْلَا سَهْمًا أَوْ فِي أَحْلَا سَهْمًا فِي شَيْءٍ يَتَبَيَّنُ
فَإِذَا مَرَّ كَلْبٌ سَرَمَتْ بَعْرَةً فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُمٍ
وَعَشْرًا -

بَابُ الْجَذَامِ

وَقَالَ عَقَانُ

۶۶۳- حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ جَبَانَ حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ مَيْسَاءَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا عَدْوَى وَلَا طَبِيبَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَ
فَرْوَمَ الْمَجْزُومَ كَمَا يَقْرَأُونَ الْأَسَدَ -

بَابُ الْمَنْ شَفَاءُ الْعَيْنِ

۶۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ
عَمْرَو بْنَ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ
بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكُنَافَةُ مِنْ

خِزَابٍ كِطْرِي بِسَنٍ كَرِيكَ سُرَّ غُھْرِي (سلا بھرتک) پڑی رہتی تھی اسل
کے بعد جب کتا سامنے سے نکلتا تو اونٹ کی مینگنی اس پر پھینکتی
چار مینے ذل عدت کے پورے ہونے تک وہ سرمہ نہیں لگا سکتی
باب جزام کا بیان اور عفان بن مسلم (امام بخاری کے شیخ)
نے کہا اس کو البونعیم نے وصل کیا۔

ہم سے سلیم بن جبان نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن مینا
نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
تھے چھوت لگنا بد شگون ہے لیکن اگر کتا منخوس ہو یا صفر کا منخوس ہو یا یہ سب
نوع خیالات ہیں البتہ جزامی شخص سے ایسا بھاگنا رہ جیسے شیر سے
بھاگتا ہے۔

باب من (یعنی کھنپی) آنکھ کی نشا ہے۔

ہم سے محمد بن منشی نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم
سے شعبہ نے انہوں نے عبد الملک بن عبید سے کہا میں نے عمرہ
بن حریت سے سنا کہا میں نے سعید بن زید سے کہا میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کھنپی من میں داخل
ہے اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے (اسی سند سے) شعبہ نے

۱۵ اس وقت کہیں عدت سے باہر آتی اتفاق سے اگر کتا نکلا تو اس کے انتہار میں اور پڑی سرخ رہتی اس کا قصہ اور پورچکا ہے حدیث سے

باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے عدت کی وجہ سے آشوب چشم میں سرمہ لگانے کی اجازت نہ دی اگر عدت نہ ہوتی تو آپ درد چشم میں سرمہ لگانے کی اجازت
دیتے باب کا یہ مطلب ہے ۱۲ منہ ۱۵ یہ ایک خراب مشہور بیماری ہے غرن بگڑ کر سارا بدن مٹرنے لگتا ہے اخیر میں انگلیاں ہاتھ پاؤں جھڑھاتے ہیں
اعاذ اللہ منہ و من کل مرض و دیر ۱۷ منہ ۱۵ اس میں جزام شیر کی کا عارضہ ہے چنانچہ اس کو داء الاسد بھی کہتے ہیں ہر چند مرض کا پیدل ہونا نہ حکم الہی ہے
مگر جزامی کے ساتھ خطا اور یک جانی اس کا سبب ہے اور سبب سے پرہیز رکھنا محققانے دانش منہ ہی ہے یہ تو کل کے خلاف نہیں ہے جب یہ اعتقاد ہو
کہ سبب اسی وقت اثر کرتا ہے جب سبب الاسباب یعنی پروردگار اس میں اثر دے بعضوں نے کہا آپ نے پہلے فرمایا چھوت لگنا کھنپی ہے پھر فرمایا
جزامی سے بھاگنے رہو یہ اس کے خلاف نہیں ہے آپ کا مطلب یہ ہے کہ ضعیف الایمان لوگوں کو جزامی سے الگ ہی رہنا بہتر ہے ایسا نہ ہو کہ ان کو کوئی عارضہ
ہو جائے تو عدت اس کی جزامی کا قرب قرار دیں اور شرک میں گرفتار ہوں گویا یہ حکم عوام کے لیے ہے اور خواص کو اجازت ہے وہ جزامی سے قرب رکھیں تو
بھی کوئی تباہی نہیں ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے ایک جزامی کے ساتھ کھانا کھا لیا اور فرمایا اے بسم اللہ ثقہ بانشہ تو کل علی عیاس حدیث
سے یہ بھی نکلا کہ طاعون زدہ اشخاص سے الگ ہو جانا اور طاعون زدہ جگہ سے چلے جانا درست ہے جیسے جزامی کے پاس سے بھاگنا باقی صفحہ ۱۶

الْمَنِّ وَمَا وَهَّاءَ شِفَاءً لِلْعَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ
وَأَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عَتِيبَةَ عَنْ الْحُسَيْنِ
الْعُرَافِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حُدَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ
لَمْ أَنْكَرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ
الْمَلِكِ -

باب الدُّوْدِ

۶۶۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي
مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ أَنَّ
أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ مَيِّتٌ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَا
فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلْدُوْنِي
قُلْنَا كَمَا هِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ
قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمُ أَنْ تَلْدُوْنِي قُلْنَا كَمَا هِيَةَ
الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ لَا يَبْقَى فِي
الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا لَدَدْنَا وَأَنَا أَنْظَرُ إِلَّا

کہا مجھ کو حکم بن عتیبہ نے خبر دی انہوں نے حسن بن عبد اللہ عوفی سے
انہوں نے عمرو بن حریش سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث شعبہ نے کہا جب یہ
حدیث مجھ سے حکم نے بیان کی تو مجھ کو عبد الملک کی روایت کا اقتبل
ہو گیا کیوں کہ عبد الملک کا حافظہ اخیر میں بگڑ گیا تھا شعبہ کو صرف
اس کی روایت پر بھروسہ نہ تھا۔

باب حلق میں دوا ڈالنا اس کو لدو کہتے ہیں۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ
بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے موسیٰ بن
ابی عائشہ نے انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتیبہ سے انہوں
نے ابن عباسؓ اور عائشہؓ سے کہ ابو بکر صدیقؓ نے وفات کے بعد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لدو دیا (آپ کی نعش کو حضرت عائشہؓ
کہتی تھیں ہم نے بیماری میں آپ کے منہ میں دوا ڈالی آپ اشامہ
سے فرماتے رہے میرے حلق میں دوا نہ ڈالو ہم سمجھے کہ یہ ایسا ہی ہے
جیسے ہر ایک بیمار دولہے نفرت کرتا ہے خیر جب آپ کو بوش آیا
(برہنہ کی طاقت ہوئی) تو آپ نے فرمایا میں نے تم لوگوں کو حلق میں
دوا ڈالنے سے منع کیا تھا تا گھر میں جتنے آدمی ہیں ان سب کے
حلق میں دوا ڈالی جائے میں دیکھتا رہوں گا ایک

(بقیہ صفحہ سابقہ) جانے کی اجازت ہے اور دوسری حدیث میں جو وارد ہے کہ جس ملک میں طاعون ہو وہاں جاؤ بھی نہیں اور اگر تباہی ملک میں ہو
تو بھاگو بھی نہیں اس سے یہ مراد ہے کہ سارا ملک چھوڑ کر دوسرے دور دراز ملکوں میں بھاگنا نادرست ہے ایسا نہ ہو وہاں بھی لوگوں کے بھاگ آنے سے یہ
بیماری پیدا ہو اور مسلمان کو نقصان پہنچے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس محلہ یا جس مکان یا جس گاؤں میں طاعون ہو تو وہاں سے نکل کر تبدیل مکان
یا تبدیل محلہ کرنا درست نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ منہ +

(عاشی صفحہ ۶۶۱)

۱۵ جو بن مہنت بن اسرائیل کو ملتا تھا ایسے ہی کھنبی بھی خود آتی ہے (یعنی لگڑ ہوتا) ۱۲ منہ ۱۵ اس طرح کہ بیمار کے منہ میں ایک

طرف لگا دیں ۱۲ منہ ۱۵ پھر تم نے کیوں ڈالی اچھا اب تمہاری سزائے ہے ۱۲ منہ ۱۵ - ۱۶ -

الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَهُ يَشْهَدُ كُمْ۔

عباس کو چھوڑ دو وہ میرے حلق میں دوا ڈالتے وقت موجود نہ تھے (عبید میں آئے)

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی انہوں نے ام قیس بنت محسن سے انہوں نے کہا میں اپنا ایک بچہ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) میں نے اس کی ناک میں بنی ڈالی تھی اس کا حلق دبا یا تھا چونکہ اس کو گلے کی بیماری ہو گئی تھی آپ نے فرمایا تم اپنے بچوں کو انگلی سے حلق دبا کر کیوں تکلیف دیتے ہو یہ عود مہندی (لو کوٹ) اس میں ایک ذات الجنب بھی ہے (پسلی کا ورم) اگر حلق کی بیماری ہو تو اس کو ناک میں ڈالو اگر ذات الجنب ہو تو حلق میں ڈالو (لد و کرد) سفیان کہتے ہیں میں نے زہری سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیماریوں کو تو بیان کیا باقی پانچ بیماریاں بیان نہیں فرمائیں علی بن مدینی نے کہا میں نے سفیان سے کہا عمر تو زہری سے یوں نقل کرتا ہے اعلقت علیہ انہوں نے کہا عمر نے یاد نہیں رکھا مجھے یاد ہے زہری نے یوں کہا تھا اعلقت عنہ اور سفیان نے اس تخنیک کو بیان کیا جو بچہ کی پیدائش کے وقت کی جاتی ہے سفیان نے انگلی حلق میں ڈال کر اپنے کوئے کو انگلی سے اٹھایا انہوں نے یہ نہیں کہا اعلقوا عنہ شیئا۔

باب

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر وریس نے کہ زہری نے کہا مجھ کو عبد اللہ بن عبید اللہ بن عتبہ نے خبر دی حضرت عائشہؓ کہتی تھیں

۶۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بَابِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَعْلَقْتُ عَنْهُ مِنَ الْعُذْسَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تَدْعُرَنَ أَوْ لَا دُكْنَ بِهَذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكَ بِهَذَا الْعُودِ الرِّمْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْسَةِ وَيَلْدُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ فَسَبَعَتْ الزُّهْرِيُّ يَقُولُ بَيْنَ لَنَا اثْنَيْنِ وَلَمْ يَبَيِّنْ لَنَا خَمْسَةً ثَلَاثُ لِسْفَيْنِ فَإِنَّ مَعْمَرًا يَقُولُ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ قَالَ لَمْ يَحْفَظْ أَعْلَقْتُ عَنْهُ حِفْظُهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ وَوَصَفَ سُفْيَانُ الْغَلَامَ يَحْنُكُ بِالْإِصْبِعِ وَأَدْخَلَ سُفْيَانُ فِي حَنْكِهِ إِنَّمَا يَعْنِي سَرَفَ حَنْكِهِ بِإِصْبِعِهِ وَلَمْ يَقُلْ أَعْلَقُوا عَنْهُ شَيْئًا

باب

۶۶۷۔ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَبُؤْسٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ

۱۔ زہری نے علاق کے سننے میں وہی بیان کیے چنانچہ کے حق میں انگلی ڈال کر اس کا راس اٹھاتا ۱۲ منہ ۱۵ اس میں کوئی ترجمہ ذکر نہیں ہے گویا باب

سابق کا ترجمہ ہے ۱۲ منہ

رَوَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاسْتَدَّ وَجْهُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي
أَنْ يُصْرَضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ فَخَرَجَ بَيْنَ
رَجُلَيْنِ تَخَطَّرَ رَجُلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ
عَبَّاسٍ وَآخَرَ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ
هَلْ تَدْرِي مِنَ الرَّجُلِ الْآخِرِ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ
عَائِشَةُ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا
دَخَلَ بَيْتَهَا وَاسْتَدَّ بِهِ وَجْهُهُ هَرَّيْقُوا
عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْ كَيْتُهُنَّ
لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ قَالَتْ فَاجْلَسْنَا
فِي مَنَظِبٍ لِحَفْصَةَ رَوَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَضُبُّ عَلَيْهِ مِنْ
تِلْكَ الْقَرَبِ حَتَّى جَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ
قَدْ فَعَلْتُمْ قَالَتْ وَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ فَصَلَّى
لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ.

بَابُ الْعُذْرَةِ -

۶۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ أَنَّ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مُحْصِنِ الْأَسَدِيَّةِ أَسَدُ
حَزِيمَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى
الَّتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ
أُخْتُ عُكَّاشَةَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھنا چلنا دشوار ہوا اور بیماری سخت
ہو گئی تو آپ نے اپنی دوسری بیویوں سے یہ اجازت چاہی کہ بیماری کے
دن میں میرے گھر میں گزریں انہوں نے اجازت دے دی آپ اس حال
سے برآمد ہوئے کہ آپ کے (ضعف سے) دونوں پاؤں زمین پر
لیکر بناتے جاتے تھے ایک طرف عباسؓ آپ کو تھامے تھے
ایک طرف اور ایک شخص عبید اللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث
ابن عباسؓ سے بیان کی تو انہوں نے کہا تجھ کو معلوم ہے وہ دوسرے
شخص کون تھے جن کا نام حضرت عائشہؓ نے نہیں لیا میں نے
کہا نہیں انہوں نے کہا وہ حضرت علیؓ تھے خیر حضرت عائشہؓ کہتی
ہیں جب آپ میرے گھر میں آچکے اور بیماری کی بہت شدت ہو
گئی (آپ کو بڑے زور کا بخار تھا) آپ نے فرمایا ایسا کرو سات مشکیں
پانی کی لادھیں کے منہ تکھولے گئے ہوں وہ سب مجھ پر بہاؤ شاید
(میرا بخار کم ہو) میں لوگوں کو کچھ حقیت کر سکوں حضرت عائشہؓ کہتی ہیں
میں نے آپ کو حفصہ کے گنگال میں بٹھلایا اور اوپر سے یہ مشکیں ڈالنا
آپ پر شروع کر دیں یہاں تک کہ آپ اشامے سے فرمانے لگے میں
کر و بس پھر آپ باہر نکلے اور نماز پڑھا لی لوگوں کو خطبہ سنایا۔

باب غدرہ کا بیان

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی
انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کرام
قیس بنت محسن اسدیر یعنی اسد قبیلہ کی جو خزیمہ قبیلہ کی شاخ ہے
(یہ اس لیے) کہہ دیا کہ اسد دوسرے قبیلہ بھی ہیں (جو اگلی مہاجرات میں سے
تھی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور عائشہ
بن محسن کی بہن تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا ایک بچہ لے کر آئی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي لَهَا قَدْ أَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدْسَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا تَدْعُرْنَ أَوْلَادُكُمْ بِهَذَا الْوَلَقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتُ وَهُوَ الْعُودُ الْهِنْدِيُّ وَقَالَ يُونُسُ وَرَاسِحُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عُلِقَتْ عَلَيْهِ.

باب ۴۱ دَوَاءُ الْمَبْطُونِ

۶۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنَهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَقَالَ إِنَّ سَقِيَّتَهُ فَلَمْ يَزِدْكَ إِلَّا اسْتَطْلَقَا فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ تَابَعَهُ الْمَضْرُوعُ شُعْبَةَ.

باب ۴۲ لَا صَفْرَ وَهُوَ دَاءٌ يَأْخُذُ الْبَطْنَ

۶۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي

(نام نامعلوم) اس نے عذرہ کی بیماری کی وجہ سے اس بچہ کا گلا دیا یا بتھا آپ نے فرمایا تم اپنی اولاد کا اس طرح علاج کر کے کیوں گلہ دباتی ہو انگلی سے کوا اٹھاتی ہو عود ہندی (کوٹ) کیوں نہیں لیتیں وہ سات بیماریوں کی دوا ہے ذات الجنب کی بھی عود ہندی سے کست مراد تھا یعنی ہندوستان کا عود اور یونس اور اسحاق بن راشد نے زہری سے اس روایت میں بجائے علقے نقل کیا ہے۔

باب پیٹ کے عارضہ میں کیا دوا دی جائے (یعنی سٹول میں) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو المتوکل سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میرے بھائی کا پیٹ چل نکلا ہے (دست آ رہے ہیں بند نہیں ہوتے) آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے اس نے پلا دیا پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ شہد تو میں نے پلایا مگر اس سے اور دست بڑھ گئے ہیں آپ نے فرمایا اللہ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے محمد بن جعفر کے ساتھ اس حدیث کو نصر بن شمس نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے۔

باب صفر کوئی چیز نہیں صفر پیٹ کی ایک بیماری ہے۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو ہریرہ بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شریک

۱۔ اور سنت کی رو سے علقے سے علاق سے علاق کہتے ہیں بچہ کے مقل کو دھانا اور ملتان یونس کی روایت کو امام مسلم نے اور اسحاق بن دین کو لکھے ہیں کہ خود امام بخاری نے وصل کیا ہے ۱۱۷۱ھ میں نے شہد کر شفا دیا ۱۱۷۲ھ میں پڑھا کہ میں جوتا لیکن یہ مجھ کو کہاں تک چلے گا میں اللہ کا یہ زمانہ پس بڑا ایسا ہی ہوا شہد پلاتے اس کے دست بند ہ گئے جب سب مدہ نکل گیا تو شہدے کی کھنری اٹھایا یعنی روک دیے ۱۱۷۳ھ میں لکھتے ہیں ایک یہ کہ ہے جو پیٹ میں بند ہو جاتا ہے آدمی کا شہدہ رو کر آخر تک ہوتا ہے۔ ۱۱۷۴ھ۔

عہ اس کو اسحاق بن ابیہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۱۷۵ھ۔

عہ نام نامعلوم ۱۱۷۶ھ۔ ج۔ ج۔ ج۔

شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُهُ أَنَّ أَبَاهُمُ يَزِيدُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدُوَّ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَافِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ إِبِلِي تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الطَّبَاءُ فَيَأْتِي الْبُعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهُمَا فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ سَرَاةَ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ -

بَابُ ذَاتِ الْجَنْبِ

۶۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتَ حِصْنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى لِلَّهِ بَايَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُخْتُ عُمَاكُشَةَ بِنِ مَحْصِنٍ أَخْبَرَتْ أَنَّهَا أَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي لَهَا قَدْ عَلِقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُودِ فَقَالَ اتَّقُوا اللَّهَ عَلَى مَا تَدْعُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهَذِهِ الْأَعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُرِيدُ الْكُسْتَ يَعْنِي الْقُسْطَ قَالَ وَهِيَ لُغَةٌ -

۶۷۲ - حَدَّثَنَا عَامِرٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ قَالَ فُرِّيَ عَلَى أَبِي يُؤَبٍّ مِنْ كُتُبِ أَبِي قِلَابَةَ مِنْهُ

کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی کہ ابوہریرہ نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا اور مسفر کا متنعس ہونا (ایک سے دوسرے کو لگنا) اور آٹو کا منحوس ہونا یہ باتیں کچھ نہیں لغو خیالات ہیں، اس پر ایک گنوار (نام نامعلوم) بولایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے ریگستان میں ایسے صاف چکنے ہر نزل کی طرح ہوتے ہیں پھر ایک فارسی اونٹ ان میں سے مل جاتا ہے تو سب فارسی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا یہ تو کہو اس پہلے اونٹ کو کسی نے فارسی کیا اس کو زہری نے ابوسلمہ اور سنان بن ابی سنان (دونوں سے) روایت کیا ہے (یہ روایت آگے آگے آئے گی۔

باب ذات الجنب کا بیان

مجھ سے محمد بن یحییٰ بن عبد اللہ بن خالد بن فارس دہلی نے بیان کیا کہ اسام کو عتاب بن بشیر بن خبیر دی انہوں نے اسحاق بن راشد سے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے کہ ام قیس بنت محسن جو اہل مہاجر عورتوں میں سے تھی جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی اور عکاشہ بن محسن کے بہن تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا چھوٹا بچہ لے کر آئی، عذرہ کی بیماری کی وجہ سے اس کا گلہ دیا تھا آپ نے فرمایا اللہ سے ڈرو (محسوم بچوں کو ایسی تکلیف نہ دو) تم یہ گلا کیوں دباتی ہو عود ہندی کو وہ سات بیماریوں کی دوا ہے ان میں ایک ذات الجنب بھی ہے عود سے مراد آپ کی کست بھری تھا یعنی قسط قسط اور کست دونوں کہتے ہیں۔

ہم سے عمار ابو النعمان نے بیان کیا کہ اسام سے حماد بن زید نے انہوں نے کہا ایوب سختیانی پر ابو قلابہ کی کتابیں پڑھی گئیں

۱۷ اور آپ فرماتے ہیں کہ چھوت لگنا کوئی چیز نہیں ۱۲ منہ ۱۷ یہ حدیث اوپر گزری ہے ۱۲ منہ ۱۷ پہلی کا درم جو بڑی

سخت بیماری ہے دق اور سل کی طرح ۱۲ منہ

مَا حَدَّثَتْ بِهِ وَمِنْهُ مَا يُدْرِي عَلَيْهِ وَ
كَانَ هَذَا فِي الْحَتَابِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ
وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ كَوَيَاكَ وَكَوَاكَ أَبُو طَلْحَةَ
بَيْدَمَ وَقَالَ عُبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
أَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَتَّقُوا مِنَ
الْحُمَةِ وَالْأَذْنِ قَالَ أَنَسٌ كُتِبَتْ
مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ وَشَهِدَنِي أَبُو طَلْحَةَ
وَأَنَسُ بْنُ النَّضْرِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابُو
طَلْحَةَ كَوَاكِي.

بَابُ ۴۱ حَرَقَ الْحَصِيرَ لَيْسَ بِهِ

الذَّمُّ

۶۴۳- حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ حَدَّثَنَا
يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَادِرِيُّ عَنْ
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ
قَالَ لَمَّا كُسِرَتْ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَةُ وَأُذِيَ وَجْهُهُ
وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَّتُهُ وَكَانَ عَلَى يَنْخَلِفٍ
بِالنَّاءِ فِي الرَّجْنِ وَجَاءَتْ فَاطِمَةُ
تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ
عَلَيْهَا السَّلَامُ الدَّمَ زَيْدٌ عَلَى النَّاءِ

ان میں بعضی حدیثیں تو وہ شخصیں جن کو ایوب نے خود ابو قلابہ سے سنا
تھا اور ابو قلابہ سے ان کو روایت کرنے تھے یہ حدیث ان کی کتب
میں تھی ابو قلابہ نے انس سے روایت کی کہ ابو طلحہ اور انس بن نصر جو انس بن
مالک کے والد تھے، دونوں نے مل کر ذات الجنب کی بیماری میں انس
کو داغ دیا ابو طلحہ نے خود اپنے ہاتھ سے داغا اور عبد بن منصور نے
ایوب سمعنیانی سے روایت کیا انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے
انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک انصاری گھروالوں (عمرو بن حرم کے خاندان مسلم) کو سانپ بھجو
کے زہر میں منستر کرنے کی اجازت دی اسی طرح کان کے
درمیں انس نے کہا میں نے ذات الجنب کی بیماری میں داغ
لگوایا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے (آپ نے
انکار نہیں فرمایا) داغ دینے کے وقت ابو طلحہ اور انس بن نصر
اور زید بن ثابت موجود تھے ابو طلحہ نے (اپنے ہاتھ سے) مجھ کو داغا۔

باب ابو ریاں جلا کر خون بند کرنا۔

مجھ سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب
بن عبد الرحمن قاری انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد
ساعلی سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر
مبارک پر پتھر مار کر خود توڑا گیا (مروان بن قیس نے پتھر مارے تھے)
اور آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور سامنے کے چار دانتوں
میں سے ایک دانت توڑا گیا (خون آپ کے زخم میں سے بہ
رہا تھا) تو حضرت علیؓ ڈھال میں پانی لاتے تھے اور جناب فاطمہ
زہراؓ آپ کی صاحب زادی، منہ پر سے خون دھو رہی تھیں
جب جناب فاطمہ زہراؓ نے دیکھا کہ پانی سے اور خون بڑھتا جا رہا ہے

كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَخْرَجَتْهَا وَ
الصَّقَتْهَا عَلَى جَوْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ

بَابُ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

۶۶۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ
فَاطْفُوْهَا بِالْمَاءِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ
يَقُولُ اكْتِشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ

۶۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ نَافِعَةَ بِنْتِ الْمُزَنَرِ أَنَّ
اسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ كَانَتْ إِذَا أَتَيْتْ بِالْمَرَأَةِ
قَدْ حَمَلَتْ تَدْعُو لَهَا أَخَذَتْ الْمَاءَ فَصَبَتْهُ بَيْنَهَا
وَبَيْنَ جَنْبَيْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَبْرُدَّهَا بِالْمَاءِ

۶۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَثَرِ حَدَّثَنَا
يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ
عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ

زیادہ نکلتا آتا ہے تو انہوں نے جھٹ ایک بورے کا ٹکڑا لیا اس کو
جلاتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم پر چمکا دیا اسی وقت خون بند
ہو گیا

باب بخار دوزخ کی بھاپ سے

مجھ سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن
وہب نے کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں
نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے
فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ ہے تو اس کو پانی سے بچھاؤ نافع نے کہا
(اسی اسناد سے) عبد اللہ بن عمر کو بخار آتا تو کہتے یا اللہ ہم پر سے
اپنا عذاب دفع کر

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک
سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی (بی بی)
فاطمہ بنت منذر سے کہ اسماء بنت ابی بکرؓ ان کی دادی کے پاس
جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو پانی منگو کر اس کے گریبان
میں ڈالتیں اور کہتیں یا اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ
بخار کی حرارت کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔

مجھ سے محمد بن شثلی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید
قطان نے کہا ہم سے ہشام نے کہا مجھ کو میرے والد (عروہ) نے
انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ ہے اس کو پانی سے
ٹھنڈا کرو

۱- معلوم ہوا میرے لیے کہ عروہ بن زید نے کے لیے عمدہ دوا ہے ۱۷ منہ۔ واللہ اعلم بالصواب ۲- گریا بخار دنیا میں دوزخ کا ایک نمونہ ہے اللہ

تعالیٰ نے اس کو اپنے بندوں کے ڈرانے اور عبرت دلانے کے لیے بھیجا ہے ۱۸ منہ ۳- ایک روایت میں ہے کہ نمر بن کھانی سے فرما دہ بخار ہے جو صفر کے
آخر میں حرارت سے جو۔ میں ٹھنڈے پانی سے نہانا تا کہ پاؤں دھونا ہے حدیث ہے ۱۷ منہ ۴- حالانکہ بخار دوزخ پر صبر کرنے میں بڑا ثواب ہے مگر

تندرستی کی دعا مانگنا بھی درست ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہم انی اسألك العفو والعافية ۱۷ منہ ۵- بعضوں نے کہا یہ تشبیہ ہے

بلکہ کی حرارت کو دوزخ سے تشبیہ دی ۱۷ منہ ۶- ۷- ۸- ۹- ۱۰- ۱۱- ۱۲- ۱۳- ۱۴- ۱۵- ۱۶- ۱۷- ۱۸- ۱۹- ۲۰- ۲۱- ۲۲- ۲۳- ۲۴- ۲۵- ۲۶- ۲۷- ۲۸- ۲۹- ۳۰- ۳۱- ۳۲- ۳۳- ۳۴- ۳۵- ۳۶- ۳۷- ۳۸- ۳۹- ۴۰- ۴۱- ۴۲- ۴۳- ۴۴- ۴۵- ۴۶- ۴۷- ۴۸- ۴۹- ۵۰- ۵۱- ۵۲- ۵۳- ۵۴- ۵۵- ۵۶- ۵۷- ۵۸- ۵۹- ۶۰- ۶۱- ۶۲- ۶۳- ۶۴- ۶۵- ۶۶- ۶۷- ۶۸- ۶۹- ۷۰- ۷۱- ۷۲- ۷۳- ۷۴- ۷۵- ۷۶- ۷۷- ۷۸- ۷۹- ۸۰- ۸۱- ۸۲- ۸۳- ۸۴- ۸۵- ۸۶- ۸۷- ۸۸- ۸۹- ۹۰- ۹۱- ۹۲- ۹۳- ۹۴- ۹۵- ۹۶- ۹۷- ۹۸- ۹۹- ۱۰۰-

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَشَى مِنْ فَيَحُ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُهَا بِالْمَاءِ۔

باب ۲۱۱ مَن خَرَجَ مِنْ أَرْضٍ لَا تَلَامِيهِ۔

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا أَوْ رَجُلًا مِّنْ عُكْلٍ وَعَمْرِيْنَةَ قَدِ امْرَأَةٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا أَهْلُ ضَرْحٍ وَلَمْ تَكُنْ أَهْلُ رَيْفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَّا لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي وَبَرَّاجٍ وَأَمْرُهُمَا أَنْ يَخْرُجَا فِيهِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَنَّا إِلَيْهَا فَانْطَلَقُوا حَتَّى كَانُوا نَاحِيَةَ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَأْعِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْثَرُوا الذَّوْدَ فَلَمَّا نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي أَثَرِهِمْ وَأَمْرُهُمْ فَمَنْ ذَا عَيْنُهُمْ وَتَطْعَمُوا أَيْدِيَهُمْ وَتَبَرَّكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتَّى مَا تَوَّأ عَلَى حَالِهِمْ

ہم سے مسدد بن مسرور نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الاحوص نے کہا ہم نے سعید بن مسروق سے انہوں نے عباس بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بھاری جہنم کی بجائے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

باب جہاں کی آب و ہوا ناموافق ہو وہاں سے نکل کر دوسرے مقام میں جانا درست ہے۔

ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے ان سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ عکلیٰ بامعربینہ قبیلہ کے کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم مسلمان ہو چکے ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے ملک میں جانوروں کے دودھ پینے کی وجہ سے کھانا نہیں کھاتے ان کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند اونٹ ایک چرواہا ساتھ کر کے ان کو دیے کہ ان کو لے کر دیہات جنگل میں جائیں اور وہاں ان کا دودھ موت پیتے رہیں (چونکہ بیمار ہو گئے تھے) نیز وہ گئے جب حرہ کے کنارے پہنچے تو (دل میں بے ایمانی آئی) پھر کافر ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو جان بچا کر اونٹوں کو ہانک لے گئے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے ان کے تعاقب میں لوگوں (سواروں) کو روانہ کیا (وہ گرفتار ہو کر آئے) آپ نے حکم دیا آنکھوں میں گرم سلاخی پھیری گئی ہاتھ کاٹ دیے گئے اور وہیں حرہ پھرتے یہاں کے میدان میں ڈال دیے گئے اسی حالت میں تڑپ تڑپ کر مر گئے

۱۔ کسی نے پانی تک نہ دیا ہے یہی نہیں تھی بلکہ میں دم تھا ہر دوں حق پر کیوں کہ اگر ایسے موزوں کو ہجرت غیر سزا دی (باقی صفحہ)

مَلِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ
 بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُرَيْثِ بْنِ
 نُوفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
 الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ
 بِسَرٍّ لَيْقِيَهُ أَمْرَأَةً الْأَجْنَادُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ
 وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ
 عُمَرُ ادْعُوا إِلَى الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَاهُمْ
 فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ
 بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَدْعُو جُنَا
 بِلَا فِئَةٍ وَلَا تَرَى أَنَّ نَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
 مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَرَى أَنَّ نَقْدَمَهُمْ
 عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ
 ادْعُوا إِلَى الْأَنْصَارِ فَدَعَوْهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ
 نَسَلَكُمْ سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا
 كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ
 ادْعُوا إِلَى مَنْ كَانَ هُنَا مِنْ مَشْيِخَةٍ
 قَرِيبٍ مِنْ مُهَاجِرَةٍ الْفَتْحِ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ
 يَخْتَلَفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرَى أَنَّ

امام ملک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد الحمید
 بن عبد الرحمن بن زید بن خطاب سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ
 بن حارث بن نوفل سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے کہ حضرت
 عمرؓ (مسلمہ صحیحی میں دورہ کے لیے اور رعیت کا حال دیکھنے کے لیے)
 شام کے ملک کو روانہ ہوئے جب سرخ میں پہنچے تو لشکر کے سردار
 ابو عبیدہ بن جراح اور ان کے ہمراہی ملے انہوں نے کہا شام کے
 ملک میں وبا شروع ہو گئی ہے ابن عباسؓ کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے یہ
 سن کر مجھ سے کہا اگلے مہاجرین کو بلا لے (میں نے بلایا) حضرت عمرؓ
 نے ان سے مشورہ کیا ان سے بیان کیا کہ وہاں طاعون شروع
 ہو گیا ہے انہوں نے اختلاف کیا کوئی کہنے لگا ہم ایک ارادے
 سے نکلے ہیں اب طاعون سے ڈر کر ہم کو لوٹ جانا مناسب نہیں
 معلوم ہوتا کسی نے کہا آپ کے ساتھ وہ بڑے بڑے صحابہ ہیں جو
 باقی رہ گئے ہیں (ان کا دم قدم غنیمت ہے) ہم مناسب نہیں مانتے
 کہ آپ ان کو وبا کی ملک میں لے جائیں حضرت عمرؓ نے کہا اچھا اب
 تم جاؤ (میں نے تمہاری رائے سن لی) پھر مجھ سے کہا اب انصار کو
 بلا میں نے ان کو بلا یا حضرت عمرؓ نے ان سے بھی مشورہ لیا انہوں
 نے بھی مہاجرین کی طرح اختلاف کیا کوئی کہنے لگا چلو کوئی کہنے لگا
 لوٹ جاؤ (حضرت عمرؓ نے ان سے بھی کہا جاؤ پھر کہا کہ یہاں قریش
 کے کچھ بوڑھے لوگ ہوں تو ان کو بلا لے یعنی ان مہاجرین میں سے جنہوں
 نے مکہ فتح ہونے سے پہلے (یا مکہ فتح ہونے پر) ہجرت کی تھی میں
 نے ان کو (جن جن کو بوڑھوں کو) بلایا انہوں نے متفق اللفظ

۱۔ ایک مقام ہے شام کے رستے میں مرینہ سے قریہ منزل پر ۱۲ منہ ۵ دبا سے مراد یہاں طاعون ہے بیضا کو بھی دبا کہتے ہیں اس

طاعون کا نام طاعون عموماً تھا حضرت عمرؓ نے شام کا ملک کئی سرداروں میں تقسیم کر دیا تھا اور ہر جگہ ایک ایک فرج کا سردار تھا خالد بن
 ولید اور زید بن ابی سفیان اور ثمر بن لہویہ عامیہ سب وہاں کے سردار فرج تھے ۱۲ منہ ۵ کہ شام کے ملک کو عموماً یہاں

مَلِكُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ
عُمَرَ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا كَانَ بِسُغَمَاءَ بَلْعَةَ
أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ يَأْرِضُ يَأْرِضُ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ
وَلَا إِذَا وَقَعَ يَأْرِضُ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا
فِرَارًا مِنْهُ.

مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد اللہ
بن عامر سے کہ حضرت عمرؓ شام کی طرف روانہ ہوئے جب سرخ میوے
پہنچے تو ان کو یہ خبر آئی کہ شام کے ملک میں طاعون پھیل گیا ہے
پھر عبد الرحمن بن عوفؓ نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سنو کسی ملک میں وبا ہے تو وہاں سے
جاؤ اور تمہارے ملک میں (جہاں تم ہو) وبا آئے تو بھاگنے کی نیت
سے وہاں سے نکلو بھی نہیں۔

۶۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ثَعْيِبِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ الْمَسِيحُ وَلَا الطَّاعُونُ.

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسسی نے بیان کیا کہا ہم کو مالک
نے خبر دی انہوں نے نعیم مجمر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں مسیح و طاعون
طاغون۔

۶۸۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ
بِنْتُ سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
يَجِيءُ بِمَا مَاتَ ثَلَاثُ مِنَ الطَّاعُونِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونُ
شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الواحد
بن زیاد نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان احول نے کہا مجھ سے حفصہ
بنت سیرین نے انہوں نے کہا انسؓ نے مجھ سے پوچھا تیرا بھائی یحییٰ
کا ہے سے مرا میں نے کہا طاعون سے انسؓ نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون شہادت ہے ہر مسلمان
کے لیے۔

۱- دوسری روایت میں کہہ گا ذکر ہے کہ طاعون سے وہیں پیگ مراد ہے کیونکہ ہمیشہ تو مکہ اور مدینہ میں آتا ہے اب یہ نقل کہ عجمی بھی
مدینہ منورہ میں طاعون آیا تھا صبح نہیں ہے بعینہ نے کہا امام بخاری نے جو روایت متن میں نکالی اس میں انشاء اللہ کالقب ہے جو طاعون سے متعلق ہے اس
صورت میں مدینہ میں بھی طاعون کا آنا جائز ہوگا واللہ اعلم ۱۱ منہ ۱۲ - ۱۳ - ۱۴

۲- حضرت خواہر خاتون صدقہ خاتون حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کہتے ہیں ہمارے شہر میں طاعون کی کثرت ہوتی تو میں نے کہا طاعون کا شکار ہونے کہتے
ہیں اگر کوئی کاغذ لکھ کر اپنے ساتھ رکھے تو کوئی بھلائی ہوگی حضرت خواہر خاتون صدقہ خاتون کا ہمارے شہر کے فضل سے طاعون سے محفوظ رہتا ہے مجھ کو ایک توہین
طاعون کا پہنچا ہے کہ اس خبر پر کہ وہ مکان کے ایسے دروازے پر لگایا جائے جس میں سے آمد و رفت ہواور پھر اس کے اور کوئی دروازہ آمد و رفت کے لیے
نہ کھولا جائے اس بیوی دروازہ کے دروازے پر پاک کاغذ روشتائی سے پاک کاغذ روشتائی اس طرح سے لگے اور ہر پڑ پڑ کے انشاء اللہ تعالیٰ اس کو نہیں جانے
کا وہ نقش یہ ہے یا حافظ یا حافظ بھول اللہ الملک المتعال لا یبدعہ الطاعون ولا الدجال یا حفیظ یا حفیظ اور سورہ تغابن کو
بھی ہر روز آدھی پڑھتا رہے تو بے پناہ بزرگوں نے کہلے کہ یہ سورہ طاعون کے لئے ہے ۱۲ منہ

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
سُفْيَانَ بْنِ عِلَاقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُبْطُونُ
شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ.

بَابُ ۲۲۱ أَجْرُ الصَّابِرِ فِي
الطَّاعُونَ

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ أَخْبَرَنَا جَبَانُ حَدَّثَنَا
دَاوُدُ بْنُ ابْنِ الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنهَا
أَخْبَرْتَنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونَ فَأَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كَانَ عَذَابًا يَبْتَغُهُ اللَّهُ
عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ فَلَيْسَ
مِنْ جَدِيقِ الطَّاعُونَ فِيمَا كُنْتُ فِي بَلَدٍ صَابِرًا
يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا
كَانَ لَهُ وَمِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ تَابَعَهُ النَّصْرُ عَنْ دَاوُدَ

بَابُ ۲۲۲ الدُّقَى بِالْقُرْآنِ وَ
الْمُعَوَّذَاتِ

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے
انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی
پیٹ کے عارضی سے یا طاعون سے مرے اس کو شہید کا درجہ ملیگا
باب جز شخص طاعون میں صبر کر کے وہیں رہے گا اس کو طاعون
شہید اس کی فضیلت۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن بلال
نے خبر دی کہا ہم سے داود بن ابی الفرات نے بیان کیا کہا ہم سے
عبد اللہ بن برید نے انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے سنا انہوں نے حضرت
عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کو پوچھا
(یہ کیا بیماری ہے) آپ نے فرمایا اصل میں یہ ایک عذاب ہے اللہ
جن بندوں پر چاہتا ہے اس کو بھیجتا ہے لیکن مومنوں کے لیے
وہ اللہ کی رحمت ہے کوئی بندہ ایسا نہیں جس کے شہر میں طاعون
آئے وہ صبر کر کے وہیں رہے اس کو یہ یقین ہو کہ جو اللہ نے اس
کی تقدیر میں لکھ دیا ہے وہی ہو گا مگر اس کو شہید کا سا ثواب ملے
گا۔ حبان بن بلال کے ساتھ اس حدیث کو نصر بن شیبہ نے بھی
دلو سے روایت کیا

باب قرآن اور معوذات (فلق اور ناس اور اخلاص) پڑھ کر بھڑکنا
پھونک کرنا۔

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو شہام بن یوسف نے

۱۷۔ روایت اور مرسلہ اگرچہ ہے ابن ماجہ اور بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ طاعون اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کسی ملک میں زنا اور بدکاری
کا شیوہ ہو جاتا ہے مولانا روم نے اسی حدیث کا ترجمہ کیا ہے جو کہا ہے ع وزنا نیز دوبا اندر جہات نہ ۱۰ امام احمد نے روایت کیا طاعون سے
مرنے والے اور شہید قیامت کے دن جھگڑیں گے طاعون والے کہیں گے ہم بھی شہیدوں کی طرح مارے گئے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اچھا ان کے زخموں
کو دیکھو پھر دیکھیں گے قرآن کا زخم بھی شہیدوں کی طرح ہو گا ان کو بھی شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ انسان نے بھی عقبہ بن عبد سے مرفوعاً ایسی ہی روایت
کی ۱۲ منہ۔ اللهم اغفر لکاتبہم ولن سخی فیہ والمو مینین ۱۰ ۱۰ ۱۰ ۱۰

هَشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ
عَلَى نَفْسِهِ فِي الْمَرَضِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ
بِالْمَعْوِذَاتِ فَلَمَّا نَفَثَ كُنْتُ أَفُثُ عَلَيْهِ هَيَّ
وَأَمْسَحُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِيُبَكِّهَا فَاسَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ
كَيْفَ يَنْفُثُ قَالَ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ
يَسْمَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ -

بَابُ ۴۲۳ الدُّقَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ
يُذَكِّرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۶۸۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عُذْرَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي
الْمَتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا
مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَوْا
عَلَى حَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُؤْهُمْ
فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ لِدَغَ سَيْدٌ أُولَئِكَ فَقَالُوا
هَلْ مَعَكُمْ مِّنْ دَوَاءٍ أَوْ مَرَاتٍ فَقَالُوا لَا تَكُنْ
لَهُ تَقْرُؤْنَا وَلَا نَفْعُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا
جُعَلًا فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِّنَ الشَّاءِ فَجَعَلَ
يَقْرَأُ بِأَمْرِ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بَرَأَقَهُ وَيَقْفُلُ
فَبَرَأَ فَأَتَوْا بِالشَّاءِ فَقَالُوا لَا نَأْخُذُكَ

خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ
سے انہوں نے حضرت عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض
موت میں معوذات پڑھ کر اپنے اوپر پھونکتے جب آپ پر سیدہ کی کشت
ہوئی تو میں پڑھ کر آپ پر پھونکتی اور آپ کا ہاتھ آپ کے جسم پر پڑتی
برکت کے لیے معمر نے کہا میں نے زہری سے پوچھا کہ کونسا
پھونکتے تھے انہوں نے کہا دونوں ہاتھوں پر دم کر کے ان کو منہ پر
پھیرتے تھے

باب سورۃ فاتحہ پڑھ کر پھونکنا منتر کے طور پر اس باب میں
ابن عباسؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور
کہا ہے کہ سب سے زیادہ جس چیز پر تم اجرت لواتے اللہ کی کتاب ہے
مجھ سے محمد بن بشیر نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا
ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالشتر سے انہوں نے ابوالمتوکل سے
انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
کئی اصحاب عرب کے ایک قبیلہ پر پہنچے انہوں نے (دستور کو افواج
ان کی ضیافت نہیں کی غیر اسی حال میں ان کے سردار کو بچھونے کاٹا
(اب سٹ پٹائے صحابہؓ پاس دوڑے آئے کہنے لگے) بھائیو تمہارے
پاس بچھو کاٹے کی کوئی دوا یا منتر ہے انہوں نے کہا ہاں ہے کیوں نہیں
مگر تم نے ہماری ضیافت تک نہیں کی ہم تو بے اجرت ٹھہرائے منتر نہیں
کریں گے آخر انہوں نے (جھک مار کر) کچھ بکریاں دینی قبول کیں تب ایک
صحابی نے (خود ابوسعید نے) سورۃ فاتحہ پڑھنا شروع کی وہ کیا کرتے
(سورۃ فاتحہ پڑھ کر) تھوک منہ میں اکٹھا کر کے تھوک دیتے

۱۰ قطلانی نے کہا اس سے منتر اور توفیق کا جواز نکلتا ہے بشرطیکہ اللہ کے کلام اور اس کے اسماء یا صفات سے ہر اور عربی زبان میں
ہو یا اس کے معنی معلوم ہوں ہر شرطیکہ یہ اعتقاد نہ رکھ کر منتر اور توفیق بذاتہ مقرر ہے بلکہ اللہ کی تقدیر سے منتر ہو سکتے ہیں جیسے دوا ابی وہب نے
امام مالکؒ سے منک اور تمہید وغیرہ سے منتر کرنے کی کراہت نقل کی ہے اسی طرح ناگے میں گریں دیگر گوشاہ ولی اللہ صاحب نے قول الجبل میں چمپک
کے لیے سورہ رحمان کا کثرتہ تجویز کیا ہے ۱۲ منتر ۱۰۷۷ حدیث آگے موصوفہ ذکر رہی ۱۲ منتر ۱۰۷۷ - - - - -

حَتَّى نَسَّالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَسَّالُوهُ فَضَحِكَ وَقَالَ مَا أَدْرَاكَ
أَنَّهُ سُرِّيَّةٌ خَذُوَهَا وَاصْبِرُوا لِي
يَسْمَعُ

بَابُ الْبَشَرِ فِي الرِّقَّةِ يَقَطِّعُ

مِنَ الْعَنَمِ

۶۸۸- حَدَّثَنِي سَيِّدَانُ بْنُ مُضَارِبٍ
أَبُو مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَصْرِيُّ
هُوَ صَدُوقٌ يَوْسُفُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ قَالَ
حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ أَبُو مَالِكٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدِيمٌ وَسَلِيمٌ فَعَرَضَ
لَهُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَذَا نَبِيكُمْ
مِّنْ تَرَاثِي إِنْ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا
فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَرَأَ بِمَا فِيهِ الْكِتَابُ
عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ بِالشَّاعِرِ إِلَى أَصْحَابِهِ
فَكَرِهُوا ذَلِكَ وَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ
أَجْرًا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا
كِتَابُ اللَّهِ-

آخر وہ سرور احسن کو بچھونے کا ٹاٹھا اچھا ہو گیا اس قبیلہ کے لوگ بکریاں لے
آئے لیکن صحابہ کو تردد ہوا انہوں نے کہا ہم یہ بکریاں اس وقت تک نہیں
لینے کے جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں پھر
انہوں نے آپ سے پوچھا آپ ہنس دیے فرمایا ارے مجھ کو یہ
کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ منتر بھی ہے بکریاں (شوق سے) لے
لو اور میرا بھی حصہ لگاؤ۔

باب اگر منتر پڑھنے والا کچھ بکریاں لینے کی شرط

کرے۔

مجھ سے ابو محمد باہلی سیدان بن مضارب نے بیان کیا کہا
ہم سے ابو مشعر بصری یوسف بن زید براء نے وہ پہنچا تھا (لیکن بحلی
بن معین نے اس کو ضعیف کہا) کہا مجھ سے عبید اللہ بن اخنس نے
بیان کیا کہا انہوں نے ابن ابی علیہ سے انہوں نے ابن عباس سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب ایک چشمہ پر پہنچے وہاں
ایک شخص تھا جس کو بچھونے کا ٹاٹھا تھا تب ان چشمہ والوں
میں سے ایک شخص ان صحابہ کے پاس آیا کہنے لگا تم میں کوئی بچھو کا منتر
بھی جانتا ہے اس چشمہ پر ایک شخص کو بچھونے کا ٹاٹھا ہے آخر
صحابہ میں سے ایک شخص (ابو سعید خدری) اس کے ساتھ گیا
اور چند بکریاں اجرت ٹھہرا کر سورہ فاتحہ اس پر پڑھی وہ اچھا ہو
گیا یہ شخص بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں (دوسرے صحابہ) کے پاس
آیا انہوں نے اس کو کمرہ سمجھا کہنے لگے اللہ کی کتاب پر اجرت
لینا یہ کیا معنی جب مدینہ پہنچے تو انہوں نے آنحضرت سے
کہہ دیا یا رسول اللہ اس شخص نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی
آپ نے فرمایا سب سے زیادہ اجرت لینے کے لائق تو اللہ کی
کتاب ہے۔

۱۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ تسلیم قرآن پر اجرت لینا جائز ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا تسلیم قرآن ٹھہرا دیا تھا ان ٹکڑوں کا ذکر ابو یوسف کا ہے۔

باب ۲۲ رُفِیَةِ الْعَيْنِ

۶۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ أَمْرٌ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمْرَانِ يُسْتَتَرُفِي مِنَ الْعَيْنِ ۶۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ بْنُ عَرِيْطَةَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهِمَا جَارِيَةً فِي دَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اسْتَرَفُوا لَهَا فَإِنْ رَأَوْهَا انْظُرُوا وَقَالَ عَقِيلٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ.

باب ۲۲ الْعَيْنُ حَقٌّ

۶۹۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْرِ.

باب بد نظر کا منتر

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کسفیان ثوری نے خبر دی کہا مجھ کو سعید بن خالد نے کہا میں نے عبد اللہ بن شداد سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا (یا مجھ کو حکم دیا) کہ بد نظر کا منتر کیا جائے۔

مجھ سے محمد بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن وہب نے کہا ہم سے محمد بن حرب نے کہا ہم سے محمد بن ولید زبیدی نے کہا ہم کو زہری نے خبر دی انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام سلمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں ایک چھوٹی دیکھی (نام نامعلوم) اس کے منہ پر چھائی تھی آپ نے فرمایا اس پر منتر کرنا اس کو نظر لگ گئی ہے اور عقیل نے بھی اس حدیث کو زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مسلم) روایت کیا محمد بن حرب کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ بن سالم نے بھی زبیدی سے روایت کیا۔

باب نظر لگ جانا سچ ہے۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر لگ جانا حق ہے اور آپ نے گونا گونے سے منع فرمایا۔

۱- نظر لگ جانا حق ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے عمدہ منتر یہ ہے کہ یہ آیت دان لیا والذین کفروا لیزلقنک اباسم

اشیر تک اس شخص پر پڑھ کر پھر نکلے جس کو نظر لگ گئی ہو یہ عمل مجرب ہے انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ منہ ۱۵ کا لے یا سرخ داغ جو منہ پر پیدا ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ ۱۵ اس کو ماکہ میں مستدرک میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس کو ذیل نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۵ اس حدیث سے ان بدھیوں کا رد ہو جو نعرے اڑھے انکار کرتے ہیں یہ لوگ کم علم اور جاہل ہیں نظریں اللہ تعالیٰ سے جیسے اڑھے ہیں منفرات نے کہا اگر نظر لگے والا کسی کو مار ڈالے تو اس سے قصاص لیا جائے گا ۱۲ منہ ۱۵ - - - - -

چوبیسواں پارہ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا
باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری کے لیے کیا منتر پڑھا
ہم سے مسدود بن مسرود نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن مسعود
سے انہوں نے عبد العزیز بن حبیب سے انہوں نے کہا میں اور ثابت بنانی
دونوں انس بن مالک کپاس گئے ثابت نے کہا ابو حمزہ (یہ انیس کی کنیت ہے)
میں بیمار ہو گیا ہوں انس نے کہا میں تجھ پر وہ منتر دعا پڑھ دوں جو آنحضرت
بیماری دور کرنے کے لیے پڑھا کرتے تھے میں نے کہا ہاں پڑھ دو انہوں نے
کہا یا اللہ لوگوں کے مالک بیماری کے دور کرنے والے تندرستی عطا فرما تو ہی
تندرست کرنے والا ہے میرے سوا کوئی چنگا کرنے والا نہیں ایسا چنگا کر دے کہ
پھر کوئی دکھ نہ رہے۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن سعید قطان نے
کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے مسلم بن یحییٰ سے
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی کے لیے یوں تویذ کرتے
تھے درد کے مقام پر دامن ہاتھ پیرتے اور کہتے یا اللہ پانے والے لوگوں کے دکھ
دور دود کر دے تندرستی عطا فرما تو ہی تندرستی دینے والا ہے اصل تندرستی وہی
ہے جو تو عنایت فرمائے (دوا تو ایک بہانہ ہے) ایسی تندرستی دے کہ کوئی بیماری
باق نہ رہے سفیان ثوری نے کہا میں نے یہ حدیث منصور بن معتمر سے بیان
کی تو انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے مسرود سے انہوں نے حضرت
عائشہ سے ایسی ہی حدیث نقل کی۔

مجھ سے احمد بن ابی رجا نے بیان کیا کہا ہم سے نصر بن شہیل نے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بَابُ ۴۴ رُقِيَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۶۹۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ عَلَى
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمَزَةَ اشْكَيْتُ
فَقَالَ أَنَسٌ أَلَا أَرَيْتَ بِرُقِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّ
النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي
لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ
سَقَمًا۔

۶۹۴- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ثَوْبِيُّ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ
عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَوِّذُ بَعْضَ أَهْلِهِ بِسْمِ
مِيكَالَ الْيَمْنَى وَيَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ
الْبَاسَ اشْفِهِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا
شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا قَالَ سُفْيَانُ
حَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ۔

۶۹۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا

النَّصْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَرْقِي يَقُولُ أَمْسِحْ الْبَاسَ رَبَّ النَّكَاسِ
بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا أَنْتَ

۶۹۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ رَيْهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ بِسْمِ اللَّهِ تَرْبَةُ أَرْضِنَا
بِرِيقَةٍ بَعْضُنَا يَشْفِي سَقِيمُنَا

۶۹۷- حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَيْهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ فِي الرُّقِيَةِ تَرْبَةُ أَرْضِنَا وَرِيقَةُ
بَعْضُنَا يَشْفِي سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا

بابُ الرُّقِيَةِ فِي الرُّقْبَةِ

۶۹۸- حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّوْكَ مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ
الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ
فَلْيَنْعِثْ حِينَ يَسْتَقِيطُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَتَعَوَّذُ
مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ

انہوں نے ہشام بن عردہ سے انہوں نے کہا مجھے میرے والد نے بخاری
انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں منتر کرتے
فرماتے پروردگار لوگوں کے دکھ درد دور کر دے تندرستی تیرے ہی ہاتھ
میں ہے دکھ درد دفع کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے ہم سے علی بن
عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے
عبد رب بن سعید نے انہوں نے عمرو سے انہوں نے حضرت عائشہ سے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کے لیے رکھے کی انگلی زمین پر لگا کر فرماتے
بسم اللہ یہ ہماری زمین (مدینہ کی مٹی) ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ
دہارے ملک کے حکم سے) چنگا کر دے گی۔

ہم سے صدق بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر
دی انہوں نے عبد رب بن سعید سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے حضرت
عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کے منتر کے لیے یوں
فرماتے بسم اللہ یہ ہماری زمین کی مٹی ہم زمین سے کسی کے تھوک سے ہمارے
بیمار کو ہمارے ملک کے حکم سے شفا ہو جائے گی۔

باب منتر پڑھ کر پھر رکنا تھو تھو کر ناس

ہم سے خالد بن غلہ نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے
انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے کہا میں نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن
بن عوف سے سنا کہا میں نے ابوقتادہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نیک خواب اللہ کی طرف سے
ہے اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے پھر جب کوئی تم میں سے
خواب میں بُری بات دیکھے تو جاگتے ہی تین بار بائیں طرف اٹھو
تھو کرے اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے اس خواب سے

۱۷۔ یہ فرما کر آپ نے شرک کی جڑ بنیاد کھڑکی جب اللہ کے سوا کوئی درد رکھ سکیست رفع نہیں کر سکتا اس کے سوا اور کسی کو پکارنا محض نامانی اور حماقت ہے
۱۸۔ منتر سے انہوں نے یوں ترجمہ کیا ہے ہمارے ملک کے حکم سے بیمار چنگا کر جائے گا نوری نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا تھوک کھ کی انگلی پر لگا کر
اس کو زمین پر رکھتے اور یہ دعا پڑھتے پھر وہ مٹی زخم پر لگا دیتے اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ۱۸ منتر ۱۷ اس طرح کر دے اس تھوک کی انگلی

وَلَا كُنْتُ لَأَمْرِي الرَّؤْيَا أَثْقَلَ عَلَىَّ مِنَ الْجَبَلِ
فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ
فَمَا أَبَا لِيَهَا.

۶۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَدْنِيُّ
حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى
فِرَاشِهِ نَفَثَ فِي كَقْبِهِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَ
بِالْعَوْدَتَيْنِ جَمِيعًا ثُمَّ يَسْمُ بِمَا وَجْهَهُ وَمَا
بَلَغَتْ يَدَاهُ مِنْ جَسَدِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا
اشْتَكَى كَانَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ بِهِ قَالَ يُونُسُ
كُنْتُ أَرَى ابْنَ شِهَابٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ إِذَا أَقْبَلَ إِلَى فِرَاشِهِ
۷۰۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ ابْنِ بَشِيرٍ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدَلِ عَنْ ابْنِ
سَعِيدٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ انْطَلَقُوا فِي سَفَرٍ سَافَرُوهُمْ حَتَّى نَزَلُوا
بِحِجْيٍ مِنْ أَجَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَاؤُهُمْ فَأَبَوْا
أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ فَلَدِمَ سَيِّدُ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَسَعَوْا
لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ
لَوَأْتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ قَدْ نَزَلُوا
بِكُمْ لَعَلَّ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ
فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لَدِمَ فَسَعَيْنَا
لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ
مِنْكُمْ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَرَأِي

اس کا کچھ نقصان نہ ہو گا بلکہ برکت کے لئے کہا پہلے بعض خواب پہاڑ سے بھی زیادہ
مچھ پرگراں گزرتا جب سے میں نے یہ حدیث سنی (اور اس پر عمل کرنے
لگا) اب مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔

ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ ادنیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے
سلیمان بن بلال نے انہوں نے یونس بن زید ابی سے انہوں نے ابن شہاب
دہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر آتے (آرام کرنے
کیلئے) تو قیل ہوا کہ اصر قیل اصر ذریب الفلق و قیل عوذ ربنا من بھ کرانی و قیل تھیلو
پر بھونک لیتے پھر ان کو اپنے منہ اور بدن پر جہاں تک ہاتھ پہنچ سکتے پھرتے
حضرت عائشہ کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے (یعنی مرض
موت میں) تو مجھ کو ایسا کرنے کا حکم دیتے یونس نے کہا میں نے ابن شہاب
کو دیکھا جب وہ اپنے بچھونے پر جاتے تو ایسا ہی کرتے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے انہوں
نے ابو بشر جعفر سے انہوں نے ابو التوکل رعلی بن داؤد سے انہوں نے ابو سعید
خدری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب (میں نفر) ایک سفر میں گئے
(اور رہے) عرب کے ایک قبیلے پر اتارے ان سے یہ درخواست کی کہ ہماری
مہمانی کرو (ہم مسافر ہیں) لیکن انہوں نے انکار کیا (بڑے بے شرم تھے) پھر
خلا کا کرنا ایسا ہوا ان کے سردار کو بچھونے کاٹ کھایا انہوں نے ہزار ہن
کیے لیکن خاک فائدہ نہ ہوا آخر وہ آپس میں کہنے لگے بھئی ان لوگوں کے
پاس تو جاؤ جو یہاں آکر اترے ہیں شاید ان میں کوئی بچھو کا منتر جانتا
ہو (آخر جبکہ مار کر) ان کے پاس آئے اور (بڑے مسکین بن کر) کہنے
لگے بارو ہمارے سردار کو بچھونے کاٹ کھایا ہے ہم نے لاکھ
جتن کیے پر خاک فائدہ نہ ہوا تم میں کوئی بچھو کا منتر جانتا ہے ان اصحاب
میں سے ایک شخص (خود ابو سعید خدری) بولے اللہ کی قسم

وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَفَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُصِيفُوا
فَمَا آتَا بِرَأْيٍ لَّكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعَلًا
فَصَالِحُوهُمْ عَلَى تَطْيِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَأَنْطَلَقَ
فَجَعَلَ يَتَوَلَّى وَيَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ حَتَّى لَكَتَمَّا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ
فَأَنْطَلَقَ يَتَشَى مَا بِهِ قَلْبُهُ قَالَ فَاذْفُوهُمْ
جُعَلَهُمُ الَّذِي صَالِحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ
بَعْضُهُمْ أَتَسْمُوا فَقَالَ الَّذِي رَفَى لَا
تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَكَّرُ لَهُ الَّذِي كَانَتْ
فَنَنْظُرُ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا
لَهُ فَقَالَ مَا يَذَرِيكَ إِلَّا هَا سُرْقَةُ
أَصَبْتُمْ أَتَسْمُوا وَاصْبِرُوا لِي مَعَكُمْ
بِسَهْمٍ

باب ۲۳ مَسِيرَةُ الرَّقِيِّ التَّوَجُّعِ بِيَدِهِ الْيُمْنَى
۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَعُوذُ بَعْضُهُمْ يَسْحَهُ بِمِيزِنِهِ أَذْهَبِ
الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ
الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءٌ
لَا يُعَادِرُ سَقَمًا فَذَكَرْتُهُ لِمَنْصُورٍ

میں بھجوا کر منتر جانتا ہوں مگر تم لوگوں نے تو ہماری درخواست بھیجی ہماری
مہمانی نہ کی اس لیے میں اپنا منتر اس وقت تک نہیں کرنے کا جب تک
تم اس کی مزدوری نہ بھراؤ آخر انہوں نے مجبور ہو کر (بچے منہ) کچھ بکریاں
دینا قبول لیں (تیس بکریاں) جب ابوسعید ان کے ساتھ ہوئے انہوں نے
کیا کیا سورۃ فاتحہ پڑھتے جاتے اور زمین پر غصہ کرتے پڑھتے پڑھتے ان کا سر
ایسا چنگا ہو گیا جیسے کوئی رسی سے بند ہا ہوا اس کو چھوڑ دیں (فاصلی ج)
چلنے پھرنے لگا جیسے کوئی دکھ نہ تھا اس وقت انہوں نے اپنا اقرار پورا
کیا تیس بکریاں ان صحابہ کے حوالگیں اب یہ صحابی آپس میں کہنے لگے جلاؤ
یہ بکریاں بانٹ لو لیکن جس نے منتر پڑھا تھا وہ کہنے لگا ابھی منہ ہاتھ منتر
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں آپ سے بیان کریں دیکھیں آپ کیا حکم
دیتے ہیں پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سارا قصہ بیان
کیا آپ ابوسعید سے جنہوں نے یہ منتر پڑھا تھا ابوسعید سمجھ کر یہ کیسے
معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ منتر ہے (بیماری کی دوا ہے تم نے) بہت اچھا
کیا یہ بکریاں بانٹ لو میرا بھی ان میں ایک حصہ
لگاؤ۔

باب در رد کے مقام پر دامن ہاتھ پھیرنا۔

ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے (حافظ منہور تھے بن کا مصنف
ہے) بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری
سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحیٰ مسلم بن یحییٰ سے انہوں نے
نے مسروق بن اجدع سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعضے لوگوں پر ریل تعویذ کرتے ان پر
دامنا ہاتھ پھیرتے اور فرماتے پروردگار لوگوں کی بیماری دور کر دے
اور تندرستی عطا فرما تو ہی تندرست کرنے والا ہے اصل تندرستی وہی ہے
جو تومنایت فرمائے (دوا سے کیا ہوتا ہے) ایسی تندرستی دے کہ کوئی بیماری نہ رہے سفیان

فَحَدَّثَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَائِشَةَ بِنَحْوِهِ

بَابُ ۴۳۱ فِي الْمَاءِ تَرَقَّى الرَّجُلُ -
۴۰۲ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفِيُّ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُثُ عَلَى نَفْسِهِ فِي مَرَضِهِ
الَّذِي قُبِضَ فِيهِ بِالْمَعْوِذَاتِ فَلَمَّا تَقَلَّ كُنْتُ
أَنَا أَنْفُثُ عَلَيْهِ بِهِنَّ فَأَمْسَحُ بِيَدِي نَفْسَهُ
بِزُكْرَتِهِمَا فَسَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ كَيْفَ كَانَ يَنْفُثُ
قَالَ يَنْفُثُ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ -

بَابُ ۴۳۲ مَنْ لَمْ يَرُقْ -
۴۰۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ
سَبْرِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ
ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ
عُرِضْتُ عَلَى الْأَمَمِ فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّبِيُّ مَعَهُ
الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ
الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَرَأَيْتُ سُودَا
كَثِيرًا سَدَّ الْأَفُقَ فَرَجَحْتُ أَنْ يَكُونَ أَقْبَى
فَقِيلَ هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ ثُمَّ قِيلَ لِي أَنْظِرْ
فَرَأَيْتُ سُودَا كَثِيرًا سَدَّ الْأَفُقَ فَقِيلَ لِي
أَنْظِرْ هَكَذَا وَهَكَذَا فَرَأَيْتُ سُودَا كَثِيرًا
سَدَّ الْأَفُقَ فَقِيلَ هُوَ لَا رَأْيَ لَكَ وَمَعَهُ

نہ کہا میں نے حدیث منسوخہ سے بیان کی تو انہوں نے ابراہیم غنی سے
انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے ایسی ہی حدیث نقل کی
باب عورت مرد پر منتر پڑھ سکتی ہے -

مجھ سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام ابن یوسف
صنعانی نے کہا ہم کو معمر بن زید بن اسود نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بیماری میں انتقال فرمایا
اس میں معوذات (سورۃ اخلاص اور فلق اور ناس) پڑھ کر اپنے اوپر کپ پھونکتے
جب آپؐ بیماری کی شدت ہو گئی تو میں یہ سورتیں پڑھ کر آپؐ پر پھونکتی اور
آپؐ کا (مبارک) ہاتھ لے کر آپؐ کے بدن پر پھرتی معمر نے کہا میں نے زہری سے
پوچھا کس طرح آپؐ پھونکتے تھے زہری نے کہا آپؐ دونوں ہاتھوں میں
پھونک کر منتر پھرتے -

باب منتر نہ کرنے کی فضیلت -

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حصین بن عبداللہ
سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (بابر) ہم پر برآمد ہوئے فرماتے لگے
(خواب میں) تمام اگلی امتیں میرے سامنے لائی گئیں میں نے کوئی پیغمبر ایسا دیکھا
جس کے ساتھ ایک ہی آدمی تھا بس ہی امت اس کی (مخفی) کسی پیغمبر کے ساتھ
دو ہی آدمی تھے کسی کے ساتھ دس سے کم (یا چالیس سے کم) کوئی پیغمبر
ایسا تھا جس کے ساتھ ایک آدمی ہی نہ تھا اور میں نے ایک بڑی جماعت
دیکھی جس سے آسمان کا کنارہ ڈھنپ گیا تھا میں سمجھا یہ میری امت ہو
گی پھر فرشتوں نے یہ کہا مگر پیغمبر اور ان کی امت کے لوگ میں پھر
مجھ سے کہا گیا دیکھو میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے جتنی آسمان
کا کنارہ ڈھانپ لیا ہے پھر مجھ سے کہا گیا ادھر ادھر دیکھو میں نے دیکھا تو
ایک بڑی جماعت ہے جس سے آسمان کا کنارہ ڈھانپ گیا ہے فرشتوں نے کہا

عَنْ سَالِحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدُوَّ وَلَا طَيْرَةَ وَالشُّومُ مَرِيٌّ ثَلَاثٌ فِي الْمَرْأَةِ وَالنَّارُ وَالذَّائِبَةُ

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا طَيْرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأَلُ قَالُوا وَمَا الْفَأَلُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ

باب ۲۳ الفأل

۷۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَيْرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَأَلُ قَالَ وَمَا الْفَأَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ

۷۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدُوَّ وَلَا طَيْرَةَ وَبِخَيْرِ الْفَأَلِ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ

سے انہوں نے ابن عمر سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوٹے بونگنی یہ کوئی چیز نہیں ہے (محض خواہواں ہی خیال) ہماری فرست تو (صرف) تین چیزیں میں ہوتی ہے (اگر میں عورت اور گھر اور گھوڑے میں

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہر کوئی شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عتبہ نے کہ ابو ہریرہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بونگنی کوئی چیز نہیں ہے البتہ نیک فال لینا کچھ برا نہیں ہے لوگوں نے کہا نیک فال کیا ہے آپ نے فرمایا کوئی اچھی بات سننا۔

باب نیک فال لینا کچھ برا نہیں

ہم سے عبد اللہ بن محمد بن سہیل نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام بن اسد نے خبر دی کہ ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عتبہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدشگون کوئی چیز نہیں ہے اور فال نیک ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فال نیک کیا ہے آپ نے فرمایا اچھی بات جو تم میں سے کوئی سنے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام و ستوائی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چھوٹے لگ جانا بدشگون یہ کوئی چیز نہیں ہے اور فال نیک مجھ کو اچھی لگتی ہے وہ کیا ہے اچھی بات

۱۔ بدشگون کے لغوی معنی پر تو سب عقائد اتفاق ہے مگر ہجرت کے مقدمہ میں بعض اہل اختلاف کرتے ہیں اور کہتے ہیں تجویز سے سلام ہوا ہے کہ بعض اہل حق متحدی ہوتے ہیں جیسے فارشتہ مقام طالعون وغیرہ ہم کہتے ہیں کہ یہ تبار و ہم ہے اگر دو حقیقت متحدی ہوتے تو ایک گھر کے یا ایک شہر کے سب لوگ مبتلا ہو جاتے ۱۲۷ منہ ۲۔ فرست سے یہاں بدشگون مراد نہیں ہے کیونکہ اس کی توائف نہ ہوتی ہے بلکہ فرست سے مراد ہے وہ یہ کہ عورت نرمان دروازہ فاشہ بدشگون سرف ہر گز تنگ ہر گز نہ مقام پر واقع ہو گھر یا شہر پر یا مٹھا کھانے بہت پر محنت ہر کے ۱۲۸ منہ ۳۔ مثلاً بیار سالم کا غلط سننے یا طرائی پر جانے والا فتح خان نامی شخص سے ۱۲۹ منہ ۴۔ ایک کی بیاری دوسرے کو گھانا ۱۳۰ منہ

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ
رَمَتْ أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا
فَقَضَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ عِدَّةٍ
أَوْ لَيْدَةً وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي
الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بَعْضَ عِدَّةٍ أَوْ لَيْدَةً
فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرُمَ مَا لَا أَكُلُ
لَا شَرَبَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهْلَ وَمِثْلُ ذَلِكَ
بَطَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَنَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ -

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
عَبِيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَرِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ
الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ -

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ
عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ وَهَبٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَاسٌ عَنِ الْكُفَّانِ فَقَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَحْدِثُونَ أَجْنَانًا
بِشَيْءٍ وَيَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں
نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے
انہوں نے کہا ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اس کا بیٹ لگیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر کی دیت میں ایک بروہ دلایا لونڈی یا غلام
اور اسی سند سے ابن شہاب سے روایت ہے انہوں نے سعید بن مسیب
سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹ کے بچے کی جو اپنی ماں کے بیٹ
میں مارا جائے ایک بروہ دیت مقرر کی لونڈی ہو یا غلام پھر جس کو آپ نے یہ
دیت دینے کا حکم دیا وہ کئے لگائیں اس کی کیا دیت دول جس نے نہ پیا نہ کھایا
نہ بول نہ چلایا یہ تو کیا آیا اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ
شخص کاسنوں کا بھائی ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد سندس نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان
بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوبکر بن عبد الرحمن
بن حارث سے انہوں نے ابوسعود الصدی (عقیقہ بن عمرو) سے انہوں نے
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور رنڈی کی خرچ اور
کاہن (نجمی) کی شہرینی سے منع فرمایا ہے

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن
یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے یحییٰ
بن عروہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ
سے انہوں نے کہا کچھ لوگوں نے (معاویہ بن حکم سلی نے) آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کاسنوں کی باتوں میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ
نے فرمایا ان کی باتیں محض لغویں انہوں نے کہا یا رسول اللہ بعضے وقت
تو وہ ایسی بات کرتے ہیں جو سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ بات
وہ ہوتی ہے جو کاہن شیطان سے اڑا لیتا ہے (یا شیطان فرشتوں

أَفْتَاؤُنَ السِّحْرِ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ .
وَقَوْلُهُ يُخَيِّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ
أَنَّهُمَا تَسْعَى وَقَوْلُهُ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ
فِي الْعُقَدِ وَالنَّفَّاثَاتِ السَّوَاحِرُ
تُسَحَّرُونَ تَعْمُونَ .

فرمایا اور جادوگر جہاں جاسے کھنت بامراد نہیں ہوتا اور سورہ انبیاء میں فرمایا
کیا تم دیکھ سجدہ جادو کی پیروی کرتے ہو اور (سورہ طہ میں) فرمایا موسیٰ
کو ان کے جادو کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ رسیاں اور
لاٹھیاں (سانپ کی طرح) دوڑ رہی ہیں اور (سورہ فلق میں) فرمایا اور
بدی سے ان عورتوں کے جو گرہوں میں پھونک مارتی ہیں اور سورہ
مومنوں میں فرمایا فانی تسعون پھر تم پر کیا حساب دو کی بنا
پڑے۔

۱۴۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي زَيْدٍ يَقَالُ
لَهُ لَيْدٌ بَيْنَ الْأَعْصَمِ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيِّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ
الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْخَاةَ
لَيْلَةٍ وَهُوَ عِنْدِي لَيْكَنَهُ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ
يَا عَائِشَةُ اسْمَعِي أَنَّ اللَّهَ أَفْتَاؤُنَا فِي فِيمَا
اسْتَفْتَيْنَاهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ
أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي
فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ رازی نے بیان کیا کہا ہم کو
عیسے بن یونس نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں
نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا بنی
زید کے ایک شخص (یہودی) لید بن الاعصم نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر جادو کر دیا آپ علیہ حال ہو گیا آپ کو خیال ہوتا تھا جیسے ایک کام
کر رہے ہیں حالانکہ وہ کام (واقع میں) آپ نے نہیں کیا ہوتا ایک دن یا
ایک رات ایسا ہوا آپ میرے پاس تھے گریز طرف متوجہ نہ تھے بس
دعا کر رہے تھے اس کے بعد آپ نے فرمایا عائشہؓ میں اللہ تعالیٰ سے جو
بات دریافت کر رہا تھا وہ اس نے (اپنے فضل سے) مجھ کو بتلا دی میرے
پاس دو فرشتے آئے (جبریل میکائیل) ایک تو میرے سر پر ہاتھ پٹھ گیا
ایک پائنتی اب ایک دوسرے سے پوچھنے لگا یہ تو کہو ان صاحب کو
(یعنی حضرت محمد کو) کیا بیماری ہو گئی ہے اس نے جواب دیا

۱۴۸ - یعنی پیڑ کی جس شمع کو جادوگر بجھتے تھے ۱۴۷ - یا جڑ لگ کر وہ اس پر پھرتے ہیں ۱۴۸ - کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر بھی شکر کرتے ہو ۱۴۹ -
۱۴۹ - جو لوگ کہتے ہیں جادو معنی تخیل اور ترمیم یعنی خیال دانا اور تصور کرنا ہے وہ اسی حدیث سے دلیل دیتے ہیں اور صحیح ہے کہ جادو کی کئی قسمیں ہیں جن کو شہ عبداللہ رحمہ اللہ
نے تفسیر عزیزی میں تفصیل سے بیان کیا ہے سرسبز ہوا آج کل انگریزوں میں مشائخ ہے وہ بھی جادو کی قسم ہے اس طرح تفسیر کو اکب وار دلچ کاظم جو فخر الدین رازی نے کثرت
کتوم میں بیان کیا ہے وہ بھی مزید سرسبز اور فخر الدین رازی سے ملتا ہے کہ انہوں نے یہ کتاب کیسے لکھی جس میں علاوہ سحر کے صریح شکر اور کفر کے معنائیں ہیں اور کہیں یہ
لکھا ہے کہ فلان کو کب کی تفسیر میں زنا اور لواطت کرے معاذ اللہ کتاب جلد نہ کے قابل ہے اور فخر الدین رازی نے اس کتاب کو لکھ کر اپنا سارا اقبال کھو دیا ایسے شخص
کی تفسیر کا بھی ہم کیا اعتبار کریں چنانچہ اہل حدیث نے ان کی تفسیر کا نسبت کہا ہے کہ شے فیہ الا تفسیر اب اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چونکہ وہ ملک اس جادو کا اثر ہوا
اس میں یہ حکمت تھی کہ آپ کا جادو گرنہ ہوا سب کچل جائے کیونکہ جادو کا اثر جادوگر پر نہیں ہوتا ۱۴۸ -

إِنِّي أَنِيتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا الْمُؤَيَّاتِ الْيُسْرِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَالْعَوَرِ بَأَدَبِهِ هَلْ يُسَخَّرُ مِنَ السَّحَرِ وَقَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ بِهِ طَبٌّ أَوْ يُؤْخَذُ عَنْ أَمْرَاتِهِ أَيْحُلُ عَنْهُ أَوْ يُنْشَرُ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ إِنَّمَا يُرِيدُونَ بِهِ الْإِصْلَاحَ فَأَمَّا مَا يَفْعَمُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ.

بن مطیع کا غلام تھا) انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو جادو اور شرک سے۔

باب جادو کا نوڑ کر یا جادو کا سامان (اپنی جگہ سے نکلوانا اور قتادہ نے سعید بن مسیب سے کہا (اس کو انرم نے سمن میں وصل کیا) اگر کسی پر جادو ہوا ہو یا نوٹ کر کے اس کو اپنی بی بی سے روک دیا ہو (اس سے صحبت نہ کر سکے) تو اس کا دفعہ کرنا جادو کے باطل کرنے کے لیے مترکنا درست ہے یا نہیں انہوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں جادو دفع کرنے والوں کی تو نیت بخیر ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع نہیں فرمایا ہے جس میں فائدہ ہو۔

مجر سے عبداللہ بن مسدد نے بیان کیا کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے سنا وہ کہتے تھے پہلے جس نے مجھ سے جادو کی حدیث بیان کی وہ ابن جریر تھے کہتے تھے مجھ سے عروہ کی اولاد نے بیان کیا انہوں نے عروہ بن ربیع سے پھر میں نے ہشام بن عروہ سے اس حدیث کو پوچھا تو انہوں نے بھی اپنے والد عروہ سے نقل کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی نے جادو کیا تھا آپ کو ایسا معلوم ہوا تو عورتوں سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ نہ صحبت کرتے ہوئے نہ کچھ سفیان بن عیینہ نے کہا یہ جو جادو مذکور ہوا یہ بہت سخت قسم کا جادو ہے آخر (ایک مدت کے بعد) آنحضرت نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا عائشہ میں نے اللہ جل شانہ سے جوابات پوچھے تھے وہ اس نے (اپنی عنایت سے) بتلا دی ایسا ہوا (میں لیتا تھا) اتنے میں دو فرشتے (جبریل اور میکائیل) میرے پاس آئے ایک تو میرے سر پر ہاتھ رکھا (جبریل) دوسرا میری پائنتیں (میکائیل) کھینچا

۴۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمِيْنَةَ يَقُولُ أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي آلُ عَمْرُوَةَ عَنْ عَمْرُوَةَ فَسَأَلْتُ هَاشِمًا عَنْهُ فَحَدَّثَنَا عَنْ زَيْنَبَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُحْرَ حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي نِسَاءً وَلَا يَأْتِيَهُنَّ قَالَهُ سَفَلِيْنُ وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السَّحَرِ إِنْ كَانَ كَذَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَعْلِمْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَا أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ

۱۔ دوسری روایت میں ہے سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو یہ حدیث کتاب الوصایا میں گزر چکی ہے ۱۲۔ ایک شخص کو قاتل پہنچانے کی اس کو تکلیف سے

بچانے کی ۱۳۔ بلکہ جادو سے جو منع فرمایا تو اسی درجہ سے کہ وہ لوگوں کے نقصان کے لیے کیا جاتا ہے اس قول سے یہ نکلتا ہے کہ جادو کا تو جس محل سے ہوتا ہے اس کے کرنے میں قباحت نہیں وہب بن منبر سے منقول ہے سہری کے سات پتے لے کر ان کو دو پتھروں میں پک کر ان پر پانی ڈالے اور آیتہ الکرسی اور دو سو تین جن کے سرے پر تلے بچے۔ (یعنی چاروں ٹکڑے) پھر تین چار اس میں سے جس پر جادو ہوا ہے اس کو پلا دے اور اسی پانی سے اس کو غسل دے اور چاہے گا تو جادو کا اثر چلا جائے گا اس طرح اس کو جادو کا جس کی دہ سے مرد و اپن و دست پہنچا دیں ہر تار ۱۴۔ یعنی شیطانوں کے ۱۵۔ کہتے ہیں چھ بیٹے تک آپ کی یہی حالت رہی اور چالیس روز قریب شدت رہی ۱۶۔ منہ بھرنا

وَجُلِيَ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لَا تُخْرِجْ مَا بَالَ
الرَّجُلُ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ
لَيَبْدُ بِنُ الْأَعْصِمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي زُبَيْنٍ جَلِيعٌ
لِّيَهُودَ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ وَفِيهِمَا قَالُ فِي مُشْطٍ
وَمُشَاطَةٍ قَالَ وَابْنٌ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ
ذَكَرَ مَحْتَرَعُوفَةٍ فِي بَيْرِ ذَرَوَانَ قَالَتْ
فَإِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرُ
حَتَّى اسْتَخْرَجَهُ فَقَالَ هَذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي
أَرَيْتَهَا وَكَانَ مَاؤُهَا نَقَاعَةً الْحَنَاءِ وَكَانَ
نَخْلَهَا سُرُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَ فَاسْتَخْرِجْ
قَالَتْ فَقُلْتُ أَفَلَا أَيْ تَنْشُرَتْ فَقَالَ أَمَّا
وَاللَّهِ فَقَدْ شَفَعَانِي وَآكْرَهُ أَنْ أُرْشِرَ عَلَى
أَحَدٍ مِنَ النَّكَاسِ شَرًّا

بَابُ السَّحْرِ

۱۷۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ سَجَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقِّي إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ
يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَقِّي إِذَا كَانَ
ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ عِنْدِي دَعَا اللَّهَ وَدَعَا
ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتُ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ

ولے فرشتے نے دوسرے سے پوچھا ان صاحب کو یعنی حضرت محمد کو کیا
عارضہ ہے اس نے کہا (عارضہ نہیں) ان پر جادو ہوا ہے تب پہلے فرشتے نے پوچھا
کس نے کیا ہے دوسرے نے لگا لیبید بن اعصم نے یہ بنی زبیین کا ایک شخص تھا جو
یہودیوں کا صلیف تھا اور منافق تھا نیز پہلے فرشتے نے پوچھا کس چیز میں جادو
کیا ہے دوسرے فرشتہ کہنے لگا انگلیں اور بالوں اور تاگے میں پہلے فرشتے نے پوچھا یہ
سالمں کا ہے میں رکھا ہے دوسرے نے کہا کھجور کے خوشے کے غلاف میں اور اس کو دلان
کے کنوئے میں ایک پتھر کے تلے دبا دیا ہے حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اس کنوے پر تشریف لے گئے اور اس کو نکال لیا آپ نے فرمایا میں نے
حال اس کنوے کو جو دیکھا تو اس کا پانی ایسا رنگین تھا جیسے ہندی کا پانی اور
وہاں کھجور کے خوشے ایسے بھیجا کہ تھے جیسے سانپوں کے بچن یا بھوت کے سر حضرت
عائشہ کہتی ہیں آپ نے جادو کا سامان نکھولایا میں نے آپ سے عرض کیا آپ
اس کا تو کیوں نہیں کراتے آپ نے فرمایا اب کیا فائدہ پروردگار کی
قسم سُن لو اللہ سے مجھ کو تو اچھا کر دیا اب میں لوگوں میں ایک شور مچانا
پسند نہیں کرتا۔

باب جادو کا بیان

ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں
نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا آپ کو ایسا خیال آتا تھا
جیسے ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ اس کو کرتے نہ ہوتے ایک دن ایسا ہوا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے آپ نے اللہ کو پکارا دعا کی اللہ نے
آپ کی دعا قبول کی پھر آپ فرمانے لگے عائشہ تجھ کو معلوم ہوا اللہ سے جو بات
میں نے پوچھی تھی وہ اللہ نے مجھ کو بتلادی میں نے کہا فرمائیے تو کیا بات تھی کہ مجھے
۱۷۲- جیسے جادو کیا گیا ۱۷۱- منہ سے جادو بالکل باطل ہو جائے ۱۷۲- منہ

اکثر لوگوں میں یہ باب مذکور نہیں ہے حافظ نے کہا وہی ٹھیک ہے کیونکہ یہ ترجمہ ایک بارادہ پر مذکور ہو چکا ہے پھر دوبارہ اس کا ۱۷۱- امام بخاری کی حدیث کے خلاف ہے ۱۷۲- منہ

۱۷۱- یا ایک کام کر رہے ہیں حالانکہ اس کو کرتے نہ ہوتے ۱۷۲- منہ

۱۷۲- جیسے شیطا نوں کے ۱۷۲- منہ

أَتَمَّانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ قُلْتُ مَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِيصَاحِبِي مَا وَجَعُ الْيَوْجَلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لِيَبْدُ الْأَعْصِمُ الْيَهُودِيُّ مِنْ بَنِي زُرَّائِقٍ قَالَ فِيمَا ذَا قَالَ فِي مُشِطٍ وَمُتَاطِطَةٍ وَ جُفٍ طَلْعَةٍ ذَكَرَ قَالَ نَابِئٌ هُوَ قَالَ فِي بَيْتٍ ذِي أَدَوَانَ قَالَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنْتَابٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبَيْتِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَعَلَيْهَا تَحُلُّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَانَ مَا ذَاكَ نَقَاعَةُ الْحِجَاءِ وَلَكَانَ تَحُلُّهَا رَمُوسُ الشَّيَاطِينِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَأَخْرَجْتَهُ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَاثَنِي اللَّهُ وَشَفَّانِي وَخَشِيتُ أَنْ أَتُورَعَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا أَوْ أَمْرًا يَهَافُؤُنْتُ.

بَابُ ۴۲۱ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرُ

۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَنُظِّلَا فَعَبَّ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ

بَابُ ۴۲۲ الدَّوَاءُ بِالْعَجْوَةِ لِلْسِّحْرِ

۱۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ أَخْبَرَنَا

فرمایا میرے پاس دو فرشتے آئے ایک تو میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے پاؤں کے پاس سر ہانے والے نے پائنتیں دالے سے پوچھا ان صاحب کو کیا عارضہ ہے اس نے کہا (عارضہ نہیں) ان پر جادو کیا گیا ہے پہلے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے کہا البید بن اعصم یہودی نے جو بنی زریق قبیلہ کا ہے پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا گٹھی اور بالوں اور کھجور کے خلاف میں پہلے نے پوچھا یہ سامان کہاں رکھا ہے دوسرے نے کہا ذی اردن کے کوٹے میں حضرت عائشہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی اصحاب کے ساتھ اس کوٹے پر شریف لے گئے اس کو دیکھا وہاں کھجور کے درخت بھی تھے جب لوٹ کر گئے تو مجھ سے فرمایا عائشہ خدا کی قسم اس کا پانی ایسا رنگین تھا جیسے مہندی کا پانی اور کھجور کے درخت کیا تھے گویا سانپوں کے پھن (ایشیطانوں کے سر) ہیں کہا یا رسول اللہ آپ نے وہ گٹھی بال وغیرہ (غلاف سے) نکلوائے دیا نہیں آپ نے فرمایا نہیں سن لے اللہ نے تو مجھ کو شفا دی تندرست کر دیا اب میں ڈرا کہیں لوگوں میں شور نہ پھیلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سامان کے کاڑھینے کا حکم دیا وہ کاڑھ دیا گیا۔

باب بعضی تقریر جادو بھری ہوتی تھے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا امام مالک نے خبر دی انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے پورب کی طرف سے (ملک عربی سے) دو شخص مدینہ میں آئے (سنہ ہجری میں) انہوں نے خطبہ سنایا (ایک تقریر کی) لوگوں کو ان کی تقریر پر تعجب آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضی تقریر جادو بھری ہوتی ہے یا یہ فرمایا بعض تقریر جادو بھرتی ہے۔

باب عجوہ کھجور بڑی دوا ہے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے مروان بن معاویہ ذری

۱- بعضوں نے پورب نہ کر لیا ہے آپ نے وہ جادو کو لڑا کرتے سے نکھایا یا نہیں اس صورت میں یہ اگلی روایت کے خلاف ہو گا ہم نے جو ترجمہ کیا ہے اس سے دونوں روایتوں میں اختلاف نہیں تھا مطلب یہ ہے کہ آپ نے وہ پورا غلاف سمیت کوٹے سے تو نکھایا مگر غلاف کو نہیں نکھو لیا اس میں سے بال وغیرہ باہر نہیں نکالے بلکہ اسی طرح زمین میں گڑوا دیا بعضوں نے اناج جتہ کا یہ مطلب لیا ہے کہ آپ نے اس جادو کا ٹوک لیا یا نہیں ۱۲- سنہ ۳۷ لوگوں کے دل پر جادو کا سا اثر کرتی ہے ۱۲- سنہ ۳۷ ذہ قارہ بن بدر بن امر القیس بن علف و عمرو بن ابیہم ۱۳- سنہ ۴۷ نہایت نصیح اور بلیغ اور پختہ تاثیر تھی ۱۲- سنہ ۴۷

هَاشِمٌ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْطَبَةٍ كُلِّ يَوْمٍ تَمَرَاتٍ جَوْقَةٍ لَمْ يَضْرَكْ سَعْدٌ وَلَا سَعْدٌ ذَلِكَ الْيَوْمَ مَرَأَى اللَّيْلِ وَقَالَ غَيْرُهُ سَبْعَ تَمَرَاتٍ -

۷۲۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَصَبَ مَبْعَمَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضْرَكْ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَعْدٌ وَلَا سَعْدٌ -

بَابُ لَاهَامَةِ

۷۲۱ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَمْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا صَفَرٌ وَلَا هَامَةٌ فَقَالَ أَعْرَابِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا بَالُ الْإِذِلِّ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّمَا الطَّبَاغُ يَغْطَا لِبَاطِئَ الْبَعِيدِ الْأَجْرَبُ يَنْجَرِبُ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ

نے کہا ہم کو ہاشم بن ہاشم بن عتبہ نے خبر دی ہم کو عامر بن سعد نے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر روز صبح کو عجرہ کھورے پسند دے (سات دانے کھالیا کرے اس کو اس روز رات تک کوئی زہر یا جادو ضرر نہیں کرنے کا علی بن مدینی کے سوا اور راویوں نے اس حدیث میں سات دانے کا ذکر کیا ہے۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو ابو اسامہ صحابہ بن اسامہ نے خبر دی کہا ہم سے ہاشم بن ہاشم نے بیان کیا کہا میں نے عامر بن سعد سے سنا انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی صبح سویرے سات عجرہ کھوریں کھالے اس کو اس دن کوئی زہر یا جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

باب ابو کا منحوس ہونا محض غلط ہے۔

مجھ سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو عمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبداللہ بن عوف سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھو لگتے جانا کوئی چیز نہیں صفر کی غوست کوئی چیز نہیں اور کی غوست کوئی چیز نہیں اس پر ایک گنوار (نام نامعلوم) بولایا رسول اللہ پھر کیا وجہ سے کلونٹ بگستان میں ہر فرد کی طرح (صاف چکنے بیدار) ہوتے ہیں ان میں ایک خلاشتی لونٹ ان کو شریک ہر جانا ہے تو سب کو خلاشتی کو دیا ہے آپ نے فرمایا (یہ الشکا حکم ہے) بھلا پہلے اونٹ کو کس نے خلاشتی کیا اور (اسی سند سے) ابو سلمہ بن عبداللہ بن

لے دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے جو کہ شام کو کھائے اس کو صبح تک ضرر نہیں کرے گا ۱۲۰ سند ۱۲۰ اس کی شرح ابو گردیجی ہے ۱۲۰ سند ۱۲۰ جب چھوٹ کوئی چیز نہیں ہے ۱۲۰ سند ۱۲۰ اگر کسی کو کس اور اونٹ سے خلاشتی لگتی تھی تو اس اونٹ کو کیسے لگی اگر میں نسل لازم ہے یا نہ ہو فال ہے یا نہ کہنا ہر گا کر یک اونٹ کو عود بخود بخود خلاشتی پیلہ ہوئی تھی یہ آپ نے اس میں نقل کیا کہ اگر امبارک طوطا اس کے سامنے چل ہی نہیں سکتا بے جود بچھے میں آتا ہے کہ بعض بیابان جیسے ہمارا تشک طاعون لگے بستی سے دوسری بستی میں پہنچی یہی ایک شخص کے بعد دوسرے شخص کو ہوتی ہیں تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ہماری تشک ہوئی بلکہ ہم کہیں اس دوسری بستی کے شخص میں بھی پہنچی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک ہی گھر میں جیسے ماموں سے رشتہ میں بعض نہیں مرتے اور ایک ہی شفا خانہ میں چند ماہ یا اکثر ملکر طاعون زدہ کا علاج حالہ کرتے ہیں اس کا بیان یا پھر اچھوتے ہیں پھر بیٹے واکروں یا دوسروں کو ماموں ہو جاتا ہے بعضوں کو نہیں ہوتا اگر قوت لگنا پسچ ہوتا تو سب کو ہر جانا ہوا ہی حق ہے جو ہر مادہ نے فرمایا اور دلیل عقل بھی تقض ہے مگر ہم کی ہا اٹھا ماموں کے پاس بھی نہیں ہے جو لوگ دم میں گرفتار ہیں وہ کی طرح نہیں ہوتے وہ ہی کے ماموں گئے کہ فلاں شخص سے یہ بیماری لگنے کو لگتی ہے ۱۲۰ سند ۱۲۰

سَمِعَ أَبَاهُ بِرَّةَ بَعْدُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُورَدَنَّ قَمِيصٌ عَلَى مُصِيبَةٍ
وَأَنَّكَ أَبُوهِ بِرَّةَ رَحِمَ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ فَلَمَّا أَلَمَ
تَحَدَّثَ أَنَّهُ لَا عَدُوِّي فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ
قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَمَا رَأَيْتَهُ لَيْسَ حَدِيثًا
غَيْرًا -

بَابُ ۲۳۲ لَا عَدُوِّي

۴۲۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَمْدَةُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدُوِّي
رَاطِبِيَّةٌ وَإِنَّمَا الشُّوْهُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْأَدَارِ
۴۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ بِرَّةَ
قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا عَدُوِّي قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ
أَبَاهُ بِرَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تُورِدُوا الْمَرِيضَ عَلَى الْمَوْصِلِ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَيِّدَانُ بْنُ أَبِي سَنَانٍ الدَّؤُودِيُّ أَنَّ أَبَاهُ بِرَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ

عُوفٍ سَمِعَ رَوَايَتَهُ، انہوں نے ابوہریرہ سے یہ حدیث سننے کے
بعد پھر یہ سنا ابوہریرہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیمار
اونٹوں والا اچھے تندرست اونٹوں والے سے اپنے اونٹ نہ ملائے
اور ابوہریرہ نے اگلی حدیث کا انکار کیا۔ ہم لوگوں نے ان سے کہا، تم نے
یہ حدیث نہیں بیان کی کہ چھوت لگنا کوئی چیز نہیں وہ حبشی زبان میں کچھ
بات کرنے لگے۔ ابوسلمہ نے کہا، میں نے ابوہریرہ کو اس حدیث کے سوا
اور کوئی مجھوتے نہیں دیکھا۔

بَابُ ۲۳۳ لَمَّا كَوْنِي حَبَشِيٍّ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن وہب نے
انہوں نے یونس بن زید سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو
بن عبداللہ اور ان کے بھائی حمزہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر نے کہا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوت لگنا کوئی چیز نہیں۔ اسی طرح بدشگون، البتہ
چیزوں میں اگر کوئی چیز ہو، تو ہو سکتی ہے گھوڑے اور غوراء وغیرہ
ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری
سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے بیان کیا کہ ابوہریرہ نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں۔ ابوسلمہ نے کہا میں نے ابوہریرہ
سے یہ بھی سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیمار اونٹ، تندرست اونٹوں
کے پاس نہ لائے جائیں اور (اسی سند سے) زہری سے روایت ہے کہ مجھ کو سنان
بن ابی سنان نے خبر دی کہ ابوہریرہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوت
لگنا کوئی چیز نہیں، اس وقت ایک گنوار کھڑا ہو کر (نام نامعلوم) کہنے لگا یا رسول

لے حالہ چھوت کو اور یا علی کچھ جس سے منع فرمایا تو اس وجہ سے نہیں کہ چھوت لگ جاتا ہے بلکہ اس میں چھت ہے کہ ایسا نہ ہو تندرست اونٹ والے کا اعتقاد ہو جائے، وہ یہ کہنے لگے کہ میرے
اونٹ ان بیمار اونٹوں کے آئے اور ان کے ساتھ ملنے کی وجہ سے بیمار ہو گئے یعنی چھوت کا قائل ہو جائے اس لئے فیض الایمان وگوں کا ایمان چانے کے لئے یہ حکم دیا۔ اس حدیث سے صاف نکلے کہ کھانوں
کے بیماروں کو اچھے تندرست آدمیوں میں لانا بھی جائز ہوگا اور حاکم اس کی منقبت کر سکتے ہیں ۱۲ منہ ۵۷ یعنی اس حدیث کا چھوت لگ جانا کوئی چیز نہیں ۴ منہ ۵۷ جس کو ہم نے صفحہ میں مسلم
نہیں کیا کہہ گئے ۱۲ منہ ۵۷ آخر ابوہریرہ بھی آری بشر ہے اگر ایک حدیث قبول گئے تو کچھ توہم نہیں، انہوں نے ہزاروں حدیثیں یاد رکھیں مگر ابوہریرہ کے قبول جانے سے حدیث میں کوئی نقص نہیں ہوتا نہ کوئی کوتاہی
تو راویوں نے نہ سے یہ حدیث سن لی چھوت لگنے کی چیز نہیں جیسے ابوسلمہ اور سنان وغیرہ یونس بن قباب نے جو ابوسلمہ سے کہے تھے یا زہری نے کہ ابوہریرہ نے اس حدیث بیان کئے وہ جو، اپنا
نے انکار کیا، اسنہی کی روایت میں ہے کہ اس نے ان سے بھی کہ قزو فیہ ہونے لگے ہیں نہ یہ حدیث بیان نہیں کی کہ ابیہن شہادت یہ حدیث ابوہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جادو چھانسنے
سے پہلے ہی پہلی اس نے اس کو قبول گئے ۱۲ منہ ۵۷ اس حدیث کی شریعت میں کوئی گمراہی ہے ۱۲ منہ ۵۷

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَعْدُوِي فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ آيَاتُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمَالِ أَمْثَالُ الْظُبُرِ فَيَأْتِيهِ الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَتَجُوبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلِ -

۴۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَعْدُوِي وَلَا طَيْرَةٌ وَلا بَعْضُ الْفَالِ قَالُوا وَمَا الْفَالُ قَالَ كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ بَأْسُهَا مَا يُدْ كَرُفِي سَجَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۴۲۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَنَا قَتَحْتُ خَيْبَرُ أَهْدَيْتَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاكًا فِيهَا سَمِعْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْعَلُونِي مِمَّنْ كَانَ هَهُنَا مِنَ الْيَهُودِ فَجَمَعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقُونَ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَوَّلَكُمْ قَالُوا أَبُو نَافِلٍ فَلَمَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ بَلَّ

الشرع بتلائے پھر کیا دہر ہے کبھی ریگستان میں اونٹ ایسے صاف تھڑے چلنے جوتے ہیں جیسے ہرن ہیں پھر ایک خارشتی اونٹ اگر ان سے مل جاتا ہے تو سب خارشتی ہو جاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا یہ یہ کہو پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے شعب بن حجاج نے کہا میں قتادہ سے سنا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جھوٹ لگنا کوئی چیز نہیں اسی طرح بُرا ٹھون لینا اور نیک فال مجھ کو اچھا لگتا ہے لوگوں کو عرض کیا نیک فال کیا ہے آپ نے فرمایا اچھا بات باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سہر دیا گیا تھا اس کا بیان اس قصے کو عروہ نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کو بزار نے وصل کیا)۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد انہوں نے سعید بن ابی سعید انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا جب خیبر کا قلعہ فتح ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (ایک بھٹی) بکری بھی گئی اس میں ہر ملایا گیا تھا آپ نے حکم دیا یہاں بیٹھے یہودی ہوں ان کو جمع کرو وہ سب جمع کیے گئے آپ نے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں سچ کہو گے انہوں نے کہا ہاں یا ابو القاسم آپ نے فرمایا تمہارا باپ کون تھا انہوں نے کہا فلاں شخص آپ نے فرمایا جھوٹا ہو تمہارا باپ فلاں شخص تھا کہنے لگے ہاں آپ سچ کہتے ہیں اور ٹھیک فرماتے ہیں پھر آپ نے فرمایا دیکھو اب میں کوئی بات پوچھوں تو تم سچ بولو گے انہوں نے کہا ہاں ابو القاسم کیونکہ اگر تم جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارا جھوٹ پہچان لیں گے جیسے آپ

۵ جس پر وردہ گارنے پہلے اونٹ میں خارشت پیدا کی اسی نے سب کو خارشتی کیا ۱۲ من ۵ مثلاً جنگ کو بار ہے ہیں ایک شخص ملا جس کا نام فتح خان تھا یا بیمار علاج کے لئے نکلا۔ دستہ میں ایک شخص ملا جس کا نام شفا فی خان تھا ۱۲ من ۵ اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمین موت میں فرماتے تھے عائشہؓ وہ قوال جو میں نے خیبر میں کھایا تھا اس کا اثر میں اب تک پاتا ہوں ۱۲ من ۵ یہ زینب بنت عورت نے زہر ملا کہ بکری بھی تھی اور نانہ اور دست میں اس نے خوب زہر ملا ہلایا تھا اس نے یہ سنا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان مقاموں کا گوشت پسند کرتے ہیں جب یہ بکری آئی تو آپ نے ایک ذرا سا گوشت اس میں سے کھایا پھر فرمایا یہ بکری مجھ سے کبہ رہی ہے کہ مجھ میں زہر ہوا ہے (آپ دکھاتے) آپ نے صحابہؓ کو اس کے کمانے سے منع کر دیا ۱۲ من ۵ اس نے آپ کے سامنے جھوٹ بولنے سے کوئی فائدہ نہیں ۱۲ من ۵

قَالَ سَمِعْتُ ابْنِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَصْطَبَحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمًّا وَلَا سُخْرًا.

بَابُ ثَمَرِ الْبَلْبَانِ الْأَثْنِ

۴۲۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفِيوْنَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي رَزِينٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ ابْنِ نَعْبَةَ الْخُسَنِيِّ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَآبٍ مِنَ السَّبْعِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكُلُّهُ أَسْعَدُ حَتَّى أَتَيْتُ الشَّامَ وَزَادَ اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ وَسَأَلْتُهُ هَلْ تَنْتَوِضُ أَوْ تَشْرَبُ الْبَلْبَانَ الْأَثْنِ أَوْ مِرَادَةَ السَّبْعِ أَوْ بَالَ أُجْرِلَ قَالَ قَدْ كَانَ الْمُسْلِمُونَ يَنْدَوْنَهَا وَنَهَى عَنْهَا فَلَا يَرَوْنَ بِذَلِكَ بَأْسًا فَأَمَّا الْبَلْبَانِ الْأَثْنِ فَقَدْ بَلَّغْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْيَ عَنْ لُحُومِهَا وَلَمْ يَبْلُغْنَا عَنْ الْبَلْبَانِ أَمْرًا وَلَا نَهْيًا وَأَمَّا مِرَادَةُ السَّبْعِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو رَزِينٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ ابْنَ نَعْبَةَ الْخُسَنِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَآبٍ مِنَ السَّبْعِ.

بَابُ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ

۴۲۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ

ابْنِ وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَوَادٍ كَيْتَ تَحْمِيهِمْ نَعَى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ فَاصْبِرْ عَلَيْهِ حَتَّى يَمُوتَ فَإِنْ مَاتَ فَامْسَحْ بِهِ عَنْ الْإِنَاءِ وَتَوَضَّأْ مِنْهُ.

بَابُ الْكَدْهِى كَالدُّودِ وَهِيَ الْكَدْهِى كَالدُّودِ

بُحْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَوَادٍ كَيْتَ تَحْمِيهِمْ نَعَى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ فَاصْبِرْ عَلَيْهِ حَتَّى يَمُوتَ فَإِنْ مَاتَ فَامْسَحْ بِهِ عَنْ الْإِنَاءِ وَتَوَضَّأْ مِنْهُ.

بَابُ جَبِّ مَكْحَى بَرْتَنٍ فِي كَرْبَائِي (جَسْمَانِ كَلْبَانِ يَانِي)

بُحْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَوَادٍ كَيْتَ تَحْمِيهِمْ نَعَى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ فَاصْبِرْ عَلَيْهِ حَتَّى يَمُوتَ فَإِنْ مَاتَ فَامْسَحْ بِهِ عَنْ الْإِنَاءِ وَتَوَضَّأْ مِنْهُ.

لہ دیاں آن کر یہ حدیث سنی ۱۱ منہ لے اس کو ذہبی نے زہریات اور ابونعیم نے معمر بن یزید میں وصل کیا ۱۲ منہ لے جس چیز سے شارع نے سکوت کیا وہ معاف ہے یہی دوسری حدیث میں ہے اسی بنا پر عطا اور طاہر اس اور زہری اور کئی تابعین نے کہا کہ کدھی کا دودھ حلال ہے جو لوگ حرام کہتے ہیں وہ یہ دلیل بیان کرتے ہیں کہ دودھ گوشت سے پیدا ہوتا ہے پس جب گوشت حرام ہوا تو دودھ بھی حرام ہوگا میں کہتا ہوں یہ قیاس فاسد ہے آدمی کا گوشت کھانا حرام ہے مگر اس کا دودھ حلال ہے حتیٰ کہ بڑا آدمی بھی اس کو پی سکتا ہے اور اگر بچہ کھائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ کی جود کو حکم دیا تو سالم کو دودھ پلا دے تو تیرے خاندان کا وہم مٹا رہے گا ۱۳ منہ ۴

مَوْلَى بَعِي دَسِيْقِي عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءٍ اَحَدٍ كُمْ فَلْيَغْسِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِيْ اَحَدٍ جَنَاحِيْهِ شِفَاءٌ وَفِي الْاُخْرَدَاۗءِ اِسْمُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

کتاب اللباس

باب ۴۲ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُ اَوْ اَشْرَبُوْهُ اَوِ الْبَسُوْهُ اَوْ قَصِدُوْهُ فِيْ غَيْرِ اِسْرَافٍ وَلَا مَحِيْلَةٍ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ كُلِّ مَا شِدَّتْ وَالْبَسْ مَا شِدَّتْ مَا اَخْطَاكَ اِثْنَتَانِ سَرَفٌ اَوْ مَحِيْلَةٌ

۴۳ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى مَالِكٌ عَنْ ثَابِتٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ يُخْبِرُوْنَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ اِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا -

باب ۴۴ مَنْ جَرَّ اَزَاْرَهُ مِنْ غَيْرِ خِيَلٍ

۴۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

جو بنی زبیری کے غلام تھے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر پڑے تو اس کو اچھی طرح پوری اس کا کھانے یا پانی میں ڈلو دے پھر نکال کر پھینک دے اس کے ایک پنکھ میں تو شفا ہے ایک پنکھ میں بیماری ہے (وہ کیا کرتی ہے پہلے بیماری کا پنکھ ڈبوتی ہے)۔
شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا

کتاب لباس کے بیان میں

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ اعراف میں) فرمانا اسے پیغمبر کہہ دے کہ جس نے وہ زینت کی چیزیں حرام کیں جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے نکالیں دینے عمدہ عمدہ لباس) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ پو پو بنو نضیرات کرو لیکن اسراٹ نہ کرو (مد سے نہ بڑھ جاؤ) نہ تکبر (غور) کرو اور ابن عباس نے کہا جو تیراجی چاہے (بشرطیکہ حلال ہو کھا اور جو تیراجی ہے (مباح کپڑوں میں) پہن کرگو کتنا ہی بیش قیمت ہو مگر جب تک نہ باتوں سے بچا رہے اسراٹ اور تکبر سے۔
ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع اور عبد اللہ بن دینار اور زید بن اسلم سے ان عینوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر کی راہ سے اپنا کپڑا لٹکائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو (رحمت کی نگاہ سے) دیکھے گا بھی نہیں۔

باب اگر کسی کا کپڑا ایوں ہی ٹک جائے تکبر کی نیت نہ ہو (تو نگاہ کار نہ ہوگا)۔

ہم سے احمد ابن یونس نے بیان کیا کہ ہم سے زحیر بن معاویہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا کپڑا

۱۔ اس کو اور اوردیاسی نے وصل کیا ۲۔ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۳۔ اس کے اسراٹ کا بیان آگے آئے گا وہ یہ ہے کہ بے فائدہ ایک ایک تھان کے چھو یا علمے بناؤ جیسے افغانی ملا کر کرتے ہیں یا بے فائدہ آنکھوں میں بے مدحنت رکھے ان کو بچا تائے جیسے دھن میں دستور ہے یا بے فائدہ استینیں کرتے کی چوڑی رکھے ۴۔ منہ سے پاجامہ مہو یا کرت یا پنڈ یا علم یا اور کوئی پٹلا ۵۔ منہ ۶

مَنْ جَرَّ تَوْبَهُ خِيَلًا لَمْ يَضِلَّ اللَّهُ أَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شَقَّ
إِذَا أَوْ يَسْتَرْخِي لَكَ أَنْ اتَّعَاهِدَ ذَلِكَ مِنْهُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُ مِنْ
يَصْنَعُهُ خِيَلًا.

۳۳۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ
يُوسُفَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَسَفَتِ
الشَّمْسُ وَنَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَامَ يَجْرُ تَوْبَهُ مُسْتَعِجِلًا حَتَّى أَقَى الْمَسْجِدَ
وَتَابَ النَّاسُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَبُحِلَ عَنْهَا ثَمَّ أَقْبَلَ
عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ
اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا شَيْئًا فَاصْبِرُوا أَوْ ادْعُوا اللَّهَ
حَتَّى يَكْشِفَهَا.

باب التَّشْمِيرِ فِي الْبَيِّنَاتِ

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَيْبَةَ
أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي
جُحَيْفَةَ قَالَ فَرَأَيْتُ بِلَالًا لَاحِظًا بِعَنْزَةٍ فَوَكَزَهَا
ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ مَشْرِمًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ
إِلَى الْعَنْزَةِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالذَّوَابَّ يَمُودُونَ
بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَاءِ الْعَنْزَةِ.

غورد کی راہ سے لٹکا یا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں
(عنایت کرنا کجا) ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کبھی ایسا ہوتا ہے میرے تے بند
کا ایک جانب بن قصد لٹک جاتا ہے البتہ اگر ہر وقت اس کو دیکھتا رہوں تو
یہ اور بات ہے آپؐ نے فرمایا تم ان لوگوں میں تھوڑے ہو جو تکبیر کی راہ سے
لٹکتے ہیں۔

مجھ سے محمد بن سلام یکنہدی نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالاعلیٰ نے خبر دی
انہوں نے یونس سے انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے ابو بکرؓ سے
انہوں نے کہا ایسا ہوا سورج میں گھن لگا اس وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹھے تھے، آپؐ کپڑا لٹکائے ہوئے جلدی سے اٹھے مسجد میں آئے
دوسرے لوگ بھی (جو مسجد سے چل دیئے تھے) لوٹ آئے تھے آپؐ گھن کی دو
رکتیں پڑھیں پھر سورج صاف ہو گیا آپؐ نے ہماری طرف متکیا فرمایا سورج او
چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں جب تم ان میں سے کسی کا گھٹانا دیکھو تو جب تک
صاف نہ ہونا پڑھتے اور اللہ سے دعا کرتے رہو۔

باب کپڑا اوپر اٹھانا۔

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شیبہ نے خبر دی
کہا ہم کو عمر بن ابی زائدہ نے کہا ہم کو عون بن ابی جحیفہ نے انہوں نے اپنے
والد ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ سوائی سے انہوں نے ایک قصہ بیان کر کے سنا
کہا پھر میں نے بلال کو دیکھا وہ ایک گانسی لائے زمین میں گاڑ دی اس کے بعد
نماز کی تکبیر کبھی پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ (سرخ) جوڑا
پہنے ہوئے کپڑا اٹھائے ہوئے برآمد ہوئے آپؐ نے اسی گانسی کی طرف منہ
کر کے دو رکعتیں پڑھائیں میں نے دیکھا آدمی جانور آپؐ کے سامنے سے گانسی
کے پار جا رہے تھے۔

لے معلوم ہوا کہ لٹکا نے بنی ہود عید آئی ہے اس کا اصل باعث تکبر ہے اور غرور نہایت بڑی صفت ہے اللہ تعالیٰ کو سنت ناپید ہے۔ تکبر اور غرور کے ساتھ کتنی نیکیاں ہوں لیکن
آدمی نجات نہیں پاسکتا اور عاجز اور غرور میں کے ساتھ کتنی برائیاں ہوں لیکن مغفرت آئی امید ہے ۴۷۲۔ اس حدیث کا تعلق باب سے ہے کہ اس میں یہ مذکور ہے کہ جلدی کی
وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا لٹکا ہوا تھا معلوم ہوا جب تکبر اور غرور کی نیت نہ ہو اور بلا قصد کپڑا لٹک جائے تو کچھ قیامت نہیں ۱۲۷۔

بَابُ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ
فَهُوَ فِي النَّارِ.

۴۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْقُمَيْرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ مِنَ الْإِذَا رَافَعِي النَّارِ.

بَابُ مَا جَرَّ تَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلِ

۴۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِذَا رَافَعَهُ بَطْرًا

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَشَبَّهُ فِي حَلَّتِهِ نَعِيجَةً نَفْسُهُ مَرَجَلٌ جَمَّتْهُ إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ فَهُوَ يَجْعَلُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ.

۴۳۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجْعَلُ إِذَا رَافَعَهُ خَسَفَ بِهِ فَهُوَ يَجْعَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَكَهْ يَرْفَعُهُ شُعَيْبٌ عَنْ أَبِي

باب ٹخنوں کے نیچے جو کپڑا ہو (ازار یا کرت یا پنجم) وہ اپنے پہننے والے کو دوزخ میں لے جائے گا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کپڑا ٹخنے سے نیچا ہو وہ دوزخ میں لے جائے گا (یعنی اپنے پہننے والے کو)

باب جو شخص تکبر کی راہ سے کپڑا لٹکانے کی سزا

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اسرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ازار گھنڈ کی راہ سے لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں (عنایت نوازش کرنا کجا)

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن زیاد نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہوا (نبی اسرائیل میں) ایک شخص (قارون یا مہین فارسی کا رہنے والا) ایک جوڑا پہن کر بالوں میں لنگھی کئے اترتا جا رہا تھا ایک ہی ایک اللہ تعالیٰ نے زمین میں اس کو دھنسا دیا وہ قیامت تک اس میں تر پتا رہے گا۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے ان کے والد عبد اللہ بن عمر نے ان سے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنی ازار لٹکائے (بڑے غرور سے) جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا وہ (کمخت) قیامت تک اس میں محنت ہی پلا جائے گا عبد الرحمن کے ساتھ اس حدیث کو یونس بن زید نے بھی زہری سے روایت کیا اور شعبہ نے بھی زہری سے روایت کیا مگر انہوں نے اس کو مرفوع

ہمیرہ۔

نہیں کیا (بلکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَنْ عَمِّهِ جَرِيرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ لَقِيتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ عَلَى فَرَسٍ وَهُوَ بِأَيِّ مَكَانٍ أَذْنِي يَقْضِي فِيهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَتْهُ غَيْلَةٌ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَقُلْتُ لِمُحَارِبٍ إِذْ ذَكَرَ إِذَا قَالَ مَا خَصَّ إِذَا رَأَى وَلَا قِيَصًا تَابَعَهُ جَبَلَةٌ مِنْ سَهْمٍ وَزَيْدٌ بْنُ أَسْلَمَ وَزَيْدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَلَيْتُ عَنْ تَائِفٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَتَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عَفِيَّةٍ وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقَدْ أَمَرَ ابْنُ مُوسَى عَنْ سَالِمِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَتْهُ غَيْلَةٌ۔

بَابُ ۵۵ الْإِزَارُ الْمَهْدَبُ وَيُذَكَّرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَإِبْنِ بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ وَحَمْدَةَ ابْنِ أَبِي سَيْدٍ وَمُعَوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُمْ لَبِسُوا ثِيَابًا مَهْدَبَةً۔

مجھ سے عبد اللہ بن محمد مدنی نے بیان کیا کہا ہم نے ہب بن جریر نے کہا مجھ کو والد (جریر بن حازم) نے خبر دی انہوں نے اپنے چچا جریر بن زید سے انہوں نے کہا میں سالم بن عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ان کے گھر کے دروازے پر کھڑا تھا اتنے میں میں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر اسی حدیث کو نقل کیا۔

ہم سے مطر بن فضل مروزی نے بیان کیا کہا ہم سے شارب بن سوار نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے کہا میں محارب بن دثار سے ملا (جو کوفہ کے قاضی تھے) وہ گھوڑے پر سوار دار الفضا کو آ رہے تھے میں نے ان سے یہ حدیث (کپڑا لٹکانے کی) پوچھی انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غرور کی نیت اپنا کپڑا لٹکائے گا اللہ تم قیامت کے دن مہربانی کی نظر سے اس کو دیکھے گا بھی نہیں میں نے محارب سے کہا عبد اللہ بن عمر نے ازار کی تفصیل کی ہے انہوں نے کہا نہ ازار کی تفصیل کی نہ قمیص کی کہ محارب کے ساتھ اس حدیث کو جملہ بن عجم اور زید بن اسلم اور زید بن عبد اللہ نے بھی عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور لیث نے بھی نافع سے انہوں نے ابن عمر سے ایسی ہی روایت کی کہ اور نافع کے ساتھ اس کو موسیٰ بن عقبہ اور عمر بن محمد اور قدامہ بن موسیٰ نے بھی سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اس میں یوں ہے جو شخص اپنا کپڑا لٹکائے (غرور کی راہ سے) باب حاشیہ دار بند پیشنا اور زہری اور ابو یزید بن محمد اور حمزہ بن ابی اسید اور معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر سے منقول ہے انہوں نے حاشیہ دار کپڑے پہنے۔

۱۔ اس کو اسماعیلی نے وصل کیا ۲۷۱ھ جلد ۱۱ میں کہ روایت کو امام نسائی نے اور یزید بن اسلم کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا زید بن عبد اللہ کی روایت حافظ کو موصول نہیں ملی ۲۷۱ھ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۲۷۱ھ موسیٰ کی روایت خود امامی کتاب میں شروع کتاب اللباس میں اور عمر بن محمد کی صحیح مسلم میں اور قدامہ کی صحیح ابوالخوارزمی میں موصول ہے ۲۷۱ھ جس کا کنارہ نانہیں ہوتا صرف تانا اس میں ہوتا ہے ۲۷۱ھ حافظ نے کہا حمزہ کا اثر تو ابن سعد نے وصل کیا باقی ائمہ کو موصول نہیں ملے ۲۷۱ھ

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّهُ رِفَاعَةُ
الْقُرْظِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّجَاعِلَسَهُ
وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ
رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبِتَ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ
الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَرَأَيْتُهُ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِلَّا وَمِثْلُ هَذِهِ الْمُهْدَبَةِ وَآخَذَتْ هَدْبَةً مِّنْ
حُلِيِّهَا فَسَمِعَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَوْلَهَا ذَهَبَ الْكِبَابُ
لَهُ يُؤْذَنُ لَهُ قَالَتْ فَقَالَ خَالِدٌ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَنْهَى
هَذِهِ عَمَّا تَجْعَلُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَاؤُ اللَّهِ مَا يَزِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَعَلَّكَ تَزِيدِينَ أَنْ تَوَجَّعِي لِي رِفَاعَةَ لَأَحْتِ
يَذُوقَ عَسِيلَتِكَ وَتَذُوقِي عَسِيلَتَهُ فَصَارَ سَنَةً بَعْدَ
بَابِ الْأَزْدِيَّةِ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ جَبْرِ عَرَبِيٌّ
رَدَّاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
يُوسُفَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ
حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَدَّأَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَسْتَبْشِرُ
وَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ زَيْدٍ وَبَنُو حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ
الَّذِي فِيهِ حَمْرَةٌ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُمْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب نے خبر دی انہوں نے خبر دی
سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا رفاعہ قرظی کی
جود (تیسریت و مہب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، میں اس
وقت آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی ابو بکر صدیقؓ بھی تھے وہ کہنے لگی یا رسول
اللہ میں پہلے رفاعہ کے نکاح میں تھی اس نے مجھ کو تین طلاق دے دیئے،
اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کیا مگر خدا کی قسم اس کے پاس تو
ایسا ہے جیسے یہ عایشہ اس نے اپنی چادر کا حاشیہ تکیا خالد بن سعید بن حاص
جو ابھی باہر کھڑے تھے ان کو اندر آنے کی اجازت نہیں ملی تھی انہوں نے باہر
ہی سے اس عورت کی بات سن لی انہوں نے (پکار کر) کہا ابو بکر تم اس عورت
کو جھڑکتے نہیں کیسی (بے شرمی کی باتیں) پکار پکار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے کر رہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کچھ نہیں
جھڑکایا نہ سکراتے رہے (سبحان اللہ آپؐ کی کرم اور رحم مجھ تھے) خیر آپؐ نے
اُس سے فرمایا معلوم ہوا تو چاہتی ہے پھر رفاعہ کے پاس چلی جائے اس سے
نکاح کر لے) یہ تو ہوتا نہیں جب تک عبدالرحمن تجھ سے مزہ نہ اٹھائے تو اس سے
مزہ نہ اٹھائے، اسی حدیث نے شریعت کا ایک قاعدہ قائم کر دیا ہے
باب چادر اوڑھنا اس نے کہا ایک گنوار نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی چادر پکڑ کر کھینچی (یہ حدیث آگے آتی ہے)۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی
کہا ہم کو یونس نے انہوں نے خبر دی سے کہا مجھ کو امام زین العابدینؓ نے ان کو
امام حسینؓ نے کہ جناب امیر حضرت علیؓ نے فرمایا (اس قصہ میں جب حمزہؓ نے ان
کی اوٹھیاں نشتر میں کاٹ ڈالی تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی
اور با پیادہ چلے میں اور زید بن حارثہؓ آپ کے پیچھے پیچھے اس گھر پر پہنچے جس میں
جناب حمزہؓ تھے آپ نے اجازت چاہی گھر والوں نے اجازت دی۔

۱۔ یہیں سے ترجمہ باب نکاح چادر کا ہٹنا ثابت ہوا ۱۲ منہ ۱۳ منہ جس عورت کو تین طلاق دیے جائیں وہ پہلے خاوند سے پھر نکاح نہیں کر سکتی جب تک دوسرے خاوند سے صحبت
نہ کر لے اور اس سے طلاق نہ لے ۱۴ منہ ۱۵ منہ

بَابُ ثَمَانٍ مِائَتَيْنِ الْقَبِيصِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى
حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ إِذْ هَبُوا قَبِيصِي هَذَا فَالْقَوَّةُ
عَلَى وَجْهِ ابْنِ يَاقَانَ بَصِيرًا -

۴۴۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُوسُفَ
عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا لَيْلَسُ الْمَجْرُومِ مِنَ اللَّيَالِي فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا لَيْلَسُ الْمَجْرُومِ الْقَبِيصِ
وَلَا السَّارِوِيلَ وَلَا الْبُرْسُ وَلَا الْحَقِيصِينَ أَكَاكُنَ
لَا يَجِدُ التَّلْعِينَ فَلَيْلَسُ مَا هُوَ اسْفَلُ مِنَ
الْكَبِيصِينَ -

۴۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ فَأَمَرَهُ فَأَخْرَجَ
وَوَضَعَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ
وَالْبَسَهُ قَبِيصَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

۴۴۴ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي ثَابِتٌ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ
ابْنُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي قَبِيصَكَ أَكْفَنُ
فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَبِيصَهُ
وَقَالَ إِذَا فَرَّغْتَ فَأَذِّنْ لَمَّا فَرَّغَ أَذَنَهُ فَجَاءَ

لے ہیں سے ترجمہ باب نکلا ۱۲ منہ ۹

باب قیص پہننا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ یوسف میں) حضرت یوسف
کا قول نقل کیا میرا قیص لے جاؤ، میرے باپ کے منہ پر ڈالو وہ انکھیاں
بن کر آجائے گا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے انہوں
نے ایوب سختیانی سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے
ایک شخص (نام نامعلوم) نے عرض کیا یا رسول اللہ! احرام والا شخص کون کون
سے کپڑے پہنے، آپ نے فرمایا قیص نہ پہنے (اس سے یہ نکلا کہ اور لوگ
قیص پہن سکتے ہیں باب کا یہی مطلب ہے نہ پا جامہ نہ باران کوٹ نہ مورے
مگر جب جوتیاں (چپل) نہ ملیں تو موزوں ہی کو ٹخنوں تک کاٹ لے (وہ بھی گویا
جوتی کی طرح ہو جائیں گے)۔

ہم سے عبد اللہ محمد ممدی نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان بن عیینہ نے
خبر دی انہوں نے عمر بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی (منافق) کے جنازے
پر اس وقت تشریف لائے جب وہ (کنخت) قبر میں فنادیا گیا تھا، آپ نے حکم دیا اس
کی نقش نکالی گئی اور آپ کے گھٹنوں پر رکھ دی گئی آپ نے اپنا تھوک اس پر
ڈالا اور اپنا قیص اس کو پہنایا (یہ سب اس کے بیٹے کا دل خوش کرنے کیلئے جو سچا مسلمان تھا)۔

ہم سے صدوق بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو یحییٰ بن سعید قطان نے خبر
دی انہوں نے عبد اللہ عمری سے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن
عمر سے انہوں نے کہا جب عبد اللہ بن ابی (منافق) مر گیا اس کا بیٹا (عبد اللہ بن
سچا مسلمان تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا عرض کیا یا رسول اللہ! اپنا
قیص عنایت فرمائیے میں (عبد اللہ) اپنے والد کو اسی کا کفنوں دل اور آپ اس پر
نماز پڑھیں گے اس کے لئے (منفرت کی) دعا فرمائیے آپ نے اپنا قیص اس کو
دے دیا اور فرمایا جب جنازہ تیار ہو اس وقت مجھ کو خبر کیجئے اس نے خبر دی

لِيَصِلَ عَلَيْهِ جَذْبُهُ عَمَّ فَقَالَ أَيْسَ قَدْ نَفَاكَ
 اللَّهُ أَنْ تَصِلَ عَلَى الْمَنَاقِبِينَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُ لَهُمْ
 أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً
 فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ فَتَوَلَّى وَلَا تَصِلَ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ
 مَا تَابَ أَبَدًا فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ -

باب ۴۵۴ جَبَلُ الْقَيْصَرِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَخَيْدِ
 ۴۵۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ
 حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ طَائِفٍ مِنْ
 أَهْلِ هَرِيرَةَ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ
 عَلَيْهِمَا جَبَتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اضْطَرَّتْ أَيْدِيهِمَا
 لِلْأُتْدِيهِمَا وَتَرَاقِبُهُمَا جَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا
 تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى
 أَنَامِلَهُ وَتَقْفُو أَثَرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ
 بِصَدَقَةٍ تَلَصَّصَتْ وَاخْذَتْ كُلَّ حَلْقَةٍ يَمَكَانَهَا
 قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأَصْوَعِهِ هَكَذَا فِي جَبِهِهِ فَلَوْ رَأَيْتَهُ
 يَوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ تَابِعَهُ ابْنُ طَائِفٍ عَنْ أَبِيهِ
 وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ فِي الْجَبَّتَيْنِ
 وَقَالَ حَنْظَلَةُ سَمِعْتُ طَائِفًا

آپ اس پر نماز پڑھنے کے ارادے سے تشریف لائے حضرت عمرؓ نے آپ
 کو پکڑ کر کھینچا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقوں پر نماز پڑھنے سے
 منع فرمایا تو ان کے لئے دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار دعا کرے جب بھی اللہ
 ان کو بخشے والا نہیں راخصرٹ نے حضرت عمرؓ کی بات نہ سنی اور نماز پڑھی تا
 اس وقت حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق نہایت اتری منافق مرگئے تو اس پر کبھی
 نماز نہ پڑھیو اس کی قبر پر کھڑا ہو جیسے حضرت کے منافقوں کا جنازہ پڑھنا چھوڑ دیا۔

باب قمیص کا گریبان سیدہ پر یا اور کہیں (مثلاً کدھر لگانا
 ہم سے عبد اللہ بن محمد مدنی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر نے کہا ہم
 سے ابراہیم ابن نافع سے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے طاؤس سے
 انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنیل اور
 خیرات کرنے والے (یعنی) کی مثال ان دو شخصوں سے دی جو لوہے کے دو
 کرتے پہنے ہوں ان کے ہاتھ ان کی چھاتی اور ہنسی سے اٹکے ہوں تو بنی جب
 خیرات کرتا ہے وہ کرتا ڈھیلا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ انگلیوں کے پوروں
 تک پہنچ جاتا ہے اور نیچا اتنا ہو جاتا ہے کہ زمین پر اس کے پاؤں کا نشان
 میٹھا جاتا ہے اور بنیل جب خیرات کا قصد کرتا ہے تو وہ کرتے اور چھوٹا ہو جاتا
 ہے اور ہر ایک حلقہ اپنی جگہ ٹک کر رہ جاتا ہے ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ گریبان میں انگلی ڈال کر اشارہ کرتے تھے کاش
 تو اس کو دیکھے وہ بنیل چاہتا ہے ذرا تو کرتے ڈھیلا ہو (کہ ہاتھ ہلا سکے) لیکن وہ
 ڈھیلا ہی نہیں ہوتا۔ حسن بن مسلم کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ بن طاؤس نے
 بھی اپنے باپ سے روایت کیا ہے محمد ابوالزناد نے بھی اس سے روایت کی ہے
 ابو ہریرہؓ سے اس روایت میں بھی جنتان کا لفظ ہے۔ یعنی دو کرتے اور حنظلہ بن

لے آپ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے امتیاز دیا ہے منع نہیں فرمایا اور میں ستر بار سے بھی زیادہ دعا کروں گا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا وہ بھی ستر بار کا فرما منافق کے لئے
 فائدہ دینے کو سمجھ لیتا جائیے کہ اگر کسی ولی یا رسول کی دعا سے کا فر یا منافق کی کو بھٹکا جائے گا اور جو ایسی دایمی عکاتوں پر اعتبار کرے وہ حق ہے وقت اور جاہل ہے ۱۲ منہ
 ۱۳ میں سے باب کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے کرتے کا گریبان سامنے سینہ پر تھا اس حدیث کی شرح اور گزیر چکی ہے ۱۲ منہ اور چھٹس کر رہ جاتا ہے ۱۳ منہ یہ روایت
 کتاب الزکوٰۃ میں موصول گزیر چکی ہے ۱۲ منہ +

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ جُبَّتَانِ وَقَالَ جَعْفَرٌ
عَنِ الْأَعْرَجِ جُبَّتَانِ.

باب ۴۵۸ مَنِ لَيْسَ جَبَّةً ضَبَقَةَ الْكَمِيْنِ

فِي السَّفَرِ

۴۵۸- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الضَّمِّي قَالَ حَدَّثَنِي
مَسْرُوقٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَبَلَغَتْهُ
بَسَائِمٌ فَوَضَا وَعَلِيَّوْجَةٌ شَامِيَةٌ فَمَضْمَضَ وَ
اسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ
مِنْ كُمَيْهِ فَكَانَا ضَبَقَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ
الْجَبَّةِ نَفْسَاهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى حُقَيْفَةٍ.

باب ۴۵۹ جَبَّةُ الصُّوْفِ فِي الْغُرَى

۴۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ
أَمْعَكَ مَاؤُ قُلْتُ نَعَمْ فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى
تَوَارَى عَقِي فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغَتْ عَلَيْهِ
الْأَدَاةَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَعَلِيَّوْجَةً جَبَّةً مِنْ
صُوفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى
أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجَبَّةِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ
مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزَعِ حُقَيْفَهُ فَقَالَ دَعُهُمَا
فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

ابی سفیان نے کہا میں نے طاؤس سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو ہریرہ سے یہی
سنا جتنا لیکن جعفر بن رعیہ نے عرج سے جو روایت کی ہے اس میں جتنا ہے
یعنی دو زبر ہیں۔

باب سفر میں تنگ آستینوں کا جبہ پہننا

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم عبد الواحد بن زیاد نے کہا
ہم سے اعش نے کہا مجھ سے ابو الضمئی نے کہا مجھ سے مسروق نے کہا مجھ سے
مغیرہ بن شعبہ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غزوہ تبوک میں)
حاجت کے لئے گئے پھر تشریف لائے تو میں پانی لے کر پہنچا آپ نے وضو کیا
اس وقت آپ ایک شامی جبہ پہنے تھے آپ نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا
منہ دھویا پھر ہاتھوں کو آستینوں سے نکالنا پابا وہ تنگ تھیں پڑھ نہ سکیں
آخر آپ نے جبہ کے اندر سے دونوں ہاتھ نکال لئے ان کو دھویا مگر پر
مسح کیا اور مونڈوں پر بھی۔

باب اون کا جبہ لڑائی میں پہننا

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے عامر شعبی سے
انہوں نے عروہ بن مغیرہ سے انہوں نے اپنے والد مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے
کہا ایک رات میں سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے
پوچھا تیرے پاس پانی ہے میں نے کہا جی ہاں ہے آپ اپنی اونٹنی پر سے
اترے اور (ایک طرف) چلے یہاں تک کہ رات کے اندھیرے میں میری نظر
سے غائب ہو گئے پھر آئے تو میں نے ڈول سے آپ پر پانی ڈالا آپ نے منہ
دھویا ہاتھ دھوئے آپ اون کا ایک جبہ پہنے ہوئے تھے (اس کی آستینیں
تنگ تھیں) آپ اپنی ہاتھیں ان میں نکال کر کے آخر کو اپنے چہرے کے نیچے سے
دونوں ہاتھ نکال لئے اور انہوں کو دھویا پھر مسح کیا میں آپ کے مونے کے آگے کو نیچے جھکا
آپ نے فرمایا رہنے دے میں نے طہارت کی حالت میں مونے سے پہنے تھے آپ نے ان پر مسح کر لیا

بَابُ الْقَبَاءِ وَفَرُوجٍ حَرِيْرٍ وَهُوَ الْقَبَاءُ
وَيَقَالُ هُوَ الَّذِي لَهُ شَقٌّ مِنْ خَلْفِهِ

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ ابْنِ أَبِي مَالِيكَةَ عَنْ الْمُسَوْدِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ
قَسَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةٌ وَهُوَ
يُعْطِي عُرْوَةَ شَيْئًا فَقَالَ عُرْوَةُ يَا بَنِي أَنْطَلِقْ
يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ نَظَلَقْتُ
مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ
فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خِيَاْتُ
هَذَا لَكَ قَالَ فَظَرَبَ لِي فَقَالَ رَضِيَ عُرْوَةَ

باب قبا اور ریشی فروج کے بیان میں فروج بھی قبا کہتے ہیں بعضوں
نے کہا فروج وہ قبا جس میں پیچھے پاک ہوتا ہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں
نے ابن ابی مالیکہ سے انہوں نے مسود بن مخزوم سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے قبا میں لوگوں کو تقسیم کیٹیں اور مخزوم کو کوئی قبا نہیں دی تو انہوں نے
(مجھ سے) کہا چلو بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں میں ان کے ساتھ
گیا انہوں نے مجھ سے کہا (چونکہ میں بچہ تھا) تو اندر جا اور آنحضرت کو سر کا نام
سے بلایں کیا اور کہا کہ والد آپ کو بلاتے ہیں آپ برآمد ہوئے انہی قباؤں
میں سے ایک قبا آپ کے اوپر تھی آپ نے (نکلنے ہی مخزوم سے) فرمایا یہ
قبا میں نے تیرے لئے چھپا رکھی تھی مسود کہتے ہیں مخزوم نے آنحضرت کو دیکھا
آپ نے فرمایا اب مخزوم خوش ہو گیا۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ الْخُبَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ
بْنِ عُلَاصَةَ قَالَ أَهْدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُوجَ حَرِيْرٍ فَلَيْسَ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ
ثُمَّ انْصَرَفَ فَتَوَعَّاهُ شَدِيدًا كَأَنَّهُ لَكَارٍ لَهُ
ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ تَبَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ يُوْسُفَ عَنِ اللَّيْثِ وَقَالَ غَيْرُهُ فَرُوجٌ
حَرِيْرٌ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں
نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (محدث) سے انہوں نے عقبہ بن
عامر سے انہوں نے کہا ایک ریشی اچکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجی گئی
آپ نے اس کو پہنا پھر اس کو پہن کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو
زور سے جیسے کوئی گرا ہست کرتا ہے اس کو اتار ڈالا فرمانے لگے یہ لباس پر میرے
کاروں کے لائق نہیں ہے۔ قتیبہ کی اس حدیث کو عبد اللہ بن یوسف نے بھی
لیث سے روایت کیا عبد اللہ بن یوسف کے سوا اور راویوں نے فَرُوجِ حَرِيْرٍ
کہا ہے۔

بَابُ الْبَرَانِسِ وَقَالَ ابْنُ مُسَدَّدٍ
حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ ابْنَ قَالٍ رَأَيْتُ عَلَى أَنَسٍ

باب لنبی ٹوپیوں کا بیان امام بخاری نے کہا مجھ سے مسدود نے کہا
ہم سے معتمر نے بیان کیا کہا میں نے اپنے والد سلیمان سے سنا انہوں نے کہا میں نے

اسے یہ قبا میں ریشی تھیں ان میں نہری گھنڈیاں تھیں گئے تھے ۱۱ من گھاس میں یہ احوال ہوتا ہے کہ یہ قبا میں ریشی تھیں آپ نے کیونکہ یہی اس کا جواب رہے کہ شاید اس وقت تک ریشی کپڑا
مردوں کے لئے حرام نہ ہوگا یا آپ نے اس قبا کو بطور حفاظت کے اپنے اوپر ڈال لیا ہوگا یہ پہننا نہیں ہے جیسے کوئی کسی کو دینا چاہتا ہو ۱۲ من گھاس اب کیا ہے قابل کئی اسی کے
رہنے کا قصہ تھا ۱۳ من گھاس اس کے بعد شاید ریشی کپڑا مردوں کے لئے حرام ہو گیا ہوگا قسطلانی نے کہا لڑکوں کو ریشی کپڑا پہننا جائز ہے۔ بعضوں نے کہا سات برس کے بعد ان کو بھی
پہننا حرام ہے ایسا جو بڑے ہو کر اس کی عادت کر لیں ۱۴ من گھاس یہ روایت کتاب المغزاة میں موصول گزرنے لگی ہے ۱۵ من گھاس جیسے حجاج بن محمد اور قتیبہ اور یونس بن محمد ۱۶ من گھاس
کے اس کو مسدود نے اپنی سند میں وصل کیا ۱۷ من گھاس۔

بِرُئْسًا أَصْفَرَ مِنْ نَحْوِ-

۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَلِسَ الْمُحْرَمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرُوسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدًا يَجِدُ الثَّغْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خَفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ-

بَابُ السَّرَاوِيلِ

۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَمَحَّضَ إِذَا رَأَى فُلَيْبَسَ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ ثَغْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خَفَيْنِ-

۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَوْرِ بَنُو عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمِيصَ وَالسَّرَاوِيلَ وَالْعَمَائِمَ وَالْبُرُوسَ وَالْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ ثَغْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخَفَيْنِ اسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ-

بَابُ الْعَمَائِمِ

۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِينٌ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرَمُ الْقُمِيصَ وَلَا الْعَمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرُوسَ وَلَا

انس کو ایک زرد لونی ٹوپی جس میں ریٹم اور لون ملا ہوا تھا پہنے دیکھا۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اوس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے ایک شخص (نام نامعلوم) نے آنحضرتؐ سے پوچھا احرام والا کون کون سے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا (احرام میں) قمیص نہ پہنوںہ علمے نہ پاجامے نہ لونی ٹوپیاں نہ موزے مگر جس کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے ان کو ٹخنوں کے نیچے کاٹ لے اسی طرح (احرام میں) وہ کپڑے بھی مت پہن جو زعفران یا ورس میں رنگے گئے ہوں (ورس ایک خوشبودار گھاس ہے)۔

باب پاجامہ پہننے کا بیان۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباسؓ نے انہوں نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس کو (احرام میں) تہ بند نہ ملے وہ پاجامہ پہن لے اور جس کو جوتیاں نہ ملیں وہ موزے پہن لے (ان کو کاٹ ڈالے)۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ احرام میں آپ ہم کو کون سے کپڑے پہننے کی اجازت دیتے ہیں آپ نے فرمایا قمیص نہ پہنوںہ پاجامہ نہ عمامہ نہ لونی ٹوپی نہ موزہ اگر کسی کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو ردیہ مجبوری موزے پہن لے مگر ان کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ ڈالے اسی طرح وہ کپڑے بھی نہ پہن جو زعفران یا ورس لگی ہو۔

باب عماموں کا بیان۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدنی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا کہا مجھ کو سالم نے خبر دی اپنے والد عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا احرام والا شخص قمیص نہ پہنے نہ عمامہ نہ پاجامہ نہ لونی ٹوپی نہ وہ کپڑا جس میں زعفران یا ورس

ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا دُرَّ وَلَا خُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ
التَّغْلِيْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْهُمَا فَلْيَقْطَعْهُمَا اسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ
بَابُ التَّقَعُّرِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عَصَابَةٌ دَسَمَاءُ وَ
قَالَ أَنَسٌ عَصَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ
حَاشِيَةً بَرْدٍ

۴۵۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الذَّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
هَاجَرًا إِلَى الْحَبَشَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ
مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ
فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَوْ تَرْجُو
يَا بِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْحَبَتْهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ
كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَّ السَّيْرُ أَرْبَعَةَ أَشْهُبٍ قَالَ عُرْوَةُ
قَالَتْ عَائِشَةُ قَبِينَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي
نَحْمِ الظَّهْرِ فَقَالَ قَاتِلُ لَاحِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَرِّعًا فِي سَاعَةِ آخِرِ
يَكُنْ يَارْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدَاكَ يَا بِي وَاعْمَى وَاللَّهُ
إِنْ جَازَيْتَنِي فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا إِلَّا هِيَ فَجَاءَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ قَاذِنٌ لَهُ فَدَخَلَ
فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لَاحِي بَكْرٍ أَخْرَجَ مِنْ عِنْدِكَ فَكَادَ أَنْ
هَمَّ أَهْلُكَ يَا بِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي
فِي الْخُرُوجِ قَالَ فَالْصُّحْبَةُ يَا بِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
نَعَمْ قَالَ فَخُذْ يَا بِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ احْدِي رَاحِلَتَيْنِ

لگی ہو نہ موز سے اگر جو تے نہ ملیں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک
کاٹ لے۔

باب سر پر کپڑا ڈال کر سر چھپانا اور ابن عباسؓ نے کہا یہ ناقب
انصار میں موصول گزر چکا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے آپؐ سر پر
ایک پکنائی لگا عامہ تھا اور انشؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
سر پر ایک در کا کونا پیدٹ لیا تھا یہ روایت آگے موصول مذکور ہوگی۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے
خبر دی انہوں نے عمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہؓ انہوں نے
حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا حبش کی طرف کئی مسلمانوں نے ہجرت کی اور
ابو بکر صدیقؓ نے بھی (حبش) کو جانے کی تیاری کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تم ذرا ٹھہرو شاید مجھ کو بھی ہجرت کی اجازت مل جائے (تو ہم تمہارے ساتھ چلیں گے)
انہوں نے کہا میرا باپ آپؐ پر صدقے کیا آپؐ کو ایسی امید ہے آپؐ نے فرمایا بل
خیر ابو بکر آپؐ کے ساتھ جانے کی غرض سے ہے اور اپنی دو اونٹنیوں کو چار
مہینے تک بھول کے پتے کھلاتے رہے (تاکہ وہ خوب تیز ہو جائیں) عروہؓ نے کہا
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک دن ہم اپنے گھر میں بیٹھے تھے عین وہی وقت تھا کہ کئی
ابو بکرؓ سے کہنے لگا یہ لو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پہنچے آپؐ سب نے سے پٹے
آ رہے تھے سر چھپائے ہوئے اور ایسے وقت تشریف لائے کہ اس وقت کبھی ہمارے
پاس نہیں آیا کرتے تھے ابو بکرؓ نے کہا آپؐ میرے ماں باپ صدقے آپؐ اس وقت
غلات معمول تشریف لائے میں ضرور کوئی (دبئی) غرض ہے غرض (آپؐ روانہ ہے)
پر ان پہنچے اور اندر آنے کی اجازت مانگی ابو بکرؓ نے اجازت دی آپؐ اندر تشریف
لائے جب اندر آئے تو فرمایا ابو بکرؓ ذرا لوگوں سے کہو باہر جائیں انہوں نے کہا
میرا باپ آپؐ پر صدقے یہاں غیر کون ہے آپؐ ہی کی بی بی ہے آپؐ نے فرمایا
ابو بکرؓ کو مجھ کو (اللہ تم کی طرف سے) ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی انہوں نے
کہا تو مجھ کو بھی ساتھ رکھیے رسول اللہ میرا باپ آپؐ پر صدقے آپؐ نے فرمایا ہاں ضرور

هَاتَيْنِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَالْمَنِّ
قَالَتْ فَجَهْرَتَاهُمَا أَحْتِ الْجَهْرَ وَضَعْنَاهُمَا سَمًّا
فِي جَوَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ طَعْمَةً مِنْ
ظِلِّهَا فَادَّكَتْ بِهِ الْجَوَابَ وَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى
ذَاتَ الظِّطَاقِ ثُمَّ لَبِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبُو بَكْرٍ جَعَارِي فِي جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ تَوْرٌ فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ
لَيَالٍ يَتَبَيَّنُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ
غَلَامٌ شَابٌّ لَوْ أَنَّ تَقَفَ فَيُرْحَلُ مِنْ عِنْدِهِمَا
سَحَابًا يَصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ رِبْكَةً كِبَايَتٍ فَلَا يَسْمَعُ
أَمَّا كَادَ أَنْ يَبْهَلَ كَادَعَا حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبْرٍ ذَلِكَ
حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرِغِي عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ
فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مَنَحَهُ مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهُمَا
عَلَيْهَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَيَبْتَغِيَانِ
فِي رَسُولِهَا حَتَّى يَتَغَنَّيَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ يَغْلِسُ
يَقْفُلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلِ إِلَى الثَّلَاثِ.

بَابُ الْبَغْفِ.

۵۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْبَغْفُ.

بَابُ الْبُورِ وَالدَّجْدِ وَالشَّمْلَةِ وَقَالَ
خَبَابٌ شَكُونَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
مُتَوَسِّدٌ بَرْدًا لَهُ.

ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ ان دو ٹشٹیوں میں سے آپ ایک لے لیجئے آپ نے فرمایا میں تمہیں
لوں گا نیز حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے دونوں کے سفر کا سامان جلد بلد تیار کیا جو کچھ
ہو سکا، اور ایک تھیلی میں کھانا رکھا (اس کے ہاندھنے کو کپڑا نہ تھا) اسماء بنت ابی بکر
نے کیا کیا اپنے کمر کا کپڑا کاٹ کر اسے تھیلہ باندھ دیا اس لئے ان کا لقب ذات الظن
پڑ گیا (سبحان اللہ یہ شرف کہاں ملتا ہے) پھر ابو بکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنوں
مل کر جا کر ثور پہاڑ کی غار میں چھپ گئے اور تین راتیں اسی میں رہے رات کو عبداللہ
بن ابی بکرؓ جو جوان لڑکا بڑا چالاک اور ہوشیار تھا ان کے پاس جاتا اور پچھلی
رات کو ان کے پاس سے نکل کر قریش کے کافروں کے پاس صبح کرتا ہر کوئی یہ
سمجھتا کہ عبداللہ رات بھر کمرہ ہی میں رہا ہے اور مکہ میں جو کوئی بات اُن دونوں
کے نقصان کی سنتا اس کو یاد رکھ کر جب اس کا اندھیرا ہوتا ان کے پاس جا کر
ان سے کہہ دیتا اور عامر بن نفیرؓ ابو بکر کا غلام کیا کرتا دودھ والی بکریاں لے کر چراتے
چراتے جب غشاکا وقت آجاتا تو ان کے پاس پہنچتا (یعنی اس غار پر) اور وہ رات
کو اسی دودھ پر گزار کرتے اور ابھی رات کا اندھیرا باقی ہوتا کہ عامر ان بکریوں کو
لے کر آواز کرتا (یعنی اسی وقت مکہ سے نکلا ہے) تین راتوں تک وہ ایسا ہی
کرتا رہا۔

باب خود پہننا۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے انہوں نے زہری
سے انہوں نے انسؓ سے جس سال مکہ فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ
میں خود پہننے ہوئے داخل ہوئے۔

باب چادروں اور مین کی چادروں اور کلیوں کا بیان اور خباب بن ارتؓ
نے کہا ہم نے مشرکوں کی ایذا ہی کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی
اس وقت آپ ایک چادر پر بٹیکے کئے ہوئے تھے

۱۔ مگر حجاج مردود اس کو موجب سمجھتا تھا خدا کی چٹکارا اس پر ۲۔ من ۳۔ اس سے یہ مطلب تھا کہ قریش کے کافر جب تک بیٹھ رہیں اس وقت تک جاگیں ۴۔ من ۵۔ تازہ دودھ دودھ
کران کو دیتا ۶۔ من ۷۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگرچہ یا غزے کی نیت نہ ہو اور آدمی کسی کام کا حج یا تجارت کے لئے مکہ میں جائے تو بغیر احرام کے داخل ہو سکتا ہے ۸۔ من ۹۔
حدیث اور معمولاً گزری ہوئی ہے ۱۰۔ من ۱۱۔

وَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَأَلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَ
اللَّهُ مَا سَأَلْتُهَا إِلَّا لِأَتَكُونَ كَفَفَنِي يَوْمَ مَوْتٍ -
قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَفَتْهُ -

۴۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ أُمِّي زُمْرَةٌ
هُوَ سَبْعُونَ أَلْفًا يُضَيُّوْا وَجُوهَهُمْ إِضَاءَةٌ الْقَبْرِ
فَقَامَ عُمَارَةُ بْنُ حُصَيْنٍ الْأَسَدِيُّ يَرَفَعُ فِيهِمْ
عَلَيْهِ قَالَ أَدْعُ اللَّهَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ
فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ عُمَارَةُ
۴۵۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَامٌ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ لَكَ أَيْ النَّبِيِّ كَانَ
أَحَبُّ إِلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْحَبِيبَةُ -

۴۶۰ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا
مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحَبِيبَةُ -

پاس بھیج دیا لوگ ان سے کہنے لگے تم نے اچھا نہیں کیا جو یہ چادر آنحضرتؐ کی مائی، تم
جاتے ہو کہ آپؐ کی سوال رو نہیں کر لیتے وہ شخص کہنے لگا میں یہ چادر اس لئے تھوڑے
مائی کر میں بہنوں الشریکہ میں اس لئے لی کہ میں ان میں مومن کا تو میرے کفن کے لئے
کام آئے سہل کہتے ہیں پھر اس شخص کے کفن میں چادر لگائی گئی تھی

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعب نے خبر دی انہوں نے ہری
سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرتؐ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے میری امت کے لوگوں میں ایک گروہ ہر
ہزار آدمیوں کا بہشت میں جائے گا جن کے منہ پانچ طرح چمکتے ہوں گے اس
وقت عکاشہ بن محسن اپنی چادر (جو اوڑھے تھے) اٹھاتے کھڑے ہوئے
کہنے لگے یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ مجھ کو ان لوگوں میں سے کرے آپؐ
نے دعا کی یا اللہ عکاشہ کو بھی ان لوگوں میں سے کرے پھر ایک اور انصاری
شخص (سعد بن عبادہ) کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ میرے لئے بھی
دعا فرمائیے میں بھی ان میں رہوں آپؐ نے فرمایا تم سے پہلے عکاشہ دعا کرا
چکا (اب اس کا وقت نہیں رہا -

ہم سے عمرو بن ماسم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے
قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے پوچھا آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا کپڑا
بہت پسند تھا انہوں نے کہا سبز مینی چادر (کیونکہ وہ میل خوری اور بیت مضبوط
ہوتی ہے) -

مجھ سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ و ستوائی نے انہوں نے
اپنے والد (ہشام بن عبد اللہ) سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ
سے انہوں نے کہا سب کپڑوں میں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو مینی سبز چادر پسند
بہت پسند تھی -

۱۔ یعنی عبدالرحمان بن عوفؓ پاس ۱۲۷ھ میں سہلؓ سے ان کا کیا سخاوت ہے آپؐ کو اس چادر کی مزدورت تھی تو آپؐ کو تکلیف ہوگی ۱۲۷ھ اس حدیث سے یہ نکلا کہ کفن کے لئے بزرگوں کا مستعمل
لباس بطور تبرک کے لینا جائز ہے کہ جس میں نواب کرم خاں کا ہزارہ جو حضرت خواجہ محمد مصومؒ قدس سرہ کے مرید تھے جب تیار ہوا تو کسی نے ان کے سر پر ایک بزرگ کی کلاہ رکھ دی انہوں نے کہا میرے
بزرگ کی کلاہ رکھو کہ یہ مرد کا پاس میرے وسیلہ دی ہیں ۱۲۷ھ کیونکہ سبز رنگ بہشتیوں کا لباس ہے ۱۲۷ھ

۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَائِشَةَ مَزَّجَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئَ بِبِرٍّ وَجَبْرَةٍ

بَابُ الْأَكْسِيَّةِ وَالْخَمَائِصِ

۷۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِفْطِيطٌ مَخِصَصَةٌ لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهَذَا لَكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحْذَرُ مَا صَنَعُوا۔

۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَخِصَصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَظَهَرَ لِي أَعْلَامُهَا نَظَرَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اذْهَبُوا بِمَخِصَصَتِي هَذِهِ إِلَى ابْنِي جَهْمٍ فَإِنَّمَا أَهْتَفَى أَتَقَاعَنَّ صَلَواتِي وَأَتَوَفِّي بِإِنْبِغَائِنَةِ ابْنِي جَهْمٍ فِي حَدِيثِهِ بِنِ عَائِشَةَ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ابْنِ بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ لَيْلًا عَائِشَةُ كِسَاءً قَرَأَ رَأْعُهَا فَقَالَتْ قُبُصٌ سَوْسُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے فرم ہی سے انہوں نے کہا مجھ کو ابوسلمہ نے عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی ان کو حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہو گئی تو ایک بستر بینی چادر آپ کی (بارک) نش پر ڈال دی گئی۔

باب کملیوں اور اونی عایشہ ارچادروں کے بیان میں۔

مجھ سے یحییٰ بن بکر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عید الشہدین عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی کہ حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن عباس دونوں کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہوئی آپ کملی اپنے منہ پر ڈال لیتے جب جی گھبراتا تو منہ کھول لیتے اور اسی حال میں فرماتے اشر یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے اُن کھنتوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنالیا آپ (مسلمانوں کو ایسا کرنے سے) ڈراتے تھے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نفیسی چادر میں نماز پڑھی آپ نے اس کے بیل بوٹوں پر (عین نماز ہی میں) ایک نظر ڈالی جب سلام پھیرا تو فرمایا یہ چادر ابوہریرہ کو جا کر (واپس) دے دو (جنہوں نے آپ کو تحفہ بھیجی تھی) کیونکہ اس نے مجھ کو نماز سے غافل کر دیا اور ان کی سادی چادر مجھ کو لادو۔ یہ ابوہریرہ خلیفہ بن غانم کے بیٹے تھے جو بنی مدی بن کعب قبیلے کے تھے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ نے ایک موٹی کمل اور ایک مٹی ازار نکالی فرماتے لگیں کہ آنحضرت صلی اللہ

لہ گئے مسجد کی طرح وہاں میلہ اور جا کر نے یہود اور نصاریٰ سے بڑھ کر کھنت وہ مسلمان ہیں جنہوں نے بزرگوں اور درویشوں کی قبروں کو مسجد بنالیا ان کا عرس کرتے ہیں ان کی قبروں کو مسجد کرتے ہیں وہاں عرضیاں لگاتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں یہ لوگ قبر کے باہر سے یہ کام کرتے ہیں اور بزرگ قبروں کے اندر سے ان پر لعنت کرتے ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی کیونکہ سب بزرگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور کفشی برہادر آپ کی مرضی پر پہلنے والے ہیں ۱۲ منہ +

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ

بَابُ ۴۶۸ اشْتِمَالُ الصَّمَاءِ

۴۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ جَبْرِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَلَائِكَةِ وَالْمَنَابِذِ وَعَنْ صَلَواتِ بَنِي الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ وَأَنْ يَحْتَجِبَ بِالسُّبُحِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَاءَ.

۴۶۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكِينٍ حَدَّثَنَا الْيَاسِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي شَبَّابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ هُمُ عَنْ الْمَلَائِكَةِ وَالْمَنَابِذِ وَفِي الْبَيْعِ وَالْمَلَائِكَةِ لَمَسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخِرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْلِبُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَالْمَنَابِذِ أَنْ يَلْبِسَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ ثَوْبَهُ وَيَلْبِسَ الْآخِرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونَ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَوَاضُعٍ وَاللَّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَاءِ وَالصَّمَاءِ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللَّبْسَةُ الْآخِرَى اخْتِلَافُ ثَوْبِهِ وَهُوَ جَائِزٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

بَابُ ۴۶۹ الْإِحْتِبَاءُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

۴۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَسْعَدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي رُوحُ مَبَارَكِ انْهِي كِطْرُوں مِیں قَبَضَ ہوئی۔

باب ایک ہی کپڑے کو اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ پاؤں باہر نہ نکل سکیں جس کو عربی میں اشتمال مسمار کہتے ہیں (اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا ہے) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب بن عبد الحمید ثقفی نے کہا ہم سے عبد اللہ عمری نے انہوں نے جیب بن عبد الرحمن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ملا سر اور بیچ منابذ منع فرمایا اس کا ذکر آگے آتا ہے اور اوپر کتاب الیسع میں بھی گزر چکا ہے) اور دونوںوں سے ایک تو فجر کی نماز کے بعد جب تک سورج بلند نہ ہو دوسرے عصر کی نماز کے بعد جب تک سورج ڈوب جائے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے جب اس کی شرمگاہ پر دوسرا کپڑا نہ ہو جو اس میں اور اس میں مال ہو اور اولیٰ مسمار ہم سے یحییٰ بن مکبر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو عاصم بن سعد بن ابی قاسم نے خبر دی کہ ابو سعید خدریؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا اور دو بیچوں سے یعنی بیچ ملا سر اور بیچ منابذ سے بیچ ملا سر یہ ہے کہ جس کپڑے کو خریدنا ہو اس کو چھو لے رات کو یا دن کو اور اسٹ کر نہ دیکھے (یہی شرط ہوئی) اور بیچ منابذ یہ ہے کہ ایک دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینک دے پس بیچ پوری ہو گئی (یہی شرط ہوئی) نہ مال کو اچھی طرح دیکھیں نہ پند کریں اور دو لباس جن سے منع فرمایا ان میں ایک اشتمال مسمار ہے کہ ایک ہی کپڑا ہو اس کو ایک کندھے پر ڈال لے اور دوسری طرف سے ستر کھلا رہے اس طرف کپڑا نہ ہو دوسرا ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا ہے جب شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

باب ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا۔

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بُسْتَيْنِ بْنِ يَحْيَى الرَّحْلِيِّ فِي التَّوْبِ الْوَاحِدِ
لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ وَانْ يَسْتَوِلْ بِالتَّوْبِ الْوَاحِدِ
لَيْسَ عَلَى أَحَدٍ شَيْءٌ وَعَنِ الْمَلَأْسَةِ وَالْمَنَابِذَةِ -

۷۶۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
جَرِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِيَ عَنْ أَشْهُامِ الصَّمَاءِ وَانْ يَحْتَبِي الرَّحْلُ
فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ -

بَابُ الْخَيْصَةِ السَّوْدَاءِ

۷۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
أَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ فَلَانٍ هُوَ عَنْ وَثَنِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ
أُمُّ حَالِدٍ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُثَابُ فِيهَا خَيْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ مَنْ تَوَدَّ
أَنْ يَكْسُو هَذِهِ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالَ النَّبِيُّ يَا مَعْ خَالِدُ نَاقِي
بِهَا تَحْمِلُ فَاحْذِ الْخَيْصَةَ بِيَدٍ فَالْبَسْهَا فَقَالَ ابْنُ وَ
أَخْلَقِي وَكَانَ فِيهَا عِلْمٌ أَحْضَرُ وَأَوْصَفُ فَقَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ
هَذَا سَنَاءٌ وَسَنَاءُ بِالْحَبَشَةِ حَسَنٌ -

۷۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا
وَلَدَتْ أُمُّ سَلِيمٍ قَالَتْ لِي يَا أُنْسُ انْظُرْ هَذَا الْغَلَامَ
فَلَا يُصِيبُكَ شَيْءٌ حَتَّى تَعْدُو بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَكُمُكَ فَعَدَدْتُ بِهِ وَإِذَا هُوَ فِي
حَالٍ طَوِيلٍ عَلَيْهِ خَيْصَةٌ حَرَبِيَّةٌ وَهُوَ يَسِيمُ الظُّلُمَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا ایک تو یہ کہ آدمی ایک کپڑے میں
گوٹ مار کر بیٹھے اس کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو دوسرے کہ ایک کپڑے کو اس طرح بیٹھ
لے کہ دوسرا جانب کھلا رہے اور بیچ ملاسلہ و بیچ منابذہ سے بھی اپنے منع فرمایا۔

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ مجھ کو عکرم بن یزید نے خبر دی کہا
ہم کو ابن جریر نے کہا مجھ کو ابن شہاب نے انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ
بن عقبہ سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اشمال صماء سے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے جب اس کی شرمگاہ
پر کپڑا نہ ہو منع فرمایا۔

باب کالی کلمی کا بیان

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے اسحاق بن سعید نے انہوں نے اپنے
والد سعید بن فلاں سے وہ عمر بن سعید بن عاص ہیں انہوں نے ام خالد بنٹ لہ
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے ان میں ایک چھوٹی
کالی کلمی بھی تھی آپ نے لوگوں سے پوچھا یہ چھوٹی کلمی میں کس کو لڑاؤں لوگ چپ رہے
آپ نے مجھ کو بلوایا مجھ کو اٹھا کر لے گئے (چونکہ کم سن تھی)
آپ نے وہ کلمی مجھ کو لڑاؤی اور فرمایا اتنی مدت پہن کر پھٹ کر پرانی ہو جائے زرد ہو
گو یا دعا دی اس کلمی میں سبز یا زرد نقش تھے آنحضرت نے جب ام خالد کو یہ کلمی لڑائی تو
فرمایا سناہ سناہ چیلنی بان کا لفظ ہے یعنی واہ واہ کیا اچھی معلوم ہوتی ہے یہ

مجھ سے محمد بن ثنی نے بیان کیا کہ مجھ سے ابن ابی عدی نے انہوں نے عبد اللہ
بن عوان سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے انس سے جب ام سلیم (انس کی
والدہ) جنہیں تو مجھ سے کہنے لگیں انس بکھتا رہا ابھی اس بچے کے بیٹھ میں کچھ نہ اترے
جب تک صبح کو اس کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جائے آپ کجور
جبا کر اس کے منہ میں انس کہتے ہیں صبح کو میں اس بچہ کو آنحضرت کے پاس لے گیا آپ
ایک بارغ میں تھے حشری کلمی اوڑھے ہوئے اور اوتوں کو داغ دے رہے تھے

لے اگر پادری گوٹ مار کر بیٹھے تو وہ منع ہوگا کیونکہ اس میں برتنیں کھلا جائیں گے ام خالد بنٹ لہ سے یہ روکھا ملا نہ
لے برتنی نہت ہے حریت کی طرف شاید اس نے نمایاں بنانا شروع کی ہوگی بعضی روایتوں میں خبری ہے بعضی روایتوں میں جوئی یعنی المون کی طرف نسبت، حافظ نے کہا جوئی کلمی اکثر سیاہ
ہوتی ہے تو ترجمہ باب کی مطابقت ہوگئی ہمارے

الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ -

بَابُ الثِّيَابِ الْخَصْرِ

۱۷۷۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَ أَمْرَاتَهُ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الزُّبَيْرِ لَقَوْنِي قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَلَيْهَا خِمَارٌ أَخْضَرُ فَشَكَتْ إِلَيْهَا فَأَدْنَتْهَا خَضِرَةً يَجْلِدُهَا فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّسَاءُ يَنْصُرُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مَا يَكْفِي الْمُؤْمِنَاتِ لِحُدُودِهَا أَشَدُّ خَضِرَةً مِنْ تَوْبِهِ قَالَ وَسَمِعَ أَنَّهَا قَدِ اتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ ابْنَانُ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِيَ إِلَيْهِ مِنْ ذَنْبٍ إِلَّا أَنْ مَا مَعَهُ لَيْسَ بِأَغْنَى عَنِّي هَذِهِ وَآخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ تَوْبِهَا فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا نَقُضُهَا نَقْضَ الْأَدِيمِ وَلَكِنَّهَا تَأْثِيرُ تَزْوِيجِ رِفَاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ يَجْعَلِ لَهُ أَوْ لَمْ تُصْلِحْ لَهُ حَقُّ يَدَوَّيْهِ مِنْ عَسِيلَتِكَ قَالَ وَابْصُرْ مَعِيَ ابْنَيْنِ فَقَالَ بَنُوكَ هُمُ اللَّاءِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَذَا الَّذِي تَزْعُمِينَ مَا تَزْعُمِينَ فَوَاللَّهِ لَهُمْ أَشْبَهُ بِهِ مِنَ الْغُرَابِ

جو فتح مکہ کے زمانہ میں آپ پاس آئے تھے۔

باب سبز رنگ کے کپڑے پہننا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب بن عبد الجبلی نے بیان کیا کہ ہم کو ایوب بن تغلی نے خبر دی انہوں نے عکرمہ سے کہ رفاعہ نے اپنی عورت تیسرے بنت وہب (کو تین) طلاق دیے پھر عبد الرحمن بن زبیر قرظی نے اس سے نکاح کیا حضرت عائشہؓ نے کہا یہ عورت سبز اور ہنی اور ہسے ہوئے آبی اپنے خاوند کی شکایت مجھ سے کرنے لگی اور اپنے بدن پر جو نیل پڑ گئے تھے (سبز داغ) وہ بھی مجھ کو دکھائے عورتوں کا قاعدہ ہوتا ہے ایک دوسری کی مدد کرتی ہیں اس لئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے اس کا مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہنے لگیں اس کا بدن اس کی اور ہسے سے زیادہ سبز ہو رہا ہے جیسے میں نے مسلمان عورتوں کو تکلیف پاتے دیکھا وہی تکلیف کسی کو پاتے نہیں دیکھا عکرمہ نے کہا یہ خبر اس کے خاوند کو پہنچی کہ وہ میری شکایت کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی ہے وہ بھی آیا اور دو بچے ساتھ لایا جو درمی عورت کے پیٹ سے تھے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) تیسرے کہنے لگی خدا کی قسم یا رسول اللہ میں نے اس کا کوئی تصور نہیں کیا ہے بات یہ ہے کہ اس کے پاس جو ہے وہ اس کپڑے کے پہننے سے زیادہ زوردار نہیں ہے اس نے اپنے کپڑے کا حاشیہ لے کر تلا یا عبد الرحمن کہنے لگا یا رسول اللہ یہ جھوٹی ہے میں تو اس کو چمڑے کی طرح (جماع کے وقت) ادھیڑ کر رکھ دیتا ہوں مگر یہ شریعہ ہے پھر رفاعہ (اپنے اگلے خاوند کے پاس جانا چاہتی تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے فرمایا اگر ایسا ہے تو پھر تو رفاعہ کیلئے حلال نہیں ہو سکتی یا اس کے پاس جانے کے قابل نہیں جب تک عبد الرحمن تیسرا مزہ نہ اٹھائے عکرمہ کہتے ہیں آنحضرت نے عبد الرحمن کے ساتھ دو بچے دیکھے پوچھا یہ تیرے بچے ہیں اس نے کہا ہاں جب اپنے عورت

لے شاید عبد الرحمن نے اس کو مارا جو ۱۲۷۰ھ میں اس کا حضور بالکل کر دھڑے برابر جماع نہیں کر سکتا ۱۲۷۱ھ میں غزوہ بدر سے جماع کرتا ہوں ۱۲۷۲ھ میں اس نے شرارت

کرتی ہے کہیں طلاق دے دوں تو پھر رفاعہ سے نکاح کر لے ۱۲۷۳ھ میں غزوہ بدر میں نے بھی تجھ سے دخول نہیں کیا ہے ۱۲۷۴ھ میں

لے تجھ سے ابھی طرح صحبت دکرے ۱۲۷۵ھ میں

عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ قَبْلَهُ إِذَا تَابَ وَنَدِمَ وَقَالَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَفَرَ لَهُ

بَابُ لُبْسِ الْحَوِيرِ وَافْتِرَاشِهِ لِلرِّجَالِ
وَقَدْرُ مَا يَجُوزُ مِنْهُ

۴۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدَةَ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَثْمَانَ النَّهْدِيَّ أَنَا نَاكِتًا بَعْثَ
وَنَحْنُ مَعَ عُثْبَةَ بْنِ قُرَيْبٍ بِأَذْرِجِيحَانَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّ عَنِ الْحَوِيرِ الْأَهْلَكَذَا
وَأَشَارَ بِأَصْبِعِهِ لِلَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْأَجْمَاهِ قَالَ
فِيمَا عَلِمْنَا أَنَّهُ يَعْنِي الْأَعْلَامَ -

۴۴۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ
حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ
بِأَذْرِجِيحَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنِ لُبْسِ الْحَوِيرِ الْأَهْلَكَذَا أَوْ صَفَّ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبِعِيهِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ أَوْ سَطَعَ وَالتَّبَاتُ

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زندہ مرتے وقت یا اس سے پہلے سب گنہوں سے
توبہ کرے اور شرمندہ ہو اور لا الہ الا اللہ کہے تو اللہ اس کو بخش دے گا۔

باب ریشمی کپڑا پہننا یا اس کا پھوننا اور مردوں کو ریشمی کپڑا کتنی
درست ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے
قتادہ نے میں نے ابو عثمان نہدی سے سنا ہم آذرباجان میں (جو ایک ملک ہے ایران
میں) عقبہ بن فرقہ کے ساتھ تھے (وہ حضرت عمر کی طرف سے مقرر تھے) وہاں ہم کو حضرت
عمر کا پروردگار پہنایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مردوں کو) ریشمی کپڑا پہننے سے
منع فرمایا ہے مگر اتنا جائز ہے کہ آنحضرت نے اپنی دو انگلیوں کا اشارہ فرمایا جو انگوٹھے کے
پاس ہیں ابو عثمان نہدی نے کہا ہم جہاں تک جانتے ہیں اس سے کپڑے کا بیل بڑھ
یا حاشیہ مراد ہے۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا
ہم سے عاصم بن سلیمان نے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا ہم
آذرباجان میں تھے وہاں حضرت عمرؓ نے ہم کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا مگر اتنا درست ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو
انگلیاں اٹھا کر ہم کو بتلایا زہیر راوی نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی اٹھائی۔

۱۔ میں کہتا ہوں یہ امام بخاری کی رائے ہے حدیث میں توبہ کا ذکر نہیں ہے اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کبیر کا مرتکب اگر بغیر توبہ کے بھی مر جائے لیکن مومن ہو تو اس کا کام اللہ کے اختیار میں
ہو گا خواہ اس کو معاف کرے یا عذاب دے بہشت میں لے جائے یا چند دن گناہ کے موافق عذاب دے کہ چھ بھشت میں لے جائے بہر حال مومن مومن جو دوسرے اصول اور ارکان اسلام
کا انکار نہ کرتا ہو وہ ہمیشہ کے لئے دوزخ میں نہیں رہنے کا زنا اور چوری دو گنا ہوں کا ذکر اس لئے کیا کہ ایک حق اللہ ہے ایک حق العبد اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ حقوق العباد میں
اصحاب حقوق کو راضی کر دے چنانچہ جب حجاج ظالم مرنے لگا تو کہنے لگا یا اللہ مجھ کو بخش دے لوگ کہتے ہیں تو مجھ کو نہیں بخشے گا یہ کلمہ اس کا امام حسن بصریؒ ۷۰
نے سنا تو فرمایا اللہ کے کرم سے کچھ تعجب نہیں جب وابد علی شاہ بادشاہ اودھ گرد گیا تو مولانا فضل الرحمن صاحب نے فرمایا وابد علی شاہ بخش گیا ایک اور دہلی کا بادشاہ جو بخت
گناہ کا رہا مرتے وقت یہ وصیت کر گیا کہ مجھ کو حضرت سلطان الملائک نظام الدین اولیا کے مزار کے پاس دفن کر دینا وہیں دفن کیا گیا۔ اس کے مرنے کے بعد کسی نے خواب میں
دیکھا کہ حضرت نظام الدینؒ جو گڑھا کر بارگاہِ اہلبی میں عرض کر رہے ہیں یا اللہ میرے پاس اس امید سے آیا کہ تو اس کو بخش دے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا بہر حال مومن کے لئے گو
کتاب ہی گناہ کا جو بڑی بڑی امید ہے لیکن کافر اور مشرک کے لئے کوئی امید نہیں مومن اس کو نہیں کہتے کہ نام کا مسلمان ہو جائے جس کے باپ دادا مسلمان گزرے ہوں بلکہ مومن وہ ہے جو
مرنے وقت توبہ پورا ہو یعنی کسی قسم کا شرک نہ کرتا ہو شرک کے اقسام شہود میں جو اپنے اپنے مقام پر بیان کئے گئے ہیں ۱۳ منہ ۱۵ یعنی کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے ۱۶ منہ
۱۷ توبہ پورا ہو ریشمی مائید لگا سکتے ہیں ۱۸ منہ ۱۹

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ النَّبِيِّ عَنْ
أَبِي عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ فَنُكْتُبُ إِلَيْهِ عَمْرًا ابْنُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحُجْرِي فِي الدُّنْيَا
وَلَا مِنْ لَمَّا يَلْبَسُ فِي الْآخِرَةِ مِنْهُ.

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدٌ
حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ وَاشَارَ أَبُو عُمَرَ
بِاصْبَعِهِ الْمُسَبَّحَةِ وَالْوُسْطَى

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنِ الْحَكِيمِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَيْلٍ قَالَ كَانَ حَدِيثًا لِمَدَّحٍ
فَأَسْتَسْقَى فَأَتَاكَ دُهْقَانٌ يَمَازِي فِي رَأْيِهِ مَنْ فُضِّتِ
فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمَّا أَرَمَهُ إِلَّا إِنِّي تَهَيَّئْتُ فَلَمْ
يَنْتَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالْحُجْرِيُّ وَالْدِّيْبَا جُوهَرٌ لَمْ يَفِ
الدُّنْيَا وَلَمْ يَفِ الْآخِرَةُ.

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ
شُعْبَةُ فَقُلْتُ أَعِنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
شَدِيدًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ
لَبَسَ الْحُجْرِي فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ.

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَارِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ
يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ
الْحُجْرِي فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ.

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

ہم سے محمد بن مسدد بخاری نے کہا ہم سے یحییٰ بن مسدد قطان نے انہوں نے
سلیمان بنی سے انہوں نے ابو عثمان نبہدی سے انہوں نے کہا ہم (آذربایجان میں)
عتبرہ کے ساتھ تھے حضرت عمرؓ نے ان کو لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دنیا میں جو کوئی ریشمی کپڑا پہنے گا اس کو آخرت میں پہننے کو نہیں ملے گا۔

ہم سے حسن بن عمر جری نے بیان کیا کہا ہم سے معمر نے کہا ہم سلیمان
بنی نے کہا ہم سے ابو عثمان نے پھر یہی حدیث نقل کی ابو عثمان نے کلمے کی انگلی
اور بیچ کی انگلی سے بتلایا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے کلم میں
عتبرہ سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیہ سے انہوں نے کہا حذیفہ بن بیان
مدائن میں تھے انہوں نے پینے کا پانی مانگا ایک کسان چاندی کے کٹورے میں
پانی لے کر آیا انہوں نے وہی کٹورا اس کو پھینک مارا اور کہنے لگے میں نے اس
کو اس لئے پھینک مارا کہ میں (اس کٹورے میں پانی لانے سے) اس کو منع کر
چکا تھا لیکن وہ باز نہیں آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا چاندی جیڑ دیا
(ریشمی کپڑے) کافروں کے لئے دنیا میں ہیں اور ہم کو آخرت میں ملیں گے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے
عبد العزیز بن صہیب نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا شعبہ کہتے ہیں میں نے
عبد العزیز کو پوچھا انس نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا عبد العزیز نے غصے
ہو کر سختی سے کہا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی دنیا میں
خالص ریشمی کپڑا پہنے گا اس کو آخرت میں یہ کپڑا پہننے کو نہ ملے گا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں
نے ثابت سے کہا میں نے عبد الرحمن بن زبیر سے سنا وہ خطبہ میں یوں کہہ
رہے تھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں حریر پہنے گا
(خالص ریشمی کپڑا) وہ آخرت میں نہیں پہننے کا۔

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں ابو ذریان

إِنِّي ذُبِيَانٌ خَلِيفَةُ بَنِي كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكُنِ الْحَرِيرُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ لَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَرَبِ عَنْ يَزِيدَ قَالَتْ مَعَاذَةُ أَخْبَرَنِي أُمُّ عَمْرِو وَوَدَّتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۴۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْبُكَارِ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْنِ كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ بَنِي حِطَّانَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَوِيرِ فَقَالَتْ أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَلِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَفْصٍ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَكُنِ الْحَوِيرُ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَزَّخَلَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَقُلْتُ صَدَقَ وَمَا كَذَبَ أَبُو حَفْصٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ وَقَّصَ الْحَدِيثَ

باب ۴۸۳ مَسْ الْحَوِيرِ مَنْ غَيْرِ لَيْسَ وَ
يُرْوَى فِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِبْنِ رَاسِحٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيرٍ فَجَعَلْنَا نَلْمُسُهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبُّونَ مِنْ هَذَا أَقْلُنَا نَحْمُ قَالَ مَنَاذِيلُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ

خلیفہ بن کعب کہا میں نے عبد اللہ بن زبیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمرؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں گریہ کرنے کا وہ آخرت میں اس کو نہ پہنچے گا امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابو عمر نے کہا کہتے تھے ہم سے عبد الوارث نے انہوں نے یزید رضی سے کہ معاذہ بنت عبد اللہ عدویہ نے کہا مجھ کو ام عمر و بنت عبد اللہ بن زبیر نے خبر دی میں نے عبد اللہ بن زبیر سے سنا انہوں نے عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمرؓ نے کہا ہم سے علی بن مبارک نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عمران بن حطان سے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے حریر کو پوچھا انہوں نے کہا ابن عباسؓ باؤ ان سے پوچھو میں گیا ان سے پوچھا انہوں نے کہا مجھ کو ابو حفص یعنی حضرت عمرؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں حریر وہ پہننے کا جس کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملنے کا عمران نے کہا میں نے یہ حدیث سن کر کہا حضرت عمرؓ سچے ہیں انہوں نے آنحضرت پر جھوٹ نہیں باندھا اور عبد اللہ بن ربیع نے کہا ہم سے جریر (یا حرب بن شداد) نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا مجھ سے عمران بن حطان نے بیان کیا اور یہی حدیث نقل کی۔

باب حریر چھونا درست ہے اگر اس کو پہننے نہیں اس باب میں بیری نے زہری سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھ

ہم سے عبد اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براہ بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دشمنی کپڑا تحفہ بھیجا گیا ہم لوگ اس کو چھونے اور تعجب کرنے لگے (ایسا تم اور اہل علم و عہد تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو اس پر تعجب آتا ہے ہم نے کہا بیشک آپؐ فرمایا سعد بن معاذ (جو تہذیب ہو چکے تھے) ان کے

لے جوام بخاری کے شیخ ہیں اس کو سنائی لے وصل کیا ۴۸۳ اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں اور تمام نے اپنے فوائد میں وصل کیا ۴۸۳

فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا.

بَابُ ۸۴ افْتِرَاشِ الْحَوِيرِ

وَقَالَ عُبَيْدَةُ هُوَ كَلْبِيَّةٌ.

۸۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ وَهَبُ بْنُ جَرِيرٌ حَدَّثَنَا
أَبِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ
يَسْرِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ قَالَ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ شَرَبَ فِي إِيْنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ وَأَنْ تَاكُلَ فِيهَا
وَعَنْ لُبَيْسِ الْحَوِيرِ وَالزُّبَيْرِ وَأَنْ تَجْلِسَ عَلَيْهِ.

بَابُ ۸۵ لُبَيْسِ الْقَيْسِي

وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ ابْنِ بُرْدَةَ قَالَ لَعَلَّ مَا الْقَيْسِيَّةُ قَالَ
يَتَابُ أَتَتْنَا مِنَ الشَّامِ وَمِنْ قَصْرِ مُضَلَعَةٍ فِيهَا
حَوِيرٌ فِيهَا أَقْمَالُ الْأَتْرُجِ وَالْبَيْضَةُ كَأَنَّتِ النِّسَاءُ
تَصْنَعُهُ لِبُعُولَتِهِنَّ مِثْلَ الْقَطَائِفِ يَصْفَوْنَهَا وَقَالَ
جَرِيرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَذَّافَةَ الْقَيْسِيَّةُ يَتَابُ مُضَلَعَةٌ
يُجَاوِزُهَا مِنْ قَصْرِ فِيهَا الْحَوِيرُ وَالْبَيْضَةُ جُلُودُ
السِّبَاعِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَاصِمٌ أَكْثَرُ مَا صَحَّ فِي
الْبَيْضَةِ.

۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا سَعِيدَانِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ حَدَّثَنَا
مُعْوِيَةُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مُقَرِّنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ
نَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِيْنِيَةِ الْحَمْرِ وَالْقَيْسِيَّةِ
بَابُ ۸۶ مَا يَرَى خَصُّ الدَّجَالِ مِنَ الْحَوِيرِ وَالْجَنَّةِ

پونچھنے کے رومال (تولے) بہشت میں اس سے کہیں بہتر ہیں۔

باب حریر پھانا کیسا ہے۔

عبیدہ سلفانی نے کہا پھانا بھی پینے کی طرح حرام ہے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدنی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر
نے کہا ہم سے والد جریر بن حازم نے کہا میں نے ابن ابی نجیح سے سنا انہوں
جاءہ سے انہوں نے ابن ابی یعلیٰ سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے کہا،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سونے چاندی کے برتنوں میں پینے کھانے
سے منع فرمایا اور حریر اور دیا پینے سے یا اس پر بیٹھنے سے۔

باب قسی (مصر کا ریشمی کپڑا) پہننا کیسا ہے

عاصم ابن کلیب ابو بردہ سے نقل کیا (اس کو امام بخاری نے وصل کیا)
میں نے حضرت علیؑ سے کہا قسی کیا کپڑا ہے انہوں نے کہا قسی وہ کپڑے ہیں شام یا
مصر کے ملک آتے ہیں اس میں ریشمی دھاریاں ہوتی ہیں اور ترنج کی طرح بوٹے
بنے ہوئے اور میشرہ (زین پوش) جس کو عورتیں اپنے غاوند کے لئے ریشم سے بن
کر بنایا کرتی تھیں (یا زرد رنگی تھیں) جیسے اوڑھنے کے رومال ہوتے ہیں (حاشیہ
دار) اور حریر بن یزید نے اپنی روایت میں یوں کہا، میشرہ جو غاوند کے ریشم سے ہیں جو
مصر آتے ہیں ان میں ریشم ہوتا ہے اور میشرہ درندوں کی کھالوں کے زین پوش امام بخاری
نے کہا عاصم نے جو میشرہ کی تفسیر نقل کی وہی اکثر لوگوں نے کی ہے اور وہی زیادہ صحیح ہے۔
ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ ابن مبارک نے خبر دی کہا ہم

کو سفیان ثوری نے انہوں نے اشعث بن ابی الشثاس سے کہا ہم سے معاویہ بن سہب
بن مرقن نے بیان کیا انہوں نے برابر بن عازب سے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم کو لال (ریشمی) زین پوشوں اور قسی کے کپڑوں سے منع فرمایا۔

باب خارش کی بیماری میں مڑا دو کے طور پر ریشمی کپڑا پہن سکتا ہے۔

لے اس کو عمارت میں ابی اسامہ نے مندرجہ مندرجہ کیا بعضوں نے حریر پونچھنا جائز رکھا ہے امام بخاری نے یہ حدیث لاکر ان پر رد کیا شافعی نے کہا اگر دوسرا کپڑا مائل ہو تو حریر پونچھنا درست
ہے ہاں سلفانی اس کو ابراہیم بنی نے طریق الحدیث میں وصل کیا ۱۲۷۸ سلفیہ شریعہ پر دیکھ جیتے وغیرہ ۱۲۷۸ سلفیہ قطانی نے کہا اکثر علماء کے نزدیک وہی ریشم کی طرح ہونے میں نرا
ریشم ہونا زیادہ ہوسکتا کم ہو لیکن میں اس کو اس وقت درست ہوتا ہوا سوت زیادہ ہوا جیسے کپڑوں کا استعمال درست رکھا ہے کہ کوئی ان کو حریر نہیں کہنے کے ۱۲۷۸

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِزَيْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحُكَّةٍ بِهِمَا

بَابُ الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ

عَلِيٍّ قَالَ كَسَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً

سَيِّئَةً فُخِرَتْ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْعُضْبَ فِي وَجْهِهِ

فَشَفَقْنَا بَيْنَ نِسَائِي -

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا

جُوَيْرِيَّةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ

حُلَّةً سَيِّئَةً تَبَاعُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَبْتَعْتُمَا

تَلْبَسَهُمَا لَلْوَقْدِ إِذَا الْوُكُ وَالْجُمُعَةُ قَالَ لَأَتَمَّا يَلْبَسُ

هَذِهِ مِنْ لَأَخْلَقَ لَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ حُلَّةً سَيِّئَةً

حَرِيرًا كَسَاَهَا إِنَّا كُفَّ عَمْرُكَ سَوْنِيذَهَا وَقَدْ

سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ

إِلَيْكَ لِتَبِيعَهَا أَوْ تَكْسُوَهَا -

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

الْزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى

عَلِيَّ أَوْ كُنْثُومَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَذُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّ حَرِيرٍ سَيِّئَةٍ -

مجموعہ محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو کچھ نے خبر دی کہ ہم کو شعبہ نے انہوں نے قاتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن عبد الرحمن ابن عوف کو خارشٹ کی وجہ نزارشی کپڑا پہننے کی اجازت دی۔

باب حور تول کو خالص لیشمی کپڑا پہننا درست ہے

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم نے شعبہ نے دوسری سند

امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے غندر نے کہا

ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبد الملک بن ميسرة انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے

عمر بن عبد الرحمن نے انہوں نے کہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک لیشمی جوڑا (جس میں رد

دھاریاں ہوتی ہیں) عنایت فرمایا میں اس کو پہن کر نکلا کیا دیکھتا ہوں انحضرت کے چہرے پر

غصہ ہے (میں سمجھ گیا) میں نے اس کو ٹکڑے کر کے اپنی عزیز عورتوں کو بانٹ دیے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ مجھ سے جویریہ نے انہوں نے نافع

انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ حضرت عمرؓ نے ایک زرد دھاری دار لیشمی جوڑا

(بازار میں) بکنا دیکھا انہوں نے انحضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس کو خرید

لیتے تو اچھا ہوتا جمعہ کے دن اور جب دوسرے ملکوں کے لوگ آپ کے پاس آتے ہیں

اس وقت پہنا کرتے آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ حصہ ملنا نہیں پھر

ایسا ہوا کہ چند ہی روز کے بعد انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لیشمی

جوڑا حضرت عمرؓ کو عنایت فرمایا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو پہنا رہے ہیں،

آپ ہی نے تو (چند روز ہوئے) اس جوڑے کے باب میں لیشمی فرمایا تھا انحضرت نے

فرمایا میں مجھ کو اس لئے تھوڑے یا ہے کہ تو خود پہنے بلکہ اس کو بیچ سکتا ہے یا کسی اور کو پہنا سکتا

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے

زہری سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی انہوں نے ام کلثومؓ انحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی کو زرد دھاری دار لیشمی جوڑا پہنے

دیکھا

۱۔ اس سے خارشٹ والے کو آرام ہوتا ہے ۲۔ اس کو عطار دہائی ایک شخص بیچ رہا تھا ۳۔ اس کو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ ملنا نہیں ۴۔ اس سے حضرت عثمانؓ کی

بی بی تھیں انسؓ اس وقت بچے تھے اس وجہ سے ان سے پردہ نہ تھا ۵۔ زرد

لَهَا فَقَالَتْ أَعْجَبُ مِنْكَ يَا عَمْرُ قَدْ
دَخَلْتُ فِي أُمُورِنَا فَلَمْ يَتَّقِ إِلَّا أَنْ تَدْخُلَ
بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
أَزْوَاجِهِ فَرَدَدَتْ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ
الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَتْهُ أَبْتَيْتُهُ بِمَا يَكُونُ
وَإِذَا غَبَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَشَهِدَتْهُ أَنِّي بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنْ حَوْلِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اسْتَقَامَ
لَهُ فَلَمْ يَتَّقِ إِلَّا مَلِكُ غَسَّانَ بِالشَّامِ كُنْتُ
مُخَافُ أَنْ يَأْتِيَنَا فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْصَارِ
وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ قَدْ حَدَّثَ أَمْرٌ قُلْتُ لَهُ وَمَا
هُوَ أَجَاءَ الْغَسَّانِيُّ نَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ طَلَقَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً فَخُتَتْ
فَإِذَا الْبِكَاءُ مِنْ مَجْرَهَا كُلِّهَا وَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَعِدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَعَلَى
بَابِ الْمَشْرُبَةِ وَصِيفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ
اسْتَأْذَنْ لِي فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَتَرَفَ جَنْبِهِ وَ
تَحْتَ رَأْسِهِ مِنْ فَنَقَةٍ مِنْ أَدِيمِ حَشْوِهَا لَيْفٌ
وَإِذَا أُهْبٌ مُعَلَّقَةٌ وَقَرِظٌ فَذَكَرْتُ الَّذِي

آنحضرت کو تکلیف دینے کا حال سن کر پہلے محضہ پاس گیا اس کے بعد آنحضرت
کی دوسری بی بیوں کے پاس پھر میں ام سلمہؓ پاس گیا ان سے بھی میں نے وہی کہا
جو محضہ سے کہا تھا وہ کہنے لگیں عمرہ تم سے تعجب ہے تم ہمارے کاموں میں بھی
داخل دینے لگے سچ ہے اب ایک ہی باقی رہا تھا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپ کی بی بیوں کے قدم میں بھی دخل دو غرض ام سلمہ نے کئی بار یہی فقرہ
کہا (اور مجھ کو خوب اڑے ہاتھوں لیا) اس زمانہ میں ایک انصاری آدمی تھا۔
(وہ میرا ہمسایہ تھا) جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتا اور میں ہوتا تو
جتنی باتیں گزرتیں ان کی خبر میں اس کو ان کر دیتا اسی طرح جب میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پاس نہ ہوتا وہ ہوتا تو وہ مجھ کو خبر کر دیتا (باری باری میں اور وہ دونوں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ماضی ہوا کرتے) اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے گرد و پیش (قریب قریب) عرب کے جتنے سردار تھے وہ سب آپ کے مطیع
ہو گئے تھے ایک غسان کا رئیس (جلہ بن ابہم) شام کے ملک میں مخالف تھا
ہم کو اس کے حملہ کرنے کا ڈر لگا رہتا ایک دن ایسا ہوا انصاری میرے پاس
آن کر کہنے لگا (آج تو) بڑا سانحہ ہوا میں چونک گیا میں نے کہا کیا غسان کا رئیس
آن پہنچا اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑا سانحہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی بی بیوں کو طلاق دے دیا یہ سن کر میں ان کے پاس گیا کیا دیکھتا ہوں
ہر حجرے سے رونے کی آواز آرہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک
بالا خانے پر ہا کر بیٹھ رہے ہیں دروازے پر ایک غلام (پہرے کے طور پر) باج
نامی بیٹھا ہے میں اس غلام کے پاس گیا اور اس سے کہا میرے لئے آنحضرت
سے اجازت چاہو میں اندر گیا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک
بورے پر پڑے ہیں اور بورے کے نشان آپ کے پہلو پر ڈگیا ہے آپ کے سر
کے تلے ایک ٹکیر بھی ہے تو چپڑے کا اس میں کھجور کی چھال بھری ہے اور چند

لے یا میں محضہؓ پہل پر اقرب ہو گیا کہ ماہوں ۱۲ منہ وہ بھی حضرت عمرہ کی رشتہ دار تھیں ۱۲ منہ سلمہ تم ہر کام میں دخل دیتے دیتے اب ۱۲ منہ سلمہ اوس بن غولی یا عقیان بن
ماک ۱۲ منہ سلمہ قرآن کی آیتیں اتریں یا جو بائیں آپ فرماتے ۱۲ منہ سلمہ وہ کیا کہیں تسوی بار میں تھ کر اجازت ۱۲ منہ سلمہ میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آپ کو فرض وغیرہ کے
تکلف کا ذرا خیال نہ تھا خالی بورے پر بھی آرام فرماتے ۱۲ منہ

قُلْتُ لِحَفْصَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَّتْ عَلَيَّ
أُمُّ سَلَمَةَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَيْتَ نَشْعَا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ
نَزَلَ

۷۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَمْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرْتَنِي هِنْدُ بِنْتُ
الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ هُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ مَاذَا أَنْزَلَ إِلَيْنَا مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا
أَنْزَلَ مِنَ الْخَنَازِيرِ مَنْ يُوقِظُ صَوَابَ الْحُجَّوَاتِ
كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَتْ هِنْدُ لَهَا أَسْرَارٌ فِي كَتَبِهَا
بَيْنَ أَصَابِعِهَا

بَابُ مَا يُدْعَى لَيْلٍ لَيْسَ ثَوْبًا جَدِيدًا
۷۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ
بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ بْنِ الْعَاكِسِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي
قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَ أُتِيَ

کچی کھالیں ٹک رہی ہیں قرظ کے کھچھتے وہاں موجود ہیں میں نے وہ بیان کیا جو
حفصہ ورام سلمہ سے میری گفتگو ہوئی تھی اور ام سلمہ نے جو جواب دیا تھا اس
کو سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیتے۔ غرض انیس اتوں تک آپ
اسی بالا خانہ میں رہے اس کے بعد اتر گئے۔

ہم سے عبد اللہ بن حمزہ مدنی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف
صفحانی نے کہا ہم کو معمر بن راشد نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو
ہندہ بنت حارث نے خبر دی انہوں نے ام المومنین ام سلمہ سے انہوں نے
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگے تو لا الہ الا اللہ کہہ کر فرمائے گئے
اس رات کو (پروردگار کی طرف سے) کیا کیا بلائیں اور کیا کیا رحمتیں اس کے
خزانوں سے اتریں ان مجرور والی بی بیوں کو (تجربہ کے لئے) کون جگاتا ہے
دیکھو بہت سی عورتیں دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں مگر قیامت کے دن ننگی ہونگی
زہری کہتے ہیں یہ ہندہ بنت حارث اپنی آستینوں میں گھنڈیاں رکھتی تھیں انہی
انگلیوں کے درمیان۔

باب جو شخص نیا کپڑا پہنے اس کو کیا دعا دی جائے

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن
سعید بن عاص نے کہا مجھ سے والد سعید بن عمرو نے کہا مجھ سے ام خالدہ نسیان
کیا جو خالد بن سعید بن عاص کی بیٹی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

۱۔ جس سے بڑے کو دعاغت کرتے ہیں ۲۔ منسلک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ہلانے کو پہلے ۳۔ منسلک ۴۔ حدیث ابو ہریرہ کی ہے حضرت عمرؓ نے پہلے کھڑے ہی کھڑے ایسی باتیں
کیں جس سے ذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غم غلط برادر آپ مسکرائے اس وقت حضرت عمرؓ بیٹھے ۵۔ منسلک ۶۔ بی بی یوگن پاس نہیں آئے ۷۔ منسلک ۸۔ بی بی یوگن پاس تشریف لے گئے ۹۔ منسلک
۱۰۔ تاکہ اس کا ہاتھ نہ کھلے مطلب یہ ہے کہ ہندہ کو اپنا جسم چھپانے کا بڑا خیال رہتا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ اس میں باریک اور عمدہ کپڑوں کی مذمت ہے
جو عورتیں باریک باریک پہنتی ہیں اور اپنا جسم اُردل کو دکھاتی ہیں وہ کجمنہ آخرت میں ننگی ہوگی جیسا کہ ان کو دی جائے گی اس میں ہم مسلمانوں نے جو شرعی پردہ تھا یعنی لباس ستر
اور ماٹا کپڑا پہننا جس میں سے عورت کا بدن نظر نہ آئے وہ تو چھوڑو عورتوں کو باریک باریک جالیوں طلیں پہنا تا شروع کر دیا جن میں سے ان کی چھاتیاں بیٹھ وغیرہ سب نظر آتی ہیں یعنی عورتوں
کو سناٹا نہیں پہننا صرف جملہ برائیاں کرتی ہیں ان کا پیرٹ بلکہ سبز بھی کھلا رہتا ہے یعنی چولی بھی نہیں پہنتی مٹھی مٹھی پرانے کا کرتی ہیں جیسے دکن اور بنگالہ میں اور اسی لباس کیونکہ تکلف
ان مردوں کے سامنے آتی ہیں جن سے نکاح حرام ہے جیسے دیو دیوٹھ بہنوئی چچا دادا ماموں دادا بھتیجی زاد بھائی وغیرہ اور پردہ دگار کے عذاب نے نہیں ڈرتی اور ہندوؤں اور مشرکوں
کی تقلید سے اس پردہ کو لازم کر لیا جو کسی ہے یعنی گھر کے باہر نہ نکلتا کہئے اس سے فائدہ کیا ہوا، اور خدا کے گناہ گار ہونے، اور گھر و دیوں رات دن بند ہونے کی وجہ سے صحت خراب
ہوئی خسر دنیا والا خمر ذلک ہوا ان میں یا اللہ ان لوگوں کی آنکھ کھول دے اپنا فائدہ اور ضرر سمجھیں اور شریعت محمدی پر عمل کریں۔ غور و فکر کو چھوڑیں ۱۱۔ ۱۲۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا يَبِيهَ هَا
خَيْصَصَهُ سَوْدَاءُ قَالَتْ مَنْ تَدُونَ نَكِسَهَا هَذَا
الْخَيْصَصَةَ فَأَسْكَبَتْ لِقَوْمِهَا قَالَتْ تَوْنِي بِأَمِّ خَالِدٍ
فَأَقْبَضَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْبَسَنِيهَا بَدِينَهُ
وَقَالَ أَجَلِي وَأَخْلَقْتُ مَتْنِينَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عِلْمِهِ
الْخَيْصَصَةِ وَيُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى وَيَقُولُ يَا أُمَّ خَالِدٍ هَذَا
سَنَا وَالسَّنَا يَلْبَسَانِ الْحَشِيَّةُ الْحَسَنُ قَالَتْ أَسْحَى حَدَّثَنِي
أَمْرًا مِّنْ أَهْلِ أَهْلِي أَنَّهُ رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ
بَابُ ۴۸۳ التَّزَعُّفُ لِلرَّجُلِ جَالٍ

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ كُوَارِثُ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ تَزَعُّفَ الرَّجُلِ -

بَابُ ۴۸۳ التَّزَعُّفُ لِلرَّجُلِ عَقْفَرٌ

۴۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِينٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَلْبَسُ الْمُجُورُ ثَوْبًا مَّقْبُوعًا
يُورِثُ أَوْ يَزْعِفَانِ

بَابُ ۴۸۴ التَّزَعُّفُ لِلرَّجُلِ الْآخِرُ

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي

کہ کپڑے آئے ان میں ایک کالی اونٹنی چادر بھی تھی آپ نے مصابہ سے فرمایا
یہ (چھوٹی) چادر کس کو پہناؤں لوگ خاموش ہو رہے پھر آپ ہی نے فرمایا ام خالد
کو بلاؤ لوگ مجھ کو لے کر آئے (میں کم سن تھی) آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ چادر
مجھ کو پہنا دی اور دوبار فرمایا پرانی کپڑا (دعا دی یعنی زندہ رہ) آپ اس
چادر کے سیل پوٹوں کو دیکھتے اور ہاتھ سے میری طرف اشارہ کرتے فرماتے
ام خالد سنا سنا یہ حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی واہ کیا زیب دیتی ہے اسماعق
بن سعید نے کہا میرے عزیزوں میں سے ایک عورت (نام نامعلوم) نے بیان
کیا اس نے یہ چادر دیکھی تھی۔

باب مردوں کو زعفران کا رنگ منع ہے (یعنی بدن یا کپڑے کو
زعفران سے رنگنا)

ہم سے سعد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے انہوں
نے عبد العزیز سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت
نے مردوں کو زعفران کے رنگ سے منع فرمایا۔

باب زعفران میں لنگے ہونے کپڑے کا کیا حکم ہے

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبد اللہ
بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے عرم کو اس کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا جو زعفران یا درس میں
رنگا گیا ہو (درس ایک خوشبودار رنگین گھاس ہے۔

باب سُرخ رنگ کا بیان

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحاق

لے گرشادی میں درست رکھا ہے جیسے اگر ایک حدیث میں گزرجا ہے ہنر عام ہے بدن اور کپڑا دونوں کے رنگے کو شامل ہے آگے کی حدیث سے یہ نکلے کہ احرام کی
حالت میں منع ہے بن احرام منع نہیں مگر اکثر علماء کے نزدیک زعفران کا رنگ مردوں کو مطلقاً منع ہے احرام ہو یا نہ ہو ہنر عام ہے جیسے جوج اور عمرے کا احرام باندھے ہو ہنر
لکھ سرخ رنگ کا کپڑا مردوں کو پہنا درست ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے امام شافعی اور ایک جماعت مصابہ اور تابعین کا یہ قول ہے کہ درست ہے گو کم کا رنگ ہو اور
بعضوں نے کہا نادرست ہے بھقی نے کہا صحیح ہے کہ کم کا رنگ مردوں کو نادرست ہے کیونکہ اس کی مخالفت میں صحیح حدیثیں آئی ہیں اگر شافعی کو یہ حدیثیں پہنچیں تو ضرور ممانعت کے قائل
ہوتے تھے میرا عقیدہ یہ ہے کہ کم کے سوا دوسرا سرخ رنگ مثلاً جیٹھ وغیرہ کا جس سے باناں رنگی جاتی ہے یا گود کا اکثر فقہار کے نزدیک مردوں کو درست ہے جیسے فقہانے نرا
سرخ منع کیلئے۔ سرخ دھاری والا کپڑا درست رکھا ہے وہ کہتے ہیں حدیث میں جو ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جوڑا پہنے تھے اس سے مراد ہے کہ اس میں سرخ دھاریا (تغیر بر سر)

اِشْتَقَّ سَمِعَ الْبَرَاءَةِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حُمْرَةٍ مَا رَأَيْتُ سَتِيًّا أَحْسَنَ مِنْهُ -

بَابُ الْمِثْرَةِ الْحُمْرِ

۹۶، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعْجُوزٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مَعْقِرٍ عَنِ الْبَرَاءَةِ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَأَتَاءِ الْجَنَائِزِ وَتَشْيِيتِ الْعَطِيشِ وَهَذَا عَنْ لُبِّسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيْبَارِ وَالْقَيْتِي وَالْأَسْتَبْرَقِ وَالْمِيَاثِرِ الْحُمْرِ -

بَابُ النِّعَالِ التَّشْيِيتِ وَنَحْيِ بَرِّهَا

۹۷، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَسْلَكَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ -

۹۸، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَكَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ الْقَيْرُوقِيِّ عَنْ عُكَيْدِ بْنِ جَبْرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَكَأَنَّكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَأَرْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هِيَ يَا بَنِي جَرْمٍ قَالَ كَأَنَّكَ لَا تَمْسُ مِنْ الْأَذْوَكَانِ إِلَّا

سے انہوں نے برابر بن عازب سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میا نہ قامت تھے (نہایت لمبے نہ ٹھٹھنے) میں نے آپ کو ایک سرخ جوڑا پہنے دیکھا اتنا خوب صورت میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

باب سرخ زین پوشش کا کیا حکم ہے۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ انہوں نے اشعث بن ابی الششار سے انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے انہوں نے برابر بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سات باتوں کا حکم دیا میرا پرسی کرنے کا جنازوں کے ساتھ جانے کا چھینک کا جواب دینے کا اور ہم کو منہ کیا خالص نشی کپڑا اور دیا اور قسی اور استبرق پہننے سے اور سرخ زین پوشش کے استعمال سے۔

باب صاف چمڑے کی جوتی پہننا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے سعید بن ابی سلمہ سے انہوں نے کہا میں نے انس سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں پہننے ہوئے نماز پڑھتے انہوں نے کہا ہاں۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ ثقفی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عید بن جریج سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا میں تم کو چار باتیں کرتے دیکھتا ہوں جو تمہارے ساتھیوں میں کسی اور اصحابی کو کرتے نہیں دیکھتا انہوں نے پوچھا ابن جریج وہ کون سی باتیں ہیں انہوں نے کہا تم خانہ کعبہ کے کسی کو نے کو (طواف میں) ہاتھ نہیں لگاتے صرف

اور حاشیہ صفحہ ۹۵، یقین شکیانی نے اہل حدیث کا مذہب یہ قرار دیا ہے کہ کم کا سرخ رنگ مردوں کے لئے نادرست ہے دوسرا سرخ رنگ درست ہے اور یہی صحیح ہے ۱۱ منہ ۱۰ حاشیہ صفحہ ۹۵، تفسیر نے کہا سرخ زین پوش سے وہی مراد ہے جو ریشی ہو ۱۱ منہ ۱۰ باقی چار باتیں اس روایت میں بیان نہیں کیں دوسری روایت میں مذکور ہیں۔ دعوت قبول کرنا اسلام فاش کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، قسم کھ کرنا، اسی طرح سات باتیں جو سن ہیں ان میں سے اس روایت میں پانچ مذکور ہیں دو اور یہ ہیں۔ تلوے کی انگوٹھی پہننا، چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا ۱۱ منہ ۱۰ صفحہ ۹۸ میں عرب میں اکثر لوگ سن دہافت کے چمڑے کی بس پر بال لگے رہتے جوتیاں پہننے ۱۱ منہ ۱۰ اس روایت کی تطبیق ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر امام بخاری نے اپنی مادت کے موافق اس سے استدلال کیا کیونکہ جوتی عام ہے دونوں طرح کی جوتی کو شامل ہے یعنی اس چمڑے کی جوتی کو بھی جس پر بال ہوں اور اس کو بھی جس کے بال نکال دیئے گئے ہوں ۱۱ منہ ۱۰

الْبَلْبَاسِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السَّبْتِيَّةَ وَ
تَصْبِغُ بِالصُّفْرِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَلَكَ أَهْلَ
النَّاسِ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ وَلَمْ تُهَلِّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ
يَوْمُ التَّوْبَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا
الْأَرْكَانُ قَالِي لَمْ أَر رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَلْبَسُ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَكَمَا النِّعَالَ السَّبْتِيَّةَ
قَالِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَلْبَسُ النِّعَالَ الْبُيُوتِيَّ لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَتَتَوَضَّأُ فِيهَا
وَإِنَّا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرُ قَالِي رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِغُ بِهَا نَافِلًا
أَنْ أَصْبِغَ بِهَا أَمَّا الْهَلَالَ قَالِي لَمْ أَر رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهَلِّ حَتَّى تَبْعُثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ
۴۹۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا
مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ دُرُسٍ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ
لَعَلَّيْنِ لَيْلَتَيْنِ خَفَيْنِ وَلَيَطْعَمَهُمَا سَقَطَ مِنَ الْكُفَّيْنِ
۵۰۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ
بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَيْلًا رَأَى نَيْلَتَيْنِ لَسَاوِيلَ وَمَنْ

رکن یمانی اور حجر اسود کو ہاتھ لگاتے ہو دوسرے تم صاف نری کے جوتے
پہنتے ہو دوسرے تم زرد خضاب کرتے ہو چوتھے جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو اور
لوگ تو ذبحہ کا چاند دیکھتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں اور تم (بے احرام) ٹھہرے
رہتے ہو جب انھوں میں تاریخ ہوتی ہے اس وقت احرام باندھتے ہو عبد اللہ
بن عمرؓ نے یہ سن کر کہا رکن یمانی اور حجر اسود کے سوا اور کسی رکن کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں لگاتے تھے (میں بھی نہیں لگاتا) صاف نری کے جوتے
جس پر بال نہیں رہتے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنتے دیکھا ہے
ان کو پہنے پہنے وضو کرتے اس لیے میں بھی ان کا پہننا پسند کرتا ہوں زرد
رنگ کا خضاب کرتے یا زرد رنگ کے کپڑے پہنتے میں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا اس نے میں بھی زرد رنگ پسند کرتا ہوں احرام کا جو تو
نے ذکر کیا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت حج کا احرام باندھ
دیکھا جب آپ اونٹ پر سوار ہو کر جانے لگتے تھے
ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے
خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا درس میں رنگا ہو کپڑا پہننے
سے منع فرمایا اور کہا جس شخص کو جو تیاں نہ ملیں وہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے
تک کاٹ لے ۵۰۰
ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوریؒ نے
انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباسؓ
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو احرام
میں تہ بند نہ ملے وہ پانچامہ پہن لے (اس کا کاٹنا ضرور نہیں) اور جس

۱۔ زعفران کا یا زرد رنگ کے کپڑے پہنتے ہو ۱۲ منہ حج یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زرد رنگ کا خضاب داڑھی میں نہیں کیا لیکن آپ زرد خوشبو لگا کرتے اسی کی
زردی شاید بالوں میں بھی لگی ہوگی ۱۲ منہ معلوم ہوا زرد رنگ کا استعمال مردوں کو درست ہے اور اس میں کوئی قیاحت نہیں ہر طرح کے زعفران کا زرد رنگ ۱۲ منہ تو میں
بھی جب مکہ سے ناکو جانے لگا ہوں پہنے انھوں میں تاریخ اسی وقت احرام باندھتا ہوں بیک پکارا ہوں ۲ منہ ۵۰۰ اس حدیث میں بھی جوتوں کا ذکر ہے جو عام ہے ہر طرح کی
جوتوں کو شامل ہے ۱۲ منہ ۵۰۰

لَمْ يَكُنْ لَهُ لَعْلَانِ فَلْيَبْسُ شَفِيئًا -

باب ۲۸۵ یَدَايَا الْعِلِّ الْمُنَى

۸۰۱ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سَلِيمٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي فِي طَهْرِهِ وَتَرْجِيلِهِ وَتَغْلِيهِ

باب ۲۸۶ يَنْزِيلُ الثَّلَاثِ الْيُسْرَى

۸۰۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلُكَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَسْتَلَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ فَإِذَا تَرَدَّدَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِيَكُنَ لِيَمْنَى أَذُنُهُمَا تُسَلِّمُ رَأْسَهُمَا تَزْدُ

باب ۲۸۷ لَا يَسْتَوِي فِي تَغْلِيٍّ وَاحِدٍ

۸۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلُكَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَوِي أَحَدُكُمْ فِي تَغْلِيٍّ وَلَا حِدٌ لِيُغْلِيَهُمَا لِيُغْلِيَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُغْلِيَهُمَا

باب ۲۸۸ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَحَدٍ قَبْلَ الْوُجُوهِ

قَالَ سَعْدٌ

۸۰۴ - حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَهَاتِهِمَا لَانِ -

کو جوتاں دہلیں وہ مونہ سے پہن لے۔

باب پہننے وقت پہلے داہنا جوتا پہننے

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو اشعث بن سلیم نے خبر دی میں نے اپنے والد سے سنا وہ مسروق سے روایت کرتے تھے وہ حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف شروع کرنا بہت پسند تھا طہارت میں جوتا پہننے میں گھمی کرنے میں۔

باب جوتا اتارنے وقت پہلے بائیں پاؤں اتارے

ہم سے عبد اللہ بن مسرک نے بیان کیا کہ انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جوتا پہننے تو پہلے داہنا پاؤں ڈالے اور جب جوتا اتارے تو پہلے بائیں پاؤں نکالے داہنا پاؤں پہننے میں تو اول رہے اتارنے میں اخیر۔

باب ایک پاؤں میں جوتا ایک پاؤں نکالا اس طرح چلنا صحیح ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن مسرک نے بیان کیا کہ انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے یا دونوں جوتے اتار لے یا دونوں پہن کر چلے۔

باب بہر چیل میں دو، دو تیسے اور ایک قسم بھی کافی ہے

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دہر چوٹی میں دو دو تیسے تھے۔

لے لیکن ٹخنوں کے نیچے تک ان کو کاٹ ڈالے جیسے اوپر کی حدیث میں ہے ۱۲ منہ ۱۳ ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے ہر کام میں ان میں سے وہ کام مستثنیٰ ہیں جن میں بائیں شروع کرنا مستحب ہے مثلاً جوتا اتارنے بعد سے باہر نکلنے کا خانہ جانے میں ۱۲ منہ ۱۳ اس میں ٹری حکمت ہے اول تو یہ بد نما ہے ایک پاؤں میں جوتا ایک پاؤں نکال دوسرے اس میں پاؤں سے اوپر ہو کر مچھ آجانے کا ڈر ہے ۱۲ منہ ۱۳

۸۰۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَيْسَى
بْنُ كَثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي مَلِكٍ بِعَلَيْنِ
لَهُمَا يَتَا لَارِي فَقَالَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ هَذَا هُوَ ثَابِتُ الْبُنَانِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ الْقُبَّةِ الْحَرَامَةِ مِنْ أَدَمَ

۸۰۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ
أَبِي نَافِعَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْنَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بُيُوتِهِ حُمْرًا
مِنْ أَدَمَ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْوَضَّاحِ يَقُولُ
أَكْبَابُ مِنْهُ شَيْئًا تَسْتَحِبُّهُ وَمَنْ لَمْ يُصِيبْ مِنْهُ شَيْئًا
۸۰۷ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ
أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَقَالَ لَيْثُ حَدَّثَنَا
يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ قَالَ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى الْأَنْصَارِ وَجَمَعَهُمْ فِي بُيُوتِهِ مِنْ أَدَمَ
بَابُ ۲۹۱ الْجُرُفِ عَلَى الْحَصِيرِ وَخُجْرَةٍ

۸۰۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ
عَنْ عَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْتَمِعُ حَصِيلًا
بِالْأُكُلِ فَيُصَلِّي وَيَسْطُرُ بِهَا النَّهَارَ فَيُجْلِسُ عَلَيْهِ فَيُجَلِّسُ
النَّاسَ يُؤْتُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصَارُونَ بِهَا

مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے
خبر دی کہا ہم کو عیسیٰ بن طہمان نے انہوں نے کہا انسؓ دودو جوتیاں لے کر
نکلے ان دونوں میں دو تھے (ہر ایک میں ایک) ثابت بنانی نے کہا یہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جوتا ہے۔

باب لال چمڑے کا ڈیرہ

ہم سے محمد بن عمرو نے بیان کیا کہا مجھ سے عمر بن ابی زائد نے انہوں
نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد وہب بن عبد اللہ سوائی سے
انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اس وقت آپ لال
چمڑے کے ڈیرے میں تشریف رکھتے تھے میں نے دیکھا آپ کے دھوکا
پانی بلا لے کر آئے لوگ اس کے لینے کو چکے جس کچھ پالیا اس نے بار
پر لگایا جس کو نہ مل سکا اس نے دوسرے ہاتھ سے تری لے کر (دہی لگائی)
ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے
زہری سے کہا مجھ کو انس بن مالکؓ نے خبر دی دوسری سند لیث بن سعد
نے کہا (اس کو اسمعیل نے وصل کیا) مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے
ابن شہاب سے کہا مجھ کو انس بن مالکؓ نے خبر دی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے انصار کو بلا بھیجا ان کو لال چمڑے کے ڈیرے میں جمع کیا۔

باب بویڑے وغیرہ یا اس کی طرح دوسرے حقیر فرش پر بیٹھنا
مجھ سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے معمر بن سلیمان نے
انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے
ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوفؓ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم رات کو ایک بویڑے کی آڑ کر کے حجرہ سامنا لیتے اس میں تہجد کی نماز
پڑھا کرتے اور دن کو اسی کو بچھا کر اس پر بیٹھے لوگوں نے مجمع ہونا شروع کیا
(حجرے کے پرے رہ کر) آپ کی اقتداء کرتے جب بہت لوگ جمع ہونے لگے

۱۔ اس سے باب کا دوسرا مطلب ثابت ہوا ۱۲۷۸ سے یہ وہ فقہ ہے جو غزوہ طائف میں گورچکا جب انصار نے کہا تھا آپ لوٹ کا مال قریش کے لوگوں کو دیتے ہیں ہم کو نہیں دیتے حالانکہ
ابھی تک ہماری تلواروں سے قریش کے خون چمک رہے ہیں ۱۲۷۹ سے یہ خبر سن کر کہ آپ اس حجرے میں نماز پڑھ رہے ہیں ۱۲۸۰ سے حج دواغ میں ۱۲۸۱ سے

حَتَّى كُنُوزًا قَبْلَ تَقَالِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنْ آلِهَتِكُمْ
مَا تَطْبَعُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْلِكُ حَتَّى تَكُونُوا إِذَا أَحَبَّ الْإِنْسَانُ
إِلَى اللَّهِ مَا دَا مَرَدَانِ قَلَمَ -

باب ۲۹۲ - الْمَرْدُ بِاللَّهِ وَتَقَالِ اللَّيْلُ حَدَّثَنِي

ابْنُ أَبِي مَالِكَةَ عَنْ الْمُسَوِّدِ بْنِ خَنْزَمَةَ أَنَّ أَبَا
خَنْزَمَةَ قَالَ لَهُ يَا بَنِي إِثْنَةَ بَلْعَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَّةٌ فَهُوَ لَيْسَ بِهَا
يُنَا إِلَيْهِ فَذَهَبَا فَحَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِي يَا بَنِي أَذْعُرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْظَمْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَذْعُرُ لَكَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي
إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ يَدْعُوهُ فَخَرَجَ دَعَاؤُهُ قَبْلَ
مِنْ دِيَارِهِ مُنْصَرِّبًا لَدَّ هَبِ فَقَالَ يَا خَنْزَمَةُ
هَذَا خَبَرُكَ لَكَ فَاعْظَاكَ يَا كُ -

باب ۲۹۳ - خَوَاتِيمُ الذَّهَبِ

۸۰۹ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ

تو آنحضرت ان کی طرف مخاطب ہوئے فرمایا لوگو اتنا عمل کرو جتنا نبھ سکے کیونکہ
اللہ تعالیٰ کے پاس ثواب کی کمی نہیں تم ہی عمل کرتے کرتے نوح ہو جاؤ گے (اٹا
جاؤ گے) دیکھو اللہ کو وہ عمل پسند ہے جو ہمیشہ ہوتا رہے گو تھوڑا ہی ہو۔

باب اگر کسی کپڑے میں گھنڈی تنکے سنہری لگے ہوں (یا پاندی سونے
کے بن ہوں) لیث بن سعد نے کہا (اس کو امام احمد نے وصل کیا، مجھ سے
ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا انہوں نے مسور بن مخرمہ سے ان کے والد مخرمہ ان
سے کہنے لگے بیٹا مجھ کو خبر لگی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس پاس (کہیں سے
اپکنیں آئی ہیں آپ بانٹ رہے ہیں بلویم بھی آپکے پاس چلیں (ہم کو بھی کوئی
اپکن مل جائے) خیر ہم باپ بیٹا مل کر گئے دیکھا تو آپ گھر میں والد نے مجھ
سے کہا ذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے نام سے بلا لے میں نے اس کو
برا سمجھا اور والد سے کہا (آنحضرت کو دیکھو تم کو دیکھو) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو تو تہارے لئے بلانے والا نہیں انہوں نے کہا بیٹا آنحضرت (دنیا کے رئیسوں
کی طرح) مغرو نہیں ہیں خیر میں نے (والد کے کہنے سے) آپ کو بلایا آپ ایک اپکن
دیا یا کسی جس میں سنہری گھنڈی تنکے لگے ہوتے تھے ڈالے ہوئے نکلے اور فرلنے
لگے مخرمہ میں نے یہ اپکن تیرے لئے چھپا رکھی تھی پھر وہ ان کو دے دی۔

باب سونے کی انگوٹھیاں (مرد کو پہننا کیا ہے
ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے

۱۔ بیان اللہ کی حکمت کی تعلیم ہے جو آدمی تھوڑا تھوڑا مواظبت کے ساتھ کرے آخر میں وہی بہت ہو جاتا ہے پورا ہوتا ہے روز کھلنے والا ہمیشہ گر پڑتا ہے آہستہ چلنے والا منزل
مقصود کو پہنچ جاتا ہے جن لوگوں نے دنیا میں بڑے بڑے کام کئے ہیں بڑی بڑی کتابیں پوری کیں وہ انہی لوگوں نے جو آہستہ مواظبت اور پابندی اذیت کے ساتھ اپنے کام کرتے
رہے اور جلد بازوں سے کسی کوئی بڑا کام پورا نہ ہو سکا ۲۔ منہ ۳۔ کیونکہ یہ ادب کے خلاف ہے ۴۔ منہ ۵۔ آپ ایک اذنی آدمی کے بلانے پر چلے ۶۔ شاید اس وقت تک حریر
پہننا حرام نہ ہو ہو گا یا اس قبا کو لئے ہوئے نکلے ہونگے ڈالنے سے یہی مراد ہے ۷۔ منہ ۸۔ پہلے مخرمہ ذرا دل میں غصے تھے کہ آپ نے اوروں کو قبا میں دیں ان کو یاد تک نہیں کیا
جب مخرمہ نے آپ کو بلوایا تو آپ سمجھ گئے اور قبائے ہوئے برا آمد ہوئے مخرمہ کی خواہش پوری کر دی ان کا سامان رنج جاتا رہا بیان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اذنی اعلیٰ سب
کا ایسا خیال تھا ہی تو وہی سب آپ پر سے اپنی جان مال ثناء کرنا فر اور سعادت سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولکنک فظا غلیظ القلب لا تفصوا من حولک مسلمان بادشاہوں
کو ان مدثریوں سے نصیحت لینا چاہتے اور اپنی رعایا کے ساتھ اس شفقت اور مہربانی سے پیش آنا چاہیے کہ وہ ان کے ماضی زار بنے وہیں ہمارے زمانہ کے تو مسلمان بادشاہوں
نے وہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ ایک فرد بشر ہی ان کا بے غرض خیر خواہ نہیں ہے خوشامد سے یا ڈر کر سب خیر خواہی اور محبت کا دعوے کرتے ہیں دکنے باشند غیبی ۹۔ منہ

سَلِيمٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ بْنِ مِقْدَمٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَقُولُ تَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبْعٍ نَحَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ
أَوْ قَالَ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْخَوِزِيدِ وَالْإِسْتِمْرَاقِ
وَاللَّيْبِاجِ وَالْيَنْزَلِ وَالْحَمْرَاءِ وَالْقَيْتِي وَالْيَنَةِ الْفُضَّةِ
وَأَمْرًا بِسَبْعٍ بَعَادَةِ الْمَرِيضِ وَرَبَائِعِ الْجَنَائِدِ
وَكَشْمِيرِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي
وَالزُّكْرِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ -

۸۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ
بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَحَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَقَالَ عَمْرُو
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ النَّضْرَ سَمِعَ
بَشِيرًا مِثْلَهُ -

۸۱۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ خَاتَمًا مِنْ
ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَضَّهُ مِثْلَ بِلْعَانِ كَلْبَةٍ فَأَخَذَهُ
النَّاسُ فَرَمَوْا بِهِ وَأَخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَرِّقِ
أَوْ فِصَّةٍ -

باب ۲۹۳ خَاتَمُ الْفِصَّةِ

اشعث بن سلیم نے کہا میں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے سنا کہا میں نے
برابر بن عازب سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں
سے ہم کو منع کیا سونے کی انگوٹھی یا سونے کا چھلا پہننے سے اور نالغصی شی
کیڑا اور استبرق اور دیا پہننے سے اور لال زین پوش سے اور قسی سے
اور چاندی کے برتن (میں کھانے پینے) سے اور سات باتوں کا ہم کو حکم
دیا بیمار پرسی کرنے کا جنازوں کے ساتھ جانے کا چھینک کا جواب دینے کا
(جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے) سلام جواب دینے کا دعوت قبول کرنے کا کسی کی قسم
سہا کرنے کا مظلوم کی مدد کرنے کا۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ
نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نصر بن انس سے انہوں نے بشیر بن
ہشام سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ نے (مردوں کو) سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور عمرو بن
مرزوق بابلی نے کہا (اس کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا) ہم کو شعبہ نے
خبر دی انہوں نے قتادہ سے انہوں نے نصر سے سنا انہوں نے بشیر سے پھر
یہی حدیث نقل کی ہے۔

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے
انہوں نے عید اللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ
بن عمر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) ایک سونے کی انگوٹھی بنوائی
آپ اس کا لگینا اندھ تھیلی کی طرف رکھتے لوگوں نے بھی (آپ کے دیکھا کبھی) سونے
کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر آپ نے سونے کی انگوٹھی اتار کر چھینک دی اور
چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے۔

باب چاندی کی انگوٹھی کا بیان

لے اس سند کے لانے سے قتادہ کا سماع نصر سے ثابت کرنا منظور ہے جو بحکم قتادہ تدلیس کیا کرتے تھے امام بخاری نے ساری کتاب میں جہاں قتادہ کی روایت عن عن کے ساتھ ہے
اکثر مقاموں میں وہاں ان کا سماع کھول دیا ہے ۱۲ منہ لے تطلانی نے کہا ایک جماعت صحابہ سے سونے کی انگوٹھی پہننا منقول ہے لیکن اس کے بعد اس پر اجماع ہو گیا کہ
مروک سونے کا زیور پہننا درست نہیں البتہ چاندی کا زیور پہننا درست ہے ۱۲ منہ

۸۱۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو اسَامَةَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ خَاتَمًا مِنْ
ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَجَعَلَ نَصْفَهُ مِثْلَ بِلْعَانِ كَفِّهِ وَنَقَشَ
فِيهِ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ مِنْهُ خَاتَمًا فَلَمَّا
رَأَوْهُ قَدِ اتَّخَذُوا هَذَا رَحْمَى بِهِ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ
أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ
خَوَاتِيمَ الْفِضَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَلَيْسَ الْخَاتَمُ بَعْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ
عُمَانُ حَتَّى وَقَعَ مِنْ عُمَانَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ -

باب ۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَ لَنَا فَقَالَ لَا
أَلْبَسُهُ أَبَدًا أَقْبَلْنَا النَّاسُ خَوَاتِيمَ هُكُمَ -

۸۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ يَوْمًا وَاجِدًا ثُمَّ إِنَّ
النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ وَكُسُوهَا
فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ
فَلَمَّحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ تَابِعَهُ أَبُو إِهْرِيْمُ بْنُ
سَعْدٍ وَزِيَادٌ وَشُعَيْبٌ عَنِ النَّوْهَرِيِّ وَقَالَ ابْنُ

ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو سلمہ نے کہا ہم سے
عبید اللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے (یا چاندی) کی بنوائی
اس کانگ پھیلی کی طرف آپ اندر رکھتے اس میں یہ کندہ تھا محمد رسول اللہ
لوگوں نے بھی ایسی ہی (سونے کی) انگوٹھیاں بنوائیں جب آپ نے دیکھا کہ
سب لوگ انگوٹھیاں پہننے لگے تو آپ نے انگوٹھی اتار کر پھینک دی فرمایا
اب کبھی نہیں پہننے کا اور ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی پھر لوگوں نے بھی
چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا یہ انگوٹھی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پہنتے رہے پھر آپ کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر عمر رضی اللہ عنہ پھر عثمان رضی اللہ عنہ ان کے ہاتھ
سے ہزاریں میں گر گئی، ہر چند ڈھونڈوایا لیکن نہ ملی۔

باب ۲۹۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک
سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (پہلے) سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ پھر
آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا اور فرمایا اب کبھی نہیں پہنوں گا۔ لوگوں نے
بھی اپنی اپنی (سونے کی) انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

ہم سے یحییٰ بن بکر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے
یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا
انہوں نے ایک ہی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی
دیکھی لوگوں نے کیا کیا آنحضرت کو (انگوٹھی پہننے دیکھ کر) سب نے چاندی کی
انگوٹھیاں بنوا کر نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار کر پھینک
دی اس وقت لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔ یونس کے
ساتھ اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے سلمہ اور زیاد بن سعد نے (اس کو مسلم نے
وصل کیا) اور شعب نے بھی (اس کو اسماعیل نے وصل کیا) زہری سے روایت کیا

مَسَافِرٍ عَنِ الذَّهْرِ حَتَّى أَرَى خَاتَمًا قَيْنَ قَرِيٍّ -

باب ۴۹۱ - فَصِّ الْخَاتَمِ

۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ زُبَيْرِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ حَمِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ أَخْرَجْتُهِ صَلَوةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّجَهُمْ فَكَانَ فِي أَنْظَرِ إِلَى وَبِصِصِ خَاتَمِهِ قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَإِنَّمَا كُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنَا صَلَّوْا مَا أَنْظَرْتُمُوهُمَا -

۸۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَمْعَانَ عَنْ حَمِيدٍ الْجَلْبَلِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمَهُ مِنْ فِصَّةٍ وَكَانَ قَصَبُهُ مِنْهُ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي الْوُبَّ حَدَّثَنِي حَمِيدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۴۹۲ - خَاتَمُ الْحَدِيدِ

اور عبد الرحمن بن خالد بن مسافر نے زہری سے یوں روایت کی میں سمجھتا ہوں چاندی کی انگوٹھی اس کو انیسلی نے وصل کیا۔

باب انگوٹھی کا نگینہ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن زید نے خبر دی کہا ہم کو حمید رطیل نے انہوں نے کہا انس سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار آپ نے آدھی رات تک عشاء کی نماز میں دیر کی پھر آپ ہم لوگوں پر برآمد ہوئے آپ کی انگوٹھی کی چمک گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں آپ نے فرمایا (دنیا کے) اور لوگ نماز پڑھ کر سو رہے اور تم چونکہ نماز کے انتظار میں تھے تو گویا اب تک نماز ہی پڑھتے رہے۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو معمر بن سلیمان نے خبر دی کہا میں نے حمید سے سنا وہ انسؓ سے نقل کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اس میں نگینہ بھی چاندی کا تھا اور عیسیٰ بن ایوب نے اس حدیث کو یوں روایت کیا (اس کو حمید نے منہ میں وصل کیا) مجھ سے حمید نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے سنا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب لوہے کی انگوٹھی پہننا کیسا ہے

۱۔ مولانا فضل الرحمان صاحب نور اللہ مرقدہ فرماتے تھے کہ تصور شیخ کے جواز پر معمول فقہانہ فقہانہ ہے ہم ایسی ہی حدیثوں سے دلیل لیتے ہیں جن صحابہ نے یہ کہا ہے گویا ہم اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہے ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ ہم اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ صحابہ کرام کے بطور عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور نہیں کیا کرتے تھے بلکہ ایسا ناجائز آپ کا ذکر آتا تو آپ کی بابرک صورت ان کی آنکھوں میں چھ جاتی ہے اور بات ہے اس کو تصور شیخ کے لیے مناسب لیکن شیخ کی صورت خواہ مخواہ نقش خیال میں باندھنا اور ذکر الہی کے وقت یہ تصور کرنا کہ فیض الہی شیخ کے سینے میں سے ہو کر طالب کے سینے میں آتا ہے اس کی اصل شریعت سے کچھ نہیں ہے اور ان فقہار مجدد پر تعجب ہوتا ہے جو باوجود دعوئے اتباع سنت کے یہ تصور کیا کرتے ہیں تو کہتا ہوں یہ تصور ہرگز جائز نہیں ہو سکتا اور فی الجملہ اس میں مشرکین کی مشابہت ہے مشرک لوگ بتوں کو سامنے رکھ کر عبادت خدا کیا کرتے ہیں یہ دلوں کے سامنے شیخ کو رکھ کر عبادت کرنا ہوا شریعت کی بیرونی سب چیزوں پر مقدم ہے فقہار مجدد یہ تصور شیخ یا شکل ترک کرنا چاہیے یا طینا الا ابلاغ ۱۴ من ۱۵ جس پر محمد رسول اللہؐ تھا دوسری روایت میں یوں ہے اس کا نگینہ حقیق کا تھا یا ہنسی چھرا ۱۴ من ۱۵ اس میں حمید کے سماع کی انیسلی سے تصور شیخ کا ذکر ہے راگ کا تانے یا پیل یا سیسے یا لوہے کی انگوٹھی پہننا مکروہ نہیں ہے اصح قول یہی ہے اور بریدہ کی حدیث کہ ایک شخص پیل کی انگوٹھی پہن کر آیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا تمہیں سے بتوں کی بوائی ہے پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آیا تو فرمایا تم پر دو زنجیریں کا زبور ہے ضعیف ہے اس کی سند میں ابوطیبر راوی ہے جس میں کلام ہوا ہے ۱۴ من ۱۵

۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْكَرِيمُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ سَهْلًا
يَقُولُ جَاءَتْ أُمْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ جِئْتُ أَهْبَ لَفَيْتِي فَقَامَتْ
طَوِيلًا فَظَنَرُ وَصَوَّبَ فَلَمَّا طَالَ مَقَامُهَا قَالَ
رَجُلٌ وَرَجُلَانِهَا إِنَّ لَوْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ
عِنْدَكَ شَيْءٌ تُصَدِّقُهَا تَالِ لَأَمَّا لِنَظَرٍ فَذْهَبَ
ثُمَّ رَجِعَ فَقَالَ رَأَيْتُ إِنْ وَجَدْتُ شَيْئًا قَالَ
أَذْهَبَ نَأْمِسُ وَلَا خَافَتَا مِنْ حَدِيدٍ فَذْهَبَ
ثُمَّ رَجِعَ قَالَ لَا دَاءَ لَدُنَّهِ وَلَوْ خَافَتَا مِنْ حَدِيدٍ
وَعَلَيْهِ إِذَا رَأَا عَلَيْهِ رَدَا فَقَالَ أَحْصِدْتُهُمَا
إِذَا رَأَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَرَادَكَ
إِنْ كَيْسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ إِنْ كَيْسَتْهُ لَمْ
يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَلَسَ قُرْبَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدِيلًا نَأْمِسُ فَقَالَ
مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ سُورَةٌ كَذَلِكَ السُّورِ
عَدَدُهَا قَالَ قَدْ مَلَكْتُهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ
بَابُ ۲۹ نَفْسُ الْحَائِمِ

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ يَسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى
رَهْطٍ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَيْهِمْ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ
لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِمْ حَاكَةً فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاكَةً مِنْ فِضَّةٍ فَكُتِبَ مُحَمَّدٌ

لہ میں سے ترجمہ باب نکاح ہے ۷۷۷

ہم سے عبد اللہ بن مسلم معنی نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز بن ابی
حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن عبد اللہ انصاری سے
سنا وہ کہتے تھے ایک عورت (خور بنت حکیم یا ام شریک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کو پیش دی پھر بڑی دیر تک
کھڑی رہی آنحضرت نے اس کو دیکھ کر سر جھٹک لیا جب ۱۵ دیر کھڑے ہوئے تو ایک دوسرے
شخص (نام نامعلوم) نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ اس عورت کو نہیں مانتے تو مجھ سے
اس کا نکاح کر دیجئے آپ نے فرمایا تیرے پاس مہر میں دینے کو کچھ ہے وہ بولا کچھ نہیں
آپ نے فرمایا بادیکھ وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی قسم مجھ کو کچھ نہیں ملا آپ نے فرمایا
بھلے آدمی، جا کچھ تو بی لے کر آلو ہے کی انگوٹھی سہی وہ گیا پھر لوٹ کر آیا کہنے لگا خدا کی
قسم مجھ کو کچھ نہیں ملا وہ ہے کی انگوٹھی بھی نہ مل سکی وہ شخص صرف تر بند باندھے تھا
چادر تک اس کے پاس نہ تھی کیا کہنے لگائیں یہ تر بند اس کے مہر میں دیتا ہوں
آپ نے فرمایا (واہ کیا خوب) اگر وہ عورت باندھے تو پھر تو کیا نکاح پھر نکاح اور
اگر تو یہ تر بند باندھے تو پھر عورت کے پاس کیا رہے گا یہ سن کر وہ مرد (مایوس ہو کر)
ایک گوشہ میں جا کر بیٹھ رہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ اب (بیچارہ)
مایوس ہو کر بیٹھ پھیرے جا رہا ہے تو اس کو بلوایا پوچھا قرآن تجھ کو کیا یاد ہے
اس نے کہا فلائی فلائی سورتیں یاد ہیں کئی سورتیں گئیں آپ نے فرمایا جابین نے
یہ عورت ان سورتوں کے بدل تیرے نکاح میں دی۔

باب انگوٹھی کے نقش کا بیان۔

ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زید نے
کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے چند لوگوں کو پروانے لکھنا
پاہے لوگوں نے کہا عجم کے لوگ کسی خط کا اعتبار نہیں کرتے جب تک اس
پر مہر نہ ہو اس وقت آپ نے (ضرورت سے) چاندی کی ایک انگوٹھی نوائی اس
پر یہ کندہ کرایا محمد رسول اللہ میں گویا (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی انگلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں یا آپ کی پھیلی میں۔

مجھ سے محمد بن سلام یکنہی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مسر نے خبر دی انہوں نے عبداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، وہ (وفات تک) آپ کے ہاتھ میں رہی، پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پھر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ان کے ہاتھ سے اریس کے کنویں میں گر پڑی اس پر کندہ تھا محمد رسول اللہ۔

باب انگوٹھی چھنگلیا میں پہننا چاہیے

ہم سے ابو عمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے کہا ہم سے عبد العزیز بن حبیب نے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی تیار کر لنی ہے اس پر ایک نقش کیا یہ نقش دوسر کوئی نہ کرے انس کہتے ہیں میں اس کی چمک گویا آپ کی چھنگلیا میں دیکھ رہا ہوں۔

باب انگوٹھی کسی ضرورت سے مثلاً مہر کرنے کے لئے یا اہل کتاب وغیرہ کو خطوط لکھنے کے لئے بنانا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب روم کے بادشاہ کو نامہ لکھوانا چاہا اس وقت لوگوں نے کہا روم والے بن ہبر کے خط کا اقرار نہیں کرتے تب آپ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس پر یہ کندہ کرایا محمد رسول اللہ انس کہتے ہیں گویا میں اس انگوٹھی کی پیدی آپ کے (ہمارے) ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

باب انگوٹھی کا نگینہ اندر کی طرف پھیلی کی جانب کھنا۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ يَدَايِهِ مَبْصُورَتَيْنِ خَاتَمِيْنِ فِي أَصْبَعَيْهِ
۸۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
ثُمَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمَانِ مِثْلَيْ قَدَحٍ وَ
كَانَ فِي يَدَيْهِ ثُمَّ كَانَ بَعْدَ فِي يَدِ ابْنِ بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدَ
فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ بَعْدَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ بَعْدَ
فِي يَدِ أَبِي رَيْسٍ نَفْسُهُ مُحَمَّدًا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ

باب الخاتم في الخصر

۸۱۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْيَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ مَهْبُوبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصْطَلَعَهُ النَّبِيُّ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ إِنَّا أَخَذْنَا خَاتَمًا وَ
نَفْسَانِيهِ نَفْسًا فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهِ أَحَدًا قُلُوبًا
كَأَدَى بَرِيْقَةٍ فِي خَصْرِهِ

باب الخاتم الخاتم يكتنم به النبي أو
يكتنم به إلى أهل الكتاب وغيرهم

۸۲۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
تَسَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ كُنْ
يَقْرَءُونَ كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُومًا نَأْتُوا خَاتَمًا
مِنْ نَفْسِهِ وَنَفْسُهُ مُحَمَّدًا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ نَظَرُهُ
إِلَى يَاسَظِهِ فِي يَدَيْهِ

باب مَنْ جَعَلَ نَفْسَ الْخَاتَمِ فِي بَطْنِ كَفِّهِ

لے داہنے ہاتھ کے ہر منہ ہے اور کر کے انگلی بائیں کی انگلی میں پہننا مکروہ ہے لیکن یہ کراہت تنزیہی ہے بعضوں نے کہا بائیں ہاتھ کے چھنگلیا میں پہننے ۱۲ منسلحہ یعنی لوگوں نے باب کی حدیث سے دلیل لی ہے کہ حاکم یا قاضی وغیرہ کو جن کو کفر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ان کو انگوٹھی پہننا جائز ہے لیکن دوسروں کو بلا ضرورت انگوٹھی پہننا مکروہ ہے اور یہ مضمون مراسلۃ الرزمجانی کی حدیث میں ہے جس کو ابو داؤد اور نسائی نے نکالا مگر وہ حدیث ضعیف ہے قطلان نے کہا اور لوگوں کے لئے اولی کے خلاف ہوگا ۱۲ منہ +

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ نَمَّهٖ فِي بَطْنِ كِفِّهِ إِذَا لَبَسَهُ فَاصْطَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُ مِنْ ذَهَبٍ فَزَقَّ الْمُنْبَرُ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَصْطَنَعُهُ وَإِنِّي لَا أَلْبَسُهُ فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ قَالَ جُوَيْرِيَّةٌ وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ فِي يَدِهِ الْيَمْنَى۔

باب ۵۰۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْقَشُ عَلَى نَفْسٍ خَاتِمُهُ۔

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَجْهِهِ نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ إِنِّي أَخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ وَجْهِهِ نَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَلَا يُنْقَشُ أَحَدٌ عَلَى نَفْسِهِ

باب ۵۰۳ هَلْ يُجْعَلُ نَفْسُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةً أَسْطُورًا ۸۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَمَّا اسْتَعْلَفَ كَتَبَ لَهُ وَكَانَ نَفْسُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةً أَسْطُورًا مُحَمَّدًا سَطْرًا وَرَسُولًا سَطْرًا وَاللَّهُ سَطْرًا وَزَادَنِي أَحْمَدُ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے ان سے عبد اللہ بن عمر بن زید نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (پہلے) ایک سونے کی انگشتری بنوائی اور اس کا ٹنگ آپ اندر کی طرف (پہننے میں) رکھا کرتے تھے یعنی پھیلی کی طرف اب لوگوں نے بھی (آپ کے پیکھا دکھی) سونے کی انگشتریاں بنوائیں اس وقت آپ منبر پر چڑھے خطبہ سنایا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا میں نے یہ انگشتری بنوائی تھی لیکن اب میں اس کو (کبھی) نہیں پہنوں گا یہاں تک کہ آپ نے اتار کر ڈال دی لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگٹھیاں اتار ڈالیں اور جویریہ نے اس روایت میں یہی کہا میں سمجھتا ہوں نافع نے یہ بھی کہا تھا آپ نے دابن سے ہاتھ میں پہنی ہو۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میری انگٹھی کا نقش (یعنی محمد رسول اللہ) اور کوئی نہ کرائے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگٹھی بنوائی اور اس پر یہ کندہ کرایا محمد رسول اللہ اور لوگوں سے کہہ دیا میں نے چاندی کی ایک انگٹھی بنوائی اس پر یہ نقش کرایا ہے تم میں کوئی اپنی انگٹھی پر یہ نہ کھدوائے (اور کوئی عبارت کھدوا سکتا ہے۔)

باب انگٹھی کا کندہ تین سطروں میں کرنا مجھ سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد (عبد اللہ بن شعیب بن عبد اللہ بن انس) نے انہوں نے ثمامہ بن عبد اللہ بن انس سے انہوں نے انس سے کہ ابو بکر صدیق جب خلیفہ ہوئے انہوں نے مجھ کو زکوٰۃ کے مسئلے لکھوا دیئے اور مجھ میں یہ کندہ تھا محمد رسول اللہ محمد ایک سطر میں رسول ایک سطر میں اللہ ایک سطر میں امام بخاری نے کہا مجھ سے

لے ایک روایت میں عبد اللہ بن عمر سے یہ تھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بایں ہاتھ میں انگشتری پہنی مگر ملاحظہ فرمائیے کہ دابن سے ہاتھ میں پہننے کی روایتیں زیادہ مستحکم ہیں مندرجہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے درج ایک ہی سطر میں صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ گور دست ۱۱ مندرجہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غفر لکاتبہ و لمن سواہ و لوالدہم اجمعین +

أَبَى عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدَيْهِ وَفِي يَدَيْهِ أَبَى بَكْرٍ بَعْدَهُ وَفِي يَدَيْ عُمَرَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ جَلَسَ عَلَى يَدِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ فَأَخَذَ بَرَجَ الْخَاتَمِ فَجَعَلَ يَعْبَثُ بِهِ فَسَقَطَ قَالَ: فَاخْتَلَفْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا فَلَمْ نَجِدْهُ -

باب ۵۰ الخاتم للنساء وكان على عائشة خواتيم ذهب -

۸۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ شَهِدْتُ الْوُعْدَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَرَأَى ابْنَ دَهَبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ فَأَتَى النِّسَاءَ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ النِّعَمَ وَالْعَنَاءَ تَتِمُّ فِي كُؤُوبٍ يَلَاكِلَ -

باب ۵۱ القلائد والخياب للنساء يعقون قلادة من طيب وسلك -

۸۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَيْدِ الْفِطْرِ وَكَانَ يَصَلِّي قَبْلَ وَكَأَنَّ بَعْدَهُ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَاتِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ

امام احمد بن حنبل نے اتنا اور روایت کیا کہا ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے ثمامہ بن عبد اللہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتی (دونوں انگلیوں کے ہاتھ میں وہی پھر ابو بکر صدیق کے ہاتھ میں پھر عمر کے ہاتھ میں ابو بکر کے بعد پھر جب عثمان خلیفہ ہوئے وہ ہزارہیں پر بیٹھے تھے انگشتی کو نکال کر اس سے کھیل رہے تھے (کبھی نکالتے کبھی انگلی میں ڈالتے) وہ کنوئیں میں گر پڑی انس کہتے ہیں تین دن تک ہم لوگ عثمان کے ساتھ اس انگوٹھی کو ڈھونڈتے رہے کنوئیں کا سارا پانی نکلو اڑا لیکن انگوٹھی نہ ملی -

باب عورتیں انگوٹھی پہن سکتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کی انگوٹھی پہنا کرتیں (اس کو ابن سعد نے وصل کیا) -

ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا کہا ہم کو ابن جریج نے کہا ہم کو حسن بن مسلم نے انہوں نے طاووس سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے انہوں نے کہا میں عید الفطر کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ سنایا - ابن دہب نے اس حدیث میں ابن جریج سے اتنا اور بڑھا ہے خطبہ سنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس آئے تلوہ پھیلے اور انگوٹھیاں بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں -

باب زیور کے ہار اور خوشبو مک یا مشک کے ہار عورتیں پہن سکتی ہیں -

ہم سے محمد بن عزرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حدی بن ثابت سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نکلے (آپ نے عید کی نماز کی) دو رکعتیں پڑھیں ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی نفل نہیں پڑھا پھر نماز اور خطبہ کے بعد آپ عورتوں کے پاس آئے ان کو خیرات کرنے کا حکم دیا کوئی عورت اپنی

لے پھر ہر تک ان کے ہاتھ میں وہی معلوم ہوا عورتیں سونے کا زیور پہن سکتی ہیں بعضوں نے عورتوں کے لئے بھی مکروہ مانا ہے ۱۲ منہ مکہ ان کو خیرات کرنے کی ترفیہ دی ۱۲ منہ مکہ ایک ہر منہ بین و تشدید کات ایک قسم کی خوشبو ہے جو کئی چیزوں کو ملا کر بنائی جاتی ہے ۱۲ منہ +

تَصَدَّقُ بِخَيْرِهَا وَنَحْوِهَا۔

باب ۵۰۶۔ اسْتِعَارَةُ الْقَلَادِيدِ۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا اسْتَفْقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ هَلَكْتَ تِلَادَةً لَا سَمَاءَ قَبَعْتَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَهْلِهَا رَجَالًا فَخَفَرَتِ
الصَّلَاةُ وَلَيْسُوا اَعْلَى وَصُرُوهُ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَضَلُّوا
وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وَصُرُوهُ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ النَّبِيِّ وَادَّ ابْنُ
نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اسْتَعَارَتْ
مِنْ اَسْمَاءَ۔

باب ۵۰۷۔ الْقُرْطُ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَدَاقَةِ فَرَأَيْنَهُنَّ يَهْوِينَ اِلَى
اُذُنِهِنَّ وَخُلُوقِهِنَّ۔

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ اَبِي عَمْرٍو
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْعِيدِ رُكْعَتَيْنِ
لَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ
يِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِالْقَدَاقَةِ فَبَعَلَهُنَّ اِلَهُنَّ فَتَوَضَّعْنَ لَهَا

باب ۵۰۸۔ الْخَطَابُ بِالْقَبَائِنِ

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا اسْتَفْقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي نَجِيحٍ

بِالِي دَانَسَ لِكُلِّ كَلْمَةٍ اِنْهَا مَارِسُ اِنْشَارِہ۔

باب ایک عورت دوسری عورت سے ہار مانگ سکتی ہے (دیاؤ)

کوئی زیور۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے
کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت
عائشہؓ سے انہوں نے کہا میرے پاس اسماءؓ میری بہن کا ایک ہار تھا (جو میں نے
مانگ کر لیا تھا وہ رستے میں) گرگیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ڈھونڈ
کے لئے کئی شخصوں کو بھیجا مگر وقت آگیا نہ ان کا وضو تھا نہ پانی مل سکا آخر
انہوں نے بن وضو نماز پڑھ لی پھر (ان کو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
کا ذکر کیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری ابن نمیر نے ہشام سے
انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اس حدیث میں اتنا
بڑھایا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے یہ ہار اسماءؓ (اپنی بہن) سے مانگ کر لیا تھا۔

باب البالی کا بیان

اور ابن عباسؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو (جیکر کن)
خیرات کا حکم دیا میں نے دیکھا وہ اپنے کانوں اور گلے کی طرف جھک رہی تھیں
(زیور نکال کر دینے کے لئے)۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہؓ نے کہا مجھ کو عدی
بن ثابتؓ نے خبر دی کہا میں نے سعید بن جبیرؓ سے سنا انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو رکعتیں پڑھیں ان سے پہلے یا ان
کے بعد نفل نہیں پڑھا پھر نماز اور خطبہ کے بعد عورتوں کو کچاس تشریف لائے
ان کو خیرات کرنے کا حکم دیا کوئی عورت اپنی بالی ڈالنے لگی۔

باب بچوں کے گلے میں ہار پہنا سکتے ہیں

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن آدمؓ نے خبر دی کہا

۱۷ ہ ہدایت نم میں موصول کر چکا ہے ۱۷ منہ ہ ہالی سے مراد ہاں کان کا زور ہے ہالی جو یا اتنی یا چاندی ہالی یا جھکے یا جھٹے ۱۷ منہ ہ ہالی جو بچے تا بالغ ہوں ان کو نماز میں پکڑا اسی طرح
مونے کا زور پہنا سکتے ہیں اکثر علماء کا یہی قول ہے بعضوں نے مکروہ رکھا ہے ۱۷ منہ +

بْنُ أَدْرَحَةَ ثَنَا دُرَّاقَةُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ مِنْ
أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ فَأَصْغَفْتُ فَأَنْصَمَتْ فَأَنْصَمْتُ ثُمَّ تَقَالَ آيُنَ
تُكَلِّعُ مِنَّا أَدْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
يَتَشَبَّهُ وَفِي عُنُقِهِ السَّخَابُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَبِيدُ هَكَذَا فَقَالَ الْحَسَنُ يَبِيدُ هَكَذَا
فَالْتَزَمَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْبَبْتُهُ فَأَحْبِبْهُ وَ
أَحْبَبْ مَنْ يُحِبُّهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثَنَا كَانَ أَحَدًا
أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ -

بَابُ التَّشْبِيهِ بِالنِّسَاءِ وَالتَّشْبِيهِاتِ

بِالزَّجَالِ -

۸۲۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ہم سے درقا ابن عمر نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی یزید کی سے انہوں نے
نافع بن جبر سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا میں مدینہ کے ایک
بازار یعنی قنقاع کے بازار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اتنے
میں آپ بازار سے لوٹے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پر
پہنچے آپ نے تین بار پکارا ارے پیارے اللہ لا کہاں ہے یعنی امام حسن کو بلا
لے (میں نے بلایا) وہ پاؤں سے چلتے ہوئے آئے ان کے گلے میں ہار پڑا
تھا خوشبو لونگ وغیرہ کا آپ نے دونوں ہاتھ پھیلائے (گلے لگانے کے
لئے) امام حسن بھی پھیلانے آپ نے ان کو چمکایا اور دعا کی یا اللہ میں اس سے
محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور جو کوئی اس سے محبت رکھے اس سے
بھی محبت رکھو ابو ہریرہ کہتے ہیں جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے یہ سنا مجھ کو امام حسن علیہ السلام سے زیادہ کسی شخص سے محبت نہیں رہی
(ایمان داری اسے کہتے ہیں) -

باب جو مرد عورتوں کی مشابہت اور جو عورتیں مردوں کی مشابہت

کریں -

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ
نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے

لے بیان اللہ کی صفیات ہے اس حدیث میں بشارت ہے جہاں امام حسن علیہ السلام کہتے کہ وہ محبوب الہی ہیں یا اللہ تو اس بات کا گواہ ہے کہ ہم کو امام حسن سے جو محبت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں المرء من احب توہم کو آخرت میں امام حسن کے ساتھ رکھ ہمارا دوستی کا اعلان بھی امام حسن علیہ السلام سے ملتا ہے اور ہم کو بڑی امید ہے کہ اللہ جل جلالہ امام حسن علیہ السلام کے صلہ میں ہم کو دوزخ سے اور عذاب قبر سے بچا دے گا مرنے کے بعد امام حسن کی طفیل معاف کر دے گا اور امام حسن کی معافیت کے حق میں بدگواہی کی جگہ کو غصہ آیا
خبر لے کر اس کو مارنے دودھ اور گرہ لگا کر جاری کرنے لگا امام حسن کی طفیل معاف کر دے گا اور امام حسن کی معافیت کے حق میں بدگواہی کی جگہ کو غصہ آیا
جماعت وہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت سے جو محبت رکھتے ہیں خصوصاً امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سے جو قرۃ العین اور مکرر گشت تھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جو لوگ آپ کے اہل بیت سے الفت اور محبت نہیں رکھتے وہ سنی کا ہے کہ میں نامی اور غرضی ہیں معاف اللہ خدا اس سے بچائے۔ امام شافعی فرماتے ہیں اگر اہل بیت سے محبت رکھنا رخص ہے تو سارا عالم گواہ رہے میں رافضی ہوں میں نے ایک نقب سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے دیکھا وہ کیا کہتا تھا جب تک اللہ برابر حضرت علیؑ کا بعض دل میں دہرا دہرا دقت تک آدمی سنی نہیں ہو سکتا لعنت ہے ایسے سنی ہونے پر سنی پنا انہی کو مبارک رہے ہم دنیا اور آخرت میں اپنے پیغمبروں کے اہل بیت کے ساتھ ہیں اور ساتھ رہیں گے۔ اور جو اہل بیت کا دشمن ہے اس کے قتل کرنے اور مارنے کو حاضر ہیں کا نام کاں حیدر آباد میں ایک سجدہ شیعوں نے بنائی وہ ان میں کہنے لگے اشدان علیا ولی اللہ انشائے پر ایک سنی غصہ آیا
میں نے کہا تمہارا غصہ بجا ہے بیشک یہ صحیح ہے کہ اس کلر کا افسانہ میں کہنا بدعت ہے مگر اس کا معنی صحیح ہے اگر ہمارے سامنے وہ مؤمن یوں پکا تو ہم کہتے صدق و برت اشدان علیا
امام ابوہریرہ کہان کھایے مٹی کئے کہ ایک بدعت پر یوں غصہ کرتے جو مارے دن تو تمام بدعات میں گرفتار رہتے جو قبروں پر طواف ہونے کے پھرتے جو منہل عرس (بقیہ برصوفہ)

قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُسْتَهْجِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُسْتَهْجَاتِ
مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ تَابَعَهُ عُمَرُو وَآخِرُونَ
شُعْبَةَ.

**باب ۵۱ اخراج المستهجين بالنساء
من البيوت -**

۸۲۰- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخْشَيْنِ مِنَ
الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ
مِنْ بُيُوتِكُمْ فَأَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فَلَانًا.

۸۲۱- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ
حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ عُمَرُوَ أَخْبَرَهُ أَنَّ
رَبِيبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ
أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُحَنَّتٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ أَرْنِي
أُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ فِیْهِ لَكُمْ فِدَا الْخَائِفِ
فَإِنِّي أَذْنُكَ عَلَى بَنَاتِ عَمَلَانَ فَإِنَّهُمَا تَقْبَلُ يَارَبِّعٍ
وَتَذْبُرُ بِشَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَدْخُلَنَّ هُوَ لَاءٌ عَلَيْكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ
تَقْبَلُ يَارَبِّعٍ وَتَذْبُرُ بِشَمَانٍ أَرَبِّعٍ عَمَلَانَ بَطْنُهَا فَمَنْ
تَقْبَلُ بِحَنْ وَقَوْلُهُ وَتَذْبُرُ بِشَمَانٍ يَعْنِي الْخَوَارِثَ

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت کی جو عورتوں
سے مشابہت کریں (زنانے بنیں) اسی طرح ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت
کریں غندر کے ساتھ اس حدیث کو عمر بن مرزوق نے بھی روایت کیا (اس کو
ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا)۔

**باب زنانوں اور بھجڑوں کو جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں
گھر سے نکال دینا۔**

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن عمار نے
انہوں نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محنت مردوں پر لعنت کی، اسی
طرح ان عورتوں پر جو مردوں بنیں اور آپ نے فرمایا ان محنتوں کو گھروں کے
باہر کرو ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلا نے شخص کو نکلا
دیا اور حضرت عمرؓ نے فلا نے کو نکالا (مانع یا بدمعہ بھڑے کو)

ہم سے مالک بن اسعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زبیر بن معاذ نے
کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے ان کو عروہ نے خبر دی ان کو زینب بنت ابی سلمہ
نے ان کو ام المومنین ام سلمہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے
تھے اس وقت ایک بیڑا بیہوش نامی بھی گھڑیں تھادہ بعد اثناء ام سلمہ کے بھائی
سے کیا کہنے لگا بعد اثناء اگر کل اللہ نے طائف فتح کر لیں غیلان کی بیٹی ربا دیر تھج
کو دکھاؤں گا (کیا موٹی گیدی عورت ہے) سامنے آتی ہے تو پیٹ پر چار بیٹیں
بیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو اٹھ بیٹیں نظر آتی ہیں (چار اس طرف چار اس طرف) یہ سن
کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آج سے) یہ تم عورتوں کو پاس نہ آنے پائے
امام بخاری نے کہا ثقیل باریع و تدبر شمان کا مطلب ہے کہ اس کے پیٹ پر
(مٹاپے کی دھبے چار بیٹیں ہیں سامنے آتی تو چاروں بیٹیں نظر آتی ہیں اور جب
بیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو وہی چار بیٹیں اٹھ ہو جاتی ہیں یعنی ان کے کنارے دونوں

(ماہر مفرگرت) چراغاں ملے گا نہ جانے کی غلیں جو سے کرتے رہتے ہر ایک شیخ و چارے نے ایک ٹکڑا جس کا معنوں سے ہے تو تم ایسے فتنے میں نہ آ جاؤ گے ماہر بگڑے واہ کس
انصاف و دینداری کے لئے کہ وہاں دیکھتے ہو چاہیے ان کے کا شہر نظر نہیں آتا (حواشی ہا) ۱۔ ایشہ حبشی غلام کو جو عورت بنتا تھا ہر سال عرب لوگ موٹی عورت کو پسند کرتے ہیں ۲۔ ۳۔ ۴۔

هَذِهِ أَلْفَتَيْنِ الْأَرْبَعِ لَهَا هَيْئَةٌ بِأَجْنَبَيْنِ حَتَّى
لَحِقَتْ وَرَأْسًا قَالَ يَمَانٍ وَلَمْ يَقُلْ يَمَانِيَّةً وَ
وَأَحَدُ الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذِكْرُ لَابَةٍ لَمْ يَقُلْ هَمَانِيَّةً
الْأَطْرَافِ -

باب ۵۵ قَعْنُ الشَّارِبِ وَكَانَ عُمَرُ يُحِبُّ شَارِبَهُ
حَتَّى يُنْظَرُ إِلَى بَيَاضِ الْإِجْلَادِ وَيَأْخُذُ هَذَا بَيْنَ يَدَيْ
بَيْنِ الشَّارِبِ وَالْيَتِيَّةِ -

باب ۵۶ تَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ

۸۳۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ
بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ عَنْ تَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ أَقْطَرَ حَلْوًا أَوْ عَانَدًا وَتَقْلِيمَ الْأَطْفَارِ فَقَصَّ الشَّارِبِ
۸۳۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ
حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ السَّيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَوَاهُ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخَمَانِ
وَالْإِسْعَنْدَادُ وَنَقَصَ الْإِطْلَاقَ وَتَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ وَ
قَصُّ الشَّارِبِ -

۸۳۴ - حَدَّثَنَا الْيَمَانِيُّ بْنُ إِسْرَاهِيلَ عَنْ حَنْظَلَةَ
تَافِعٍ قَالَ أَصْحَابُنَا عَنِ الْيَمَانِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْفِطْرِ قَصُّ
الشَّارِبِ -

طرف سے نظر آتے ہیں جو پہلو سے جا کر مل گئے ہیں اور حدیث میں بٹمان کا لفظ
ہے مالا مال از روئے قاعدہ کو کے ثمانیہ ہونا تھا کیونکہ مراد اٹھ اطراف یعنی کنارے
ہیں اور اطراف طرف کی جمع ہے اور طرف کا لفظ مذکور ہے مگر چونکہ اطراف کا
لفظ مذکور تھا اس لئے بٹمان بھی کہنا درست ہوا۔

باب ۵۷ مونچھوں کا کترنا اور حضرت عمرؓ راہ بن عمرؓ اتنی مونچھ کرتے تھے
کہ کھال کی پیدیں دکھائی دیتی اور مونچھ اور دائرہ کے بیچ میں (ٹھڈی پر جو
بال ہوتے ہیں یعنی غنقہ) اس کے بھی بال کتر ڈالتے۔

ہم سے علی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے حنظلہ بن ابی ہانی سے
انہوں نے نافع سے امام بخاری نے کہا اس حدیث کو ہمارے اصحاب نے
مکی سے روایت کیا انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ نے فرمایا مونچھ کے بال کترنا پیدائشی سنت ہے۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کزہری
نے ہم سے سعید بن مسیب سے نقل کیا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے
(آنحضرت سے) روایت کی آپ نے فرمایا پیدائشی سنتیں پانچ ہیں غنقہ کرنا
زیر زناٹ کے بال لینا بغل کے بال اکھیرنا اگر اکھیرنے میں تکلیف ہوتی ہو تو
منڈانا، ناخون کترنا مونچھ کترنا۔

باب ۵۸ ناخون کترانے کا بیان۔

ہم سے احمد بن ابی رجا نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سلیمان نے
کہا میں نے حنظلہ سے سنا انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیر زناٹ کے بال منڈانا ناخون کترنا مونچھ
کترنا پیدائشی سنتیں ہیں۔

۱۔ کیونکہ جب تیرہ مذکور نہ ہو تو حدیث میں تکرار اور تاثر دونوں درست ہیں ۲۔ منسلک اتنا کہ ہونٹ کے کنارے کھل جائیں ہی منسلک ہے کہ اور اہل حدیث اور امام احمد اور امام ابو حنیفہ
اور امام مالک نے اسی کو اختیار کیا ہے شافعی کے نزدیک مونچھ کے بال جڑ سے کتر ڈالنا جائز نہیں کہ کھال کھل جائے اور یہ بھی بیٹے صحابہ سے منقول ہے مگر امام مالک نے کہا جو کوئی مونچھ
کے بال بالکل نکال ڈالے اس کو سزا دی جائے میں کہتا ہوں مونچھ بالکل جڑ سے نکال ڈالنے میں آدمی بد صورت معلوم ہوتا ہے اس لئے کترنا بہتر ہے اتنا کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے اور
یہی شمار ہے اہل حدیث کا ۳۔ منسلک صحیح ابن عمرؓ سے کہ چونکہ حضرت عمرؓ تو مونچھ کے بال رکھتے تھے ۴۔ منسلک کیونکہ مونچھ کا ہونٹ سے آدمی بد صورت اور زیب ہو جاتا ہے جیسے ریکی شکل
دور سے لکھا دکھاتے وقت تمام مونچھ کے بال کھائے میں جاتے ہیں اور یہ ایک طرح کی غلاظت ہے ۵۔ منسلک جن پر سب اگلے فیصلے آئے ۱۲۔

۸۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلْطَفُكُمْ خَمْسًا وَالْأَرْحَمُ أَدْوَقُهُمْ الشَّارِبُ وَتَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ وَنَقْفُ الْإِبِلِ۔

۸۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ تَائِفٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَا الْمُشْرِكِينَ وَتَوَلَّوْا لِلَّهِ وَارْخَفُوا الشَّوَارِبَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ وَأَوَافَتَهُ قَبَضَ عَلَى يَدَيْهِ فَمَا فَضَلَ أَخَذَهُ۔

باب ۱۵۔ إغناء البعی

۸۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُكَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الشَّوَارِبُ وَارْخَفُوا لِلَّهِ۔

باب ۱۶۔ مَا يُذَكَّرُ فِي الشَّيْبِ

۸۳۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَسَدًا أَخَصَبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَا يُبْلَغُ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوسریجہ سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پانچ باتیں پیدا آتی سنتیں ہیں غنہ کرنا زبردان کے ہال لینا ہونچہ کترنا، ناخون کترنا، بزل کے ہال نوچنا۔

ہم سے محمد بن منہال نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عمر بن محمد بن زید نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مشرکوں کا غلات کروڑاڑھیاں چھوڑ دو اور مونچھیں خوب کتر ڈالو اور عبداللہ بن عمر جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو ٹٹھی سے تھامتے جتنی زیادہ ہوتی اس کو کتر دیتے تھے۔

باب ۱۷۔ داڑھی کا چھوڑ دینا (بالکل قیمتی نہ لگانا)

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی کہ ہم کو عبد اللہ بن عمر نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو خوب کتر دو اور داڑھیوں کو چھوڑ دو۔

باب ۱۸۔ بڑھاپے کا بیان۔

ہم سے معلى بن اسد نے بیان کیا کہ ہم سے وہب نے انہوں نے ابویوسف بن سعید نے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے کہا میں نے انس سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضاب کیا کرتے تھے انہوں نے

لے فوری نے کہا ناخون کترانے میں یہ سب ہے کہ داہنے ہاتھ کے کھمے کی انگلی سے شروع کرے چھٹکی تک کترائے اس کے بعد اگلی بائیں ہاتھ میں چھٹکی سے شروع کرے انگوٹھے تک کترائے اور پاؤں میں داہنے میں چھٹکی سے انگوٹھے تک ہر بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے چھٹکی تک میں کہتا ہوں اس کی سند کیا ہے کچھ معلوم نہیں ہوتی البتہ حضرت عائشہ کی حدیث سے داہنی طرف سے شروع کرنے کی سند ہے اور کھمے کی انگلی سے شروع کرنا اس لئے مستحب ہو سکتا ہے کہ وہ سب انگلیوں سے افضل ہے تنہا میں اسی سے اشارہ کرتے ہیں ابن دقیق العید نے کہا عورت کے دن ناخون کاٹنے میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی ۴ منسلک بعضوں نے اسی کو اختیار کیا ہے اور داڑھی کا بہت بڑھانا مکروہ رکھا ہے۔ لیکن متاخر ہے کہ داڑھی کا چھوڑ دینا افضل ہے اس کو بڑھانے دینا اور شیعہ امام نے ایک معنی سے زیادہ بڑھانا ناجائز رکھا ہے ۴ منہ ۴

۴۔ بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت نامذکور ہے عنہ کثرت الاموال یعنی قرآن میں جو آیا ہے حتی اذا غفوا اس کا معنی یہ ہے جب ان کا شمار بڑھ گیا اور ان کے مال بہت ہو گئے ۴ منہ ۴

الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا.

۸۳۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ عُرَيْضَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَلْغُ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعَدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لِحْيَتِهِ -

۸۴۰- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أُرْسِلُنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَاحٍ مِنْ مَاءٍ وَبَعْضَ إِسْرَافِيلَ ثَلَاثَ أَصَابِعٍ مِنْ قُصَّةٍ فِيهِ شَعْرٌ مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانُ عَيْنَهُ أَوْ شَيْئًا بَعَثَ إِلَيْهَا مَخْضَبَةً فَأَطْلَعْتُ فِي الْبُحْبُوحِ فَرَأَيْتُ شَعْرَاتٍ حُمْرًا -

۸۴۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوبًا وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا نَصِيبُ بْنُ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَرَتْ شَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْمَرَ -

نے کہا آپ کے بال کہاں سفید ہوئے تھے کچھ کچھ سفیدی تھی!

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے ثابت سے انہوں نے کہا انس سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خضاب کرتے تھے یا نہیں انہوں نے کہا آپ کو اتنی سفیدی کہاں تھی کہ خضاب کرتے اگر میں چاہتا تو آپ کی داڑھی کے سفید بال گن لیتا۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے اسرافیل نے انہوں نے عثمان بن عبد اللہ بن مویب سے کہا مجھ کو میرے گھر والوں نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پانی پانی کی دے کر بھیج دیا اسرافیل راوی نے تین انگلیاں بند کر لیں یہ پانی چاندی کی تھی اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال ڈال دیئے گئے عثمان نے کہا جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی بیماری ہوتی تو وہ اپنا کنگھال پانی کا بی بی ام سلمہ سے پوچھتا عثمان نے کہا میں نے جھیلے کو جھانک کر دیکھا تو سرخ سرخ بال دکھائی دیئے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے سلام بن مطیع نے انہوں نے عثمان بن عبد اللہ بن مویب سے انہوں نے کہا میں ام المومنین ام سلمہ سے پوچھا گیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ بال نکالے (مجھ کو بتائے) یہ بال خضاب کئے ہوئے تھے اور امام بخاری نے کہا ہم سے ابو نعیم نے کہا ہم سے نصیر بن ابی اشعث نے بیان کیا انہوں نے عثمان بن عبد اللہ بن مویب سے کہ بی بی ام سلمہ نے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال دکھائے وہ سرخ تھے۔

لے انیس یا بیس یا پندرہ یا ستر یا اٹھارہ بال آپ کی داڑھی میں سفید تھے ۱۲ منہ لے یعنی اتنی چھوٹی پیالی تھی یا تین یا چھوٹی پیالی چاندی کی اس کا استعمال ام سلمہ جائز رکھتی ہوں گی جیسے اور جماعت علماء نے جائز رکھا ہے بعضوں نے کہا اس پر چاندی کا طبع تھا یہ ترجمہ جب ہے جب حدیث میں من قسۃ ہوا کثر نسخوں میں من قسۃ ہے تو یعنی ہر گا اس پیالی میں بالوں کا ایک گچھا تھا ۱۲ منہ لے وہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ڈلو دیتیں ۱۲ منہ ۱۵ جس میں مومسے مبارک جڑے تھے ۱۲ منہ ۱۰ + لے ترجمہ بابیں سے نکلتا ہے بڑھاپے میں پہلے بال سرخ ہوتے ہیں اس حدیث سے یہ نکالا کہ مومسے مبارک سے برکت لینا اور بیماری یا نظر کے لئے اس کو پانی میں ڈلو کر اس کا استعمال کرنا یا پینا درست ہے ۱۲ منہ لے لوئس کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ان پر ہندی اور دوسرے کا خضاب تھا امام احمد کی روایت میں بھی یوں ہی ہے لیکن امام مسلم نے انس سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا البتہ اگر کھڑا ہو کر دیکھتا تو دیکھتا کہ خضاب کیا جکتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سرخ اس لئے معلوم ہوئے کہ آپ ان پر زرد خوشبو لگا کر تے ۱۲ منہ +

باب ۵۱۲ الخَضَابُ

۸۴۲- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَدَّادٍ ثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا
الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلَمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ
وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ-

باب ۵۱۳ الْجَعْدُ

۸۴۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
عَنْ رِبْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَالِغِينَ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ
الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْأَدْمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِيطِ وَلَا
بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَنَامَ
بِمَلَكَ عَشَرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشَرَ سِنِينَ وَتَوَقَّاهُ
اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ لِحْيَتُهُ
عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ-

۸۴۴- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا
أَحْسَنَ فِي حُلَّتِهِ حَمْرًا أَوْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ مَالِكٍ لَنْ تَجْعَلَ تَنْصَرِبُ قَرِيبًا

باب خضاب کا بیسٹان۔

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ
نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے ابو سلمہ اور سلیمان بن یاسر سے انہوں
نے ابو ہریرہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب
نہیں کرتے تم ان کا خلاف کرو۔

باب گھونگر بالوں کا بیان۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے
انہوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انہوں نے انس بن مالک سے وہ کہتے
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبے نہ تھے نہ بونے (ٹھگنے) اور آپ کا
دنگ نہ چونے کی طرح سفید تھا نہ گندم گون (بلکہ سفیدی میں سرخی ملی ہوئی) آپ
کے بال نہ تو پیشیوں کی طرح سخت گھونگر تھے نہ بالکل سیدھے تھے پچیس برس
ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بغیر کیا اس کے بعد دس برس مکہ میں اور دس
برس مدینہ میں رہے (صحیح یہ ہے کہ تیرہ برس مدینہ میں رہے) ساٹھویں برس کے
ختم پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا سے اٹھایا اس وقت آپ کے سر اور داڑھی
میں پورے بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے اسرائیل نے انہوں نے
ابو اسحاق سے میں نے برابر بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے سرخ جوڑا
پہنے کسی کو اتنا خوب صورت نہیں دیکھا جتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امام
بخاری کہتے ہیں میرے بعض اصحاب نے مالک بن اسماعیل سے بول نقل کیا کہ آپ

لے لال یا زرد خضاب کرنا یا مہندی اور دوسرے خضاب جس سے بال میں کالک اور زہری آتی ہے جائز ہے لیکن بالکل کالا خضاب کرنا منوع ہے دوسری حدیث سے کہتے ہیں
بالکل کالا خضاب پہلے فرعون کے کام میں طبرہ السلام مہندی مسجد کا خضاب کیا کرتے ۱۲ منہ +

۱۳ منہ معلوم ہوا یہود اور نصاریٰ اور مشرکین کی مخالفت آپ کو پسند تھی اور بہتر بھی ہے کہ جب اسلام کی نشر یعنی قوم طہرہ ہے تو دوسری نیش کی ہم کیوں پیروی اور تقلید کریں،
اس میں منعت اور جہنم پالا جاتا ہے اور یہ غیر محبت آسانی کے ساتھ ممکن ہے ہم کو ایک نئی وضع کی ٹوپی نکال کر پہننے سے کیا مانع ہے ۱۴ منہ +

۱۵ منہ بلکہ ان میں ایک قوم بھی تھی کہ ۱۶ منہ صحیح یہ ہے کہ تیرہویں برس ۱۷ منہ +

۱۸ منہ طبرانی کی روایت میں تیس بال سفید مذکور ہیں مگر وہ ضعیف ہے ۱۹ منہ +

مِنْ مَتَكِبِيهِ قَالَ أَبُو سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ
مَرَّةٍ مَا حَدَّثَتْ بِهِ قَطُّ إِلَّا ضَعْفَكَ تَابِعَهُ شُعْبَةُ
شَعْرًا يَسْلُمُ مَعْتَمَةً أَذْنِيهِ -

۸۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ تَائِفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتَ اللَّيْلَةَ عِنْدَ
الْغَيَْةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا أَدَمَ كَا حَسَنِ مَا أَنْتَ رَأَوْ
مِنْ أَدَمِ الرِّجَالِ لَهُ لَيْتَةٌ كَا حَسَنِ مَا أَنْتَ رَأَوْ
مِنَ اللَّيْتِ قَدْ رَجَلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُشْكِيًا عَلَى
رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاقِبِ رَجُلَيْنِ يَطْرُقُ يَا بُيَيْتٍ
فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمُسَيَّبُ بْنُ مَرْيَمَ وَإِذَا
أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدًا قَلْبًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيَمْنَى كَانَتْهَا
عَيْنُهُ لَهَا نِيَّةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ الْمُسَيَّبُ
الذَّجَالُ -

۸۴۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا جَبَانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرًا مَتَكِبِيهِ -

۸۴۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرًا مَتَكِبِيهِ -

کے بال مونڈھوں کے قریب تک تھے ابواسحاق کہتے ہیں میں نے ہراد سے
اس حدیث کو کئی بار سنا جب وہ اس کو بیان کرتے تو ہنستے ابواسحاق کے ساتھ
اس حدیث کو شنبہ نے بھی روایت کیا اس میں یوں ہے آپ کے بال کانوں
کی لڑک تھے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے
خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میں نے خواب دیکھا جیسے میں کبھے
پاس گیا ہوں وہاں میں نے ایک شخص دیکھا گنڈم گوں جیسے اچھے گنڈی رنگ
کے لوگ ہوتے ہیں اس کے بال ایسے عمدہ بہت عمدہ ان میں کنگھی کی ہوئی پانی
ان میں سے ٹپک رہا ہے (ایسے تروتازہ بال ہیں) دو آدمیوں پر یوں فرمایا دو
آدمیوں کے مونڈھوں پر ٹپکا دیئے ہوئے طوائف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون
شخص ہے انہوں نے کہا عیسیٰ بن مریم کے بیٹے ان کے بعد ایک اور شخص دیکھا
(کہنت) ایسے سخت گھونگر بال والا جیسے جمشی ہوتے ہیں (اسنی آنکھ کا کانا اس
میں پھلے جیسے بھولا ہوا انگور میں نے لوگوں سے پوچھا بھائی یہ کون شخص ہے
انہوں نے کہا یہ دیال ہے۔

ہم سے اسحاق بن منصور (ابن ماجہ) نے بیان کیا کہا ہم کو جہان بن
ہلال نے خبر دی کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا ہم سے قتادہ نے کہا ہم
انس بن مالک نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے
قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

لے دونوں روایتوں میں یوں صحیح کیا ہے کہ جب آپ کنگھی کرتے یا بال نہ کتراتے تو مونڈھوں تک رہتے اور جب کنگھی نہ کرتے یا بال نہ کتراتے تو کانوں تک رہتے۔ منہ مجھ جو
لوگ وہاں موجود تھے ان سے ۲۲۷۷ جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور اکثر لوگوں کو گمراہ کرے گا یہ حدیث صحیح شرح اور گزیر چکی ہے۔ وہاں تو خدا تعالیٰ کا دعویٰ کرے گا وہ
تو ابھی نہیں نکلا مگر جہاں کے نائب نکل چکے ہیں جو یحییٰ بن یحییٰ اور ثعلبہ بن یحییٰ کے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ اپنے تئیں مسیح دجال کا ٹیٹل کہتے ہیں تو ہم کو بھی ان سے اختلاف نہیں ہے
لیکن اگر حضرت عیسیٰ کا ٹیٹل کہتے ہیں تو یہ غلط ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ تو مردوں کو اللہ کے حکم سے جلا دیتے تھے یہ تو زندوں کو گمراہ کر کے مار رہے ہیں ۲۲۷۸۔

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا لَيْسَ بِالنَّيِّطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاقِبَةٍ۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْخَهُ الْيَدَيْنِ لَمْ أَرْبَعْدَهُ وَمِثْلَهُ وَكَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا لَا جَعْدًا وَلَا سَيْطَ۔

۸۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّعْنِينِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْخَهُ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَامَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرْبَعْدَهُ وَلَا قَبْلَهُ وَمِثْلَهُ وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ۔

۸۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْخَهُ الْقَدَامَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ لَمْ أَرْبَعْدَهُ وَمِثْلَهُ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَتْنُ الْقَدَامَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْخَهُ الْكَفَّيْنِ۔

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا مجھ سے میرے والد جریر بن حازم نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (سر کے) بال کیسے تھے انہوں نے کہا آپ کے بال سیدھے (ذرا خم لئے ہوئے) تھے نہ بالکل سیدھے نہ سخت گھونگر اور کانوں اور مونڈھوں کے بیچ تک تھے۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر گوشت تھے میں نے آپ کے بعد پھر کسی کے ہاتھ ایسے (خوبصورت) نہیں دیکھے اور آپ کے بال سیدھے (ذرا پیچدار) تھے نہ بالکل گھونگر نہ بالکل ہی سیدھے (تیر کی طرح)۔

ہم سے ابو الثعنان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں پر گوشت تھے چہرہ نہایت خوبصورت میں نے تو دنیا خوبصورت نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا نہ آپ کے بعد اور آپ کی ہتھیلیاں پھیلی ہوئیں کشادہ تھیں۔

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہانی نے کہا ہم سے بہام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالک سے یا ایک شخص سے (شاید سعید بن مسیب ہوں) انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر گوشت تھے چہرہ نہایت خوبصورت میں نے آپ کے بعد پھر اس صورت کا کوئی آدمی نہیں دیکھا اور ہشام نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے روایت کیا کہ اس کو اسمعیل نے وصل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں اور ہتھیلیاں پر گوشت تھیں اور ابو ہلال (محمد بن سلیم) نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انسؓ سے یا جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَبَعًا شَبَّهًا لَهُ -

۸۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي
بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ جَاهِدٍ قَالَ
كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرُوا لَنَا جَاءَ فَقَالَ إِنَّهُ
مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ
أَسْمَعْهُ قَالَ ذَلِكَ وَلَيْتَهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ
فَانْظُرُوا إِلَيَّ صَاحِبِكُمْ وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ
أَدْمَجَعْدٌ عَلَى جَبَلٍ أَحْمَرٍ مَحْطُومٍ بِخَلْبَةٍ
كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا اتَّخَذَ فِي الْوَادِي
يَلْبِئِي -

بَابُ التَّلْبِيَةِ

۸۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ مَنْ مَضَى فَلْيَحْلُثْ وَلَا تَشْهَوْا بِالتَّلْبِيَةِ وَكَانَ ابْنُ
عَمْرٍو يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْبِتًا -

۸۵۴- حَدَّثَنِي جَبَّانُ بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ

ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت تھے میں نے تو آپ کے بعد پھر کوئی آدمی آپ
کی صورت کا نہیں دیکھا۔

ہم سے محمد بن ثنّی نے بیان کیا کہا مجھ سے ابن ابی عدی نے انہوں
نے ابن عون سے انہوں نے جہاد سے انہوں نے کہا ہم ابن عباس کے پاس
بیٹھے تھے اتنے میں لوگوں نے دجال کا ذکر کیا ایک شخص کہنے لگا اس کی تو
آنکھوں کے درمیان کافر کا لفظ لکھا ہوگا اس نے کہا میں نے تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا لیکن آپ نے یہ فرمایا اگر تم ابراہیم
پیغمبر کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے پیغمبر کو دیکھو اور موسیٰ پیغمبر تو ایک گندم گون
گھونگر بال والے آدمی ہیں اونٹ پر سوار اس نال میں لپک کہتے ہوئے تر
رہے ہیں جیسے میں ان کو دیکھ رہا ہوں ان کے اونٹ کی نیکیں رسی کھور کی
چھال کی ہے۔

بَابُ تَلْبِيَةِ بَعْضِ بَالُوں کا (خطمی یا گوند سے) سر پر جمالینا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے
زسری سے انہوں نے کہا مجھ کو سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اُن کے والد عبد اللہ
بن عمر نے انہوں نے کہا میں نے (اپنے والد) حضرت عمرؓ سے سنا وہ
کہتے تھے جو شخص سر کے بالوں کو گوند لے (حج یا عمرے سے فارغ ہو کر
سر منڈا دے اور جیسے احرام میں بالوں کو جمالیتے ہیں اس طرح (غیر احرام
میں) نہ جماؤ اور ابن عمرؓ کہتے تھے میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
بال جمائے دیکھا۔

مجھ سے جان بن موسیٰ اور احمد بن محمد نے بیان کیا ان دونوں نے
کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انہوں نے ہری
سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں

۱۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ میری صحت پر تھے ۱۲ من ۱۵ ہال کترانا اس کو کافی نہ ہوگا ۱۲ من ۱۵ ابن عمرؓ نے گویا آنحضرتؐ کی حدیث بیان کر کے اپنے والد کا کہنا
کیا کہ انہوں نے تلبد سے منع کیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبد کی مالا کہ حضرت عمرؓ کا یہ مطلب نہ تھا کہ غیر احرام میں احرام والوں کی مشابہت کر کے تلبد

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُ مَلِدَةً يَقُولُ
لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ
إِنَّا لَمُحَمَّدٌ وَالْبَعْنَةُ لَكَ وَالْمَلِكُ لَا شَرِيكَ
لَكَ لَا يَزِيدُنَا عَلَى هَؤُلَاءِ الْكُلُوبُ.

۸۵۵ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ ثَابِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَمَتْ
رُؤُوسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلَّوْا بَعْضُهُمْ رُءُوسَهُمْ
تَحِلُّ أَنْتَ مِنْ عُمَرَاءِكَ قَالَ إِنِّي بَدَأْتُ رَأْسِي
وَقَدَدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَتَحَرَّ.

باب ۵۱۵ اَلْفَرَقِ

۸۵۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِبُّ مَرَاتِقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا
لَهُمْ يَوْمُ مَرَاتِقَةٍ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْتَلُونَ أَشْعَارَهُمْ
وَكَانَ الْمَشْرُكُونَ يَقْفُونَ رُءُوسَهُمْ فَسَدَلِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيئَتَهُ ثُمَّ تَدَقَّقَ بَعْدًا.

۸۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بالوں کو جھا کر (احرام کے وقت)
یوں لپیٹ کہہ رہے تھے لپیک لپیک لپیک لپیک لپیک لپیک لپیک
ان الحمد والنعمة لک والملك لا شریک لک بس اس سے زیادہ نہیں بڑھا
تھے۔

مجھ سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک
نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے
ام المومنین حضرت حفصہ سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
لوگوں کو کیا ہو گیا ہے انہوں نے تو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور آپ
نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا آپ نے فرمایا میں نے بالوں کو جھالیا تھا
اور قربانی کے گلے میں ہار ڈالا (اس کو ساتھ لایا) میں جب تک قربانی کا نحر نہ
ہو لے احرام نہیں کھول سکتا۔

باب مانگ نکالنا۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے
کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے
ابن عباس سے انہوں نے کہا جس بات میں آپ کو (اللہ کی طرف سے) کوئی
حکم نہ دیا جاتا اس میں آپ اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکین کے) زیادہ
پسند کرتے اور اہل کتاب بالوں کو (پیشانی پر لاکر) سامنے لٹکایا کرتے مشرک
لوگ مانگ نکالا کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پیشانی پر بالوں کو
لٹکانا شروع کیا پھر مانگ نکالنے لگے۔

ہم سے ابو الولید اور عبد اللہ بن رجا نے بیان کیا دونوں نے کہا

اے جیسے ہمارے زمانہ میں بھی اب تک نصاریٰ کی بھی وضع ہے ۱۲ منہ سلاہ شاید آپ کو اس بات میں کوئی حکم آگیا ہوگا تو گویا آخری امر آپ کا مانگ نکالنا تھا اور صحابہ سے اس
بات میں مختلف روایتیں ہیں کوئی مانگ نکالتا ہے کوئی سامنے پیشانی پر بال لٹکاتا اور کوئی دوسرے پر جب نہ کرتا تو وہی نے کہا صحیح قول یہ ہے کہ دونوں امر جائز ہیں مگر ہم کہنا ہے
یہ جو ہمارے زمانہ میں بعضے جانوں تھے تشدد اختیار کیا ہے کہ بعض شخص سامنے پیشانی پر بال لٹکائے جیسے نصاریٰ کیا کرتے ہیں تو اس پر بڑا عیب لگتا ہے جس میں ان کا تشدد
بالکل بے عمل ہے جب صحابہ سے اس بات میں مختلف روایتیں ہیں اور طاعت یہ ہے کہ اگر رسول نصاریٰ کی مشابہت کی وجہ سے ناجائز سمجھتے ہیں تو مانگ نکالنا عیب اور ہند کے
مشرکوں کا طریقہ ہے اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو دونوں روای ہیں گو ایک اول ایک بعد مگر آپ نے رسول سے منع نہیں کیا اور صحابہ برابر کرتے رہے اس لئے اس کے جواز
میں کیا شک ہے ۱۲ منہ +

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْضِ يَدَيْهِ فِي مَقَارِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي مَقَارِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَابُ ۵۱۹ الدَّوَائِبِ

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عُبَيْدَةَ أَخْبَرَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَشَّ لَيْلَتُهُ عِنْدَ مَمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ خَالَتِهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا قَالَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ مِنَ اللَّيْلِ فَقُتِلَتْ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ فَاحْذَرِي يَدَايَ فَيُجْعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ۔

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ بِهَذَا أَوْ قَالَ بِذَا فَابْتِئِذْ يَدَايَ۔

باب ۵۲۰ الْقَرَعِ

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ النَّافِعِ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَرَعِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ ثَلُثُ وَمَا الْقَرَعُ فَأَشَارَ لَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ

ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عقیبہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا جیسے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگوں میں احرام کی حالت میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں عبد اللہ بن ربیع نے بجائے مانگوں کے مانگ کہا ہے (یہ میسر مرفرد)

باب گیسوؤں کے بیان میں (یعنی بالوں کی لٹیں)

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے فعل بن عقیبہ نے کہا ہم کو ہشیم بن بشیر نے خبر دی کہا ہم کو ابو بشر (جعفر) نے دوسری سند ۸۰ بخاری نے کہا اور ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ایسا ہوا میں ایک رات اپنی خالہ مموونہ بنت حارث پر رہ گیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں اس رات انہی کی باری تھی، آپ وہیں تشریف رکھتے تھے رات کو آپ (تہجد کی) نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ نے میرا گیسو پکڑ کر مجھ کو داہنی طرف کر لیا۔

ہم سے عمر بن محمد نے بیان نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابو بشر نے خبر دی پھر ہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے میری چوٹی پکڑ کے یا میرا سر پکڑ کے۔

باب کچھ سر منڈانا کچھ بال رکھنا

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا مجھ کو محمد بن یزید نے خبر دی کہا مجھ کو ابن جریج نے کہا مجھ کو عبید اللہ ابن حفص نے ان کو عمر بن نافع نے انہوں نے نافع سے روایت کی جو عبد اللہ بن عمر کے غلام تھے انہوں نے عبد اللہ ابن عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ قرع سے منع کرتے تھے عبید اللہ کہتے ہیں میں نے عمر بن نافع سے پوچھا قرع کسے کہتے ہیں عبید اللہ نے ہم سے اشارہ کیا کہ نافع کہتے تھے جب لو کے کا

قَالَ إِذَا خَلَقَ الصَّبِيُّ وَتَرَكَهُ هَهُنَا شَعْرًا وَ هَهُنَا وَ هَهُنَا فَأَشَارْنَا عَبْدُ اللَّهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَ جَانِبِي رَأْسِهِ قِيلَ يَعْبُدُ اللَّهُ فَالْجَارِيَةُ وَالْغَلَامُ قَالَ لَا أَدْرِي هَكَذَا قَالَ الصَّبِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ أَمَا الْقَصَّةُ وَالْقَفَا لِلْغَلَامِ فَلَا يَأْسُ بِهِمَا وَلَكِنَّ الْقُرْعَانَ يَثْرَثُ بِنَاصِيَتِهِ شَعْرًا وَ لَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ وَ كَذَلِكَ شَقَّ رَأْسَهُ هَذَا وَ هَذَا -

۸۶۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقُرْعِ -

باب ۵۲۱ تطييب المرأة زوجها يومئذ
۸۶۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَتَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِي فِي بَحْرِهِ وَ طَيَّبْتُهُ بِبُيْتِي قَبْلَ أَنْ يُفَيْعَنَ -

باب ۵۲۲ التطييب في النكاح
۸۶۳- حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

سر منڈایا جاوے اور ادھر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں ادھر کچھ اُدھر کچھ عید اللہ نے اس کی تفسیروں بیان کی یعنی پیشانی پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں سر کے دونوں کونے پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں پھر عید اللہ سے پوچھا گیا (شاید ابن جریج نے پوچھا ہو) یہی حکم جو ان لڑکی اور لڑکے کے لئے بھی ہے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا ناغ نے لڑکے کا لفظ کہا عید اللہ نے کہا میں نے پھر عمر بن نافع سے اس باب میں پوچھا تو انہوں نے کہا لڑکے کی کپٹیوں پر بال لگدی پر چوٹی رکھنے میں قیامت نہیں قزع یہ ہے کہ پیشانی پر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں اور باقی سارا سر منڈا ہو اسی طرح سر کے اس جانب یا اس جانب میں -

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن ثنی بن عبد اللہ بن انس بن مالک نے کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے ابن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا -

باب عورت اپنے ہاتھ سے غاوند کو خوشبو لگائے

مجھ کو احمد بن محمد مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یحییٰ بن سعید انصاری نے کہا ہم کو عبد الرحمن بن قاسم نے انہوں نے اپنے والد (قاسم بن محمد) سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے احرام باندھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ہاتھ خوشبو لگائی اسی طرح (دسویں تاریخ) منامیں طواف الزیارة کرنے سے پہلے -

باب سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبد الرحمن بن اسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا میں

لے قطا بنی نے کہا یہ ماعت بطور کراہت منہ پر ہی کے ہے اگر کسی صورت مثلاً علاج وغیرہ کے لئے ہو تو اس میں کوئی قیامت نہیں اسی طرح سارے سر منڈانے میں ہی کوئی قیامت نہیں مگر سنت نبوی سر پر مال رکھنا ہے +

كُنْتُ أَهْيَبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَيَصِصَ الطَّيِّبُ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ -

باب ۵۲۳ الْإِمْتِشَاطُ

۸۶۴ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ حَجْرٍ فِي دَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكُ رَأْسَهُ بِالْمِذَاوِي فَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْنْتُ يَهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جَعَلَ الْإِذْنَ مِنْ بَيْلِ الْأَبْصَارِ -

باب ۵۲۴ تَرْجِيلُ الْحَائِضِ رَوْحَهَا

۸۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كُنْتُ أَرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ -

۸۶۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ -

باب ۵۲۵ التَّرْجِيلُ

۸۶۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُوَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُجَبِّهُ اللَّيْمَنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرْجِيلِهِ وَوَضُوئِهِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمدہ سے عمدہ خوشبو لگانی جو آپ کو مل سکتی یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ کے سر اور دائرہ ہی میں دیکھتی -

باب ۵۲۳ لنگھی کرنے کا بیان -

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سہل بن سعد سے ایک شخص نے دیوار کے روزن (سوراخ) میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکا اس وقت آپ پشت غار سے اپنا سر جھکا رہے تھے آپ نے اس شخص سے (جب اس سے ملے) فرمایا اگر مجھ کو معلوم ہوتا تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ پھوڑ دیتا رہے اذن لینا تو اسی کے لئے ہے کہ آدمی کی نظر (کسی کے سر پر) نہ پڑے -

باب ۵۲۴ حائضہ عورت اپنے خاوند کو لنگھی کر سکتی ہے

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیمیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں حیض کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر لنگھی کیا کرتی -

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے یہی حدیث -

باب ۵۲۵ بالوں میں لنگھی کرنا مستحب ہے -

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے اپنے والد (سلیم بن اسود) سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو داہنی طرف سے شروع کرنا جہاں تک ہو سکتا اچھا لگا لنگھی کرنے

۱۔ جب بے اجازت دیکھ لیا تو ہر اذن کی کیا ضرورت رہی اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جھانکے اور گھر والا کچھ چینک کر اس کی آنکھ پھوڑے تو گھر والے کو کچھ تاوان نہ دینا ہوگا ۲۔ نہ ۳۔

میں وضو کرنے ہیں۔

باب مشک کا بیان (اس کا پاک ہونا)

مجھ سے عبد اللہ بن محمد ہمدانی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف صنعانی نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، آدمی کے جتنے اعمال ہیں اس کے لئے ہیں (ان میں دکھانے کی بھی نیت ہو سکتی، مگر روزہ وہ خاص میرے لئے ہوتا ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور البتہ روزہ دار کے منہ کی بواہر کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

باب خوشبو لگانا مستحب ہے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے (اپنے بھائی) عثمان بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا میں اہرام باندھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عمدہ سے عمدہ خوشبو جو بیل سکتی لگاتی۔

باب خوشبو کا پھیرنا منع ہے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے غزوہ بن ثابت انصاری نے کہا مجھ سے ثامر بن عبد اللہ نے انہوں نے انسؓ سے وہ خوشبو کو رو نہیں کرتے تھے (کوئی دے تو پھیرتے نہ تھے) اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو کو رو نہیں کرتے تھے۔

باب ذریعہ کا بیان (ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے)

ہم سے عثمان بن بیثم نے بیان کیا یا محمد بن یحییٰ زہلی نے انہوں نے عثمان بن بیثم سے (امام بخاری کو مشک ہے) انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو

باب ۵۲۸ مَا يَذْكُرُ فِي الْمِسْكِ

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَآنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

باب ۵۲۹ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الطَّيِّبِ

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ۔

باب ۵۳۰ مَنْ لَمْ يَرِدَّ الطَّيِّبِ

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرِدُ الطَّيِّبَ وَرَعِمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرِدُ الطَّيِّبَ۔

باب ۵۳۱ الذَّرِيرَةُ

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَهْلِيْمٍ أَوْ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ

لہ روزہ ایسا عمل ہے کہ آدمی اس میں خالص خدا کے ڈر سے کھانے پینے اور شہوت رانی سے باز رہتا ہے اور دوسرا کوئی آدمی اس پر مطلع نہیں ہو سکتا اس لئے اس کا

ثواب بڑا ہوا ۱۲ منزلہ

سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقِسْمِيُّ بْنُ عَمْرِوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَتَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَذَرُ بِيَدِي يَدِي فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ لَعَلَّ
الْإِحْرَامَ -

باب ۵۲ المتفججات للحنن

۸۷۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَزْزَانَ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ لَعَنَ
اللَّهُ الْوَأَشْمَاتِ وَالسُّتُوْثِيَّاتِ وَالْمُتَفَجَّجَاتِ
وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحَنَنِ الْغَيْرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى
مَالِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَمَا أَشْكَمُ الرَّسُولُ
فَخَذُوهُ -

باب ۵۳ الوضيل في الشعر

۸۷۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ
حُجَّةٍ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ وَتَنَادَى قَصَّةٌ مِنْ
شَعْرٍ كَأَنَّ سَيْدَ حَرَسِيٍّ آيَنَ عَلَمًا وَكُمُ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ وَضِيلٍ
هَذَا وَهُوَ يَقُولُ إِنَّمَا هَلَكْتُ بَنُو إِسْرَآئِيلَ - حَيْثُ
اتَّخَذُوا هَذِهِ نِسَاءً وَهُمْ وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ثَلَيْحٌ عَنْ نَرِيدٍ

عمر بن عبد اللہ بن عمرو نے خبر دی انہوں نے عروہ بن زبیر اور قاسم بن محمد سے
سنا وہ دونوں حضرت عائشہ سے نقل کرتے تھے وہ کہتی تھیں میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں اہرام کھرتے اور اور اہرام باندھتے
وقت اپنے ہاتھ سے ذریعہ کی خوشبو لگائی -

باب حسن کے لئے جو عورتیں انت کشادہ کراٹیں

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید
نے انہوں نے منصور بن معمر سے انہوں نے ابراہیم نعمنی سے انہوں نے علقمہ
سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا اللہ نے ان عورتوں
پر لعنت کی ہے جو گونا گودے یا گدائیں اور جوہرے کے روئیں نکالیں
(جوان بننے کے لئے) اور جو حسن کے لئے دانت کشادہ کراٹیں (سومن سے
رگڑ کر) اللہ کی خلقت کو بدلیں عبد اللہ کہتے تھے کیوں مجھے کیا ہوا کہ میں ان پر
لعنت نہ کروں جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور اس کی دلیل
دیکر آنحضرت کی لعنت اللہ کی لعنت ہے) خود قرآن میں موجود ہے یہ

باب بالوں میں جو ٹکڑ لگانا (دوسرے کے بال جوڑنا)

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں
نے معاویہ سے سنا جس سال انہوں نے حج کیا اور وہ (مدینہ منورہ میں) منبر پر
بیان کر رہے تھے ایک بال کا جو ٹکڑ ان کے محافظ خدمت گار کے ہاتھ میں تھا
معاویہؓ کہہ رہے تھے (مدینہ والو! تمہارے عالم کہاں گئے ہیں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس سے (یعنی جو ٹکڑ لگانے سے) منع کرتے تھے
اور فرماتے تھے نبی اسرائیل تو اسی وجہ سے تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے
یہ مہم شروع کیا (بال جوڑنے لگیں) اور ابو بکر ابن ابی شیبہ نے کہا (اس کو ابو نعیم
نے مستخرج میں دسل کیا) ہم سے یونس بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے نفع بن

لہ اللہ نے فرمایا اے انہم الرسول فذروہ وما تنکروا فتنہوا اور فرمایا واللہ ینزل الوضوء کی طرح حدیث کو قائل
نہیں جانتے ۱۲ منہ ۱۷ مہم کو ایسی بڑی باتوں سے منع نہیں کرتے ۱۲ منہ

بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ
اللَّهُ الْوَأِصْلَةَ وَالْمُسْتَوِصْلَةَ وَالْوَأِشِمَةَ وَ
الْمُسْتَوِشِمَةَ.

۸۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدًا شَاعِبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ بْنِ يَنَاقِ
يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرَضَتْ
فَتَغَطَّ شَعْرَهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَصِلَوْهَا فَنَسَاوُا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ
الْوَأِصْلَةَ وَالْمُسْتَوِصْلَةَ تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ
أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ
عَائِشَةَ.

۸۷۵- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ الْفُكَّارِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ
بْنِ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ
امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ إِنِّي أَكَلْتُ الْبُرِّ ثُمَّ أَصَابَهَا شُلٌّ فَمَتَّقِي
رَأْسَهَا وَوَجْهَهَا يَسْتَحْيِي بِهَا أَفْأَصِلُ رَأْسَهَا
فَسَبَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأِصْلَةَ
وَالْمُسْتَوِصْلَةَ.

۸۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدًا شَاعِبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ
قَالَتْ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأِصْلَةَ

سلیمان نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں
نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے لعنت کی چوٹ لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنا گودنے
والی اور گدانے والی پر۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج انہوں
نے عمرو بن مرہ سے کہا میں نے حسن بن مسلم بن نیاق سے سنا وہ صفیر بنت شبیر
سے روایت کرتے تھے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک لڑکی (نام
نامعلوم) نے نکاح کیا پھر وہ بیمار پڑ گئی اس کے سر کے بال گر گئے اس کے
عزیزوں نے چاہا اس کے بالوں میں جوڑ لگا دیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا اللہ نے لعنت کی چوٹ لگانے والی اور لگوانے
والی پر شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی ابان بن صالح سے
انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے صفیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی
روایت کیا ہے یہ

مجھ سے احمد بن محمد نے بیان کیا ہم سے فیصل بن سلیمان نے کہا ہم
سے منصور بن عبد الرحمن نے کہا مجھ سے میری والدہ صفیر بنت شبیر نے انہوں
نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے ایک عورت (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آئی کہنے لگی میں نے اپنی بی بی کا (نام نامعلوم) نکاح کیا وہ بیمار ہو گئی
(بیماری سے) اس کے بال جھڑ گئے اس کا خاوند مجھ کو تنگ کر رہا ہے (وہ اپنی
عورت سے صحبت کرنا چاہتا ہے) کیا میں اس کے سر میں چوٹ لگا دوں یہ
سنا کر آپ نے چوٹ لگانے والی اور لگوانے والی دونوں کو برا کہا (ان پر
لعنت کی)۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں
ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی جوہرہ فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اپنی
داوی اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے کہا ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَالْمُسْتَوِصِلَةَ۔

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ
الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوِصِلَةَ وَالْوَاشِئَةَ وَالْمُسْتَوِشِئَةَ
قَالَ نَافِعٌ أَلَوْ شِئْتُ فِي الْبَلَّةِ۔

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُو
بْنُ مُرَّةٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ
مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ اخِرَقَ قَدَمَهُ قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا
فَاخْرَجَ كِتَابَةً مِنْ شَعْرٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا
يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمَاكَ الرَّؤُوسَ يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعْرِ۔

بَابُ ۵۳۲ الْمُتَنَصِّصَاتِ

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مُمْصِرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ
قَالَ لَعَنَ عَبْدُ اللَّهِ الْوَاشِئَاتِ وَالْمُتَنَصِّصَاتِ
وَالْمُتَلَجَّجَاتِ لِلْحُسَيْنِ الْمُغِيرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى
أُمَّ يَعْقُوبَ مَا هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَمَا لِي لَا
أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ وَفِي كِتَابِ اللَّهِ
قَالَتْ وَاللَّهِ قَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ
فَمَا وَجَدْتُهِ قَالَ وَاللَّهِ لَئِنْ قَرَأْتِيهِ
لَقَدْ وَجَدْتِيهِ وَمَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ
فَخُذُوا وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔

بال جوڑنے والی اور چڑوانے والی دونوں پر لعنت کی۔

مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے
خبر دی کہا ہم کو عید اللہ عمری نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے
عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے جو ٹلہ
لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنے والی اور گدانے والی پر لعنت کی
نافع نے کہا گدنا کبھی مسوڑے پر بھی گودا جاتا ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے
کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا انہوں نے کہا
معاویہ جب آخری بار شہر ہجری میں مدینہ میں آئے تو انہوں نے (مہاجر نبوی
پر) ہم کو خطبہ سنایا اور بالوں کا ایک چوٹلہ نکالا کہنے لگے میں تو سمجھتا تھا یہ کام
یہودیوں کے سوا اور کوئی نہیں کرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت
کو فری فرمایا یعنی جو بالوں میں جوڑ لگائے۔

باب چہرے پر سے روئیں نکالنے والیوں کا بیان

ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر
نے انہوں نے مضمور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے
انہوں نے کہا عبد اللہ بن مسعود نے گودنا گودنے والیوں پر اور چہرے کے
(یا ابرو کے) بال نکالنے والیوں پر اور حسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے
والیوں پر لعنت کی جو اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں اس وقت ام یعقوب (جو
بنی اسد بن خزیمہ کے قبیلے کی تھی) بولی یہ کیا ہے جو ان عورتوں پر تم لعنت کرتے
ہو (یعنی اس کی سند کیا ہے) انہوں نے کہا کیوں میں ان پر لعنت نہ کروں
جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اور اللہ کی کتاب میں بھی
(ان پر لعنت) موجود ہے ام یعقوب نے کہا میں نے تو دو بدلوں میں سارا
قرآن پڑھ ڈالا اس میں تو کہیں اس کا ذکر نہیں ہے عبد اللہ نے کہا واہ واہ
خدا کی قسم تو قرآن میں یہ پڑھ چکی ہے پیغمبر جو تم کو حکم دے اس پر عمل کرو جس
سے منع کرے اس سے باز رہو۔

مَنْ كَفَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ -

باب ۵۳ - الْوَاشِمَةُ

۸۸۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْعَيْنُ حَقٌّ وَتَحْيَى عَنِ الْوَشْمِ -

۸۸۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ذَكَرْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَكَثِيرٌ مِنْ حَدِيثِ مَنْصُومٍ -

۸۸۶ - حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَعْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْيَى عَنْ ثَمَنِ الذَّمِّ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَالْإِذَا وَمَوْكِلِيَّةَ وَ

کی جو اللہ کی خلقت کو بدلتی ہیں اور مجھے کیا ہوا ہے جو میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر اللہ تعالیٰ کے رسول نے لعنت کی اور خود قرآن شریف میں اس کی دلیل موجود ہے۔

باب گودنے والی عورت کا بیان -

مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ (یا یحییٰ بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر لگنا سچ ہے اور آپ نے گدنا گودنے سے منع فرمایا۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن بن ہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا میں نے عبد الرحمن بن عابس سے منصور کی یہ حدیث انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (جو اگلے باب میں گزر چکی) بیان کی انہوں نے کہا میں نے ام یعقوب سے بھی منصور کی طرح یہ حدیث سنی۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عون بن ابی جیفہ سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد (وسب بن عبد اللہ السوائی) کو دیکھا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خون نکالنے کی اجرت (یعنی پچھنی لگانے والی کی اجرت) سے منع فرمایا اسی طرح کتنی قیمت

۱۔ یعنی وہی آیت ما آثم الرسول فذره وما نهاکم عنہ فاتہوا ۱۲ منہ ۱۳ جو لوگ نظر لگنے کو غلط جانتے ہیں وہ بیوقوف ہیں ان کو یہ معلوم نہیں کہ نظر میں اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے اثر رکھے ہیں مسمریزم کا باد و منظر کے اثر سے ہوتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا وہی حق ہے اب جس قدر فلسفہ کی ترقی ہوتی جاتی ہے اسی قدر معلوم ہوتا جاتا ہے کہ قرآن اور حدیث میں جو تیرہ سو برس پہلے فرمایا گیا تھا وہ برحق ہے دیکھو اگلے حکم یہ سمجھتے تھے کہ تارے آسمان میں گڑے ہوئے ہیں اور قرآن کی اس آیت کی کُلُّی فی فلک یسبون تاویل کرتے تھے اب نئے فلسفہ سے معلوم ہوا کہ ان حکیموں کا خیال غلط تھا تارے کھلے فضا میں پھر رہے ہیں اسی طرح وجعلنا الریح لواء قح کا مطلب اگلے حکم نہیں سمجھتے تھے اب معلوم ہوا کہ ہوا میں زرد درخت کا مادہ اڑ کر مادہ درخت میں جاتا ہے۔ گویا ہوائیں مادہ درختوں کو حاملہ بناتی ہیں لواء قح کے معنی ہیں ہوا میں حاملہ کرنے والیاں قرآن میں شراب قلیل کثیر سب حرام کر دیا گیا اس کو ریس فرمایا اگلے حکم کہتے تھے تھوڑے شراب کو کولیں حرام کیا اس سے نشہ نہیں ہوتا بلکہ قوت ہوتی ہے اب یہ بات غلط نکلی کیونکہ تھوڑا شراب پینے ہی آدمی کو اپنے اوپر قدرت نہیں رہتی وہ زیادہ پی لیتا ہے اور اپنے تئیں خراب کرتا ہے۔ قرآن میں جاری بیوں تک کی اور ضرورت کے وقت طلاق دینے کی اجازت ہوئی۔ اب تمام ملک کے عقلا تعلیم کرتے جاتے ہیں کہ قرآن میں جو حکم دیا گیا وہی قرین مصلحت ہے اور چاہتے ہیں کہ اپنی اپنی قوموں میں اسی کو رواج دیں وہی حق ہے ۱۴ منہ ۱۵

الرَّهْرِ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَايِكَةُ بَيْتًا
فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنِي
يُؤُسُ بْنُ عَيْنِ بْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَمْعَانَ
أَبْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بابُ عَدَا ابْنِ الْمَصُورِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۸۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِي
دَارِ يَسَارِ بْنِ مُمَيَّرٍ قَرَأَ فِي صُفْتَيْنِ تَمَاشِيلُ
فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَشَدَّ
النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
الْمَصُورُونَ

۸۹۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا
أَسَدُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ

انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ سے انہوں
نے ابن عباس سے انہوں نے ابوطلمہ (زید بن سہل) سے انہوں نے کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں
جاتے جس میں کتا ہو یا مورت ہو اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یونس بن
سعید نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ
بن عقبہ نے خبر دی انہوں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابوطلمہ
سے سنا پھر یہی حدیث نقل کی۔

باب (جاندار کی) مورت بنانے والوں کی سزا۔

ہم سے عبید اللہ بن زہری نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن
عیینہ نے انہوں نے اعش سے انہوں نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے کہا
میں یسار بن نمیر کے گھر میں مسروق بن اددع (تابعی مشہور) کے ساتھ تھا
انہوں نے گھر کے سامان میں چند مورتیں دیکھیں تو کہنے لگے میں نے عبد اللہ
بن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے اللہ کے پاس قیامت کے دن مورت بنانے والوں کو عذاب
سے سخت عذاب ہوگا۔

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے
انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے ان سے عبید اللہ بن عمر

۱۔ جو عورت سے مسلمانوں کے پاس آتے ہاتھ میں ۱۲ من لکھ بعضوں نے کہا فرشتوں سے جبرائیل میکائیل مراد ہیں مگر اس صورت میں یہ امر خاص ہوگا آنحضرت کی حیات کے کیوں کہ
آپ کی وفات پر وحی اترا نہ موت ہو گیا اور ان فرشتوں کا آنا بھی غرض وہ فرشتے مراد نہیں ہیں جو ہر آدمی پر معین ہیں یا جو فرشتے امور بکار حکم الہی سے بھیجے جاتے ہیں۔ موت سے
مراد جاندار کی مورت ہے ایک پتھر کی صاحب نے مجھ سے احتراز کیا کہ جب کتا رکھنے سے فرشتے پاس نہیں آتے تو ہم ایک کتا ہمیشہ اپنے پاس رکھیں گے تاکہ موت کا فرشتہ
ہمارے پاس آہی نہ سکے میں نے ان کو جواب دیا اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری جان بکالنے کے لئے وہ فرشتہ آئے گا جو کتوں کی جان نکالتا ہے اس پر وہ لا جواب ہو گئے ۱۱
۲۔ اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں درج کیا ۱۲ من لکھ شاید مراد وہ مورتیں ہیں جو پوجنے کیلئے بنائی جاتیں ایسی مورتیں بنانے والے کو کافر ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اگر
پوجنے کے لئے نہ بنائے تب بھی جاندار کی مورت بنانا کبیرہ گناہ ہے اس پر سخت عذاب ہونا ممکن ہے نودی نے کہا جاندار کی تصویر بنانا سنت حرام خواہ کپڑے یا بھونے
یا روپے یا اشرفی یا دیوار یا تخت پر بنائے اللہ ہے جاندار کی تصویر بنانا حرام نہیں جیسے مکان یا درخت یا پہاڑ یا قلعہ وغیرہ کی، میں کہتا ہوں نودی کی کلام یہ نکلتا ہے کہ جاندار کی مورت بھونے
کی بنانا حرام ہے مجسم ہونا نقشی یا عکسی اور مجسمہ طرکا کپڑوں سے لیکن بعضوں نے کسی اور نقشی تصویر بنانا ناجائز رکھا ہے پر شریک پرستش کیلئے نہ بنائی جائے اھلس مانع بل ایسی عام
جو گئی ہے کہ شاذ و نادر ہی خدا کے بند اس سے بچے ہوئے ہیں اور نصاری کی تقلید سے عکسی تصویروں یعنی فوٹو کا بے حد رواج ہو گیا ہے ۱۲ من ۲۰

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّورَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ.

باب ۵۳۱ تَقْضِي الصُّورِ

۸۹۲ - حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ نَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ حِطَّانٍ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُتْرَكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيْبٌ إِلَّا تَقْضَاهُ.

۸۹۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ فَرَأَى أَعْلَاهَا مَصُورًا يُصَوِّرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَمَنْ أَظْلَمُ مَن ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقْ أَحَبَّهُ وَيَخْلُقُوا ذَرَّةً ثُمَّ دَعَا بِتُورٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِبْطَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُنْهَى

نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ ان صورتوں کو بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا تم نے جو بنا یا اب اس میں جان بھی ڈالو۔

باب مورت کو توڑ ڈالنا چاہیئے۔

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام و سنوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عمران بن خطاب سے ان سے حضرت عائشہ نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں جب کوئی ایسی چیز دیکھتے جس پر صلیب کی صورت بنی ہو (جیسے نصاریٰ رکھتے ہیں) تو اس کو توڑ ڈالتے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے عمارہ بن قنقاع نے کہا ہم سے ابو زرہ (ہرم بن عمرو) نے انہوں نے کہا میں ابو ہریرہؓ کے ساتھ مدینہ میں ایک گھر میں گیا (وہ مروان بن حکم کا گھر تھا) انہوں نے مکان کی چھت پر ایک شخص کو دیکھا جو مورتیں بنا رہا تھا تو کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ کہتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میری طرح پیدا کرنا (بنانا) چاہے اچھا ایک دانہ یا ایک چیونٹی تو بنائیں پھر انہوں نے پانی کا ایک کوٹھا منگوایا، اور بغلوں تک اپنے ہاتھ دھوئے (یعنی وضو میں) ابو زرہ نے کہا میں نے ان سے یہ پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے (کہ بغلوں

لے مالانہ صلیب جان دار چیز نہیں ہے مگر نصاریٰ نے کجعت خصوصاً رومن کی تصویر صلیب کی پرستش کرتے ہیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو جہاں پاتے توڑ ڈالتے اللہ کے سوا جو چیز پوجی جائے اس کا یہی حکم ہے۔ اس کو توڑ پھوڑ کر اور کر دینا چاہیئے، تاکہ دنیا میں شرک نہ پھیلے۔ صلیب پر تعزیر کو بھی قیاس کرنا چاہیئے۔ صلیب تو ایک پیغمبر کے واقعہ کی تصویر ہے اور تعزیر میں تو یہ بات بھی نہیں ہے۔ وہ مورت ایک مقبرہ کی نقل ہوتی ہے لیکن غلام اس کی پرستش کرتے ہیں اس کے سامنے جھکتے ہیں اس پر نذرینا زچرٹھاتے ہیں۔ اسی طرح شد سے علم وغیرہ ان سب کا توڑ کر دینا ضرور ہے۔ اسلام کی شریعت میں اللہ کے سوا اور کسی کا پوجا نہ ہونا چاہیئے اب اختلاف ہے اس میں کہ بزرگوں اور اولیاء کی قبریں اگر لوگ ان کی پرستش کرنے لگیں تو توڑ ڈالی جائیں یا نہیں۔ صحیح مذہب یہی ہے کہ توڑ ڈالی جائیں اور ان کا نشان بالکل مٹ دیا جائے تاکہ لوگ شرک میں جکڑ نہ ہوں۔ اور آنحضرت نے حضرت علیؓ کو حکم دیا تھا کہ بلند قبر دیکھیں اس کو زمین کے برابر کر دیں حضرت علیؓ دروازے اپنے نشان میں ابوالخیراج اسدی کو بھی یہی حکم دیا تھا۔ ہمارے امام ابن تیمیہؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ اولیاء اللہ کے قبور واجب انتظام ہیں توڑنے میں ان کی اہانت ہے۔ ہم کہتے ہیں نہ توڑنے میں یہ درود گار کی اہانت ہے کہ اس کے سوا دوسروں کا پوجا ہوا کرے۔ ہم دیکھتے ہیں بس پرہہ دگار کی اہانت کو روکنے کے لئے ان کی اہانت کی کچھ پروا نہ کرنا چاہیئے +

الْحِلْيَةِ -

بَابُ مَا دُخِيَ مِنَ التَّصَاوِيرِ

۸۹۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ أَفْضَلُ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقُرْأَتِي عَلَى سَهْوَةٍ فِي فِيهَا تَمَاثِيلٌ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَتَكَهَ وَقَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ الَّذِينَ يُضَاهَوْنَ بِمَخْلُوقِ اللَّهِ قَالَتْ لَجَعَلْنَاكَ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ -

۸۹۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَعَلَّقَتْ دُرُوكًا فِيهِ تَمَاثِيلٌ فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْزِعَهُ فَلَزَعْتُهُ وَكُنْتُ أَعْنَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ -

بَابُ ۵۴۸ مِنْ كَرِهَةِ الْقُعُودِ عَلَى

الصُّورَةِ -

تک وضو میں ہاتھ دھونا بہتر ہے۔ انہوں نے کہا میں نے جہاں تک میں نے جہاں تک زیور پہنایا جاسکتا ہے وہاں تک دھویا۔
باب اگر موتیں پاؤں کے تلے روندی جائیں تو ان کے رہنے میں کوئی قباحت نہیں۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے عبد الرحمن بن قاسم سے سنا ان دنوں مدینہ میں ان سے بڑھ کر (عالم فاضل نیک) کوئی نہ تھا وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے وہ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے (غزوہ تبوک سے) تشریف لائے میں نے گھر کے سائبان پر ایک پردہ ڈالا تھا جس پر موتیں بنی ہوئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو اتار کر پھینک دیا اور فرمایا سنت سے سخت عذاب قیامت کے دن ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بناتے ہیں (ان کی موت اتارتے ہیں) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر میں نے کیا کیا (بھاڑ کر) اس کی تو شک بنائی تم یا دو تو شکیں (گدڑی)۔

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن داؤد نے انہوں نے بشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے میں نے (گھر میں) ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں موتیں تھیں، آپ نے فرمایا اس کو اتار ڈال میں نے اتار ڈالا اور میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (دونوں مل کر جنابت کا غسل) ایک برتن سے کیا کرتے۔

باب اس شخص کی دلیل جس نے تو شک اور تکیہ اور فرش پر بھی جب اس پر تصویریں بنی ہوں بیٹھنا مکروہ رکھا ہے۔

لے ابو ہریرہ نے گویا اس حدیث سے یہ احتیاط کیا جس میں یہ ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے اٹھیں گے تو جہاں تک وضو میں احتیاط زیادہ ہوئے جائیں گے وہیں تک سفیدی پہنچے گی یا اس آیت سے احتیاط کیا یہ جملوں میں اس اور میں جب ۱۲ من گھٹیکہ بنایا یا دو تکیے بنائے ۱۳ من گھٹیکہ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے ۱۴ من ان پر بیٹھا کرتے مسلم کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر آرام کرتے ۱۵ من گھٹیکہ بر ظاہر باب کی حدیث اگلی حدیث کے خلاف ہے اور ممکن ہے کہ اگلی حدیث میں جب حضرت عائشہؓ نے اس کو بھاڑ کر گدہ بنا ڈالا تو تصویریں بھی چھٹ گئی ہوں سالم نہ رہی ہوں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھتے ہوں آپ نے انکار نہ فرمایا ۱۶ من ۱۷

۸۹۷- حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ مِهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي الْقَيْمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ ثَمْرَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ تَقَامَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَقُلْتُ أَوْتُبُ إِلَى اللَّهِ وَمَا أَذْنَبْتُ قَالَ مَا هَذِهِ الثَّمَرَةُ قُلْتُ لِقَلَسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يَعْتَدُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ السَّلَاطَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ-

ہم سے حجاج بن مہال نے بیان کیا کہ ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابی قاسم سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے ایک گدہ خریداجس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ کر دروازے ہی پر کھڑے ہو رہے اندر نہ آئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی تصویر سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں آپ نے فرمایا یہ گدہ کیسا میں نے کہا میں نے آپ کے بیٹھے اور تکیہ لگانے کے لئے اس کو مول لیا ہے آپ نے فرمایا جن لوگوں نے یہ صورتیں بنائیں ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا اب جو تم نے بنایا ان میں جان بھی ڈالو اور فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں صورتیں ہوں۔

۸۹۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بَكْرِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ السَّلَاطَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ قَالَ بَشْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعَدَدْنَا فَيَا ذَا عَالِي بَابِهِ سَتَرْنَاهُ صُورَةً فَقُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ رَيْبٌ مَيِّمَةٌ رَوْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يُخَيِّرْنَا زَيْدًا عَنِ الصُّورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ فَقَالَ عَبِيدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِي تَوْبِهِ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَنْهُ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا بِكَيْرٍ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے ابو طلحہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں تصویریں ہوں بسر کہتے ہیں (اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد) زید بن خالد بیمار ہوئے ہم ان کے پوچھنے کو گئے دیکھا تو ان کے دروازے پر ایک پردہ پڑا ہے جس پر صورت بنی ہے ہم نے عبد اللہ بن اسود سے کہا جو ام المؤمنین یمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ پر تھے کیا زید بن خالد نے اول دن ہم سے صورت کی حدیث نہیں بیان کی تھی (پھر خود ہی صورت دار پردہ لٹکایا کیا بات) عبید اللہ نے کہا تم نے زید سے یہ نہیں سنا تھا انہوں نے کہا البتہ جو صورت کپڑے میں نقش ہو (وہ جائز ہے) اور

لے نو دی نے کہا (حدیث میں جمع کرنا ضرور ہے اس لئے اس حدیث میں جس میں لا رہا تھا توبہ ہے یہ معنی کریں گے کہ کپڑے کی وہ نقش تصویریں جائز ہیں جو فی ذی روح کی ہوں جیسے خدمت وغیرہ کی ہیں کہتا ہوں یہ تاویل فاسد ہے کہ جو کچھ فی ذی روح کی تصویر تو مطلقاً جائز ہے خواہ کپڑے یا کاغذ میں منقوش ہو یا جسم پر پھر خاص نقش کا استثناء اس کا کوئی معنی نہ ہوگا ابن عربی نے کہا جسم تصویر فی ذی روح کی تو بالاتفاق حرام ہے اور نقش تصویریں (اسی طرح کسی میں) جائز ہیں ایک یہ کہ مطلقاً جائز ہے دوسرے مطلقاً منع ہے تیسرے اگر سالم تصویر ہو تو منع ہے اگر گردن تک کی ہو یا اتنے بدن کی جس سے وہ فی ذی روح جی نہیں سکتا تو جائز ہے ورنہ نہیں جو تھے یہ کہ اگر فرش یا کچیر چوبیس میں اس کی امانت ہوتی ہے تو جائز ہے اگر معلق ہو تو جائز نہیں لیکن نوکیاں جو گڑیاں بنا کر کھلتی ہیں وہ بالاتفاق درست ہیں ۲۷۸

زَيْدًا حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب ۵۴۱ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي النَّصَاوِيرِ
۸۹۹ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قَوْمًا مَعْشَرَةً سَتَرَتْ بِهِمْ جَانِبَ بَيْتِنَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْحِطِي عَنِّي فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ نَصَاوِيرُ لَا تُعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي -

باب ۵۴۲ لَا تَدْخُلُ الْمَلِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ
۹۰۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِئِيلَ نَدَاتُ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَعَهُ فَشَكَرَ إِلَيْهِ مَا وَجَدَ فَقَالَ لَهُ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا تَكَلُّبٌ -

باب ۵۴۳ مَنْ لَمَّ يَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ
۹۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ

عبد اللہ بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن عمار نے خبر دی ان سے بکیر نے بیان کیا ان سے بسر نے ان سے ابو طلحہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب جہاں موتیں ہوں وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے
ہم سے عمران بن مسرور نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث نے کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ پاس ایک پردہ تھا جو انہوں نے گھر کے ایک جانب لٹکا دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جو اسی طرف نماز پڑھ رہے تھے سلم) فرمایا یہ پردہ نکال ڈال اس کی موتیں میرے نماز میں سامنے آتی ہیں (اور دل اچاٹ ہوتا ہے)۔

باب فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو
ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمرو بن محمد نے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا جبرائیل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (ایک وقت پر) آنے کا وعدہ کیا لیکن دیر لگائی (اس وقت پر نہیں آئے) آپ کو یہ (وعدہ خلافی) گراں گزری، آپ باہر نکلے تو جبرائیلؑ ملے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شکایت کی (تم وقت پر کیوں نہیں آئے) انہوں نے کہا ہم فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو یا کتا۔

باب جس گھر میں موتیں ہوں وہاں نہ سجانا
ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالکؒ

لے یہ روایت بڑا اہل حق میں موصوٰفہ گزر چکی ہے ۳۷ منہ ۱۵ دوسری روایت میں یوں ہے جب وقت گزر گیا اور جبرائیل نہ آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا اس کے فرشتوں کا پھر جو دیکھا تو چار پائی کے تلے ایک کتے کا پلا پڑا تھا آپ نے فرمایا عائشہؓ یہ پلاکب آگیا انہوں نے کہا خدا کی قسم مجھ کو خبر نہیں آخر اس کو وہاں سے نکالا ۳۷ منہ ۱۵ بظاہر یہ اس حدیث کے خلاف ہے جو اوپر گزری کہ حضرت عائشہؓ نے گھر میں ایک پردہ لٹکایا تھا اس میں موتیں تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادھر نماز پڑھ رہے تھے اور تطہیق یوں ہو سکتی ہے کہ شاید وہ پردہ بے جان چیزوں کی صورتوں کا ہو اور باب کی حدیث اس سے متعلق ہے جو جان دار کی موتیں ہوں گی ۳۷ منہ ۱۵

عَنْ تَافِعٍ عَنِ الْقَسِيمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا
اشْتَرَتْ ثَمَرَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ
يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَلَاهِيَةَ قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَتَوْبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا
أَذْنَبْتَ قَالَ مَا بَالُ هَذِهِ الثَّمَرَةِ فَقَالَتْ
اشْتَرَيْتُهَا لَتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَ هَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ
يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَقَالُ لَهُمْ أَخْبَيْنَا مَا خَلَقْتُمْ
وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ السَّائِكَةُ
بَاب ۵۴۲ مَنْ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ

۹۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي
عُندَرُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَرَى غُلَامًا مَاجَنًا فَقَالَ إِنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَى عَنْ ثَمَنِ الدَّهْرِ
وَتَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسِبَ النَّبِيُّ وَلَعَنَ أَكْلَ الرِّبَا
وَمُؤْكَلَهُ وَالْوَأَشِيَةَ وَالْمُسْتَوْشِيَةَ
وَالْمُصَوِّرَ۔

بَاب ۵۴۳ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُفِّرَ يَوْمَ
الْقِيَمَةِ أَنْ يَتَغَوَّرَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

۹۰۳۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الزُّوَيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ بِنِ
مَا لَيْكَ بِحَدِيثِكَ قَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ

سے انہوں نے نافع سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے ایک گدہ خریدا جس پر صورتیں تھیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں دیکھ کر دروازے پر کھڑے رہے
(اندر تشریف نہ لائے) میں آپ کے چہرے پر ناراضی پہچان گئی میں نے
کہا یا رسول اللہ میں اپنے گناہ سے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں میرا
کیا گناہ ہے (جو آپ اندر تشریف نہیں لائے) آپ نے فرمایا یہ گدہ تو نے
کیسا بچھایا ہے میں نے کہا میں نے تو اس لئے مول لیا ہے کہ آپ اس پر
بیٹھیں اس پر تکیہ لگائیں، آپ نے فرمایا ان صورتوں کو جن لوگوں نے بنایا
ہے ان کو قیامت کے دن عذاب ہوگا ان سے کہا جائے گا تم نے جو
صورتیں بنائیں اب ان میں جان بھی ڈالو آپ نے یہ بھی فرمایا جس گھر میں
صورتیں ہوں وہاں (رحمت کے) فرشتے نہیں جاتے۔

باب مورت بنانے والے پر لعنت ہونا۔

ہم سے محمد بن ثنّی نے بیان کیا کہ مجھ سے غدر نے کہا ہم سے
شعبہ نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد (وہب
بن عبد اللہ) سے انہوں نے ایک بچہ لگانے والا غلام خریدا (اس کا نام
معلوم نہیں ہوا) پھر کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خون نکالنے
کی اجرت اور کتے کی قیمت اور رنڈی کی خرچہ سے منع فرمایا اور سود کھانے
والے اور کھلانے والے اور گودنا گودنے والی عورت اور گدانے والی
اور مورت بنانے والی پر لعنت کی ہے۔

باب جس نے (جاندار کی) مورت بنائی قیامت کے دن اس میں
جان ڈالنے کا حکم ہوگا اور جان ڈال نہ سکے گا۔

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الاعلیٰ نے کہا
ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے کہا میں نے نصر بن انس بن مالک سے سنا وہ
قتادہ سے حدیث بیان کر رہے تھے میں ابن عباسؓ کے پاس بیٹھا تھا

عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سِئِلَ فَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا أَصْلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كَلَفَتْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَنْ يُنْفَخَ فِيهَا الرُّوحُ وَلَيْسَ بِثَأْنٍ -

باب ۵۶۶ الرِّجَالُ عَلَى الدَّابَّةِ

۹۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى آكَافٍ عَلَيْهِ طَيْفَةٌ فَدَكَّتْهُ وَارْدَتْ أُسَامَةَ وَرَأَوْهُ -

باب ۵۶۷ الثَّلَاثَةُ عَلَى الدَّابَّةِ

۹۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ -

لوگ ان سے مسئلے پوچھ رہے تھے وہ جواب دے رہے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر انہوں نے نہیں کیا یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا اس وقت انہوں نے کہا میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی دنیا میں (جاندار کی) تصویر بنائے گا اس کو قیامت کے دن کہا جائے گا اس میں جان بھی ڈال اور وہ جان ڈال نہ سکے گا (اس لئے برابر عذاب ہوتا رہے گا)۔

باب جانور پر کسی کو اپنے ساتھ بٹھالینا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو صفوان نے انہوں نے یونس بن یزید اہلی سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فک کی کلمی پڑی ہوئی تھی آپ نے اسامہ کو اپنے پیچھے اسی گدھے پر بٹھالیا۔

باب تین آدمی کا ایک سواری پر چڑھنا

ہم سے مسدود نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے خالد مذاونے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا جب فتح مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو عبد المطلب کی اولاد نے (جو مکہ میں تھے) آپ کا استقبال کیا (یہ سب بچی بچے تھے) آپ نے ایک کو اپنے سامنے اور ایک کو پیچھے بٹھالیا۔

۱۔ میں تصویر بنانا کرنا ہوں تصور کیا حکم ہے ۱۲ منہ ۱۵ یعنی ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا کافر کے باب میں یا اس شخص کے باب میں جو جان دار کی صورت بنانا حلال جانتا ہو یہ حدیث مشکل نہیں ہے مگر جو شخص مسلمان ہو اور جاندار کی صورت بنانا حرام جانتا ہو پر شامت نفس سے بنائے اس کے باب میں مشکل ہوگی تو یہ تاویل ہو سکتی ہے کہ اس کے لئے بطور زجر اور تنبیہ کے فرمایا یعنی کافر کی طرح اس کو بھی ایک مدت مدید تک ہی عذاب ہوتا رہے گا گو موس گناہ گار ہمیشہ کے لئے دوزخ میں نہیں رہ سکتا۔ بعضوں نے کہا حدیث میں وہ مصور مرد ہے جو بت پرستی کے لئے قرآن سے ایسا مصور تو کافر ہی ہوگا ۱۲ منہ ۱۵ جد الشرح بن سعید بن عبد الملک بن مردان ۱۲ منہ ۱۵ یہ حدیث اوپر گزرنے والی ہے مگر کتاب اللباس سے اس کی مناسبت مشکل ہے۔ اسی طرح اس کے بعد کی حدیثوں کی بعضوں نے کہا آدمی جب سواری پر بیٹھے تو گویا سواری کا لباس ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ۱۵ اس وقت آپ اونٹ پر سوار تھے جس حدیث میں تین آدمیوں کا ایک سواری پر چڑھنا منع آیا ہے وہ حدیث ضعیف ہے یا مھول ہے اس حالت پر جب جانور تاوان ہو۔ نووی نے کہا جانور طاقت ور ہو تو آئے ملا۔ کے نزدیک تین آدمیوں کا اس پر سوار ہونا درست ہے ۱۲ منہ ۱۵ ایک گاؤں ہے خبر میں ۱۲ منہ ۱۵ یہ دونوں فضائل اور رقم حضرت عباس کے بیٹے تھے ۱۲ منہ ۱۵

باب ۵۴۱ حَنِیْ صَاحِبِ الدَّائِبَةِ غَيْرُهُ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَاحِبُ الدَّائِبَةِ أَحَقُّ
بِصُدْرِ الدَّائِبَةِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ -

۹۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ ذَكْرِ
الثَّلَاثَةِ عَنْ عَبْدِ عَزِيزٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
قَدْ حَلَلَ قُتُمُ بْنُ يَدِيهِ وَالْفَضْلُ
خَلْفَهُ أَوْ قُتُمُ خَلْفَهُ وَالْفَضْلُ بَيْنَ
يَدَيْهِ فَأَيُّهُمَا شَرٌّ أَوْ أَيُّهُمَا خَيْرٌ -

باب ۵۴۲ إِرْدَابُ الرَّجُلِ خَلْعُ الرَّجُلِ
۹۰۷ - حَدَّثَنَا هُدَايَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَتَمًا
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ
الرَّجُلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ
وَسَعْدُ نَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ
لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُ نَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً
ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَ
سَعْدُ نَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقَّقَ اللَّهُ عَلَى
عِبَادِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقَّقَ اللَّهُ
عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا
ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بَنَ

باب اگر جانور کا مالک کسی کو اپنے سامنے بٹھالے (تو جائز ہے)
اور بعضوں نے (عامر شعبی نے) کہا جانور کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حق را
ہے البتہ اگر آگے بیٹھنے کی دوسرے کو اجازت دے تو یہ جائز ہے۔

مجھ سے محمد بن اشعث نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوہاب نے کہا ہم سے
ایوب سقیانی نے انہوں نے کہا عکرمہ کے سامنے یہ ذکر آیا کہ تین آدمی جو
ایک جانور پر چڑھیں ان میں کون بہت بُرا ہے تو انہوں نے کہا ابن عباس
بیان کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کہ میں) تشریف لائے آپ
نے قثم بن عباس کو سامنے اور فضل بن عباس کو پیچھے بٹھالیا تھا یا یوں
کہا کہ قثم کو پیچھے اور فضل کو آگے بٹھالیا۔ اب ان میں کون بُرا تھا کون
اچھا تھا (یعنی تینوں اچھے تھے تو یہ کہنا کہ آگے والا بُرا ہے یا پیچ والا یا
پیچھے والا یہ سب غلط ہے۔

باب ایک مرد دوسرے مرد کے پیچھے ایک سواری پر بیٹھ سکتا ہے
ہم سے بدر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا
ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے معاویہ بن جبل
سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ ایک ہی جانور پر بیٹھا ہوا تھا میرے اور آپ کے بیچ میں پالان کی
پھکی کٹڑی کے سوا اور کوئی چیز حائل نہ تھی آپ نے فرمایا معاذ میں نے عرض
کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ جو ارشاد ہو اس کے بعد اس نے فرمایا معاذ
(آپ خاموش ہو رہے) پھر تھوڑی دیر چلتے رہے بعد اس کے فرمایا معاذ
میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ جو ارشاد ہو بجا لاتا ہوں پھر تھوڑی
دیر چلے اس کے بعد فرمایا معاذ میں نے عرض کیا حاضر ہوں، آپ کی
خدمت کرنے کو مستعد ہوں اس وقت آپ نے فرمایا تو جانتا ہے اللہ کا
حق اس کے بندوں پر کیا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب
جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کا حق اس کے بندوں پر یہ ہے کہ (خالص)

جَبَلٍ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَا يَلُفُّ
فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا
فَعَلُوا قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَقُّ
الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَعْذِبَ بِهِمْ -

باب ۵۵۱ - إِذَا دَاخِلُ الْمَرْءِ الْوُجْهَ خَلْفَ الرَّجْلِ

۹۰۸ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ
أَبِي إِسْحَاقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ
أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ خَيْبَرَ وَإِنِّي لَوَدِدْتُ أَنَّ طُلُعَةَ دُحُلَيْسٍ
وَبَعْضُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَدِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَثَرَتْ
الْأَتَاةُ فَفَلَّتْ الْمَرْأَةُ فَتَرَلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا أَمَلَكُمُ فَشَدَّدْتُ
الرَّحْلَ وَرَكِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا دَنَا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ إِيَّوْنَ تَابُوْنَ
عَابِدُؤْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُؤْنَ -

باب ۵۵۲ - اِلسْتِغْفَارُ وَصَنِيعُ الرَّجُلِ عَلَى الْآخِرِ

۹۰۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ
بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَرَبَابٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ

اسی کی عبادت کریں اس کے ساتھ شرک نہ کریں پھر تھوڑی دیر چلتے رہے
اس کے بعد فرمایا معاذ میں نے کہا حاضر اور مستند ہوں یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا تو جانتا ہے بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے جب بندے
اس کا حکم بجالائیں میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ
نے فرمایا اللہ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ ان کو عذاب نہ کرے -

باب ۵۵۳ - عَوْرَتِ مَرْءٍ كَيْفَ يَسْبُحُ بِأُحَدٍ سَوَارِي بِرُطْبَةٍ سَكْتِي هِيَ

ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن عباد نے
کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو یحییٰ بن اسحاق نے خبر دی کہ میں نے انس بن
مالک سے سنا انہوں نے کہا ہم خیبر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
آئے اور میں اس وقت ابو طلحہ کے ساتھ ایک سواری پر تھا وہ چل رہے
تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی سواری پر آپ کی ایک
بی بی (حضرت صفیہؓ) بیٹھی ہوئی تھیں اتنے میں اوٹنی نے ٹھوکر کھائی گر پڑی
میں نے کہا ارے عورت گر پڑی اور میں اترا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا وہ تمہاری ماں ہے (اس کا ذکر اب سے کرو) پھر میں نے بالان مضبوط
باندھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے جب مدینہ کے نزدیک
پہنچے یا مدینہ دکھائی دیا آپ نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں اللہ تم کی طرف
رجوع ہونے والے ہیں، اس کو پوچھنے والے ہیں، اپنے مالک کی تعریف
کرنے والے ہیں -

باب ۵۵۴ - حَيْثُ لَبِثَ كَرَأَيْكَ بِأُحَدٍ سَوَارِي بِرُطْبَةٍ سَكْتِي هِيَ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے
کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے عباد بن تميم سے انہوں نے اپنے

۱۔ دوسرے کسی کو نہ پوچھیں ۲۔ من ۳۔ یعنی جبرائیل تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس کا وعدہ فرمایا ہے یہ نہیں کہ اللہ پر کوئی چیز واجب ہے جیسے کھنت معتزلہ کہتے ہیں کہ
اللہ پر صلح کو ثواب دینا اور گناہ کو کفر و گناہ واجب ہے ارے مردود اس پر واجب کرنے والا کون ہے کسی کی مجال ہے جو اس سے کچھ پوچھ بھی سکے اس حدیث سے یہ
بھی نکلا کہ دعائیں بخیر واکر بخیر واکر یا بحق اولیاءک وانیاءک کہنا درست ہے گو حق کا معنی یہاں وجوب کا نہیں ہے ۲۔ من ۳۔ بعضوں نے اس کو مکروہ سمجھا ہے۔ امام بخاری
نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا اور ممانعت کی حدیث جو صحیح مسلم میں ہے وہ منسوخ ہے ۲۔ من ۳۔

عَنْ عَتَمَةَ أَنَّهُ ابْتَصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَضْطَرُّ فِي الْمَسْجِدِ رَاغِبًا أَحَدًا رَجُلِيهِ عَلَى
الْأُخْرَى -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الأدب

بَابُ ۵۵۵ الْبِرُّ وَالصَّلَاةُ وَقَوْلُ اللَّهِ
تَعَالَى وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ -

۹۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
الْوَلِيدُ بْنُ عَمِيرٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
عَمْرِوَالشَّيْبَانِي يَقُولُ أَخْبَرَنَا صَاحِبُ هَذِهِ
الدَّارِ وَأَوْ مَائِدَةٍ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَى الْعَمَلِ
أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَفَّيْهَا قَالَ ثُمَّ
أَحَى قَالَ ثُمَّ بَرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَحَى قَالَ
الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى وَكُوَيْلٌ
اسْتَدْرَكْتُهُ لَزَادَنِي -

بَابُ ۵۵۶ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّبْحَةِ

۹۱۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
عَمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَبَاحَتِي قَالَ أُمَّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ

پچھا (عبد اللہ بن زید) سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں
لیٹے دیکھا (یعنی چپٹ لیٹے) آپ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے
ہوئے تھے -

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا

کتاب اخلاق کے بیان میں

باب احسان اور ناطہ پروری کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا
ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا -

ہم سے ابو الولید و ہشام نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہ ولید
بن عیزار نے کہا میں نے ابو عمر و شیبانی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو اس گھر
والے نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ بن مسعود کے گھر کی طرف اشارہ کیا
میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ کو کونسا عمل
زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنی (سنت کے موافق جماعت
سے) میں نے پوچھا پھر کونسا آپ نے فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک
کرنا میں نے پوچھا پھر کونسا آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا
ابن مسعود کہتے ہیں آپ نے اتنی ہی باتیں بتلائیں اگر میں اور پوچھتا تو
آپ اور زیادہ باتیں بتلاتے -

باب سب سے بڑھ کر کس کا حق ہے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عبد الحمید نے
انہوں نے عمارہ بن قعقاع بن شبرمہ سے انہوں نے ابو زرہ سے انہوں
نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا پوچھنے لگا یا رسول اللہ سب سے زیادہ کس کا حق ہے کہ میں اس
کے ساتھ سلوک کروں آپ نے فرمایا تیری ماں کا، پوچھا پھر کس کا فرمایا تیری

لے یعنی لوگوں کے ساتھ معاشرت کے ادب اور طریقہ ۱۲ منہ ۱۱ کئی سورتوں میں جیسے لقمان احقاف وغیرہ ۱۲ منہ ۱۱ اس کا بول بالا ہونے کے لئے اور شرک بدعت
بیٹے کے لئے ۱۲ منہ ۱۱ مہر میں خاموش ہو رہا کہ اب کہاں تک پوچھے ہاؤں اس لئے ۱۲ منہ ۱۱

أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ آبَاءَهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ.

باب ۵۵۵۔ إِبَابَةُ دُعَاؤِ مَنْ بَرَّ

وَالِدَيْهِ.

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا تَلْتَمِثُ نَفَرَتِمَا شُونَ أَخَذَهُمُ الْمُرُتَالُو إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْطَلَتْ عَلَى نَمِرٍ غَارِهِمْ صَخْرَةً مِنَ الْجَبَلِ فَاطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَلَاحَةً فَأَدْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَقْبَلَهَا فَقَالَ أَحَدُهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صَبِيَةٌ صَغَاوُ كُنْتُ أَرْغِي عَلَيْهِمْ فَإِذَا رَحْتُ عَلَيْهِمْ فَخَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيْهِ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ شَاغِرِي الشَّجَرِ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ

یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اس کے باپ کو گالی دے، دوسرے کی ماں کو گالی دے وہ اس کی ماں کو گالی دے۔ باب جس شخص نے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایسا ہوا (بنی اسرائیل کے) تین شخص رستے میں جا رہے تھے اتنے میں میں شروع ہوا (برسات اٹھی) وہ پہاڑ کی ایک کھوئیں (غار میں) گھس گئے اتفاقاً پہاڑ کا ایک پتھر غار کے منہ پر آگرا منہ بند ہو گیا اب کیا کریں آپس میں صلاح کرنے لگے بھائی ایسا کرو تم لوگوں نے جو جو نیک اعمال خاص اللہ کے لئے کیے ہوں ان کے وسیلہ سے دعا مانگو شاید اللہ یہ مشکل آسان کرے (تم کو نجات دلوائے) پھر ایک شخص ان تینوں میں سے یوں کہنے لگا یا اللہ تو جانتا ہے میرے ماں باپ دونوں ضعیف بوڑھے تھے اور میرے بچے بھی چھوٹے چھوٹے موجود تھے میں ان کی پرورش کے لئے جانوروں کو چرایا کرتا جب شام کو گھر آتا اور دودھ دوھتا تو پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا پھر اپنے بچوں کو ایک دن ایسا ہوا جانور ایک دور دراز درخت

۱۔ تو گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی کیونکہ اس کا سبب ہی پڑا ۱۲ منہ ۱۵ اعمال صالح سے توسل اس حدیث سے اور نیز آیت قرآنی وابتغوا الیہ الوسیلہ سے ثابت ہے اب زندہ نیک بندوں کا توسل کرنا یہ بھی حضرت عمرؓ کی حدیث سے ثابت ہے کہ پہلے تم اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں اپنے پیغمبر کا وسیلہ کیا کرتے تھے اب اپنے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ کرتے ہیں اس قسم کا توسل تو بالاتفاق جائز ہے لیکن اس میں اشکوت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اور انبیاء یا اولیاء کا جن کی وفات ہو گئی وسیلہ کرنا جائز ہے یا نہیں، ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ اور ان کے اتباع اس کے عدم جواز کی طرف گئے ہیں اور اسی حضرت عمرؓ کے واقعہ سے دلیل لیتے ہیں وہ کہتے ہیں اگر توسل بالاموات جائز ہوتا تو حضرت عمرؓ حضرت عباسؓ کا کیوں وسیلہ کرتے بلکہ آنحضرت ہی کا کرتے مخالفین یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے یہ نہیں کیا کہ پیغمبر صاحب کا وسیلہ اب ہم نہیں لے سکتے اور حضرت عباسؓ کا وسیلہ لینے کی یہ ضرورت داعی ہوئی کہ ان سے دعا کرنا چاہتے تھے جیسے آنحضرت سے دعا کرنا یا کرتے تھے، جزیری نے حسن حصین کے شروع میں لکھا ہے وان توسل الی اللہ تعالیٰ بالانبياء والصلیین من مجاہدہ اور ایک جماعت اہل حدیث اس کے جواز کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں جب اصل توسل جائز ہو تو وہ اموات اور اسیا سب کو شامل ہوگا ایسا کی تفصیل پر کوئی دلیل شرعی نہیں ہے۔ اس کے سوا انبیاء تو اپنی قبور میں ایسا رہیں جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے ۱۳ منہ ۱۵ اللہم اغفر لکاتبہ ولسن سی غیر ولوالدیہم اجمعین +

فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ تَنَاَمَا فَخَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلِبُ
فَخَفْتُ بِالْجَلَابِ فَقُنْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا أَكْرَهُ
أَنْ أُوْظَّهَمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ
بِالصَّبِيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَةُ يَتَصَاغُونَ عِنْدَ
تَدَاخُلِي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِمِي وَدَأَّبَهُمْ حَتَّى
كَلِمَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَتَى فَعَلْتُ
ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَأُوْبِحُ لَنَا فُرْجَةً
تَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً
حَتَّى يَرَوْْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الثَّانِي اللَّهُمَّ
إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمِرَ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا
يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا
فَأَبَتْ حَتَّى أَتِيَهَا بِإِمَانَةٍ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى
جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَنَا قَعْدَتٌ
بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ وَلَا
تَقْعُ الْحَاتِمُ فَقُنْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ
تَعْلَمُ أَتَى قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ
فَأَفْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ
الْأَخْرَ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَحْبَبًا
بِقَرْنِي أُرِزْتُ فَلَنَا قَضَى عَمَلُهُ قَالَ أَعْطِنِي
حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ
عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أُرِزُّهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ
بَقَرًا وَرَاعِيهَا بَقَاعًا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ وَلَا
تَطْلُبْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ أَذْهَبُ إِلَى
ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ وَلَا

چرنے کے لئے پہلے گئے اور مجھ کو دیر ہو گئی میں شام تک نہیں آیا جب
گھر پہنچا، دیکھا تو میرے والدین سو گئے میں نے عادت کے موافق دودھ
دوہا اور صبح تک دودھ پیے ان کے سرہانے کھڑا رہا مجھے یہ اچھا
نہیں معلوم ہوا کہ ان کو نیند سے جگاؤں نہ میں نے اس کو پسند کیا کہ
پہلے بچوں کو دودھ پلا دوں گورات بھر بچے میرے پاؤں کے پاس بیٹھے
چلاتے رہے دودھ مانگتے رہے (مگر میں نے نہ دینا تھا نہ دیا) صبح
تک ہی حال رہا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام خالص تیری
رضامندی کے لئے کیا تھا تو اس پتھر میں روزن کر دے کہ ہم ذرا آسمان
کو تو دیکھیں اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنا روزن کر دیا کہ وہ آسمان کو اس
میں سے دیکھنے لگے دوسرے شخص نے یوں دعا کی یا اللہ میرے چچا
کی ایک بیٹی تھی میں اس کو بہت چاہتا تھا جیسے کوئی مرد کسی عورت پر
فریفتہ (دلدادہ) ہوتا ہے آخر میں نے اس سے وصال کی درخواست کی
اس نے کہا سوا شرفیاں لا تو میں قبول کروں گی میں نے محنت مزدوری کر
کے سوا شرفیاں جمع کیں اور اس کے پاس گیا جب اس کی ٹانگوں کے
بیچ بیٹھا (اب جماع کرنا پابتا تھا) وہ کہنے لگی ارے خدا کے بندے
اللہ سے ڈر غلاف شرع اس مہر کو مت کھول میں یہ سن کر اٹھ کھڑا ہوا
یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں اس گناہ سے تیری رضامندی کے لئے باز
رہا تو اس پتھر میں اور زیادہ روزن کر دے اللہ تعالیٰ نے اور زیادہ روزن
کر دیا اب تیسرا شخص کہنے لگا یا اللہ میں نے ایک شخص کو مزدوری پر لگایا
تھا اور ایک فرق (سولہ رطل غلہ) مزدوری کا ٹھہرا تھا جب وہ اپنا کام کر چکا
تو کہنے لگا میری مزدوری دلاؤ میں جو غلہ ٹھہرا تھا وہ اس کو دینے لگا لیکن
اس نے نفرت کر کے نہ لیا چل دیا میں نے وہ غلہ بودیا اور برابر اس
میں زراعت کرتا رہا، یہاں تک کہ اس کے نفع میں سے میں نے گائے
بیل چرواہے خریدے پھر ایک مدت کے بعد وہ مزدور آیا کہنے لگا

تَمْهَرُ إِنِّي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزُ أَبَيْكَ فَخَذُّ ذَلِكِ
الْبَصَرُ وَرَأَيْتُهَا فَأَخَذَتْهَا فَانْطَلَقَتْ بِهَا
فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ابْتِغَاءَ
وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَقَرَّحَ اللَّهُ
عَنْهُمْ۔

باب عَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ مِنَ الْكَبَائِرِ
۹۱۵۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ
عَنْ مُمْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ دَرَّادٍ عَنِ
الْمُخَيْرَةِ عَنِ ابْنِ أَبِي صَالِيٍّ عَنْ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عَقُوقَ الْأَقْهَاتِ
وَمَنْعَ وَهَاتٍ وَدَادَ الْبَنَاتِ وَكِرَّةَ لَكُمْ
قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّوَالِ وَإِصَاعَةُ
الْكَبَالِ۔

۹۱۶۔ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْوَاسِطِيِّ
عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِكَبِيرِ الْكَبَائِرِ
قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِلَّا شَرُّ الْا
بِاللَّهِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَكَانَ مُشْكَا

اللہ سے ڈرو میرا حق مت مارو میری مزدوری دلا دے میں نے کہا جاوہ
سب گائے بیل ان کے چرواہے لے لے تیرے ہی ہیں وہ کہنے لگا
بھلے آدمی اللہ سے ڈر مجھ سے ٹھٹھا مت کر میں نے کہا ٹھٹھا نہیں وہ
گائے بیل چرواہے تیرے ہی ہیں لے لے آخر وہ سب لے کر چل
دیا یا اللہ اگر میں نے یہ کام خالص تیری رضا مندی کے لئے کیا تو جتنا
روزن ہمارے نکلنے کے لئے باقی ہے وہ بھی کر دے اللہ نے
وہ بھی کر دیا (اور تینوں غار سے باہر نکل آئے)۔

باب والدین کی نافرمانی کرنا اور ان کو تانا بہت بڑا گناہ ہے
ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبانی نے انہوں
نے منصور سے انہوں نے مسیب سے انہوں نے و زاد مغیرہ کے منشی
سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ
نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی (ان کو تانا) حرام کیا ہے
اور جو چیزیں دینا چاہیے ان کو روکنا (جیسے آگ پانی، برتن، باس وغیرہ) اور
لوگوں سے مانگنا اور بیٹیوں کو بیٹا کاڑنا اور بے فائدہ بک بک لگانا اور
بے ضرورت سوالات کرنا اور مال ضائع کرنا (اسراف کرنا)

ہم سے اسحاق بن شامین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن
عبد اللہ طحان نے انہوں نے سعید بن ایاس جریری سے انہوں نے
عبد الرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو بڑے بڑے گناہ بتاؤں
ہم لوگوں نے عرض کیا بتائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ
کسی کو شریک کرنا والدین کی نافرمانی کرنا اس وقت آپ تکبر لگائے

۱۔ اس کی تفسیر میں ایک تو شرک فی الالوہیت یعنی اللہ کے سوا دوسرا بھی کوئی خدا سمجھنا جیسے بعضے عیسائی کہتے ہیں یا عین کے بعضے مشرک دوسرے اللہ کی صفات میں
کسی کو شریک کرنا گو اس کو خدا نہ سمجھیں مثلاً اللہ کی طرح کسی درگ یا دول یا پیر یا وغیرہ کے لئے علم عطا یا قدرت تامہ بطور استقلال ثابت کرنا دوسرے شرک فی العبادۃ یعنی اللہ کے
سوا کسی دوسرے کا پوجنا کرنا اس کی نذر نیاز منت ماننا اس کے نام کا روزہ رکھنا، مصیبت کے وقت اس کو پکارنا، اسی کو مشکل کشا یا حاجت ردا سمجھنا ان سب صورتوں میں آدمی مشرک
ہو کر اسلام سے نکل جاتا ہے اور اگر توبہ نہ کرے اسی اعتقاد پر دوسرے توابع الالہیہ دوزخ میں رہے گا ۲۔ منہ

فَجَلَسَ فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ
أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ
يَقُولُهَا حَتَّى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ -

۹۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي
بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِبَارَ أَوْ سَمِعَ الْكِبَارَ
فَقَالَ الشَّيْءُ لِي بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ عَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ
فَقَالَ أَلَا أَنْتَ لَمْ يَكْبُرَا الْكِبَارَ قَالَ قَوْلُ الزُّوْرِ
قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ رَجُلٌ قَالَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ

بِأَدَبِهِ صَلَوةُ الْوَالِدَيْنِ الشَّيْءُ لِي

۹۱۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا
هِشَامُ بْنُ عَمْرٍوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَخْبَرَنِي سَمَاءُ ابْنَةُ
أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَتَيْتُ أَبِي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَهَا
قَالَ نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَجِينَةَ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا لَا
يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الْإِذَا بَيْنَ لَمْ يَقَاتِلُكُمْ فِي الْبَلَاءِ

بِأَدَبِهِ صَلَوةُ الْمَرْأَةِ أَهْمًا وَلَهَا زَوْجٌ
وَقَالَ النَّبِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ عَمْرٍوَةَ عَنْ
أَسْمَاءَ قَالَتْ قَدِمْتُ أُحْمَى وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ
قُرَيْشٍ وَمَدَنِيَّةٌ إِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَرْبَعٍ فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُحْمَى قَدِمَتْ

تھے یا بیٹھ گئے (تیکہ چھوڑ دیا) فرمانے لگے اور جھوٹ بولنا جھوٹی گواہی دینا
سن لو جھوٹ بولنا جھوٹی گواہی دینا برابر ہی فرماتے رہے میں سمجھا اب
خاموش ہی نہ ہونگے۔

ہم سے محمد بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے ہم
سے شعبہ نے کہا مجھ سے عید اللہ بن ابی بکر نے کہا میں نے انس بن
مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا
ذکر کیا تو فرمایا وہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق خون کرنا، والدین
کی نافرمانی کرنا، پھر کہنے لگے کیا میں تم سے بڑے سے بڑا گناہ بیان کروں
وہ کیا ہے جھوٹ بولنا یا یوں فرمایا جھوٹی گواہی دینا شعبہ راوی نے کہا
میرا گمان غالب یہ ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی دینا فرمایا۔

باب اگر باپ کا فرہوتب بھی اس سے سلوک کرنا

ہم سے عبد اللہ بن زبیر جمہدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے
کہا ہم سے ہشام بن عمرو نے کہا مجھ کو والد نے خبر دی کہ مجھ کو اسماء بنت
ابی بکر نے انہوں نے کہا میری ماں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
میں (مدینہ میں) آئی (وہ کافر تھی) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا کیا میں اس کے ساتھ سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو دین کے
مقدمہ میں تم سے نہیں لڑے۔

باب اگر خاوند والی مسلمان عورت اپنی کافراں سے سلوک
کرے اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے ہشام نے بیان کیا انہوں نے عمروہ
سے انہوں نے اسماء سے میری ماں ان دونوں میں (مدینہ میں) آئی
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے صلح کا زمانہ تھا اس کا باپ
(یعنی میرا نانا) بھی اس کے ساتھ تھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا میری ماں آئی ہے اس کو اسلام سے نفرت ہے کیا میں اس کو سلوک

لے مال نہ کرکے بلکہ بالاجماع سب گناہوں سے بڑا ہے مگر آپ نے جھوٹی گواہی کو اس لئے بڑا فرمایا ہوگا کہ اس وقت ضرورت ہوگی ۱۴ من ۱۵ اس حدیث میں گو والد کا ذکر
نہیں ہے مگر والد کو والدہ پر قیاس کیا ۱۴ من ۱۵

وَبِهِ نَازِغَةٌ قَالَتْ لَقَدْ نَعِمَ صَلِّيُّ الْمَلَكِ

۹۱۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا الْكَثَبِيُّ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَفِينٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هُمَ قُلُودًا رَسَلُوا إِلَيْهِ فَقَالَ يَحْيَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا هُمُ يَا لَصَلَوَةٍ وَالصَّدَقَةِ وَالْعِفَافِ وَالصَّلَاةِ

بَابُ صَلَاةِ الْآخِرِ الْمَشْرُوكِ

۹۱۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَأَى عَمْرُ حَلَّةً سِيرَاءَ تَبَاغٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّبِعْ هَذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِذَا جَاءَكَ الْفُؤُودُ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَقَ لَهُ فَأَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا يَحُلُّ فَأَدْرَسَ إِلَى عَمْرٍ يَحُلُّ فَقَالَ كَيْفَ الْبَسْهَا وَ قَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطَهَا لَتَلْبَسْهَا وَلَكِنْ تَدْبِعُهَا أَدْتَكُوهَا فَأَدْرَسَ بِهَا عَمْرٌ إِلَى أَخِي لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْبَحْرِ

۹۲۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

کہوں آپ نے فرمایا البتہ اپنی ماں سے سلوک کر (گو وہ مسلمان نہیں)

ہم سے یحییٰ بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے یثرب بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عید اللہ بن عبد اللہ سے ان کو عبد اللہ بن عباس نے خریدی اُن کو ابوسفیان نے کہ خبر تسلسل (بادشاہ) نے ان کو بلا بھیجا (پھر پورا قصہ بیان کیا جو اوپر گزر چکا ہے) اس میں یہ ہے کہ ابوسفیان نے کہا اے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز پڑھنے غیرت دینے زنا سے بچنے ناٹے والوں سے سلوک کرنے کا حکم دیتے ہیں

باب مشرک بھائی سے سلوک کرنا۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے کہا میں نے ابن عمر سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی کاڑی دار جوڑا (بازار میں) بکنا دیکھا تو اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ خرید لیجیے اور جمعہ کے دن اور جس دن باہر کے لوگ آپ کے پاس آتے ہیں اس کو پہنا کیجیے آپ نے فرمایا اس کو تو وہ پہننے کا جس کو آخرت میں کھڑنا نہیں پھر ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس قسم کے کئی جوڑے آئے آپ نے ان میں سے ایک حضرت عمرؓ کو بھی بھیجا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں یہ جوڑا کیسے پہن سکتا ہوں آپ تو پہلے ایسا فرما چکے ہیں آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے کہ تو بیچ ڈال یا کسی اور کو پہنا دے (جو یہ پہن سکتا ہے) آخر عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک (مشرک) بھائی کو مکہ میں تحفہ بھیج دیا جو ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔

باب ناٹھ والوں سے سلوک کرنے کی فضیلت

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو مسند بن

قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ أَنَّ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى
 بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَخْبَرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ
 ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا
 شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَنَا
 مُوْهَبٌ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى
 بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الرَّحْصَارِيِّ أَنَّهُ
 رَخَّلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي
 الْجَنَّةَ فَقَالَ الْفَقِيرُ مَالَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبْتَ مَالَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ
 بِهِ شَيْئًا وَتَقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي السَّكَاةَ
 وَتَقِلُّ الرِّجْمَ ذَرَاهَا قَالَ كَيْفَ أَتَىكَ كَانَ
 عَلَى رَأْسِكَ

بَابُ ۵۶۲ اِثْمُ الْقَاطِعِ

۹۲۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيُومٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي
 عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَبْرِ
 مَطْعَمٍ قَالَ إِنَّ جَبْرَ بْنَ مَطْعَمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ
 بَابُ ۵۶۳ مَنْ سَبَطَ فِي الرِّمَاقِ
 لِمِلَّةِ الرَّحِمِ -

۹۲۲ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

عثمان نے خبر دی کہا میں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا انہوں نے ابویوب انصاری
 سے انہوں نے کہا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو ایسا عمل بتلاؤ
 جس کی وجہ سے میں بہشت میں جاؤں دوسری سند امام بخاری
 نے کہا اور ہم سے عبد الرحمن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے ہزین اسلمی
 نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن عثمان بن عبد اللہ بن مہب
 اور ان کے والد عثمان نے دونوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا
 انہوں نے ابویوب انصاری سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول
 اللہ مجھ کو ایسا عمل بتلاؤ جو مجھ کو بہشت میں لے جائے اس پر لوگ
 کہنے لگے اس شخص کو کیا ہو گیا ہے - کیا ہو گیا ہے (کچھ غلط تو نہیں ہوا
 ہے) آپ نے فرمایا کیوں ہو کیا گیا ہے اجی اس کو ضرورت ہے (اس
 لیے بے چارہ پوچھتا ہے) پھر آپ نے فرمایا تو اللہ کو پوج اس کے
 ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز درستی سے ادا کر اور ناظر والوں سے
 سلوک کر (بس یہ اعمال تجھ کو بہشت میں لے جائیں گے چل اب نکل
 چھوڑ دے راوی نے کہا شاید اس وقت آنحضرت اپنی اذنی پر سوار تھے -

باب قطع رحم کا گناہ

ہم - یحییٰ بن مکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں
 نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے کہا مجھے
 (والد) جبیر بن مطعم نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلعم سے سنا آپ فرماتے
 تھے قطع رحم کا قطع کرنے والا جنت میں نہ جائے گا -

باب ناظر والوں سے سلوک کرنا کشائش رزق کا باعث ہوتا

ہے -

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن منہج نے

۱۵ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ساری پر جا رہے تھے اس مرد نے آپ کے اذنی کی پچھل تمام لی ساری روک لی اور آپ سے سوال کیا مہاجر نے اس لیے تعجب کیا کہ ان
 کے نزدیک یہ سوال ایسا خبری تھا اس لیے کہ وہ ان کے چنے فرائض اور اعمال ہیں وہ سب بہشت میں جانے کے موجب ہیں ۱۲ منہ ۱۵ شاید اس وقت تک روزہ فرض نہ
 ہوا ہوگا ۱۲ منہ ۱۶ کہہ رہے ہیں -

ابن مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَرَّكَ أَنْ يُبْسَلَ لَهُ
فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَلَ فِي أَثَرِهِ فَلْيُصَلِّ رَحِمَهُ
۝۴۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عَقِيلٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَلَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَلَ فِي
أَثَرِهِ فَلْيُصَلِّ رَحِمَهُ

باب ۵۶۴ مَنْ وَحَلَ وَصَلَهُ

الله

کہا مجھ سے والدین بن محمدؑ نے انہوں نے سعید بن ابی سعیدؓ مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس کو روزی کا کشادہ ہونا اور عمر کا زیادہ ہونا اچھا لگے وہ اپنے ناظر والوں سے سلوک کرے

ہم سیسہ پھلی بن یکیر نے بیان کیا کہ اہم سے بیش بن سعد نے انہوں
نے عقل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے
خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اس کی ہڈی
کشادہ اس کی عمر دراز ہو وہ اپنے ناطہ والوں سے سلوک کرے

باب ششم ناطہ جوڑے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاپ رکھے

گا (اس پر عنایت فرمائے گا)

نہم سے بشرو بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ نے کہا ہم سے معاویہ بن ابی مزور نے بیان کیا میں نے اپنے چچا سعید بن لیسا سے سنا وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا جب اس سے فراغت ہوئی تو ناطلہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یہ اس کی جگہ ہے جو توڑنے سے تیری پناہ چاہتا ہے پر در دگار نے فرمایا بے شک کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے جو کوئی تجھ کو جوڑے اس سے میں بھی جوڑوں گا (ملاپ کر دوں گا) اور جو کوئی تجھے توڑے (قطع رحم کرے) میں بھی اس سے قطع کر دوں گا ناطلہ نے عرض کیا میں اس پر راضی ہوں اللہ نے فرمایا یہ تجھ کو دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس کی تصدیق میں (سنو محمدؐ کی) یہ آیت پڑھو کچھ عجب نہیں اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم ملک میں دہند چادرو

۱۰ صلہ رحم سے مراد یہ ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں یہی لکھا ہے اگر یہ صلہ رحم کرے گا تب اس کی اتنی عمر ہوگی اگر نہ کرے گا تو اتنی عمر ہوگی بہر حال جو عمر اس کی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے وہ گھٹ بڑھ نہیں سکتی ۱۲ منہ -

۲۔ دوسری صداقت میں یوں ہے کہ ناظر نے یہود و گادگی کو تمام لی اور یہ عرض کیا ۱۶ منہ۔

وَتَقَطَّعُوا أَيْحَامَكُمْ۔

۹۲۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الرَّحِمَ تَنَجَّصَتْ مِنَ الرَّاحِمِينَ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ دَوَّصَ لَهَا وَصَلَتُهَا وَمَنْ قَطَعَ لَهَا قَطَعَتْهُ۔

۹۲۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْوِيَةُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَتْهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَتْهُ۔

باب ۵۱۱ یل الرحمة ببلکرها

۹۲۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَّارًا غَيْرَ سَمِيٍّ يَقُولُ إِنْ أَلَّ ابْنُ قَالَ عُمَرُ وَفِي كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَاضٌ لَيْسُوا يَا دُلَيْكَ إِنْ أَلَّ اللَّهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ زَادَ عَنِّي بَنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ بَيَّانٍ عَنْ عُمَرَ وَبَنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور نالے رشتے توڑ ڈالو۔

ہم سے خالد بن خالد نے بیان کیا کہ ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن دینار نے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ناطہ رشتہ پروردگار سے بڑا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا جو کوئی تجھ کو جوڑے میں بھی اس سے جوڑوں گا اور جو کوئی تجھ کو توڑے (قطع کرے) میں بھی اس سے توڑوں گا۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ کو معاذ بن ابی مرزوق نے خبر دی انہوں نے یزید بن رومان سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناطہ رشتہ اللہ تعالیٰ سے بڑا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی اس کو جوڑے (ملائے) میں بھی اس سے ملاپ کروں گا اور جو کوئی اس کو قطع کرے میں بھی اس سے قطع کر دوں گا۔

باب آنحضرت کا یہ فرمانا ناطہ اگر ترکہا جائے (یعنی ناطہ کی رعایت کی جائے) تو دوسرا بھی ترکہ جائے گا۔

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے کہ عمرو بن عاص کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علانیہ یہ فرماتے سنا فلا نے کی اولاد (یعنی البر سفیان یا حکم بن عاص یا ابو لبب کی) عمرو بن عباس نے کہا محمد بن جعفر کی کتاب میں اس مقام پر سفید جگہ خالی تھی (یعنی تحریر نہ تھی) میرے عزیز نہیں ہیں (گو ان سے رشتہ ہے) میرا ولی تو اللہ ہے اور میرے عزیز وہ ہیں جو مسلمانوں میں نیک اور پرہیزگار ہیں (گو ان سے نسب رشتہ نہ ہو) غلبہ بن عبد الواحد نے بیان بن بشر سے انہوں نے قیس سے انہوں نے عمرو بن عاص سے اتنا بڑھایا ہے میں نے

سَلَّمَ وَلَكِنْ لَهُمْ رَحْمَةٌ أَبْلَاهَا بِبَلَاءِهَا
يَعْنِي أَصْلَهَا بِصِلَتِهَا۔

بَابُ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمَكَافِي

۹۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنِ الْأَعْمَشِ وَالْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ وَفَطْرٍ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ سُفْيَانُ لَمْ
يَرْفَعْهُ حَسَنٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَرَّعَهُ حَسَنٌ وَفَطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمَكَافِي وَلَكِنْ الْوَالِدُ
الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحْمَتُهُ دَسَلَّمَ

بَابُ ۵۴۶ مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ۔

۹۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْدَةُ بْنُ الشَّرِبِيِّ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ
خِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا آيَةُ
أَمْرٍ أَكُنْتُ أَتَحَنَّنُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ
صِلَةِ وَعِثَاقَةٍ وَصَدَقْتُ هَلْ فِيهِ مِنْ أَجْرٍ
قَالَ حَكِيمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسَلَّمْتُ عَلَى مَا سَلَفْتُ مِنْ خَيْرٍ وَيَقَالُ أَيْضًا عَنِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں البتہ ان سے ناظر ہے اگر
وہ ترک نہیں گئے تو میں بھی ترک نہیں کروں گا یعنی وہ ناظر جوڑیں گے تو میں بھی جوڑ
دوں گا۔

باب ناظر جوڑنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ صرف بدلہ کر دے
(بلکہ برائی کرنے والے سے بھلائی کرے)

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے خبر دی
انہوں نے اعش اور حسن بن عمرو اور فطر بن غلیف سے ان تینوں نے مجاہد بن
جعفر سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے سفیان کہتے ہیں اعش نے اس
حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں کیا (بلکہ عبد اللہ
بن عمرو کا قول بیان کیا اور حسن اور فطر ان دونوں سے مرفوع کیا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناظر جوڑنے والا وہ نہیں ہے جو بدلہ کر دے
(احسان کے بدل احسان کرے) بلکہ ناظر جوڑنے والا وہ ہے کہ
جب کوئی رشتہ دار اس کا اس سے ناظر قطع کرے تو وہ جوڑے۔

باب جس نے کفر کی حالت میں ناظر پروردی کی پھر مسلمان ہو گیا تو
اس کا ثواب قائم رہے گا۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں
نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو حکیم بن حزام نے
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں جو کام
عبادت کے طور پر کیے ہیں جیسے ناظر جوڑنا بردہ آزاد کرنا خیرات دینا ان
کا کچھ ثواب (مسلمان ہونے کے بعد) مجھ کو ملے گا آپ نے فرمایا،
جب تو اسلام لایا تو تیری اگلی نیکیاں سب قائم رہیں۔ بعضوں نے ابو
الیمان سے بجائے انھنٹ کے انھنٹ روایت کیا ہے اور عمر اور صلح

۱۰ بعض نسخوں میں یہ حدیث زیادہ ہے۔ قال ابو عبد اللہ بیلہا حد اوقم و بیلہا اجود و اصم و بیلہا کا احوت لہ وجہا میں امام بخاری نے کہا
سوفی روایتوں میں بھائے بیلہا ہے لیکن بیلہا زیادہ صحیح ہے اور بیلہا کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آتا ۱۲ منہ یہ حدیث اور کثرت کی ہے
۱۳ منہ ۱۲ کہ اگر اسلام کی نیکیوں کا ثواب دینا والا نہیں ہے معلوم ہوا کہ اگر جب مسلمان ہو جائے تو کفر کے زمانہ کی نیکیوں کا بھی اس کو ثواب ملے گا ۱۲ منہ یہ حدیث

أَبِي الْيَمَانِ اتَّحَنَّتْ وَقَالَ مَعَهُ دُفْعَا لِحَدَّثَيْنِ الْمَسَافِرِ
اتَّحَنَّتْ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَقَ اتَّحَنَّتْ التَّبَرُّرُ وَتَابَهُ
هَشَامٌ عَنْ أَبِيهِ -

باب ۵۶۸ مَنْ تَرَكَ هَبْيَةً غَيْرَ حَقِّ
تَلَعَّبَ بِهَا أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ مَا زَحَمًا -

۹۳۰ - حَدَّثَنَا حَبَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بَدَنَتْ خَالِدُ بْنُ
سَعِيدٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَى قَبِيضٍ أَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةٌ سَنَةٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
وَهِيَ بِالْجَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ نَذَّهَبْتُ الْكَعْبُ
بِئْسَ لَأْتُمُ التَّبَرُّرَ فَخَرَّبَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَمَّا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِي وَادْخُلِي ثُمَّ ائْتِي وَادْخُلِي ثُمَّ ائْتِي
وَادْخُلِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَتَبَقَّيْتُ حَتَّى ذَكَرْتُ بَعْضَ
مِنْ بَقَائِهَا -

باب ۵۶۹ رَحْمَةُ الْوَلَدِ وَتَقْيِيلُهُ
وَمَعَانَقَتُهُ وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَخَذَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَ
شَمَّمَهُ -

۹۳۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
مُهَذَّبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ يَعْقُوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي
نُعْمٍ قَالَ كُنْتُ شَاهِدًا لِإِسْنِ عَمْرِو سَأَلَهُ

اور ابن مسافر نے بھی اتھنت روایت کیا ہے ابن اسحاق نے کہا اتھنت
تھنت سے نکلا ہے اس کا معنی نیکی اور عبادت کرنا بشام نے بھی اپنے
والد عروہ سے ان لوگوں کی متابعت کی ہے۔

باب ۵۶۸ دوسرے کے بچے کو چھوڑ دینا وہ کھیلے اور اس کو بوسہ
دینا یا اس سے ہنستا۔

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ نے انہوں
نے خالد بن سعید سے انہوں نے اپنے والد سعید بن عمرو بن سعید بن عاص
سے انہوں نے ام خالد سے جو خالد بن سعید کی بیٹی تھی وہ کہتی تھی میں نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے باپ کے ساتھ آئی میں ایک زرقمیں پہنی
تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو دیکھ کر فرمایا واہ واہ کیا کہنا
واہ واہ کیا کہنا سنہ سنہ یہ حبشی زبان کا لفظ ہے ام خالد کہتی ہے (میں کم
سن بچی تو تھی ہی) میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انشت پر مہر نہرت
سے کھینٹ لگی میرے باپ نے مجھ کو جھڑکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اس کو کھینٹنے دے پھر آپ نے مجھ کو یوں دعا دی یہ کہ پرائے کر پھار پرائے کر پھار
تین بار یہی فرمایا عبد اللہ کہتے ہیں وہ کرتے تبرک کے طور پر رکھا رہا یہاں تک کہ
کالا پڑ گیا۔

باب ۵۶۹ بچہ پر شفقت کرنا اس کو بوسہ دینا گلے لگانا اور نابت نے انس
سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت
ابراہیم کو بوسہ دیا سو نکھا (یہ امام بخاری نے کتاب البنائز میں وصل کیا)

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن معمر بن
ازری سے کہا ہم سے محمد بن عبد اللہ بن ابی یعقوب نے انہوں نے
عبد الرحمن بن ابی نعم سے انہوں نے کہا میں موجود تھا ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر

۱۷ یعنی زہری وغیرہ کی ۱۷ باب کی حدیث میں بوسہ کا ذکر ہے مگر شاید دوسری روایتوں کی طرف امام بخاری نے اشارہ کیا یا مزاح پر بوسہ کو تیس کیا ہے
۱۸ یعنی زہری وغیرہ کی ۱۸ باب کی حدیث میں بوسہ کا ذکر ہے مگر شاید دوسری روایتوں کی طرف امام بخاری نے اشارہ کیا یا مزاح پر بوسہ کو تیس کیا ہے

بَحْلٌ مِنْ دَمِ الْبَعُوضِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَقَالَ
مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ أَنْظِرُنِي إِلَى هَذَا يَسْأَلُنِي
عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلْتُمَا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتَ ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

سے پوچھا اگر کوئی اسلام کی حالت میں مجھ کو مار ڈالے انہوں نے کہا تو کس ملک
کا رہنے والا ہے اس نے کہا (عراق کا) عبداللہ نے لوگوں سے کہا اس شخص
کو دیکھو مجھ سے یہ پوچھتا ہے اگر کوئی مجھ کو مار ڈالے۔ (گویا مجھ کی جان لینا
بڑا گناہ سمجھتا ہے) اور اس کے ملک والوں نے آنحضرت کے نواسے (امام
حسین علیہ السلام) کو (بے تکلف) مار ڈالا حالانکہ میں نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسن اور حسین دونوں میرے پھول
ہیں دنیا میں۔

۹۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الشَّيْخِ قِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
أَنَّ عَمْرَةَ بِنَ الشَّيْبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ جَاءَتْ
امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ سَأَلْنِي فَلَمْ تَجِدْ حُدُودِي
غَيْرَ تَمَرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهُمَا فَكَسَمْتُهُمَا بَيْنَ
ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ فَقَالَ مَنْ يَكُنِي هَذِهِ
الْبَنَاتِ شَيْئًا فَحَسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنْ لَهُ سِتْرًا
مِنَ النَّاسِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی ان نے
زہری سے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے بیان کیا ان کو عروہ ابن دمری نے
خبر دی ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا میرے پاس ایک عورت کچھ مانگنے
کو آئی اپنی دو بیٹیاں لیے ہوئے اس وقت میرے پاس کچھ نہ تھا ایک کھجور تھی
میں نے اس کو دے دی اس نے کیا کیا اس کھجور کے دو ٹکڑے کیے اور اپنی
دو بیٹیوں کو دے دیے (آپ کچھ نہیں کھائی) پھر اٹھ کر چلی گئی اس کے بعد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ سے
یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص بیٹیوں میں بچنس جائے پھر
ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو قیامت کے دن دوزخ سے اس
کا بچاؤ ہوں گی۔

۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا الْيَاسِيُّ عَنْ
سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو قَتَادَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَامْرَأَةٌ بِنْتُ أَبِي الْأَعْمَاسِ عَلَى عَاتِقِهِ
فَصَلَّى فَلَاذَّكَ وَضَعَهُ وَإِذَا رَفَعَهُ رَفَعَهَا۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے یاس بن سعید نے کہا
ہم سے سعید مقبری نے کہا ہم سے عمرو بن سعید نے کہا ہم سے ابو قتادہ نے
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر برآمد ہوئے آپ کے کندھے پر
آپ کی نواسی امامہ بنت زینب تھیں آپ نے نماز پڑھائی شروع کی جب
رکوع کرتے تو اساتذہ کو زمین پر بٹھا دیتے اور جب سجدہ سے فراغت
کر کے کھڑے ہوتے تو ان کو اپنے کندھے پر بٹھا لیتے تھے۔

۹۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعب نے خبر دی انہوں

الرَّهْطِي حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ أَبَاهُ بِرَّةَ بْنَ قَبْلٍ قَالَ قَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ
حَابِسٍ الْقِمْيَاطِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي
عَشْرَةً مِنْ الْوَلَدِ مَا قَبِلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَظَنَّمُ
لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَرَّ لِي بِمِثْلِهِمْ
۵۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَزْرَاجِي
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَقْبَلُونَ النَّبِيَّ
فَمَا تَقْبَلُكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوْ أَمْلَكُ لَكَ إِنْ تَزْعُمُ اللَّهُ مِنْ
قَبْلِكَ الرَّحْمَةَ-

۵۳۶- حَدَّثَنَا آدِنُ ابْنُ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو
غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيٌّ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ
السَّبْيِ قَدْ تَخَلَّبَ تَدْيُهَا تَسْقِي إِذَا وَجَدَتْ
مَبْنِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَالْمَصْقَةُ يَبْطِنُهَا
وَأَسْرَضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اتَّوَدَّ هَذِهِ طَارِحَةً وَكَدَهَا فِي
النَّارِ قُلْنَا لَا دَهْيَ تَقْدُرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْعَمَ
فَقَالَ اللَّهُ أَسْرَحَ حُرَّ بَعَادَ مِنْ هَذِهِ
يُوكِدُهَا-

نے زہری سے کہا ہم سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو بوسہ دیا اس وقت آپ کے
پاس اقرع بن حابس قیمی بیٹھے ہوئے تھے اقرع کہنے لگے یا رسول اللہ
میرے تو دس لڑکے ہیں میں نے ایک کو بھی کبھی بوسہ نہیں دیا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے (کراہت سے) ان کی طرف دیکھا اور فرمایا جو شخص رحم
نہ کرے اس پر (خدا کی طرف سے بھی) رحم نہ ہوگا۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے
انہوں نے ہشام سے انہوں نے کہا عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ
سے انہوں نے کہا ایک گنوارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پکس آیا اور
کہنے لگا آپ لوگ بچوں کو پیار کرتے ہیں ہم تو ان کو پیار نہیں کرتے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کر سکتا ہوں (تیرے
دل میں رحم تھوڑے ڈال سکتا ہوں) جب اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے
رحم نکال لیا ہے۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم کو ابو غسان (محمد بن
مطرف) نے خبر دی کہ مجھ سے زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ
سے انہوں نے حضرت عروہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پس قیدی آئے ان میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی سے دودھ بہ رہا
تھا اور وہ دوڑ رہی تھی اتنے میں ایک بچہ اس کو قیدیوں میں ملا اس نے
جھٹ اپنے پیٹ سے لگا لیا اور اس کو دودھ پلانے لگی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو
آگ میں جھونک دے گی ہم نے کہا ہرگز نہیں جب تک اس کو قدرت
ہو گی وہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں ڈالے گی آپ نے فرمایا پس یہ سمجھو واللہ
فقالے اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی یہ عورت اپنے
بچہ پر مہربان ہے۔

باب اللہ کی رحمت کے سوحے ہیں

ہم سے حکم بن نافع بھرائی نے بیان کیا کہا ہم کو شیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا ہم کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سوحے کیے ہیں ان میں سے ننانوے سوحے اپنے پاس رکھ چھوڑے ہیں اور ایک سوحہ زمین پر آنا ہے اس ایک سوحہ کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑی (ادیاں) اپنے بچہ کو اپنا سم لگنے نہیں دیتی اٹھا لیتی ہے کہیں اس کو تکلیف نہ پہنچے۔

باب اولاد کو اس ڈر سے ارڈا لانا ان کو اپنے ساتھ کھلانا پڑے گا۔
ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور بن مہر سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے عمرو بن شریل سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا گناہ بڑا گناہ ہے آپ نے فرمایا اللہ کے برابر والا کسی اور کو کرنا حالانکہ اللہ نے ہی تجھ کو پیدا کیا ہے پھر میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا گناہ آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس ڈر سے ارڈا لانا کہ ہمارے ساتھ کھائے پیے لگائیں نہ پوچھا پھر کونسا گناہ آپ نے فرمایا اپنے ہمسایہ کی جو رو سے زنا کرنا پھر اللہ نے (سورہ فرقان میں) اس کی تصدیق فرمائی والذین ملایہ یون ہم اللہ الہا آخرت تک۔

باب لڑکے کو گود میں بٹھلانا

ہم سے محمد بن منشی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ہشام سے کہا محمد سے والد (عروہ) نے بیان کیا کہا انہوں نے حضرت عیسیٰ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ (عبد اللہ بن زبیر) کو اپنی گود میں

بَابُ ۲۴۵ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً جُزْءٍ ۹۳۷ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الثَّوْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا وَانْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا مَنْ ذَلِكِ الْجُزْءِ يَتَرَأَمُ الْخَلْقُ حَتَّى تَرَوْعَ الْفَسَّ حَادِيهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةً أَنْ تُفْصِيَهُ -

بَابُ ۲۴۶ قَتَلَ الْوَلَدَ خَشْيَةً أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ - ۹۳۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَيْسٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ مَخْصُومٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرِيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ بِنْدًا أَوْ هُوَ خَلَقَكَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةً أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تَزْنِيَ حَيْلَةَ حِمَارِكَ وَانْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ -

باب ۲۴۷ دُخِمَ الصَّبِيُّ فِي الْبُحْبُحَةِ

۹۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَمَ

(بقیہ صفحہ ۵۹۸) ہم کو رم سے خبر دی امیر بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ فرمادے تھے کہ اللہ کے بندے ہیں انسان کو دوزخ میں کیسے ڈالے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں نہیں ڈالے گا بلکہ ان کے اعمال ان کو دوزخ میں نکالیں گے جیسے بچہ کو دوزخ میں لے کر آئے اس کو زخم لگاتی ہے اس کا خون نکالتی ہے ۱۷ مندرجہ (موسیٰ بن جابر) نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں لے کر آئے پھر اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں لے کر آئے پھر اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں لے کر آئے پھر اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں لے کر آئے

صَبِيًّا فِي حَجْرٍ يَحْنِكُهُ نَبَالَ عَلَيْهِ ذَكَارِبَاءُ
فَاتَبَعَهُ-

باب ۵۷۳ دَمِيمِ الْبَقِيَّةِ عَلَى الْفَقْدِ-

۹۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
عَارِمٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِدُ بْنُ سُلَيْمَانَ يَعْنِي عَنْ
أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ يَحْدِثُ عَنْ أَبِي
عُمَرَ النَّهْدِيِّ يَحْدِثُهُ أَبُو عُمَرَ عَنْ أَسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَأْخُذُ فِي يُقْعِدُنِي عَلَى نَعْنَةٍ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى
نَعْنَةٍ الْأَخْرَافِ ثُمَّ يَقْضِي مَا تَعْمَلُ يَقُولُ اللَّهُمَّ
ارْزُقْهُمْ هَذَا فِي أَرْحَمِهِمَا دَعْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ (لَتَمُوتُنَّ خَوْقَمَ
فِي تَلْبِيٍّ مِنْهُ شَيْءٌ قُلْتُ حَدَّثْتُ بِهِ كَذَا
كَذَا فَلَمْ أَسْمَعْ مِنْ أَبِي عُمَرَ نَنْظَرْتُ
فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا فِيهِمَا
سَمِعْتُ-

باب ۵۷۴ حُسْنُ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيْمَانِ-

۹۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا
أَبُو أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ مَا عَرَفْتُ عَلَى أَمْرٍ أَقْرَبَ مَا عَرَفْتُ عَلَى
خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوْجِبَنِي
يُثَلَّثُ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُ نَبِيَّ كَرَاهًا

بھایا بھورچا کراس کے منہ میں دی انہوں نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا آپ
نے پانی منگا کر اس پر بہل دیا۔

باب ۵۷۳ بچہ کو ران پر بٹھانا۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد ہندی نے بیان کیا کہ ہم سے عامر (محمد
بن فضل) نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے وہ اپنے والد سے روایت کرتے
تھے کہ میں نے ابو تیمہ (طریف ابن خالد) سے سنا وہ ابو عثمان ہندی سے روایت
کرتے تھے وہ اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا اے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مجھ کو لے کر اپنی ران پر بٹھالیتے تھے اور امام حسن علیہ السلام کو دوسری
ران پر پھر دونوں کو چٹالیتے اور دعا کرتے یا اللہ ان دونوں پر رحم کر کیونکہ
میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں اور علی بن مدینی سے روایت ہے کہ مجھ کو کبھی
نے خبر دی کہ ہم سے سلیمان نے بیان کیا انہوں نے ابو عثمان ہندی سے
اسی حدیث کو روایت کیا سلیمان تمہی نے کہا جب ابو تیمہ نے یہ حدیث مجھ
سے بیان کی ابو عثمان ہندی سے تو میرے دل میں شک پیدا ہوئی میں نے
ابو عثمان سے بہت سی حدیثیں سنیں یہ حدیث کیوں نہیں سنی پھر میں
نے اپنی حدیثوں کی کتاب دیکھی تو اس میں حدیث ابو عثمان سے لکھی ہوئی
ہی (اس وقت میری شک دور ہو گئی)

باب ۵۷۴ محبت کا سخی یاد رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔

ہم سے عبید بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابواسامہ نے
انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت
عائشہ سے انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرت کی بی بیوں میں کسی بی بی پر اتنی
رشتہ نہیں آئی جتنی ام المومنین خدیجہ پر آئی حالانکہ میرے نکاح سے تین برس قبل
ان کا انتقال ہو چکا تھا (اور مرے ہوئے شخص پر رشتہ کم آتی ہے) اس کی وجہ

۱۷- میں جس شخص سے بہت دواں تک یک جا ہوں اور دوستی رہیں ہر اس کا خیال و فہم آدھی کو پیشہ رکھتا چاہیے اس کے عزیزوں اور دوستوں سے
بھی سوگ کرتے رہنا چاہیے نیک بخت لوگ اپنے والدین کے انتقال کے بعد بھی اپنے والدین کے دوستوں کا خیال رکھتے ہیں اور ان سے حسن سلوک کرتے

رہتے ہیں ۱۷ منہ ۱۷ منہ ۱۷ منہ

وَلَقَدْ أَمَرْنَا رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرََهَا بِبَيْتٍ فِي
الْجَنَّةِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَدْخُلَ الشَّاءُ
تَمَّ يَهْدِي فِي خَلَّتِهَا مَهْمَا -

باب ۵۷۱ فَنُصِّلَ مَنْ يُحِبُّ يَتِيمًا -

۹۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ
هَكَذَا وَقَالَ يَا صَبِيْعُ السَّبَابَةِ
وَالْوَسْطَى -

باب ۵۷۲ السَّاعِي عَلَى الْأَمْرِ مَلَكٌ -

۹۴۷- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ مَعْمَرَانَ بْنِ سَلِيمٍ يَدْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ
مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَمْرِ
وَالْيَسْكِينُ كَالْمَجَاهِدِ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ لَمْ تُنَارِ وَيَقُومُ
اللَّيْلَ -

۹۴۸- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّبْلِيِّ عَنْ أَبِي الْفَيْثِ مَوْلَى
بْنِ مَرْثُجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

بِیَحْیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کا اکثر ذکر کیا کرتے اور کہتے تھے
آپ کو یہ بھی حکم دیا تھا کہ خدیجہ کو بہشت میں ایک گھر کی بشارت دیں جو غزلار
مونی کا ہے اور آنحضرت کبھی بکری کاٹتے پھر اس میں سے خدیجہ کی دوستوں
کو حصہ بھیجتے -

باب ۵۷۳ یتیم کو پالنے والے کی فضیلت -

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالغفری
بن ابی حازم نے کہا مجھ سے والد نے کہا میں نے سہل بن سعد سے سنا
انہوں نے آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ بنے قرایا میں اور
یتیم کا پرورش کرنے والا دونوں بہشت میں اس طرح (قریب قریب)
ہونگے آپ نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا

باب ۵۷۴ یتیم کی پرورش کرنے والے کا ثواب

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک
نے انہوں نے صفوان بن سلیم سے (جو تابعی ہیں) وہ اس حدیث کو (سنا)
روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین اور یتیم
کے لیے کوشش کرنے والا درمیں جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہے یا
اس شخص کی برابر ہے جو ہر روز دن کو روزہ رکھتا ہے اور (ہر) رات کو
عبادت میں کھڑا رہتا ہے -

ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک
نے انہوں نے ثور بن زید ذیلی سے انہوں نے ابو الغیث سے جو ابن مطیع
کا غلام تھا اس نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے یتیموں اور یتیموں کی پرورش اور انکی ہجرہ گری بڑی عبادت ہے جہاد کے برابر اس میں ثواب ہے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کو جہاد کا موقع شکل سے مل سکتا ہے اس لیے
ان کو لازم ہے کہ ہر برکت میں مسلمان یتیموں اور یتیموں کے لیے ایک ایک یتیم خانہ بنائیں اور ساری بستی کے مسلمان مل کر اس میں تعاوناً چندہ حسب استطاعت
دیا کریں جو مسلمان مفلس مر جائے اس کی ہجرہ یا یتیم اولاد کو کئی درہم پرورش اور معاش نہ ہوا اس کی پرورش کریں اس کے ساتھ یتیم خانہ میں ایک واعظ ایک
مدرس بھی مقرر کریں واعظ دیان وعظو نصیحت سے اور مدرس دین کی کتابیں پڑھا کر ان یتیموں کو عقاید اور احکام شریعہ کی تعلیم کرے اس سے بڑھ
کر کر رہا ہوتا اور ثواب کا کام نہیں ہے ۱۲ منہ - اللہم اغفر لکاتبہم ولوالدہما والمؤمنین - اجمعین یا رب الطہین - آمین

عَلَيْهِ رَسَلَهُ مَثَلُهُ۔

بَابُ ۲۷ السَّاعِي عَلَى الْمُسْكِينِ۔

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْأَغِيثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاحِبُهُ قَالَ يَشْكُ الْأَعْيُنُ كَالْفَأْتِمِ لَا يَفْخَرُونَ وَلَا يَفْخَرُونَ وَلَا يَفْخَرُونَ۔

بَابُ ۲۸ رَحْمَةُ النَّاسِ وَالْمَيْقِيمِ۔

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا مَسَدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي خَلَّابَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ مَالِكُ بْنُ الْأَعْوَرِ يَث قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَعْنُ شَبِيهَةً مُتَقَارِبُونَ فَأَقْدَنَا عِنْدَهُ عَشْرَ بَيْنَ لَيْلَةٍ فَلَقَنَّا أَنَا اسْتَقْنَا أَهْلَنَا دَسَلْنَا عَنْ تَرْكِنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَا أَن كَانَ رَفِيقًا نَحْبِبُهُمَا فَقَالَ أَسْأَلُكُمْ أَلَا أَهْلِيكُمْ فَعَلِمْتُهُمْ وَمَرَدُّهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوهُنَّ أُمْنِي وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنَنَّكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَبْعَثْكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

۹۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ

سَبِيحِي حَدِيثَ نَقْلَ كَلِمَةٍ

بَابُ ۲۹ الْمُسْكِينِ وَالدُّعَاءِ جَوَلِ كَرْنِ وَالِدَا

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قنبری نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالک نے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابو الغیث سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا ڈول اور محتاجوں کی خبر گیری کرنے والا درجہ میں اس شخص کے برابر ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہو قنبری کو اس میں شک ہے امام مالک نے (اس حدیث میں) یہ بھی کہا تھا اس شخص کے برابر جو نماز میں کھڑا رہتا ہے ٹھکتا ہی نہیں اور اس شخص کے برابر رکھے جاتا ہے افطار ہی نہیں کرتا۔

بَابُ ۳۰ اَدْمِیُّوْلٍ وَالدُّعَاءِ جَوَلِ سَبِیْحِی رَحْمِی

ہم سے مسد نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن علیہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ابو سلیمان مالک بن حویرث (صحابی) سے انہوں نے کہا ہم جب اپنے ملک سے مدینہ میں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) پاس آئے اس وقت ہم لوگ نوجوان قریب قریب ایک ہی عمر کے تھے ہم میں راتوں تک آپ کے پاس ٹھہرے رہے پھر آپ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ہم کو اپنے عزیزوں سے ملنے کا شوق ہے آپ نے ہم سے پوچھا تم اپنے عزیزوں میں کن کن کو (اپنے ملک میں) چھوڑ کر آئے ہو ہم نے بیان کر دیا آپ بہت نرم دل اور رحم والے تھے آپ نے فرمایا بس اب اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ وہاں اپنے ملک والوں کو (دین کی باتیں) سکھلاؤ ان کو حکم کرو اور جس طرح تم نے مجھ کو دیکھا اس طرح نماز پڑھتے رہو جب نماز کا وقت آیا کرے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو تم میں (عمر میں) بڑا ہو وہ امامت کرتے۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک

۱۔ ہر سرور ہے پہلی ہدایت رسول ہے ۱۲۸۷ھ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو تم میں ہیں وہاں ہم زیادہ رکھتے ہو وہ امامت کرے کیوں (باز پڑھنا چاہیے)

عَنْ سَيِّحٍ مَوْلَى ابْنِ بَكْرِ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ التَّمَانِ
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا سَجُلٌ يَتَيْتِي بِطَرِيقٍ إِشْتَمَلَكِيهِ
الْعَطَشُ فَوَجَدَ يَحْمَرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ
فَإِذَا كَلْبٌ يَلْمُهُ يَأْكُلُ الثَّغْوِيَّ مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ
الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ
النَّارِ كَانَ بَلَغَ فِي فَنَزَلَ إِلَيْهِ فَنَمَلَهُ حَقًّا ثُمَّ
أَمْسَكَهُ بِفِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَفَقَرَهُ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنَافِي إِلَهُائِهِمْ أَجْرًا
فَقَالَ فِي كُلِّ ذَاتٍ كَيْدٌ ذُكِبَ أَجْرٌ -

۹۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الشَّهْرِهَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوةِ اللَّهِمَا سَأَحْبَبُنِي وَحَمْدًا
وَلَا تَرْجُمُ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ حَبَّبَتْ
وَأَسْعَا يُرِيدُ رَحْمَةً اللَّهِ -

۹۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَّا عَنْ
عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُكَ يَقُولُ سَمِعْتُ التَّعْمَنَ بْنَ
بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَدَاخُلِهِمْ وَتَوَادُّهِمْ
وَلَمَّا طُفُوهُمْ كَشَلَّ الْجَسَدُ إِذَا اشْتَكَى عَضْرًا

نے انہوں نے سہمی سے جو ابو بکر کے غلام تھے انہوں نے ابو صالح روغن فرشت
سے انہوں نے ابو ہریرہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص
مستے میں جا رہا تھا اس کو سخت پیاس لگی پھر ایک کنواں ملا تو وہ اس میں
اترا پانی پیاجب باہر نکلا دیکھا تو ایک کتا پیاس کے مارے (پانی نہیں ملتا
تو کھیر چاٹ رہا ہے اس نے اپنے دل میں کہا اس کتے کو بھی پیاس سے
وہیسی ہی تکلیف ہوگی جیسے مجھ پر گزرو چکی ہے آئندہ پھر کنوئیں میں اترا اور
اپنے موزے میں پانی بھر کر منہ میں اس کو تمام کر ادھر چڑھا کتے کو پانی پلایا
اللہ تعالیٰ نے اس کے کام کی قدر کی اس کو بخش دیا لوگوں نے عرض
کیا یا رسول اللہ ہم کو جانوروں پر بھی رحم کرنے میں نواب ملے گا آپ نے
فرمایا ہر نازہ کلیجے والے پر نواب ملے گا -

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے
زہری سے کہا مجھ کو ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے کہ ابو ہریرہ نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے
اتنے میں ایک گنوار زفدانو بیہرہ یا اقزاع بن حابس (نماز ہی میں دُعا
مانگنے لگا یا اللہ مجھ پر رحم کر اور محمد پر بس اور کسی پر مست کہ حب تک نفرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اس گنوار سے منہ مایا ارے
تو نے کشادہ کو (یعنی اللہ کی رحمت کو جو کشادہ ہنسی) تنگ کر
دیا -

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے
عامر سے انہوں نے کہا میں نے نعمان ابن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان سب مل کر ایک دوسرے
پر رحم کرنے اور دوستی رکھنے اور مہربانی برتنے میں ایک جسم کی طرح ہیں
جسم میں ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارے اعضا کو پین نہیں پڑتا

(بقیہ صفحہ سابقہ) کہ یہ سب رنگ علم میں برابر تھے سب میں دن تک آپ کی محبت میں رہ چکے تھے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ۵۷۳) لیجئے جس میں جان بے دم کرنے
سے اس کو آرام دینے سے ۱۲ منہ

تَدَا عَلِيَّ لَهُ سَائِرُ حَسَبِهِ بِالسَّهْرِ وَالْحَتَّىٰ-

۹۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو أُمُوكَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ.

۹۵۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَمْرَةَ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمُ.

بَابُ ۵۱ لَوْصَاقِ الْبَاغِ وَأَقْوَالِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَعْبَدُوا اللَّهَ وَلَا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا يَا أُولَ الْأَرْذَالِ دِينِ إِحْسَانًا إِلَى قَوْلِهِ مُحَمَّدًا لَا تَغْوُوا ۹۵۲- حَدَّثَنَا إسماعيل بن أبي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عِيسَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ يُوَعِّدُنِي جَبْرِئِيلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُؤْتِينِيهِ.

۹۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا بَرْزُؤُ بْنُ ذَرِيحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نِينَد نبی آتی بخار چڑھاتا ہے۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان اگر کوئی (میمہ دار) درخت بچائے پھر اس میں سے کوئی آدمی کھائے یا جانور اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا محمد سے زید بن وہب نے کہا میں نے جریر بن عبد اللہ بن جلی سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (دوسروں پر) رحم نہ کرے گا پر دوسرا بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔ باب ہمسایہ کے حقوق کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے سورۃ نساء میں فرمایا اللہ کو جو اس کا شریک کسی کو مت بناؤ ماں باپ سے اچھا سلوک کرو غیر ایت فقال غور اتمک۔

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا محمد سے ابی مالک نے انہوں نے اسماعیل بن سعید انصاری سے کہا محمد کو ابو بکر بن محمد نے خبر دی انہوں نے عرو سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جبریل برابر محمد کو ہمسایہ کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتے رہے یہاں تک کہ میں سمجھا اب اس کو وارث بھی بنائیں گے۔

ہم سے محمد بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عمر بن محمد نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (محمد بن زید) سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵ مطلب یہ ہے کہ اس طرح ایک مسلمان کو اگر تکلیف ہو تو وہاں بھر کے مسلمانوں کو اس وقت تک چینی نہ مانا چاہیے جب تک اس کی تکلیف رفع نہ کر دیں ۱۶ منہ ۱۷ اس آیت میں ذکر ہیں کہ قرابت دار ہمسایہ اور غیر ہمسایہ دونوں سے اچھا سلوک کرو ۱۸ منہ ۱۹ اور عزیزوں کی طرح ہمسایہ ترکہ کا بھی مستحق ہوگا ۲۰ منہ ۲۱

نے فرمایا جبریلؑ برابر مجھ کو ہمسایہ کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتے رہے
آخر میں سمجھا اب اس کو وارث بھی بنادیں گے۔

باب جس شخص کی تکلیف سے ہمسایوں کو ڈر ہو وہ کیسا گنہگار ہو گا قرآن
شریف میں جو یوں لکھیں ہے اس کا معنی ان کو ہلاک کر ڈالے مولیٰ بلاکت۔

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی زئب نے
انہوں نے سعید سے انہوں نے ابو شریح سے کہ اُن حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پروردگار کی قسم، پروردگار کی قسم، پروردگار کی قسم وہ شخص،
کبھی (کبھی) مسلمان نہیں ہے جس کے ہمسایوں کو اس سے (بجائے آرام
کے) ایذا ہی کا ڈر ہو عاصم کے ساتھ اس حدیث کو شباہ اور اسد بن
موسیٰ نے بھی روایت کیا ہے اور حمید بن الاسود اور عثمان ابن عمر اور ابو
بن حیان اور شعیب بن اسماعیل نے اس حدیث کو ابن ابی زئب سے
یوں روایت کیا ہے انہوں نے مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ
(رضی اللہ عنہ) سے

باب کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کو ذلیل نہ سمجھے
ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث
بن سعد نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں
نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مسلمان عورت کوئی
ہمسائی اپنی ہمسائی کی حقارت نہ کرے اگر وہ (حشر میں) ایک بکری
کا کھڑ بھیجے۔

باب جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ ہمسایہ
کو نہ ستائے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الالحوص نے
انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ

مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِيْنِي بِالْجَارِ حَتَّى
ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورِثُهُ

بَابُ ۵۸۱ اِنْحَمِ مِنَ الْاَيَّامِ جَارَكَ بِوَالِقَةٍ
يَوْمَ تَهْتِ يَهْلِكُ مِنْ مَوْتِكَ مَهْلِكًا

۹۵۲- حَدَّثَنَا عاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ
زَيْبٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ
وَاللَّهُ لَا يُؤْمِنُ قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي
لَا يَأْمَنُ جَارَكَ بِوَالِقَةٍ تَابِعَهُ شَبَابَةٌ وَاسْتَدْبُرَهُ
مُوسَى وَقَالَ حَمِيدُ بْنُ الْأَسودِ وَعَاصِمُ بْنُ
بْنِ عَمْرٍو وَابُو بَكْرٍ بْنُ عَيَّاشٍ وَشُعَيْبُ بْنُ الرَّسْحَنِ
عَنْ ابْنِ أَبِي زَيْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

بَابُ ۵۸۱ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَكَ لِجَارَتِهِمَا

۹۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا
الْثَّيْتُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ الْمُقْبَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمَاتُ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَتَكَ لِجَارَتِهَا
وَلَوْ فِي بَيْنِ شَاةٍ

بَابُ ۵۸۲ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلَا يُوْجِرُ جَارَكَ

۹۵۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابُو الْأَحْوَسِ
عَنْ ابْنِ حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

اے ہر ایک حدیث میں بروایت کاغذ آیا تو امام بخاری نے ان دونوں نقلوں کی بھی جن کا مادہ وہی ہے تفسیر کردی ۱۲۷۵ھ جلد ۱۲ ابو شریح کے انہوں نے
ابو ہریرہؓ کا نام یا ۱۷۸۵ھ ایسا لکھ دیکے جس سے اس کی حقارت نکلے ۱۲۷۵ھ بکری بکری بکری

سید بن ابی بردہ نے ابن ابی موسیٰ اشعری نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سید
 (علاء) ابو موسیٰ اشعری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر
 صدقہ کرنا لازم ہے لوگوں نے کہا اگر مقدور نہ ہو آپ نے فرمایا ہاتھوں سے
 محنت کر کے اپنے یمن نالندہ پہنچائے اور خیرات بھی کرے لوگوں نے کہا
 اگر یہ بھی نہ ہو سکے یا نہ کرے آپ نے فرمایا دوسرے عاجز محتاج کی مدد کرے
 انہوں نے کہا اگر یہ بھی نہ کرے تو آپ نے فرمایا اچھی بات کا حکم کرے،
 انہوں نے کہا اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا برائی سے بچا رہے اس میں بھی
 صدقہ کا ثواب ملے گا۔

باب خوش کلامی کا ثواب ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے روایت کی کہ نیک بات کرنے میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

ہم سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عمرو
 نے خبر دی انہوں نے غنیمہ سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا اے
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا پھر
 دوزخ کا ذکر کیا اس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا شعبہ نے کہا دوبار میں تو نشک نہیں
 پھر فرمایا تم دوزخ سے (صدقہ دیکر) چھو اگر کچھ نہیں ملتا تو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے
 کہ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی ملائم بات کہہ کر سے۔

باب ہر کام میں نرمی اور اخلاق عمدہ، چیز ہے

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ ادیسی نے بیان کیا کہ ہم سے ابراہیم
 بن سعد نے انہوں نے صل بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں
 نے عروہ بن زبیر سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کچھ بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم پاس آئے اور (مردوں) کیا کہنے لگے (السا) علیکم (یعنی تم مرد) حضرت
 عائشہؓ کہتی ہیں میں ابی کی بات سمجھ گئی میں نے جواب دیا وعلیکم السام
 واللعنة (تم ہی مرد پھٹکار) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بْنِ ابْنِ بَرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي
 عَنِ جَدِّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ مَدَقَّةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ
 فَلْيَعْمَلْ يَدَيْهِ فَيَنْفَعَهُ نَفْسَهُ وَيَصَدَّقَ قَالُوا
 فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَدَّكُمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْسُ
 ذَ لِحَاجَةِ الْمُسْكِينِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ
 فَيَأْمُرُ بِالْغَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ فَإِنْ لَمْ
 يَفْعَلْ قَالَ فَيَمْسُكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّ لَهُ مَدَقَّةً
بَابُ طِبِّ الْكَلَامِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ
 ۵۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي
 عَمْرُو بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَ
 اسْتَسَاحَ بِوَجْهِهِ ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَاسْتَسَاحَ
 بِرَجْلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا اسْتِسَاحَ ثُمَّ قَالَ
 انْقَوِ النَّاسَ وَكُلُوا مِنْ شَيْءٍ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ
طَيِّبَةٍ۔ بَابُ السَّرَفِ فِي الْأَمْرِ وَالْعَمَلِ

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
 إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
 عَمْرِوَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ
 قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَرَّبَتْهُمَا فَقُلْتُ وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَ

۵۔ بقول شیعہ عروہ بن زبیر سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کچھ بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا لیکن تیسری بار میں شک ہے ۱۱۔ منہ سے
 ہر کلام بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے ۱۲۔ منہ سے معلوم ہوا عورت غیر غم مرد سے بات کر سکتی ہے ۱۳۔ منہ سے

پیکسوں بارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع التہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا۔

باب ۵۸۱ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً
حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ تَمِيمٌ وَنَجَّاهُ مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً
سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا كَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
مُقِيمًا كِفْلٌ مِنْهَا نَصِيبٌ قَالَ أَبُو مُوسَى وَكُفْلَيْنِ
أَجْرَيْنِ بِالْحَبَشِيَّةِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء میں) جو شخص اچھی سفارش کرے
کرے اس کو بھی ایک حصہ اس کے ثواب ملے گا۔ اور جو شخص بری سفارش
کرے اس کو بھی ایک حصہ اس کے عذاب سے ملے گا اور اللہ تعالیٰ ہر
چیز پر نگہبان ہے۔ کفل کا معنی اس آیت میں حصہ۔ ابو موسیٰ نے کہا کفیلین
حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی دو اجر۔

۹۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا
أَبُو اسْمَاعِيلَ عَنْ بَرِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي
مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ
إِذَا نَظَرَ السَّائِلَ أَوْ صَاحِبَ الْحَاجَةِ قَالَ
اشْفَعُوا فَلْتَرْجُوا وَلِيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے انہوں
نے برید سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے پاس کوئی سائل یا
ضرورت والا آتا تو آپ (صحابہ سے) فرماتے تم بھی سفارش کرو تم کو ثواب
ملے گا۔ اور اللہ کو تو جو منظور ہے وہ اپنے پیغمبر کی زبان سے حکم دے گا

۱۔ اس کو ایمان قائم نہ دیا اس لئے کہ وہ اس کو تو جی ہو کہم الہی ہے مگر اگر تم کسی محتاج یا ضرورت والے کی سفارش کرو گے تو تم کو اس کا اجر ملے گا
گا اگر اس کا مطلب پورا نہ ہو اور ادیاء اللہ نے ارباب حاجات کی مطلب براری اور سفارشات میں ہمیشہ کوشش کی ہے۔ یہاں تک کہ دنیا و دین کے
کے پاس جانا بھی انہوں نے قبول کیا ہے مگر اس غرض سے کہ حاجت مندوں کے حاجات پورے ہوں اور ان کو سفارش کا ثواب ملے اپنی ذاتی غرض سے کہ
وہ کہیں دنیا و دین کے پس نہیں جاتے اور حرام کے دوش اپنے ذاتی مطالب اور اغراض کے لئے دنیا و دین کے دلائل پر کھنٹے رہتے ہیں وہ دوش نہیں ہیں
مکان اور فریبی ہیں خدا ان سے پائے رکھے کہتے ہیں کہ میں ایک بزرگ تھے وہ ایک فریبی سلطان کی مطلب براری کے لیے ایک قلاب کے پاس گئے جو راضی تھا
اس نے دے دیا کہ یہ اس وقت فرصت نہیں ہے وہ بزرگ لوٹ کر چلے آئے دوسرے دن پھر گئے پھر یہی جواب ملا اس طرح سات دن تک اس نے دوشایا
انہیں اس وقت میں جب یہ بزرگ پھر گئے تو اندر سے باوازد بند کھینے لگا یہ فقیر کتا ہے جیسا ہے کہ بار بار میں اس کو پھیر دیتا ہوں لیکن اس کو شرم نہیں آتی پھر ان
موجود ہوتا ہے جو موجب یہ اندر گئے تو کمال بشارت اس سے ملا کہ اس کی بے اعتنائی کا ذرا بھی حال ان کے چہرے پر نہ تھا چلتے وقت کہنے لگے
کہ آپ میرے بار بار آنے سے عفا نہ ہوں میں تو ایک کتا ہوں اگر سب آپ اس کو دھکا دیں گے تو میں نہیں ماننے کا چلا جائے گا پھر سب بدلے تو لیا اٹھا اس قلاب پر ان کے کلام کا یہی
تاثیر ہوئی کہ اس سبب میں دوش پر گیا اس کو ان کے حق پر کہہ کر مذتقیہ کا احوال ہوا انہوں نے گلے سے لگایا اور کہا تم نے کوئی تفسیر نہیں کی میں معاف کروں بلکہ پھر پر
احسان کیا اگر تم بار بار پھر کر دے پھر کرتے تو کتا قلاب کہیں دق قلاب اس فریب کا مطلب پورا کر دو قلاب نے قلاب اس فریب کا کام نکال دیا اور وہ دعا دیتے چلے گئے ۱۲۸۰

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سخت گو اور بد زبان نہ تھے۔

ہم سے حفص بن عمرؓ نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو اہل سے سنا کہا میں نے مسروق سے سنا انہوں نے کہا عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے قتیبہ بن سعیدؓ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا جب عبد اللہ بن عمروؓ معاویہؓ کے ساتھ کوفہ میں آئے تو ہم ان کے پاس گئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہنے لگے آپ سخت گو اور بد زبان نہ تھے۔ اور یہ بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہابؓ نے انہوں نے ابوبختیاریؓ سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی مہیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا یہود (مردود) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے۔ السلام علیکم (یعنی مردود) حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم مردود اللہ تم پر لعنت کرے اللہ کا غضب تم پر اتنے آنحضرت نے فرمایا عائشہؓ ٹھہر زمی اور ملاحت اختیار کر اور سختی اور بد زبانی سے پرہیز رکھ حضرت عائشہؓ نے کہا آپ نے ان مردودوں کی بات نہیں سنی آپ نے فرمایا تو نے میرا جواب نہیں سنا انہوں نے جواب دیا کہ یہ کہنا تھا میں نے وہی ان پر پھیر دیا آپ نے وہی کہ فرمایا تھا اور بات یہ ہے کہ میری بددعا ان کے اوپر اثر کرے گی قبول ہوگی۔ ان کی بددعا مجھ پر قبول نہیں ہونے کی۔

ہم سے اصعب بن فرج نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن زب نے خبر دی کہ ہم کو ابوسبیٰ فلیح ابن سلیمان نے انہوں نے حلال بن اسلمہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے

باب ۵۸۹ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجِحًا وَلَا مُتَفَحِّشًا۔

۹۴۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَمْعَةَ أَبِي أَرْثَرٍ سَمِعْتُ مَسْرُودًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَرِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُودٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ دِينَ قَدِمَ مَعَهُ مُعَاذِيٌّ إِلَى الْكُوْفَةِ فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاجِحًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا۔

۹۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَبِي بَرْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودًا أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمْ اللَّهُ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكَ بِالرُّقْنِ وَإِيَّاكَ وَالْعَنْفُ وَالْفَحْشُ قَالَتْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيَسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُجَابُ لَهُمْ فِي

۹۴۸۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ دَهَبٍ أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى هُوَ ذُو يَحْيَى عَنْ سَلَمَةَ عَنْ حَلَالِ بْنِ اسْمَاءَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا وَلَا لَعَنًا كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمُعْتَبَرَةِ مَا لَهُ تَرْبَ جَيِّتُهُ.

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّكَيْلِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ لَجَلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ نَأَلَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّنْ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّعْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَنَى عَهْدِي نَبِيٍّ فَحَاشَا أَنْ شَتَرَ النَّاسَ عِنْدَ اللَّهِ مَزْنَةً يَوْمَ يُفْعَلُ مَن تَرَكَ النَّاسَ انْقَاءً شَرًّا.

بَابُ ۵۹ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ وَالْيَمِينَةِ مِنَ الْبُخْلِ وَقَالَ ابْنُ عَجَّازٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي سَرْمَصَانٍ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ لَنَا بَلْغَاءُ مَبْعُوثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خِيَرَةَ أَسْرَكُ رَأَى هَذَا الْوَادِي فَاسْمَعُ مِنْ

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گالی باز اور سخت گو بد زبان لعنت کرنے والے نہ تھے۔ اگر کبھی آپ کو ہم میں سے کسی پر غصہ آتا تو صرف اتنا فرماتے۔ اس کو کیا ہو گیا۔ اس کی پیشانی میں خاک لگے۔

ہم سے عمرو بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن سوائے نے کہا ہم سے روح بن قاسم نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے ایک مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی آپ نے فرمایا کیا بڑا آدمی ہے جب وہ (اندر آن کر) بیٹھا تو اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کھل کر خندہ پیشانی سے ملے جب وہ چلا گیا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے تو پہلے اس کو دیکھتے ہی یوں فرمایا تھا۔ کیا بڑا آدمی ہے پھر آپ اس سے کھل کر بخندہ پیشانی کیوں ملے آپ نے فرمایا، عائشہؓ تو نے کب مجھ کو بد زبان کرتے ہوئے پایا سب سے بڑا آدمی اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ ہوگا جس کی بدی سے لوگ ڈر کر اس کی ملاقات چھوڑ دیں۔

باب خوش خلقی اور سخاوت کا بیان بخیل کی برائی اور ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھی اور رمضان کے مہینے میں تو اور سب دلوں سے زیادہ سخاوت کرتے تھے اور ابوذر غفاریؓ کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی (نہیس) سے کہا تم ذرا سوار ہو کر اس ملک میں (یعنی مکہ میں) جاؤ اور اس شخص کی پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں۔ باتیس

۱۔ پس ہیں آپ کی خوبی تھی اس کے سوا آپ نے کسی کو گالی دی نہ کسی کو سخت سخت کہا ۱۷ منہ ۱۷

۲۔ یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی غیبت کیسے کی حالانکہ غیبت سخت گناہ ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا یہ فرمایا غیبت مذموم نہیں ہو سکتا جب اس سے دوسرے مسلمان کو بھلا منظور تھا کیونکہ انہما الاعمال بالنیئۃ اگر واقع میں کوئی آدمی خریبی یا مکار ہو اور یہ خبر ہو کہ مسلمان اس کے قریب ہیں اگر نقصان اٹھائیں گے تو اس کا عیب ان سے بیان کر دینا تاکہ وہ اس کی شر سے بچے رہیں داخل غیبت مذموم نہیں ہو سکتا بلکہ واجب ہوگا ۱۸ منہ ۱۸ یہ حدیث موصلاً اور پکڑی ہے ۱۷ منہ ۱۷

قَوْلِهِ فَرَجَهُ فَقَالَ رَأَيْتُمْ يَا مَعْزِيَّةُ كَارِهِ
الْأَخْلَاقِ -

۹۴۰- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا هُوَ
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ
وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ
ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَنطَلَقَ النَّاسُ قَبْلَ الصُّبْحِ فَاسْتَفْهَمُوا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَلِكَ النَّاسُ إِلَى الصُّبْحِ
وَهُوَ يَقُولُ لَنْ تَرَوْا عَلِيًّا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لَبَنِي طَلْحَةَ
عَرَبِيٍّ مَا عَلَيْهِ سُرُجٌ فِي عُنُقِهِ سَيُفْتُ فَقَالَ لَقَدْ
وَجَدْتُهُ بَحْرًا أَوْ رَأَيْتُهُ لَبَحْرًا -

۹۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ
مَا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ
قَطُّ فَقَالَ لَا -

۹۴۲- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
الْأَعَشَى قَالَ حَدَّثَنِي شَيْقِقٌ عَنْ مَسْرُودٍ قَالَ
كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَحْدِثُنَا
إِذْ قَالَ لَمْ يَكُنْ مِنْ مَوْلَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

من کہ تو آؤ (وہ کہ میں آئے) اور لوٹ کر گئے تو (ابو زید سے کہنے لگے) وہ
صاحب تو اچھے اخلاق کا حکم دیتے ہیں۔

ہم سے عمر بن عون نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن نید نے انہوں
نے ثابِت سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ سخی
اور سب سے زیادہ بہادر (حجری) تھے ایک رات ایسا ہوا مدینہ
کے لوگ (کچھ آواز سن کر) دشمن کے ڈر سے گھبرا گئے۔ اور آواز
کی طرف چلے (خبر لانے کو) کیا دیکھتے ہیں سامنے سے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم لوٹے آ رہے ہیں۔ آپ ان سے پہلے ہی آواز کی طرف
روانہ ہو گئے تھے۔ فرماتے جاتے ہیں کوئی ڈر کی بات نہیں آپ ابو طلحہ
کے گھوڑے (مندوب) پر سوار تھے تنگی پیچھے پر اس پر زین بھی نہ تھا اور
گلے میں تلوار لٹک رہی تھی پتھر یا یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے (ایسا تیز اور
بے تکان جانا ہے)۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں
نے محمد بن منکدر سے انہوں نے کہا میں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کسی نے کچھ مانگا تو آپ نے نہیں
نہیں کی بلکہ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے والد نے
کہا ہم سے امش نے کہا مجھ سے شقیق نے انہوں نے مسروق سے
انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن عمرو کے پاس بیٹھے تھے وہ ہم سے
حدیثیں بیان کر رہے تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۱۔ یہ روایت بھی غول کے ساتھ اور مرمر لا گریجی ہے ۱۷۱ منہ ۱۷۱ پہلے گھوڑا بالکل مٹھا تھا جب آپ سوار ہوئے تو ۱۷۱ منہ ۱۷۱ اصول فضائل
جو آدمی کو کسب اور دیانت اور محنت سے حاصل ہو سکتے ہیں تین ہیں عفت اور شجاعت اور سخاوت اور حسن و جمال یہ فضیلت دہنی ہے تو آپ
کی ذات مجرمہ کائنات فطری اور کسبی تھی سبحان اللہ آخر عمر ان ہمدارند تو تنہا داری ۱۷۱ منہ ۱۷۱ یہ آپ کی مروت کا حال تھا بلکہ اگر ہوا تو اسی وقت
دسے یا دہنہ اس سے وعدہ فرماتے کہ میں ہنقریب چھ کو دوں گا اطمینان رکھ ۱۷۱ منہ ۱۷۱

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْشَا وَلَا مُتَعَشِّشًا ۖ إِنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَحْلَاكًا۔

۹۷۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ فَقَالَ سَهْلٌ لِقَوْمٍ تَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شِمْلَةٌ فَقَالَ سَهْلٌ هِيَ شِمْلَةٌ مُنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْسُوكَ هَذِهِ فَاخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَلَبَسَهَا فَرَأَاهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ فَاكْسُوبُهَا فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاهِيًا أَصْحَابُهُ قَالُوا مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ أَيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْئَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعُهُ فَقَالَ سَأَلْتُ بَرَكَتَهَا حِينَ لَبَسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي أَكْفَنُ فِيهَا۔

فحش گو بد زبان نہ تھے کہ گلابیاں منہ سے نکالیں (آپ فرمایا کرتے تھے تم میں لپچے وہی لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں)

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عسلاں (محمد بن مطرف) نے کہا محمد سے ابو حازم نے بیان کیا کہا انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بردہ لے آئی سہل نے لوگوں سے پوچھا تم جانتے ہو بردہ کسے کہتے ہیں لوگوں نے کہا شملہ سہل نے کہا ہاں ننگی جس میں حاشیہ بنا ہوتا ہے۔ غیر وہ عورت کہنے لگی یا رسول اللہ میرے میں آپ کو پہنانے کے لیے لائی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت ننگی کی احتیاج تھی آپ نے لے لی اور پہن لی آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص (عبدالرحمن بن عوفؓ) نے یہ ننگی آپ کو پہنے دیکھ کر کہا یا رسول اللہ کیا عمدہ ننگی ہے یہ محمد کو عنایت فرمائیے آپ نے فرمایا اچھا لیو جب آپ مجلس سے اٹھے (اور اندر جا کر وہ ننگی نہر کے عبدالرحمن کو بھیج دی) تو لوگوں نے ان کو طاعت کی ان سے کہا تم نے اچھا نہیں کیا۔ تم جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ننگی کی احتیاج ہے۔ اس پر تم نے آپ سے کاجے کو مانگی تم جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رو نہیں کرتے عبدالرحمن نے کہا میں نے یہ ننگی کچھ پہننے کے لیے نہیں مانگی بلکہ برکت کے خیال سے مانگی چونکہ آپ اس کو پہن چکے تھے میری غرض یہ تھی کہ میرا کفن اس ننگی میں کیا جائے۔ یو۔

۱۔ ہمارے مرشد مولانا فضل الرحمن صاحب کا قاعدہ تھا لوگ صد ہا طرح کے تحائف اور ہداایا آپ کے واسطے لاتے ہیں بھی جب کیا تھا تو ضرور تھا ان کے ایک ننگی بھی لے گیا تھا اس کو دیکھ کر کہنے لگے بھائی یہ تمہو خوب لائے اور اپنے خادم جان محمد سے فرمایا دیکھو یہ ننگی اندر چھپا کر کھو یہ میں پہنوں گا کسی کو دینا نہیں میں آپ کے پاس سے اٹھ کر آیا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسند میں ایک مسافر شیخ محمدی اترے ہوئے تھے وہ ننگی ان کے ہاتھ میں ہے میں نے پوچھا یہ تم کہاں سے لائے انہوں نے کہا ابھرتو ملتا صاحب نے مجھ کو بوا اور یہ ننگی عنایت فرمائی معلوم ہوا کہ مرانا صاحب لوگوں کا دل خوش کرنے کے لیے فرماتے تھے کہ یہ فقر بہت عمدہ ہے خاص میں پہنے یہ لکھوں گا پھر جب وہ چلے جائے تو اس کو بھی تقسیم کر دیتے گھنڑی میں ہیں دو بڑے کپڑوں کے رہتے ایک تو بدن میں ایک دھوپ کے پاس اس سے زیادہ جتنے پار پہنے اور لٹا دیتے اور ہدایا بھی آتے وہ سب غراوا اور مسافروں کو تقسیم کیے جاتے ۱۲۸ھ سے حافظ نے کہا اس حدیث کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲۸ھ

۹۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَاهُ يَرْوَاهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّوْمَانُ يَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُكْفَى الشَّعْءُ دَيْكُ نَرُ الْهَرْجِ قَالُوا وَ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ

۹۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعَ سَلَامَ بْنَ مَسْكِينٍ قَالَ سَمِعْتُ نَابِتًا يَقُولُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ نَمَا قَالَ لِي أَفِ وَلَا لَمْ صَنَعْتُ وَلَا آلا صَنَعْتُ

بَاب ۵۹۱ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ
۹۷۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَعُ فِي أَهْلِهِ قَالَتْ كَانَ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ نَادَا أَحْفَرْتِ الصَّلَاةَ فَأَمَرَنِي الصَّلَاةَ
بَاب ۵۹۲ الْحَقَّةُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَنِي حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أُبَيْنِ جَاهِيحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے حمید بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ جلدی جلدی گزرنے لگے گا۔ (یعنی غفلت کی وجہ سے خبر نہ ہوگی عمر گزر جائے گی) اور دین کا علم دنیا میں کم ہو جائے گا۔ اور دلوں میں بغی سہا جائے گی۔ اور ہرج بہت ہو گی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج سے کیا مراد ہے۔ آپ نے فرمایا خون ریزی خون ریزی۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے سلام بن مسکین سے کہا میں نے ثابت سے سنا کہ مجھ سے انس نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے دس برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اس مدت میں آپ نے مجھ سے اُن کا کلمہ نہیں فرمایا۔ نہ یہ فرمایا تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نہیں کیا
باب آدمی گھر میں کیا کرتا ہے۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا اپنے گھر کے کام کاج کرتے رہتے اور کیا کرتے جب نماز کا وقت آتا تو نماز کیے اٹھتے۔

باب نیک آدمی کی محبت اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہ ہم سے ابوصام نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی

۱۔ رگ دنیا کے دھندوں میں پھنس کر قرآن وحدیث کی تحصیل چھوڑ دیں گے ۱۲ منہ ۱۲ ہر شخص کو دولت جوڑنے کا خیال ہو گا ۱۳ منہ ۱۳ ایک بادشاہت دوسری بادشاہت پر چھٹے کی ڈائیوں کا میدان گرم ہو گا ۱۴ منہ ۱۴ جو عربی میں جھڑکی کا کلمہ ہے ۱۵ منہ ۱۵ جہان اللہ سے منق اور اس قدر مہر اور وقار صاف نبوت کی دلیل ہے ۱۶ منہ ۱۶ دوسری سردایت میں ہے کہ آپ سوا بار بار سے خود سے آتے اور پناہ خواہوں تک پیتے ۱۷ منہ

عَنْ تَائِفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانَا فَاحْبِبْهُ نَجِّبْهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانَا فَاحْبِبُوهُ فَيَحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوَضَّعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ -

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرتؐ سے روایت کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریلؑ کو پکارتا ہے کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے۔ تو بھی اس سے محبت رکھ یہ سن کر جبریلؑ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر جبریلؑ سارے آسمان والے فرشتوں کو پکار دیتے ہیں کہ فلاں شخص سے اللہ محبت رکھتا ہے۔ تم سب بھی اس سے محبت رکھو۔ اب سارے آسمان والے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اس کے بعد وہ زمین میں بھی (بندگانِ خدا کا) مقبول (اور محبوب) ہو جاتا ہے۔

باب اللہ کے لیے (نہ دنیا کی غرض سے) محبت رکھنے کی

فضیلت۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ بنہ انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا اے حضرت صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ایمان کی صداقت (شیرینی) اس وقت تک نہ پائے گا جب تک خاص اللہ تعالیٰ کے لیے کسی آدمی سے محبت نہ کرے اور اس کو آگ میں جانا اچھا لگے پر ایمان کے بعد جب

بَابُ الْحُبِّ فِي اللَّهِ

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ أَحَدٌ حِلًّا لِرَأْسِهِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَحَتَّى أَنْ يَقْذَرَ فِي النَّارِ أَحَبُّ مَا يَوْمُنَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ

اس حدیث میں صاف ظاہر ہے کہ یہاں وہ تاویل بھی نہیں مل سکتی جو معتزلہ وغیرہ کے کہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کرنے میں نیت میں کلام کی قوت پیدا کر دی تھی۔ پس ان لوگوں کا مذہب باطل ہو جاتا ہے۔ اللہ کے کلام میں حرف اور صوت نہیں ہے۔ معلوم نہیں یہ مخرجات انہوں نے کہاں سے لکھے ہیں ۱۲ منہ ۱۳ ہی مضمون مولانا روم صاحب نے فرمایا ہے ۱۴ از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت۔ ۱۵ از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت اینہما اعتراض نہ ہو گا کہ بعضے اللہ تعالیٰ کے محبوب اور مقبول بندوں کے زمین والے دشمن ہو گئے ہیں ان کو طرح طرح کی ایذایں دی ہیں کیوں کہ زمین والوں سے ساری زمین والے مراد نہیں ہیں بلکہ وہ زمین والے جو نیک اور صالح ہیں اس کے علاوہ ایسے محبوب اور مقبول ہندوں کی حیثیت میں گو بعضے بدکار اور فجار اور فاسق حصدا و بغض سے ان کے دشمن بن جاتے ہیں لیکن اگر کوئی خود بھی کجی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد دوست

دشمن سب ان کی تعریف کرنے لگتے ہیں۔ اس کی مثال دیکھو امام حسینؑ کی زندگی میں بنی امیہ اور ان کے حامی آپ کے دشمن تھے لیکن آپ کی شہادت کے بعد آج تک سب لوگ آپ سے محبت کرتے ہیں ہر شخص کی زبان پر آپ کا ذکر غیر رہتا ہے۔ ۱۶ امام حسینؑ کی زندگی میں معتزلہ اور حمیرہ ان کے دشمن رہے مگر بعد ازاں کوئی مشبہہ لیکن وفات کے بعد اب تک لوگ ان کے صالح اور شامخول ہیں اور مذہب اسلام کا پڑانا اور پیشوا ان کو جانتے ہیں امام جعفر علیہ السلام ابن تیمیہ کو ان کے زمانہ کے دلوں نے حسد سے کسی کیسی تکلیف دی لیکن بعد از وفات دشمن اور دوست سب متفق اللفظ کہنے لگے ہائے دین کا نام دنیا سے الگ کیا اتنا پڑا عالم امت محمدی میں بہت کم پڑا ہوا ہے جو علوم فقہ و عقیدہ سب میں ایک دیکھے ہے یا پھر قاضی محمد علیہ السلام ۱۷ منہ۔

إِذْ أُنْزِلَ إِلَيْكَ اللَّهُ مَحْشَىٰ يَكُونُ اللَّهُ دَسَّ سُوْلَةٍ
أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا سِوَاهُهَا۔

باب ۵۹ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَىٰ يَأَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ لَكُمْ
خَيْرٌ أَمِّنُهُمْ إِلَىٰ قَوْلِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الظَّالِمُونَ۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِينُ
عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ
قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَسْخَرَ الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفُسِ
تَالَ بِمَا يَصْطَرِبُ أَحَدُكُمْ أَمْرًا تَهْتَبُ
الْفُجْلُ ثُمَّ لَعَلَّهُ يَعَانِقُهَا وَقَالَ الشَّوْرِيُّ
وَدُهِيبٌ وَابْنُ مَوْيِبَةَ عَنْ هِشَامٍ جَلَدَ
الْعَبْدَ۔

۹۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
يَزِيدُ بْنُ هُرْدَانَ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ
زَيْدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْنِي أَسَدُ سُرْدَانَ أَعَى
يَوْمٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ دَسَّ سُوْلَةٍ أَعْلَمَ قُلُ

جب اللہ نے اس کو کفر سے چھڑا دیا پھر کافر بن جانا پسند نہ ہوا اور اللہ اور اس
کے رسول سے اس کو سب سے بڑھ کر زیادہ محبت ہوئی۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ حجرات میں) یہ فرمانا مسلمانوں کوئی لوگ
دوسرے لوگوں سے ٹھکانہ کریں۔ ان کو حقیر نہ جانیں کیا معلوم شاید وہ ان سے
(اللہ کے نزدیک) اچھے ہوں۔ اخیر آیت فاولئک ہم الظالمون تک۔

ہم سے علی بن عبد اللہ رضی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ
نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد اللہ
بن زمعہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے گوزلگاتے
پر ہنسنے پر منع فرمایا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کوئی تم میں سے (صبح کو)
اپنی جود کو ایسے زور سے مارتا ہے۔ جیسے نراونٹ کو (جو شمشیر
ہو) پھر (شام کو) اسے گلے لگاتا ہے۔ اور سفیان ثوری۔ اور وہب
بن ابو معاذ نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ان کی روایتوں
میں ہے جیسے غلام کو مارتا ہے۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے
کہا ہم کو عامر بن محمد بن زید نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں
نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ میں
فرمایا (حجۃ الوداع میں) تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے۔ انہوں
نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا

۱۔ اس حدیث سے متقدمین کو نصیحت لینا چاہیے جب تک اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تمام جہان کے لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔
ایمان پورا نہیں ہو سکتا۔ اللہ اور رسول کی محبت تمام جہان سے زیادہ ہونا اس کے معنی کہ انہیں اللہ اور اس کے رسول کے ارشاد پر جان دال قربان کرے
جہاں قرآن کی آیت یا حدیث صحیح مل جائے جس میں اب کسی کا قول نہ ہو تو وہی امام ہمزایہ یا مجتہد یا فاضل یا قطب کوئی اس کے خلاف کہے تو کہا کرے اللہ اور رسول
کی پیروی سب پر مقدم رکھے مگر کچھ پر بھی تو ایمان کامل اہل حدیث ہی کو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا ہے اور زبانی دھوکہ تو سننے، شافعی سب لگتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول کے
مثار ہیں مگر جہاں اپنے امام کا قول حدیث کے خلاف پایا تو حدیث کی تائید کرنے لگتے ہیں کہیں کہتے ہیں منسوخ ہے۔ لاجلہ دلاۃ الا بالشر ۱۲ منہ ۱۵ کیونکہ گو
ایک فطری چیز ہے اس پہ ہنسنا نادانی اور حماقت ہے ۱۲ منہ ۱۵ یہ بھی ایک نادانی اور بد وضعی ہے ۱۳ منہ ۱۵ ثوری اور وہب کی روایتوں کو خواہ امام ہمزایہ
نے نکاح اور تفسیر میں وصل کیا اور ابو معاویہ کی روایت کو امام احمد نے ۱۲ منہ۔

فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ أَمَّا أَتَدْرُونَ أَفَى بَلَدٍ هَذَا
قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَلَدٌ حَرَامٌ أَمَّا أَتَدْرُونَ
أَفَى شَهْرٍ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهْرٌ
حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ
وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا أَفَى شَهْرِكُمْ
هَذَا أَفَى بَلَدِكُمْ هَذَا۔

باب ۵۹۵ مَا يُمْسَى مِنَ السَّيِّئَاتِ اللَّعْنُ

۹۸۱۔ حَدَّثَنَا سَالِكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَيِّئَاتُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَفِتْنَةٌ كُفْرٌ تَابَعَهُ غَدْرٌ
عَنْ شُعْبَةَ۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَكِيلِ
عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدٍ أَنَّهُ حَدَّثَنَا
يَعْقُبُ بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّبْلِيِّ حَدَّثَنَا عَنْ
أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ
يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا فُسُوقًا وَلَا يَرْجِعُهُ بَالُ كُفْرٍ إِلَّا

یہ حرمت ولادت ہے پھر پوچھا تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے انہوں نے
کہا اشرا اور اس کا رسول خوب جانتا ہے فرمایا یہ حرمت والا شہر (مکہ) ہے۔ پھر
پوچھا جانتے ہو یہ مہینہ کون سا ہے انہوں نے کہا اشرا اور اس کا رسول خوب
جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا حرمت کا مہینہ ہے (ذی الحجہ کا) پھر فرمایا اللہ نے تم
مسلمانوں کے خون اور ابروئیں (عزیزیں) اسی طرح ایک دوسرے پر حرام کر دی
ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس مہینے اس شہر میں۔

باب گالی دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں
نے مفسر سے کہا میں نے ابوالفضل (شقیق) سے سنا وہ عبد اللہ بن مسعود سے
نقل کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا
گناہ ہے (اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے) اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے۔
غندر نے شعبہ سے روایت کرنے میں سلیمان کی متابعت کی۔

ہم سے ابو نعیم (عبد اللہ بن عمرو) نے بیان کیا ہم سے عبد الوارث
نے انہوں نے حسین بن ذکوان معلم سے انہوں نے عبد اللہ بن برید سے
انہوں نے کہا مجھ سے یحییٰ بن یعمر نے بیان کیا ان سے ابوالاسود دہلی نے انہوں
نے ابو ذر غفاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے جو کوئی کسی مسلمان کو فاسق یا کافر کہے اور وہ درحقیقت

سچے میں نہ ہو نہ اشد ایک مسلمان سے کسی کا نفی نہیں کیا ہے نہ ذکا مال ہے نہ ذکا ہے نہ پوری نہ شراب خوردی نہ کسی کو زنا کی تہمت لگائی ہے اب اس کو اپنے
کرناس کو تانا صرف اس وجہ سے کہ وہ مسلمان ہے صریح کفر ہے ایسا وہی کرے گا جو دانت میں کافریہ لیکن ظاہر میں لوگوں کے دکھانے یا اس وجہ سے کہ اس کے
باپ دادا مسلمان تھے اسلام کا دعویٰ کرتا ہے درحقیقت اس میں اسلام کی برکت نہیں ہے اگر سچا مسلمان ہوتا تو مسلمان سے بے وجہ شرعی ہرگز نہ لڑتا اس حدیث
سے وہ لوگ نصیحت لیں جو کسی مسلمان بھائی کو آمین یا فرح یا یحییٰ کے ترک پر تائیں اور ارباب دوزخ کا درجہ کہاں تک پہنچا ہے خود کہ مولانا فضل رحمان
صاحب فرماتے تھے کہ جو لوگ ائمہ مجتہدین عظیم الرحمة والغفران یعنی امام حنیفہ اور امام شافعی وغیرہ کو برا کہتے ہیں یہ جھوٹے رافضی ہیں رافضی صحابہ کو
برا کہتے ہیں یہ بیتابین اور قبیح تابعین کہیں کہیں کہتا ہوں جو لوگ حدیث ائمران کو چھوڑ کر مجتہدین کا قول فعل آنحضرت کے قول فعل پر مقدم رکھتے ہیں رافضی
سے بھی کئی درجہ بدتر ہیں اس لیے کہ رافضیوں نے اپنے ماموں کو حوالہ بیت نبوی تھے اور جن کی اتباع کا حکم آنحضرت نے دیا ہے فرمایا تو تم کہاں نقصان
بینبر کے برابر کر دیا بغیر کی طرح ان کو خطا سے محوم جانتے ہیں اور ان مقلدوں نے تو ابراہیمؑ اور شافعیؒ کو جن کی پیروی کا کوئی حکم آنحضرت نے نہیں دیا بغیر صحابہ
سے بھی بڑھا دیا ہے جیسے کہتے ہیں مڑاقل ابراہیمؑ درکار نیست اگر امام ابراہیمؑ زندہ ہوتے تو وہ ایسے لوگوں کے قتل کا حکم
دیتے رضی اللہ عنہ ۱۲۰ منہ۔ اللہ اعلم غفر لکاتبہ۔

اُرْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ -
 ۹۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا
 فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ
 اَبِيهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَاحْشًا وَلَا ذَلًّا وَلَا سَبًّا يَأْكُلُ يَفْوُلُ
 عِنْدَ الْمُعْتَبَةِ مَالَهُ تَرَبَّ جِيئَهُ -

۹۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
 بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ
 اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي قَدَابَةَ اَنْ تَابَتْ بَيْنَ الصَّحَابِ
 وَكَانَ مِنْ اصْحَابِ الشَّجِيِّ حَدَّثَهُ اَنْ رَسُولَ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى
 مِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ دَلِيسٌ عَلَى
 ابْنِ اَدَمَ نَذَرْتُهِمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا
 يَشْتَعِي فِي الدُّنْيَا عَذَبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ
 لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا يَكْفُرُ
 فَهُوَ كَقَتْلِهِ -

۹۸۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبُو
 حَدَّثَنَا الرَّاعِمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ
 قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صَوْدٍ رَجُلًا مِنْ اصْحَابِ
 اَبِي حَتْمٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَبْرَأْ رَجُلًا مِنْ عَمْرٍ

فاسق یا کافر ہو تو خود کہنے والا فاسق اور کافر ہو جائے گا۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا
 ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نہ فحش گو تھے نہ لعنت کرنے والے نہ گایاں کہنے والے آپ
 کو بہت غصہ آتا تو اتنا فرماتے اسے اس کو کیا ہو گیا اس کی پیشانی میں خاک
 لگے یہ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر
 نے کہا ہم کو علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں
 نے ابو قتادہ سے کہ ثابت بن ضحاک جو ان صحابہ میں تھے جنہوں نے شجرہ
 رضوان کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ وہ
 بیان کرتے تھے آنحضرت نے فرمایا جو شخص کافر ہو جانے کی قسم کھائے
 تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا (یعنی کافر) اور آدمی کی وہی نذر صحیح ہوتی
 ہے۔ اس کا پورا کرنا لازم ہوتا ہے جو اس کے اختیار میں ہو۔ اور جو شخص دنیا
 میں کسی چیز سے اپنے میں مارے اس کو قیامت کے دن اسی چیز
 سے عذاب ہوتا رہے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر لعنت کرے تو ایسا ہے
 جیسے اس کا خون کیا اور جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے (وہ کافر ہو) تو ایسا
 ہے جیسے اس کا خون کیا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم
 سے عیش نے کہا مجھ سے عدی بن ثابت نے کہا میں نے سلیمان بن صرد
 سے سنا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے وہ کہتے تھے ایسا
 ہوا دو شخصوں نے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ

۱۵- یعنی اس پر عتابی آئے یا ذلت اور خودی آپ کا یہ فرمانا بھی بطریق بدعا کے اثر کرنا کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے اللہ جل جلالہ سے یہ عرض کرنا تھا
 یا رب اگر میں غصے میں کسی کو کچھ بڑبلا کہوں تو تو اس کے لیے بہترین کچھ پر لانا فضل رحمن صاحب بھی غصے میں لوگوں کو کہہ بیٹھے خدا کرے تم بہ ہر ایک شخص نے عرض کیا تو
 حضرت آپ بزرگ آدمی ہیں آپ کے یہاں فرمانے سے ہم لوگوں کو ڈر ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا میں نے پردہ دگار سے یہ دعا کر لی ہے کہ میں کسی کو ایسا کہوں تو اس کو کوئی اذ
 خوں عطا فرما اس وقت سے لوگوں کو اطمینان ہو گیا ۱۶- منہ ۱۷- شہ کہے یہ یہ کام کروں تو میری یا غلطی ہوں پھر یہ کام کرے ۱۸- منہ ۱۹- جو قدرت سے باہر روشن ہو گئے نور
 کام ہو جائے تو میں پہاڑ اٹھا لوں گا یا آسمان پر چڑھ جاؤں گا یا تلوار سے کیسے کو طلاق دے دوں گا یا تلوار سے کافر بدعا زاد کو دس گنا ۲۰- منہ ۲۱- شہ کہے تلوار سے یا دھڑ سے یا دھڑ سے یا دھڑ سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا
فَأَشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ تَأَكَّلْتُهَا
لَذَهَبَ عَنِّي الَّذِي يَجِدُ فَاتْلُقْ إِلَيَّ الْجَهْلَ نَاجِمًا
يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فَعَزَّ بِأَلَدِهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ أَتُرَى فِي بَاسٍ أَمَجُونٌ أَنَا ذَهَبٌ
۹۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْقِلِ
عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّسَّ حَدَّثَنِي عِبَادَةُ بْنُ
الْقَاسِمِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِبَلِيَّةِ الْقُدْرَةِ قَتَلَا حُلَّ
رِجَالٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ قَتَلَا حُلَّ قُلَانٍ
وَقُلَانٍ وَأَتَهُمَا رُفُوعٌ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا
لَكُمْ فَالْتَمِسُوهُمَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ
وَالْخَامِسَةِ.

۹۸۵- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْمُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
قَالَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَعَلَى غَلَامِهِ بَرْدًا
فَقُلْتُ لَوْ أَخَذْتَ هَذَا فَلَيْسَتْ كَأَنْتَ حَلَّةٌ
وَأَعْطَيْتَهُ نَوْبًا أَخْرَفَ فَقَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ
كَلَامٌ وَكَأَنْتَ أُمَةٌ أَعْجَبِيَّةٌ فَنَلْتُ مِنْهَا
فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَسَابَبْتُ فَلَا كُنَا

کے سامنے گالی گلوچ کی اور ایک کو اتنا غصہ آیا کہ اس کا منہ پھول
کر رنگ بدل گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو ایک کلمہ
معلوم ہے اگر غصہ کرتے والا شخص اس کو کہے تو (ابھی) اس کا غصہ جاتا
رہتا ہے ایک دوسرا شخص اس کے پاس گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو فرمایا تھا اس کی خبر اس کو کر دی اور کہا شیطان سے لڑنے کی پناہ مانگ
وہ کیا کہنے لگا مجھ کو دیوانہ بنایا ہے کیا مجھ کو کوئی روگ ہو گیا ہے

ہم سے مسدودین مسدود نے بیان کیا کہا ہم کو بشر بن مفصل نے خبر
دی انہوں نے حمید سے کہ انس نے کہا مجھ کو عبادہ بن صامت نے خبر
دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حجرے سے) باہر نکلے لوگوں کو شب قدر
بتلانے کے لئے اتنے میں دو مسلمان شخص (عبد اللہ بن ابی حداد اور کعب
بن مالک) بڑے (غل چمانے لگے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میں تو (شب قدر) بتلانے کے لئے نکلا مگر فلاں فلاں کے لڑنے سے میں
مُجول گیا شاید اللہ نے اسی میں تمہارے لئے بہتری رکھی ہے اب ایسا
کر و شب قدر (رمضان کے اخیر و ہے کی) نویں اور ساتویں اور پانچویں
رات میں ڈھونڈو۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے
کہا ہم سے امش نے انہوں نے معمر بن سوید سے انہوں نے ابوذر
غفاری کو دیکھا وہ چادر اوڑھے ہوئے تھے ان کا غلام بھی ویسے ہی چادر
اوڑھے تھا۔ میں نے کہا اگر تم غلام کی چادر لے کر پہن لو تو تمہارا جوڑا ایک
رنگ ہو جائے گا غلام کو دوسرا کپڑا دے سکتے ہو انہوں نے کہا بھائی ایسا
ہوا آنحضرت کے عہد میں مجھ میں اور ایک شخص (لال) میں سخت گفتگو ہو
گئی اس کی ماں عربی دہقی دوسرے ملک کی تھی میں نے اس کو ماں کی گالی دی
(کہا کہ تیری ماں شریف ہوتی تو تو ایسا کیوں نہ کرتا) اس نے جا کر آنحضرت صلی اللہ

لے کہ میں اعوذ باللہ پڑھوں دیوانہ اور رو گیا تو تھا ہی اتنا غصہ ہی جنون ہے اس سے زیادہ کونسا روگ ہوگا ۱۲ منہ ۱۵ یعنی پچیس اور ستائیس سو اور
انیس سو رات کو ۱۲ منہ ۱۵ میاں اور غلام دونوں کا ایک لباس ۱۲ منہ +

قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَفَلَيْتَ مِنْ أُمَّةٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
إِنَّمَا أَمْرٌ بِكَ جَا هِلَئِةٌ قُلْتُ عَلَى حِينٍ
سَاعَتِي هَذَا مِنْ كِبَرِ السِّنِّ قَالَ نَعَمْ
هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ
أَيْدِيكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللَّهُ إِخَاكَ تَحْتَ
يَدَيْهِ فَلْيَطْعَمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَلْبَسْهُ
وَمِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا
يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَعْنَهُ عَلَيْهِ

باب ۵۹۷ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ
نَحْوَ قَوْلِهِمَا الطَّوِيلُ وَالْقَصِيرُ وَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ
وَمَا لَا يَرَادِيهِ شَيْنٌ الرَّجُلِ -

۹۸۸ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا زَيْدُ
بْنُ أَبِي هَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشْبَةٍ فِي
مُقَدِّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَهَا يَدَاهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ
يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَبَا أَنْ يُكَلِّمَاكَ وَ
خَرَجَ سَرْعَانَ النَّاسِ فَقَالُوا أَتَصْرَفُ الصَّلَاةَ
وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم سے عرض کرو آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تو نے فلاں شخص سے کالی گلوچ کی
میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اس کی ماں کو تو نے برا کہا میں نے
عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تجھ میں (اب تک) جہالت باقی ہے میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ اب تک باقی ہے اور میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں آپ نے فرمایا ہاں اب
تک دیکھو غلام لونڈی (آدم کی اولاد اصل میں) تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ
نے ان کو تمہارا تابع قرار کر دیا ہے بس جو تم کھاؤ وہی ان کو بھی کھلاؤ اور جو تم پہنو
وہی ان کو بھی پہناؤ اور ان سے ایسا کام مت لو جو ان سے نہ ہو سکے (تھک
برائیں) اگر ایسا کام کرانے لگو تو تم بھی خود ان کی مدد کرو (ان میں شریک ہو جاؤ)

باب کسی آدمی کی نسبت یہ کہنا کہ وہ لہبا ہے یا ٹھنگا ہے (بشرطیکہ
اس کی حقیر کی نیت نہ ہو) غیبت نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے خود فرمایا ذوالیدین یعنی جسے ہاتھ والا کیا کہتا ہے۔ اسی طرح ہر بات
جس سے عیب بیان کرنا مقصود نہ ہو۔

ہم سے حفص بن عمر حاضی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے کہا
ہم سے محمد بن سیرین نے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر (بھولے سے) آپ
نے سلام پھیر دیا اور مسجد کے سامنے ایک لکڑی (آڑی) لگی تھی اس پر ہاتھ
ٹیک کر آپ کھڑے ہو رہے اس وقت لوگوں میں ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی موجود تھے
لیکن ان کو بھی کچھ عرض کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور جلد باز لوگ مسجد کے باہر
نکل گئے کہنے لگے شاید نماز میں (پروردگار کی طرف سے) تخفیف ہو گئی اس
وقت لوگوں میں ایک شخص تھا جس کو کہنے لگے ہاتھ بونے کی دھڑ سے آنحضرت صلی اللہ

۱۔ یہ جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ ان باب کی شرافت جتا کر فخر کیا کرتے تھے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ گویا ابو ہریرہؓ نے یہ
بیان کر دیا کہ میں نے جو اپنی ہی چادر کی طرح غلام کو چادر دی ہے اس کی وجہ یہ حدیث ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ گویا ابو ہریرہؓ نے یہ
سے یہ نکلا کہ اس قسم کے کلمے غیبت نہیں ہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ بلکہ پہچاننے کی نیت سے یا اور کسی ضرورت سے کہی جائے ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ دوسری روایت میں اس کی وجہ نہ لکھی ہے
کہ آپ کے چہرے پر اس وقت غصہ معلوم ہوتا تھا اب کہاں ہیں وہ راضی جو کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے بیماری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت نامہ لکھوانے
نہ دیا جہلا حضرت عمرؓ یا کسی اور کی یہ مجال تھی کہ غصے کی حالت میں آپ سے بات بھی کر لیتا نہ لکھوانے دینے کی ایک ہی جہی ۱۲ منہ ۱۳ منہ ۱۴ منہ ۱۵ منہ

يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اَلَسِيَّتْ
اَمْ قَصُرَتْ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تَقْهَرْ قَالَ بَلْ
نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ هَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ
فَقَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ
ثُمَّ كَبَّرَ سَجْدَةً مِثْلَ سُجُودِهِ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ
رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَمَعَهُ مِثْلَ سُجُودِهِ اَوْ
اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ

باب ۵۹۹ الْغَيْبَةِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا
يَعْتَبُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ اِيْحَابًا اَحَدُكُمْ اَنْ يَأْكُلَ
لَحْمَ اخِيهِ مِمَّا فَكَرَ هُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ اِنَّ اللَّهَ
تَوَّابٌ رَحِيمٌ

۹۸۹ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ الْأَعْمَشِ
قَالَ سَمِعْتُ مَجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيَعْدَبَانِ وَمَا
يَعْدَبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ
بَوْلِهِ وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَبْشِي بِالْمِيمَةِ ثُمَّ
دَعَا بِعَصِيْبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاَثْنَيْنِ فَغَرَسَ
عَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ
عَمَّا مَا لَمْ يَبْسِ

باب ۵۹۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم ذوالیدین کہا کرتے تھے۔ اس نے (جرات کر کے) عرض کیا۔ یا رسول اللہ
کیا آپ بھول گئے یا حقیقت میں نماز کم ہو گئی آپ نے فرمایا میں بھولا نہ نماز میں
کمی ہوئی اس نے کہا نہیں یا رسول اللہ آپ بھول گئے تب آپ نے فرمایا
ذوالیدین سچ کہتا ہے (دوسرے صحابہ نے تصدیق کی، آپ نے (باقی کی) دو
رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا اللہ اکبر کہہ کے ایک سجدہ معمولی سجدہ کی طرح یا
اس سے لمبا ادا کیا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا پھر دوسرا سجدہ معمولی سجدہ کی
طرح یا اس سے لمبا کیا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا۔

باب غیبت کے بیان میں۔ اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ حجرات میں)
فرمایا تم میں کوئی دوسرے کی غیبت نہ کرے تم میں کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے
مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تم اچھا نہ سمجھو گے اللہ سے ڈرو
بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے رحم والا۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے دیکھ نے انہوں نے
اعش سے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ طاووس سے روایت کرتے تھے ابن
عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے
فرمانے لگے ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کوئی بڑے گناہ میں یہ عذاب
نہیں ہو رہا ہے بات یہ ہے کہ ان میں ایک شخص تو پیشاب کرتے وقت آڑ
نہیں کرتا تھا۔ دوسرا چغل خور تھا (لوگوں کی غیبت کرتا پھرتا) اس کے بعد
آپ نے ایک ہری ٹہنی منگوائی اس کو چیر کر دو کر کے آدھی ایک قبر پر گاڑ
دی آدھی دوسری قبر پر فرمایا جب تک یہ ٹہنیاں نہ سوکھیں شاید ان کا عذاب
ہلکا رہے (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا انصار کے گھروں میں

۱۔ ترجمہ باب ہمیں سے نکلا ہے ۲ منہ ۳ اگر کوئی کہے کہ ذوالیدین حضرت عمرؓ اور ابو بکرؓ سے زیادہ بہادر ہو گیا یہ کیونکر ہو سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ذوالیدین ہانگاہ
رسالت میں مقرب شخص تھا ایک عامی آدمی تھا ایسے لوگوں کو زیادہ لحاظ نہیں ہوتا لیکن مقرب لوگ بہت ڈرتے رہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں
سے زیادہ اللہ جل جلالہ سے ڈرتے اور اس کی عبادت میں بڑی منت اٹھاتے ۴ منہ ۵ اس اب اس کے بعد پھر قصہ نہیں کیا نہ دوسرا سلام پھیرا جیسے خفیہ کیا کرتے ہیں اس
کی بحث اور گور چکی ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا ہے کہ بھولنے سے اگر نماز میں بات کرے یا یہ سمجھ کر نماز پوری ہو گئی تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور خفیہ نے اس میں بھی
خلافت کیا ہے ۶ منہ ۷ یہی بات کہنا ہوا اس کو ناگوار ہو ۸ منہ ۹ یہ پیشاب سے پاکی اچھی طرح نہیں کرتا تھا ۱۰ منہ ۱۱

خَيْرٌ دُونَ الْأَنْصَارِ -

۹۹۰ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سَفِينُ عَنْ أَبِي

الزَّيْنَادِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورٍ

الْأَنْصَارُ بَنُو النَّجَارِ -

بَابُ ۹۹۱ مَا يَجُوزُ مِنْ اغْتِيَابِ أَهْلِ

الْفُسَادِ وَالرَّيْبِ -

۹۹۱ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا

ابْنُ عَبِيَّةٍ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرَّةَ

بْنَ الزَّيْبِرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ

اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَدْتُلُونِي بِشَيْءٍ أَخُو الْعَشِيرَةِ أَوْ

ابْنُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ الَّذِي قُلْتُ ثُمَّ

الْكَلَامَ قَالَ إِنِّي عَائِشَةُ إِنَّا شَرُّ

النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ دَعَاهُ

النَّاسُ اتَّقَاءَ فَحُشِنَ

بَابُ ۹۹۲ التَّيْمِيمَةُ مِنَ الْكِبَايَرِ -

۹۹۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ

بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَنصُورٍ

مَجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِطَّانِ الْمَدِينَةِ

فَسَمِعَهُ يَوْمَئِذٍ نِسَاءً يَبْعُدْنَ بَابَ فِي بُيُوتِهَا

فلما نكحنا بهنَّ -

ہم سے قیس بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں

نے ابوالزناد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابواسید سادی سے

انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے گھرانوں میں ہی بخار

کا گھرانہ بہتر ہے -

باب مفاد و شریر لوگوں کی باجن پر گمان غالب برائی کا ہوا ان کی

غیبت درست ہونا -

ہم سے صدق بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے

خبر دی کہ میں نے محمد بن منکدر سے سنا انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان

سے حضرت عائشہ نے بیان کیا ایک شخص (عیسہ بن حصن یا مخزوم بن نوفل

نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ نے جب

وہ باہر تھا) فرمایا اچھا اس بڑے آدمی کو اندر آنے کی اجازت دو جب وہ

اندر آیا تو آپ نے بڑی نرمی سے اور اخلاق سے اس سے باتیں کیں جب

وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تھا یہ شخص اپنی

قوم میں بڑا آدمی ہے پھر آپ نے اس سے نرم کلامی کیوں کی آپ نے فرمایا

ہاں عائشہ بات یہ ہے کہ جس شخص کو لوگ اس کی سخت کلامی سے اکثر

کھرے پن کی وجہ سے چھوڑ دیں وہ بڑا آدمی ہے -

باب غیبت ورجل خوری کبیرہ گناہ ہے

ہم سے محمود بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو عبد الرحمن بیہ بن تیب

نے خبر دی انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے مجاہد سے اس نے ابن

عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک

سے باہر نکلے اس وقت دو آدمیوں کی آواز سنی جن کو قبر میں مذاب

رہا تھا آپ نے فرمایا ان کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ

لے اس باب سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ کسی شخص کی یا قوم کی فضیلت بیان کرنا اس کو دوسرے اشخاص یا اقوام پر ترجیح دینا داخل غیبت نہیں ہے

لے تاکہ دوسرے مسلمان ان کے شر سے بچے رہیں - ۱۲ من لے تو اس کے بڑے ہونے سے ہیں کیوں بڑا ہو جائے ۱۲ من -

فَقَالَ يَعْذَرُكَ وَمَا يَعْذَرُكَ فِي كِبَرِكَ إِنَّهُ لَكَبِيرٌ كَأَنَّ لَكَ إِحْدَاهَا
لَا يَسْتُرُ مِنَ الْوَلَدِ وَكَانَ الْاُخْرَى مَيْتَةً يَالْغَمِيمَةَ ثُمَّ دَعَا
يَحْيٰىدَةً فَكَلَّمَهَا يَكْبَرُ نَبِيٌّ اُرَاثَتَيْنِ فَعَلَّ سِرَّهُ فِي
قَبْرِ هَذَا اَوْ كَيْسًا فِي قَبْرِ هَذَا اَنْقَالَ لَعَلَّهُ يَخْفَتُ عَنْهَا مَا كَمْ يَمِيَسُ

بَاب ۲۱ مَا يَكْرَهُ بِالْغَمِيمَةِ وَقَوْلُهُ
هَذَا مَشَاءَ بِنَمِيمٍ دَيْلٌ لِكُلِّ هَجَرَةٍ
لُجْمَةٍ يَهْمُ وَيَكْمُرُ بَعِيْبٌ -

۵۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو دَعْبَمٍ حَدَّثَنَا سَفِيْنُ
عَنْ مَقْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَتَامٍ قَالَ كُنَّا
مَعَ حَدِيْفَةَ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّ رَجُلًا يَرُوْهُ الْحَدِيْثُ
اِلَى عُمَانَ فَقَالَ حَدِيْفَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ
نَتَاتٌ -

بَاب ۲۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاجْتَنِبُوا
قَوْلَ التَّوْبَةِ -

۵۹۴- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا
اَبْنُ اَبِيْ ذَنْبٍ عَنْ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَمَّ
يَدْعُ قَوْلَ التَّوْبَةِ وَالْعَمَلُ بِهِ
وَالْجَهْلُ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ

میں نہیں۔ ان میں سے ایک تو پیشاب کی احتیاط (یا پیشاب کرتے وقت آنکھیں نہیں کرتا تھا۔ دوسرا چغل خوری کرتا پھر آپ نے ایک ہری ٹہنی منگو کر اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک قبر پر دوسرا دوسری قبر پر لگا دیا فرمایا شاید جب تک یہ سوکھیں نہیں ان کا عذاب کچھ ہلکا ہو۔

باب غیبت اور چغل خوری کی برائی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا (سورہ فون میں) عیب جو چغل خور (اور سورہ ہمزہ میں) فرمایا ہر عیب جو آواز سے کہنے والے کی خرابی ہے بہز اور ملیز اور عیب سب کے معنی ایک ہیں عیب بیان کرتا ہے طعن مارتا ہے۔

ہم سے ابو نعیم (فضل بن وکیع) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے امام بن مارث سے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن یمانؓ کے ساتھ تھے ان سے کسی نے کہا ایک شخص یہاں ہے جو یہاں کی باتیں حسرت عثمانؓ سے لگاتا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے چغل خور بہشت میں نہیں جائے گا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ حج میں) فرمانا جھوٹ بولنے سے بچے رہو۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد (کیسان ابو سعید) سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا اور فریب کرنا اور جمالت نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کی احتیاج نہیں ہے کہ کوئی اپنا

۱۔ یہاں بڑے گناہ سے وہ گناہ مراد ہے جس پر حق مقرر ہے جیسے زنا، چوری، دہرہ وغیرہ اس لئے ترجمہ باب کے خلاف ہو گا ترجمہ باب میں کبیرہ سے لغوی معنی یعنی بڑا گناہ مراد ہے ۲۔ منہ ۳۔ کپڑے یا بدن نجس کر لیتا لوگوں کے سامنے ستر کھول دیتا ۴۔ منہ ۵۔ اس حدیث کی تفسیر اوپر گزری چکی ہے بعضے کہتے ہیں ہر ادرشت یا ہری ٹہنی اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ اس کی برکت سے صاحب قبر پر عذاب کی تخفیف ہوتی ہے بعضے کہتے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لگانے کی برکت تھی اور کسی کے لگانے سے کچھ نہیں ہوتا مگر اس صورت میں یہ کیوں فرمایا جب تک سوکھیں نہیں اس کی وجہ نہیں نکلتی ۶۔ منہ ۷۔ ولید بن مغیرہ یا ابو جہل کی شان میں ۸۔ منہ ۹۔ جھوٹی شکایتیں ان تک پہنچاتا ہے ۱۰۔ منہ ۱۱۔

يَدَّ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ قَالَ أَحْمَدُ
أَفْهَمَنِي سَجَلُ اسْتَاذَا-

باب ۴۰۳ مَا قِيلَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ
۹۹۵- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَجِدُ مَنْ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ ذَا
الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَوْلًا وَجَعًا وَهَوْلًا
باب ۴۰۴ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا
يَقَالُ فِيهِ-

۹۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَبِي
مَسْعُودٍ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قِسْمًا ثَقِيلًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ
اللَّهِ مَا أَسْرَادَ مُحَمَّدًا بِهَذَا رَجَبَ اللَّهِ فَاتَّيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ
فَتَعَرَّجَ رَجُلُهُ وَقَالَ رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى لَقَدْ
أُذِيَ بِكَ كَثْرَتُ مِنْ هَذَا أَفْصَحَ-

باب ۴۰۵ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ
۹۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

لُحْيَا نَافِي جُحُودُ لَمْ- احمد بن یونس نے کہا یہ حدیث تو میں نے سنی تھی مگر
اس کی سند (بھول گیا تھا) مجھ کو ایک شخص (ابن ابی ذئب) نے بتلا دی۔

باب دورویہ (دور مضائقہ و غلہ) کا بیان۔
ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ مجھ سے والد نے
کہا ہم سے اعش نے کہا ہم سے ابوصالح نے انہوں نے ابوہریرہ سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کے سامنے تم
اس کو سب سے بدتر دیکھو گے جو دورہ ہو یہاں ایک منہ لے کر آئے
وہاں دوسرا منہ لے کر جائے ہر جگہ لگی لٹی بات کہے۔
باب اگر کوئی شخص دوسرے شخص کی گفتگو جو اس نے کسی کی
نسبت کی ہو اس سے بیان کرے۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان
ثوری نے انہوں نے اعش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال
تقسیم کیا تو انصاریں سے ایک شخص کہنے لگا۔ خدا کی قسم اس تقسیم سے
تو حضرت محمد کی غرض خدا کی رضامندی کی نہ تھی (ارے کم بخت) میں نے
اس کا یہ کلام اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ کا چہرہ متغیر
ہو گیا اور فرمایا اللہ موسیٰؑ پر رحم کرے ان کو اس سے بھی زیادہ ایذا
دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

باب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا منع ہے۔
مجھ سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن زکریا
نے کہا ہم سے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ نے انہوں نے

۱- یعنی جب جھوٹ فریب بری باتیں نہ چھوڑیں تو روزہ محض فاقہ ہو گیا اللہ تعالیٰ کو ہمارے فاقہ کشی کی کوئی امتیاز نہیں وہ تو یہاں تا ہے کہ ہم روزہ رکھ کر بری باتوں کو
بری باتوں سے ہمیز کر لیں اور فحاشی و فحش کو عقل سلیم اور شرع مستقیم کے تابع کر دیں اس لئے دورویہ وہ آدمی ہے جو ہر فرقہ میں ملا ہے جس صحبت میں جائے ان کی کسی کہے
یعنی رکابی نہ سب سے اس کی نیت دو دشمنوں کو لاوینے کی نہ ہو بلکہ لڑنے کی اور اپنے لئے نفع کمانے کی چوٹی جائے وہاں ان کی کسی کہے اس لئے کہ یہ منافق و فاجر ہیں

بِرَدَّةٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَتَنَبَّأُ عَلَى سَجْلٍ دَبِطُيُوفٍ الْبَدْحَةِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ

نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا وہ دوسرے شخص کی بے حد تعریف کر رہا تھا آپ نے فرمایا تو نے اس کو تباہ کیا یا اس کی پیٹھ توڑ ڈالی۔

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنِيَ عَلَيْهِ سَجْلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِحَدِّكَ يَقُولُهُ مِرَاسًا إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَا دَخَلَ أَمْعَلَةً فَلْيَقُلْ أَحْسَبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَحَسْبِبُهُ اللَّهُ وَلَا يَزِدْنِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا قَالَ وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ وَبِحَدِّكَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا تو ایک شخص نے اس کی تعریف کی آپ نے فرمایا تو نے اس کی گردن کاٹ ڈالی بار بار آپ بھی فرماتے رہے اگر تم میں سے شخص خواہ مخواہ کسی کی تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے جہاں تک میں سمجھتا ہوں باقی اعلم عند اللہ وہ ایسا ہے اگر اس کو یہ معلوم ہو کہ وہ ایسا اور یوں کہے کہ وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ اور وہ یہی اسی سند سے خالد سے یوں روایت کی اسے تیری خبر ملی تو نے اس کی گردن کاٹ ڈالی۔

بَابُ ۶۰۶ مَنِ اتَّبَعَ عَلَىٰ آخِيَةٍ يَمْلِكُ لَمْ وَ قَالَ سَعْدُ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَجُلٍ يَتَنَبَّأُ عَلَى الْأَرْضِ حِينَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدٍ اللَّهُ بْنُ سَلَامٍ

باب اگر کسی کو اپنے بھائی مسلمان کا متنا حال معلوم ہو اتنی ہی (بلا مبالغہ) تعریف کرے (تو یہ جائز ہے) سعد بن ابی وقاص نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی آدمی کے متعلق یہ کہتے ہوئے نہیں سنا جو زمین پر چلتا ہو کہ وہ جنتی ہے

(بقیہ حاشیہ ۵۹۴) تھا اس کا نام معتب بن قیس تھا ۱۲ منہ حواشی سفر ہذا اسے حافظ نے کہا مجھ کو ان دونوں شخصوں کے نام معلوم نہیں ہوئے لیکن امام احمد اور بخاری نے ادب مفرد میں جو روایت کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعریف کرنے والا عجم بن ادرع تھا اور جس کی تعریف کی شاید وہ عبد اللہ ذوالجواد بن مزی ہو گا ۱۲ منہ ۱۳ منہ تعریف میں اسی طرح جو میں مبالغہ کرنا بہت شاعرانہ و خوشامدی لوگوں کا کام ہے ایسی تعریف سے وہ شخص جس کی تعریف کر پھول کر مغرور بن جاتا ہے اور اس کے دل میں یہ سما جاتا ہے کہ میری مثل کوئی نہیں یہ خیال ہلک ہے کیونکہ اول تو غرور ہی آدمی کو دوزخی بنانے کے لئے کافی ہے دوسرے جب وہ پھول گیا تو اپنے تئیں کامل اور فاضل سمجھ کر آئندہ تحصیل کمالات سے محروم اور جہل مرکب میں گرفتار رہتا ہے اخوس ہمارے زمانہ میں مسلمان نواب اور امیر اور رئیس جتنے خوشامد ہیں اتنے میں نے کسی قوم میں نہیں دیکھے اس کی اصل وجہ جہل ہے اگر دین کا علم حاصل کریں تو خوشامد گویوں کو کبھی اپنے پاس بھی بھٹکتے ہیں ان کو پورا دامن سمجھیں جو خوشامد کے نواب صاحبوں کو تباہ اور برباد کرنا چاہتے ہیں ۱۲ منہ کیونکہ خدا کے پاس جو اس کا حال ہے وہ اس کو معلوم نہیں ۱۲ منہ ۱۳ منہ یہ روایت موسیٰ کتاب المناقب میں گزری چکی ہے ۱۲ منہ ۱۴ منہ ظاہر سعد کے قول میں اشکال ہے کیونکہ آنحضرت صحابہ میں سے دس شخصوں کو جنت کی بشارت دی ان میں خود سعد بھی تھے اور امام حسن اور امام حسین کے لئے فرمایا یا ثواب اہل الجنۃ اور حضرت خدیجہ کے لئے بیعت من تصبوا ورطال کے لئے سمعت دن نعلیک فی الجنۃ ویر خلاص قیاس ہے کہ سعد کو ان حدیثوں کی خبر نہ ہوئی بعضوں کا کہنا چلتے ہیں یہ بشارت آپ نے عبد اللہ بن سلام کے سوا اور کسی کو نہیں دی بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ ان بیہوشوں میں سے جو مسلمان ہو گئے تھے عبد اللہ بن سلام کے سوا اور کسی کے لئے یہ بشارت نہیں ہوئی واللہ اعلم ۱۲ منہ ۱۳

سوا عبد اللہ بن سلام کے اور بیہوشوں کے عالم تھے

۹۹۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ فِي الْأَزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ إِيَّاهُ يُسْقَطُ مِنْ أَحَدٍ شِقَيقُهُ قَالَ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ-

باب قول الله تعالى إِنْ اللَّهُ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ ذِي الْقُرْبَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ وَقَوْلُهُ إِنَّمَا بَعِثَكُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ بَعَثَ عَلَيْهِ لِيَنْهَاهُ اللَّهُ وَتَرَكَ إِذْ ذَكَرَ الشَّرَّ عَلَىٰ مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ

۱۰۰۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يَخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ أَتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَغْتَبَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي سَرَجَانٌ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلِي لَيْتَنِي عِنْدَ رَأْسِي مَا بَالُ الشَّرِّ جُلَّ قَالَ مَطْبُوبٌ

ہم سے علی بن عبد اللہ مدنی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار لگانے میں فرمایا تھا وہ فرمایا تو ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ازار (کبھی) ایک طرف سے ٹٹک جاتی ہے آپ نے فرمایا تو ان لوگوں میں نہیں (جو غور سے ایسا کرتے ہیں)۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نحل میں) فرمانا اللہ انصاف کرنے اور نیکی کرنے کا اور قربت والوں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور عیثیٰ اور بُری باتوں سے روکتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو (اور سورہ یونس میں) تمہاری نافرمانی اور شرارت کا وبال خود تم پر پڑے گا اور (سورہ حج میں) بہن (دوبارہ) زیادتی ہوئی تو اللہ اس کی مدد کرے گا اور اس باب میں فساد بھڑکانے کی برائی کا بھی بیان ہے مسلمان پر ہو یا کافر پر۔

ہم سے عبد اللہ بن زہیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنے دنوں تک اس سال میں رہے کہ آپ کو خیال ہوتا تھا جیسے اپنی بی بی سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ صحبتِ جنت کچھ نہ کرتے ہوتے (یہ یادو کا اثر تھا) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک دن آپ مجھ سے کہنے لگے عائشہؓ رضی اللہ عنہا جل جلالہ سے جو بات میں نے پوچھی تھی وہ اس نے مجھ کو بتلا دی ایسا ہوا میرے پاس دو فرشتے (جبرائیل میکائیل) آئے ایک میرے پاؤں پکاس بیٹھا دوسرا میرے سر پرانے تو پاؤں والے فرشتے نے سروالے فرشتے سے پوچھا ان صاحب کا کیا حال ہے اس نے کہا ان کے

سہ کروا شخص بیٹھ میں نہیں جاتے گا ۱۲ منہ ۱۳ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب ۱۱ سے اس طرح ہے کہ آنحضرتؐ نے ابو بکرؓ میں جو واقعی بات تھی اس کی تصریح کی کہ وہ غور نہیں کرتے ۱۲ منہ ۱۳ یہ مطلب نام بخاری نے جادو کی حدیث سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کے جواب میں فرمایا اللہ نے مجھ کو تو قدرت کر دیا اب میں نے فساد بھڑکانا اور شر بھیلانا مناسب نہ سمجھا کیونکہ بعید بن اعمش جس نے جادو کیا تھا وہ کافر تھا ۱۱ منہ ۱۲

تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا۔

۱۰۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحْسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَكْفُرَهُ أَحَاكَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ آيَاتٍ۔

باب ۶۹۶ يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِتْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا۔
۱۰۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كُفُّوا ظَنِّي فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَجَّسُوا وَلَا تَحْسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا۔

باب ۶۹۷ مَا يَكُونُ مِنَ الظَّنِّ۔
۱۰۰۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ظَنُّ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ يَعْزِفَانِ مِن دِينِنَا شَيْئًا قَالَ اللَّيْثُ كَانَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ۔
۱۰۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهَذَا

بندے ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن کر رہو۔

ہم سے ابو ایمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں بغض اور حسد نہ کرو ترک ملاقات نہ کرو اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی تین دن سے زیادہ وہ ترک ملاقات کر لے۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ حجرات میں) یہ فرمانا مسلمانوں بہت گمان کرنے سے بچے رہو بعضا گمان گناہ ہوتا ہے اخیر آیت تک۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیزی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچے رہو بدگمانی سخت جھوٹ ہے۔ اور ٹوہ نہ لگاؤ کسی کا عیب (خواہ خواہ) نہ ٹٹولو اور نجس نہ کرو۔ اور حسد اور بغض اور ترک ملاقات نہ کرو اللہ کے بندے سب بھائیوں کی طرح (ملاپ و محبت سے) رہو۔

باب گمان سے کوئی بات کہنا

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ فلاں فلاں۔ شخص ہمارے دین کی کوئی بات نہیں جانتے ہیں لیث نے کہا یہ دونوں شخص منافق تھے۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے

اسے بلکہ اگر اپنے بھائی مسلمان سے کچھ رنج ہو جائے تو تین دن کے اندر صفائی کرے ۱۲ منہ ۳۰ کیونکہ آدمی کسی کی نسبت بدگمانی کر کے طرح طرح کی باتیں بناتا ہے۔ وہ جھوٹ ہوتی ہیں۔ بدگمانی وہی بڑی ہے کہ آدمی کسی کی نسبت محض گمان پر کوئی بات نہ سے نکالے لیکن حرم یعنی ہوشیاری اور احتیاط عقل و تدبیر کی دلیل ہے اس میں کوئی بات نہ سے نہیں نکالے بلکہ اپنی حفاظت کی تدبیر کرتا ہے ۱۲ منہ ۳۰ غش کے معنی کتاب البیوع میں گزر چکے ہیں یعنی لڑیاں وہ یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو لیکن دوسرے کو دھوکا دینے کے لئے خواہ مخواہ اس کی قیمت بڑھائے ۱۲ منہ ۳۰ حافظ نے کہا ان کے نام مجھ کو معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ ۱۰۔

وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَى الْكَتَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَكَلْتُ فَلَا نَأْكُلُ نَافِعًا لِيَوْمِنَا دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ.

بَابُ سِتْرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ

۱۰۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو هَرَبٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شَهَابٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتٍ مَعَاذُ اللَّهِ الْمُجَاهِدِينَ دَانَ مِنَ الْعَجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ لَهَا بِالْأَلِيلِ لَجْلًا ثُمَّ يَمُوتُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا فَلَانُ عَمِلْتَ الْبَأْسَ حَهُ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُكَ سَابِقُهُ وَيَمُوتُ يَكْتُمُ سِتْرًا اللَّهُ عَنْهُ

پھر بھی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرماتے لگے میں گمان کرتا ہوں کہ فلاں فلاں لوگ ہم جس دین پر ہیں اس کو نہیں پہچانتے۔

باب مومن سے اگر کوئی گناہ ہو جائے تو اس کو چھپائے رکھے ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب کے بیٹے (محمد بن عبد اللہ) سے انہوں نے اپنے چچا (محمد بن مسلم زہری سے) انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میری امت کے سب لوگوں کو اللہ بخش دے گا مگر جو لوگ کھلم کھلا گناہ کریں (وہ نہیں بخشے جائیں گے) اور یہ ڈھیٹ پنہا ہے کہ (دو رات کو ایک (بڑا) کام کرے اللہ نے اس کو چھپائے رکھا ہو لیکن وہ صبح کو ایک ایک سے کہتا پھرے یا رو میں نے گزشتہ رات کو یہ کیا کیا حال اللہ تعالیٰ نے رات بھر اس کے عیب کو چھپائے رکھا مگر وہ صبح کو اللہ کا پردہ کھولنے لگا

ہم سے مسدود نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے صفوان بن محرز سے ایک شخص نے ابن عمر سے پوچھا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کانا پھوسی کے باب میں کیا سنا ہے (یعنی سرگوشی کے باب میں) انہوں نے کہا آنحضرت فرماتے تھے (قیامت کے دن) تم مسلمانوں میں سے ایک شخص (جو گنہگار ہوگا) اپنے پروردگار سے نزدیک ہو جائے گا۔ پروردگار اپنا بازو اس پر رکھ دے گا۔ اور فرمائے گا تو نے (فلاں دن) کیا میں) یہ یہ (میرے) کام

۱۰۰۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِحْزَانَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ بَيِّنُوا أَحَدَكُمْ مِمَّنْ سَرَّ بِهِ حَتَّى يَضْمَعَ كَفَّهَ عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ

لے مثل مشہور ہے ایک تو چوری اور دوسرے زوری اگر آدمی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کو چھپائے رکھے شرم نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے نہ یہ کہ ایک ایک سے کہتا پھرے کہ میں نے فلاں گناہ کیا فلاں گناہ کیا یہ تو بخائی اور بے باکی ہے۔ مسدود نے بیان کیا اس شخص کا نام مجھ کو معلوم نہیں، مسدود حدیث بھی (باقی بر صفحہ ۵۹۸)

نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتُ كَذَا كَذَا فَيَقُولُ
نَعَمْ يَقْبَلُ سِرًّا ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ
عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَعْفِزُ هَكَذَا
لَكَ الْيَوْمَ

بَابُ ۱۱۲ اَلْكِبَرِ - وَقَالَ مُجَاهِدٌ
ثَانِي عَطْفِهِ مُسْتَكْبِرًا فِي نَفْسِهِ عَطْفَهُ
سَرَقَتَهُ

۱۰۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ
حَدَّثَنَا مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ
دَهَبٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ تَضَاعَفَ
لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَأُ إِلَّا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ
كُلُّ عَتَلٍ جَزَاءٌ مُسْتَكْبِرٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى
حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ حَدَّثَنَا
أَسَدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ الْأَمَةُ مِنْ أُمَّاءِ
أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَاخُذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ -

بَابُ ۱۱۳ إِلَهْجَرًا وَقَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَكْهَمَ
أَخَاكَ قَوْلِي ثَلَاثٌ -

کیسے تھے وہ عرض کرے گا بیشک پھر فرمائے گا تو نے (فلاں فلاں دن) یہ یہ
درجے کام کیسے تھے وہ عرض کرے گا بیشک (پروہ درکار مجھ سے خطائیں ہوئی
میں پر تو غفور رحیم ہے) عرض سارے گناہوں کا، اس سے (پہلے) اقرار کرالیا
پھر فرمائے گا دیکھ میں نے دنیا میں تیرے گناہ چھپائے رکھے تھے تو آج میں ان
گناہوں کو بخش دیتا ہوں۔

باب غرور اور گھنڈ کی برائی مجاہد نے کہا یہ جو (سورہ حج میں) ہے
ثانی عطفہ اس سے مغرور مراد ہے عطف کے معنی گردن (یعنی گھنڈ) سے
گردن موڑنے والا۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا
ہم کو معبد بن خالد قیس نے انہوں نے حارث بن دہب خزاعی سے انہوں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں تم سے بہشتی لوگوں کو
بیان کروں بہشتی وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) کمزور ناتوان (یا گم نام) ہیں اگر
اللہ کے بھروسے پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ رکوان کی اتنی خاطر ہے
کہ ان کی قسم سچی کر دے اور میں تم کو دوزخی لوگ بتاؤں ہر ایک کھڑے بدخلق
مغرور اور مجبور عیسیٰ نے کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا کہا ہم کو حمید طویل نے
خبر دی کہا ہم سے اسد بن مالک نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
(کے خلق کا یہ حال تھا آپ) کا ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیوں میں سے ہاتھ
پکڑ لیتی اور جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی تھی۔

باب ترک ملاقات کرنے کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا یہ فرمانا (یہ حدیث اور بھی گزر چکی ہے) کسی آدمی کو یہ درست نہیں کہ
اپنے بھائی مسلمان کو تین رات سے زیادہ چھوڑ دے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) احادیث صفات میں سے ہے اس میں کف اللہ کے لئے ثابت کیا گیا جیسے مع اور بصیر اور ید اور عین اور دہر وغیرہ اہل حدیث اس کی
تاویل نہیں کرتے بعضوں نے تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ کف سے مجاہد رحمت مراد ہے یعنی اپنے سایہ عاطفت میں اس کو چھپائے گا ۱۲ منہ (ماثیہ صفحہ
ہذا) ۱۳ منہ کو لوگوں میں رسوا نہیں کیا ۱۲ منہ ۱۳ منہ سحان اللہ کیا عنایت اور کرم ہے ۱۲ منہ ۱۳ منہ حافظ نے کہا یہ امام بخاری کے زمانہ میں تھے
اور شاید امام بخاری نے ان سے حدیث بطور مذاکرہ سنی ہوگی ۱۲ منہ ۱۳ منہ آپ اس کے ساتھ چلے جاتے انکار نہ کرتے یہ اخلاق نبوت کی دیسل
میں ۱۲ منہ ۱۳ منہ اس کی ترک ملاقات کرے یعنی دنیاوی جھگڑوں کی وجہ سے لیکن فساد اور فجار اور اہل بدعت سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

۱۰۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ بْنُ الْكَلْبِيِّ عَنْ
قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ الطَّقِيلِ هُوَ
ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَائِشَةَ زَوْجِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَ
عَائِشَةُ حَدَّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ
قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ وَ
اللَّهُ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَا حُجْرَتَ عَلَيْهَا
فَقَالَتْ أَهْوَ قَالَ هَذَا قَالُوا نَعَمْ قَالَتْ
هُوَ لِلَّهِ عَلَى كَسَدٍ أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا
فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِينَ طَالَتْ
الْهَجْرَةُ فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا أَشْفَعُ فِيهِ
أَبَدًا وَلَا أَتَحَنَّنُ إِلَى نَذِيرِي فَلَمَّا طَالَ
ذَلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ السُّودِيَّ بْنَ مَعْمَرٍ
وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسودِ بْنِ عَبْدِ يَكُوتَ
وَهُمَا مِنْ بَنِي زُهَيْرٍ وَقَالَ لَهُمَا اكْتُدُّمَا
بِاللَّهِ لَنَا أَدْخَلْتُمَا فِي هَلِي عَائِشَةَ فَإِنَّهَا
لَا بَحْلٌ لَهَا أَنْ تَنْذُرَ قَطِيعَتِي فَأَقْبَلَ بِهِ

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب بن خیرہ نے خبر دی کہ ابوہریرہ
نذیری سے کہا مجھ سے عوف بن مالک بن طقیل بن حارث نے وہ
حضرت عائشہ کے مادرِ بی بی تھے انہوں نے کہا حضرت عائشہ نے
کوئی چیز بھیجی یا خیرات کی تو عبد اللہ بن زبیر (جران کے بھانجے تھے)
کہنے لگے حضرت عائشہ کو ایسے معاملوں سے باز رہنا چاہیے نہیں تو
پروردگار کی قسم میں ان پر حجر کر دوں گا۔ حضرت عائشہ نے لوگوں سے
پوچھا کیا عبد اللہ بن زبیر نے ایسا کہا کہ میں حجر کر دوں گا، انہوں نے
کہا بے شک کہا تب حضرت عائشہ نے کہنے لگیں میں بھی اللہ کی بی نذر
کرتی ہوں کہ (اب ساری عمر) کبھی عبد اللہ بن زبیر سے بات نہ کروں
گی خیر ایک مدت اسی طرح گزری حضرت عائشہ نے ان سے ترک
کلام و سلام کیا، اس کے بعد عبد اللہ بن زبیر لوگوں سے سفارش کرانے
لگے کہ حضرت عائشہ کو سنا دیں، انہوں نے کہا پروردگار کی قسم میں تو
اس مندرجہ میں کبھی سفارش نہیں سننے کی اور نہ اپنی نذر توڑ دوں گی خیر
پھر ایک مدت یوں ہی گزری اس کے بعد عبد اللہ بن زبیر نے مسود بن مخزوم اور
عبد الرحمن بن اسود بن عبد یکتہ سے جو بنی زہرہ قبیلے کے (اور انحضرت کے
نہیال دلوں میں تھے) یہ کہا میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں تم جس طرح ہو سکتے مجھ کو
ایک بار حضرت عائشہ پاس پہنچا دو میرا اُن کا سامنا کرو اور حضرت عائشہ کو ناظر بننے کی

بقیہ صفحہ سابقہ) ترک ملاقات نہ کرنا جب تک وہ توبہ نہ کریں درست ہے مولانا عبد الجبار صاحب مہاجر کہ جو بڑے محدث تھے ان کے پاس جمال الدین خاں عار
الہام ریاست بھوپال تشریف لے گئے مولانا اور دیگر پر تھے عارالہام نے نیچے سے اطلاع کر دانی کہ مولانا سے عرض کرو جمال الدین آپ کی ملاقات کے لیے
حاضر ہو اسے یہ جمال الدین بڑے دیندار و مودعہ اور متبع سنت شخص تھے پر انہوں نے نواب سکندر بیگ والیہ بھوپال سے کاج ثنائی کر لیا تھا اور جو مکہ بیگم
موجودہ والیہ ریاست تھیں اس لیے جب عارالہام شرع جمال الدین صاحب کی اطاعت میں نہیں رہتی تھیں۔ نہ شرعی پر وہ کرتی تھیں مولانا نے یہ خبر سن لی تھی تو جیسے
ہی جمال الدین صاحب کی آنے کی خبر ان لوگوں کو دی گئی مرانا نے فرمایا میں اس بدستی سے متناہیں جمال الدین صاحب صاحب نے نیچے سے مولانا کا یہ انشاد سن
یا اور اسی وقت رونے لگے باؤں پر عرض کیا میں نے توبہ کی اور سکندر بیگ کو طلاق دیا میں یہ سنتے ہی مولانا صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا میرے بھائی جمال الدین کو
جلدی بلاؤ میں اس سے ملنے کا مشتاق ہوں حضرت سلطان الشانج نظام الدین اذلیہ مولانا ضیاء الدین ثنائی کی عیادت کو گئے جو سخت بیمار تھے اور اطلاع کر دانی مولانا نے فرمایا
میں بدست فیکر سے نہیں ملتا چونکہ حضرت سلطان الشانج کبھی کبھی سماع میں شریک رہتے مولانا اس کو بدست اور ناجائز جانتے تھے حضرت سلطان الشانج نے کہا مولانا سے
عرض کرو میں نے سماع سے توبہ کی یہ سنتے ہی مولانا نے فرمایا ارے میرے سرکار عارالہام کہ مجھ اور حضرت سلطان الشانج سے کہو اس پر پاؤں رکھنے ہوئے تشریف لائیں ۱۲ منہ ۱۲
لے جو کہ مجھے اپنے آپ پر گزر چکے ہیں یعنی حاکم کسی شخص کو کہ قتل یا ناقابلِ مسجد کو یہ حکم دے دے کہ اس کا کوئی تعریف بیع میرے بغیر نہ مانڈ نہ ہو گا۔ ۱۳ منہ

الْمُسَوِّرَ وَعَبْدَ السَّحْلَيْنِ مُشْتَمِلَيْنِ بِأَدْنَىٰ هَهُمَا
حَتَّىٰ اسْتَأْذَنَّا عَلَىٰ عَائِشَةَ فَقَالَ السَّكَلَهُ
عَلَيْكَ وَسَرَّحَمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اسْتَدْخُلْ
قَالَتْ عَائِشَةُ ادْخُلُوا قَالُوا كُنَّا نَعْمُرُ
ادْخُلُوا كَلِمَةً وَلَا تَقْلَمُوا أَنْ مَعَهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ
فَلَمَّا دَخَلُوا دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ فَأَعْلَقَ
عَائِشَةُ وَطُوفَ بَيْنَهُمَا فَبَكَى وَطَفِقَ الْمُسَوِّرُ
وَعَبْدُ السَّحْلَيْنِ يَنُودَانِهَا أَلَا مَا كَلَّمْتَهُ وَقِيلَتْ
مِنْهُ وَيَقُولَانِ إِنْ اتَّبَعِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَىٰ عَنَّا قَدْ عَمِلْتُ مِنَ الْيَهْمَةِ فَإِنَّهُ لَا
يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَا فَوْقَ ثَلَاثَ
لَيَالٍ فَلَمَّا اكْتَوَدَا عَلَىٰ عَائِشَةَ مِنَ التَّدَاوُرِ
وَالْتَحَىٰ بَيْحَ طُفُفَتْ تَذَكُّرُهُمَا وَتَبَكَى وَقَوْلُ
إِنِّي نَذَرْتُ وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ فَلَمْ يَزَالَا
بِهَا حَتَّىٰ كَلَمَتْ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَهُتَفَّتْ
فِي نَذْرٍ هَا ذَاكَ أَسْرَبِيْنِ سَرَقَبَهُ وَ
كَأَنْتَ تَذْكُرُ نَذْرَ هَا بَعْدَ ذَلِكَ
فَتَبَكَى حَتَّىٰ تَبَلَّ دُمُوعُهَا خُمَا سَهَا

۱۰۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

نذر کرنا درست بھی نہیں (کیونکہ معصیت کی نذر ہے) مسور و عبد الرحمن
نے کیا کیا اپنی اپنی چادر میں لپیٹے ہوئے (عبد اللہ بن زبیر کو بھی ساتھ
لے کر) حضرت عائشہؓ کے گھر پہنچے اور اندر آنے کی اجازت مانگی
کہنے لگے السلام علیک در حمتہ اللہ وبرکاتہ کیا ہم (اندر آئیں انہوں
کہا مسور اور عبد الرحمن نے کہا ہم سب آئیں انہوں نے کہا ہاں ہاں
سب آؤ۔ ان کو یہ خبر نہ تھی کہ عبد اللہ بن زبیر بھی ان کے ساتھ ہیں خیر
جب یہ لوگ اندر پہنچے تو عبد اللہ بن زبیر پر دسے کے اندر چلے گئے۔
حضرت عائشہؓ ان کی حالتیں (اور اندر جا کر حضرت عائشہؓ کے گلے
لگا گئے اور ان کو قسمیں دینے اور رونے لگے ادھر مسور بن مخزوم
اور عبد الرحمن (پر دسے کے باہر سے) حضرت عائشہؓ کو قسم دینے لگے اب آپ
عبد اللہ سے بات کیجے اس کا نذر قبول فرمایا اور آپ تو جانتی ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان
سے تین رات سے زیادہ ترک ملاقات نہ کرے خیر جب ان لوگوں
نے بہت مبالغہ کیا اور حضرت عائشہؓ کا ناطا ملانے کی حدیثیں اور ناطا
تورنے کی برائیاں یاد دلائیں وہ بھی ان کو یہ حدیثیں یاد دلانے اور
رونے لگیں کہنے لگیں میں نذر کو کیا کروں نذر کا توڑنا مشکل ہے لیکن مسور
اور عبد الرحمن نے کسی طرح حضرت عائشہؓ کو نہ چھوڑا آخر انہوں نے عبد اللہ
سے بات کی اور نذر کے کفار سے میں چالیس بردے آزاد کیے اس پر
بھی حضرت عائشہؓ جب اپنی بیعت یاد کرتیں تو وہ دیتیں اتنا روئیں کہ
آنسو سے ان کی اوڑھنی تر ہو جاتی۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہ ہم کو امام مالک
نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک

۱- اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیایاں غیر عزم مردوں سے بات کرتی تھیں اور پر دسے میں رہ کر ان کو گھر میں بلاتی
تھیں خود قرآن شریف میں ہے وَاذْأَسْأَلْتُمُوهُنَّ شَيْئًا فَاسْأَلِيْنَهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ۱۲۰ منہ ۱۲۰ کہنے لگے اب جو کچھ ہو آپ عبد اللہ سے مل جاسیے

اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغُضُوا
وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا
وَلَا تَكُونُوا كَعِجَالٍ لَوْ لَا إِخْوَانًا وَلَا يَجِدُ لِلْمُسْلِمِ أَنْ
يَهْجُرَهُ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ -

۱۰۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ الْكَلْبِيِّ
عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ لِمُحِبِّ
أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَتَّقِيَانِ
بَعْضُهُمَا هَذَا أَوْ بَعْضُهُمَا هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي
يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ -

باب ۲۱۱ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهَجْرِ إِنْ لَمْ يَكُنْ
وَقَالَ كَعَبُ حِينَ تَخْلَفُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ
عَنْ كَلَامَيْنِ وَذَكَرَ خَمْسِينَ لَيْلَةً -

۱۰۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ
بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ فِي
لَا عَرَفْتُ غَضَبَكَ دَرًا مَكَاتُ قَالَتْ قُلْتُ
وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ إِنَّكَ إِذَا كُنْتَ رَاغِبِيَةً قُلْتُ
بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتَ سَاغِبَةً قُلْتُ لَا وَرَبِّ
رَبِّهَا هَيْمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلُ لَسْتُ أَهْلًا إِلَّا أَسْمَكَ

سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے
سے نہ بغض رکھو نہ حسد نہ ترک ملاقات کرو بلکہ اللہ کے بندے سب
بھائی بھائی طرح بسر کرو (دینا چند روزہ ہے) کسی مسلمان کو یہ درست نہیں
کہ اپنے بھائی مسلمان سے تین راتوں سے زیادہ خفا رہے اس کو چھوڑ دے
ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیس نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک
نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عطاء بن یزید البیہقی
سے انہوں نے ابوالیوب انصاری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ تین راتوں سے زیادہ اپنے بھائی
مسلمان کو چھوڑ دے اس سے خفا رہے (دونوں ایک دوسرے کو دیکھ
کر نہ پھیر لیں اور ان دونوں سے اچھا وہ ہے جو سلام (اور ملاقات) کی
ابتدا کرے۔

باب اگر کوئی شخص گناہ کا مرتکب ہو تو اس کی ملاقات چھوڑ دینا
جائز ہے۔ اور کعب بن مالک نے کہا (وہ قصہ بیان کیا) جب وہ غزوہ تبوک
میں پیچھے رہ گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں گئے تھے آپ
نے مسلمانوں کو منع کر دیا کہ آپ سے بات نہ کرے پچاس راتیں اسی
حال میں گزریں۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبد بن سلیمان نے
انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ میں
تیرا نصیب پیمانہ ہوں اور تیری خوشی بھی پیمانہ ہوں میں نے کہا آپ کیوں کر
پیمانہ لیتے ہیں آپ نے فرمایا جب تو خوش ہوتی ہے تو یوں کہتی ہے محمد
کے پروردگار کی قسم (میرا نام لیتی ہے) اور جب ناخوش ہوتی ہے تو یوں کہتی
ہے ابراہیم کے پروردگار کی قسم میں نے کہا جی ہاں (آپ کا فرمانا بالکل صحیح)
ہے۔ میں صرف آپ کا نام لیتا چھوڑ دیتی ہوں۔

اسی قصہ عروہ اور ہشام کے ہاں ہے۔ باقی دل سے خوش رہنے کی بات ہے۔ یہ حدیث اوپر ذکر ہو چکی ہے اس کی مطابقت ترجمہ باب سے منقول ہے۔ سوانح حضرت عائشہ

باب ۶۱۵ هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ كُلَّ يَوْمٍ
أَوْ بَكْرَةً وَعَشِيَةً.

۱۰۱۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ
مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ
فَأَخْبَرَنِي عُمَرَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلُ
أَبُو حَنِيفَةَ إِلَّا دُهُمَا يَدَيَّانِ الدِّينَ وَلَمْ يَسْرَ
عَلَيْهَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي الثَّهَارِ بَكْرَةً
عَشِيَةً فَيَبْسِمُ نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ
فِي نَحْرِ التَّطْهِيرَةِ قَالَ قَاتِلُ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا
فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ
إِلَّا أَمْرٌ قَالَ رَفِيقٌ قَدْ أَدْرَنِي بِالْخُرُوجِ -

باب ۶۱۶ الزَّيْرُ يَأْتِي وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ
عِنْدَهُمْ وَزَارَ سَلَامًا أَوَّالَ الذَّرْدِ فِي عَهْدِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ عِنْدَهُ -
۱۰۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ
الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سَبْرٍ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَارَ أَهْلَ بَيْتِهِ فِي الْأَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ
طَعَامًا فَلَمَّا ارْتَدَّ أَنْ يَخْرُجَ أَمْرٌ بِكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ

باب کیا آدمی اپنے دوست سے ہر روز (ایک بار) یا دوبار
صبح اور شام مل سکتا ہے۔

ہم سے ابراہیم بن ہوشب نے بیان کیا کہ ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں
نے عمر سے انہوں نے زہری سے دوسری سند اور بیٹ بن سعد نے کہا
مجھ سے عقیل نے بیان کیا۔ ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زہیر نے خبر
دی کہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ نے کہا میں نے توجیب سے اپنے ماں
باپ کو پیچھا (انتی سمجھ آئی) ان کو اسلام کے دین پر پایا اور کوئی دن
ہم پر ایسا نہیں گزرتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام دو وقت
ہمارے پاس تشریف نہ لاتے ہوں۔ ایک دن ہم اپنے والد ابو بکر کے گھر
میں بیٹھے تھے اس وقت ٹھیک دوپہر کا وقت تھا اتنے میں ایک شخص
کہنے لگا دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے آپ کے آنے کا یہ
معمول وقت نہ تھا ابو بکر کہنے لگے اس وقت ہر خلاف معمول آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی نیا واقعہ ہوا ہے۔ خیر آپ نے
فرمایا مجھ کو مکہ سے نکلنے کی اجازت مل گئی۔

باب کوئی شخص ملاقات کو جائے اور جہاں جائے کھانا بھی کھا
اور سلمان فارسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابو الدرداء (صحابی)
کی ملاقات کو گئے وہاں کھانا بھی کھایا۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے
خبر دی انہوں نے خالد خدام سے انہوں نے انس بن سیرین سے
انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے
ایک گھر والوں کے پاس تشریف لے گئے وہاں کھانا بھی کھایا جب چلنے لگے
تو آپ نے حکم دیا اس گھر میں ایک جگہ چھوٹے پر پانی چھڑکا گیا آپ نے وہاں

بقیہ سفر رہا بعضوں نے کہا جب حدیث سے یہ کہ وہ خفا رہتا جائز ہو تو کہ وہ جسے خفا رہنا بھریں اے جائز ہوگا واللہ اعلم اس کو امام بخاری نے بالہجرت
۱۷۱۲ میں واصل کیا ۱۷۱۲ میں آپ تشریف لائے اور ابو بکر سے ۱۷۱۲ میں حدیث اور گز چکی ہے ۱۷۱۲ میں یثربان بن مالک کا گھر تھا بعضوں نے اسے سلیم کا
گھر تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا کی تھی جیسے اور گز چکا ہے۔ ۱۷۱۲ میں جو پرانے پوریا کا تھا ۱۷۱۲ میں

فَنُوحَ لَهُ عَلَى سَائِلٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ

بَاب ۶۱۱ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُودِ

۱۰۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْقَمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى
بْنُ أَبِي اسْحَقٍ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ مَا إِلَّا سَتَبَرْتُ ثَلُثَ مَا غَلَطْتُ مِنَ الدِّيَارِ
وَنَحْشَنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ رَأَى
عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِمَّنْ اسْتَبَرَّتْ فَاقَى بِهَا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
اشْتَرِ هَذِهِ فَالْبَسَهَا لَوْ نَدَى النَّاسُ إِذَا قَدِمُوا
عَلَيْكَ فَقَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرَامُ مِنْ لَخْلَافٍ
لَهُ فَمَعْنَى فِي ذَلِكَ مَا مَعْنَى ثَمَرِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِ بِعِلَّةٍ فَاقَى
بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَشَّرْتُ
إِلَى بِهِذِهِ وَقَدْ قُلْتُ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتُ
قَالَ إِنَّمَا بَشَّرْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَا لَا
فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْمُرُ الْعِلْمَ فِي الثَّوْبِ
لِهَذَا الْحَدِيثِ

بَاب ۶۱۲ الْإِخَاءُ وَالْجِلْفُ وَقَالَ

أَبُو حَظِيْفَةَ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ سَلَمَانَ وَآبِي الدَّرَدَاءِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ عَوْفٍ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ أَخِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الشَّرِيْحِ

ناتر پڑھی اور ان گھروالوں کے لیے دعا کی۔

باب جب دوسرے ملک کے لوگ ملاقات کو آئیں تو ان کے لیے
اپنے تین آرائشہ کرنا یہ

ہم سے عبد اللہ بن محمد ہندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الصمد
بن عبد الوارث نے کہا مجھ سے والد نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے
کہا مجھ سے سالم بن عبد اللہ بن عمر نے پوچھا استبرق کونسا کپڑا ہے میں نے
کہا سنگین عمدہ ریشمی کپڑا انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا
وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے ایک شخص (عطارد) کے پاس ایک ریشمی چڑا
دیکھا وہ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے اور کہنے لگے
یا رسول اللہ یا آپ مولے لیجئے اور جس دن باہر کے لوگ آپ کے پاس
آتے ہیں اس دن پہنا کیجئے یہ آپ نے فرمایا خالص ریشمی کپڑا تو وہ
پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ نصیب نہ ہو گا خیر اس بات کو ایک مدت
گزرتی پھر ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی قسم کا ایک ریشمی
چڑا حضرت عمرؓ کو (تحفہ) بھیجا وہ اس چڑے کو لے کر آپ کے پاس آئے
اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے یہ چڑا مجھ کو بھیجا ہے اور پہلے آپ
اسی قسم کے چڑے میں ایسا فرما چکے ہیں (کہ اس کو وہ پہنے گا جس کو آخرت
میں کچھ نصیب نہ ہو گا) آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو اس لیے (بہنیں یہ
بھیجا ہے کہ تو خود اس کو پہنے بلکہ اس لیے بھیجا ہے کہ اس کے ٹکڑے کر کے
ابن عمرؓ اسی حدیث کی رو سے ریشمی بیل بڑھا بھی کپڑے میں برامانہ تھے۔

باب کسی سے بھائی چارہ اور دوستی کا قول قرار کرنا اور ابو حمزہ
دوہب بن عبد اللہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابوہریرہؓ
کو بھائی بھائی بنا دیا تھا۔ اور عبد الرحمن بن عوفؓ نے کہا جب ہم مدینہ
میں (ہجرت کر کے) آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سعد بن ربیع
انصاریؓ کا بھائی بنا دیا۔ (یہ حدیث بھی اوپر گزرتی چکی ہے)۔

۱۰۱۶ - حدیث کپڑے پر ۱۲ منہ سے باب کا مطلب بختم ہے ۱۲ منہ سے کہ اس کی قیمت اپنے کام میں لائے لگے یہ حدیث اوپر موصول گزرتی ہے ۱۲ منہ

۱۰۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
فَأَخَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوْلِمَ وَلَوْ لَشَاةٍ-

ہم سے مسدد بن مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید
قطان نے انہوں نے حمید بن عمار سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے
کہا جب عبدالرحمن بن ابی بکر نے ان میں اور سعد بن ربیع انصاری میں بھائی چارہ کر
پاس آئے تو آپ نے ان میں اور سعد بن ربیع انصاری میں بھائی چارہ کر
دیا (پھر عبدالرحمن نے شادی کی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے)
فرمایا اولیمہ تو کر ایک بکری کا سہی۔

۱۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا
سَمْعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا حَدَّثَنَا عَامِرٌ قَالَ
قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَبْلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلَّ لِي فِي لَحْظِ كَلْبٍ
فَقَالَ تَدْرِي مَا لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ
قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي ذَارِيٍّ-

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن زکریا نے
کہا ہم سے عامر بن سلیمان اسحاق نے کہا میں نے انس بن مالک سے کہا کیا
تم کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں حلف
نہیں ہے (یعنی قول اقرار کر کے ایک قوم میں شریک ہو جانا جیسے جاہلیت
میں دستور تھا) انہوں نے کہا (واہ) آنحضرت صلعم تو خود قریش اور انصار
کے لوگوں میں حلف کر آئے خاص میرے گھر میں۔

۱۰۱۸۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
مُعَمَّرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نِيَّ فَاعَةَ
الْقُرَظِيِّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَيَّتَ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَجَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ
رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا لِحُرِّ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا
بَعْدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَإِنَّهُ وَاللَّهُ
مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الْأَهْدَابَةِ (هَذِهِ)
أَخَذَتْهَا مِنْ حُلْبٍ بِهَا قَالَ وَابْنُ كَبْرٍ خَالِسٌ عِنْدَ

باب مسکرات اور ہنسنا اور خجابت ناظمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچکے سے ایک بات مجھ سے فرمائی تو میں ہنسی
دی (یہ حدیث موصولہ اوپر گزر چکی ہے) ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے
(سورہ نجم میں فرمایا ہے وہی خلا ہنسنا ہے اور وہی رلاتا ہے۔

۱۰۱۹۔ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا
مُعَمَّرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نِيَّ فَاعَةَ
الْقُرَظِيِّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَيَّتَ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَجَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ
رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا لِحُرِّ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا
بَعْدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَإِنَّهُ وَاللَّهُ
مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الْأَهْدَابَةِ (هَذِهِ)
أَخَذَتْهَا مِنْ حُلْبٍ بِهَا قَالَ وَابْنُ كَبْرٍ خَالِسٌ عِنْدَ

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن مبارک نے
خبر دی کہ ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے
حضرت عائشہؓ سے کہ رفاعہ قرظی نے اپنی جو زوجہ تین طلاق دیدی پھر عبدالرحمن
بن زبیر نے ان سے نکاح کر لیا اب وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئی کہنے لگی میں رفاعہ کے نکاح میں تھی لیکن اس نے آخری طلاق یعنی
تیسرا طلاق بھی مجھ کو دے دیا میں نے عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کیا
مگر خدا کی قسم یا رسول اللہ اس کے پاس تو کپڑے کا کنارہ ہے اس
نے اپنی اوڑھنی کا کنارہ (سرا) دکھلایا (جو بالکل نرم ہوتا ہے)
اس وقت ابو بکر صدیقؓ آپ کے پاس بیٹھے تھے اور

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمِينٍ سَعِيدٍ بَيْنَ
الْعَامِ جَالِسٍ بَابِ الْحَجَرِ يُؤْذَنُ لَهُ فَطَفِقَ
خَلْدُ تَيْنًا دَحَى أَبَا بَكْرٍ أَبَا بَكْرٍ الْأَتَزَجْرُ هَذَا
عَمَّا تَجَهَّرَ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَا يَزِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
التَّبَتُّمِ ثُمَّ قَالَ لِعَلَّكَ تَرِيدُ بَيْنَ أَنْ تَرْجِعَ
إِلَى رِفَاعَةٍ لَا حَتَّى تَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ
عُسَيْلَتَكَ -

۱۰/۹ - حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو هَيْمٍ عَنْ
صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ
الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَسْتَأْذِنُ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَعِنْدَ ذَلِكَ سَمِعْتُ قُرَيْشَ يَسْأَلُونَهُ وَيَسْتَكْثِرُونَ
عَالِيَةَ أَصْوَانِهِمْ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا أَسْتَأْذَنَ
عُمَرُ تَبَادُرَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ
أَضْحَكَ اللَّهُ وَتَلَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا قِيَّيْ أَنْتَ دَائِي فَقَالَ
عَجِبْتُ مَنْ هُوَ الَّذِي كُنْتُ عِنْدِي لَتًا
سَمِعْتُ صَوْتَكَ تَبَادُرُ الْحِجَابَ فَقَالَ أَنْتَ
أَحَقُّ أَنْ يَهَبَنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ
فَقَالَ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَنْهَبْنِي
وَلَمْ تَهَبَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْنَ إِنَّكَ أَنْظَرُ وَأَعْلَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

سعید بن عامر کے بیٹے خالد آپ کے دروازے پر کھڑے اندر
آنے کی اجازت مانگ رہے تھے وہ دروازے ہی پر سے ابو بکرؓ
کو پکارنے لگے کہنے لگے ابو بکرؓ تم اس عورت کو ڈانٹتے نہیں کہیں
(بے شرمی کی) باتیں پکار پکار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کر رہی
ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سوا اور کچھ نہیں
کیا (اس عورت کو ڈانٹنا نہ خواہوئے) پھر آپؐ نے فرمایا معلوم ہوا
شاید یہ چاہتی ہے کہ پھر فاعہ کے پاس چلی جائے یہ اس وقت تک
نہیں ہر سکتا جب تک تو عبدالرحمن سے مزا نہ اٹھائے اور وہ تجھ سے (یعنی دخول نہ ہو)

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد
نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے
عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب سے انہوں نے محمد بن سعد
انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی
بیسیاں جو قریش قبیلہ کی تھیں آپؐ کے پاس بیٹھی تھیں (آپؐ پر خوج دینے کے
لیے تقاضا کر رہی تھیں) پکار کر بلند آواز سے باتیں کر رہی تھیں اتنے میں
حضرت عمرؓ نے اندر آنے کی اجازت مانگی ان کی آواز سنتے ہی سب پردے
میں لپک کر (چھپ گئیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی وہ اندر
آئے آپؐ ہنس رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کو ہمیشہ
ہنس (خوش و غم) رکھے میرے ماں باپ آپؐ پر مدد تھے (آپؐ ہنستے کیوں)
فرمایا مجھ کو یہ تعجب آیا کہ یہ عورتیں جو ابھی میرے پاس بیٹھی (تقاضا کر رہی)
تھیں تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں ہورہیں حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول
اللہ ان کو تو آپؐ سے زیادہ ڈرنا چاہیے پھر ان بیبیوں کی طرف مخاطب ہوئے
کہنے لگے اری اپنی جانوں کی دشمنوں تم مجھ سے ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں (حالانکہ آپؐ کے سامنے میری کیا حقیقت
ہے) ان بیبیوں نے کہا بے شک ہم تم سے ڈرتی ہیں) تم

۱۰ جب اس عورت نے یہ باتیں کہیں تو ۱۱ اندر سے ترجمہ باب یہ ہیں سے نکلتا ہے۔ ۱۲ منہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَايَا وَالَّذِي كَفَرْتُ بِبَيْدٍ مَا لَيْقَبُكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجَاكَ إِلَّا سَلَكَ وَجْهًا غَيْرَ وَجْهِكَ.

۱۰۲۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْجِيٍّ حَدَّثَنَا سَفِيْنُ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْعُبَايْسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ قَالَ إِنَّا قَائِلُونَ عَدَاؤَ اللَّهِ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبْرَحُ أَوْفَقْتُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَدُوٌّ عَلَيَّ أَقْتَالُ قَالَ فَقَدْ وَفَّقَا لَكُمْ قِتَالًا شَدِيدًا وَتَبَرُّفُهُمُ الْيَمَّاحَاتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَائِلُونَ عَدَاؤَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَسَلِّتُوا فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ نَبْهَرَ بِهِ قَالَ أَبُو رَجُلٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ وَتَعَتُّ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعِنِّي رَقِيبَةً قَالَ لَيْسَ لِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَاطْعِمِ سِتِّينَ مُسْكِينًا قَالَ لَا أَحَدٌ قَاتِي يَعْزِي نَبِيَّهُ

اجدا اور اکھڑ آدمی ہو کہ ان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم راہِ حق پر دل اور جسم خرچ نہیں کرتے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کچھ کہو قسم اس پر رو کر کی جس کے ہاتھ میں میری جاس کا شیطان رستہ چلتے تم کو طے توڑ کر کے مارے، وہ رستہ چھوڑ کر دوسرے رستے چلا جائے گا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابوالعباس (سائب) سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے بعد) جب طائف میں تھے تو فرمانے لگے کہ انشاء اللہ ہم یہاں سے لوٹیں گے آپ کے صحابہ میں سے چند لوگ نے عرض کیا ہم تو طائف کو چھوڑنے والے نہیں جب تک اس کو فتح نہ کریں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تو (کل) صبح لڑائی شروع کرو صبح کو لوگ لڑائی پر گئے اور خوب لڑے بہت زخمی ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہم یہاں سے لوٹ جائیں گے یہ سن کر لوگ خاموش رہے (اب کے یہ نہیں کہا کہ ہم بن فتح کیے جانے کے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیے جمہوری نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث پوری بیان کی ہے

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابوہمیر بن سعید نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے کہا کہ ابوہریرہؓ نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلمؐ کو کہا کہ یا رسول اللہ میں تباہ ہو گیا میں نے رمضان میں (دن کو روزے میں) اپنی بی بی سے صحبت کی آپ نے فرمایا ایک برہہ آ کر دوڑے دے کہنے لگا مجھ کو اتنا مقدور نہیں اپنے فرمایا اچھا دو مہینے لگا تار روزے رکھ کہنے لگا یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکتا آپ فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کہنے لگا اس کا بھی مقدور نہیں ہو سکتا

۱- سلمان اللہ اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی بڑی فضیلت بھی کہ شیطان ان سے ڈرتا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان نماز کے سوا سے بھاگتا ہے اپنا شکل نہ ہو کہ حضرت عمرؓ کی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلمؐ پر بھی ہے کیوں کہ یہ ایک خاص معاملہ ہے جو روزہ کو توڑنے سے ڈرتے ہیں تاکہ بادشاہ سے نہیں ملے ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۲- اس مسئلہ ترجمہ باب میں سے نکلتا ہے ۱۲- اس کے طول کے ساتھ ہر غزوہ طائف میں مذکور ہے جی ۱۲- ان کا نام ۱۲- ان کا نام ۱۲- ان کا نام

قَالَ ابْرَاهِيمُ الْعَرَفِيُّ الْمَكِّيُّ فَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ فَصَدَّقَ بِهَا قَالَ عَلَيَّ اَفْقَرُ مِنِّي وَوَاللّٰهُ مَا يَمِينُ لَوْ بَكَيْهَا اَهْلُ بَيْتِ اَفْقَرُ مِنَّا فَصَوَّحَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ لَوْ اُجِدَكَ قَالَ فَاَنْتُمْ اِذَا

۱۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوْسِيُّ حَدَّثَنَا مَا لِكُ عَنْ اِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَاهِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اُمِّيَّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْمَانِي عَلِيَّطُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهُ اَعْرَابِيٌّ فَوَجَّعَنِي بِرِدَائِهِ بِجِدَّةٍ شَدِيدَةٍ تَالَهُ اَنَسٌ فَتَنَطَّرْتُ اِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَثَرْتُ بِهَا حَاشِيَةَ الرِّدَاءِ مِنْ رَدَّةٍ جَدَّةٍ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ لِي مِنْ مَالٍ اَللّٰهُ الَّذِي عِنْدَكَ فَاَلَمْ تَلِدْ لِيْهِ وَفَضَّلْتَ لِيْهِ اَمْرًا لَكَ بِعَظَائِدِ

۱۰۲۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا مَعَجَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَسْأَلْتُمْ وَلَا رَأْيِي اِلَّا تَبَسُّمٌ فِي وَجْهِهِ وَكَفَدَتْ سَكَوَتُ رَأْيِهِ اَنِّي لَا اُبْقِي عَلَى الْخَيْلِ فَضْرَكَ يَدِي فِي صَدْرِي وَقَالَ اَللّٰهُمَّ نَبِيَّتَهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مُّهْدِيًا۔

۱۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَلْمُنْكَثَرِيِّ حَدَّثَنَا

کھجور کا تنقیداً آنحضرت پائس آیا آپ نے پوچھا وہ شخص کدھر گیا جس نے روزہ توڑ دالا (کہنے لگا حاضر ہوں) فرمایا نے یہ کھجور فقروں کو بانٹ دے کہنے لگا مجھ سے زیادہ کوئی فقیر ہو تو اس کو بانٹوں خدا کی قسم مدینہ کے دونوں کناروں میں مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں ہیں پس اگر آپ اتنا ہنسے کہ آپ کے اخیر کے دانت کھل گئے فرمایا یہ تو تم (میاں بی بی) ہی اس کو کھا لو گے

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہ مجھ سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق ابن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رستے میں) جا رہا تھا آپ بخران کی چادر اوڑھے ہوئے تھے جو میں کا ایک شہر ہے) اس چادر کا حاشیہ مونٹا تھا (کھ کھ) اتنے میں ایک گندار نے آپ کو پکڑ لیا اور چادر کو زور سے گھسیٹا انس کہتے ہیں میں نے آپ کے مونڈھے کو دیکھا اس پر چادر گھسیٹنے سے نشان پڑ گیا اس زور سے گھسیٹا اس کے بعد کہنے لگا محمد اللہ کا مال جو تمہارے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھ کو دلاؤ آپ اس کی طرف دیکھ کر ہنس دیے اور اس کو کچھ دلا دیا

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نیر نے بیان کیا کہ ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بھلی سے انہوں نے کہا جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو (اپنے پاس آنے سے) کبھی نہیں روکا اور جب آپ نے مجھ کو دیکھا تو مسکرا کر (خندہ پیشانی) اور میں گھنے یہ عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑے پر میری ران پڑی نہیں جتنی آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا یا اللہ اس کی ران پڑی مجھ سے اور اس کو راہ دکھانے والا راہ پایا ہوا کر دے۔

ہم سے محمد بن ثنی نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے

۱۔ یہ حدیث کتاب الصوم میں گزر چکی ہے ۱۱۷۱ھ اس کا نام معلوم نہیں ۱۱۷۲ھ سبمان اللہ قربان اس خلق کے کیا کوئی دنیا کا بادشاہ ایسا کر سکتا ہے یہ حدیث صاف آپ کی نبوت کی دلیل ہے ۱۱۷۳ھ جب آپ نے مجھ کو بت غزوہ ٹرنے کے لیے بھیجا ۱۱۷۴ھ

يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْدِ بْنِ
بَنِي أُمِّ سُلَيْمَةَ عَنْ أُمِّ سُلَيْمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي
مَنْ الْحَقَّ هَلْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ عُسْلُ إِذَا احْتَمَلَتْ
تِلْكَ نَعْمًا إِذْ رَأَتْ الْمَاءَ فَصَيَّحَتْ أُمُّ سُلَيْمَةَ
فَقَالَتْ أَنْحَلِكُمُ الْمَرْأَةَ فَنَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ شَبْرٌ
الْوَلَدِ -

۱۰۲۵. أَحَدُنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ مَعْبُودٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا
عَنْ سُلَيْمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْبِحًا
قَطْرَ ضَاحِكٍ حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ
۱۰۲۶. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَ قَالَ لِي خَلِيفَةُ
حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَدَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ رَوَى أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ
بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ قَطْرَ الْمَطَرِ كَأَسْتَسْقِي رَبَّكَ
فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَزَلَ مِنْ سَحَابٍ
فَأَسْتَسْقَى فَلَمَّا نَزَلَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى
بَعْضٍ ثُمَّ مَطَرًا حَتَّى سَالَتْ مَنَازِلُ
الْمَدِينَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُعْبَكِرَةِ مَا

ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زید بن
بنت ابی سلمہ سے انہوں نے ام المؤمنین ام سلمہ سے انہوں نے کہا
ام سلیم (انس کی والدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگیں یا رسول
اللہ اللہ حق بات کہنے میں شرم نہیں کرتا اگر عورت کو مرد کی طرح
اختلام ہو (خواب پڑے) تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہے آپ نے
فرمایا بے شک جب پانی دیکھے (یعنی تدریجی طور پر) پرہیز کر ام سلمہ سے
دیں کہنے لگیں کیا عورت کو بھی اختلام ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر عورت کی مٹی ٹھکتی تو پھر بچہ کی صورت ماں سے کیوں ملتی ہے یہ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے
کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان کو ابو النصر (مسلم بن ابی امیہ) نے انہوں
نے سلیمان بن یاسر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورا ہنستے نہیں دیکھا۔ (قہار قہار کے)
کہ میں آپ کا کو (تاریخ) دیکھتی بلکہ آپ کا ہنسا مسکراتا تھا۔

ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہ ہم سے ابو روانہ نے انہوں نے
قنادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے دوسری سند امام بخاری
نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے زید بن زریح نے بیان
کیا کہ ہم سے سعید نے انہوں نے قنادہ سے انہوں نے انس بن
مالک سے ایک شخص مدینہ میں جمعہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے اور کہنے لگا یا رسول اللہ پانی کا قحط
ہو گیا ہے آپ پانی کے لیے اللہ سے دعا کیجئے آپ نے آسمان کی طرف
دیکھا اس وقت ہم کو آسمان پر (ذرہ بھی) ابر نہیں نظر آتا تھا آپ نے پانی
برسنے کی دعا کی تو ابر کے ٹکڑے اٹھنے لگے ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے کی طرف
جانے لگا اور پانی برنا شروع ہوا اتنا برساکہ مدینہ کے نالے سب بہ نکلے

۱۔ جب بھی اختلام سے کوسا اترانے ہے۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ ام سلمہ نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو منع نہیں فرمایا۔

۲۔ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲۸

تَقْلَعُ ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْغِيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ عَرَفْنَا نَادَعُ رَبَّنَا بِجَبْهَتِنَا فَصَوَّبَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ احْأَلِنَا وَلَا عَلَيْنَا مَرِئِيْنَ اَوْ ثَلَاثًا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا يُطِطُّ مَا حَوْلَ الْيَنَاءِ لَا يُطِطُّ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيْهِمْ اللَّهُ كَرَامَةً يَدْعُوْهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجَابَةً دَعْوَتِهِ

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

وَمَا يَهْدِي عَنِ الْكَذِبِ

۱۰۲۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدْقًا فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجْورِ وَإِنَّ الْفُجْورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يَكْتَسِبُ عِنْدَ اللَّهِ كَذِبًا

۱۰۲۸ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ ثَاوِعٍ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْتَ الْمَنَافِقُ ثَلَاثًا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَدَا أَخْلَفَ وَإِذَا أُدْبِنَ خَانَ

اور دوسرے جیسے تک برتا ہی رہا اگر کھلتا ہی نہ تھا پھر (دوسرے جمعہ میں) یہی شخص یا اور کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا کہنے لگا اس وقت آپ خطبہ پڑھ رہے تھے یا رسول اللہ ہم تو ڈوب گئے (اس قدر برسات ہو رہی ہے) دعا فرمائیے اللہ پانی کو روک دے (اب زبر سے) یہ سن کر آپ ہنس دئیے اور یوں دعا کی یا اللہ ہمارے گرد اگر دبر سے ہم پر نہ برسے دوبار یا تین بار یہ دعا کی اس وقت مدینہ کے داہنے بائیں ابر پھٹنے لگا مدینہ کے اطراف میں تو بارش ہو رہی تھی اور مدینہ میں نہ تھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور دعا کی قبولیت بتلائی۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ براءت میں) فرمانا مسلمانوں اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو اس باب میں جھوٹ کی ممانعت کا بھی بیان ہے۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو ثعلبہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سچائی آدمی کو نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی بہشت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتے بولتے اخیر میں صدیق کا مرتبہ حاصل کرتا ہے اور جھوٹ بدکاری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکاری دوزخ کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتے بولتے آخر کو اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمعیل بن جعفر نے انہوں نے ابو ہریرہ نافع بن مالک سے انہوں نے اپنے باپ مالک بن ابی عامر سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں بات کہے تو جھوٹ وعدہ کرے تو خلاف امانت رکھو اور تو چوری کرے۔

۲۹. أَحَدُ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيدٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْتُ رَجُلَيْنِ أَيْتَانِي قَالَ الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ سِنْدُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكَذْبَةِ مُحَمَّدٌ عَنْهُمُ حَتَّى تَبْلُغَ الْأَنَاقُ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ

باب ۲۱۱ فِي الْمَذِيَّةِ الصَّالِحِ

۱۰۳۰. أَحَدُ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَلَاثُ لَذَائِ أَسَامَةِ حَدَّثَكُمْ الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ شَرِيفًا قَالَ سَمِعْتُ حَذِيفَةَ يَقُولُ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ كَلَامًا وَمَثَلًا هَذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنِ أُمِّ عَبْدِ مَنِ جِئَنِي يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يُرْجَعَ إِلَيْهِ لَا تَذَرْنِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا اخْلَا

۱۰۳۱. أَحَدُ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ۲۱۲ الصَّبْرُ عَلَى الْأَذَى وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا يُوتَى الصَّابِرُونَ أَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۱۰۳۲. أَحَدُ ثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے کہا ہم سے ابو رجاء (مطلن) نے انہوں نے سمرہ بن جندب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے گذشتہ رات خواب میں دیکھا دو فرشتے میرے پاس آئے اُن فرشتوں نے کہا جس شخص کو تم نے دیکھا تھا اس کے جڑے چیرے جاتے ہیں وہ دنیا میں بہت جھوٹ بولنے والا تھا جو ایک جھوٹ بات کہہ دیتا اور سارے ملک میں پھیل جاتی قیامت تک اس کو یہ سزا ملتی رہے گی۔

باب اچھی چال کا بیان

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا اعمش نے تم سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے شقیق سے سنا انہوں نے حذیفہ بن بیان سے وہ کہتے تھے سب لوگوں سے چال ڈھال اور وضع اور سیرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ عبد اللہ بن مسعود ہیں جس وقت سے اپنے گھر سے نکلتے ہیں گھر میں گئے تک یہی حال رہتا ہے لیکن گھر میں جب اکیلے رہتے ہیں تو معلوم نہیں کیا کرتے رہتے ہیں (ابو اسامہ نے کہا ہاں)

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے انہوں نے مخنف سے بن عبد اللہ سے کہا میں نے طارق بن شہاب سے سنا کہ عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے سب کلاموں میں اچھا کلام اللہ کا کلام ہے اور سب چالوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال (یعنی وضع اور روش اور خصلت) اچھی ہے۔

باب تکلیف پر صبر کرنے کا بیان اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے (سورہ رعد میں) فرمایا صبر کرنے والے بے حد اپنا ثواب پائیں گے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ التَّمِيمِيِّ السُّلَمِيِّ
عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَكِنَّ أَحَدًا وَلَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ
عَلَى آذَى سَبْعَةٍ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَدْعُونَ لَهُ وَلَكَّا
وَأَنَّهُ لِيَعْلَمَهُمْ وَيَذَرَهُمْ۔

۱۰۳۳۔ أَحَدُنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ تَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَسْمَعُ كِبْعَةَ مَا كَانَ يُسَمُّهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ
الْأَنْصَارِ وَاللَّهُ إِنَّمَا لَوْسَمَةٌ مَا أَرِيدَ بِهَا وَجْهٌ
اللَّهُ تَلَّتْ أَمَّا أَنَا لَأَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ هُوَ فِي أَصْحَابِهِ مَسَاوَرَةٌ فَتَنَى
ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ
وَجْهَهُ وَعَصَبَ حَتَّى دَوْدَتْ أُنْفَى لَحْمٍ
أَكْفَنُ أَخْبَرَنِي ثُمَّ قَالَ تَدْرِي كَيْفَ
مُوسَى بِأَكْثَرِ مَنْ ذَاكَ
نَصَبَ۔

باب ۲۱ من تروى عن الناس من العتابة

۱۰۳۴۔ أَحَدُنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا
أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مَسْرُوعٌ عَنْ
مَسْرُوعٍ تَأَلَّتْ عَائِشَةُ صَنْعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَوَحَّصَ فِيهِ فَزَرَقَ
عَنْهُ قَوْمٌ فَلْيَخُذْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سعید بن جبیر سے انہوں نے ابو عبد الرحمن سلمی سے انہوں نے ابو موسیٰ
اشعریٰ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا
برسی بات سن کر صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی نہیں ہے
لوگ معاذ اللہ کہتے ہیں اس کی اولاد ہے مگر وہ ہے کہ سب کو تندرستی
اور روزی دیے جاتا ہے۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے
کہا ہم سے اعش نے کہا میں نے شقیق سے سنا وہ کہتے تھے عبد اللہ
بن مسعود نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خین میں) جیسے
ہمیشہ تقسیم کیا کرتے تھے کچھ مال تقسیم کیے تو ایک انصاری شخص نے کہنے
لگا خدا کی قسم اس تقسیم سے تو اللہ کی رضا مندی کی غرض نہ تھی میں نے
اس کی یہ بات سن کر کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
کی خبر کروں گا آخر میں آپ پاس حاضر ہوا آپ اپنے اصحاب میں
تشریف رکھتے تھے میں نے چپکے سے یہ بات آپ سے عرض کر دی آپ
کو بہت شاق گزارا چہرے کا رنگ بدل گیا غصے ہوئے یہاں تک کہ
میں نے آرزو کی کاش میں نے آپ کو خبر نہ کی ہوتی پھر آپ نے یہ فرمایا
موسیٰ پیغمبر کو اس سے بھی زیادہ تکلیفیں دی گئیں لیکن انہوں نے صبر کیا تو
مجھ کو بھی صبر کرنا چاہیے۔

باب ۲۲ من تروى عن الناس من العتابة

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا
ہم سے اعش نے کہا ہم سے مسلم بن بصری نے انہوں نے مسروق سے انہوں
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا لوگوں کو بھی اس کی اجازت
دی لیکن بعض لوگوں نے اس کا نہ کرنا اچھا جانتا یہ خبر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے خطبہ سنایا اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا

۱۰۳۵۔ یہ معتب بن قیس ثقفی تھا حبیبہ اور ریحانہ ۱۲۷ھ کیونکہ عبد اللہ بن مسعود نے یہ بیان کیا کہ آپ کو گویا میں نے سچ دیا ۱۱۸ھ بلکہ یوں کہنا
بعض لوگوں کا کیا حال ہے۔ ۱۲۷ھ اور کہنا خلافت تقویٰ تھا۔ ۱۲۷ھ۔

نَخَطَبَ تَحْمِيدَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَتَوَامِرِ
يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ اصْنَعُوا فَعَالَهَ إِنَّهُ
لَاعْلَمُكُمْ بِاللهِ وَرَأْسَهُمْ لَهُ خَشْيَةٌ

۱۰۳۵۔ أَحَدُنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ
هُوَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ مَوْلَى أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَدْرِ رَأَوْهُ فِي خُدْرٍ هَاذَا
رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَنَاهُ فِي
وَجْهِهِ

بَابُ مَنْ كَفَرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيلٍ
كَأَنَّكَ

۱۰۳۶۔ أَحَدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْبُكَارِ
عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سُلَيْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لَا خَيْرَ يَكْفُرُ فَقَدْ

بعض لوگوں کا کیا حال ہے میں جس کام کو کرتا ہوں وہ اس سے بچتا
چاہتے ہیں خدا کی قسم میں ان سب سے زیادہ اللہ کو پہچانتے والا ہوں
اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے
خبر دی کہ ہم کو شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عبد اللہ
بن عقبہ سے سنا جو انس کے غلام تھے انہوں نے ابو سعید خدری سے
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں شرم (اور عروت) اس کو زاری
لڑکی سے بھی زیادہ تھی جو اپنے پردے میں رہتی ہے آپ کو جب کوئی
بات ناگوار ہو تو ہم آپ کے مبارک چہرے سے پہچان
لیتے

باب جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو جس میں کفر کی کوئی وجہ نہ ہو
کا فرکے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔

ہم سے محمد بن یحییٰ ذیلی (یا محمد بن بشار) اور احمد بن سعید داری
نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو علی بن مبارک
نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں
نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص
نے اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔

ترجمہ باب میں سے نکلے کہ آپ نے ان لوگوں کو مخاطب کر کے نہیں فرمایا بلکہ یہ بیغیر غائب کر بعض لوگوں کا یہ حال ہے اس حدیث سے نکلا کہ اتباع سنت
رسول کریم ہی تقویٰ اور یہی خدائے تعالیٰ ہے اور جو شخص یہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی فعل یا قول خلاف تقویٰ تھا یا اس کے خلاف کو فعل یا قول افضل
ہے وہ صریح غلطی پر ہے اس حدیث میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میں اللہ کو ان سے زیادہ پہچانتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صفات الہی بیان
کیے ہیں مثلاً اَنَّمَا جَاءَنَا بِهَا تَعْبُ كَمَا نَا جَا نَا كَرِیْ بِمِیْنَا اَدَارَے باتیں کرنا یہ سب صفات برحق ہیں اور جو متکلمین ان کی تاویل کرتے ہیں وہ گویا یہ
دعوے کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو آنحضرت سے زیادہ پہچانتے ہیں کہ تو تم کیا جانو فقط اپنے انکلیں دوڑاتے ہو۔ ۱۲۵۰۔ اگر عروت اور شرم کی وجہ سے آپ
زبان سے کچھ نہ فرماتے ۱۲۵۱۔ اگر جس کو کافر کہا وہ واقعہ میں کافر ہے تب وہ کافر ہوا اور جو کافر نہیں وہ کہنے والا کافر ہو گیا اس لیے تکلیف میں اہل حدیث نے
بڑی احتیاط کی ہے وہ کہتے ہیں ہم کسی اہل قبلہ کو یعنی جو کہہ کی طرف غماز پڑھتے ہیں کافر نہیں کہتے لیکن متاخرین خفیہ نے بشاشرہ تشعب کر دیا ہے وہ ادنیٰ الہی
باتوں پر پاسبانی کرتا ہوں میں مخالفین کی تکلیف کرتے ہیں رد انضام و خواجہ اور معتزلہ کی تکلیف کرتے ہیں تو یہ صاحب درمختار نے جو ایک لاعلم شخص سے سواستی فقہ کے
اس کو دیا دانیہ سے خبر نہ تھی یہ لکھ مارا ہے۔ ملاحظہ بنا اعدا و علی علی من رد قول ابی حنیفہ کیچے اس اصول کے موافق تو تمام ائمہ دین کا فرم ہے کہ انہوں نے
بہت سے مسائل میں امام ابو حنیفہ کے قول کو رد کیا ہے۔ خود امام ابو حنیفہ کے شاگردوں نے ان کی مخالفت کی ہے تو کیا صاحب درمختار کے نزدیک یہ بھی ملعون ذاتی ہو گیا

لَعَلَّ اللَّهَ قَدْ أَطْلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ
 ۱۰۳۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ
 أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا
 جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ
 لِيَصَلِّيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي
 قَوْمَهُ لِيَصَلِّيَ بِهِمُ الصَّلَاةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقْرَةَ
 قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ تَصَلَّى مَكْلُوءَةً خَفِيفَةً فَبَلَغَ
 ذَلِكَ مَعَاذًا فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ
 الرَّجُلُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَ
 لَسَعْيِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاذٍ أَصَلَّى بِنَا الْبَارِحَةَ
 فَقَرَأَ الْبَقْرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَرَعَمَ آتِي مُنَافِقٌ
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
 مَعَاذُ أَتَانَتْ أَنْتَ ثَلَاثًا أَقْرَأَ الشَّسْبِ
 وَصَحَّحَهَا وَسَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ
 لَحَّوْهَا -

۱۰۴۰ (حَدَّثَنَا نَحْيِ اسْتَعْنَى أَخْبَرَنَا أَبُو الْخَيْرِ
 حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي
 حَلْفِهِ بِأَثَلَاتٍ وَالْعَزَى فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِمَصَاحِبِهِ تَعَالَى أَتَاكَ

تو بدرواہوں کو (عرش پر سے) دیکھا فرمایا میں نے تم کو بخش دیا۔
 ہم سے محمد بن عبادہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید نے کہا ہم کو
 سلیم بن جابر نے خبر دی کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہا ہم سے
 جابر بن عبد اللہ نے انہوں نے کہا معاذ بن جبل ایسا کرتے تھے کہ (فرق)
 نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھ لیتے پھر اپنی قوم والوں میں
 جاتے ان کی امامت کرتے ایک بار انہوں نے سورہ بقرہ شروع کی
 تو ایک شخص نے (جماعت سے الگ ہو کر) مختصر سی نماز اکیلے پڑھ
 لی (اور چل دیا) یہ خبر معاذ کو پہنچی انہوں نے کہا وہ منافق ہے
 اس شخص نے معاذ کا کہنا سنا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا
 کہنے لگا یا رسول اللہ ہم لوگ سارے دن ہاتھ (پاؤں) سے محنت
 کرتے ہیں اور اونٹوں پر پانی بھر کر لاتے ہیں معاذ نے کیا کیا گزشتہ
 رات کو نماز پڑھائی اس میں سورہ بقرہ شروع کی میں نے مختصر سی نماز
 الگ پڑھ لی تو معاذ مجھ کو منافق بتلاتے ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے معاذ سے تین بار فرمایا تو فساد کرنا چاہتا ہے ایسی سورتیں
 (جماعت میں پڑھا کر جیسے والشمس وضحاہ اور سبح اسم ربک الاعلیٰ اور
 ان کے برابر والی۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو المغیرہ
 (عبد القدوس بن حجاج) نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا ہم سے ہریرہ
 نے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے انہوں نے ابو ہریرہ
 سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی لات اور عزمی (بادوسر
 بتوں کی) قسم کھا شے وہ (پھر سے) لا الہ الا اللہ کہے (تجدید ایمان
 کرے) اور جس مسلمان نے دوسرے سے کہا آمین تو مل کر جہنم کیلے

۱۰۳۹ میں نے ابی بن کعب سے ۱۲۰ سنہ میں سے ترجمہ بابا کہتا ہے کیونکہ معاذ نے با دانستہ اس کو منافق کہا۔ ۱۰۴۰ سنہ ۱۲۰ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں
 ہے کہ لات اور عزمی یا بتوں کی قسم کھانا جائز ہے نہیں بلکہ اللہ کے سوا دوسرے کسی کی قسم کھانا منع ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے
 مطلب یہ ہے کہ اگر مجھ سے یا نادانستہ کسی کی زبان سے غیر اللہ کی قسم نکل جائے تو کلمہ توحید پڑھے اور تجدید ایمان کرے (باقی برصغور آئندہ)

فَلْيَتَصَدَّقْ -

۱۰۴۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَخْلِفُ بِأَيْدِيهِ قَنَادًا أَهْرَ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رَأْيَ لَهِ اللَّهُ يَهْمُكَ

أَنْ تَحْمِلَ مَا يَأْتِيكَ مِنْ مَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيَخْلِفْ

بِاللَّهِ وَلَا فَلَكَ مَمْتٌ -

باب ۲۷ مَا يَجُوزُ مِنَ الْقَضَبِ وَالشِّدْقِ لِأَهْلِ

اللَّهِ وَقَالَ اللَّهُ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ

وَاعْلَمْ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ -

۱۰۴۲ - حَدَّثَنَا يَسْرَةُ بْنُ صَعْفَانَ حَدَّثَنَا

إِبْرَاهِيمُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ سَعْدِ بْنِ عَاصِمٍ

قَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الْبَيْتِ فَوَجَدَ فِيهِ حُوتًا فَتَلَوْنَ وَجْهَهُ ثُمَّ

تَنَاولَ السُّورَةَ فَهَنَكَهُ وَقَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ

الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هَذِهِ

الصُّورَ -

۱۰۴۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي

كَازِمٍ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

وہ کفار سے کے طور پر کچھ خیرات کرے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد

انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے والد

حضرت عمرؓ کو چند سواروں میں پایا وہ باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکارا فرمایا سن لو اللہ تعالیٰ تم کو باپ دادا

کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے جس کو قسم کھا نا ہو تو اللہ کی قسم کھاٹے

ورنہ خاموش رہو۔

باب خلاف شرع کام پر غصہ اور سختی کرنا اور اللہ تعالیٰ نے

(سورہ برادۃ میں) فرمایا اسے پیغمبر کافر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر

سختی کر آخر آیت تک۔

ہم سے یسرہ بن صفوان نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن

سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے قاسم ابن محمد سے انہوں نے

حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر

میں تشریف لائے اس وقت گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر

بنی یحییٰ آپ کے چہرے کا رنگ (غصے سے بدل گیا اور وہ پردہ لیکر

اس کو بھاڑ ڈالا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آپ نے یہ بھی فرمایا سب سے

زیادہ قیامت کے دن سخت عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو یہ موتیں

بناتے ہیں۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے

انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے

انہوں نے ابوسعود انصاری سے انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت

(بقیہ صفحہ سابقہ) اس کی وجہ یہ ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانے میں یہ گمان بجاتا ہے کہ شاید اس نے غیر اللہ کو اللہ کے برابر منظم سمجھا اگر اس کی نیت ایسی نہ ہو کیوں کر اگر

عدا ایسی قسم کھائے گا یہ سمجھ کر کہ غیر اللہ کی عظمت اللہ کی عظمت کی طرح ہے تب تو وہ حقیقی کافر ہو جائے گا غیر اللہ میں سب آگئے بت ہوں یا شکار یا قاتل

یا پیغمبر یا شہید یا ولی یا فرشتے ۱۲۔ منہ خواشی صفر ہذا ۱۷۰۰ باپ کی قسم کھا نا عرب میں رائج تھا ۱۸۰۰ معلوم ہوا کہ اللہ کی قسم بہ سبیل عادت نہ تھی

تفہیم بھی کھانا منع ہے اور یہ جو ایک حدیث میں وارد ہے افلح دایمہ ان صدق شاید اس مخالفت سے پہلے کی ہے۔ ۱۸۰۰ حزم بن ابی کعب یا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ لَمْ تَأْخُذْ عَن صَلَوةِ الْعَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ وَمَكَائِيلَ بْنِ قَالٍ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ عَضْبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنْكَرِينَ قَائِلِينَ مَا صَلَّيْنَا بِالنَّاسِ فَلْيَجْعَلُوا فِيهِمْ الْكَرْبُوعَ وَالْكَبِيرَ وَذَلِكَ الْحَاجَةُ

۴۴۰. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ تَارِغٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ رَأْيِي فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ خُفَاةً نَحْمَلُهَا بِمِيدٍ فَتُحْفَظُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَإِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ قِبَالَ اللَّهِ وَجْهًا فَلَا يَتَمَعَّنْ حِيَالَ وَجْهَهُ فِي الصَّلَاةِ

۴۴۵. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُدَّادٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا رِبْعِيَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُتَّبَعِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَرَفِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّتْظَرِ فَقَالَ عَزَمْتُهَا سَنَةً ثُمَّ أَعَزَمْتُ وَكَأَمَّا وَجْهًا مَهْمَا تَجَمَّعَ اسْتَنْفَقَ بِهَا فَإِنْ جَاءَ زَمَانُهَا نَادَاهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَصَلَّاتُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّهَا هِيَ رَكْعَةُ أَوْ لَحْيُكَ أَوْ لَذِيذُ نَبْتٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَخُذْهَا قَالَ فَخُذْهَا

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا میں جو صبح کی جماعت میں شریک نہیں ہوتا تو اس وجہ سے کہ فلاں شخص (جو امامت کیا کرتے تھے) لمبی نماز پڑھا کرتے ہیں ابو سعود کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی وعظ میں اتنا غصے نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا آپ فرماتے تھے لوگوں تم میں بعض لوگ یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کو (دین سے) نفرت کرا دیں۔ دیکھو جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھاٹے وہ بھی نماز پڑھے اس لیے کہ مقتدیوں میں کوئی بیمار ہوتا ہے کوئی بوڑھا کوئی کام کاج والا۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) نماز پڑھ رہے تھے آپ نے عین قبلہ کی طرف دیکھا کسی نے بلغم تھوکا ہے آپ نے ہاتھ سے اس کو کھرچ ڈالا اور غصے ہوئے فرمایا جب کوئی تم میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے تو نماز میں اپنے منہ کے سامنے بلغم نہ تھو کے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم سے اسماعیل بن جعفر نے خبر دی کہ ہم کو ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے انہوں نے یزید سے جو منہ بحث کا غلام تھا انہوں نے زید بن خالد جعفی سے ایک شخص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑی ہوئی چیز کو پوچھا آپ نے فرمایا ایک سال تک لوگوں سے پوچھتا رہا پھر اس کا سر منہ من اور طرف پہچان رکھ اور خرچ کر ڈال اگر اس کا مالک آئے تو ادا کر (اپنے پاس سے دے) اس نے کہا یا رسول اللہ بھولی بھولی بکری کے باب میں آپ کیا فرماتے ہیں فرمایا اس کو پکڑ لے کیونکہ بکری یا تیرے کام آئے گی یا تیرے بھائی مسلمان کے (جس کی وہ بکری ہے) یا بھیڑ یا اس کو چٹ کر جائے گا۔ پھر اس نے پوچھا بھولے بھٹکے اونٹ کے باب میں آپ کیا فرماتے ہیں

۱۲۷۵. حدیث میں نماز پڑھیں کہ لوگ نماز میں آنا چھوڑ دیں ۱۲۷۵. وہ عیروال ملک تھے بعضوں نے کہا زید بن خالد جعفی ۱۲۷۵

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتیٰ اُخْذَتْ وَجْهَتْهُ
 اَوْ اَحْمَرَتْ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ مَالِكٌ وَلَهَا مَعَهَا حُجْرَتَانِ
 وَبَقَا وَهَاتِحَتِیْ لِقَاءَ هَارِبِهَا وَقَالَ لِقَائِیْ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ
 ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ
 بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اخْتَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ حُجْرَةً مُحْصَفَةً ارْحَضِيًّا اخْرَجَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنِي فِيهَا
 قَالَ فَتَبِعَ اِلَيْهِ رِجَالٌ دَجَاءُوا وَيُصَلُّونَ يَصَلُّونَ
 ثُمَّ جَاءُوا لِيَلَّةٍ نَحْضَرُوا دَانِطًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَنَدَوْا اَصْحَابَهُمْ
 وَحَضَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ مُغْتَابًا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ بِكُمْ ضَيْقٌ حَتَّى
 ظَنَنْتُمْ اَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ تَعْلِيمٌ بِالْحَلَاوَةِ فِي
 بُيُوتِكُمْ فَاِنْ خَيْرٌ صَلَاةُ الْمَرْفُوعَةِ اِلَّا الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ
باب ۶۲ اَمَحَدٍ رَمِنَ الْغَضَبِ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
 وَالَّذِينَ يَحْتَابُونَ كِبَارًا مِنْ آلِهِ وَالْعَوَاحِشَ
 وَلَئِنْ مَعْصِيَتُهُمْ اَهَمُّ بِغَيْرِ ذَٰلِكَ لَيَنْ
 يُغْفَرُونَ فِي السَّمَاءِ وَالصَّنَائِعِ وَالْكَاطِمِينَ
 الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ
 الْمُحْسِنِينَ

۶۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَرْسَفَ أَخْبَرَنَا
 مَالِكُ بْنُ نَهَّاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

یہ سن کر آپ کو غصہ آیا اتنا غصہ ہوئے کہ آپ کے دونوں گال لال ہو گئے
 فرمانے لگے ارے اونٹ سے تجھ کو کیا کام اس کا موزہ مشکیزہ اس کے پاس
 موجود ہے جب تک اس کا مالک آئے (وہ کھا پیتا رہتا ہے) اور مکی بن
 ابراہیم نے کہا اس کو امام احمد اور داعی نے وصل کیا ہم سے عبد اللہ بن سعد
 بیان کیا دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن زیاد نے بیان
 کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے عبد اللہ بن سعید نے کہا مجھ سے
 ابوالنضر سالم بن ابی امیہ نے جو عمر بن عبد اللہ کے غلام تھے انہوں نے
 بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن ثابت سے انہوں نے کہا آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے خرے کی چھال یا بوربے کا سحرہ سنا لیا وہاں اگر آپ
 (تہجد کی) نماز پڑھا کرتے تھے چند لوگوں نے بھی اگر آپ کے پیچھے نماز پڑھنا
 شروع کی پھر دوسری رات کو ایسا ہوا یہ لوگ تو (اپنے وقت پر) آگئے لیکن
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے براہد ہونے میں دیکھ کر آپ براہد ہی نہ ہوئے
 بیان تک کہ ان لوگوں نے آواز میں بلند کیں اور دروازے پر لنگریاں ماریں
 (اس لیے کہ آپ کو خبر ہو جائے) آپ غصے میں باہر نکلے اور فرمایا تم چاہتے
 ہو ہمیشہ یہ نماز پڑھتے رہو تاکہ تم پر فرض ہو جائے (اس وقت مشکل ہو)
 دیکھو اپنے گھروں میں (نفل) نماز پڑھ لیا کہ فرض نماز کے سوا ہر نماز
 گھر ہی پڑھنا بہتر ہے۔

باب غصے سے پرہیز کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ شوریٰ میں)
 فرمایا جو لوگ کبیر و کنا ہوں اور بے شرعی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب
 غصہ آتا ہے تو تقصیر معاف کر دیتے ہیں (بدلہ نہیں لیتے) اور سورۃ آل عمران
 میں فرمایا جو لوگ کشادگی اور تسکین و دلوں حالتوں میں (اللہ کی راہ میں)
 خرچ کرتے ہیں اور غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کی خطا معاف کر دیتے ہیں اور
 اللہ ایسے نیک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے
 خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِدَيَّانٍ لِمَنْ عَزَانَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عَنِ الْغَضَبِ ۱۰۴۷ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْبَسِ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَدَّ جُلَّانٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَنَّنَ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَاحِدٌ هَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغَضَّبًا قَدْ احْتَرَّ رَجُلُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا عَلِمْتُ كَلِمَةً لَوَقَّاهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ كَوْنًا أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَرَجُلٍ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَسْتُ بِمُجَنَّبٍ ۱۰۴۸ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُمُوسَةَ أَخْبَنَا أَبُو بَكْرِ هُوَ ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ أَنَّ جُلَّانًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيئِي قَالَ لَا تَغْضَبْ فَدَدَ مَرَّاتًا قَالَ لَا تَغْضَبْ

باب الْحَيَاءِ

۱۰۴۹ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پہلوان نہیں ہے جو کشتی میں غالب ہو (سب کو دے مارے) پہلوان وہ ہے جو غصے میں اپنا مزاج تھامے رہے (بے قابو نہ ہو جائے)

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعش سے انہوں نے عدی بن ثابت سے کہا ہم سے سلیمان بن صرد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں دو شخصوں نے گالی گلوچ کی ان میں سے ایک نے دوسرے کو سخت غصے میں آکر گالی دی اس کا منہ سرخ ہو گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ غصے والا شخص اس کو کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے وہ یہ کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لوگوں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر) اس شخص سے کہا تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کا ارشاد نہیں سنا (یہ کلمہ کہہ) وہ کیا کہنے لگا کیا میں دیوانہ ہوں۔

ہم سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش انہوں نے ابو حصین (عثمان بن عامر) سے انہوں نے ابوصالح (ذکر بن) سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (جاریہ بن قدامہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھ کو کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا غصہ مت کیا کر بار بار آپ یہی فرماتے رہے۔

باب حیا اور شرم کا بیان

ہم سے آدم بن ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوسوار (حسان بن حرث) سے

اسے ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۰۵۰ م ۱۲۷۱ھ میں بھی غصے کی حالت میں اس نے کہا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں دیوانہ ہوتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن لیا اور یہ کلمہ پڑھ لیا ۱۲۷۱ م ۱۴۸۲ھ شاید وہ بلا غصے والا ہو گا تو اسی گوی نصیحت سب پر مقدم کی اہل اللہ کو بالہا الہی بیٹھے شخصوں کے اعمال اور عادات معلوم ہو جاتے ہیں ویسی ہی نصیحت کرتے ہیں جو اس کے مناسب حال ہوتی ہے مولانا فضل رحمان صاحب کی مادت تھی بعد توبہ کرنے کے کسی کو نماز کی تاکید کرتے کسی کو روزے کی ایک غریب شخص آئے اس سے فرمایا پھر رکوع دیا کہ وہ کچھ کوعب ہوا میں نے ان سے تنہائی میں پوچھا کچھ کیا تمہارے پاس کچھ مدد ہے انہوں نے کہا اپنا طاقم سے اس وقت لاہر کرتا ہوں میرے پاس چار یا پانچ ہزار روپیہ نقد موجود ہیں جو میں نے چھپا کر رکھے ہیں اور ظاہر میں میرے لباس وغیرہ سے کوئی نہیں جان سکتا کہ یہ مالدار ہے ۱۲۷۱ م۔

عمران بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء لا یاتی الا بخیر فقال بشیر بن کعب مکتوب فی الحکمة ان من الحیاء دقانہ وان من الحیاء سیکینہ فقال لہ عمر ان احذثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحدثنی عن صحیفۃک۔

۱۰۵۰۔ احذثنا احمد بن یونس حدثننا عبد العزیز بن ابی سلمۃ حدثننا بن شہاب عن سالم عن عبد اللہ بن عمر عن عمر بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رجل وهو یعاتب اخاه فی الحیاء یقول انک لتسألنی حتی کانہ یقول قد اصغیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعه فان الحیاء من ایمان

۱۰۵۱۔ احذثنا علی بن الجعد احذنا شعبۃ عن قتادۃ عن مولى النبی قال ابو عبد اللہ اسمہ عبد اللہ بن ابی عبیدۃ سمعت ابی سعید یقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیا من العذراء فی خدرها

باب ۶۱۹۔ اذا لم تستغنی فاصنع ما شئت۔

۱۰۵۲۔ احذثنا احمد بن یونس حدثننا زہیر حدثننا منصور عن ربیع بن جراح

انہوں نے کہا میں نے عمران بن حصین سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرم اور حیا سے ہمیشہ بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے بشر بن کعب یہ حدیث سن کر کہنے لگے حکیموں کی کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ حیا سے قار اور تکلیف پیدا ہوتی ہے (جلدی اور شباب زدگی سے دور ہوتا ہے) عمران نے کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں اور تو اپنی (دو درتی) کتاب کی باتیں سناتا ہے

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سالم سے انہوں نے (اپنے والد) عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے جو حیا کی وجہ سے دوسرے شخص (اپنے بھائی) پر غصہ کر رہا تھا کہ رہا تھا تو اتنی شرم کرتا ہے کہ اس شرم نے تجھ کو تباہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واہ شرم تو ایمان میں داخل ہے ایمان کا ایک جزو ہے۔

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس کے غلام سے امام بخاری نے کہا انس کے غلام کا نام عبد اللہ بن ابی عبیدہ تھا انہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم تھی جو پردے میں رہتی ہے۔

باب جب آدمی بے حیائی اختیار کرے تو جو جی چاہے وہ کرے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معلی نے کہا ہم سے منصور نے انہوں نے ربیع بن جراح سے کہا ہم سے

۱۔ ماوراء بخاری کتب نے بخاری کی کتاب سے حدیث کی تائید کی تھی مگر عمران نے اس کو بھی پسند نہیں کیا کیونکہ حدیث یا آیت سننے کے بعد پھر اور کسی کلام کے سننے کی ضرورت نہیں جب آفتاب آگیا تو مثل یا چراغ کی کیا ضرورت ہے اس حدیث سے ان مقلدوں کو نصیحت لینا چاہیے جو حدیث کا مدار کسی امام یا فقہ یا پیر یا روایت کے قول سے کرتے ہیں معاذ اللہ اگر اسی پر دیکھتے تو کس قدر غصے ہوتے جب ان کو اسی پر غصہ آگیا کہ حدیث سننے کے بعد پھر بخاری کا قول گو اس کی تائید جی میں بھی کیوں لائے۔ ۲۔ اس کے حافظ نے کہا اس کا نام معلوم ہوا اس کے بھائی کا ۱۲۸

حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَنَا أَدْرَكَ النَّاسَ مِنْ كُلِّ مَرٍّ الذُّبُرَةُ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْكُنْ فَإِنَّ مَثَلَنَا شَلَّتْ بِأَنْبَاءِ مَا لَا يَتَخَيَّرُ مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ ۱۵۳. أَحَدُ ثَمَارِ السُّبْحِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْلَبِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَعِينِي مِنَ الْعَقْرِ فَمَهْلُ عَلَى الْمَاءِ أَتَى غُسْلُ إِذَا احْتَمَلْتُ فَقَالَ لَعَمْرِي إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ

۱۵۴. حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدٌ ثَمَارُ شَجَرَةٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ دِقَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضِرَاءَ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَنَّتْ فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةٌ كَذَا هِيَ شَجَرَةٌ كَذَا فَأَرَادَتْ أَنْ أَقُولَ هِيَ هِيَ النَّخْلَةُ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ فَاسْتَعِينْتُ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ وَعَنْ شُعْبَةَ مَا حَدَّثَنَا حُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَقِصِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ مِثْلِهِ وَنَادَى فَتَدَنَّتْ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ تُدْنِي لَكُنْتُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَ

ابو مسعود انصاری نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے پیغمبروں کا کلام جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے (بے حیا باش ہر چہ خواہی کن) یعنی جب شرم ہی نہ رہی تو پھر جو چاہے وہ کر دے۔

باب شریعت کی باتیں پوچھنے میں شرم نہ کرنا چاہیے یہ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ تھیں) انہوں نے (اپنی والدہ حضرت ابی ام سلمہ سے انہوں نے کہا ام سلیم (انس کی والدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس ائیں کہنے لگیں یا رسول اللہ حق تعالیٰ کو سچی بات میں شرم نہیں آتی کیا عورت کو بھی اگر اسلام ہو تو غسل کرنا چاہیے ہے آپ نے فرمایا ہاں جب منی کی تری دیکھے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے کہا میں نے ابن عمر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال ایک ہرے بھرے درخت کی سی ہے جس کے پتے نہ گرتے ہیں نہ جھڑتے ہیں اب لوگ باتیں بنانے لگے کوئی کہنے لگا یہ درخت مراد ہے کوئی کہنے لگا نہیں وہ درخت میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں اس وقت بالکل گرجو ہوا تھا مجھ کو شرم آگئی آخر آنحضرت نے خود ہی فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے اور اسی سند سے شعبہ سے روایت ہے کہ ہم سے حبیب بن عبد الرحمن نے بیان کیا انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے پھر بھی حدیث نقل کی اس میں اتنا زیادہ ہے میں نے اپنے والد حضرت عمر سے ذکر کیا کہ میرے دل میں کھجور کا درخت آیا تھا لیکن شرم کی وجہ سے کہ نہ سکا انہوں نے کہا واہ اگر تو اس وقت کہہ دیتا (شرم نہ کرتا) تو مجھ کو

۱۵۵. اسی طرح علم حاصل کرنے میں یہ شرم نادرانی اور ضعف نفس کی دلیل ہے علم ایسا جو بر ہے کہ جو ان ہو یا لڑکا کوئی بھی جو ہم سے علم میں زیادہ ہو اس سے علم حاصل کرنا چاہیے ۱۵۵ اور بوڑھے بوڑھے لوگ بیٹے ہوئے تھے۔ ۱۵۵

کذا۔

۱۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ سَمِعْتُ ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ جَاءَتْ أُمُّ آدَمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِي فَقَالَ ابْنَتُهُ مَا أَتَلَ حَيَاءَهَا فَقَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكَ عَرَضَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا

باب ۲۳ قول النبي صلى الله عليه وسلم لَيْسَ دَاوُلٌ وَلا تَعْسِرٌ وَادُكَانُ يُحِبُّ التَّخْفِيفَ وَالتَّيسْرَ عَلَى النَّاسِ۔

۱۰۵۶۔ أَحَدُنَا نَحْنُ اسْتَحَقَّ حَدَّثَنَا التَّخْفِيفُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا لَيْسَ دَاوُلٌ وَلا تَعْسِرٌ وَبَشِيرٌ وَلا تَغْفِرٌ وَتَطَاوَعَا قَالَ أَبُو مُوسَى يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتَايَا بَنِي يَصْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ يَقَالُ لَهُ الْبَتَعُ وَشَكْلٌ مِنَ الشَّعِيرِ يَقَالُ لَهُ الْبِزْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَسْكٍ حَرَامٌ۔

۱۰۵۷۔ أَحَدُنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّارِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ دَاوُلٌ

اتنا مال ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

ہم سے مسدود بن مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے انور بن عبد العزیز نے کہا میں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی وہ کہنے لگی یا رسول اللہ میں اپنے تئیں آپ کے حوالے کرتی ہوں اگر آپ کو میری خواہش ہو یہ حدیث سن کر انش کی صاحبزادی بولیں کیسی بے شرم عورت تھی انس نے کہا تجھ سے تو کہیں، اچھی تھی اس نے (برسی بات کیا کی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے تئیں پیش کیا ہے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا لوگوں پر آسانی کرو ان کو مشکل میں نہ ڈالو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں پر تخفیف اور آسانی کرنا پسند کرتے تھے۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نصر بن شہیل نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا دیکھو تم دونوں (لوگوں) پر آسانی کرتے رہنا سختی نہ کرنا خوش کرتے رہنا (دین سے) نفرت نہ دلانا دونوں مل جل کر رہنا ابو موسیٰ عرض کیا یا رسول اللہ ہم اس زمین میں جاتے ہیں جہاں شہد کا شراب بنا کرتا اس کو بیعہ کہتے ہیں اور جو کا شراب بنا کرتا ہے اس کو مزہ کہتے ہیں آپ نے فرمایا (کوئی شراب ہر جو نشہ کرے وہ حرام ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو التیاح (یزید بن حمید ضبعی) سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۔ اتنے اتنے سرخ اور ۲۔ اتنے ۳۔ امام بخاری نے اسی روایت سے باب کا مطلب نکالا کہ حضرت عمرؓ نے عبد اللہؓ کی اس قسم کو پسند نہ کیا جو دین کی بات تہانے میں انہوں نے کی ۱۲ احسن ۳۔ یہ سعادت کہاں ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کو اپنی بی بی بتائیں ۴۔ اس کا نام معلوم نہیں ہوا

وَلَا تُعْصِرُوا أَسْكِنُوا وَلَا تُتَفَرَّقُوا

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
ثَمَالٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّهَا قَالَتْ مَا خَيْرُ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطْرًا أَوْ أَخَذَ أَيْسَرَهَا
مَا لَمْ يَكُنْ إِشَارًا فَإِنْ كَانَ إِشَارًا كَانَ الْبُعْدُ
النَّاسِ مِنْهُ وَمَا اتَّقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطْرًا إِلَّا أَنْ
تَلْتَمِثَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا اللَّهُ -

۱۰۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حُمَادُ
بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَزْهَرِيِّ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنَّا عَلَى
سَاطِئِ نَهْرٍ لَا هَوَازَ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ
فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسَدِيُّ عَلَى قَرَسٍ فَصَلَّى وَ
خَلَّى قَرَسَهُ فَأَنْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ
وَبِعَها حَتَّى أَذْرَكَهَا فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى
صَلَاتَهُ وَفِينَا جُلُوسٌ لَهُ رَأْيٌ فَاتَّبَلُ يَقُولُ
أَنْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ
أَجْلِ قَرَسٍ فَاتَّبَلُ فَقَالَ مَا عَنَفَنِي أَحَدٌ
مُنْذُ تَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَالَ إِنَّ مَازِلِي مِمَّا أَخْرَجْتُكَ مِنْهُ وَتَرَكْتُ
لَمَاتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ أَنَّهُ كُحِبَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِنْ تَبِيبِهِ
۱۰۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

(لوگوں پر) آسانی کرو لوگوں کو تسلی اور تسفی و در نفرت نہ دلاؤ
ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ تعفی نے بیان کیا کہا انہوں نے امام
مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے
حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں
میں اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہو تا نیز بلکہ گنہ نہ تو
اگر گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ اس سے پرہیز کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
(ساری عمر) کبھی اپنی ذات خاص کے لیے کسی سے بدلہ نہیں لیا ہاں اللہ
تعالیٰ کی عظمت میں جو لوگ خلل اندازہ ہوتے ہیں ان سے تو محض اللہ کی
رضامندی کے لیے بدلہ لیتے۔

ہم سے ابو النعمان حماد بن محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہا ہم سے
حماد بن زید نے انہوں نے ازرق بن قیس سے انہوں نے کہا ہم ابواز
میں (جو ایک شہر کا نام ہے ملک ایران میں) ہر کے کنارے پر تھے اس کا
پانی سوکھ گیا تھا اتنے میں ابو بزرہ اسلمی (صحابی) ایک گھوڑے پر سوار ہوا
آئے وہ نماز پڑھنے لگے اور گھوڑے کو چھوڑ دیا گھوڑا بھاگا انہوں نے نماز
چھوڑی گھوڑے کے پیچھے دوڑے اس کو پکڑ کر لائے پھر نماز پڑھنے لگے ہم
لوگوں میں ایک شخص تھا وہ کجعت خارجی تھا کیا کہنے لگا اس بوڑھے احمق
کو دیکھو اس نے گھوڑے کے لیے نماز چھوڑ دی بعد اس کے ابو بزرہ (نماز
سے فارغ ہو کر) آئے کہنے لگے جب سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے جدا ہوا ہوں مجھے کسی نے ملامت نہیں کی (آج اس خارجی نے کی)
میرا گھر میاں سے بہت دور ہے اگر نماز پڑھتا رہتا گھوڑے کو جانے دیتا
تو رات تک بھی اپنے گھر نہ پہنچ سکتا ابو بزرہ نے یہ بھی کہا کہ میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ چکا ہوں اور آپ کی آسانیوں کو دیکھ چکا ہوں
ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کر شعیب نے خبر دی

۱۔ بنا ہر اس حدیث میں اشکال ہے کہ جو کام گناہ ہوتا ہے اس کے لیے آپ کو کیے اختیار دیا جاتا شاید یہ مراد ہو کہ کافروں کی طرف سے اگر اختیار دیا جاتا ہے

۲۔ کافر مشرک وغیرہ ۱۲ منہ ۳۔ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ ۴۔ میں اس خارجی کی بات کو کیا سمجھتا ہوں ۱۲ منہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
بْنُ حُبَّابَةَ أَنَّ أَبَاهُ مَرْيَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ
فِي الْمَسْجِدِ فَشَكَرَ لِلَّهِ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ
لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةٌ وَ
أَهْرَيقُوا عَلَيَّ بَوْلَهُ دَنُوتًا مِنْ مَاءٍ عَذِيقًا مِنْ نَبْتٍ
فَأَنَا بَعْضُكُمْ مَبْتَرِينَ وَ لَمْ تَتَعَلَّوْا مَعْتَبِرِينَ
باب ۶۳۲ الْإِنْسِيَّاطُ إِلَى النَّاسِ
وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ خَالِطُ النَّاسِ وَ
دِينَكَ لَا تَكْفِيكَهُ وَالِدُكَ عَابِقُ مَحَرِّ
الْأَهْلِ -

۱۰۶۱ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْحَدَةَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
أَبُو الْيَاسَرِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ
إِنْ كَانَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَطَنًا
حَتَّى يَقُولَ لَكُمْ فَيَصْغِيرُ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا
فَعَلَ التَّغْيِيرُ -

۱۰۶۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ
حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كُنْتُ الْعَبَّ بِالْبَنَاتِ وَنَدَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ فِي مَوَاجِبٍ يَلْعَبُ مَعِيَ فَكَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا
دَخَلَ يَتَغَيَّرُ مِنْهُ فَيَسِرُّهُنَّ إِلَى

انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا محمد سے
یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا محمد کو عبد اللہ بن عبد اللہ
بن حبابہ نے خبر دی ان کو ابو مریہ نے کہا ایک گزوانہ مسجد میں پیشاب کر دیا
لوگ اس کو مارنے دوڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے دو
جہاں اس نے پیشاب کیا ہے وہاں ایک ڈول پانی سے بھرا لیا پانی
کا ایک ڈول بباد دو دیکھو اللہ تعالیٰ نے تم کو آسانی کرنے کو بھیجا ہے نہ
منہی کرنے کو یہ

باب لوگوں سے کھل کر باتیں کرنا

عبد اللہ بن مسعود نے کہا لوگوں سے مل جل (ان سے باتیں کر) پر
اپنے دین کو بچانے رکھ اس کو زخمی نہ کر اس باب میں اپنے گمراہوں سے
مزاح (یعنی دل لگی) کا بھی بیان ہے -

محمد سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا
ہم سے ابو القیاح نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم بچوں سے بھی دل لگی کرتے ہیں میاں تک
کہ میرا ایک چھوٹا بھائی ابو عیز نامی تھا آپ اس سے فرمایا کرتے کہ ابو عیز
تمہاری چڑیا نیز تو بچہ ہے

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو ابو مسعود نے خبر دی کہا
ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
گزیوں سے کھیلا کرتی میری بھجوریاں بھی ساتھ رہتیں جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو وہ ڈر کر الگ جاتیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پھر میرے پاس بھیج دیتے وہ

۱۔ اس کو زہری نے اصل کیا ۱۱۔ اس کا نام فعان زہری یا تھا ۱۲۔ اس حدیث سے خفیہ کار و جہاں کہتے ہیں ایسی حالت میں وہاں کی بی بی نکات
خود بھی یہ حدیث اوپر گور چکی ہے ۱۳۔ اس کو عزان نے ہم کہیں میں اصل کیا ۱۴۔ اس پر ابو عیزہ پھر تھا جو چچی میں رہ گیا تھا امام مسلم نے اس کے منہ کی خبر
لا کر اس کے والد سے پچھا کہ یہ بیان کیا کہ انہوں نے کھانا کھایا ام سلمہ سے محبت کی اس وقت انہوں نے کہا بچہ گزر گیا اس کو کہہ جا کر گاڑ دے یہ تصدیق گور چکا ہے ۱۵

فَيَلْعَبْنَ مَعَهُ -

بَابُ ۱۳۳ الْمَكَارِخِ مَعَ النَّاسِ

وَيَذْكُرْنَ عَنِّ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي
مَجْلِسِهِ أَقْوَامٌ قَارَأَتْ قُلُوبُنَا
لَتَلْعَبْنَهُمْ -

۱۰۶۳ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ أَبِي الْمَكْدَرِ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ
بُنُ الدَّبِيرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَسَدًا
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ
اُتْمَدُوا لَهُ فَيَسَّ أُمُّ الْعَشِيرَةِ أَفَ يَسَّ
أَخَوُ الْعَشِيرَةِ فَكَانَ دَخَلَ آلَانَ لَهُ الْكَلَامَ
فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ مَا قُلْتُ لَكَ
أَكُنْتُ لَدُنِّي الْقَوْلِ فَقَالَ إِنِّي عَائِشَةُ
إِنِّي شَعَرْتُ النَّاسَ مِنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ
مَنْ تَرَكَهُ أَدْوَدَ عَنْهُ النَّاسُ
ارْتَعَا فُحْشُهُ

۱۰۶۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ
أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ
بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَهْدَيْتَ لَهُ أَقْبِيَّةً مِنْ دِيْبَاجٍ مُزْدَرَّةٍ
يَا لَذَّهَبٍ فَكَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ

(دیبجہ کہ میرے ساتھ کھینچتی رہتیں یہ)

باب لوگوں کے ساتھ خاطر سے پیش آنا (گو وہ
دل میں اپنے سے دشمنی رکھتے ہوں)

اور ابو الدرداء صحابی سے منقول ہے ہم لوگوں سے ان کے منہ پر
ہنستے ہیں (خاطر سے پیش آتے ہیں) مگر ہمارے دل ان پر لعنت
کرتے رہتے ہیں یہ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ
نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں
نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ نے (جب وہ
باہر تھا) فرمایا اچھا اس کو آنے دو (کہنت) اپنی قوم کا بُرا آدمی ہے
پھر وہ اندر آگیا تو آپ نے اس سے نرمی سے باتیں کیں میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ ابھی تو آپ نے یہ فرمایا تھا کہ وہ برا آدمی ہے
پھر وہ اندر آگیا تو آپ نے اس سے نرمی سے باتیں گفتگو کی آپ نے
فرمایا عائشہ بات یہ ہے اللہ کے نزدیک وہ آدمی بہت ہی سب سے
بُرا ہے جس کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ اس کی ملاقات ترک کر دیں
یا اس سے الگ رہیں -

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل
بن علیہ نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی انہوں نے عبد اللہ
بن ابی ملیکہ سے (مرسلاً) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپاس چند
قبائیں ریشمی کپڑے کی جن میں سنہری گہنڈیاں تھیں لگے تھے تحفہ
کے طور پر آئیں آپ نے اپنے اصحاب کو تقسیم کر دیں اور

۱۱ اسی حدیث سے بچوں کے لیے گڑیوں سے کھیلنا با اتفاق جائز رکھا گیا ہے اور گڑیوں کو ان صورتوں سے مستثنیٰ کیا ہے جن کا بنا نا حرام ہے ۱۲ منہ
اس کو ابن ابی الدیاء اور ابی ہریرہ نے غریب الحدیث میں وصل کیا ۱۳ منہ سے مطلب یہ ہے کہ درست دشمن سب کے ساتھ انانیت اور اخلاق اور محبت سے
پیش آنا یہ نفاق نہیں ہے نفاق یہ ہے کہ ظلاً ان سے کہے میں دل سے آپ سے محبت رکھتا ہوں حالانکہ دل میں ان کی عداوت ہو ۱۴ منہ -

وَمَوْلَاهُمَا وَاحِدًا لِّمُخَوَّمَةٍ فَلَمَّا جَاءَ قَالِ
خَبَأْتُ هَذَا إِنَّكَ قَالِ أَيُّوبُ بِسُوءِهِ إِنَّهُ
يُرِيهِ إِيَّاهُ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ وَرَوَاهُ
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ سَكَاةُ
بْنُ دُرْدَدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي أَرْبَعٍ
مُسْنَدُهُ عَنِ الْمُسَوِّدِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْبِيَّةٌ -

باب ۳۳۵ (۱۰۶۶) اَلْبَيْدُغُ الْمَوْحِنُ

مِنْ خُجَّعٍ مِّنْ بَنِي
وَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَأَكْبِرَنَّ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ
۱۰۶۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْمُسَيْبِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُجْرٍ
وَإِحْدِ مَرَّتَيْنِ -

باب ۳۳۵ (۱۰۶۶) خَوَالِصُ الْخَصِفِ

۱۰۶۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا
زَوْجُ بْنُ جَبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ
أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

ایک قبائض مر کے لیے (جو اس وقت موجود نہ تھے) الگ رکھ لی جب
مخمر آئے تو ان کے حوالہ کی فرمایا یہ میں نے تیرے لیے چھپا رکھی تھی ایوبؓ
کہا یعنی اپنے کپڑے میں چھپا رکھی تھی آپ مخمر کو اس کے تنکے گنڈیاں
دکھلا رہے تھے (ان کا دل خوش کرنے کو) کیونکہ وہ ذرا بدمزاج آدمی
تھے۔ اس حدیث کو حماد بن زید نے بھی ایوب سے روایت کیا (اسی
طرح مرسل) اور حاتم بن وردانؓ نے کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا انہوں
نے ابن ابی ملیک سے انہوں نے مسود بن مخمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم آپس قبائض (تحفہ) آئیں پھر ایسی ہی حدیث بیان کی تھی
باب مسلمان کو ایک سوراخ سے دوسرے ڈنگ
نہیں لگتا

اور معاویہ بن ابی سفیان نے کہا آدمی تجربہ اٹھا کر دانا بنتا ہے۔
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا ہم سے لیث بن سعد نے
انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید
بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنگ
نہیں لگتا (ایک ہی بار دھوکا کھاتا ہے پھر ہوشیار رہتا ہے)۔

باب مہمان کا حق

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ
نے خبر دی کہا ہم سے حسین نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے
انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر
سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس

۱۵ اس کو خود امام بخاری نے باب قسمہ الامام بالقدم علیہ میں ذکر کیا ۱۲۷۱ منہ ۱۵ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الشافعات میں ذکر کیا ۱۲۷۱ منہ ۱۵ اس نے
کے بیان کرتے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ حماد بن زید اور ابن علیہ کی روایتیں بظاہر مرسل ہیں مگر فی الحقیقت موصول ہیں کیونکہ حاتم بن وردان کی روایت سے
یہ نکلتا ہے کہ ابن ابی ملیک نے اس کو مسود بن مخمر سے روایت کیا ہے جو صحابی ہیں ۱۲۷۱ منہ ۱۵ لیکن مسلمان کو جب ایک بار کسی چیز کا تجربہ ہو جاتا ہے اس سے نقصان
اٹھاتا ہے تو پھر دوبارہ دھوکا نہیں کھاتا ہر شیار رہتا ہے بقول شمسے دودھ کا جلا چھاپھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَمْ اُخْبِرْ اَنَّكَ تَقُومُ
الَّيْلَ وَتَصُومُ اَنَّهُمَا قُلْتُ بَلَى تَالِذَا
تَفْعَلُ تَمُوتُ وَتَمُوتُ وَاصْبِرْ اِنْ يَحْسُدَ لَكَ
عَلَيْكَ حَقَّاقٌ رَّعَيْنَكَ عَلَيْكَ حَقَّاقٌ
لِّوَدِّكَ عَلَيْكَ حَقَّاقٌ لِّوَدِّجَكَ عَلَيْكَ حَقَّاقٌ
وَإِنَّكَ عَسَى اَنْ يَطُولَ بِكَ عَمْرُؤَانِ مِنْ
حَسْبِكَ اَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ
فَاِنْ بِكُلِّ حَسْبَةٍ عَشْرًا امْتَلَأَ لَهَا ذَاكَ الْكُلُّ
كُلُّهُ تَالِذَا فَتَشَدَّدْتُ فَشَدَّدَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ
اُطِيعُ غَيْرَ ذَلِكَ تَالِذَا فَصُمَّ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ
ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ تَالِذَا فَتَشَدَّدْتُ فَتَشَدَّدَ عَلَيَّ قُلْتُ
يَا نَبِيَّ اُطِيعُ غَيْرَ ذَلِكَ تَالِذَا فَصُمَّ صَوْمَ نَبِيِّ
اَهْلِهِ ذَاوُدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ ذَاوُدَ قَالَ
نِصْفُ النَّهْرِ -

باب ۳۷۶ اَكْلَامُ الضَّعِيفِ

وَحِكْمَتُهُمَا يَا هُ بِنَفْسِهِ -

وَقَوْلُهُ لَعَالَى ضَعِيفٌ اِمَّا هَهُمُ الْمَكْرُوهِينَ

۱۰۶۶ اَحَدُنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اخْبَرَنَا

مَلِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ

تشریف لائے فرمایا مجھ کو یہ خبر لگی ہے کہ تورات بھر عبادت کرتا رہتا ہے
اور دن کو روزہ رکھتا ہے کیا یہ سچ ہے میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا
اتنی محنت مت اٹھا عبادت بھی کر سو بھی روزہ بھی رکھ افطار بھی کر آخر
تیرے بدن کا بھی تجھ پر حق ہے تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے تیرے
میں سمجھتا ہوں تیری عمر لمبی ہوگی ہر مہینے میں تین روزے رکھنا تجھ
کو کافی ہے اس لیے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو تین روزوں
کے تیس روزے ہو گئے اگر کوئی ساری عمر روزے رکھے عبداللہ بن عمرو
کہتے ہیں میں نے اپنے اوپر سختی کی تو سختی مجھ پر ڈالی گئی میں نے آنحضرت
سے عرض کیا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا خیر نہ بتنے
میں تین روزے رکھ میں نے پھر اپنے اوپر سختی کی تو سختی مجھ پر ڈالی گئی
میں نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا
داؤد پیغمبر کا روزہ رکھ میں نے پوچھا ان کا روزہ کیسا تھا آپ نے فرمایا
ایک دن روزہ ایک دن افطار گویا آدھی ہفتے کے روزے -

باب مہمان کی خدمت اپنے ہاتھ سے کرنا اس کی

خاطر داری کرنا -

اور اللہ تعالیٰ کے قول ضیف ابراہیم المکرین کی تفسیر -

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک
نے خبر دی انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابراہیم سے

۱۰۶۷ اس سے باقیں کرے خاطر داری کرے ۱۲ منہ ۱۰۶۷ اس سے بھی محبت اور دل لگی کرنا ضرور ہے سبحان اللہ کیا فلسفہ ہے لیکن مبتدی لوگ اس کی قدر
کیا جائیں جو لوگ ملتہی اور علوم و کمالات میں کامل ہیں وہی اس ارشاد کی قدر و منزلت کو سمجھیں حاصل یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ نے انسان کو ملکی اور بی بی دونوں
قوتیں دے کر ایک جو مرکب کیا ہے اگر ایک قوت کو بالکل تباہ کر کے آدمی فرشتہ یا جانور بن جائے تو گویا اپنی فطرت بگاڑتا ہے نہیں آدمی کو آدمی
رہنا چاہیے عبادت مولیٰ بھی ہو اور دنیا کے حظ و لذت بھی ہوں اور جن درویشوں نے ہر طواف سنت نبوی رات دن عبادت اختیار کی ہے اور جو درویشوں نے یار
دوستوں عزیز و اقارب کے حقوق کو بالائے طاق رکھا ہے وہ ہنوز نو آموز اور مبتدی ہیں کمال کے بعد وہ پیمانہ پس گئے کہ سنت نبوی پر چلنا ہی افضل
اور اعلیٰ ہے ۱۲ منہ ۱۰۶۷ ایہی ہوا عبداللہ بن عمر دہشت دہشت تک زندہ رہے ۱۲ منہ ۱۰۶۷ اس وقت جوانی کے جوش میں - ۱۲ منہ

ابن شریح النخعي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه كما يرتبه يوم وليله والضيفان فليسه أيام فما بعد ذلك فهو صدقة ولا يحل له ان يتوبى عنده حتى يخرج

۱۰۶۸. حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ مِثْلَهُ وَرَأَى مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَلَقَّى ضَيْفًا اَوْ لَيْصُمًا

۱۰۶۹. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْدِي حَدَّثَنَا سَعْيَانُ عَنْ ابْنِ حَصِينٍ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُؤْذِرْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لَيْصُمًا

۱۰۷۰. حَدَّثَنَا اَتْنَبِيَّةُ حَدَّثَنَا اَللِّيثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ ابْنِ جَبِيْبٍ عَنْ ابْنِ الْخَشِرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَوَاهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْكَ تَبْعَثُنَّ فَنُؤْذِرُ بَقَدْرٍ فَلَا يَقْدِرُنَا فَمَا تَعْرِى فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اس کو اپنے مہمان کی خاطر داری کرنا ضرور ہے ایک دن رات تو مہمانی لازم ہے اور تین دن تک افضل ہے اس کے پھر صدقہ ہے مہمان کو بھی نہیں چاہیے کہ میزبان کے پاس پڑا رہے اس کو تنگ کر ڈالے

ہم سے اسماعیل بن ابی ادیس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے یہی حدیث اس میں اتنا زیادہ ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ منہ سے اچھی بات نکالے یا خاتون رہے۔

مجھ سے عبد اللہ بن محمد سندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرحمن بن ہدی نے کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت پر یقین رکھتا ہو وہ مہمان کی خاطر داری کرے اور جو کوئی اللہ اور قیامت پر یقین رکھتا ہو وہ منہ سے نیک بات نکالے یا خاموش رہے۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر (مروان) سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت سے عرض کیا آپ ہم کو روانہ کیا کرتے ہیں پھر ہم (راستے میں) کبھی ایسے لوگوں کو پاس آرتے ہیں جو ہماری مہمانی تک نہیں کرتے

بلکہ مرد و عورتیں دن تین راتیں اس کے پاس کھانا کھاتے پھر اٹھنا پانی علیحدہ کرے موری بعد الخ بن فضل اللہ نبوت نوری جو امام شافعی کے جلاوطن شاگرد تھے انداز میں صغریٰ میں ان سے ملنے کیلئے جسے جمع سنت اور حق پرست تھے موری صاحب موصوف کا تادمہ تھا کہ تین دن تک کہیں جاتے تھے ان کا کھانا کھاتے تین دن کے بعد چوتھے روز صبح کو ایک ایک غائب ہو جاتے لوگ ڈھونڈتے رہتے توڑی دیر لہذا دیکھتے کہ موری صاحب بازار سے دسے پہنچے غلہ گلی گڑھی گشت زلاری دیر ہر سب اپنے اپنے دروازے پر پہنچے ہیں لوگ کہتے اچھی حضرت یہ آپ نے کیا کیا آپ کا کھانا ہم پر بار نہیں ہے تو فرماتے نہیں میں مہمانی ہو چکی اب تمہاری اس حدیث ہے کہ ہمارا کھانا تو اگر دو فقط ۱۲ منہ۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ نَزْلَهُمْ بِقَوْمٍ
فَأَمَرُوا نَكْرَهُمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ مَا قَبِلُوا فَإِنْ
لَمْ يَفْعَلُوا خَذَرًا مِنْهُمْ حَتَّى الْقَضِيَّةُ لَوْ يَنْبَغِي لَهُمْ

۱۰۶۱۔ احَدَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
هَيْثَمُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيَكْرِمْ مَنِيَّةً وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
فَلْيَصِلْ رَجُلَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصُمْتَ

باب ۳۸۔ صَنَعَ الطَّعَامِ وَالشُّكْلُ لِلضَّيْفِ
۱۰۶۲۔ احَدَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ
بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَيسَى عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي
جَحْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلَامٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ سَلَامٌ
أَبَا الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مُبَدَّلَةً فَقَالَ
لَهُمَا مَا شَأْنُكَ ثَاثٌ أَخْبَرَنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ
لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا نَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ
لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَإِنِّي مَسْرُورٌ
قَالَ مَا أَنَا بِأَكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ كَلَّ
فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ

تو آپ کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم لوگوں کو پاس جا کر اترادو
وہ جیسا دستور ہے مہمانی کے طور پر تم کو کچھ دین تو منظور کرو اگر نہ دین
تو مہمانی کا حق قاعدے کے موافق سے وصول کر لو گے

ہم سے عبد اللہ بن محمد سند ہی نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام
بن یوسف نے کہا ہم کو معمر بن زید نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے
ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ
اپنے مہمان کی خاطر داری کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان
رکھتا ہو وہ اپنے ناظر والوں سے سلوک کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت
پر ایمان رکھتا ہو وہ منہ سے نیک بات نکالے یا خاموش رہے۔

باب مہمان کے لیے تکلف سے کھانا تیار کرنا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہ ہم سے جعفر بن عون نے
کہا ہم سے ابو العینس (عتبہ بن عبد اللہ) نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ
سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سلمان فارسی اور ابو الدرداء کو بھائی بھائی بنا دیا تھا تو سلمان
ابو الدرداء کی ملاقات کو گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی بی بی ام دردا میلے کچلے
کپڑے پہنے ہیں سلمان نے پوچھا کیوں (بھاؤ) کیا حال ہے انہوں نے
کہا تمہارے بھائی ابو الدرداء میں دنیا داری نہیں رہتے اتنے میں
ابو الدرداء آئے انہوں نے سلمان کے لیے کھانا تیار کیا اور ان سے
کہنے لگے تم کھاؤ میں تو روزے سے ہوں سلمان نے کہا میں تو نہیں
کھانے کا جب تک تم بھی نہیں کھانے کے ابو الدرداء نے (روزہ توڑ

۱۔ بعض علماء نے کہا یہ حدیث منسوخ نہیں ہے اور مہمانی کا حق بجز وصول کر سکتے ہیں اکثر علماء کہتے ہیں یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں پر
تنگی تھی اس وقت مہمانی کو نادر اجیب تھی اس کے بعد مہمانی مستحب رہ گئی اور یہ حکم منسوخ ہو گیا ۱۲۔ منسلک تم ایسی سیل کیوں ہو ۱۳۔ منسلک وہ
جو رد کی طرف مائل ہی نہیں ہوتے تو میں بناؤ سنگار کر کے اچھے کپڑے پہنے کے کیا کرو اس روایت سے بھی غیر شرعی پر دے کی جڑ اکھڑ جاتی

يَقُولُ فَقَالَ لَمْ نَمَّا لَمْ ذَهَبَ يَقُولُ فَقَالَ
لَمْ قُلْنَا كَانَ الْخِزْلَانِ قَالَ سَلَمَانُ قُمْ
الْآنَ قَالَ فَصَلِّمَا فَقَالَ لَهُ سَلَمَانُ اِنَّ
لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ
لِاهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَاَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ
فَاتَى الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَدَقَ سَلَمَانُ أَبُو جَحْفَةَ وَهَبُ السَّوَالِي
يُقَالُ وَهَبُ الْخَيْرِ

باب ۶۳۱ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْعَصَبِ وَ
الْجَذَعِ عِنْدَ الضَّيْفِ

۱۰۴۳ احَدُ ثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيدِيُّ عَنْ أَبِي
عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ
أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّعَ رَهْطًا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ
ذُو نَكَ أَصْبَاكَ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى الشَّيْءِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَضْرَعُ مِنْ ذُرَاهُمْ
قَبْلَ أَنْ أَجْعَلَ فَأَنْطَلِقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
فَاتَاهُمُ بِمَاعْنَدَهُ فَقَالَ أَطْعَمُوا فَقَالُوا
إِنَّ رَبَّ مَثَرِلِنَا قَالَ أَطْعَمُوا فَالْعَمَامُ
نَحْنُ يَا كَلْبُ بْنُ سَهْلٍ يَجْعَلُ رَبَّ مَثَرِلِنَا
قَالَ أَتَسَلَّمُوا عَلَيَّ أَلَمْ تَدَانَهُ إِنْ جَاءَ
وَلَمْ تَطْعَمُوا لَتَلْقَيْنَ مِنْهُ نَابِيًا
نَعَرْتُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَى فَلَكَاجَاءَ
نَسَحِبُ عَنْهُ فَقَالَ مَا صَنَعْتُمْ

ڈالا) سلمان کے ساتھ کھانا کھایا جب رات ہوئی تو ابو الدرداء (تہجد
کے لیے) اٹھنے لگے سلمان نے کہا ابھی سو جاؤ وہ سو رہے پھر اٹھنے
لگے تو سلمان نے کہا ابھی سو جاؤ وہ سو رہے جب اخیر رات ہوئی تو
سلمان نے کہا اب اٹھو خیر دونوں نے تہجد کی نماز پڑھی پھر سلمان نے
ابو الدرداء سے کہا (بھائی صاحب) تمہارے پروردگار کا تم پر حق
ہے اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری جو رو کا بھی تم پر
حق ہے تو ہر ایک حق والے کا حق ادا کرو ابو الدرداء یہ سن کر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا سلمان سچ
کہتا ہے البرجیغہ کا نام وہب سوائی ہے ان کو وہب الخیر بھی کہتے ہیں۔
باب مہمانوں کے سامنے غصہ کرنا رنج ظاہر کرنا مکروہ
ہے (کیونکہ اس سے مہمان متوحش ہوتے ہیں)۔

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالا علی نے
کہا ہم سے سعید جریری نے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں
نے عبد الرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے کہا والد (صاحب) نے چند
لوگوں کی دعوت کی اور مجھ سے کہا مہمانوں کی خبر رکھیو (ان کو تکہین
نہ ہونے پائے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاتا ہوں میرے
لوٹنے سے پہلے تو ان کو کھانا وغیرہ کھلا دیجیو (یہ کہہ کر والد چلے گئے)
میں مہمانوں کے سامنے ماحضر لایا اور ان سے کہا نوش فرما لیجئے
وہ کہنے لگے ہمارے صاحب خانہ کہاں ہیں میں نے کہا آپ کھانا نوش
فرمایجئے (ان کا انتظار نہ کیجئے معلوم نہیں وہ کب آئیں) لیکن انہوں نے
نہ مانا کہنے لگے جب تک ہمارے صاحب خانہ نہ آئیں ہم کھانا نہیں
کھائیں گے میں نے کہا نہیں آپ لوگ کھالیجئے اگر آپ نہ کھائیں گے
اور والد آجائیں گے تو مجھ پر خفا ہوں گے انہوں نے نہ مانا تھکان
مانا اب میں سمجھ گیا کہ والد آن کر ضرور مجھ پر خفا ہوں گے
جب وہ آئے تو میں ایک طرف چلا گیا (چھپ گیا) انہوں نے

فَاَتَخَذَهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ تَسْكُتُ
فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ تَسْكُتُ فَقَالَ
يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ تَسْكُتُ عَلَيْكَ اِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ
صَوْتِي لَمَّا جِئْتُ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ
سَلْ اَصْبِيَا فَكَفَقْنَا لُبًّا صَدَقَ
اَبَانَا بِهِ قَالَ فَاَبَانَا اَنْتَ تَنْظُرُ بَصُوفِي
وَاللَّهِ لَا اَطْعَمُهُ الْيَلَّةَ فَقَالَ
الْاَخْبَرُونَ وَاللَّهِ لَا نَطْعُمُهُ حَتَّى
تَطْعُمَهُ قَالَ لَمْ اَرَفِ الشَّرَّ
كَ الْيَلَّةِ وَنِيَكُمُ مَا اَنْتُمْ لِمَ
لَا تَقْبَلُونَا عَنَّا كَرِهَاتٍ
طَعَامًا مَكَّنَجًا وَفَصَحَّ يَدُهُ
فَقَالَ يَسْبَحُ اللَّهُ الْاُمَلَاءُ لِلشَّيْطَانِ
فَكَلَّ وَاكَلُوا

بَابُ ۶۳ قَوْلِ الضَّعِيفِ لِصَاحِبِهِ
لَا اَكُلُ حَتَّى تَأْكُلَ نَبِيْحُ مِثْلُ أَبِي جَحِيْفَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۱۰۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ
قَالَ قَالَ الرَّحْمَنُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ جَاءَنَا أَبُو بَكْرٍ
بَصِيبَ لَبَأٍ اُرِيَا مِثْلَهُ فَاَمْسَى عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ اِحْمَدُ

گھر میں آتے ہی پوچھا کیوں کیا ہوا۔ لوگوں نے جو حال گزارا تھا وہ کہہ
سنایا انہوں نے پکارا عبدالرحمن میں (ڈر کے مارے) خاموش ہو رہا پھر پکارا
عبدالرحمن جب بھی خاموش رہا آخر کہنے لگے پاچی میں تجھ کو قسم دیتا ہوں
اگر تو میری آواز سننا ہے تو باہر آ اس وقت میں نکل کہ آیا میں نے کہا
آپ اپنے مہانوں سے تو پوچھے رہمان کہنے لگے عبدالرحمن سچ کہتا ہے
اس کا کوئی قصور نہیں) وہ کھانا لایا تھا (مگر ہم نے نہیں کھایا) والد نے
کہا تو آپ لوگ میرا انتظار کرتے رہے میں تو قسم پروردگار کی آج رات
کو کچھ نہیں کھانے کا مہانوں نے کہا قسم پروردگار کی ہم بھی اس وقت
تک نہیں کھانے کے جب تک آپ نہ کھائیں والد کہنے لگے بھائی میں نے
ایسی خواب رات کبھی نہیں دیکھی اچھی حضرت مہمان صاحبو آپ کو کیا ہو گیا
ہے جو آپ ہماری طرف سے اپنی مہمان قبول نہیں کرتے خیر عبدالرحمن تو کھانا
لے کر آئیں کھانا لایا والد صاحب نے بسم اللہ کہہ کر اس پر ہاتھ ڈالا والد
نے کہا پہلی حالت شیطان کی طرف سے تھی غرض پھر والد صاحب نے کھایا
اور مہانوں نے بھی کھایا۔

باب مہانوں کا اپنے ساتھی (میزبان) سے کہنا میں اس
وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک تم نہ کھاؤ گے اسی باب میں ابو جحیفہ
کی حدیث ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مجھ سے محمد بن شنی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے
انہوں نے سلیمان بن طرфан سے انہوں نے البرعثمان ہندی سے انہوں
نے کہا عبدالرحمن بن ابی بکر کہتے تھے ابو بکر صدیق کچھ مہانوں کو اپنے
گھر لے کر آئے اور آپ شام سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
چلے گئے جب لوٹ کر آئے تو والدہ نے کہا تم رات کو اپنے مہانوں

۱۱ مہانوں کو کھانا دینا کھانا ۱۲ مہانوں پر ۱۳ مہانوں پر ۱۴ مہانوں پر ۱۵ مہانوں پر ۱۶ مہانوں پر ۱۷ مہانوں پر ۱۸ مہانوں پر ۱۹ مہانوں پر ۲۰ مہانوں پر
رات کو کچھ نہیں کھانے کا ۲۱ مہانوں پر ۲۲ مہانوں پر ۲۳ مہانوں پر ۲۴ مہانوں پر ۲۵ مہانوں پر ۲۶ مہانوں پر ۲۷ مہانوں پر ۲۸ مہانوں پر ۲۹ مہانوں پر ۳۰ مہانوں پر
کیا تھا تم کھا لی تھی اس کو شیطان کا انوار قرار دیا تھا ۳۱ مہانوں پر ۳۲ مہانوں پر ۳۳ مہانوں پر ۳۴ مہانوں پر ۳۵ مہانوں پر ۳۶ مہانوں پر ۳۷ مہانوں پر ۳۸ مہانوں پر ۳۹ مہانوں پر ۴۰ مہانوں پر

عَنْ ضَيْفِكَ اَوْ ضَيْفِيكَ اِنَّكَ اَلَيْسَ فَانَ مَا عَقَّبْتُمْ
فَقَالَتْ عَرَضْنَا عَلَيْهِ اَوْ عَلَيْهِمْ فَابْوَا اَدَّ
فَبَايَ عَصَبُ اَبُو بَكْرٍ نَسَبَ وَجَدَّ
وَحَلَّتْ لَا يَطْعُمُهُ فَاَخْبَيَاتُ اَنَا فَقَالَ
يَا غُدُرُ فَحَلَّتْ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعُمُهُ
حَتَّى يَطْعُمَهُ فَحَلَّتْ الضَّيْفُ اَوْ اَلَضْيَافُ
اَنْ لَا يَطْعُمَهُ اَوْ يَطْعُمُوهُ حَتَّى يَطْعُمَهُ
فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ هَذَا مِنْ
الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِاِلَاطْعَامٍ فَآكَلُوا
وَاَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً اِلَّا
رَبَّ وَنَاسَلَهَا اَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ
يَا اُخْتُ بَنِي نَسَابٍ مَا هَذَا اِنَّمَا لَكَ
وَقُرَّتْ عَيْنِي اِنَّهَا اَلَا اَنْ لَكَ كَثْرَتُ بَنِي
اَنْ تَأْكُلَ فَآكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّهُ آكَلَ
مِنْهَا۔

بَابُ الْاَمْرِ الْكَبِيرِ وَبَيِّنَاتُ
الْاَكْبَرِ الْكَلَامِ وَالشُّعَالِ

۱۰۷۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ
بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي اَلْخَارِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
وَسَهْلِ بْنِ اَبِي حَكْمَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَا هَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ
بْنَ سَهْلِ بْنِ حَكِيمَةَ بْنَ مَسْعُودٍ اَيُّهَا خَبَرَنَا
فَنَقَرْنَا فِيهِ اَلْخَلَّ نَفَتَيْنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنَ سَهْلِ
نَجَّاهُ عَبْدُ اَرْحَمَنِ بْنَ سَهْلِ وَخَرَجَتُهُ وَخَبَرَتُهُ

کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے تھے انہوں نے کہا کیا تو نے ان کو کھانا نہیں کھایا
والدہ نے کہا ہم نے کھانا ان کے سامنے رکھا لیکن انہوں نے انکار کیا
نہیں کھایا یہ سن کر ابو بکر غصے ہوئے اور نکالیاں دیں کو سا (خدا
کر سے تیرے کان کیوں) اور قسم کھالی میں تو کھانا نہیں کھانے کا بلکہ
کہتے ہیں میں تو (ڈر کے مارے) چھپ گیا انہوں نے پکارا اسے یا جی
(کہ صبر ہے) اور والدہ نے قسم کھالی جب تک تم نہ کھاؤ گے میں بھی نہیں
کھانے کی اور مہمانوں نے بھی قسم کھا لی جب تک تم نہ کھاؤ گے ہم نہیں
کھانے کے آخر ابو بکر کہنے لگے یہ غصہ کرنا اور قسمیں کھانا شیطان کی
طرف سے تھا اور کھانا منگوایا انہوں نے کھایا اور مہمانوں نے بھی
کھایا جب وہ لوگ ایک قمر اٹھاتے تھے تو کھانا نیچے سے اس سے بھی
زیادہ بڑھتا جاتا تھا ابو بکر (والدہ سے) کہنے لگے اری بنی فراس
والی دیکھ تو یہ کیا ہو رہا ہے (کھانا اور بڑھ گیا) وہ کہنے لگیں میرے
نور چشم (یعنی آنحضرت) کی قسم جب ہم نے کھانا شروع کیا تھا اس
سے بھی یہ کھانا اب زیادہ سے عرض سب لوگوں نے وہ کھانا کھلایا
اور ابو بکر نے اس کو آنحضرت پاس بھیج دیا کہتے ہیں آنحضرت نے بھی
اس میں سے کھایا۔

باب جو عمرو میں بڑا ہو اس کی تعظیم کرنا اور پہلے اسی
کو بات کرنے اور پوچھنے دینا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ام سے حماد بن
زید نے انہوں نے بجلی بن سعید سے انہوں نے بشیر بن یسار سے
جو انصار کے غلام تھے انہوں نے رافع بن خدیج اور سہل بن
ابی حشر سے ان دونوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل بن ابی
محیرہ بن مسعود دونوں غیر میں گئے وہاں کھجور کے باغ میں جدا
جدا ہو گئے عبد اللہ بن سہل مارے گئے تو عبد الرحمن بن سہل
اور حویرہ اور محیرہ مسعود کے دونوں بیٹے یتیموں نے آنحضرت

ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَيْدًا كَثِيرًا تَالِ يَحْيَى ابْنِي ابْنِ الْكَلامِ
أَكْبَرُ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَحْضِرُكُمْ
فَبَيَّنَّ كَلِمًا أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
مِنْهُمْ تَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْرًا لَمْ تَرَهُ قَالَ
نَبِيُّكُمْ لَمْ يَمُودُ فِي آيَاتِنَا خَنَسِينَ
وَمِنْكُمْ تَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كَفَرُوا فَكَفَرُوا هُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
تَبْلِهِ تَالَ سَهْلٌ تَالَتْ نَاتَةٌ مِنْ
تِلْكَ الْأَيَّامِ فَدَخَلَتْ مِزْبَدًا فَهَمَّ
فَرَكٌ صَبْرَتِي بِرَحْمَتِهَا تَالَ الْكَلْبُ حَدَّثَنِي
يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ عَنْ سَهْلٍ تَالَ يَحْيَى
حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِاجٍ
وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرٍ
عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ -

۱۰۶۶ | حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مِثْلُهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ

صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عبد اللہ بن سہل کے مقدمہ میں گفتگو
کرنے لگے پہلے تر عبد الرحمن نے بولنا چاہا وہ ان تینوں میں کم مرتبہ
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کی بڑائی کرو (پہلے اس کو
بولنے دے) یحییٰ بن سعید نے یوں کہا کہ آنحضرت نے جو فرمایا بکر الکبر
اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بڑا ہے وہ پہلے بات کرے آخر ان تینوں
نے عبد اللہ بن سہل کے مقدمہ میں گفتگو کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھا لیں (کہ عبد اللہ کو جو بڑی
نے مارا ہے) تو تم دیت کے مستحق ہو جاؤ گے انہوں نے کہا یا رسول
اللہ ہم نے تو انکو سے مارا ہے نہیں دیکھا (ہم کیونکر قسمیں کھا لیں)
آپ نے فرمایا تو پھر ہودی لوگ پچاس قسمیں کھا کر اپنا بیچھا چھڑا
لیں گے (ہری ہر حاکم لگے) انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو (کجبت)
کافر ہیں آخر آپ نے عبد اللہ بن سہل کے وارثوں کو اپنے پاس سے
دیت دلائی سہل کہتے ہیں ان دیت کی ادنیئوں میں سے ایک
ادنیٰ کو میں نے کھڑا وہ تھا ان میں گھس گئی اس نے ایک لات مجھ کو
لگائی اور لیٹا لے کر مجھ سے بھجلی نے بیان کیا انہوں نے بشیر سے
انہوں نے سہل سے بھجلی نے کہا میں سمجھتا ہوں بشیر نے یوں کہا مع
رافع ابن خدیج اور سفیان بن عیینہ نے اس حدیث کو بھجلی سے
انہوں نے بشیر سے انہوں نے صرف سہل سے روایت کی (اس میں
رافع کا نام نہیں ہے) -

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان
نے انہوں نے عبد اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے
ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ
سے) فرمایا تبتلوا وہ درخت کو نسا ہے جو مسلمان کی مثال ہے اللہ

سے یعنی ایک بعد ایک نے ۱۲۷۷ھ یعنی جو کہ قتل ہے گواہ پر دیت نہیں ہیں اس لیے قسامت برکت ہے قسامت کا بیان انشاء اللہ آگے آئے گا ۱۲۷۸ھ ان کو
جھوٹا قسم کھانے میں کیا تا مل برکتا ۱۲۷۸ھ یعنی سہل مع رافع بن خدیج ۱۲۷۸ھ اس کو نام لائی اور مسلم نے وصل کیا ۱۲۷۸ھ -

تَوَنَّى أَكْثَرُ كُلِّ حَيْثٍ يَأْذِنُ رَهْمًا وَكَلَا
خَشَتْ رَهْمًا فَوَتَعَ فِي نَفْسِي الْخَلَّةُ فَكَرِهْتُ
أَنْ أَتَكَلَّمَ وَتَعَا أَبُو بَكْرٍ وَعَمِدُ فَكَلَا
لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هِيَ الْخَلَّةُ فَكَلَا خَرَجْتُ مَعَ
إِبْنِ قُلْتُ يَا أَبَتَاكَ دَتَعَ فِي نَفْسِي
الْخَلَّةُ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَعُولَهَا
لَوْ كُنْتَ تَكَلَّمْتَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ
مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ مَا مَنَعَنِي
إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَا وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُ
فَكَرِهْتُ

باب ۶۴ مَا يَجُوزُ مِنَ الشَّعْرِ وَالرَّجَزِ
ذَلِكَ إِذْ دَعَا بِكُرْهُ مَنَّهُ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَالشَّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْخَارِ
أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَدْعُونَ دَاعِيَهُمْ
يَعْبُدُونَ مَا لَا يُفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا
انْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا وَسَيَعْلَمُ
الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ فِي كُلِّ لُغْوٍ خَوْضُونَ

۱۰۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حکم سے ہر ہنگام پر اپنا میوہ دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں گرتے
میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے بات کرنا
بڑا جانا کیونکہ ان صحابہ میں ابو بکرؓ اور عروہؓ (جیسے بزرگ لوگ)
موجود تھے جب انہوں نے کچھ جواب نہ دیا تو آنحضرتؐ نے خود ہی
فرما دیا وہ کھجور کا درخت ہے اس کے بعد میں والد کے ساتھ وہاں
سے نکلا تو میں نے (رستے میں) کہا باوا میرے دل میں آیا تھا کہ وہ
کھجور کا درخت ہے انہوں نے کہا پھر تو نے کہہ کیوں نہ دیا اگر تو
(اس وقت) کہہ دیتا تو مجھ کو اتنا اتنا مال اسباب ملنے سے بھی زیادہ
خوشی ہوتی میں نے کہا میں اس وجہ سے نہ کہہ سکا کہ آپ نے اور
ابو بکر صدیقؓ نے دونوں نے کوئی بات نہیں کی تو میں نے (آپ کے
سامنے بات کرنا) برا جانا۔

باب شعر شاعری اور رجز اور حداث کا بیان اور یہ بیان
کہ کون سی شعر مکروہ ہے

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ شعراء میں) فرمایا شاعروں کی پیروی
وہی لوگ کرتے ہیں جو گمراہ ہیں کیا دیکھتا نہیں کہ وہ ہر جنگل میں سرگردان
پھرتے ہیں اور کہتے ہیں جو نہیں کرتے مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور
اچھے اعمال کائے اور اللہ کا کثرت ذکر کیا اور بدلہ لیا پیچھے اس
سے کہ ظلم کیے گئے تھے۔ اور ابھٹ جائیں گے وہ لوگ کہ ظلم کرتے ہیں
کوئی پھرنے کی جگہ پھر جا دیں گے ابن عباسؓ نے کہانی کل دادیمون
کے منے یہ ہیں کہ ہر ایک لغویہ وہ بات میں کہتے ہیں۔

ہم سے ابو لیمان نے بیان کیا کہ ہم کر شعیبؓ نے خبر دی
انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابو بکر بن عبد الرحمن نے ان سے

۱۔ کھجور کے درخت میں یہ خاصیت ہے کہ قطر کے زمانہ میں بھی خوب میوہ دیتا ہے جب اور درخت میوہ نہیں دیتے ۲۔ رجز وہ شعر جو میدان جنگ میں بھجی
جاتا ہے اپنی بلندی جملانے کے لیے اور حادہ و مزین کلام جو اڈنٹرن کرنا یا تلبہ تاکہ وہ گرم ہو جائیں اور خوب چلیں یہ حادہ عرب میں ایسی رائج ہے کہ اونٹ اٹھو
کرت ہر جا تہی کو کون چلے جاتے ہیں بلور تھکے نہیں ۳۔ اس کو ابن حاتم اور طبری نے منقول کیا ۴۔

أَنَّ مَرَّاقَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ
بْنَ الْأَسودِ بْنِ عَبْدِ يَعْقُوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبِي بَكْرٍ عَمْرُو
بْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا مِنَ الشُّعْرَاءِ
۱۰۶۸ أَحَدَانَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَسودِ
بْنِ قَبِيصٍ سَمِعْتُ جَدَّ بَا يَقُولُ بَيْنَمَا أَنَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْشِئُ إِذَا أَصَابَهُ حَجَرٌ فَحَتَّرَ
فَدَرِمَتْ إصْبَعُهُ فَقَالَ

هَلْ أَنتِ إِلَّا صَبْعٌ دَرِمَتْ

وَلِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا نَفَيْتِ

۱۰۶۹ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ

مَهْدِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا

أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدُّكُمْ كَلِمَةً ثَالِثُهَا

الشَّاعِرُ كَلِمَةً لَيْسَ بِ-

الْأَكْلُ ثُمَّ خَلَا اللَّهُ بَاطِلًا وَكَذَابِيَّةٌ بَرُّ الْفُضَيْلِ نَسِيمٌ

۱۰۸۰ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ

بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ

الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِلَى حَبَابٍ فَرَسْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ

بِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ الْأَسْبَعِيَّ مَن هُنَّ بَيْتُكَ قَالَ وَكَانَ

عَامِرٌ خَلَّ شَاوِعًا فَتَزَلَّ يَحْدُو بِأَقْصَمٍ يَقُولُ

أَلَلَّهُ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا

مروان بن حکم نے بیان کیا اس سے عبدالرحمن بن اسود بن یحییٰ بن
نے ان سے ابی بن کعب نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بعضی شعرین تو حکمت سے بھری ہوتی ہیں۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے
انہوں نے اسود بن قیس سے کہا میں نے جنذب بن عبد اللہ بجلي
سے سنا وہ کہتے تھے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جہاؤ میں چل
رہے تھے آپ کو ایک پتھر کی ٹھوکر لگی اور پاؤں کی انکلی خون آلود ہو گئی
اس وقت آپ نے یہ شعر فرمائی۔ تو تو ایک انکلی ہے اور کیا ہے جو
زخمی ہو گئی ہے کیا ہوا اگر راہ مولیٰ میں تو زخمی ہو گئی ہے

ہم سے محمد بن یسار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی
نے کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے عبد الملک سے کہا ہم سے ابو سلمہ
نے بیان کیا انہوں نے ابو ہریرہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سب سے زیادہ سچا کلام جو شاعروں نے کہا لبید کا یہ مصرعہ ہے یہ
حق تعالیٰ کے سوا جو کچھ ہے معدوم ہے (یعنی فنا ہونے والا ہے)

اور امیر بن ابی الصلت شاعر تو قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے یہ
ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسماعیل نے
انہوں نے یزید بن ابی عبیدہ سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے
کہا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے رات کے وقت خبر کی
طرف جا رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے عامر بن اکوع (میر سے
جائی) سے کہا تم اپنی شعریں ہم کو نہیں سناتے سلمہ کہتے ہیں عامر شاعر آدمی
تھے وہ اونٹ پر سے اتر کر جدا پڑھنے لگے اور یہ شعریں گانے لگے۔

گر نہ ہوتی تیری رحمت اسے شرعی عالی صفات

۱۔ کلام ربوزہ شعر نہیں ہے اب اعتراض نہ ہو گا کہ آنحضرت نے کبھی شعر نہیں کہے بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے شعر تصنیف نہیں کی ہیں ہے کہ
آپ نے دوسرے شاعروں کے شعر بھی نہیں پڑھے ۱۲ منہ لبید عرب کا ایک بڑا مشہور شاعر تھا ۱۲ منہ ۱۳ اس کے کلام میں تو حید اور بیت پرستی کی ذمت بھی ہو گئی
۱۴ منہ ۱۵ اسید بن خفیر انصاری مشہور صحابی تھے ۱۶ منہ

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا مَلِكُنَا
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
وَتُبِّتِ الْأَقْدَامَ لَا قِيْنَ
وَالْقِيْنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا ضَلَلْنَا هَدِنَا
وَيَا لِقِيَارِ عَزَّوَالَعَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا
السَّابِقِ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ يَرْجِعُهُ اللَّهُ
فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَوْنُ
أَمْتَعْنَا بِهِ قَالَ فَاتَيْنَا خَيْبَرَ فَهَامَنَا هُمُ حَتَّى
أَمَابْنَا مَخَصِمَةً شَدِيدَةً لَمْ تَمُرَّ اللَّهُ فَتَحَهَا
عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فَتَحَتْ
عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النِّيرانُ
عَلَى آتِي شَيْءٌ تَوْقِدُونَ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ
عَلَى آتِي لَحْمٍ قَالُوا عَلَى لَحْمٍ حُمُرٍ أُنْثِيَةٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْمُ تَوْهَمًا
وَالْكَبِيرُ وَهَذَا قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ تَهْمُ نَفْسًا
وَتَغْسِلُهَا قَالَ أَوَ ذَلِكَ فَلَمَّا تَصَدَّتِ الْقَوْمُ
كَانَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ قُصَيْبٍ يَقُولُ لَوْ أَنِّي
لَيْفُزِي بِهِ وَبِزَجَرٍ دُبَابٍ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةً
عَامِرَ ثَمَّاتٍ مِنْهُ فَلَمَّا قَعَلُوا قَالَ سَلَمَةُ
رَافِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا

تو نمازیں ہم نہ پڑھتے اور نہ دیتے ہم زکات
تجھ پہ صدقہ جب تک دنیا میں ہم زندہ رہیں
بخش دے ہم کو لڑائی میں عطا فرما ثبات
اپنی رحمت ہم پہ نازل کر شہد والا صفات
جب وہ ناحق چنچتے سنتے ہمیں ان کی بات!
پیچ چلا کر انہوں نے ہم سے چاہی ہے نجات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون اونٹ ہاکنے والا ہے جو
حلاکار ہا ہے لوگوں نے عرض کیا عامر بن اکوع آپ نے فرمایا اللہ
اس پر رحم کرے یہ کلام آپ کا سن کر ایک شخص (حضرت عمر) کہنے
لگے اب تو عامر شہید ہوئے یا رسول اللہ کاش (اور چند روز) آپ ہم کو
عامر سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ سلمہ بن اکوع کہتے ہیں پھر تم اخیر
پہنچے ہم نے خیر والوں کو گھیر لیا (وہ قلعہ میں تھے) اور ہم کو بڑی بھوک لگی
اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے خیر فتح کر دیا جس دن خیر فتح ہوا اس کی شام کو
لوگوں نے بہت انگارییں سلگائیں (جواباً چرہ گرم کیے) آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ انگاریں کیسی ہیں کیا بکا رہے ہیں لوگوں
نے کہا گوشت پکا رہے ہیں آپ نے پوچھا کس جانور کا گوشت
انہوں نے کہا بستی کے گدھوں کا آپ نے فرمایا یہ گوشت سب
بہاد اور ہانڈیاں بھی توڑ ڈالو اس پر ایک شخص کہنے لگا یا رسول
اللہ ہم گوشت بہادیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں آپ نے فرمایا خیر
ایسا ہی کرو جب خیر والوں سے مقابلہ ہوا تو عامر کی تلوار چھوٹی
تھی وہ ایک یہودی کرمار نے گئے لیکن تلوار الٹ کر خود عامر
کے گھٹنے میں لگی وہ اسی زخم سے مر گئے جب لوگ خیر سے
لوٹے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو غلین پایا پوچھا

لے کیونکہ آپ جس کے لیے یہ رحمت اللہ فرماتے وہ شہید ہوتا یہ ایک معجزہ تھا آپ کا اسی سے لوگوں نے اعتبار کر لیا ہے کہ مرے ہو شخص کو رحم کئے

پس ۱۲ منہ ۱۵ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ ۱۲ منہ۔

رَأَيْتُ اسْتَأْذَنَ حَسَنُ بْنُ نَافِثٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَجَاءِ الْبَشَرِ كَيْفَ نَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ يَسْبِي فَقَالَ حَسَنٌ لَأَسْأَلَنَّ مِنْهُمْ كَيْفَ تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجَلَيْنِ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبَتْ أَسْبُ حَسَنٌ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لَا تَسْبُهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُتَفَرِّحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۸۳. أَحَدُ ثَنَاءٍ أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ الْأَعْيُنَ بْنَ أَبِي سَيَّانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قَصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَخَا نَكْمًا لَا يَقُولُ الرَّفَثُ يَعْنِي يَذْكُرُ الْإِكَّ ابْنَ رَدْلَاحَةَ قَالَ

فَيُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ يَسْلُوكَ تَابَهُ إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الصُّبْحِ سَاطِعٌ أَرَانَا الْهَدْيَ بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا بِهِ مُوَفَّقَاتٌ أَنْ مَا قَالَ وَاقِعٌ

انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا حسان بن ثابت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کی بھوکھنے کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا ان کا میرا خلد ان تو ایک ہے (تو میں بھی اس بھوکھیں شریک ہو جاؤں گا حسان نے کہا میں آپ کو اس میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیتے ہیں (اور اسی سند سے) ہشام بن عروہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ کے سامنے حسان کو بڑا کھنے لگا انہوں نے کہا حسان کو مت بڑا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مشرکوں کو جواب دیتا تھا۔

ہم سے ابوسعید بن فرج نے بیان کیا کہ ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہ مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے ان کو شہیم بن ابی سنان نے خبر دی انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ حالات اور قصے بیان کرتے کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے لگے آپ فرماتے تھے تمہارا ایک بھائی (شاعر) جو مجھ پر ہنس رہا ہے وہ یوں کہتا ہے آپ نے عبداللہ بن رواحہ کو مراد لیا۔

ایک پیغمبر خدا کا پڑھتا ہے اس کی کتاب اور سنا تا ہے ہیں جب صبح کی پون پھٹی ہے ہم تو اندھے تھے اسی نے رستہ بتلادیا بات ہے اس کی یقینی دل میں جا کر کھیتی ہے

۱۱۔ جو کہ وہ حضرت عائشہ پر جہت لگانے میں شریک تھے ۱۲۔ انہوں نے مشرکوں کی بھوکھنے کی طرف اشارہ کیا تھا ان الحنا ۱۳۔ یہ ہیں حلیات اس روایت سے حضرت عائشہ کی پاک نسی اور دینداری اور پرہیزگاری معلوم ہوتی ہے کس درجہ کی پاک نسی اور فرشتہ خصلتیں جو کہ حسان نے اللہ اور رسول کی طرف اشاری اور حمایت کی تھی اس لیے اپنی ایندھا جو ان کی طرف سے پہنچی تھی کچھ خیال نہ کیا اور ان کو بڑا کھنے سے منع فرمایا مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے تم حضرت عائشہ کی پیروی کیوں نہیں کرتے جو کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتے ہیں اور دین اسلام کی حمایت کرتے ہیں ان کو ادنیٰ وجوہ پر کہیں وہ باطنی تباہی نہ جانتے ہو کہیں منکاد لیا قرار دیتے ہو اگر بالفرض وہ کسی دلی یا نام کو بڑا بھی کہتے ہیں تب بھی اللہ اور اس کے رسول سے تو محبت رکھتے ہیں تم کو اللہ اور رسول کی محبت کا خیال کر کے ان کو بڑا نہ کہنا چاہیے ۱۴۔

يَبْتَغِي بِي فِي جَنْبِهِ عَنْ زَكَاشِه
إِذَا اسْتَقْلَتْ بِالنَّكَارِ فِي الْمَضَاجِعِ
تَابَعَهُ عَقِيلٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ -

۱۰۸۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ رَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ
عَنْ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَدِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَانَ بْنَ كَابِشَةَ
الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَمِعُهُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَسَدْتِكَ يَا اللَّهُ هَلْ سَمِعْتَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَلَمْ
أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
نَعَمْ -

۱۰۸۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ الْأَعْرَجِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْسَنُ
أَجْمَلُهُمْ أَوْ قَالَ هَلِجْمٌ وَجَبْرِيْلٌ مَعَكَ
بَابُ ۶۴۳ مَا يَكُونُ الْغَالِبُ
عَلَى الْإِنْسَانِ الشَّعْرُ حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ

رات کو رکھتا ہے پہلو اپنے بستر سے الگ
کافروں کی خواب گاہ کو نیند بخاری کرتی ہے
یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل نے بھی زہری سے روایت کیا
اور محمد بن ولید زہری نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب
اور عبدالرحمن اسرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے اس حدیث کو
روایت کیا ہے

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم سے شعیب نے انہوں
نے زہری سے دوسری سند امام بخاری نے کہا وہ ہم سے اسماعیل
بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے
انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں
ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے
انہوں نے حسان بن ثابت سے انہوں نے ابو ہریرہ سے گواہی
چاہی حسان کہنے لگے ابو ہریرہ نہیں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے حسان
اللہ کے رسول کی طرف سے (مشرکوں کو) جواب دے اور آپ دعا
کرتے تھے یا اللہ روح القدس سے حسان کی مدد کر ابو ہریرہ نے
کہا ہاں بے شک میں نے سنا ہے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے
انہوں نے عدی ابن ثابت سے انہوں نے براہ بن عازب سے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا مشرکوں کی ہجو کر
اور جبریل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں۔

باب شعر شاعری میں اس طرح اوقات صرف کرنا منع
ہے کہ اللہ کی یاد اور علم حاصل کرنے اور قرآن کی تلاوت

اس کو کہنا کہ ہم کبیر بن مسلم کی ۱۲۷۷ اس کو امام بخاری نے تاریخ صغیر اور طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲۷۷ منہ ۱۲۷۷ جب حضرت
سورنہ ان کو مسجد میں شعریں پڑھنے پر ڈانٹا ۱۲۷۷

اللہ وَالْعِلْمَ وَالْقُرْآنَ -

۱۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَوْبِلٍ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِي جَوْفَ أَحَدِكُمْ يُخَيِّرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا -

۱۰۸۷۔ حَدَّثَنَا عَنْ مَرْبُورٍ حَنْظَلَةُ أَخْبَرَنَا حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِي جَوْفَ رَجُلٍ يُخَيِّرَ يَوْمَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا -

بَابُ ۶۲ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ وَغُمْرِي حَنْظَلَةُ -

۱۰۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أَمْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْنُ لَهُ حَتَّى اسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَنِي امْرَأَةٌ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

کرنے سے آدمی باز رہے یہ

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم کو غنظل نے خبر دی انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھر جائے یہ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ ہم سے والد نے کہا ہم سے اعش نے کہا میں نے ابو صالح سے سنا انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو اس سے بہتر ہے کہ شعروں سے بھر جائے بس شعریں ہی اس کو یاد ہوں اور کچھ اس کے پیٹ میں نہ ہو۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تیرے ہاتھ کو مٹی لگے یا تجھ کو زخم لگے تیرے حلق میں بیماری ہو گئی

ہم سے یحییٰ بن کبیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے حجاب کا پردہ کا حکم اترنے کے بعد اناج جو ابو القیس کا بھائی تھا (اور میرا رضاعی چچا ہوتا تھا) آیا اور اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے کہا خدا کی قسم میں تو اس وقت تک اجازت نہ دوں گی جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں کیونکہ ابو القیس کے بھائی نے مجھ کو دودھ نہیں پلایا بلکہ (اس کی بھانجی) ابو القیس کی بیوی نے پلایا ہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

۱۱۔ رات دن شعر گوئی میں مشغول رہے ۱۲۔ پیٹ بھر جانے سے یہی مطلب ہے کہ سوا شعروں کے اور کچھ اس کو یاد نہ ہو نہ قرآن یاد کرے نہ حدیث دیکھے رات دن شعر گوئی میں مشغول رہے ۱۳۔ یعنی تجھ پر فلسی آئے تو اپنے ہاتھ سے گھر لیجے پوچھو ۱۴۔ یا باجہم منہ ذی اصل میں مقررے ملتے عرب لوگ خوش ہوتے کہتے ہیں اور یہ کلمات غصے اور پیار دونوں وقت کہے جاتے ہیں ان سے بدو عادی مقصود نہیں ہے ۱۵۔

إِنَّ الدَّجَلَ لَيْسَ هُوَ أَرْصَعَنِي وَلَكِنْ
أَرْصَعَنِي أُمِّي إِنَّهُ قَالَ أُنْذِرُ لَكَ فَيَأْتِيهِ
عَمَلُكَ تَرُبُّتٌ يَبِيدُكَ قَالَ عُدُوهُ فَيَذَابُكَ
كَأَنَّكَ عَائِشَةُ تَقُولُ حَرِّمُوا مِنَ الرِّضَاعِ
مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ -

مجھ کو مردوئے نے تھوڑے دودھ پلایا ہے بلکہ عورت نے (اس
لیے مردوئے کے سامنے میں کیسے نکل سکتی ہوں) آپ نے فرمایا
نہیں اس کو اندر آنے کی اجازت دے وہ تیرا چچا ہوا تیرے ہاتھ
کو مٹی لگے عروہ نے کہا حضرت عائشہ اسی حدیث کی رو سے یہ
کہتی تھیں کہ جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت
سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

۱۰۸۹- حَدَّثَنَا الْأُمُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا
الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ فَرَأَى صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ
خَبَرَهَا كَيْتِبَةً حَزِينَةً لِأَنَّهَا حَاضَتْ فَقَالَ
عَقْرِي حَلَقُوا لَعَنَةُ قُرَيْشٍ إِنَّكَ لِحَابِسَتُنَا
لَمْ تَلِ أَكُنْتَ أَقْضَيْتِ يَوْمَ التَّحْرِ
يَعْنِي الطَّرَاتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِي
إِذَا -

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے
کہا ہم سے حکم بن عقیبہ نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے
حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا (حجۃ الوداع) میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے (مدینہ کی طرف) کوچ کرنا چاہا (جب حج سے فراغت
ہوئی) تو خیمے کے دروازے پر ام المومنین صفیہ کو رنجیدہ اور
غمگین پایا کیونکہ ان کو حیض آگیا تھا آپ نے فرمایا عقری حلقے
یہ قریش کا محارہ ہے اب تو ہم کو روک رکھ گی پھر آپ نے
پوچھا تو نے دوسری تاریخ طواف الافاضہ یعنی طواف الزیارة کیا
تھا (جو فرض ہے) انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو کوچ کر۔

باب ۶۲۵ مَا جَاءَنِي زَعَمُوا

۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلُكَةَ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
أَبَا مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ يَدْنُ ابْنِ طَالِبٍ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ يَدْنُ ابْنِ طَالِبٍ يَقُولُ
ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ ثقفی نے بیان کیا انہوں نے امام
مالک سے انہوں نے ابوالنضر سے جو عمر بن عبد اللہ کے غلام
تھے انہوں نے ام ہانی سے سنا (جو حضرت علی کی بہن تھیں وہ
کہتی تھیں جس سال مکہ فتح ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس پاس
گئی میں نے دیکھا آپ غسل کر رہے ہیں اور حضرت فاطمہ آپ کی

۱۱- وہ طواف الوداع نہیں کر سکتی تھیں ۱۲- منہ ۱۳- غصے اور پیار میں ایسے الفاظ کہتے ہیں ۱۴- منہ ۱۵-
پھر کیا تم نے طواف الوداع کچھ ضرور نہیں ۱۶- منہ ۱۷- زعموا کہنا یعنی لوگوں نے مکروہ جانا ہے کیونکہ یہ لفظ اکثر ایسی جگہ بولا جاتا ہے جہاں کہنے والے
کو اپنی بات کی سچائی کا یقین نہ ہو عرب میں مثل ہے زعموا جھوٹ کی سواری ہے ۱۸- منہ

اَبْتَنَّهُ تَسْبُوتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ
هَذِهِ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ ابْنِ طَلِيبٍ
بَقَالَ مَرْحَبًا يَا مَرْهَانِي فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ
عُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِي رَكَعَاتٍ مُلْتَمِعًا فِي
ثَوْبٍ قَاحِدٍ اَنْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
زَعَمَ ابْنُ اُمِّیْ اَنَّهُ قَاتِلُ رَجُلٍ قَدْ اَجْرَتْهُ
ثَلَاثُ بَنٍ هَبِيرَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْتَا مَنْ اَجَرْتَ
يَا اُمُّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذَاكَ
صُحْبِي۔

صاحبزادی ایک کپڑے سے آڑ کیے ہوئے پس میں نے (پروے
کے پیچھے سے) آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا کون ہے میں نے کہا
میں ام ہانی ہوں آپ نے فرمایا مرحبا ام ہانی (یعنی تم اچھی آئیں) جب
عسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے کھڑے ہو کر ایک ہی کپڑا لپیٹے
ہوئے آٹھ رکعتیں (چاشت کی نماز کی) پڑھیں جب نماز سے فارغ
ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے (یعنی
حضرت) یہ کہتے ہیں (زعم کرتے ہیں) وہ ہبیرہ کے بیٹے فلاں شخص
کو مار ڈالیں گے جس کو میں نے پناہ دی ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ام ہانی جس کو تو نے پناہ دی ہم بھی اس کو پناہ
دیں گے (ہرگز نہیں مارنے کے) ام ہانی نے کہا یہ وقت چاشت
کا تھا۔

باب تجھ پر افسوس کہنا درست ہے۔

باب ۶۴۳ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ دَيْلِكَ

۱۰۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
هَمَّامٌ عَنْ ثَمَّةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى
رَجُلًا يَسُورُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا
قَالَ إِنَّمَا بَدَنَةٌ قَالَا ارْكَبْهَا قَالَا
إِنَّمَا بَدَنَةٌ قَالَا ارْكَبْهَا وَدَيْلِكَ

ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ہمام بن یحییٰ
نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا اونٹ ہانکے لیے جا رہا ہے (خود
پیدل چل رہا ہے) آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یہ
قربانی کا اونٹ ہے (جو حرم کو جا رہا ہے) آپ نے فرمایا سوار ہو جا
پھر کہنے لگا وہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا
تجھ پر افسوس۔

۱۰۹۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے
انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے
ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا

۱۔ تہ جبر باب یہیں سے نکلتا ہے کہ ام ہانی نے زعم ابنی کہا تو زعموا کہا جائز ہے ۱۲۷ھ اس کا نام حارث بن ہشام یا عبد اللہ بن ابی ریحہ یا زبیر
بن ابی امیہ تھا ۱۲۷ھ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲۷ھ۔

يَسْئَلُ بَدَنَهُ فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَذَلِكَ فِي الثَّانِيَةِ
أَوْ فِي الثَّالِثَةِ -

۱۰۹۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ
ثَابِتِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَابْنِ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ
كَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ اسْمُ دَيْقَالٍ لَهُ انْجَشَةُ
يَحْدُثُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَحَيْكَ يَا انْجَشَةُ رُوَيْدُكَ بِالْقَوَارِيرِ -

۱۰۹۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَانِي رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
ذَلِكَ تَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَن
كَانَ مِنْكُمْ مَا دَحَاًلًا مَحَالَةً فَلْيَقُلْ
أَحْسِبُ فَلَنَا وَاللَّهِ حَسْبِيهِ وَلَا
أَزِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ
يَعْلَمُ -

۱۰۹۵- حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
حَدَّثَنَا الْوَيْلِيُّ عَنِ الْوَلَدِيِّ عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِمْ ذَاتَ
يَوْمٍ قِيَمًا فَقَالَ ذُو الْخُوَيْرِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ

اونٹ بانگے لیے جارہا ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاوہ
کہنے لگا یا رسول اللہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا تجھ
پر افسوس دوسری یا تیسری بار میں یوں فرمایا -

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں
نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک سے دوسری سند
اور اس حدیث کو حماد نے ایوب سختیانی سے بھی انہوں نے قلابہ
سے انہوں نے انس سے روایت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ایک سفر میں تھے آپ کے ساتھ ایک غلام تھا کالا انجشہ نامی وہ
حد اگرا رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے تجھ پر افسوس
انجشہ شیشوں کو آہستہ لے چل -

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے
انہوں نے خالد سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے انہوں نے
اپنے والد سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک شخص نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے شخص کی تعریف کی آپ نے
فرمایا تجھ پر افسوس تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ ڈالی تین بار
یہی فرمایا اگر کوئی تم میں سے کسی کی خواہ مخواہ تعریف کرنا چاہے تو
یوں کہے میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں آگے اللہ تعالیٰ خوب
جانتا ہے میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی کو نیک نہیں کہہ سکتا یعنی
یوں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں بھی نیک ہے بلکہ

مجھ سے عبدالرحمن بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ولید
نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے انہوں نے زہری سے انہوں نے
ابو سلمہ اور ضماک سے ان دونوں نے ابو سعید خدری سے آپ نے
فرمایا ایک دن ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ کا مال تقسیم
کر رہے تھے اتنے میں ذوالخویرہ جو بنی تمیم قبیلے کا ایک شخص تھا

۱۱- عاتق نے کہا مجھ کو ان دونوں شخصوں کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲- کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کے علم کی خبر نہیں ۱۳-

يَا رَسُولَ اللَّهِ اَعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ مَنْ
يَعْدِلُ اِذَا اَلْفَا عَدِلُ فَقَالَ عُمَرُ اَشَدُّ
فِي فَلَاحِيَتِهِ عَنْهُ قَالَ لَا اِنَّ لَهُ اَمْعَابًا
يُخْفِي اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ مَلَأَتْهُمْ
وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَتَرَقُّونَ مِنَ
الدِّينِ كَسَدُ الدِّينِ السَّهْوُ مِنَ التَّوْبَةِ يُنْظَرُ
اِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ لَمْ يُنْظَرُ
اِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ لَمْ
يُنْظَرُ اِلَى نَضِيْبِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ
شَيْءٌ لَمْ يُنْظَرُ اِلَى قَدْزِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ
شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثُ وَالْذَّمُّ يَخْرُجُونَ
عَلَى حَيْنٍ فَرَقَةٍ مِنَ النَّاسِ اِيْتَهُمْ
رَجُلٌ لِحْدَايَ يَدِيهِ مِثْلُ شَذِي
السَّرَاةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدْرُدُ
قَالَ أَبُو سَعِيدٍ اَشْهَدُ لِمَعْتَمِدٍ
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَشْهَدُ اَنِّي كُنْتُ مَعَهُ عَلَى
حَيْنٍ قَاتَلَهُمْ قَاتِلُ الْيَمْسِ فِي الْقَتْلِ
فَأَتَى بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا کہنے لگا یا رسول اللہ انصاف کیجئے آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس
اگر میں (اللہ کا رسول ہو کر) انصاف نہ کروں گا تو پھر (دنیا میں) کون
انصاف کرے گا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ (یہ منافق معلوم
ہوتا ہے) اجازت دیجئے اس کی گردن اڑا دیتا ہوں آپ نے فرمایا
نہیں اس کے کچھ جڑوا لے (میری امت میں) پیدا ہوں گے
(خارجی مردود) تم ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز ناجیز جانو گے اور
ان کے روزے کے سامنے اپنے روزے حقیر سمجھو گے (لیکن ان سب
باتوں پر ایسی عبادت پر دین سے ایسے باہر ہو جائیں گے جیسے شکار
کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے اس کی سپکان کو دیکھو تو
اس میں کچھ نشان نہیں ملتا (نہ خون ہی نہ گوشت) پھر پیٹھ کو
دیکھو تو اس میں بھی کچھ نہیں پھر کٹھی کو دیکھو تو اس میں بھی کچھ نہیں
پھر کو دیکھو تو حال ہے وہ تو لید خون سب کو چھوڑ کر زن سے
نکل گیا یہ لوگ اس وقت پیدا ہوں گے جب لوگوں میں بھڑ پڑ
جائے گی (ایک خلیفہ پرتفق نہ ہوں گے) ان کی نشانی یہ ہے ان میں
(سرشکر) ایک ایسا آدمی ہو گا جس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح
یا گوشت کے ٹوٹے کی طرح نفل متصل بل رہا ہو گا ابو سعید خدری
کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنی تھی اور جب میں حضرت علیؓ کے ساتھ ہو کر ان لوگوں
سے (نہروان میں) لڑا تھا تو لاشوں میں اس شخص کی تلاش کی گئی
پھر دیکھا تو اس کا وہی حال ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا
نقا (اس کا ایک ہاتھ پستان کی طرح تھا)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت اور تقویٰ اور نہ کچھ کام نہیں آتا نہ خدا کی بارگاہ میں اس کی وجہ سے آدمی مقبول ہو سکتا ہے جب تک اللہ اور اس کے رسول اور
اہل بیت سے محبت نہ رکھے محبت ہی تو وہ چیز ہے جو حق تعالیٰ سے عبادت پر آدمی کو ولایت کے درجہ پر پہنچا دیتی ہے محبت ہی میں وہ سب کچھ ہوتا ہے جو لانا فضل اور جان
ماحب فرماتے ہیں اللہ اور رسول پر جان قربان کرنا چاہیے بس یہی ولایت ہے یہی رسول من قداست جان من بد جملہ فرزندان دنان و مان : یہ محبت صرف
دوسرے کرنے سے یا زبان سے کہہ دینے سے یا مولود کی مجلسیں کرانے سے یا قصائد تعریف پڑھوانے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر
عمل کرنے سے اور ہر بات میں آپ کی سنت اور روش پر چلنے سے گردنیا کے تمام لوگ اور عزیز اور اقربا بدست آشتا نیز اسرار جانیں پیرا باقی حاشیہ جلد ۵

۱۰۹۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ عَدْنَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكْتُ قَالَ وَيْحَكَ قَالَ وَتَعَتُّ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ أَعْتَشَ رَقَبَةً قَالَ مَا أَجِدُهَا قَالَ فَصَلِّمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ فَاطْعَمِ سِتِينَ مَسْكِينًا قَالَ مَا أَجِدُ فَا تِي بِعَرَقٍ فَقَالَ خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْلَى غَيْرَ أَهْلِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طَنْبِي الْمَدِينَةِ أَخْرَجَ مِنِّي فَصَلِّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَيْبَاهُ قَالَ خُذْهُ تَابَعًا يُؤْنِسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَبِكَ -

ہم سے ابو الحسن محمد بن میقات نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہ ہم کو اوزاعی نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہ سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ میں تباہ ہو گیا آپ نے فرمایا ارے تجھ پر افسوس (کہ تو کیا حال ہے) وہ کہنے لگا میں رمضان میں (دن کو روزے میں) اپنی حوروں پر چڑھ بیٹھا آپ نے فرمایا ایک بردہ آزاد کر دے کہنے لگا اتنا مقدور نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتا روزے رکھ لے کہنے لگا اب بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کہنے لگا اس کا بھی مقدور نہیں ہے اس کے بعد ایسا ہوا آنحضرت کے پاس کھجور کا ایک تنقید آیا آپ نے فرمایا لے لے یہ لے جا دوں فقیروں کو بانٹ دے وہ کہنے لگا یا رسول اللہ کیا اپنے گھروالوں کو نہ دوں اور فقیروں کو بانٹوں خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ کے دونوں طنابوں (یعنی دونوں سروں دونوں کناروں) میں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں یوں کہ آپ ہنسے کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں آپ نے فرمایا یا تو ہے لے لے اوزاعی کے ساتھ اس حدیث کو یونس نے بھی زہری سے روایت کیا اور عبد الرحمن بن خالد نے زہری سے اس حدیث میں بمائے ویک کے دیک روایت کیا ہے (معنی ایک ہی ہے)

بقیہ صفحہ سابقہ۔ سے سب الگ ہو جائیں گائیں دیں بڑا مہلا کہیں مگر حدیث ثریف نہ چھوٹے ہر وقت حدیث کا دور مہرے سفر ہو یا حفر صبح ہو یا شام حدیث کا مطالعہ حدیث پر چلنے کا شوق حدیث کی کتاب سے محبت حدیث پر چلنے والوں سے الفت حدیث کو شائع کرنے والوں سے عشق بس یہی شیوہ رہے زندگی حدیث پر مروت حدیث پر ہر وقت نفل میں حدیث ہی تمہارے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے قابل ہو یہی فرق کی تغیر اور میچ بخاری کا ترجمہ ہمارے پاس ہے جو قیامت کے دن تیرے سامنے لائیں گے تو رحیم و کریم ہے قبول کرنے والا ہے ۱۲ منہ (حواشی صفحہ ۱۲) ایک ہینے کے روزے تو نہ ہر دو مہینے برابر مسلسل کیسے روزے رکھ سکوں گا ۱۲ منہ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ اس کو امام طحاوی نے وصل کیا ۱۲ منہ سلمہ بن صخر یا سلمان بن صخر ۱۲ منہ۔

۱۰۹۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ وَالْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شَهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ الْبَلْبَحِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهَجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ دَرَاعٍ أَوْ حَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْدًا

۱۰۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَاتِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ سَمْعَتٍ أَبِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ قَالَ شُعْبَةُ شَكَّ هُوَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كَفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَقَالَ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ

۱۰۹۹- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ أَبَا دِيَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ فَقَالَتْهُ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتُ لَهَا قَالُ مَا

ہم سے سلیمان ابن عبد الرحمن نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الولید نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے انہوں نے عطاء بن یزید لیشی سے انہوں نے ابو سعید خدری سے ایک گنوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے لگا اس کی نیت ہجرت کی تھی آپ نے فرمایا تھجہ پرافسوس ہجرت (کو کیا سمجھا ہے) بہت مشکل ہے اسے تیرے پاس اونٹ ہیں اس نے کہا جی ہاں آپ نے پوچھا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے بولاجی ہاں آپ نے فرمایا بس سارے ملکوں کے پرے (سات سمندر پار) عمل کرتا رہ (دینی فرائض ادا کرتا رہ) اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرنے کا۔

ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے واقد بن محمد بن زید سے کہا میں نے والد سے سنا وہ ابن عمر سے روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے لوگو تم پرافسوس شعبہ نے کہا ان لوگوں نے (یعنی واقد وغیرہ نے) شک کی ہے کہ آنحضرت نے ویلکم کا لفظ فرمایا یا ویحکم کا کہیں ایسا نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر بن جاؤ اور نصر نے شعبہ سے (اسی سند سے) ویحکم بدون شک کے نقل کیا ہے اور عمر بن محمد نے اپنے والد سے ویلکم یا ویحکم بلہ

ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے جبکہ والوں میں ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ تو فرمائیے قیامت کب قائم ہوگی آپ نے فرمایا ارے تجھ پر افسوس تو نے قیامت کے لیے کیا سامان تیار کر رکھا ہے کہنے لگا

۱۱ اس کا امام بخاری نے منازعی میں وصل کیا ۱۲ اس کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا ذوالخویرہ یا فی جس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا ۱۲ اس کا۔

أَعَدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
تَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ فَقُلْنَا وَ
نَحْنُ كَذَلِكَ قَالَ لَعَلَّكُمْ فَعِيْلًا يَوْمَئِذٍ
فَنَحْشُدِيْدًا فَمَرَعَلًا ثُمَّ لَبِغِيْرَةً وَكَانَ
مِنْ أَقْدَانِي فَقَالَ إِنْ أُخِّرَ هَذَا أَفَلَنْ يُذْرِكَ
اَللَّهُمَّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَاحْتَضَرَهُ
شُعْبَةُ عَنْ تَسَادُّه سَمِعْتُ أَنَسًا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ -

باب ۶۴۶ - عَلَامَةُ حُبِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
يَقُولُ تَعَالَى إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي
يُحِبُّكُمْ اللَّهُ -
۱۱۰۰ - حَدَّثَنَا يَشْرُبْنُ خَالِدٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ
أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمَرْءُ مَعَ
مَنْ أَحَبَّ -
۱۱۰۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

میں نے تو کوئی سامان تیار نہیں کیا صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ
اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا بس تو
اپنی کے ساتھ (قیامت میں) ہوگا جن سے محبت رکھتا ہے یہ سن کر
دوسرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا بھی یہی حال ہونا
ہے آپ نے فرمایا بیشک صحابہ کہتے ہیں اس دن ہم کو ایسی خوشی
ہوئی بیکر خوشی اتنے میں مغیرہ کا ایک غلام نکلا جو میرے ہم سن تھا
(یعنی بچہ) آپ نے فرمایا اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اس کو بڑھا پا آنے سے
پہلے قیامت قائم ہو جائے گی شعبہ نے اس حدیث کو مختصر طور پر
قائد سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا انہوں
نے آنحضرت مسلم سے۔

باب اللہ کی محبت کس کو کہتے ہیں:
اللہ تعالیٰ نے (سورہ ال عمران میں) فرمایا اے پیغمبر کہ دو اگر تم اللہ
سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت رکھے گا۔
ہم سے بشیر بن خالد نے بیان کیا کہ ہم سے محمد بن جعفر نے
انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابو داؤد سے
انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے آپ نے فرمایا آدمی (قیامت میں) اس کے ساتھ رہے
گا جس سے محبت رکھتا ہو۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہ ہم سے جریر بن عبد الحمید

۱۔ ابھی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ خدا اور رسول کی محبت اصل اصول ہے اس حدیث سے اس کی تصدیق ہوتی ہے آپ نے ان خارجیوں کو جو مائیں انہماک دہا
الیل بٹے مابذرا ہر تھے دوزخ فرمایا اور اس بیچارے کو گوارہ کہ بہشتی قرار دیا جب یہ کہ خارجیوں کو اللہ اور رسول سے محبت نہ تھی حضرت علیؑ نے جو خلیفہ برحق اور
مہربان رسول خدا تھے متاثر کرتے تھے مسلمان کو ذری ذری سی بات پر کافر بنا کر ان کو قتل کرتے تھے اس لیے ان کی کبادت اور پرہیزگاری کچھ کام نہیں آئی سنہ
۲۔ یعنی تم لوگ سب دنیا سے گوارہ دار گے موت بھی ایک قیامت ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے سن مات نقد قیامت قیامت باقی قیامت کہے یعنی آسمان زمین
کا چھٹنا فنا ہونا اس کا وقت تو بجز خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا یہاں تک کہ پیغمبر صاحب بھی نہیں جانتے تھے ۱۲ سنہ ۳۔ معلوم ہوا محبت خدا اور رسول ہی
اتباع شریعت ہے ۱۲ سنہ ۴۔ تم بھی جس سے محبت رکھو گے قیامت میں اس کے ساتھ رہو گے ۱۲ سنہ ۵۔ اب کیا ہے بیڑا پار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت کی وجہ سے نجات ملنے کا یقین ہے ۱۲ سنہ ۶۔ وضاحت ۱۲ سنہ

جَدِيزُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَاتِلٍ قَالَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ تَوْعْمًا وَلَهُ يَلْحَقُ
بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ جَدِيزُ بْنُ حَزْرِمٍ
وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَدَمِيرَةَ أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي ذَاتِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ذَاتِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى
قَالَ قَيْسُ بْنُ يَسْبِقٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَنَا يَلْحَقُ بِهِمْ
قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ أَبُو
مُعَاوِيَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ.

۱۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي عَنِ
شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ
أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ

نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو ذائل سے کہ عبد اللہ بن مسعود
کہتے تھے ایک شخص (ابو ذریا ابو موسیٰ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ اس شخص کے باب میں کیا فرماتے
ہیں جس کو کچھ لوگوں سے محبت ہو لیکن ان کے سوا اعمال نہ کر سکے آپ
نے فرمایا آدمی (قیامت کے دن) اس کے ساتھ رہے گا جس سے
محبت رکھے (گو اس کے برابر نیک اعمال نہ کر سکے) جریر بن عبد الحمید
کے ساتھ اس حدیث کو جریر ابن حازم اور سلیمان بن قمر اور
ابو عوانہ نے بھی اعمش سے انہوں نے ابو ذائل سے انہوں نے
عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کیا۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں
نے اعمش سے انہوں نے ابو ذائل سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے
انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کبھی ایسا ہوتا
ہے ایک آدمی لوگوں سے کچھ محبت تو رکھتا ہے مگر ان کے سے نیک
اعمال نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ رہے گا جس سے
محبت رکھے سفیان کے ساتھ اس حدیث کو ابو معاویہ اور محمد بن
عبید نے بھی روایت کیا ہے

ہم سے عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے والد (عثمان مروزی) نے
انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سالم بن
ابی الجعد سے انہوں نے انس بن مالک سے ایک شخص نے آنحضرت

۱۔ یا اللہ ہم امام حسن علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں ہم کو ان کے ساتھ رکھے امین یا رب العالمین ۱۲۰ھ میں جریر بن حازم کی روایت کو ابو نعیم نے کتاب الجہنم
میں اور سلیمان بن قمر نے روایت کو امام مسلم نے اور ابو عوانہ کی روایت کو ابو یوسف نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ۱۲۰ھ میں امام ابو نعیم نے اس حدیث یعنی للرجل من احب
کے سب طریقوں کو کتاب الجہنم میں جمع کیا تو ہمیں صحابہ کے قریب اس کے راوی تھے سہمان اللہ یہ حدیث بڑی خوش خبری کی حدیث ہے ان لوگوں کے
کے لیے جو اللہ اور رسول کے اہل بیت اور صحابہ اور اولیاء اللہ سے محبت رکھتے ہیں ۱۲۰ھ میں ان دونوں کی روایت کو امام مسلم نے ذکر کیا ۱۲۰ھ میں ذوالحجہ
بیانی تھا جس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا ۱۲۰ھ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَعَدُّتُ لَهَا
قَالَ مَا أَعَدُّتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ صَلَوةٍ
وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ
أَحَبَبْتَ

باب ۶۴۲ قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اخْشَا

حَدَّثَنَا أَبُو أُولَیْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ زُرَّيْرٍ
سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ
عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا بَيْنَ صَائِدٍ تَدْخُلُ لَكَ خَيْبَتَا فَنَاهُو
قَالَ الدُّخْرُ قَالَ اخْشَا

۱۱۰۲ - حَدَّثَنَا أَبُو أُلَیْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قَبْلَ بْنِ صَيْغٍ
حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَّانِ فِي أَطْعَمِي مَعَاةٍ
وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيْغٍ دِيَوْمَيْنِ الْحُلُمُ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى
ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ
ثُمَّ تَشَهُدَا فِي رَسُولِ اللَّهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے پوچھا یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی آپ
نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے ایسا کیا سامان کیا ہے وہ بولائیں
تو کچھ سامان نہیں کیا ہے نہ میرے پاس بہت نمازیں ہیں نہ بہت
روزے نہ بہت صدقے اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول
سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا (بس یہی کافی ہے) تو اسی کے ساتھ
رہے جس سے محبت رکھے یہ

باب کسی کو یہ کہنا چل دور ہو۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زہری نے
کہا میں نے ابو رجاء سے سنا کہا میں نے ابن عباس سے وہ کہتے تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا اچھا میں نے تیرے
لیے ایک بات دل میں بٹھائی ہے بتلا تو وہ کیا بات ہے وہ کہنے
لگا دُخ ہے آپ نے فرمایا چل دور ہو

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے خبر دی
انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبد اللہ نے ان کو عبد اللہ بن
عمر نے کہ حضرت عمر ادومنی اصحاب کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ ابن صیاد کے پاس تشریف لے گئے (جس کے دجال ہونے کا)
آنحضرت کو گمان تھا دیکھا تو وہ لڑکوں کے ساتھ بنی منالہ کے مکانوں
میں کھیل رہا ہے ان دنوں ابن صیاد جو ان کے قریب تھا اس کو کھیل
میں انگریزی نہ ہوئی بیاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ
اس کی پیٹھ پر مارا پھر فرمانے لگے تُو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں
اللہ کا رسول ہوں ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا میں یہ

۱۱۰۳ - جس کا اشتہار کر رہا ہے پوچھتا ہے کب آئے گی ۱۲ منہ ۱۱۰۳ بڑی محبت اللہ اور رسول کی یہ ہے کہ دین کی مدد کرے جو لوگ دین اسلام پر اعتراض کریں
ان کو جواب دے دین کی کتابیں پھیلائے دین کے مدرسے جاری کرے دین کے دعوے مقرر کرے جو سکون کا دورہ کرتے پھریں اور اسلام کی دعوت کرتے ہیں
پھر اور عورتوں کو دین کی باتیں تعلیم کرنے کا بندوبست کرے ۱۲ منہ ۱۱۰۴ آپ نے یہ آیت بٹھائی یوم تاتے السماء بدمان میں ۱۲ منہ ۱۱۰۵ پورا دُخان کا
لفظ بھی نہیں بتلایا گیا ۱۲ منہ ۱۱۰۶ یہ قصہ ادھر گزر چکا ہے ۱۲ منہ۔

أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْمُسْلِمِينَ ثَعْلَقَ ابْنُ صَيَّادٍ
أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَزَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَعْلَقَ ابْنُ صَيَّادٍ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا بَنِي
صَادِقٍ وَكَاذِبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْزَقُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَيْثًا
قَالَ هُوَ الْدِّخْرُ قَالَ اخْشَا فَنَنْتَعِدُ وَنَقْدَرُ
قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذُنِي فِي فِيهِ أَهْوَبُ
عَنْقُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تَسْلُطْ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ
فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ سَأَلَهُ فَمَا مَعَتْ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ بَنِي كَعْبٍ
الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَئِذٍ الْخَلَّ الَّذِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَحَتَّى
إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَبَّلُ
بِحُذْرٍ الْخَلَّ وَهُوَ يَحْتَلِلُ أَنْ يَلْمَعَ مِزَابُ صَيَّادٍ
شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى
فِئَاثِهِ فِي قَوَيْفَةٍ لَهُ فِيهَا هَرَمَةٌ أَوْ هَرَمَةٌ
فَدَاثَتْ أُمَّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هُوَ يَتَقَبَّلُ بِحُذْرٍ الْخَلَّ فَقَالَتْ لَابْنِ صَيَّادٍ أُمِّي صَدِّقْ

گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھ لوگوں کے پیغمبر ہیں اس کے بعد ابن
صیاد نے آپ سے پوچھا کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں
اللہ کا رسول ہوں آپ نے اس کو ڈکھیل دیا اور فرمایا میں اللہ اور
اس کے سب رسولوں پر ایمان لایا پھر آپ نے اس سے پوچھا تبلا
تجھ کو کیا دکھلائی دیتا ہے کہنے لگا میرے پاس سچے اور جھوٹے دونوں
آتے ہیں آپ نے فرمایا پھر تو تیرا کام سب گول مول ہو گیا اب تمیز
کیسے ہو گی کوئی بات جھوٹ ہے کون سی سچ (پھر آپ نے فرمایا اچھا
میں نے تیرے (بتانے کے) لیے ایک بات دل میں ٹھان لی ہے
بھلا بتا تو وہ کہنے لگا درخ ہے آپ نے فرمایا چل دو رہو بس تیرا
اتنا ہی حوصلہ ہے اس سے بڑھ کہاں سکتا ہے حضرت عمرؓ نے عرض
کیا یا رسول اللہ اجازت دیجئے میں اس کی گردن اٹا دوں آپ نے
فرمایا (نہیں) اگر یہ (کہنت) دجال ہے تب تو تو اس کو مار ہی نہ سگے
گا اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کے مارنے میں فائدہ ہی کیا ہوگا۔
سالم نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے سنا اس واقعہ کے بعد ایک
بار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کو ساتھ لے کر اس باغ
کے قصد سے چلے جہاں پر ابن صیاد رہا کرتا تھا جب باغ میں پہنچے
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ٹہنیوں میں چھپنا شروع کیا
آپ کا مطلب یہ تھا کہ ابن صیاد آپ کو نہ دیکھے اور آپ اس کی
باتیں سن لیں اس وقت ابن صیاد اپنے بچھونے پر ایک چادر اوڑھے
پڑا گن گن کر رہا تھا لیکن ہوا یہ کہ اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھ لیا آپ ٹہنیوں کی آڑ میں چھپ رہے تھے اور
ابن صیاد کو خبر کر دی ارے صاف ارے صاف یہ ابن صیاد کا مانتھا

۱۔ آپ نے ایسا گول کر جواب دیا کہ ابن صیاد کی بات کا نہ اقرار کیا نہ انکار اس میں یہ حکمت تھی کہ وہ خفا نہ ہو جائے اور جو باتیں اس سے پوچھیں
وہ تبلا تا رہے ۱۲ منہ ۱۵ چلن س کم جہاں پاک لوگ دجال سے بے فکر ہو جائیں ۱۲ منہ ۱۵ شاید آئندہ مسلمان ہو جائے اور ایسی کفر کی باتوں
سے توبہ کرے ۱۲ منہ

وَهُوَ اسْمُهُ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهُ ابْنُ صَيْتَادٍ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ
تَرَكْتُهُ بَيْنَ قَالٍ سَالِمٍ قَالِ عَبْدُ اللَّهِ قَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ
فَاتَّبَعْنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ
الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي أَنْذَرُكُمْوهُ مَا مِنْ شَيْءٍ
إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرْتُكُمْوهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نَوْمُ قَوْمِهِ
وَلَيْكِنِّي سَأَوْتُكُمْ بِهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ
نَبِيٌّ يَقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ عَوْرَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ
لَيْسَ بِأَعْوَرَ

باب ۱۲۴ قول الرجل مرحبا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مَرْحَبًا بِابْنَتِي
وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ جَلَسَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ
۱۱۰۵ - حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْقِيَّاسِ عَزَّابِي جُمَرَةُ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ وَقَدْ عَبْدُ الْقَيْسِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرْحَبًا
بِابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ خُذَّابِي وَلَا
نَدَامِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَأَلْتُ مَنْ

دیگر یہ محمد آن پہنچے یہ سنتے ہی وہ خاموش ہو رہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس کی ماں چپ رہتی تو ابن صیاد کی باتوں سے
کچھ اس کا حال معلوم ہوتا سالم نے کہا عبداللہ بن عمر کہتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی جیسے
چاہئے پھر دجال کا ذکر کیا فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور
ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے بیان تک کہ نوح
پیغمبر نے بھی (جن کو ہزاروں برس گزر چکے) مگر میں تم کو دجال کی ایسی
نشانی بتلاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی امت کو نہیں بتلائی وہ کیا ہے
دجال (مردود) کا نابوگا اس پر خدائی کا دعویٰ کرے گا خدا تعالیٰ کا نا
نہیں ہے (وہ ہر عیب سے پاک ہے) یہ

باب مرجبا کہنا

اور حضرت عائشہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت
فاطمہ زہرا کے لیے فرمایا (جب وہ تشریف لائیں) مرجبا میری بیٹی اور
ام ہانی کہتی ہیں میں (فتح مکہ کے دن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئی تو آپ نے فرمایا مرجبا ام ہانی یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔

ہم سے عمران بن میمون نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث
نے کہا ہم سے ابوالقیاس (یزید بن حمید) نے انہوں نے ابو حمزہ (نضر
بن عمران) سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا جب عبدالقیس
قبیلہ کے قاصداً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ نے فرمایا
مرجبا ان لوگوں کو جو آن پہنچے نہ وہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ
(خوشی سے مسلمان ہو گئے ورنہ مارے جاتے شرمندہ ہوتے) وہ کہنے

۱۔ امام بخاری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں غلات الکلب یعنی میں نے کتے کو دھکادیا اسی سے ہے قرآن سورہ اعراف میں (قرۃ خاسئین) یعنی نذر جتنا
ہر ۱۲ منہ ۱۲ یہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے جب کوئی ان کے گھر میں آتا ہے تو کہتے ہیں مرجبا ہا دسہلا یعنی تم اچھی کشاہہ جگہ میں آئے مطلب
یہ ہے کہ آئیے تشریف لائیے یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی ۱۲ منہ ۱۲ اس کو خود امام بخاری نے علامات النبوة میں وصل کیا۔ ۱۳ منہ

رَبِّعَةً وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَضْرُ
وَأَنَا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ
الْحَرَامِ نُسُوتًا يَأْتِي نَصْلُ تَدْخُلُ بِهِ
الْجَنَّةَ وَنَدْعُو بِهِ مَنْ قَدَرْنَا فَقَالَ
أَرَبُّعٌ وَأَمْرٌ بَعْ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ
آتُوا الزَّكَاةَ وَصُومُوا رَمَضَانَ وَ
أَعْطُوا خُمْسَ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَلَا تَشْرَبُوا
فِيهِ الشَّوْبَاءَ وَالْحَنْتَلَةَ وَالْتَقْيِرَ
وَالْمَزْقِيَّةَ -

باب ۶۵۱ مَا يَدْعِي النَّاسُ

بِأَبَائِهِمْ

۱۱۰۶ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَارِيعِ بْنِ أَبِي عُمَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ الْعَادَرَ يُرْفَعُ لَهُ إِسْوَاءُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ يَقَالُ هَذِهِ حَذْرَةُ فُلَانٍ
بْنِ فُلَانٍ -

۱۱۰۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ
مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِنَّ الْعَادَرَ يُنْصَبُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَيْقَالُ هَذِهِ حَذْرَةُ فُلَانٍ بْنِ فُلَانٍ

باب ۶۵۲ لَا يَقُولُ حَبْلَتَ نَفْسِي

گے یا رسول اللہ ہم ربیعہ تیلیے کی ایک شاخ ہیں اور ہمارے اور آپ
کے بیچ میں (کھنت) مفرکے کا فرجائل ہیں تو ہم آپ تک صرف ماہ
حرام میں آسکتے ہیں (جس میں لوٹ گھسٹ نہیں ہوتی) ہم کو ایسی ایک
جھی ہوئی بات بتلا دیجئے جس پر ہم عمل کر کے بہشت حاصل کریں
اور جو لوگ ہمارے ملک میں ہیں ان کو بھی اس کی دعوت دیں
آپ نے فرمایا چار چار باتیں میں بتلاتا ہوں (چار کرنے کی چار
دکرنے کی) نماز پڑھو زکوٰۃ دیا کرو رمضان کے روزے رکھا کرو
کافروں سے جو لوٹ ملے اس کا پانچواں حصہ (میرے پاس) داخل کر دیا
اور کمہ کی تو نبی سبز لاکھی مرتبان کلوڑی کے کیدے برتن اندر مال لگے
ہوئے برتن میں کچھ نہ پیا کرو

باب لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر (قیامت
کے دن) بلایا جانا -

ہم سے مسدود نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے
انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے
ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے
فرمایا دغا باز کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا اٹھایا جائے
گا یہ فلاں شخص فلاں کے بیٹے کی دغا بازی کا نشان ہے (سب
لوگ اس کو دیکھ لو)

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ ثعلبی نے بیان کیا (انہوں نے
امام مالک سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن
عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دغا باز کے لیے
قیامت کے دن ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور پکار دیا جائے
گا یہ فلاں شخص کی جو فلاں کا بیٹا تھا اس کی دغا بازی کا نشان ہے
باب آدمی کو یوں نہ کہنا چاہیے میرا نفس پلید ہو گیا

لے ان کے ملک سے جو کہہ کر آنا چاہتا ہے ۱۱۰۸ حدیث ابو ہریرہؓ کی بارز چل ہے ۱۱۰۹ کیونکہ پلید برا لفظ ہے جو کافروں سے خاص ہے مسلمان پلید نہیں ہو سکتا ۱۱۱۰

۱۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُمَيْنُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبَثْتُ لَفْسِي وَلَا كُنَّ يَتَقَلُّ لَفْسِي لَفْسِي - ۱۱۰۹

۱۱۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبَثْتُ لَفْسِي وَلَا كُنَّ يَتَقَلُّ لَفْسِي لَفْسِي تَابَعَهُ عَقِيلٌ -

بَابُ لَا تُسَبِّحُوا الدَّهْرَ

۱۱۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

الْكَثِيبُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ لَا تَسُبُّوا أَدَمَ الدَّهْرَ فَإِنَّ الدَّهْرَ بِيَدِي

۱۱۱۱۔ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا أَدَمَ الدَّهْرَ فَإِنَّ الدَّهْرَ بِيَدِي وَلَا تَقُولُوا

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا نفس پلید ہو گیا یوں کہے میرا نفس خراب یا پریشان ہو گیا۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا نفس پلید ہو گیا بلکہ یوں کہے میرا دل خراب یا پریشان ہو گیا یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقبیل نے بھی ابن شہابؓ سے روایت کیا ہے

باب زمانہ کو برا کہنا منع ہے یہ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابو سلمہ نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی زمانہ کو برا کہتا ہے اور زمانہ کا مالک تو میں ہوں رات اور دن سب میرے ہاتھ میں ہیں۔

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اعلیٰ نے کہا ہم سے معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو گرم نہ کرو اور نہ یوں کہو ہائے زمانہ کی خرابی کیونکہ زمانہ

۱۔ اس کو برائی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲۔ کیونکہ زمانہ خود کچھ نہیں کر سکتا جو کچھ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے تو زمانہ کو برا کہنا گویا اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے اکثر لوگوں کی عادت ہے جھٹ کہ بیٹھے ہیں کو برا زمانہ ہے ۱۲ منہ ۳۔ عرب لوگ اس کو گرم اس لیے کہتے کہ شراب پینے سے سہادت اور بزرگی پیدا ہوتی ہے ۱۲ منہ۔

خَبِيَّةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ۔

باب ۶۵۳۔ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَلْكُمْ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ وَقَدْ قَالَ إِنَّمَا الْفُلُوسُ الَّذِينَ يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقَوْلِهِ إِنَّمَا الصُّوعَةُ الَّتِي يَبْلُغُ نَفْسُهُ عِنْدَ الْغَضَبِ كَقَوْلِهِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللَّهُ فَرَمَضُ بِإِتِّهَادِ الْمَلِكِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا ذَكُلُوا نَزِيَّةً انْتَدَوْهَا۔

۱۱۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ لَكُمْ إِنَّمَا أَلْكُمْ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ

باب ۶۵۴۔ قَوْلُ الرَّجُلِ فِدَاكَ

إِنِّي وَأُحْيِي فِيهِ الرُّبَيْدُ۔

۱۱۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ ابْنِ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدِمُ أَحَدًا غَيْرَ سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَسْرِمُ

تو اللہ کے اختیار میں ہے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں فرمانا:

کرم تو مسلمان کا دل ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے بخل وہ ہے جو قیامت کے دن بخل ہو گا یا کشتی زن پہلوان وہ ہے جو غصہ میں اپنے تئیں تھامے رہے۔ یا خدا کے سوا اور کوئی بادشاہ نہیں ہے یعنی اور سب کی حکومتیں فنا ہونے والی ہیں اخیر میں اسی کی بادشاہت رہ جائے گی۔ یا جو داس کے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام میں (سورہ سبا میں) یوں فرمایا بادشاہ لوگ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو (لوٹ کھسوٹ) کر خراب کر دیتے ہیں۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے بیان کیا انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ انکو کر کرم کہتے ہیں۔ کرم تو مسلمان کا قلب (دل) ہے۔

باب یوں کہنا میرے ماں باپ تم پر قربان اس باب میں زہری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے عبد اللہ بن شداد سے انہوں نے حضرت علی سے انہوں نے کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ نے سعد بن ابی وقاص کے سوا کسی کے لیے یوں فرمایا ہو میرے ماں باپ تجھ پر قربان البتہ سعد بن ابی وقاص سے

۱۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کے دل کے سوا اور کسی چیز کو شہادت نہ کرے کہ کرم نہ کرنا چاہیے ۲۔ اس کو امام ترمذی نے وصل کیا ۱۲۷ھ یہ حدیث ابو ہریرہ سے اور پر موصلاً نہ کرے ہر جگہ ہے ۱۲۷ھ ان حدیثوں کو لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ ان کا کھڑا کرنا عربی میں بھڑکے لیے آتا ہے جیسے ماہر آلہ توجیب یہ فرمایا انما اکرم قلب المؤمن تو اس کا مطلب یہ ہر اکرم قلب المؤمن کے سوا اور چیزوں کو کرم نہ کرنا درست نہیں ۱۲۷ھ تو یہاں ضرور ہے کہ بادشاہ سے معنی مجازی مراد ہو کہ حقیقی بادشاہ تو فرمایا کہ سوا خدا کے کوئی نہیں ہے ۱۲۷ھ کہ آنحضرت نے جب خندق میں ان سے فرمایا تم پر میرے ماں باپ صریح یہ حدیث اور پر موصلاً نہ کرے ۱۲۷ھ

فَإِذَا كُنَّا فِي الْبَارِئِ أَتَىٰ الْأَمْرَ
أَحَدٌ -

باب ۶۵۵ تَوَلَّى الرَّجُلُ جَعَلَنِي
اللَّهُ فِدَاكَ

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَيْنَاكَ يَا بَابِئِنَّا وَأُمَّهَاتِنَا -

۱۱۴۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا
بُشَيْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي حَقٍّ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ أَبُو طَلْحَةَ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرَدَّنَا عَلَى الْحَبْلِ
فَلَمَّا كَانُوا بَعْضَ الطَّرِيقِ عَثَرَتْ الشَّاةُ فَصَرَغَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْءَةُ دَلَّتْ أَبَا طَلْحَةَ
قَالَ أَحْسِبُ أَتَمَعْتُ مِنْ بَعِيرِهِ فَأَوْزَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ
فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلَكِنْ
عَلَيْكَ يَا لَمْرُؤُجٍ فَأَتَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى رِجْلِهِ
فَقَصَدَ قَصْدًا هَامًا فَأَتَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَ الْمَرْءَةُ
فَشَدَّ لَهَا عَلَى رِجْلِهَا فَدَرَكَا نَسْرًا وَحَتَّى إِذَا
كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّوْنَ تَأْتِيُوْنَ
عَابِدُونَ لِرَبِّتِنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا
حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ -

باب ۶۵۶ أَحَبَّ أَسْمَاءُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

میں سمجھتا ہوں آپ نے احد کے دن یوں فرمایا تیرا گناہ تجھ پر میرے
ماں باپ قربان -

باب یوں کہنا اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ پر سے تصدق
کرے -

اور ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہم نے اپنے ماں
باپ کو آپ پر سے تصدق کیا ہے -

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے بشر بن مفضل
نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے انہوں نے انس بن مالک سے
وہ اور ابو طلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (خیبر سے
لوٹے) آرہے تھے آپ کے ساتھ ایک اونٹنی پر حضرت صفیہؓ سوار
تھیں ایک جگہ رستے میں اونٹنی نے بٹھو کر کھائی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اور حضرت صفیہؓ دونوں نیچے آرہے ابو طلحہ نے پر
حال دیکھ کر فررأ اپنے تئیں اونٹ سے گرا دیا (جلدی میں اتر گئے
کی بھی بہت نالی) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آٹے کہنے
لگے اللہ مجھ کو آپ پر سے قربان کرے آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں
لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں مگر عورت کو دیکھو اس سے
پوچھیں ابو طلحہ کڑا منہ پر ڈال کر حضرت صفیہؓ پاس گئے اور اپنا کپڑا ان پر
ڈال دیا پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور ابو طلحہ نے آپ کے لیے پالان مضبوط
باندھا دونوں سوار ہورہے اور چلے جب مدینہ کے قریب پہنچے
یا یوں کہا مدینہ دکھائی دینے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں تو بہ کرنے والے اپنے مالک کو پوچھنے
والے اس کی تعریف کرنے والے یہی کلمہ برابر کہتے رہے یہاں
تک کہ مدینہ میں پہنچے -

باب اللہ تعالیٰ کو کون سے نام بہت پسند ہیں

وَقَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ يَا بَنِيَّ

۱۱۱۵- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْقَضَائِ أَخْبَرَنَا

ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَكِّدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ

قَالَ وَلِدِ لِرَجُلٍ مَنَا عَلَامٌ فَسَمَاهُ الْقَاسِمَ

فَقُلْنَا لَا تَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَلِمَةً فَلَعَبَرُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِ ابْنُكَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ

بَابُ ۲۵ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ سَمُوا يَا سَمِي وَلَا تَكُنُوا يَكْنِيئِي-

قَالَهُ أَتْسُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ-

۱۱۱۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ

حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَابِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

وَلِدِ لِرَجُلٍ مَنَا عَلَامٌ فَسَمَاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا

لَا تَكْنِيئِهِ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُوا يَا سَمِي وَلَا تَكُنُوا

يَكْنِيئِي-

۱۱۱۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سَعْدُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سَمْعَانَ

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور کسی کو یوں کہنا بیایا

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان بن عیینہ نے

خبر دی کہ ہم سے محمد بن منکدر نے بیان کیا انہوں نے جابر سے

انہوں نے کہا ہم لوگوں میں ایک شخص کا رکھنا پیدا ہوا اس نے اس کا

نام قاسم رکھا ہم لوگ اس سے کہنے لگے ہم تجھ کو ابو القاسم نہیں پکارے

کے (کیونکہ ابو القاسم آنحضرت کی کنیت تھی) اس نے جا کر آنحضرت کو

خبر کی آپ نے فرمایا اپنے رکے کا نام عبدالرحمن رکھتے

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میرے نام

پر نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو

یہ انس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

روایت کیا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے خالد نے کہا ہم سے

حصین نے انہوں نے سالم سے انہوں نے جابر سے انہوں نے

کہا ہم میں ایک شخص کے رکھنا پیدا ہوا اس نے رکے کا نام قاسم رکھا

(تاکہ لوگ اس کو ابو القاسم پکاریں) لیکن ہم نے اس سے کہا ہم تو

تجھ کو ابو القاسم نہیں پکارنے کے جب تک آنحضرت سے پوچھ نہ

لیں گے پھر آپ نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن

عییینہ نے انہوں نے ابو بختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین

سے کہا میں نے ابو ہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم

۱۱۱۸- میں پیارے گودہ بیٹہ ہر ۱۲۷ھ اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲۸ھ معلوم ہوا یہ نام اللہ کو پسند ہے جب تو آپ نے اس کے رکے کا نام ہم

رکھا مگر حدیث سے یہ نہیں ملتا کہ یہ سب ناموں میں اللہ کو بہت پسند ہے جو باب کا مطلب تھا اور یہ معنوں میں ایک حدیث میں وارد ہے کہ اوصاف اللہ

الی اللہ عبد اللہ عبد الرحمن ۱۲۷ھ اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ ممانعت آپ کی حیات تک تھی کیونکہ اس وقت ابو القاسم کنیت رکھنے سے آپ کو تکلیف

ہوتی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے پکارا یا ابو القاسم آپ نے اس طرف نہ کیا تو اس نے کہا میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا اس وقت آپ نے

یہ حدیث فرمائی بعضوں نے کہا یہ ممانعت اس وقت ہے جب کسی کا نام محمد ہو تو وہ ابو القاسم کنیت نہ رکھے ۱۲۷ھ یہ روایت حرمولہ کتاب

البیور میں ذکر کی ہے ۱۲۷ھ۔

سَمَوَاتٍ سَمِيٍّ وَلَا تَكُنْتُمْ بِكُنْيَتِي -

۱۱۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبْدِرِ قَالَ سَمِعْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلِدَ رَجُلٍ مِمَّنْ عَلِمُوا
قِسْمَهُمْ أَنْفُسَهُمْ فَكَانُوا لَا تَكْنِيكَ بِأَيِّ الْقَبَائِمِ
وَلَا تَنْعَمُ عَلَيْنَا كَأَنِّي السَّبِيحُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَكَ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ -

باب ۶۵۸ اسیر الحزن

۱۱۱۹ - حَدَّثَنَا الْمُحَقِّقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ
ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَاهُ جَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَسْمُكَ
قَالَ حَزْنٌ قَالَ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ لَا أُغَيِّرُ
اسْمًا سَكَتَيْتُهُ أَيْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ
فَمَا زِلْتُ أَلْحُذُّ وَتَبْتُ رَيْبًا
بَعْدُ -

۱۱۲۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحُمُودٌ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
يَهْلَنُ أ -

باب ۶۵۹ تَجَرُّبُ الْإِسْلَامِ فِي الْحَسَنِاتِ
۱۱۲۱ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا

نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو۔

ہم سے عبد اللہ بن محمد سند ہی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان
نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جابر بن
عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا ہم لوگوں میں ایک شخص کا ذکر کیا
پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم نے کہا تم تو تیری کنیت ابوالقاسم
نہیں رکھنے کے نہ تیری آنکھ (اس کنیت سے پکار کر) ٹھنڈی کرنے
کے آخر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے یہ حال عرض
کیا آپ نے فرمایا تو اپنے لڑکے کا نام عبد الرحمن رکھو۔

باب حزن نام رکھنا

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق
نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید
بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے کہ ان کے باپ حزن آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ کہنے لگے
حزن آپ نے فرمایا انہیں تو سہل ہے بلکہ انہوں نے کہا میں تو اپنا
وہ نام نہیں بدلتا جو میرے باپ نے رکھا ہے سعید بن مسیب کہتے ہیں
اس کا اثر یہ ہوا کہ ہمارے خاندان میں جب سے لے کر اب تک
سنٹی اور مصیبت ہی رہی۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی اور محمود بن غیلان نے بیان
کیا دونوں نے کہا ہم سے عبد الرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں
نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب نے انہوں نے اپنے باپا انہوں
نے دادا سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

باب برانام بدل کر اچھا نام رکھ دینا۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو یوسف

۱۱۲۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا

۱۱۲۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا

أَبُو عَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ
قَالَ أُنِيَ بِالْمُنْذِرِينَ أَيْ أَسِيدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ وَكَدَّ فَوْضَعُهُ عَلَى نَحْيِهِ وَكَأَبُو
أَسِيدٍ جَالِسٌ فَلَمَّا نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ
بَيْنَ يَدَيْهِ قَامَ أَبُو أَسِيدٍ بِأَبْنِهِ فَاعْتَمَلَ مِنْ نَحْوِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أَسِيدٍ قُلْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ قُلْتُ قَالَ لَا
فَلَكِنْ أَسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاكَ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ

۱۱۲۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ إِسْهَاقٍ
عَنْ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ مَعَهَا
بَرَّةٌ فَقِيلَ تَنَزَّلِي نَفْسَهَا فَسَمَّاَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ

۱۱۲۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا
هَشَامُ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي
عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ مِنْ غُثَيَّةَ قَالَ جَلَسْتُ
إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزَنًا
قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا
اسْمُكَ قَالَ أَنَسِيُّ حَزَنٍ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ
قَالَ مَا أَنَا بِمَعْبُورٍ إِنَّمَا اسْتَأْنَيْتُهُ أُنِيَ قَالَ ابْنُ
الْمُسَيَّبِ فَمَا زِلْتُ فِينَا الْخَزُونَةَ بَعْدُ

نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل سے انہوں نے کہا جب منذر
بن ابی اسید پیدا ہوئے تو ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
لائے آپ نے اپنی ران پر بٹھلایا اس وقت ابو اسید ران کے ولاد
بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام میں مشغول
ہو گئے ابو اسید نے اشارہ کیا لوگ منذر کو آپ کی ران پر سے اٹھا
گئے جب آپ کو فراغت ہوئی تو پوچھا ہائیں بچہ کہاں گیا ابو اسید
نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے اس کو گھر بھیج دیا آپ نے پوچھا اس
کا نام کیا رکھا ابو اسید نے نام بیان کیا آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام
منذر ہے پھر اسی دن یہی نام رکھا گیا۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن جعفر نے خبر
دی انہوں نے شجرہ سے انہوں نے عطارد بن ابی میمون سے انہوں نے
ابو رافع سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ زینب بنت ابی سلمہ کا پہلے
برہ رکھا گیا تھا (یعنی نیک اور صالح) لوگوں نے واہ (اپنے منہ میاں مٹھا)
اپنی آپ تعریف کر رہی ہے آخر آنحضرت نے ان کا نام زینب رکھ دیا یہ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام بن یوسف
نے خبر دی ان سے ابن جریر نے بیان کیا کہ مجھ کو عبد الحمید بن جبیر بن
شعبہ نے خبر دی انہوں نے کہا میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا تھا
انہوں نے یہ حدیث بیان کی کہ ان کے دادا حزن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آئے آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے انہوں نے کہا حزن آپ نے فرمایا
نہیں تو سہل ہے وہ کہنے لگے میں تو اپنے باپ کا نام رکھا ہوا بدلتے والا
نہیں سعید نے کہا اس کے بعد سے اب تک ہمارے خاندان میں سختی
اور مصیبت ہی رہی ہے

۱۔ بے لوگوں نے کہا کہ یہ زینب بنت حشام ام المومنین کا نام رکھا گیا تھا۔ امام بخاری نے ادب مفرد میں کالہ جویریہ کا بھی پہلے نام برہ رکھا تھا آپ نے
بدل کر جویریہ رکھ دیا ۱۲۔ سہل سے اس کی جوان کے دادا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا نام قبول نہیں کیا معلوم نہیں حزن کا کیا خیال تھا اگر ہمارے
تو باپ دادا نے ایک نام رکھا ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرا نام رکھیں تو ہم باپ دادا کے نام کا نام تک نہیں سب باپ دادا آنحضرت پر تصدیق ہیں (باقی پرغور آئے)

بَابُ مَا سَمِعَ يَأْتِيهِمْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ

وَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي أَبْنَهُ -

۱۲۴۱ حَدَّثَنَا أَبُو نُسَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْلَمُ بْنُ قُلْتُبُيْنٍ أَبِي
أَوْفَى رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَصْعِيدُ أَذْوَاقِي أَنْ
يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَبِيٌّ عَاشَ أَبْنَهُ وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ
بَعْدَهُ -

۱۲۴۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْإِمَامَ
قَالَ لَنَا مَا تَرَاهُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَأَلَ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يَصْعِدْ فِي الْجَنَّةِ -

۱۲۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو مُرْجَانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ الْأَرْطَخِيِّ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعُوا يَا سَمْعِيُّ
وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّا أَنَا قَاسِمٌ قَسِيمٌ بَيْنَكُمْ
وَرَدَّاهُ أَنَسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب جو شخص پیغمبروں کے نام رکھے

انس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت
ابراہیم کو بوسہ دیا ہے

ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نیر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن
بشر نے کہا ہم سے اسمعیل بن ابی خالد بجلی نے میں نے عبد اللہ بن ابی الہی
سے کہا تم نے ابراہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کو دیکھا تھا
انہوں نے کہا ہاں وہ چھٹین میں گزر گئے (دودھ پینے میں) اور اگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہو تا کہ کوئی اور پیغمبر ہو تو آپ کے
صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ کے بعد تو دوسرا کوئی پیغمبر ہونے والا
تھا ہی نہیں ہے

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں
نے عدی بن ثابت سے کہا میں نے براد بن عازب سے سنا وہ کہتے تھے
جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے
گزر گئے تو آپ نے فرمایا ان کو بہشت میں ایک انا دودھ پلا رہی ہے -
ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں
نے حصین بن عبد الرحمن سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے
ہابیر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم میں
(میری زندگی میں دوسرا نہیں ہو سکتا) میں (اللہ کا مال) تم کو تقسیم کرتا ہوں
اس حدیث کو انس نے بھی آنحضرت سے روایت کیا ہے -

۱۲ بقیہ صفحہ سابقہ) باب دادانے کیا ہی کیا ہی تاکہ ہم کو خدا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہماری دین اور دنیا دونوں درست کیے ہم کو
عذاب دائمی سے بچایا اس لیے آپ کا احسان باب دادوں سے کہیں زیادہ ہے ۱۲ حواشی صفحہ ۱۲۱ لے تو آنحضرت نے اپنے صاحبزادے
کا نام ابراہیم رکھا جو پیغمبروں کا نام تھا ۱۲ منہ ۱۲ لے یہ حدیث کتاب الجائزہ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۱۲ لے اس لیے آپ کے صاحبزادے نہیں جینے لے یہ
روایت کتاب الیمین میں موصول گزر چکی ہے ۱۲ منہ

۱۱۲۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُوا بِأَسْمَى وَلَا تَكُنُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ لَرَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ لَرَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمَثُلُ صَوْرَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعِدًّا فَلْيَتَوَّأ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ-

۱۱۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ وَلِدَنِي غُلَامٌ فَاتَّيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَخَنَكُهُ يَتِمُّهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبُرْكَهْ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ دَكَانَ الْكَبَرِ وَلَدُوا لِي مُوسَى-

۱۱۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَلَاةٍ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ أُنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

باب ۶۶۱ تسمية الوليد

۱۱۳۰- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دَكَّيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَهَاشِمَ بْنَ هَاشِمٍ وَحَيَّاشَ بْنَ أَبِي

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے ابو حصین نے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو اور جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے اس نے (صحیح) مجھ ہی کو دیکھا (یعنی جب میرے حلیہ پر دیکھے) اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اور جو شخص قصداً مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہ ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید بن عبد اللہ سے انہوں نے البردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آیا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی اور اس کے لیے برکت کی دعا کی پھر مجھ کو دے دیا وہی لڑکا ابو موسیٰ کی بڑی اولاد تھا۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہ ہم سے زائدہ نے کہا ہم سے زیاد بن علاقہ نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ سے سنا وہ کہتے تھے جس دن حضرت ابراہیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا اسی دن (اتفاق سے) سورج گہن بھی ہوا اس کو ابو بکرہ نے بھی آنحضرت سے روایت کیا ہے۔

باب ۶۶۲ بچہ کا نام ولید رکھنا۔

ہم سے ابو نعیم فضل بن وکین نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع سے سر اٹھا یا تو یوں دعا کی یا اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہاشم اور عیاش بن ابی ربیعہ اور دوسرے ناتوان مسلمانوں کو جو مکہ میں ہیں

۱- یہ روایت ابوالکرم بن مومنانی نے ۱۲۸۷ھ میں

وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِمَكَّةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ دَعَاكَ
عَلَى مُضَارِّهِمْ لِيَجْعَلَهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسَنِي
يُوسُفَ ۝

باب ۶۶۲ مِنْ دَعَا صَاحِبِهِ نَقَصَ
مِنْ اسْمِهِ حَرْفًا

وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
۱۱۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو الثَّيْمَانِ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ
قُلْ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحِمَتُ اللَّهِ تَالِئِدْهُ يَوْمَ يُرَى مَا لَا تَرَى
۱۱۳۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ كَانَتْ أُمُّ سَلِيمٍ فِي الثَّقَلِ وَاجْتَنَتْ غَلَامًا
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ بِهِمْ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَجِشُ رُدِّدْكَ
سَوْفَكَ بِالْقَوْلِ رُبِّ-

باب ۶۶۳ الْكُفَّةُ لِلصَّبِيِّ وَتَبَلُّ
أَنْ يُؤَلَّدَ لِلرَّجُلِ-

۱۱۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ عَنْ أَبِي الثَّيْمَانِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ فِي أَخْرِ

کافروں کی قید سے چھڑا دے یا اللہ مضر کے کافروں کو سخت پکڑ لیا اللہ
ان پر ایسے قحط بھیج جیسے حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں قحط ہوئے
تھے۔

باب اگر کسی کے نام میں سے کچھ حرف کم کر کے اس
کو پکارے۔

ابو سلمہ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کو ابو ہریرہؓ کے پکارا حالانکہ ان کا نام ابو ہریرہؓ تھا۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں
نے زہری سے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا کہ حضرت
عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا عائشہؓ جبریل
علیہ السلام تجھ کو سلام کرتے ہیں۔ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ
حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرتؐ ان چیزوں کو دیکھتے تھے جن کو ہم
نہیں دیکھتے تھے۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے وہیب نے کہا
ہم سے ایوب نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں
نے کہا ام سلمہؓ بھی عورتوں میں بھنبیں (جو اونٹوں پر سوار جا رہی تھیں) اور
انجشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ان اونٹوں کو ہانک رہا تھا آپ
نے فرمایا انجش (انجشہ کا انجش کر دیا) ذرا اس طرح (آہستگی سے) لے
چل جیسے شیشوں کو لے جاتا ہے۔

باب بچہ کی کنیت رکھنا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوارث نے انہوں
نے ابو القباح سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو میانہ سب لوگوں سے بہتر تھے میرا ایک بھائی تھا

۱۱ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الاطعمہ میں وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳ تو عائشہؓ کو آپ نے عائشہؓ کر دیا اخیر میں سے تائید تائید نکال ڈالی ۱۴ منہ

يُنْكِرُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ فُطِيمَةً
كَانَ إِذَا جَاءَهُ قَالَ يَا أَبَاعُمَيْرٍ مَا فَعَلَ التَّغْلِي
تَغْلِي كَانَ يُلْعَبُ بِهِ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَ
هُوَ فِي بَيْتِنَا نِيَابًا مُرِيًا لِبَسَاةِ الدُّنْيَى تَحْتَهُ
فِي كُنُسٍ وَبَيْتُهُمْ ثُمَّ يَقُومُ وَتَقُومُ خَلْفَهُ
فَيُصَلِّي بِنَا -

بَابُ التَّكْبِي يَأْتِي تَرَابَ رَأْسِ
كَانَتْ لَهُ كُنْيَةُ أُخْرَى

۱۱۳۴ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا
سُلَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ إِنِّي كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءَ عَلِيٍّ إِلَيْهِ لَا تَبُورُ أَبَ وَانْ
كَانَ لِيَقْرَأُ أَنْ يَذْهَبَ بِهَا وَمَا سَمَاهُ أَبُو تَرَابٍ إِلَّا الْبَيْتُ عَلَى
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ يَوْمًا فَاطِمَةُ فَخَرَجَتْ فَاصْطَبَحَ
إِلَى الْجِدَارِ الَّذِي يُسَبِّحُ فِي جَانِبِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَّبِعُهُ فَقَالَ هُوَ مُصْطَبِحٌ لِلْجِدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تَرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُو التَّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ لِحُجْرَتِي يَا أَبَا تَرَابٍ

بَابُ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۱۱۳۵ - حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ
حَدَّثَنَا أَبُو تَرَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْفَى الْأَسْمَاءُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسْمَى مِلْكُ الْأَمَلَاءِ
۱۱۳۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

(کم سن) ابو عمیر (میں سے ترجمہ باب نکلتا ہے) میں سمجھتا ہوں اس کا
دودھ چھٹ چکا تھا جب وہ آتا تو آپ پر چھتے کہ ابو عمیر تمہاری بغیر تو بخیر ہے
نیز ایک پڑیا تھی جس سے ابو عمیر کھیل کر تاکھی ایسا ہوتا نماز کا وقت آجاتا
اور آنحضرت ہمارے گھر میں ہوتے تو جس درریے پر بیٹھے ہوتے اسی کو چھڑا
کر ذرا پانی چھڑکا کر اس پر نماز پڑھ لیتے آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو
ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے آپ ہم کو نماز پڑھاتے۔

باب ابو تراب کنیت رکھنا دوسری کنیت ہوتے
ساتے۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہ ہم سے سلیمان نے کہا مجھ
سے ابو حازم نے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا حضرت علی
کو اپنے سب ناموں میں ابو تراب بہت پسند تھا جو کوئی ان کو اس نام سے
پکارتا تو خوش ہوتے ان کا یہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے رکھا
تھا ہوا یہ تھا کہ ایک روز حضرت علی حضرت فاطمہ پر غصے ہو کر مسجد کی دیوار
پاس جا کر لیٹ رہے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
آپ ان کو دھونڈ رہے تھے کسی نے کہا وہ یہاں مسجد میں دیوار پاس
لیٹے ہوئے ہیں ان کی پیٹھ میں سب مٹی بھر گئی تھی آنحضرت ان کی پیٹھ
سے مٹی پونچھنے اور فرمانے لگے ابو تراب اٹھ۔

یاب اللہ کو جو نام بہت ناپسند ہیں۔

ہم سے ابو ایمان نے بیان کیا کہ ہم سے شعیب نے کہا ہم سے
ابو الزناد نے انہوں نے اسرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن ذیل
سے ذیل نام اس شخص کا ہوگا جس کو شہنشاہ کہا جائے یہ
ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان

۱۔ کہ کو شہنشاہ پر دروگر رہے نہ شہنشاہ نہیں ہو سکتے افسوس ہے ہمارے زمانہ میں اگر بڑا دروس اور جرمن اور چین اور جاپان کے بادشاہ
شہنشاہ کہلاتے ہیں ان کو حق تعالیٰ سے شرمنا چاہیے اور یہ لقب موقوف کر دینا چاہیے۔ ۱۲ منہ

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ قَالَ أَخْتَمَ اسْمُهُ عِنْدَ اللَّهِ وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ أَخْتَمَ الْأَسْمَاءُ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسْمَى بِمِثْلِ الْأَمْلَاءِ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ غَيْرُهُ تَفْسِيرُهُ شَاهَانُ شَاهَا

باب ۶۶۶ كُنْيَةُ الْمُشْرِكِ

وَقَالَ مِسْوَرٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ -

۱۱۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَثِيمٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ الْأَسَمَةِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حمارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكَّتْهُ وَأَسَامَةُ وَرَأَاهُ يَعُودُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَيْتِ حَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ قَبْلَ دَفْعِهِ بِدُرِّ نَارٍ أَحْتَى مَرَأَةً يَمُجِّلِينَ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَنْ سَلُولٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَاخَانٍ الْمَجْلِسَ أَخْلَاطَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْأَوَّانَ وَالْهُوْدُوفِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا عَشِيَتْ الْمَجْلِسَ عَجَّاجَةُ الدَّائِيَةِ حَمْرُ ابْنِ أَبِي الْغَدِيرِ دَائِيَةً وَقَالَ لَا تَقْعَبُوا عَلَيْنَا

بن عیینہ نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ سے و آنحضرت سے روایت کرتے ہیں سب سے بڑا نام کبھی سفیان نے یوں کہا سب ناموں میں بڑا اللہ کے نزدیک اس شخص کا نام ہے جس کو شہنشاہ کہیں حدیث میں ملک الاملاک ہے سفیان اس کے معنی شاہان شاہ کیے ہیں۔

باب مشرک کی کنیت کا بیان:

اور مسور بن مخرمہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ابوطالب کا بیٹا ہے۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان کو اسامہ بن زید نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک فک کی چادر پڑی تھی اور میں آپ کے پیچھے اسی گدھے پر بیٹھا آپ سعد بن عبادہ کی عبادت کرنے بنی حارث میں خزر ج کے محلہ کی طرف چلے یہ واقعہ بدر سے پہلے کا ہے خیر دونوں اس گدھے پر سوار چلے رستے میں ایک مجلس دیکھی اس میں عبداللہ بن ابی ابن سلول بھی تھا اس وقت تک وہ ظاہر ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا اس مجلس میں سب قسم کے لوگ جمع تھے مسلمان مشرک بت پرست یہودی مسلمان میں عبداللہ بن رواحہ تھے جب گدھے کے پاؤں کا غبار مجلس تک پہنچا تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانک لی اور کہنے لگا اچھی ہم پر گردنار آؤ

۱۱ جب حضرت علیؑ نے البرجل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا ۱۲ منہ ۱۵ میری بیٹی کو طلاق دے دے یہ حدیث ادھر موصول ہو کر چکی ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث سے یہ ثابت کیا کہ مشرک شخص کو کنیت سے یاد کر سکتے ہیں کیونکہ آنحضرت نے ابوطالب کا بیٹا کہا ابوطالب کنیت تھی اور وہ مشرک رہ کر مرے

فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ
ثُمَّ وَقَعَتْ فَذَلِكَ فَدَعَاهُمُ إِلَى اللَّهِ وَكَرَّ
عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْ
سُلُوكُ أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنَّا لَقَوْلِ إِنْ
كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْخِرُنَا بِهِ فِي حُجَاتِنَا فَتَنْ جَاءَكَ
فَأَقْصَصَ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رُوْلَةَ بَلَى يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا عَشَنَّا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحِبُ
ذَلِكَ فَاسْتَبَدَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ
حَتَّى كَانُوا يَتَفَاوَرُونَ فَلَمْ يَنْزِلْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُهُمْ
حَتَّى سَكَنُوا ثُمَّ كَسَبَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَأْبَتَهُ نَسَارَ
حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ سَعْدُ
أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حَبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ أَبِي قَالٍ كَذَا وَكَذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ
أَيْ رَسُولُ اللَّهِ يَا بَنِي آدَمَ وَأَضْفَعُ قَوْلَكَ
أَتُكَلِّمُكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَنَا اللَّهُ بِالْحَقِّ الَّذِي
أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَقَدْ أَضَلَّكَ أَهْلُ هَذَا الْبَيْتِ
حَتَّى أَنْ يُتَوَجَّهَ وَيُعَصِّبُوهُ بِالْوَصَايَةِ فَكَلَّمَ
رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَخْطَاكَ شَوْقُ ذَلِكَ
فَذَلِكَ فَعَلْتَ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَفْقَهُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس والوں کو سلام کیا اور وہاں ٹھہر کر رہے
سے اترے ان کو اللہ کی طرف بلایا (دین اسلام کی دعوت دی) ان کو
قرآن پڑھ کر سنایا عبد اللہ بن ابی کہنے لگا بھلے آدمی جو کلام تم نے پڑھا
اس سے بہتر کلام نہیں ہو سکتا اگر یہ حق ہے جب بھی ہماری مجلسوں میں
آن کر کم کو نہ ستایا کرو اپنے ٹھکانے پر جاؤ وہاں جو کوئی تمہارے
پاس آئے اس کو یہ قصے سناؤ عبد اللہ بن رواحہ کہنے لگے۔ نہیں
یا رسول اللہ ہماری مجلسوں میں تشریف لا کر ضرور ہم کو سنایا کیجئے کیونکہ
ہم یہ کلام پسند کرتے ہیں۔ اس پر مسلمانوں اور مشرکوں اور یہودیوں
میں گالی گلوچ ہوئے مکی قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھیں،
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو برابر دھیمہ کرتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش
ہوئے اس وقت آپ اپنے جانور پر سوار ہوئے اور وہاں سے چلے
سعد بن عبادہؓ پاس پہنچے آپ نے سعد سے فرمایا آج تم نے سنا ابو الحباب
نے کیا گفتگو کی یعنی عبد اللہ بن ابی نے اس نے ایسی ایسی باتیں کیں
سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ آپ پر صدقے اس
کا قصور معاف کر دیجئے درگزر فرمائیے قسم اس پر دروگاری جس نے
آپ پر کتاب اتاری اللہ تعالیٰ نے آپ کو سچا کلام دے کر یہاں بھیجا
جو آپ پر اتارا اور (آپ کے تشریف لانے سے پہلے) اس سبتی کے
لوگوں نے یہ پڑھرایا تھا کہ عبد اللہ بن ابی کے سر پر تاج رکھیں اور
اس کے سر پر سرداری کا پھٹیا بیٹھیں (اس کو اپنا رئیس بنائیں) لیکن
اللہ تعالیٰ نے آپ کو سچا کلام ختم کر یہاں بھیج دیا اور یہ تجویز موقوف
رہی اس سبب سے اس کو جلن پیدا ہوئی ہے اور جلن کی وجہ سے
اس نے یہ گفتگو کی جو آپ نے ملاحظہ فرمائی خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس کا قصور معاف کر دیا اور (جہاد کا حکم اتمہ نے سے پہلے)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مشرک اور اہل کتاب

سے ترجمہ باب میں ہے بختمہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کفایت بیان کی ابو الحباب عبد اللہ بن ابی کی کفایت تھی ۱۲۸

وَأَهْلُ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ وَيَضْحَكُونَ
عَلَىٰ الْآذَىٰ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ الْآيَةَ وَقَالَ وَكَذَّبُوا
مِنَ أَهْلِ الْكِتَابِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَلَّى فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ
حَتَّىٰ أُذِنَ لَهُ يَوْمَ ثَلَاثَةِ عَشَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِكْرِ فَقَتَلَ اللَّهُ بِهَا مَنْ قَتَلَ مِنْ
صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَعَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِيَّاهُ مِنْصُورِينَ
غَارِ مَيْمَنٍ مَعَهُمْ أَسَارَىٰ مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ
قُرَيْشٍ قَالَ بَنِي أَبِي بَنِي سُلَيْمٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ عَبْدَهُ الْأَوْثَانَ هَذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ إِلَيْهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَىٰ الْإِسْلَامِ
فَاسْكُمُوا

۱۱۳۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوَكُّلٍ عَنْ
عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَلْ نَفَعَتْ أَبَا طَالِبٍ يَسْمُئِي ذِنَابُهُ
كَانَ يَحْرُطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ
هُوَ فِي مَخْضَاجٍ مِّنْ تَارِكُوْنَا أَنَا لَكَ
فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ
بَابُ ۶۶۷ - الْعَارِضِ مِنْ دُوحَةٍ
عَنِ الْكَتَابِ -

لوگوں کے قصور معاف کر دیا کرتے اور ان کی ایذا دہی پر صبر کیا کرتے
کیونکہ اللہ کا اس وقت یہی حکم تھا اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران میں)
فرمایا تم اگلی کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت تکلیف کی باتیں سنو گے
اور (سورہ بقرہ میں) فرمایا بہت اہل کتاب یہ چاہتے ہیں تم کو ایمان لانے
کے بعد پھر کافر بنا دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہی آیتوں کے
موافق کافروں اور مشرکوں کے قصور معاف کر دیتے جیسے اللہ نے
حکم دیا تھا یہاں تک کہ آپ کوڑائی کی اجازت ہوئی پھر جب آپ
نے بدر کی جنگ کی اور اس جنگ میں قریش کے کئی عمائد اور سردار مار
گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ بفتح و
غیر فزی لوٹ کا مال لے کر لوٹے اور قریش کے کئی عمائد اور سرداروں
کو بھی قید کر کے لائے تو اس وقت عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھی
جو مشرک تھے یہ کہنے لگے اب ان کا کام جم گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے بیعت کی تو اس وقت انہوں نے سلام پر بیعت کی اور
(بظاہر) مسلمان ہو گئے (مگر دل میں نفاق رہا)۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عوانہ نے کہا
ہم سے عبد الملک نے انہوں نے عبد اللہ بن حارث بن نوفل سے انہوں
نے عباس بن عبد المطلب سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ابو طالب
کو بھی آپ سے کچھ فائدہ ہمایا نہیں کیونکہ وہ آپ کی حفاظت کیا
کرتے تھے آپ کے لیے مکہ کے مشرکوں پر غصے ہوتے تھے آپ
نے فرمایا ہاں (فائدہ کیوں نہیں ہوا) وہ دوزخ میں اس جگہ پر ہیں
جہاں ٹخنوں تک آگ ہے اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے پیچھے کے
طبقتے میں رہتے جہاں اور مشرک رہیں گے۔
باب تعریف کے طور پر بات کہتے ہیں جھوٹ سے
بچاؤ ہے۔

۱۱ اس کے اخیر میں یہ ہے کہ سنان کو اور دیگر لوگ کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم دے ۱۲ منہ سے تعریف کہتے ہیں گوں گوں بات کہتے کہ جس کے دہن سے (باقی برصغیر میں)

وَقَالَ اسْمُكَ سَمِعْتُ أَنَسَ مَاتَ ابْنُ لَاقِي طَلْحَةَ
فَقَالَ كَيْفَ الْغَلَامُ قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ هَذَا النَّفْسُ
وَأَجُوزًا أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاخَ وَظَنَّ
أَنَّهُ صَادِقَةٌ۔

۱۱۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُرَّةٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
ثَابِتٍ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَعَدَا
الْحَادِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ارْفُتْ يَا ابْنَجَشَةَ وَجِيكَ يَا لِقَارِيرَ۔

۱۱۴۰۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي
قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ غَلَامٌ مَرَّ
يَحْدُوهُمْ يَقُولُ لَهُ ابْنَجَشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا ابْنَجَشَةُ سَوِّدَكَ يَا لِقَارِيرَ
تَأَنَّ ابْنُ قَلَابَةَ يَعْنِي النَّسَاءَ۔

۱۱۴۱۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدَسٍ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ
لَهُ ابْنَجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصُّوْرِ فَقَالَ لَهُ

اور اسحاق نے کہا میں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے ابو طلحہ کا ایک
بیٹا (ابو عمیر) گزر گیا (ابو طلحہ جب گھوڑے تو) انہوں نے ام سلیم سے
پوچھا بچہ کیسا ہے ام سلیم نے کہا اب اس کو سکون ہے اور میں سمجھتی
ہوں وہ چین سے ہے ابو طلحہ اس کلام کا مطلب یہ سمجھے کہ ام سلیم بھی بچے
ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے
انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے
کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے اور حاد پڑھنے
والے نے حاد پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابْنَجَشَةَ شیشوں
کو آہستہ سے چل تجھ پر افسوس ہے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے
انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس اور ایوب سے انہوں نے
ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ کا ایک غلام ابْنَجَشَةَ نامی اونٹوں کو حاد
پڑھ کر (جلدی جلدی) ہانک رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اسے ابْنَجَشَةَ شیشوں کو آہستہ سے چل ابو قلابہ نے کہا آپ نے شیشوں
سے عورتوں کو مراد رکھا۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہ ہم کو حبان بن بلال
نے خبر دی کہ ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہ ہم سے انس بن مالک
نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حاد پڑھنے والا
غلام تھا اس کو ابْنَجَشَةَ کہتے تھے وہ خوش آواز تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بقیہ صفحہ سابقہ) ہو سکیں کہنے والا کچھ اور مطلب رکھے اور سننے والا کچھ اور سمجھے جیسے حضرت ابوبکر صدیق جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ پھٹاٹے ہوئے
دریہ کو جا رہے تھے رستے میں مشرک لوگ ملے پوچھا ابوبکر نے تمہارے کون ہے انہوں نے کہا رجل یدعی السبیل اس کا مطلب کا فر یہ سمجھے کہ کوئی رستہ
بتانے والا ہے اور ابوبکر صدیق نے یہ منہ مراد رکھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو دین کا سچا رستہ بتاتے ہیں تو جھوٹ بھی نہ ہوا اور مطلب کا مطلب
نکل آیا ۱۱۴۱ منہ (خواشی صفحہ ۱۱۴۱) یعنی اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے یہ روایت موصولہ جازن میں گزر چکی ہے ۱۱۴۱ منہ یعنی یہ کہ بچہ اب اچھا ہے اور ام سلیم
نے یہ منہ رکھے کہ بچہ مر گیا اس کو بیماری کی تکلیف سے نجات ملی یہ حدیث ادھر موصولہ گزر چکی ہے ۱۱۴۱ منہ تو شیشوں سے عورتوں کی
تشریح کی ۱۱۴۱ منہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوِيَ كَيْفَ يَأْتِيهِمْ
لَا تُكْسِرُ الْقُرْآنَ قَالَ تَنَادَوْا يُعْنِي صَعَفَتَا السَّمَاءِ
۱۱۴۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي تَنَادَوْا عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَرَسٌ فَزَكَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ
مَا أَيْنَا مِنْ بَعِيٍّ رَانَ وَجَدْنَاكَ لَبَحًا -
بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِبُعِيٍّ لَيْسَ
بِشَيْءٍ وَهُوَ يَتَوَكَّلُ أَنَّهُ لَيْسَ بِبُعِيٍّ -

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِقَعْبَرِ بْنِ لَعْدٍ بَانَ يَلْكُنْ بِرَأْسِهِ لَيْكُنْ -
۱۱۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا
عُثْمَانُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ
شَهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَوَ
يَقُولُ مَا لَكَ عَائِشَةُ سَأَلَ أَنَسُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ النَّاسِ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ
فَالْأَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا لَمْ يَخْدُثُوا أَعْيَانًا بِأَشْيٍ
يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَئِنْ لَكُمُ الْكَلِمَةُ مِنَ الْعَرَبِ يَخْطِفُهَا الْحَبَشِيُّ فَيَقْرَأُ مَا فِي ذَنْنِ وَلِيٍّ
فَرَأَى جَابِلَةَ تَخْلَعُ طَوْرَتَهَا الْفَرَسَ وَمَا لَهَا كَذَبَةٌ -
بَابُ دَفْعِ الْبَعْرِ إِلَى السَّمَاءِ

نے اس سے فرمایا! بخشہ آہستہ سے چل کہیں شیشوں کو توڑ نہ ڈالو قنادہ
نے کہا شیشوں سے نالواں عورتیں مراویں۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے
انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے قنادہ نے بیان کیا انہوں نے انس بن
مالک سے انہوں نے کہا مدینہ میں دشمن کے حملہ کرنے کا خوف ہوا (کچھ آواز
سنی گئی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے
فرمانے لگے ہم نے تو کوئی (ڈر کی) بات نہیں سنی اور یہ گھوڑا کیا ہی دیا۔
باب کوئی کہے یہ کوئی چیز نہیں اور اس کا مطلب یہ رکھے
یعنی سچ نہیں!

اور ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قنادوں
کے حتیٰ میں فرمایا کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں دیئے جاتے اور وہ بڑا گناہ ہے
ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن یزید نے خبر دی
کہ ہم کو ابن جریر نے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ کو یحییٰ بن عروہ نے خبر دی
انہوں نے عروہ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عائشہ نے کہا چند لوگوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں (بخاریوں) کو پوچھا آپ نے
فرمایا وہ کوئی چیز نہیں ہیں (یعنی ان کی باتیں سچی نہیں ہیں جھوٹی ہیں) لوگوں
نے کہا یا رسول اللہ تم تو کبھی کبھی دیکھتے ہیں ان کی کوئی بات سچ ہو جاتی
ہے آپ نے فرمایا یہ وہ سچی بات ہوتی ہے جو شیطان (جن) فرشتوں
سے سن کر اڑا لیتا ہے پھر اپنے دوست (کاہن) کے کان میں مرغی کی
طرح گھڑول کر کے ڈال دیتا ہے۔ یہ کاہن اس ایک سچ میں سو باتیں
جھوٹ ملا تے ہیں یہ

باب آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا:

۱۔ اور مدینہ کے باہر اکیلے جا کر سب دیکھ کر آئے ۱۲۷۵ دریا سے آپ نے اشارہ کیا اس کے بے مکان اور تیز چلنے کا ۱۲۷۵ اس کو امام بخاری نے
کتاب الطہارۃ میں ذکر کیا ۱۲۷۵ امام بخاری نے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے کو فرمایا بڑا نہیں تو سلب سے
میں نفی کیا اور یہی تصور باب ہے کہ نئے کو لبس شکی ۱۲۷۵ اور لوگوں سے بیان کرتے ہیں ۱۲۷۵

وَقَوْلِهِ تَعَالَى أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَىٰ إِلَّا إِلَهِ يُنْفَخُ
خُلُقَتْ وَإِلَىٰ سَمَآءٍ كَيْفَ رُفِعَتْ وَقَالَ الْيُوسُفُ
عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَسَهُ لَمَّا
السَّمَاءُ.

۱۱۴۴- حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عُثَيْلٍ عَنْ ابْنِ شُعَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي جَابِرُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا فُتِحَتْ الرَّحَى قُبِيتَا
أَنَا وَمَنْشَى مِمَّعْتُ صَوْتَا إِلَى السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ
بَصِيرَتِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الْأَيْمَنِيُّ جَاءَنِي
بِحِرَاءٍ فَأَعَدَّ عَلَيَّ كُرْسِيًّا بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ.

۱۱۴۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثَوْبَانُ عَنْ كُرَيْبٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَتَى فِي بَيْتِ مِمَّوْنَةَ
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا قُلُوبًا
كَأَنَّكَ تَلْتَلِي الْأَخْبَارَ وَبَعْضُهَا قَعْدٌ فَنَظَرَ
إِلَى السَّمَاءِ فَقَعَا إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَأَحْثَاثِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا يَتَى (الْأُولَى
الْأَوَّلَى).

بَابُ ۶- تَلْتَلِي الْعُودُ فِي الْمَاءِ وَالطَّيْنِ
۱۱۴۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ غاشیہ میں) فرمایا کیا اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے
اس کی خلقت کیسی ہے اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے وہ کیونکر بلند کیا
گیا ہے اور ایوب سختیانی نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی انہوں نے
حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ آسمان کی
طرف اٹھائی تھی

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد
نے انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا میں نے ابو
سلمہ بن عبد الرحمن سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو جابر بن عبد اللہ نے خبر دی
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (سوؤ
اقرار کی آیتیں اتر کر) پھر وحی (مدت تک) بند رہی اس کے بعد
میں ایک بار (رستے میں) جا رہا تھا میں نے آسمان سے آواز
سنی کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا
تھا آسمان زمین کے بیچ میں (معلق) ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن جعفر نے
خبر دی کہ مجھ کو شریک بن عبد اللہ بن ابی نمر نے انہوں نے کرب
سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ایک رات میں اپنی
خالد ام المؤمنین سمیرہ کے گھر رہ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں
تھے جب رات کا آخری ثلث حصہ رہ گیا یا لوں کہا کچھ حصہ رہ گیا تو
آپ (بچھونے پر) اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا
آیتیں (سورہ آل عمران کے آخری) ان فی خلق السموات والارض مبینا
شروع کہیں اخیر او الالباب تک پڑھیں۔

باب کی پھر پانی میں لکھ سی مارنا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے

کہ اس کا نام احمد نے وصل کیا ۱۲ اندر ۱۲ جبریل کو آسمان زمین کے بیچ میں معلق ایک تخت پر دیکھا ۱۲ اندر۔

عُمَانُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ عَنْ أَبِي
مُوسَى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي حَاطِطٍ مِنَ حِطَّانِ الدَّيْنِيَّةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَا يُصَوِّبُ بِهَا بَيْنَ الْمَاءِ
وَالطَّيْنِ لِحَاوِ رَجُلٍ يَسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ رَشِيدٌ بِالْجَنَّةِ فَذَاهِبْ
فَإِذَا الْوَكِيلُ فَفَتَحَتْ لَهُ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ
اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ أَنْتَ لَهُ
وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عَصَا فَفَتَحَتْ
لَهُ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ
رَجُلٌ آخَرُ وَكَانَ مُتَكِنًا نَجَسَ
فَقَالَ أَنْتَ وَبَشَّرَتْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى
بَلْوَى تَصِيْبُهُ أَوْ تَكُونُ ذَاهِبٌ
فَإِذَا عُشْبَانُ فَفَتَحَتْ لَهُ وَبَشَّرَتْهُ
بِالْجَنَّةِ فَخَابَرَتْهُ يَا لَوَيْ قَالَ قَالَ
اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ.

بَابُ الرَّجُلِ يَنْتَلِ الشَّيْءَ

بِيَدِهِ فِي الْأَرْضِ -

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو
عَدِيٍّ عَنْ سَعْدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَنُصْرَةَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ

انہوں نے عثمان بن غیاث سے کہا ہم سے ابو عثمان ہندی نے انہوں
نے ابو موسیٰ اشعری سے وہ مدینہ کے ایک باغ میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس تھے اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی
آپ اس کو پانی اور کچھ میں مار رہے تھے (باغ کا دروازہ بند کر
دیا گیا تھا) اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا دروازہ اس کے لیے کھول دے
اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں ابو بکر صدیق
میں نے دروازہ کھولا اور لاکھو اور بہشت کی خوشخبری دی اس کے
بعد ایک اور شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا ابو موسیٰ جا
دروازہ کھول اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں گیا کیا دیکھتا ہوں
حضرت عمر میں نے دروازہ کھولا ان کو بھی بہشت کی خوشخبری دی اس
کے بعد ایک اور شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو اس وقت آنحضرت ٹکیہ
لگائے بیٹھے تھے لیکن سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا ابو موسیٰ جا دروازہ
کھول اور اس کو بہشت کی خوشخبری دی اس مصیبت پر (جو دنیا میں) اس
کو پیش آئے گی یا ہوگی میں گیا دیکھا تو حضرت عثمانؓ میں نے دروازہ
کھولا اور ان کو بہشت کی خوشخبری دی اور جو آنحضرتؐ نے فرمایا تھا
انہوں نے کہا خیر اللہ مددگار ہے۔

باب زمین پر کسی چیز کو مارنا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے
انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اور منصور سے انہوں نے
سعد بن جبلیہ سے انہوں نے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے انہوں نے

۱۔ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا مجزہ ہے آپ نے جیسا فرمایا تھا وہی ہی ہوا حضرت عثمانؓ کو اخیر خلافت میں بڑی مصیبت
پیش آئی لیکن انہوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ ۱۵ کہ ایک مصیبت ان کو پیش آئے گی وہ بھی بیان کیا ۱۷ منہ۔

السُّلَيْمِيُّ عَنْ عَجَلِيٍّ رَضِيَ تَكَلَّ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ نَجْعَلُ يَنْكُتُ
الْأَرْضَ يُعَوِّدُ فَقَالَ لَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ
أَحْدَاكَ إِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ مَتَعَتِهِ مِنَ
الْجَنَّةِ وَالشَّارِ نَفَا لَوْ أَفْلَا تَذَكُّلُ
قَالَ أَصَلُّوا فَكُلُّ مُبَسَّرٌ فَمَا مِنْ
أَعْطَى وَآتَى الْآيَةَ -

بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ جَدُّ

التَّعَجُّبِ -

۱۱۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا هُنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ
أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا
أُنْزِلَ مِنَ الْخُدَّائِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفَلَوْنِ
مَنْ يُرَاقِبُ صَوَاحِبَ الْحَبْرِ يُرِيدُ بِهِ
الرَّوَاغَةَ حَقًّا يُصَلِّينَ رَبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا
عَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَقْتُ نِسَاءً قَالَ لَا قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ
حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک جنازے میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اس کو زمین
پر مار رہے تھے پھر آپ نے فرمایا دیکھو تم میں ہر ایک کا ٹھکانا تجرینو
چکا ہے یا بہشت میں یا دوزخ میں اس پر صحابہ نے عرض کیا پھر ہم
(اپنی تقدیر کے کچھ پر بھروسہ کیوں نہ کریں) عمل سے کیا فائدہ (آپ
نے فرمایا نہیں عمل کرو جو شخص جس ٹھکانے کے لیے پیدا کیا گیا ہے اس کو
وہی ہی توفیق دی جائے گی جیسے قرآن میں ہے (سودہ والیل میں)
فاما من اعطی والقی اخیر آیت نکلتے۔

باب تعجب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ
کہنا۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم سے شعیب نے خبر دی
انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے مہذب بنت حارث نے بیان کیا کہ
ام المؤمنین ام سلمہؓ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو تہجد کے
لیے) بیدار ہوئے فرمایا سبحان اللہ اللہ کی رحمت کے خزانے کتنے
(آج رات کو) اترے اور کتنے فساد اور فتنے دیکھوان مجبوروں والیوں
(بیبیوں) کو کون جگاتا ہے تاکہ نماز پڑھیں بہت عورتیں دنیا میں
پہنچے اور سچے ہیں پر آخرت میں تنگی بہوں گی اور ابن ثور نے ابن
عباسؓ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے نقل کیا ہے میں نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا آپ نے اپنی بیبیوں کو طلاق
میں دیا آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ اکبر
ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی

۱۱۴۹ - پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے ۱۲۷۵ یعنی ایک اعمال کو تہہ سے نیک اعمال سرزد ہوتے رہیں گے تو یہ سمجھنے کا موقع ہو گا کہ شاید اللہ
تعالیٰ نے ہماری قسمت میں بہشت لکھی ہے اگر ہم بڑے اعمال میں مصروف رہیں گے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ شاید ہمارا ٹھکانا دوزخ میں لکھا گیا ہے اہم احفظنا من النار
۱۲۷۶ میں سے ترجمہ باب بکت ہے ۱۲۷۷ ایک اعمال سے خالی ہوں گے ۱۲۷۸ اس انصاری کی خبر پر تعجب کیا جس سے یہ کہا تھا کہ آنحضرتؐ
نے اپنی بیبیوں کو طلاق دیا یہ حدیث اور پر گزیر علی ہے ۱۲۷۹

عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ بَنِي شَهَابٍ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُجَيْبٍ زَوْجَةَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُودُهُ وَهُوَ
مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشِيِّ الْغَوَاكِيرِ مِنْ رَهْضَانٍ
فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَامَتْ
تُتَقَلِّبُ نَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَائِهِ
إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ لَأَنَّهُ جُنْدُ مَسْكِينٍ أُمِّ سَلَمَةَ
زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي هَارِثَةَ
مِنْ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَّذَ أَقْبَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُجَيْبٍ تَلَا
سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِمَا قَالَتْ الشَّيْطَانُ
يَجْرِي مِنْ أَيْنَ أَدَمَ مَبْلَغُ الْيَوْمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَنْتَوِيَ فِيَّ

بَابُ ۶۱۱ النَّهْيُ عَنِ الْخَذْفِ

۱۱۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو مُرَّةٍ وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
تَنَادَهُ قَالَ سَمِعْتُ عَقْبَةَ بْنَ مِهْزَانَ الْأَرْدَنِي
يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمَزَنِيِّ قَالَ
نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَ
قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْتَقِلُ الصَّبَدُ وَلَا يَنْتَقِلُ الْعَدُوُّ
رَأَيْتُهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِبُ السِّنَّ -

بَابُ ۶۱۲ الْحَمْدُ لِلْعَاطِلِ

انہوں نے نبی سے دوسری سند اور ہم سے اسمعیل بن ابی اویس
نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے بھائی (عبد الحمید) نے انہوں نے سلیمان
سے انہوں نے محمد بن عقیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے
امام زین العابدین علی بن حسین سے ان سے ام المؤمنین صفیہ نے
بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں مسجد
میں اعتکاف میں تھے میں آپ سے ملنے گئی اور ایک گھڑی عشاء
کے وقت باتیں کر کے لوٹی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مجھ کو گھر
تک پہنچا دینے کے لیے اٹھے جب میں مسجد کے دروازے پر پہنچی
جہاں بی بی ام سلمہ کا گھر تھا تو دو انصاری آدمی نے انہوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکارا فرمایا ذرا چھو سن لو یہ عورت
صفیہ بنت حبیب (میری بی بی) ہے وہ کہنے لگے سبحان اللہ یہ کیا بات
ہے ان پر آپ کا یہ فرمانا شوق گزرا اس وقت آپ نے فرمایا انہیں
بات یہ ہے کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح پھرتا رہتا ہے میں
ڈرا کہیں تمہارے دل میں کوئی وسوسہ نہ ڈالے یہ

بَابُ ۶۱۱ النَّهْيُ عَنِ الْخَذْفِ
ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شجرہ بن انہوں
تقادہ سے کہا میں نے عقبہ ابن مہزان اردی سے سنا وہ عبد اللہ بن مغفل
مزنی سے روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خذف سے
منع فرمایا اور فرمایا خذف سے نہ تو شرکار مارا جاتا ہے اور نہ دشمن کو
کوئی صدمہ پہنچتا ہے الٹا یہ ہوتا ہے کہ کسی بیچارے کی آنکھ پھوٹ
جاتی ہے یا دانت لڑت جاتا ہے -
بَابُ ۶۱۲ الْحَمْدُ لِلْعَاطِلِ

۱۔ ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲۷ھ میں سے ترجمہ باب مکتبہ ۱۲۷ھ اس وجہ سے آنحضرت نے ہم کو ایسا بدگمان خیال فرمایا ۱۲۷ھ اس
کو مراد ۱۲۷ھ میں خذف کہتے ہیں ۱۲۷ھ اور تم ہیخبر سے بدگمانی کر کے تباہ نہ ہو جاؤ ۱۲۷ھ

۱۱۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتِ أَحَدُهُمَا وَلَحَمَ
يَشَمَّتِ الْآخَرَ فَيَقِيلُ لَهُ فَقَالَ هَذَا
حَمْدُ اللَّهِ وَهَذَا لِعَزِّجِدِ اللَّهِ۔

باب ۶۷۵۔ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ إِذَا
حَدَّثَ اللَّهُ۔

۱۱۵۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُرَيْبٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ
مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ بْنَ مَثَرٍ عَنْ الْبَرَاءِ
قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِسُبْحٍ وَنَهَانَا عَنْ سُبْحٍ أَهْمَرْنَا بِسُبْحِ
الْبَرِيْعَيْنِ وَاتَّقَاكَ الْجَنَازَةَ وَتَشْمِيتِ
الْعَاطِسِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَرَدِّ السَّلَامِ وَ
نَصْرِ الْمَظْلُومِ وَارْبَابِ الْقَسْرِمْ وَهَمَانَا عَنْ سُبْحٍ عَنْ
خَاتَمِ لَذْهَبٍ أَوْ قَالَ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَعَنْ
لَيْسَ الْحَرِيْرِيَّ وَالْبَيَّاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْيَاثِرِ۔

باب ۶۷۶۔ مَا يَنْكَحُ مِنَ الْعَطَاسِ
وَمَا يَنْكَحُ مِنَ التَّفَاؤُفِ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی
کہ ہم سے سلیمان انمش نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے
کہا دو شخصوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینک کا آپ نے
ایک کو جواب دیا (اس کو یہ حکم اللہ کا) دوسرے کو جواب نہیں
دیا اس پر سے عرض کیا گیا آپ نے فرمایا اس نے الحمد للہ کہا (تو میں نے
یہ حکم اللہ بھی نہیں کہا)

باب جب چھینکے والا الحمد للہ کہے تو اس کو جواب
دینا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے
انہوں نے اشعث بن سلیم سے کہا میں نے معاویہ بن سہید ابن مقرن
سے سنا انہوں نے براء بن عازب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا سات باتوں سے منع فرمایا ہم کو حکم دیا
سب سے پرہیز کرنے کا سات خباثتوں کے ساتھ جانے کا سات چھینک کا جواب
دینے کا سات دعوت قبول کرنے کا سات سلام کا جواب دینے کا سات مظلوم
کی مدد کرنے کا سات قسم سچا کرنے کا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔
سونے کی انگوٹھی یا جھلا پہننے سے سات ریشمی کپڑا پہننے سے سات
دیبا پہننے سے سات سندس پہننے سے (یہ دونوں ریشمی کپڑوں کی قسم
ہیں) اور ریشمی لال زین پرشوں سے سات

باب چھینک ابھی ہے اور جمائی بری
ہے سات

۱۔ یہ مار بن عقیل اور ان کے بیٹے تھے جیسے قرانی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے ۱۲۷۲۔ اکثر علماء کے نزدیک یہ سب باتیں واجب ہیں بعضوں نے
کہا چھینک اور سلام کا جواب دینا واجب ہے اسی طرح جازے کے ساتھ جانا باقی باتیں سنت ہیں ۱۲۷۳۔ اس روایت میں کل پانچ باتیں مذکور ہیں دو
چھوڑ دی ہیں وہ دوسری روایت میں مذکور ہیں کسی پہننے سے اور چاندی کے برتنوں سے ۱۲۷۴۔ چھینک جتنی اور ہرشیاری اور مغانی دماغ اور صحت
کی دلیل ہے بر غلاف اس کے جمائی سستی اور کاہلی اور نعل اور اسلئے سجدہ کی دلیل ہے ۱۲۷۵۔

۱۱۵۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْمُتَوَكِّلِيِّ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَّاسَ
وَيَكْرَهُ النَّشَاؤَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ
اللَّهَ نَحَقًا عَلَى كُلِّ مَسْلَمٍ مَعَهُ أَنْ يُشَوِّتَهُ
وَأَمَّا النَّشَاؤُ رَبُّ نَاسًا هُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ
فَنَذَرُكُمْ مَا اسْتَطَاعَ لَكُمْ إِذَا قَالَ هَاجِرُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ
بَابُ ۶۱ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمِّتُ

۱۱۵۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
دِينَارٍ عَنْ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ
أَوْ صَاحِبُهُ يُحَمِّدُ اللَّهَ فَإِذَا قَالَ لَمْ يَزِدْكُمْ اللَّهُ
فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَأْكُمْ

بَابُ ۶۲ لَا تُشَمِّتُ الْعَاطِسُ إِذَا تَعَمَّدَ اللَّهُ
۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا
يَقُولُ عَطَسَ جُلَدَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَشَمِّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ
الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمِّتَ هَذَا أَوْ لَمْ
يُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هَذَا أَحَمَدُ اللَّهُ وَلَمْ
يُعَمَّدِ اللَّهُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے ابن ابی
ذئب نے کہا ہم سے سعید مرقری نے انہوں نے اپنے والد (ابوسعید)
سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو پسند
کرتا ہے جب کوئی مسلمان چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر جو
سنے اس کا جواب دینا واجب ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے
ہے جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (منہ بند کر لے) جب جمائی لینے
والا (منہ کھول کر) ہا کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

باب چھینک کا جواب کیونکر دے

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہم سے عبد العزیز
بن ابی سلمہ نے کہا ہم کو عبد اللہ بن دینار نے خبر دی انہوں نے
ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اس کا
بھائی یا ساتھی یہ حکم اللہ کہے پھر جب دیر حکم اللہ کہے تو چھینکنے والا
یوں کہے یہدیکم اللہ ویصلح بآکم

باب اگر چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو جواب دینا
ضروری نہیں۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ نے کہا
ہم سے سلیمان تیمی نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے
تھے دو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینکے آپ نے ایک
کو جواب دیا (یہ حکم اللہ فرمایا) دوسرے کو جواب نہ دیا وہ کہتے
لگا یا رسول اللہ آپ نے اس کو جواب دیا مجھ کو نہیں دیا آپ نے
فرمایا اس نے الحمد للہ کہا تھا اور تو نے الحمد للہ نہیں کہا اس
لیے میں نے بھی جواب نہیں دیا۔

باب ۶۷۹۔ إِذَا تَنَاقَزَ ذَنْبٌ فَلْيَضْمَحْ

يَدَاكَ عَلَى رِجْلَيْهِ

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ حَدَّثَنَا
ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَعْبُودٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُجِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّنَاقُزَ
فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَبْعَةٌ أَنْ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ
وَأَمَّا التَّنَاقُزُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا
تَنَاقَزَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدِّدْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ
أَحَدَكُمْ إِذَا تَنَاقَزَ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ

بِاللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كِتَابُ الْأَسْتِذَانِ

باب ۶۸۰۔ بَدْءُ السَّلَامِ

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْبُودٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ
أَوَّلَ عَلَى مَوْجِئِهِ طَوْلَهُ يَسْتَوْنِ ذِمًّا أَعْمَا
فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ أَذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أَوْلِيَّتِكَ
التَّغَرَّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ كُلُّهُمْ فَاسْتَمِعُوا مَا يَخْبُرُونَكَ

باب جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا۔

ہم سے عامر بن علی نے بیان کیا کہ ہم سے ابن ابی ذئب نے
انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد (ابو سعید کیسا)
سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ نے فرمایا اللہ چھینک کر اچھا جانتا ہے اور جمائی کو
نا پسند کرتا ہے۔ جب کوئی تم میں سے چھینکے اور الحمد للہ کہے تو جو
مسلمان سنے اس پر یہ حکم اللہ کرنا واجب ہے۔ لیکن جمائی
وہ تو شیطان کی طرف سے ہے تو جب تم میں سے کسی کو جمائی آنے
لگے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (یعنی منہ پر ہاتھ رکھ کر) اس
لیے کہ جب تم میں کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے یہ
شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے

کتاب اذن مانگنے (اجازت لینے) کے بیان میں

باب سلام کے شروع ہونے کا بیان

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الرزاق نے
انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہؓ
سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ
تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا جب
اللہ تعالیٰ ان کو بنا چکا تو فرمایا جاوہ جو فرشتوں کا گروہ ہے ان کو
سلام کرادرسن وہ تجھ کو کیا جواب دیتے ہیں وہی جواب تیرا

۱۔ وہ تو نبی آدم کا دشمن ہے تو آدمی کی شستی اور کاہل دیکھ کر خوش ہوتا ہے ۱۲ منہ سلم امام بخاری نے استئذان کے متصل سلام کا باب باز رکھا اس
میں اشارہ ہے کہ جو سلام نہ کرے اسے انکار کرنے کی اجازت نہ دی جاوے چنانچہ اگلے باب میں اس کی اجازت آدم کے ۱۲ منہ سلم یا آدم کی اس صورت پر جو
اللہ کے علم میں تھی جعفر نے کہا مطلب یہ ہے کہ آدم پر اللہ سے اسی صورت پر تھے جس صورت پر ہمیشہ رہے یعنی یہ نہیں ہوا کہ پیدا ہوتے وقت چھوٹے بچے سے
ہوں پھر بڑے ہوئے ہوں جیسے ان کی اولاد میں ہوا کرتا ہے ۱۲ منہ۔

كَانَهَا نَجِيَّتُكَ وَنَجِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ نَقَالَ
السلام عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السلام عَلَيْكَ وَ
رَحْمَةُ اللهِ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللهِ
فَكَانَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ
اَدَمَ تَلَمَّ يَزِلُ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ
حَتَّى الْاَنَ.

باب ۶۸ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا
النَّبِيُّ اأْمُرْ بِالْعَدْلِ وَاتَّقِ الْغَيْرِ الْمُنْكَرَ
حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَا لَكُمْ
خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ فَإِنْ لَمْ يَجِدُوا
فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ
وَإِنْ يُبَيِّنَ لَكُمْ رُجُوعًا فَارْجِعُوا هَؤُلَاءِ
لَكُمْ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ لَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ
فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللهُ يَعْلَمُ
مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ.
وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْحَسَنِ
إِنَّ نِسَاءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُورَهُنَّ
وَرُءُوسَهُنَّ قَالَ أَصْرَفَ بَصَرِكَ
قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ

اور تیری اولاد کا رہے گا آدم گئے اور فرشتوں سے) کما السلام علیکم انہوں
نے جواب دیا السلام علیکم درحمتہ اللہ تو درحمتہ اللہ کا لفظ بڑھایا اب
آدم کی اولاد میں جتنے آدمی بہشت میں جائیں گے وہ آدم ہی کی
صورت (قد و قامت) پر ہوں گے (ساتھ ساتھ ہاتھ لنبی) آدم
کے بعد سے پھر خلقت کا قد و قامت کم ہوتا گیا اب تک ایسا ہی
ہوتا رہا ہے۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ نور میں) یہ فرمانا مسلمانوں تم اپنے
گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں گھر والوں سے پوچھے اور
ان سے سلام علیک کیے بدون نہ جایا کر دیتے تمہارے حق میں بہتر
ہے (یہ حکم تم کو اس غرض سے دیا گیا ہے) کہ (جب ایسا موقع ہو
تو) تم (اس کا) خیال رکھو پھر اگر تم کو معلوم ہو کہ گھر میں کوئی آدمی موجود
نہیں تو جب تک تمہیں (خاص) اجازت نہ ہو ان میں نہ جاؤ اور اگر
گھر میں کوئی ہو اور تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو (بے نامل) لوٹ
آؤ اور لوٹ آنا تمہارے لیے زیادہ صفائی کی بات ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے
ہو اللہ اس کو جانتا ہے۔ غیر آباد مکان جن میں تمہارا اسباب ہو
ان میں (بے اجازت) چلے جانے میں کچھ گناہ نہیں اور جو کچھ تم علانیہ
کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اللہ (سب) جانتا ہے اور سعید
بن ابی حسن نے امام حسن عسکری سے کہا عجم کی عورتیں (یعنی عرب کے سوا
دوسرے ملکوں کی) اپنے سینے اور سر کھولے رہتی ہیں کلمہ انہوں نے
کہا تو اپنی نگاہ پھیرے اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا

لَعَلَّكُمْ ہے کہ آئندہ اور کم ہوجائے یہ زیادتی اور کمی ہزاروں برس میں ہوتی ہے انسان اس کو کیا دیکھ سکتا ہے جو لوگ اس قسم کی حدیث میں شریک کرتے ہیں ان کو یہ کچھ
لینا چاہیے کہ آدم کی صحیح تاریخ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے تو معلوم نہیں آدم کتنے لاکھ برس گزر چکے ہیں یہ نہ معلوم ہے کہ آئندہ دنیا کتنے لاکھ برس اور رہے
گی اس لیے قد و قامت کا کم ہونا ناقابلِ انکار نہیں کیونکہ تم کو جو اگلے لوگوں کی قبریں یا نقوش ملیں وہ بہت کم مدت کی تھیں اور یہ انقلاب معلوم نہیں کتنے سالہائے
درائیں ہوتا ہے اس وقت تک کہ نہ کوئی قبر مل سکتی ہے نہ نقوش ۱۲۵۰ اور کم تحت اسی طرح باہر پھرتی ہیں ہماری نظر ان پر پڑتی ہے ۱۲۵۰
دوبارہ ان کے سینے اور سر پر نظر نہ ڈال پہلی نظر جو دفعتاً پڑ جائے وہ معاف ہے اس اثر کو لاکر امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ اصل میں اذن لینے
کا حکم اسی لیے ہوا کہ نظر نہ پڑے ۱۲۵۰

يَعْضُونَ مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُونَ فُرُوجَهُمْ
وَقَالَ تَنَادَتْ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ وَقُلْ
لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ
وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ خَافَةَ الْأَعْيُنِ مِنَ
النَّظَرِ إِلَى مَا نَهَى عَنْهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ
فِي النَّظَرِ إِلَى الْبَتْنِ لَمْ تَحْضَ مِنَ النِّسَاءِ
لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُنَّ
وَمَنْ يَنْتَهِي النَّظَرَ إِلَيْهِ وَإِنْ
كَانَتْ صَغِيرَةً وَكِرَةً عَطَاءُ النَّظَرِ
إِلَى الْبَحَارِيِّ يُبْعَثُ بِمَكَّةَ إِلَّا أَنْ يَزِيدَ
أَنْ يَنْتَهِي.

۱۱۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمُ بْنُ يُسَافِرٍ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَرَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْفُرْقَانَةِ عَلَى
عَجْرِ رَاحِلَتِهِ رَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَثِيقًا نَوَقَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَسَّيْ يَتِيمٌ رَأَيْتُ امْرَأَةً مِنْ خَتَمِ
وَضِيئَةٍ تَتَبَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ
الْفَضْلُ يَنْظُرُ لَهَا فَحَبَّبَهُ حُبًّا مَاتَ لَمَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ لَهَا فَخَلَّتْ بَيْنَهُمَا فَخَنَ
بَذَنَ الْفَضْلُ نَعْدَلُ رَجُلًا عَزَّ النَّظَرُ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ مَرْضِيئَةَ اللَّهِ فِي الْعِجْرِ عَلَى عَمَلِهِ أَكْثَرُ لِي مِنْ عَمَلِي
كَيْدًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَوَلَّى عَمَلُ الرَّجُلَةِ فَهَلْ يُفَضِّلُ عَنْكَ
۱۱۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا

مسلمانوں سے کہہ دے اپنی نگاہیں نیچے رکھیں اور اپنی شرمگاہوں
کو (حرام سے) بچائے رہیں قتادہ نے کہا یعنی ان عورتوں پر نظر ڈالیں
جو ان پر حرام ہیں (اجنبی اور غیر محرم عورتوں پر) اور (اسی سورت میں)
فرمایا مسلمان عورتوں سے کہہ دے اپنی نگاہیں نیچے رکھیں اور اپنی
شرمگاہوں کو (حرام سے) بچائے رہیں دوسری آیت میں جو خواتین الایین
کا لفظ ہے اس کا معنی یہی ہے کہ جس عورت پر نظر ڈالنا منع ہے
اس پر نظر ڈالنا اور زہری نے کہا جن عورتوں کو ابھی حیض نہیں آیا
وہ کم سن ہیں تو اگر ان پر نظر ڈالنا اچھا لگتا ہے تب ان پر نظر ڈالنا
درست نہ ہوگا گو وہ کم سن ہوں اور عطاء بن ابی رباح نے ان
لوٹیوں پر نظر ڈالنا جو مکہ میں بجا کرتی ہیں مکہ وہ رکھا ہے۔ مگر جب
غریب نے کارا وہ ہدیہ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں
نے زہری سے کہا مجھ کو سلیمان بن یسار نے کہا مجھ کو عبداللہ بن عباس
نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو فضل
بن عباس کو اپنے پیچھے اوٹنی کے پیچھے پر بٹھالیا وہ خوبصورت
گورے آدمی تھے آنحضرت تراوٹنی پر سوار لوگوں کو مسئلے بتا رہے تھے
اتنے میں شتم قبیلہ کی ایک خوبصورت عورت آئی وہ بھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مسئلہ پر چیتی تھی فضل اس کو دیکھنے لگے
اس کا حسن و جمال ان کو بھلا معلوم ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنا ہاتھ پیچھے لاکر فضل کی ٹھڈی پکڑ کر ان کا منہ دوسری طرف کر دیا
وہ عورت کہنے لگی یا رسول اللہ اللہ کا فرض حج اس وقت فرض ہو جب میرا
باپ ضعیف بوڑھا ہے اونٹ پر بیٹھ بھی نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف
سے حج کر لوں تو کافی ہوگا آپ نے فرمایا ہاں۔

ہم سے عبداللہ بن محمد سندہی نے بیان کیا کہ ہم سے

لے تو غریب نے دالے کو اس کا ہر ایک عضو دیکھا درست ہے اب تک کہ سوتی الجھاری قائم ہے جس لوٹیاں بکرتی رہتی ہیں ۱۷۸۲

أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْدٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ
وَالْجُلُوسَ بِالطَّرَفَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
مَا نَأْتِي مِنْ مَجَالِسٍ أَبَدُ نَتَحَدَّثُ فِيهَا
نَقَالَ إِذَا آبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطَلُ
الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ
وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ
وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ
الْمُنْكَرِ

بَابُ ٦٨٢ السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ
 اللَّهِ تَعَالَى وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِحَيَّةٍ نَحِيْلٌ يَاحْسَنُ
 مِنْهَا أَوْ رُدُّهَا -

١١٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْقِقُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ لَنَا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْنَا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامَ عَلَى جِبْرِيلَ
السَّلَامَ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامَ عَلَى فُلَانٍ فُلَانٍ ثُمَّ انصرفت
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا يَوْجِهِمْ
فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي
الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ لِنَيَّاتِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالطَّيِّبَاتِ
السَّلَامَ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذَلِكَ

ابو عامر مقدسی نے کہا ہم سے زہیر بن محمد نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن لیار سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو رستوں پر مت بیٹھا کرو (کیونکہ آتے جاتے غیر عورتوں پر نظر پڑتی ہے) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو اپنی مجلسوں (قبو، خانوں وغیرہ) میں تو بیٹھنا ضرور پڑتا ہے وہیں ہم لوگ باتیں کرتے ہیں آپ نے فرمایا اچھا جب تم نہیں مانتے مجلسوں میں بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو ایسا کرو رستے کا حق ادا کرو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ رستے کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا نگاہ نیچی رکھنا اور راہ گیاروں کو نہ ستانا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم دینا بری بات سے منع کرنا۔

باب سلام اللہ کا ایک نام ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ
نساء میں) فرمایا جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے بڑھ کر اچھا
جواب دو یا اتنا ہی۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہ مجھ سے والد
نے کہا ہم سے امش نے کہا مجھ سے شقیق نے انہوں نے عبد اللہ
بن مسعود سے انہوں نے کہا ہم (پہلے) جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو (قعدے میں) یوں کہتے اللہ
پر سلام اس کے بندوں کی طرف سے جبریل پر سلام میکائیل پر
سلام فلاں پر سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ
چکے تو فرمایا اللہ تو خود سلام ہے (اس لیے یوں نہ کہو اللہ پر سلام)
جب کوئی تم میں نماز میں بیٹھے تو یوں کہے التحيات لله والصلوات
والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا
وعلى عباد الله الصالحين جب تم نے یہ کہا تو اللہ کے ہر نیک بندے

۱۷۔ دلائل ملتے ہیں احمدیہ مجلس اشرار رستوں پر ہوتی ہیں ۱۷/۱۲/۱۴۰۵ھ قوالسلام علیکم کے معنی یہ ہوئے کہ حق تعالیٰ تم کو غفلت و لادراستی کے ہر بلا سے بچائے رکھے ۱۲۔ منہ۔

کوزمین میں ہو یا آسمان میں تمہارا سلام پہنچ جائے گا اشدھان لا الہ الا اللہ
و اشدھان محمد اعمدہ و رسولہ پھر اس کے بعد نثری جو چاہے وہ دعا
مانگے (دین کی ہو یا دنیا کی)۔

باب تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو پہلے سلام
کرتے۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک
نے خبر دی کہ ہم کو عمر نے انہوں نے ہمام بن منہ سے انہوں نے
ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے
فرمایا کم عمر والا بڑے عمر والے کو پہلے سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے کو
ہوئے شخص کو اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو۔

باب سوار پہلے پیادل کو سلام
کرتے۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہ ہم کو محمد بن یزید نے
خبر دی کہ ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو زیاد بن سعد نے انہوں نے
ثابت سے سنا جو عبد الرحمن بن زید کے غلام تھے انہوں نے ابو ہریرہؓ
سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیادل کو (پہلے)
سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور تھوڑی جماعت
بڑی جماعت کو۔

باب چلنے والا (پہلے) بیٹھے ہوئے شخص
کو سلام کرنے۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے ذکر کیا کہ ہم کو روح عبادہ
نے خبر دی کہ ہم سے ابن جریج نے بیان کیا کہ مجھ کو زیاد نے خبر دی
ان کو ثابت نے جو عبد الرحمن بن زید کے غلام تھے انہوں نے
ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ نے فرمایا سوار (پہلے) پیادل کو سلام کرے اور چلنے

اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ شَهِدٌ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ ثُمَّ يَخْتَارُ مِنْ بَعْدِ الْكَلَامِ مَا شَاءَ

بَابُ ۶۸۳ تَسْلِيمُ الْقَلِيلِ عَلَى
الْكَثِيرِ۔

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَبُو الْحَسَنِ
أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَامٍ بْنُ
مُثَنٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالسَّارُّ
عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

بَابُ ۶۸۴ تَسْلِيمُ السَّارِّ
عَلَى الْمَائِيَةِ۔

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ أَخْبَرَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا
مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا
هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ السَّارُّ عَلَى الْمَائِيَةِ وَالْمَائِيَةُ
عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

بَابُ ۶۸۵ تَسْلِيمُ الْمَائِيَةِ عَلَى
الْقَاعِدِ

۱۱۶۳۔ حَدَّثَنَا رِشْقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلَى
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُسَلِّمُ السَّارُّ

عَلَىٰ لَمَاسِيٍّ وَلَا مَاسِيٍّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَيْلِ عَلَى الْكَبِيرِ

بَاب ۶۸۶ تَسْلِيمُ الصَّغِيرِ عَلَى الْكَبِيرِ

وَقَالَ ابْنُ أَبِي هِلْمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ
صَفْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ
هُرَيْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَاثِرُ
عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَيْلِ عَلَى الْكَبِيرِ

بَاب ۶۸۷ إِتْسَاءُ السَّلَامِ

۶۸۷- حَدَّثَنَا تَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ
عَنْ مُعْوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ
بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَهْرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِسَجَرٍ يَعَادِيهِ الْهَرِيُّضُ وَإِتْسَاءُ الْجَنَائِزِ
وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَتَصْوِ الصَّبِيِّغِ وَعَوْنِ
الْمُظْلُومِ وَإِتْسَاءُ السَّلَامِ وَإِبْرَارِ الْمُعْسِمِ وَ
نَهْيٍ عَنِ الشُّمْرِ فِي الْفِضَّةِ وَهَمَانٍ عَنْ تَخْتِمْ
الذَّهَبِ عَنْ رُكُوبِ الْمَيَّاتِ وَعَنْ لَيْسَ الْحَرِيرِ
وَالذِّيْبِ بِحِمْ وَالْقَسِيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ
بَاب ۶۸۸ السَّلَامُ لِلْمَعْرُوفَةِ وَغَيْرِ
الْمَعْرُوفَةِ

والابن بیٹے ہوئے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو۔

باب ۶۸۶ (پہلے) بڑی عرواے کو سلام کرے اور ابراہیم
بن طہمان نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی انہوں نے صفوان بن سلیم
سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے چھوٹا بڑے کو سلام
کرے اسی طرح چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور تھوڑی جماعت
بڑی جماعت کو۔

باب ۶۸۷ سلام کا فاش کرنا (یعنی ہر ایک مسلمان کو سلام
کرنا اس سے پہچانت ہو یا نہ ہو۔)

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں
نے شیبانی سے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے
معاویہ بن سعید بن مقرن سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں
نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا
بیمار پر سی کرنے کا جازے کے ساتھ جانے کا چھینک کا جواب
دینے کا تاڑاں کی مدد کرنے کا مظلوم کی کمک کرنے کا سلام فاش
کرنے کا قسم کھانے والی کی قسم کو سچا کرنے کا اور آپؐ نے منع
فرمایا چاندی کے برتن میں (کھانے) پینے کا سونے کی انگوٹھی
پہننے سے ریشمی لال زین پر پشتوں پر سوار ہونے سے حریر اور دیا اور
قسی اور استبرق (یہ سب ریشمی کپڑے ہیں ان کے) پہننے سے۔

باب ۶۸۸ سلام ہمو یا نہ ہمو ہر مسلمان کو سلام
کرنا۔

۱۔ اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں اور ابن قیم نے ادب المفرد میں اور بیہقی نے وصل کیا اور زبانی نے غلطی کی جو کہ کرام بخاری نے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے بطریق مذکور
سنی ہوگی اس لیے قتال ابراہیم کہا کہ کرام بخاری نے ابراہیم بن طہمان کا زمانہ نہیں پایا وہ امام بخاری کی ولادت سے ۲۶ سال پیشتر گذر چکے تھے اور ہم ادب المفرد میں
لکھ آئے ہیں کہ کرام بخاری نے اس حدیث میں غلطی قیاسات سے کچھ نہیں چلتا اخیر میں آدمی کا مفہم ہوتا ہے۔ خدا جزائے خیر دے حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ کو ان کی سی وسعت ہر زانچا بیٹھے
جب آدمی علم حدیث میں کچھ لکھے ۱۲ دن

۱۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا لَا سَلَامَ خَيْرٌ قَالَ تَطْعَمُ لَطْعَامًا وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

۱۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَرَوْقَ ثَلَاثِ ثَلَاثَيْنِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا خَيْرٌ لِمَا لَدَيْهِ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

باب ۶۸۹ آية الحجاب

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَعَدَمَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهُ وَكَذَبَتْ أَكْثَرُ النَّاسِ بِشَانَ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ وَقَدْ كَانَ ابْنُ بَنِي كَعْبٍ يَأْتِيَنِي عَنْهُ وَكَانَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ فِي مِثْبَتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُذَيْبِ ابْنَةِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیلیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید نے انہوں نے ابو انجر مرشد بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن سے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام میں کونسا کام بہتر ہے آپ نے فرمایا محتاجوں کو کھانا کھلانا اور ہر ایک کو سلام کرنا اس سے پہچانت ہو یا نہ ہو۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطیہ بن یزید لیثی سے انہوں نے ابو ایوب انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کو تین (راتوں) سے زیادہ چھوڑ دے (ترک ملاقات کر دے) خفا رہے، دونوں ملیں بھی تو یہ ادھر منہ پھیر لے وہ ادھر منہ پھیر لے ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے (دل جائے) سفیان کہتے تھے میں نے زہری سے یہ حدیث تین بار سنی ہے۔

باب پردے کی آیت کا بیان

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تھے۔ اس وقت میری عمر دس برس کی تھی میں نے دس برس اور جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے آپ کی خدمت کی اور میں سب لوگوں سے زیادہ پردے کے حال سے واقف ہوں جب پردے کا حکم اُترا ابی بن کعب صحابی بھی مجھ سے پردے کا حال پوچھا کرتے ہو یا یہ کہ پردے کا حکم پہلے پہل اس وقت اُترا جب آپ نے ام المومنین زینب بنت جحش سے صحبت کی صحیح کو آپ نوشاہ تھے

بِهَاعُودٍ مَّا نَدَعَا الْقَوْمَ فَاَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ
ثُمَّ خَرَجُوا وَرَبِّي مَعَهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكُلُوا اِلَّا الْمَلَكُ فَقَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجَ
مَعَهُ كَيْ يَخْرُجُوا فَمَشَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ
عَبْنَةُ حُجْرَةَ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَ
رَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَاِذَا هُمْ
جُلُوسٌ لَمْ يَقْرَأُوا نَرَجِعْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ
مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ عِنْدَ حُجْرَةَ عَائِشَةَ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ
قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ فَاِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا
فَاَنْزَلَ آيَةً الرِّجَابِ فَهَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا
۶۸۱ ۱۱ حَدَّثَنَا الْكَلْبُ الْغَمَامُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ
قَالَ اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ قَالَ
لَمَّا تَرَدَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ
دَخَلَ الْقَوْمُ نَطْعُمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ
فَاَخَذَ كَانَهُ يَهْمًا لِلْيَقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا
فَلَمَّا رَأَى قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مِنْ قَامٍ مِنْ
الْقَوْمِ وَتَعَدَّ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ وَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدُ خُلُ
فَاِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ لَمَّا رَأَى اَنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا
فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاءَ حَتَّى

آپ نے لوگوں کو ولیمہ کی دعوت دی وہ آئے اور کھانا کھا کر
چلے گئے لیکن چند آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بڑی
دیر تک بیٹھے رہے آخر مجبور ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود
اٹھ کر باہر تشریف لے چلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا آپ کی
غرض یہ تھی کہ وہ لوگ اٹھ جائیں آپ چلے میں بھی آپ کے ساتھ چلا
حضرت عائشہ کے حجرے کے زہ پر پہنچے اس وقت آپ نے خیال کیا
شاید اب وہ لوگ چل دیئے ہونگے یہ خیال کر کے آپ لوٹے میں
بھی لوٹا حضرت زینب کے حجرے میں گئے دیکھا تو وہ ابھی تک
بیٹھے ہیں نہیں گئے آخر پھر آپ لوٹے میں بھی لوٹا آپ حضرت
عائشہ کے حجرے کی زہ تک پہنچے اس وقت خیال کیا شاید اب
وہ لوگ اٹھ گئے ہونگے اور لوٹ آئے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ
آیا اب کے لوگ چل دیئے تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے پردے
کی آیت اتاری۔ اور آنحضرت نے مجھ میں اور حضرت زینب کے
بیچ میں پردے کی آیت کر لی۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان
نے انہوں نے کہا والد نے کہا ہم سے ابو مجاز (لاحق بن حمید) نے
بیان کیا انہوں نے انس سے روایت کی انہوں نے کہا جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب سے نکاح کیا لوگ عورت
کھانے کو آئے اور کھانا کھا کے بیٹھ کر باتیں کرنے لگے آنحضرت
نے ایسا کیا جیسے اٹھنا چاہتے ہیں لیکن وہ نہیں اٹھے آپ نے
جب یہ حال دیکھا تو کھڑے ہو گئے آپ کے کھڑے ہونے پر بعض
لوگ بھی کھڑے ہو گئے اور چل دیئے۔ لیکن بعض اب بھی بیٹھے رہے
آپ اندر جانے کے لیے تشریف لائے دیکھا تو ابھی تک وہ لوگ
بیٹھے ہیں اسکے بعد کہیں وہ اٹھے اور گئے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

لہ یہ تین آدمی تھے انکے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ من لہ آپ کا مطلب یہ تھا کہ وہ سمجھ کر اٹھ جائیں ۱۲ من لہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر باہر تشریف لے گئے

دَخَلَ فَنَدَّ هَيْبًا أَدْخُلْ نَأْتِي الْحِجَابَ بَيْنِي
وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا بِإِذْنِهِ قَالَ الْبُوعْبَدُ لِلَّهِ
فِيهِ مِنَ الْوَقْفَةِ إِنَّهُ لَمْ يَسْتَأْذِنْكُمْ حِينَ قَامَ
رَحِمَ وَرَفِئَهُ إِنَّهُ تَهَيَّأَ لِلْيَقِيَامِ وَهُوَ يُرِيدُ
أَنْ يَقُومُوا -

۶۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَقُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ

حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّيَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ نِسَاءًكَ قَالَتْ فَكَمْ
يَفْعَلُ وَكَانَ أَرْوَاهُ النَّبِيَّ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْرُجُ لَيْلًا إِلَى بَيْتِ قَيْلٍ الْمَنَاصِبِ حَرِجَتْ
سُودَةُ بِنْتُ زَوْجِهِ وَكَانَتْ أُمُّ أُمَّ طَوِيلَةَ
فَرَأَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ
فَقَالَ عَرَفْتُكَ يَا سُودَةُ حَرِصًا أَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ
قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ -

بَابُ ۶۹ - الْإِسْتِذَانُ مِنْ أَجْلِ

الْبَيْتِ

۷۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

کو خبر دی کہ اب وہ لوگ چلے گئے آپ تشریف لائے اندر گئے۔
میں بھی اندر جانے کو تھا کہ اپنے محمد میں اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال
لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری سورہ احزاب کی یا ایہا الذین
آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی اخیر تک۔ امام بخاری نے کہا اس حدیث
سے یہ مسئلہ نکلا کہ آنحضرت جب اٹھ کھڑے ہوئے اور چلے ان سے
اجازت نہیں لی اور یہ بھی نکلا کہ آپ نے ان کے سامنے اٹھنے کی
تیاری کی۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ وہ اٹھ جائیں۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب نے
خبر دی کہا مجھ سے والد (ابراہیم بن سعد) نے بیان کیا انہوں نے
صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن ہریر
نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا حضرت عمر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے آپ اپنی عورتوں کو پردے
میں رکھیے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے۔
پردے کا حکم نہیں دیتے تھے آپ کی بیبیاں رات رات کو نکلا
کرتیں۔ مناصع کی طرف جاتیں (پاخانہ پھرنے کو) ایک رات سودہ
بنت زیدہ جو لمبی ترنگی عورت تھیں نکلیں حضرت عمر لوگوں میں
بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے سودہ ہم نے تم کو پہچان لیا ان کا مطلب
یہ تھا کسی طرح پردے کا حکم جلدی اترے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے
(آنحضرت) کی بیبیوں کے لیے پردے کا حکم اتارا۔

باب اولن لینے کا اسی لیے حکم دیا گیا ہے کہ
نظر نہ پڑے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان

۷۰ - اس حدیث سے یہ نکلا کہ ازواج مطہرات کے لیے جس پردے کا حکم دیا گیا وہ یہ تھا کہ گھر کے باہر سے نکلیں یا نکلیں تو عاف یا محمل وغیرہ میں کہ ان کا
جوش بھی معلوم نہ ہو سکے۔ مگر وہ پردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں سے خاص تھا دوسری مسلمان عورتوں کو ایسا حکم نہ تھا سادہ لباس پہن کر براہ نکلا
کرتیں جیسے اوپر متعدد حدیثوں میں گزرا ۱۲۱ منہ سے تو معلوم ہو جو لوگ بیار بیٹھے رہیں اور صاحب خانہ تنگ ہو جائے تو ان کی بغیر اجازت اٹھ کر چلے جانا
یا ان کو اٹھانے کے لیے اٹھنے کی تیاری کرنا درست ہے ۱۲ منہ

سُغَيْنٌ قَالَ أَتُزْهِي حِفْظُهُ كَمَا أَنَّكَ هَهْهَ
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَطْلَعْتُ بَجَلًا مِّنْ بَحْرِ
فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَعُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًا يَحْكُ بِهِ رَأْسَهُ
فَقَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْتُ بِهِ
فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جَعَلَ إِلَّا سَتِثْنَانِ مِنْ
أَجْلِ الْبَصَرِ.

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مَلِكٍ أَنَّ
رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ بَعْثِ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَنَاقَمَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ أَوْ
بِشَيْءٍ قَصَّ ذَكَرْنِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ يَخْتَلِ الرَّجُلُ لِيَطْعَنَهُ
بَابُ ۶۹۱ مِنْهَا الْجَوَارِحُ دُونَ
الْفَرْجِ.

۱۱۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُغَيْنٌ
عَنِ ابْنِ كَأْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ لَمَّا أَرَشَيْتُ أَشْبَهُ بِاللَّسْرِ مَرَّةً
قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - ح وَ
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
مَعْمَرُ بْنُ أَبِي كَأْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهُ

بن عبیدہ نے زہری نے کہا مجھے اس حدیث کا ایسا یقین ہے دایسی
یاد ہے، جیسے تیرے یہاں ہونے کا یقین ہے۔ انہوں نے سہل
بن سعد سے روایت کی انہوں نے کہا ایک شخص نے سوراخ میں
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں جھانکا اس وقت آپ
کے ہاتھ میں پشت خاں تھا جس سے سر کھلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا
اگر مجھ کو معلوم ہو جاتا تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ پر رازتا۔
و آنکھ چھوڑ دیتا، ارے بھلے آدمی پھر اجازت لینے کا حکم کیوں ہوا
ہے۔ اسی لیے تاکہ نظر نہ پڑے۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے
انہوں نے عبید اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے انس بن مالک سے
ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانکا
آپ تیرے کرکھڑے ہوئے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں آپ
چاہتے تھے کسی تدبیر سے اس کی آنکھ پر رازیں۔
باب اور اعضا کا بھی سوا شرمگاہ کے
زنا کرنا۔

ہم سے عبد اللہ بن زہیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان
نے انہوں نے عبد اللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے
انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کما قرآن شریف میں جو
لمحہ کا لفظ آیا ہے (سورۃ النجم میں) تو میں لمحہ ابوہریرہ کے قول
سے زیادہ اور کسی چیز سے زیادہ مشابہ نہیں پاتا ہوں دوسری
سند اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الرزاق نے
خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے عبد اللہ بن طاؤس سے

۱۔ بعضوں نے کہا یہ حکم بن ابی العاص بن امیہ تھا یعنی مروان کا باپ ۱۲ منہ ۵ یعنی آپ کو جب یہ خبر پہنچی تو اس شخص سے ۱۲ منہ -
۵ جب جھانک کر سب دیکھ لیا تو اب اجازت لینے سے کیا فائدہ ۱۲ منہ ۵ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص بلا اجازت کسی
کے گھر میں جھانکے تو صاحب خانہ اس پر جلد کر سکتا ہے۔ اگر اس کی آنکھ چھوڑ دے تو صاحب خانہ کو اس کی دیت نہ دینا ہوگی ۱۲ منہ ۵

يَا لَلْمَمِ مِنَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَقَّهُ مِنَ الذَّنَا أَذْنُكَ ذَلِكُ لَا مَحَالَةَ فَرَزْنَا الْعَيْنَ النَّظْرُ وَرَزْنَا اللِّسَانَ الْمَنْطِقُ وَرَزْنَا النَّفْسَ تَمْخِيْرَ تَشْبِيْهِ وَالْفَرْجَ يُصَدِّقُ ذَلِكُ كُلُّهُ وَيَكْذِبُهُ -

باب ۶۹۲ - التَّسْلِيمُ وَالِاسْتِثْنَاءُ اِنْ ثَلَاثًا ۱۱۷۳ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُنْكَثَرِ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا -

۱۱۷۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي تَجْلِسٍ مِنْ تَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَدْعُوهُمْ فَقَالَ اسْتَأْذِنْتُ عَلَى عَمْرٍ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ ثَلَاثَ اسْتَأْذِنْتَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا میں تم کو اس سے زیادہ کسی چیز سے مشابہ نہیں پاتا جو ابو ہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کا حصہ زنا میں سے لکھ دیا ہے (یعنی جتنے زنا وہ کرنے والا ہے اس کی تقدیر میں لکھ دی ہے جس کو وہ ضرور کریگا تو انکھ کی زنا دشہوت سے کسی غیر عورت کو) دیکھنا ہے اور زبان کی زنا (فحش باتیں) کرنا ہے اور آدمی کا نفس (زنا کی) خواہش کرتا ہے پھر شرم گاہ اس خواہش کو سچا کرتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے۔

باب تین بار سلام کرنا تین بار اذن چاہنا ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الصمد نے خبر دی کہا ہم سے عبد اللہ بن شثنی نے کہا ہم سے ثمامہ بن عبد اللہ نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (باہر سے اذن لیتے وقت) تین بار سلام کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو اس کو تین بار فرماتے۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے یزید بن خصیفہ نے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا میں انصار کی ایک مجلس میں بیٹھا تھا اتنے میں ابو موسیٰ اشعری آئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے درے ہوئے گھبرائے ہوئے ہیں۔ وہ کہنے لگے میں حضرت عمرؓ پاس گیا تھا۔ میں نے حدیث کے موافق تین بار اذن مانگا لیکن مجھ کو اذن نہیں ملا آخر میں لوٹ گیا حضرت عمرؓ نے مجھ سے پوچھا تو کھڑا کیوں نہیں رہا (اور انتظار کیوں نہیں کیا)

لہ مطلب یہ ہے کہ نفس میں زنا کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اب اگر شرم گاہ سے زنا کی تب تو زنا کا گناہ لکھا گیا اور اگر خدا کے خوف سے زنا سے باز رہا تو خواہش غلط اور جھوٹ ہو گئی یعنی معاف ہو جائے گی ۱۱۷۳ م لکھ اگر تیسری بار میں بھی جواب مل گیا اور اذن دیا گیا تو اندر جاتے ورنہ لوٹ جاتے ۱۲ م لکھ یعنی وعظ و نصیحت میں تاکہ لوگ اس کو خوب سمجھ لیں ۱۷ م لکھ

فَرَجَعْتُ رَكَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا نَلَمْ يُؤْذَنَ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ اللَّهُ تَتَوَقَّعُنَّ عَلَيْهِ بَيِّنَةٍ أَمْ نَكْمَ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ كَعْبٍ كَاللَّهِ لَا يَقْدُرُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ ذَكَرْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ بُسَيْرٍ سَمِعْتُ أَبَا مَعِيْدٍ يَهْدَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَسَا دُعِمْتُ لَتَلْتَبِتَ لَا أَنْ لَا يُخْبِرُ خَبَرًا لَوَاحِدًا -

میں نے کہا میں نے تین بار اذن مانگا لیکن مجھ کو اذن نہ ملا اس لیے میں لوٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی تم میں سے تین بار اذن مانگے لیکن اس کو اذن نہ ملے تو لوٹ جائے حضرت عمرؓ نے یہ حدیث سن کر کہا خدا کی قسم کوئی گواہ اس حدیث کی صحت پر تجھ کو لانا چاہیے تو کیا تم لوگوں میں سے بھی کسی نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اس وقت ابی بن کعب کہنے لگے خدا کی قسم ابو موسیٰ کے ساتھ ہم میں سے وہ جائے جو سب لوگوں سے چھوٹا (کم عمر) ہو ابو سعیدؓ کہتے ہیں میں ہی سب لوگوں سے چھوٹا تھا میں ان کے ساتھ گیا اور حضرت عمرؓ کو خبر کر دی کہ واقع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے ابن مبارک نے کہا مجھ کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہ مجھ سے یہ حدیث بن خصیفہ نے بیان کیا انہوں نے بسر بن سعیدؓ سے کہا میں نے ابو سعیدؓ سے سنا پھر یہی حدیث نقل کی امام بخاری نے کہا حضرت عمرؓ نے جو ابو موسیٰ سے گواہ لانے کو کہا تو ان کا مطلب یہ تھا کہ حدیث کی اور زیادہ

باب ۶۹۳ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَهُ هَلْ يَسْتَأْذِنُ قَالَ سَعِيدٌ عَنْ تَكْدَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

باب اگر کوئی شخص بلایا جائے تو وہ بھی اذن لے یا نہیں اور سعید بن ابی عروبہ نے کہا قتادہ سے انہوں نے ابو رافع سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

لے اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲۱۷ھ تو لیسرا سماع ابو سعید سے ثابت ہوا ۱۲۱۸ھ

۱۲۱۷ھ بلکہ خبر واحد یعنی ایک راوی کی روایت بھی جب وہ ثقہ ہو حجت ہے اور قیاس کو اس کے مقابل ترک کر دیں گے اہل حدیث کا یہی قول ہے اور حنفیہ بھی یہی کہتے ہیں پر اس پر عمل نہیں کرتے خبر واحد کو کیا مشہور کو بھی قیاس سے رد کرنے میں یہ عجب انصاف ہے کہ اصول قانونی تو ایسے باندھتے ہیں جس سے آدمی یہ سمجھے کہ حنفیہ حدیث پر سب چلنے والے ہیں مگر فروع میں ان اصول کا کچھ خیال نہیں رکھتے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ حضرت عمرؓ کے سے فاضل اور عالم شخص کو بعض دفعہ حدیثیں بھی معلوم نہیں تھیں جو اونے اونے کم عرصہ کے کو معلوم تھیں۔ پھر یہ سمجھنا کہ امام ابو حنیفہ یا امام شافعی کو کل حدیثیں معلوم تھیں نہ راجل ہو گا ۱۲۱۷ھ اس کو امام بخاری نے ادب مقدس اور ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲۱۸ھ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ أَذْنُهُ -

۱۱۷۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرِّحٍ رَحِمَهُمَا اللَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرِّحٍ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَهْلُ الصُّفَةِ فَأَدْعُهُمْ إِلَى قَالِ تَأْتِيَهُمْ نَدْعُوهُمْ فَاقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا

بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى الصَّبِيَّانِ

۱۱۷۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي عَدَّاسٍ عَنْ بَنِي مَالِكٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صَبِيَّانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا وَتَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعُلُهُ

بَابُ تَسْلِيمِ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ

وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ -

۱۱۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَبْنَا لَفَرَحَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قُلْتُ وَ لَمْ قَالَ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تُرْسِلُ إِلَى بُضَاعَةَ

یوں نقل کیا ہے کہ بلانا ہی اس کا اذن ہے۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن ذر نے بیان کیا دوسری سند اور ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عمر بن ذر نے کہا ہم کو مجاہد نے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے گھر میں گیا آپ نے ایک دودھ کا پیالہ وہاں دیکھا تو فرمایا ابو ہریرہ جا اور سائبان والے مساجد کو جو محض محتاج اور متوکل تھے، بلال ابو ہریرہ کہتے ہیں میں ان کے پاس گیا ان کو بلایا وہ آئے اور اجازت لے کر اندر گئے۔

باب بچوں کو سلام کرنا۔

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سیار بن وردان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس سے وہ بچوں پر سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور کہنے لگے کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

باب مرد عورتوں کو عورتیں مردوں کو

سلام کرنا۔

ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل سے انہوں نے کہا ہم آل حضرت کے عہد میں جمعہ کا دن آنے سے خوش ہوتے۔ ہمدانی قوم میں ایک بڑھیا تھی جو بضاعہ کی طرف کسی

لے حدیث کی رو سے تو یہ جائز نکلتا ہے۔ مگر فقہاء یہ کہتے ہیں کہ جو ان عورتوں کو مردوں کا یا جو ان مردوں کو عورتوں کا سلام کرنا بہتر نہیں۔ ایسا نہ ہو کوئی فتنہ پیدا ہو۔ میں کہتا ہوں فتنہ کے خیال سے شرعی حکم بدل نہیں سکتا جب کلام جائز ہے تو سلام کا منع ہونا عجیب ہے۔ حدیث میں تقریر اسلام علی من عرفتم وعلی من لم تعرف ہے جو عورت مرد رب کو شامل ہے ۱۲ منہ لے حافظ نے کہا اس کا نام محمد کو معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ عہ اب پھر اذن لینے کی ضرورت نہیں باب کی حدیث میں باوجود دعوت کے اذن لینے کا ذکر ہے۔ دونوں میں تطبیق یوں کی ہے کہ اگر بلا تہی کوئی چلا آئے تب تو نئے اذن کی ضرورت نہیں ورنہ اذن لینا چاہیے ۱۲ منہ عہ بچوں کو بھی سلام کرتے سبحان اللہ آپ کے اخلاق کریمان سبحان اللہ ۱۲ منہ

قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ نَحَلُ بِأَلْبَدِيَّةِ فَتَأْخُذُ
مِنْ أَصُولِ السِّلْقِ فَتَطْعُمُهُ فِي قِدْرٍ
وَتُكْرِكُ كِرْمَاتٍ مِنْ شَعِيرٍ فَرَاذًا
صَلَيْنَا الْجُمُعَةَ أَتَصَرَّفْنَا وَتَسْلُمُ
عَلَيْهَا. فَتَقْدِمُهُ إِلَيْنَا فَتَفْرَحُ مِنْ
أَجْلِهِ وَمَا كُنَّا لَنَقِيلُ وَلَا نَتَعَدَّى
إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ -

۱۱۷۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُعَمَّرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
عَائِشَةُ هَذَا جَبْرِيلُ يُبَايِعُكَ السَّلَامَ قَالَتْ
كَلْتُ وَهَلِي سَلَامٌ وَرَحْمَةُ اللَّهِ تَرَى مَا لَا تَرَى
تُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعَ شُعَيْبٍ
وَقَالَ يُونُسُ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَبَرَكَاةُ
بَابُ ۶۹۷ إِذَا قَالَ مَنْ ذَا
فَقَالَ إِنَّا -

۱۱۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هَاشِمُ بْنُ
عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

کو بھجاتی ابن مسلمہ را اسی نے کہا بضعہ ایک کھجور کا باغ تھا مدینہ میں
ریا کنواں تھا وہاں درخت بھی ہونگے، اور چقدر کی جڑیں منگواتی
انکو ایک ہانڈی میں پکاتی اور جو کے تھوڑے دانے لیتی انکو پیستی یہ
آٹا ان جڑوں میں چھردک دیتی، ہم لوگ جب جمعہ کی نماز پڑھ چکے
تو لوٹ کر اس بڑھیا پاس جاتے، اس کو سلام کرتے، یہیں سے ترجمہ
باب نکلتا ہے، وہ یہ چقدر کی جڑیں، آٹا ملی ہوئی، ہمارے سامنے
رکھتی (ہم ان کو کھاتے، بس جمعہ کی خوشی اسی لیے ہوتی اور ہم آنحضرت
کے عہد میں، دوپہر کا آرام اور کھانا سب جمعہ کی نماز کے بعد کرتے۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک
نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ
بن عبد الرحمن سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ یہ جبریل (کھڑے) میں تم کو
سلام کرتے ہیں حضرت عائشہ نے جواب دیا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ
آپ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو ہم نہیں دیکھتے معمر کے ساتھ اس
حدیث کو شعیب اور یونس اور نعمان نے بھی زہری سے روایت کیا
یونس اور نعمان کی روایتوں میں وبرکاتہ زیادہ ہے۔

باب اگر گھر والا پوچھے کون ہے اس کے جواب
میں کوئی کہے میں ہوں (اور نام نہ لے)

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے
محمد بن شکر سے کہا میں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے۔ میں
آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس قرضے کے مقدمین

لے اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ کیونکہ فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت اور جواب اس کا یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کس وجہ کی صورت میں آیا کرتے تھے اور وجہ مرد تھے تو ان کا حکم بھی مرد کا ہوا۔ اور حدیث سے مرد کا عورت کو اور عورت کا
مرد کو سلام کرنا ثابت ہو گیا اور وہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ شعیب اور یونس کی روایتوں کو خود امام بخاری نے اتفاق اور مناقب میں
اور نعمان کی روایت کو طرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِينٍ كَانَ عَلَى ابْنِي فَلَمْ تَقُتْ
أَبَابُ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا
أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا -

بَابُ ۶۹ مَنْ رَدَّ فَقَالَ عَلَيْكَ السَّلَامُ
وَمَا لَكَ عَائِشَةُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ
وَبِرَّكَائِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَدَّ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ السَّلَامُ عَلَيْكَ
وَرَحِمَةُ اللَّهِ -

۱۱۸۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ
فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ أَرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ
لَمْ تُصَلِّ فَرَجِعْ فَصَلِّ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ
السَّلَامُ أَرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلِّ ثُمَّ
جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَرَجِعْ فَصَلِّ
فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَدْنَى إِلَيَّ بَعْدَهَا
عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِذَا قُتِلَ الْفُلَانُ
فَأَسْبَحَ الْوُضُوءَ لَمَّا سَقِطَ الْقَبْلَةُ فَكَبَّرَ

جو میرے والد پر تھا کچھ عرض کرنے کے لئے آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا
آپ نے (اندھے سے) پوچھا کون ہے میں نے کہا میں ہوں - آپ نے فرمایا
میں تو میں بھی ہوں (یعنی نام کیوں نہیں لیتا) آپ نے میں ہوں کہنا
برجائے

باب جواب میں صرف السلام علیکم بھی کہنا درست ہے -
اگر رحمتہ اللہ وبرکاتہ نہ کہے، اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب
میں یوں کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتوں نے حضرت آدم ؑ کے جواب میں یوں
کہا، السلام علیکم رحمۃ اللہ دیر دنوں حدیثیں اور موصوٰلا گزر چکی ہیں تھ
ہم سے اسحق بن منصور نے ذکر کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن نمیر
نے خبر دی، کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے انھوں نے سعید بن ابی
سعید مقبری سے انھوں نے ابو ہریرہ سے انھوں نے کہا ایک شخص مسجد
میں آیا اور آنحضرت صلعم مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوئے تھے اس
نے نماز پڑھی پھر آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے
فرمایا وعلیک السلام - (میں سے باب کا مطلب نکلا، جا پھر سے
نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ پھر گیا، دوبارہ نماز پڑھی -
پھر آ کر آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک السلام، جا پھر نماز پڑھ
تو نے نماز نہیں پڑھی، وہ پھر گیا اور سہ بارہ نماز پڑھی پھر آ کر
آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک السلام جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں
پڑھی، آخر دوسری یا تیسری مرتبہ میں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ
کو نماز پڑھنا سکھائیں - آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لیے کھڑا
ہو تو پہلے اچھا پورا وضو کر - پھر قبلے کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہہ

۱۔ کہہ کر بے وقت صرف آواز سے صاحب خانہ پہچان نہیں سکتا کون ہے اس لیے جواب میں اپنا نام بیان کرنا چاہیئے - ۱۲ منہ ۲

۲۔ ان حدیثوں کو لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ بڑھانا بہتر ہے گو صورت وعلیک السلام بھی کہنا درست ہے - ۱۲ منہ ۲

۳۔ اس کا نام علاء بن رافع تھا - ۱۲ منہ ۲

ثُمَّ أَقْرَبَا يَتَسَرَّعُكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ رَكَعَ
حَتَّى تَطْمِئِنَّ رُكْعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ
ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ
ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى
تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ
جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا
وَقَالَ أَبُو سَامَةَ رَأَى الْإِخْيَرِ حَتَّى تَسْتَوِيَ قُلُومًا
حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ
جَالِسًا -

بَابُ ۶۹۸ - إِذَا قَالَ قُلَانُ يُقْرَأُ

السَّلَامَ -

۱۱۸۳ - حَدَّثَنَا أَبُو يَعْنِي حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا
قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ ثَلَاثَ وَعَلَى السَّلَامِ
بَابُ ۶۹۹ - التَّسْلِيمُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ اخْلَاطٌ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكِينَ -

۱۱۸۴ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا
أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْدَةَ
بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَامَةَ بْنُ هُرَيْرَةَ

پھر جو قرآن آسانی سے پڑھ سکے وہ پڑھ نہ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع
کر پھر سر اٹھا، سیدھا کھڑا ہو گیا، پھر اطمینان سے سجدہ کر۔ پھر سر
اٹھا، اطمینان سے بیٹھ۔ پھر دوسرا سجدہ اطمینان سے کر پھر سر اٹھا۔
اطمینان سے بیٹھ۔ اسی طرح ساری نماز (آہستگی اور درستگی کے ساتھ)
ادا کر۔ ابو اسامہ راوی نے دوسرے سجدے کے بعد یوں کہا، پھر
سر اٹھا، یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا تو اس میں جلسہ استراحت
کا ذکر نہیں ہے۔

ہم سے محمد بن بشیر نے بیان کیا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان
نے انھوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے سعید مقبری نے بیان کیا
انھوں نے اپنے والد (ابو سعید) سے انھوں نے ابو ہریرہؓ سے انھوں
نے یہی حدیث نقل کی، اس میں یوں ہے پھر سجدے سے سر اٹھا
اور اطمینان سے بیٹھ جا۔

باب اگر کوئی شخص کسی سے کہے فلاں شخص نے تم کو
سلام کہا ہے تو وہ کیا کہے؟

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہ ہم سے زکریا نے کہا میں نے
عامر سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا
ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
فرمایا، جبریلؑ تم کو سلام کہتے ہیں انھوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ
باب اگر کسی مجلس میں مسلمانوں کے ساتھ کچھ کھانا ہو تو جو مسلمان اس مجلس میں
ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام نے خبر
دی انھوں نے سمر سے، انھوں نے زہری سے۔ انھوں نے عروہ
بن زبیر سے۔ کہا مجھ کو اسامہ بن زید نے خبر دی،

۱۱۸۵ - اس کو خود امام بخاری نے کتاب الايمان والذم میں وصل کیا۔ ۱۲ مندرجہ ۱۲ اور سلام کرنے والا مسلمانوں کی نیت کے لئے انھوں نے کہا،
یوں کہے، السلام علی من اتبع الهدی۔ ۱۲ مندرجہ۔

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ رِكَاتٌ تَحْتَهُ قِطِيعَةٌ قَدِيمَةٌ وَأُثِرَتْ رِشَاهُ اسْمُهُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَيْتِ الْحَرِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَتَعَةِ بَذْرِ حَقٍّ مَوْفِي تَجْلِسٍ فِيهِ اخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةَ الْأَرْثَانِ وَالْيَهُودِ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنْ سَلُولٍ وَفِي التَّجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ التَّجْلِسَ عَجَلَهُ الدَّائِبَةُ خَمَرُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي آفَةَ يَرِدُ آفَةَ ثُمَّ قَالَ لَا تَغِيرُوا عَلَيْنَا نَسَلَكُمْ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَذَكَرَ قَدَّحَهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنْ سَلُولٍ إِنَّمَا الْبَرَاءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي تَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ نَمُتْ جَاعِلًا مِنَّا نَقْصُصَ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ اعْشْنَا فِي تَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَدْعَوْكُمْ يَزِلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُهُمْ ثُمَّ سَرِكَ دَائِبَتُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ ابْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ إِنِّي سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو جَبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ خَفْتُ عَنْهُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان تھی۔ اس پر ایک چادر فذک کی پڑی ہوئی تھی آپ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا، آپ سعد بن عبادہ کو لو پھینے بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں جا رہے تھے، وہ بیمار تھے، یہ اس وقت کا ذکر ہے جب تک جنگ بدر نہیں ہوئی تھی۔ آپ رستے میں، ایک مجلس پر سے گزے جس میں مسلمان مشرک بت پرست یہودی سب ملے جیسے جیسے تھے، ان میں عبداللہ بن ابی بن سلول دشمن منافق بھی تھا۔ اور عبداللہ بن رواحہ دشمن صحابی شاعر بھی تھے جب گدھے کی گرد مجلس الون تک پہنچنے لگی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک چادر سے ڈھانک لی، پھر کہنے لگا اچھی ہم پر گرد مت اڑاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس الون کو سلام کیا۔ دیس سے باب کا مطلب نکلا۔ پھر آپ ٹھہر گئے۔ گدھے سے اتر کر ان کو اللہ کی طرف بلایا۔ اسلام کی دعوت دی، قرآن پڑھ کر ان کو سنایا، تب عبداللہ بن ابی کہنے لگا مجھے آدمی اس سے بہتر تو دوسرا کلام نہیں ہو سکتا قرآن کی فصاحت کا وہ بھی قائل ہو، مگر اگر تم سچے ہو تو ہم کو ہماری مجلسوں میں کیوں پریشان کرتے ہو۔ اپنے گھر جاؤ وہاں جو کوئی تمہارے پاس آئے اس کو یہ قصے سناؤ، اس پر عبداللہ بن رواحہ بولے نہیں یا رسول اللہ ہماری مجلسوں میں آپ ضرور تشریف لایا کیجئے اور ہم کو یہ کلام سنایا کیجئے۔ ہم اس کو بہت پسند کرتے ہیں اس گفتگو پر سلمان اور مشرک اور یہودی گالی گلوچ کرنے لگے۔ قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دھیمہ کرتے رہے سمجھاتے رہے لڑو نہیں، لڑنے کی کیا بات ہے۔ اس کے بعد آپ جانور پر سوار ہوئے اور سعد بن عبادہ کے پاس گئے۔ ان سے فرمایا تم نے آج ابو جباب یعنی عبداللہ بن ابی بن سلول کی تقریر نہیں سنی۔ اُس نے ایسی ایسی دسے ادبی کی، باتیں کیں۔ سعد نے کہا، یا رسول اللہ! آپ معاف

يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَنَعَكَ فَلَوْلَ اللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ
اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدْ أَعْطَاكَ أَهْلُ
هَذِهِ الْبَحْرَةِ عَلَى أَنْ يَتَوَجَّوهُ فَيُعَصِّبُونَهُ
يَا لَوْصَابِيَّةَ فَلَكَ تَارِدٌ اللَّهُ ذَاكَ يَا لِحَقِّ
الَّذِي أَعْطَاكَ شَرَفَ يَدَاكَ فَذَاكَ
فَعَلَيْهِ مَا رَأَيْتُ نَعْمًا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى مَنْ
اِتَّخَذَ ذَنْبًا وَلَمْ يَزِدْ سَلَامَهُ تَبَيَّنَ
تَوْبَتُهُ وَإِلَى مَتَى تَبَيَّنَ تَوْبَةُ الْعَامِي وَفَال
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَلَا تَسْلُومُ عَلَى ثَمُودَ الْخَمَرِ
۱۱۸۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ بَكْرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ
كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ
تَبُوكَ وَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامٍ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاسِمٌ عَلَيْهِ نَاقُوسٌ
فِي نَفْسِي هَلْ حَرَكْتُ شَفَتَيْهِ بِرِجَالِ السَّلَامِ
أَمْ لَا حَتَّى كَمَلْتُ خَمْسُونَ لَيْلَةً وَالَّذِينَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْبَتُهُ اللَّهُ عَلَيْهِمَا
حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ -

کر دیجئے اور درگزر فرمائیے اللہ کی قسم اللہ نے جو درتہ آپ کو
دیا ہے وہ دیا ہے پیغمبر کی مرتبہ جو بادشاہت سے کہیں زیادہ ہے
ہوایہ تھا کہ آپ کے تشریف لانے سے بیشتر اس ملک والوں نے یہ تجویز
کی تھی کہ عبد اللہ کے سر پر بادشاہی کا تاج رکھیں، سرداری کا عمامہ
باندھیں جب اس تجویز کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبر کی دے کر چلنے نہ دیا
تو اس کو حسد پیدا ہو گیا، اسی حسد کی وجہ سے اُس نے ایسی ایسی گفتگو کی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ کا قصور معاف کر دیا۔

باب گناہ کرنے والے کو سلام نہ کرنا نہ اس کا جواب دینا۔
جب تک انہی کی توبہ معلوم نہ ہو جائے اس باب میں یہ بھی بیان ہے
کہ توبہ کب تک معلوم ہو سکتی ہے اور عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا، شراب
مخواروں کو سلام نہ کرو گے

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث بن سعد نے
انہوں نے عقیل سے انھوں نے ابن شہاب سے، انہوں نے عبد الرحمن
بن عبد اللہ سے، کہ عبد اللہ بن کعب نے کہا میں نے اپنے والد
کعب بن مالک سے سنا، وہ اس وقت کا قصہ بیان کرتے تھے۔
جب غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہم تینوں آدمیوں سے بات کرنا منع کر دیا تھا۔ میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا، آپ کو سلام کرتا۔ (آپ پر کرا کر جواب نہ دیتے
میں دل میں کہتا، آپ نے سلام کے جواب میں ہونٹ بھی بلانے یا نہیں
اسی طرح مجھ پر پچاس راہیں گزریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہمارا گناہ اللہ جلالتہ کے پاس سے معاف ہونے کی خبر
صبح کی نماز پڑھ کر دی۔

۱۱۸۴ اس کی کوئی حد معین نہیں ہو سکتی بہر حال جب تک توبہ مشکف نہ ہو جائے اس سے ترک سلام و کلام کر سکتے ہیں۔ ۱۱۸۴ منہ۔

۱۱۸۵ اس کو امام بخاری نے ادب المفرد میں وصل کیا ۱۱۸۵ منہ۔ ۱۱۸۵ کو سلام کا جواب دینا فرمن ہے مگر یہ ترک جواب بھی حکم الہی تھا۔ ۱۱۸۵ منہ

۱۱۸۵ یہاں سے باب کا دوسرا مطلب نکلا کر باپچاس راہوں کے بعد توبہ معلوم ہوئی۔ ۱۱۸۵ منہ۔

باب اگر ذمی کافر سلام کریں تو ان کو کیونکر جواب دیں۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے، کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی، حضرت عائشہ نے کہا چند یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے السلام علیک (تم مرد) میں سمجھ گئی، میں نے کہا علیکم السلام واللہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عائشہ صبر کر اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی اور خوش اخلاقی کو پسند کرتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ان کا کہنا شاید نہیں سنا، آپ نے فرمایا وہ نہیں ہیں سن چکا، میں نے بھی تو جواب دیا وعلیکم (تم مرد)

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انھوں نے عبد اللہ بن دینار سے انھوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب یہودی تم کو سلام کرتے ہیں تو اسلام کے بدل، سام کہتے ہیں (یعنی موت) تم بھی جواب میں وعلیکم کو۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے ہشیم نے کہا، ہم کو عبید اللہ بن ابی بکر نے خبر دی، کہا ہم سے ہمارے دادا، انس بن مالک نے۔ انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) تم کو سلام کریں تو ان کے جواب میں اتنا ہی کہہ دیا کرو وعلیکم۔

باب جس خط سے مسلمانوں کو اندیشہ ہو اس کو منکروا کر دیکھنا تاکہ اس کی اصل حقیقت معلوم ہو۔

ہم سے یوسف بن بہلول نے بیان کیا کہ ہم سے عبد اللہ بن ادریس نے کہا مجھ سے حصین بن عبد الرحمن نے۔ انھوں نے سعد بن عبیدہ سے۔ انھوں نے ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے انھوں نے

باب کَیْفَ یُرَدُّ عَلٰی اَهْلِ الذِّمَّةِ السَّلَامُ۔

۱۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُروَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ خَلٌّ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَنَا عَلَيْكَ فَهَمَّ بِهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمْ لَسَامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأُمُورِ فَكُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا كَانُوا قَالُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ وَعَلَيْكُمْ

۱۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ الْيَهُودُ نَبَأًا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقُلْ رَعَيْكَ

۱۱۸۷۔ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِنِ النَّسِّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لَيْثُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْكُمْ

باب ۴۰۲، مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابٍ مَرَّتْ يَحْذَرُ عَلَى السُّلَّيْنِ لَيْسَ بَيْنَ أَمْرِهِ

۱۱۸۸۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَكْلُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حَصِينُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ

السَّيِّئِ عَلَىٰ نَاقٍ يُخَيِّرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأُزْبِيرَيْنِ الْعَوَامِ وَأَبَا مَرْثَدَةَ الْغَنَوِيِّ وَكُنَّا نَارِسُ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا سَرْدُوسَةَ خَاصِرَ بَنَانٍ بِهَا امْرَأَةٌ مِنَ الشُّرَكَائِينَ مَعَهَا حَقِيقَةٌ مِنْ حَارِطِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الشُّرَكَائِينَ قَالَ نَأْذُرُكُمْ هَا تَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُنَّا أَيْنَ الْكِتَابِ الَّذِي مَعَكَ تَأْتِ مَا مَعَ كِتَابٍ فَأَتَيْنَا بِهَا نَا بَتَغِيَّتَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا قَالَ مَا وَجَدَ مَا تَرَى كِتَابًا قَالَ قُلْتُ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يُخَلِّفُ بِهِ لَخَرَجَ لِكِتَابٍ أَوْ لَا جَزِيْدُكَ قَالَ نَلَمَّا رَأَيْتُ الْجِدَّ مَرَّتِي أَهْوَتْ يَدَايَ إِلَى حُجْرَتِهَا رَهِي تَحِيَّعَةً بِكِسَايَ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ يَا حَارِطُ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنْ أَكْرُنَ مُؤَمَّنًا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَمَا عَيْرْتُ وَلَا بَدَلْتُ أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدًا يَدْفَعُ اللهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اٹھنوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر اور ابو مرثد غنوی ان تینوں کو بھیجا۔ تینوں گھوڑے کے (اچھے سوار تھے۔ فرمایا روضہ خاخ پر جاؤ (جو ایک مقام ہے مدینہ سے کچھ فاصلہ پر کمہ کی طرف) ہاں ایک مشرک عورت ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو اس نے کمہ کے مشرکوں کے نام لکھا ہے (وہ اس سے بھین لاؤ) ہم تینوں آدمی چلے اس عورت کو دیکھا، ایک اونٹ پر سوار جا رہی ہے اسی جگہ یہ عورت ملی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ خیر ہم نے اس سے پوچھا تیرے پاس جو خط ہے، وہ کہاں ہے وہ کہنے لگی، میرے پاس کہاں کا خط؟ کچھ نہیں۔ ہم نے اُس کا اونٹ بٹلا کر اُس کا اسباب سب ٹٹولا، کوئی خط نہیں ملا، میرے دونوں ساتھی کہنے لگے اس کے پاس خط نہیں ہے اب لوٹ چلو اس عورت کو جانے دو، میں نے کہا واہ! تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرما کیا اچھا ٹھوٹا ہو سکتا ہے، آخر میں نے اُس سے کہا، اب تو خط دیتی ہے یا میں تجھ کو ننگا کروں؟ اُس نے جب میرا یہ ارادہ دیکھا تو اپنے نیچے کی طرف ہاتھ بڑھایا، وہ ایک کمل باندھے ہوئے تھی اور خط نکال کر دیا ہم تینوں اس خط لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ نے حاطب کو بلا بھیجا، فرمایا، حاطب یہ تو نے کیا حرکت کی، وہ کہنے لگا بھلا مجھ کو کیا ہوا ہے جو میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ رکھوں (یعنی میں منافق یا کافر نہیں ہوں)، نہ میں نے اپنا مذہب یا دین کچھ بدلا ہے۔ میرا مطلب اس خط کے کھنسنے اتنا ہی تھا کہ قسدیش کے لوگوں پر میرا ایک احسان ہو جائے، جس کی وجہ سے اللہ ان کو میرے گھربال کوٹھنے سے روک دے

هُنَاكَ إِلَّا وَكَهْ مِنْ يَدِ ذِي الْقُدْرَةِ اللَّهُ بِهِ هُنَّ
أَهْلِهِ دَمَالِهِ قَالَ صَدَقَ قَوْلُكَ تَقُولُ
إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
لَئِنْ قَدْ خَانَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ
فَدَعْنِي نَأْصِرْ عُنْفَهُ قَالَ فَقَالَ
يَا عُمَرُ مَا يَدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ
قَدْ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ أَعْلَمُوا
مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجِبَتْ لَكُمْ
الْجَنَّةُ قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ
وَحَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

بَابُ كَيْفَ جِئَتْ الْكِتَابُ

إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ

۱۱۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ أَبُو
الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا
سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ
أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَفِيْقًا مِّنْ تَرْبِيَّتِهِ وَكَانُوا
تِجَارًا بِالْشَّامِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ
قَالَ تَعَدَّ عَاكِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ قَدْ أَتَيْتُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بات یہ ہے کہ آپ کے اور جتنے مہاجرین اصحاب میں ان کے
عزیز واقرباء وہاں موجود ہیں جو ان کے گھر بار مال اسباب کی
حفاظت کر لیتے ہیں آپ نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے اس کے
حق میں تم کوئی بری بات نہ کہو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا
یا رسول اللہ اس نے اللہ اور رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی آپ
اجازت دیجئے میں اُس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا ہمارے ساتھ
کو معلوم نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو (عرش پر سے) جھانکا
اور فرمایا اب تم جیسے چاہو عمل کرو (بشرطیکہ مشرک و کفر نہ کرو)
میں نے تو بشت تمہارے لیے واجب کر دی۔ یہ سنتے ہی حضرت
عمرؓ کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں۔ اور کہنے لگے میری تقصیر معاف
ہو، اللہ اور رسول ہر کام کی مصلحت خوب جانتے ہیں

باب اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کو کیونکر
خط لکھا جائے۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہ ہم کو عبد اللہ بن مبارک
نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے انھوں نے نہ ہری سے، اس کا مجھ کو
عبید اللہ بن عقبہ نے ان کو عبد اللہ بن عباس نے ان کو ابوسفیان
بن حرب کہ ہر قتل بادشاہ روم نے اُن کو دوسرے قریش
کے چند آدمیوں سمیت بلوا بھیجا جو تجارت کے لیے شام کے
ملک میں گئے تھے۔ اس وقت شام کا ملک ہر قتل ہی کے پاس
تھا۔ یہ لوگ اس کے پاس پہنچے۔ اخیر حدیث تک لکھ خیر
ہر قتل نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا وہ پڑھا کیا، اس میں مضمون تھا

۱۔ میرا کوئی ایسا شخص وہاں نہ تھا اس لیے میں نے یہ خط ہی لکھ کر اپنا بچاؤ کیا۔ ۱۲۔ منہ رحم۔ ۱۳۔ ان کو مزر پہنچانے کا قصد
کیا، کافروں کو خبر کر دی۔ ۱۴۔ منہ رحم۔ ۱۵۔ اللہ کی عنایت اور کرم کو دیکھ کر خوشی سے روئیے۔ ۱۶۔ منہ رحم۔ ۱۷۔ جو اوپر شروع
کتاب میں گزر چکی ہے۔ ۱۸۔ منہ رحم۔

مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللَّهِ دَرَسُوهُ إِلَى هَذَا تَلَّ
عَظِيمُ التَّوَهُُّمِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ تَبِعَ الْهَدْيَ أَمَّا بَعْدُ
بَابُك يَنْبَغُ فِي الْكِتَابِ
رَوَى التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَيْغَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ
رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخَذَ خَشَبَةً
فَنَقَرَهَا فَادْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَفَحِيفَةً
فَمَنَّهُ إِلَى صَاحِبِهِ وَتَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ أَبَاهُ رِيَّةٌ قَالَ لَبَّيْكَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَرَّ خَشَبَةً نَجَعَلَ أَلْمَالَ فِي
جَوْفِهَا وَكُتِبَ إِلَيْهِ فَحِيفَةً مِّنْ ذَلِكَ
إِلَى فُلَانٍ -

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَوَمَّلُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ -

۱۱۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ
بْنِ حُلَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَهْلَ قَرْيَتِهِ
نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ نَجَاءً فَقَالَ تَوَمَّلُوا إِلَى
سَيِّدِكُمْ أَوْ قَالَ خَيْرِكُمْ فَتَعَدَّ
حَدَّثَ النَّبِيُّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

بند سے اور رسول کی طرف سے ہر قتل کو معلوم ہو جو روم کا سردار
ہے سلام اس شخص پر جو ہدایت کی راہ پر چلے اما بعد اخیر تک -

باب خط میں پہلے کس کا نام لکھا جائے دکان کا یا کتاب کا
کا) لیث بن سعد نے کہا کہ مجھ پر جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا انھوں
نے عبد الرحمن بن ہرمز سے، انھوں نے ابو ہریرہ سے، انھوں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے بنی اسرائیل کے ایک
شخص کا حال بیان کیا - (یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے) اس نے
ایک لکڑی لے کر اس کو کرید اس میں سزرا اشرفیاں بھریں اور
ایک خط بھی اپنے دوست کے نام اس میں رکھ دیا - عمر بن ابی سلمہ
نے اپنے اپنے انھوں نے ابی ہریرہ سے یوں روایت کی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس نے ایک لکڑی خالی کی، اس
کے جوف میں اشرفیاں رکھ دیں اور خط بھی رکھا، فلاں کی طرف
سے فلاں کو معلوم ہو پہلے کاتب کا نام لکھا -

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہؓ پر فرمانا
اپنے سردار کے لینے کو اٹھو یعنی سعد بن معاذ کے
ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں
نے سعد بن ابی ہریم سے، انھوں نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے
انھوں نے ابو سعید خدری سے کہ بنی قریظہ کے یودی سعد بن معاذ
کے فیصلے پر راضی ہو کر (قلعہ سے اتر آئے) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا، وہ آئے، آپ نے صحابہؓ سے فرمایا
اپنے سردار کے لینے کو اٹھو یا یوں فرمایا، اس شخص کے لینے کو جو تم میں
میں بہتر ہے پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے آپ نے فرمایا

۱۔ اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا - ۱۲ مندرج - ۳۔ جس سے اشرفیاں ترصیل تھیں ۱۲ مندرج - ۴۔ اس کو بھی امام بخاری
نے ادب مفرد میں وصل کیا حافظ نے کہا ابوطاهر غلص کی چند ثالث میں بھی یہ طریق مروی ہے - بخاری سے انھوں نے احمد بن منصور سے
انھوں نے موسیٰ سے - ۱۲ - مندرج -

هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكَيْكَ قَالَ نَأْتِي أَحْكَمُ
أَنْ تَقْتُلَ مَقَاتِلَهُمْ وَتُسَبِّحَ ذُرَارِيَهُمْ
فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِحَاكِمٍ
بِهِ الْمَلِكُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَفَهَمَنِي
بَعْضُ أَحْبَابِي عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ
أَبِي سَعِيدٍ إِلَى حُكَيْكَ -

لوگ تمہارے فیصلے پر راضی ہو کر اتر آئے ہیں اب تم کیا فیصلہ
کرتے ہو، انھوں نے کہا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جو ان میں لڑائی
کے قابل ہیں وہ تو مار ڈالے جائیں اور ان کی عورتیں بچے قیدی بنائے
جائیں۔ آپ نے فرمایا تو نے وہ فیصلہ کیا جو اللہ کا حکم تھا، امام بخاری
نے کہا، یعنی میرے ساتھیوں نے ابو الولید سے یوں نقل کیا الیٰ الحکم
یعنی بجائے علیٰ حکم کے، ابو سعید خدری ؓ نے یوں ہی کہا۔ (بجائے
علیٰ کے الیٰ)

بَابُ الْمَصَافِحَةِ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَيْنِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّهْدِ وَكُنِّي بَيْنَ كَفْيِهِ وَ
قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ دَخَلْتُ السُّجُودَ فَإِذَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَى طَلْحَةَ
بْنِ حَبِيبٍ اللَّهُ يَهْدِي عَنِّي مَا كُنِّي وَهَنَانِي -

باب مصافحہ کا بیان عبداللہ بن مسعود نے کہا تھ آغضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو تشدد سکھایا اس طرح کہ میرا ہاتھ آپ کے دونوں
ہاتھوں کے درمیان تھا، اور کعب بن مالک نے کہا تھ میں مسجد میں گیا،
دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود ہیں۔ اس وقت
طلحہ بن عبید اللہ ڈرتے ہوئے (سب لوگوں سے پہلے)، اٹھے
اور مجھ سے مصافحہ کیا۔ مجھ کو (تو یہ قبول ہونے کی) مبارک باد دی۔
ہم سے عمرو بن حاتم نے بیان کیا، کہا ہم نے ہمام نے انھوں
نے بتا دیا۔ میں نے انس سے، کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے اصحاب مصافحہ کیا کرتے تھے، انھوں نے کہا، ہاں۔

۱۱۹۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا
هَاشِمٌ عَنْ تَسَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنْسِ أَكَاثِرِ
الْمَصَافِحَةِ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي
بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبُو عَتِيقٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن
وہب نے کہا مجھ کو سیات بن شریح نے خبر دی، کہا مجھ سے ابو
عقیل زہرہ بن معبد نے بیان کیا، انھوں نے اپنے دادا عبداللہ
بن ہشام سے سنا، انھوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

راہ میں اتار رکھے ہیں کہ اس حدیث سے بعض علماء نے بزرگ کے آنے کے وقت کھڑے ہو جانا متحبیح ہے اور صحیح ہے کہ سعد بن معاذ غمی تھے اس لئے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے صابہ سے فرمایا کہ اگر ان کو سواری سے اتار دیا تو تعلیم کے لئے کھڑا ہونا منع ہے کہ اگر کتاہوں بعض لوگوں نے عیس میلاد میں قیام تعلیمی کو جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر لکھے اسی حدیث سے جائز رکھا ہے اور یہاں تا لال فاسد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیات میں تو صابہ کو قیام منع کیا جب تک
لیا یا کرنے تو آپ کی ولادت کے ذکر پر آپ قیام کیوں کر پسند کریں گے اور اس باب میں بڑے بڑے مستقل رسالے مرتب ہوئے ہیں ۱۲ منہ -
۱۲ یہ حدیث آگے چل کر خود امام بخاری صلی اللہ علیہ وسلم نے اصل کی ۱۲ منہ ۱۲ یہ حدیث باب غزوہ تبوک میں موصولہ گندہ لکھی ہے ۱۲ منہ -

وَسَلَّمَ دَهُوَ اخِذًا يَبِيدُ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ -

بَابُ الْاِخْتِذِ بِالْيَدَيْنِ رِصَافَةَ
حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ -

۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَيْفٌ
قَالَ سَمِعْتُ جُحَايِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
مُخْبَرَةُ أَبُو مُعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ
يَقُولُ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكُنِيَ بَيْنَ كَفَيْهِ الشَّهَادَةَ كَمَا يَعْلَمُنِي السُّورَةُ
مِنَ الْقُرْآنِ النِّجَاتِ لِلَّهِ وَالْمَلَكُوتِ وَالطَّيِّبَاتِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا لَكُنَّا قَبْضُ
قُلْنَا السَّلَامُ يُعْنَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ساتھ تھے، آپ حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے تھے (ان سے
مصافحہ کیے ہوئے)۔

باب مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا

حماد بن زید نے عبداللہ بن مبارک سے دونوں ہاتھ سے مصافحہ کیا۔
ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سیف بن سلیمان نے
کہا میں نے مجاہد سے سنا، وہ کہتے تھے مجھ سے ابو عمر عبداللہ بن
سخبرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابن مسعود سے سنا وہ کہتے
تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو تشدد اس طرح سکھایا کہ میرا
ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں میں تھا جیسے قرآن کی کوئی سورت
سکھلاتے۔ النبیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا
النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین وارشاد
ان لا اله الا اللہ والاشہدان محمدًا عبدہ ورسولہ۔ یہ تشدد ہم اس وقت
پڑھا کرتے تھے جب آپ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے تھے آپ
کی وفات کے بعد ہم السلام علیک ایہا النبی کے بدل السلام علی النبی
کہنے لگے۔ نقطہ ۳

۳۔ اس کو امام بخاری نے تاریخ میں داخل کیا ۱۲۱۲ھ - ۳۔ مصافحہ دونوں ہاتھ سے اور ایک ہاتھ سے دونوں طرح سنت ہے لیکن ہاتھ جو مائیں
علامہ نے کر دیا رکھا ہے اور بعضوں نے صرف بائیں ہاتھ سے عالم بائیں ہاتھ سے یا درویش مشرب کا ہاتھ جو مائیں رکھا ہے لیکن نیا دارو کا سب سے شدید کر دیا رکھا ہے۔ ۱۲۔ مندرجہ
۳۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہیے جو کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت میں ایسی دوسری ملکوں میں وہ کریوں کن درست ہے السلام علیک
یا رسول اللہ کیونکہ اگر یہ کن درست ہو تو عبداللہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تشدد میں یوں کیوں بدلتے السلام علی النبی یا رسول اللہ کیونکہ تشدد ایک
ماثور ذکر تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی سورت کی طرح ان کو سکھایا تھا اور ایسے ہمارے علمائے تشدد میں اب بھی یوں پڑھنا جائز رکھا ہے السلام
علیک ایہا النبی کیونکہ یہ ایسا ہی جیسے قرآن میں ہے، یا ایہا النبی، یا ایہا الرسول اور حق یہ ہے کہ اگر کوئی تشریف لے گیا تو اس یوں کہے۔ السلام علیک یا رسول اللہ
تب تو جائز ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تشریف میں زندہ میں اور زائر کلا سلام سنتے ہیں مگر دوسرے مقاموں میں اس طرح کن مفید نہیں۔
اس لیے کہ آپ کا سننا دوسرے مقاموں میں کہیں ثابت نہیں ہوا۔ ۱۳۔ مندرجہ۔

لَمْ يَكُنْ الْجَنَّةُ الْخَالِيَةً مِنَ الْعَذَابِ وَالْجَنَّةُ الْخَالِيَةُ مِنَ الْعَذَابِ إِنَّ تَشَاءَ اللَّهُ مَعَالَى
اللہ جل جلالہ کے فضل سے بچھڑیوں یا رہ تمام ہوا۔ اب بچھڑیوں پارہ اس کے فضل و کرم کے بھروسے پر شروع ہوتا ہے

مآلِ قلوب

نبوی الفاتح
فی

مَضَامِینُ الْفُرْقَانِ

علامہ نواب حبیب الرحمن خان رحمتہ

ناشر : خدائد احسان پبلشرز لاہور

منے کاپیہ : نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ - اردو بازار - لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلَاقَةِ

تعلیم کے لیے

ہر فرد کی دینی

اسلامی تعلیم

مکمل و مدلل

حصہ اول — تا — ششم

تالیف

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالسلام صاحب

تصحیح و تقدیم: عبدالرشید عبدالسلام بساتوی

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور

مولانا محمد صادق شاہد لکھنوی

کی شہرہ آفاق تصنیفات

جن کا مجموعہ میں
ہونا از حد ضروری ہے

نعمانی کتب خانہ

قی ٹریٹ
اردو بازار
لاہور

صلوۃ الرسول	جمال مصطفیٰ	انوار التوحید	راضی الخلاق
الکیمین	خطبہ للعالمین	صراطِ مستقیم	اجازہ حدیث
قرآنی شمعیں	اسلامِ مشرق	سفرِ حضرت مسیح	عالمِ مجتہد
سبیلِ رسول	عربِ النمل	حجِ مسنون	رحمتِ عالم
انوار الزکوۃ	صدِ احادیث	تجلیاتِ رمضان	عبدِ مصطفیٰ
سورۃ و عالم کا بیجا و جبریل	شانِ العالمین	ساقیِ محرم	منہاجِ انوار
بتانِ الہدین	مقامِ والدین	بیلِ الہدین	قندیلِ حج
اشاداتِ شیعہ عالمِ درویشی	مازِ مقبول	مرآۃ النساء	تہذیب القرآن

حیاتِ صحابہ کے درخشاں پہلو

[حصہ اول - حصہ دوم - حصہ سوم]

صحابہ کرام کی سیر پر ایک ایمان افروز کتب

[جس میں]

انسانی نبوت کی ان پروردہ ہستیوں کا تذکرہ نہایت دل نشیں انداز میں کیا گیا ہے

- جن کے سینوں پہ انوارِ رسالت براہِ راست ٹپے۔
- جنہوں نے دین حق کی سرِ بلندی کے لیے اپنی ہر چیز راہِ خدا میں لٹا دی۔
- جن کی قدسی صفت کا تذکرہ قرآن مجید اور پہلی آسمانی کتابوں میں بھی کیا گیا۔
- بلاشبہ جن کی سیر کا ہر پہلو ہمارے لیے درخشاں تاباں ہے۔
- عمدہ اسلوبِ بیانی، روانِ دواں ترجمہ، دیدنیب عنوان۔
- نفیس کتب اور عمدہ طباعت
- ہر شعبہ زندگی سے متعلق افراد کے لیے یکساں مفید
- اپنے دلوں کو متور کرنے کے لیے آج ہی اس کتاب کو اپنے قریبی
- بک سٹال سے طلب کیجئے

ترجمہ: از قلم محمد احمد خضنقر

مکمل تین حصے جہاں فل ۲۰ روپے دوم ۴۰ روپے سوم ۴۰ روپے

رابطہ کر لے، نعمانی کتب خانہ: حق سٹیٹ، اردو بازار لاہور